صد سالہ عرسِ رضوی کے موقع پر خصوصی اشاعت

دلیل الکاملین فی سیرۃ امام المجاہدین

حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کی مجاہدانہ زندگی

اور

موجودہ خانقاہی نظام

3

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان چونگی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MARCH 2020

اہلسنت و جماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 163 | شعبہ ناظرہ: 395

شعبہ درس نظامی: 120 | شعبہ تجوید: 12

اور انہی شعبہ جات میں 500 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 120 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ | شعبہ درس نظامی و تجوید 12 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول و کمپیوٹر 14 اساتذہ | باورچی 3 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلباء کم و بیش 700 اور مکمل اسٹاف 49 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION
HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

دلیل الکاملین فی سیرۃ امام المجاھدین

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی

اور

موجودہ خانقاہی نظام

جلد سوم

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات
کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی
اور موجودہ خانقاہی نظام

جلد سوم : صفحات: ۶۲۸

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تقاریظ: مشائخ کرام ودانشوران

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: صفر المظفر ۱۴۴۰ ھ بمطابق ستمبر ۲۰۱۸ء)

ھدیہ

پروف ریڈنگ: الاستاذ محمد ذیشان رضوی

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور☆ دارالنور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور ☆ قادری کتب خانہ قائد اعظم روڈ میلسی ☆ مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ ☆ مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات کوٹ مظفر☆ مولانا فیض احمد قادری رضوی

۴۴۳۷۷۸۷۷۳۰۷۰☆ محمد وسیم عالم قادری ۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

www.waseemziyai.com

الانتساب

☆حضور غوث اعظم کے والد ماجد السید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆حضور غوث اعظم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدۃ ام الخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کے تمام اساتذہ کرام ومشائخ عظام رضی اللہ عنہم کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد پاک رضی اللہ عنہم کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کے تمام تلامذہ وخلفاء کرام رضی اللہ عنہم کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے لئے اپنے گھروں کی زمینیں وقف کرنے والوں کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کے سلسلے سے تعلق رکھنے والے مجاہدین وغازیان کے نام

☆زنگی وایوبی کو فوجیں روانہ کرنے والے شہزادہ غوث الوریٰ سیدی عبد العزیز الجیلانی کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کے تمام محبین وعشاقان کے نام

☆مصری حکومت کا تختہ الٹنے والے آپ کے شاگرد الشیخ زین الدین ابن النجاء کے نام

☆القدس کی فتح کی کوشش کرنے والے مجاہد اسلام سلطان نور الدین زنگی شہید کے نام

☆القدس پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے محافظ ناموس رسالت سلطان ایوبی کے نام

☆القدس کی فتح پر سب سے پہلا خطبہ دینے والے آپ کے شاگرد الشیخ الزکی کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کی تعمیر میں حصہ لینے والے شیخ الاسلام گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆آپ رضی اللہ عنہ کے نائب امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم مجاہد محافظ ناموس رسالت غازی ملک ممتاز حسین قادری شہید کے نام

☆حضور غوث اعظم کے شیدائی مجاہد ختم نبوت غازی محمد تنویر حسین قادری عطاری کے نام

www.waseemziyai.com

الاھداء

فرید العصر سیدی وسندی

حضرت الشیخ مولانا عبدالواحد صدیقی

مجددی

المعروف حاجی پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

فہرست جلد سوم

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ امت کے خیر خواہ

رحم کرنے کا حکم	۳۵
حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی وصیت	۳۵
میں تمھارا خیر خواہ ہوں	۳۶
منکر نکیر کو جواب بھی میں دوں	۳۶
کاش کہ کوئی بھی جہنم میں داخل نہ ہو	۳۶
ساری مخلوق عارف کے لئے مثل اولاد کے ہے	۳۷
کوئی فقیر خالی ہاتھ نہ لوٹتا	۳۷
الشیخ محمد عینی فرماتے ہیں	۳۸
بغداد کو چھوڑ کر جانا	۳۹
امت کا اتنا درد	۴۰
زور زور سے چیخیں مارتے	۴۰
اگر یہ بوجھ پہاڑوں پر پڑتا تو پھٹ جاتے	۴۰
اپنا دین بچانے کے لئے بغداد کو چھوڑنا	۴۱
لوگوں کی اصلاح کی ابتداء	۴۱
حضرت مولا علی و رسول اللہ ﷺ کا حکم ہوا	۴۲
شادی کیوں نہ کراتے؟	۴۳
بچہ فوت ہو جاتا وعظ پھر بھی نہ روکتے	۴۳
حادثہ ہو جاتا وعظ پھر بھی بند نہ فرماتے	۴۴
بچپن سے ہی امت کی اصلاح	۴۴

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اسفار

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا سفر بغداد	۴۵
دوسرا سفر بغداد سے بعقوبہ کی طرف	۴۶
تیسرا سفر بغداد معلّٰی سے دیار مقدسہ کی طرف	۴۶
چوتھا سفر بغداد معلّٰی سے کردستان کی طرف	۴۷
ڈاکٹر محمد حسین آزاد القادری لکھتے ہیں	۴۷

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اخلاق عالیہ

سب سے افضل عمل ۴۷
سخت سردی میں بھی پسینہ ۴۸
کوئی اعتراض کرتا تو کیسے جواب دیتے؟ ۴۹
حکمرانوں کے ساتھ خلق کیسا تھا؟ ۴۹
کھانا کہاں سے آتا؟ ۵۰
مولا تیری بارگاہ میں کیا پیش کروں؟ ۵۰
کیا اخلاق کریمانہ ہیں ۵۱
رات دن میں عبادت و آرام کتنا کرتے تھے؟ ۵۱
فقیروں کی عزت افزائی ۵۱
حق گوئی و بے باکی ۵۲
بچوں کے لئے کھانا گھر سے آتا ۵۲
آپ رضی اللہ عنہ کے کلام کی برکت ۵۳
الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ لباس کیسا تھا؟ ۵۳
لباس کے متعلق شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ۵۴
لباس کے متعلق حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں ۵۵
سیّدنا غوثِ اعظم کی دستار بندی ۵۵
غوثِ اعظم کی کُلاہ مبارک ۵۵
کھاتے کب تھے اور سوتے کب تھے؟ ۵۶
نذرانے بھی قبول فرماتے تھے ۵۷
لوگوں کو بدگمان اور متنفر ہونے سے بچاتے ۵۸
لوگوں کو اچھے مشورے سے نوازتے تھے ۵۹
نیک سہی بد سہی مجرم و ناکارہ سہی ۵۹
نیک میرے لئے اور بروں کے لئے میں ۶۰
جید میرے اور ردیوں کے لئے میں ۶۰
الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کی شفقت ۶۰
سنجر بادشاہ کی پیشکش اور اس کو جواب ۶۱
خوب شد کہ اسباب خود بینی شکست ۶۱

www.waseemziyai.com

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ الاکرم کی عید ۶۱
علماو مشائخ کرام کا احترام فرماتے تھے ۶۲
کہو: میں نے سچ فرمایا ہے ۶۲
اولیاء کرام کا ادب کیسے کرتے تھے؟ ۶۳
حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جن کا نماز جنازہ پڑھایا
الشیخ عبداللہ بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ ۶۵
الشیخ احمد بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ ۶۵
امام عبداللہ بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۶۶
امام محمد بن ناصر رحمہ اللہ تعالی کا جنازہ ۶۶
الشیخ المحدث عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ ۶۶
الامام المحدث الجنید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ
الشیخ ابو محمد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ ۶۶
الامام احمد بن معالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نماز جنازہ ۶۷
الشیخ الامام عبداللہ بن سعد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نماز جنازہ ۶۷
الشیخ الامام ابراہیم بن دینار رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ ۶۸
الشیخ ابوالوقت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ ۶۸
الشیخ المفسر عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ ۶۸
سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا زندگی بھر للہ فی اللہ علم دین کی خدمت کرنا
بزرگان دین کا مبارک عمل
زندگی بھر بازار نہ گئے ۷۰
حضرت سیدنا امام ابرہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل ۷۰
قرآن کریم کی تلاوت کر کے اس کا اجر بھی بچائیں ۷۱
اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم کو دیکھ لیتے تو؟ ۷۲
مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ۷۲
ہم اللہ تعالی کے لئے نیکیاں کرتے ہیں ۷۲
الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مخدوم ومعہ متفرقات

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی دعا	۷۳
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کو کتب وقف کرنے والے	۷۳
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خادم	۷۳
آپ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہنے والے	۷۴
اپنے بیٹے کو علم دین کے حصول لئے عجم روانہ کیا	۷۴
پرندے وعظ سنتے	۷۴
اپنے کپڑے اور ٹوپی اتار کر نذرانہ دے دی	۷۵
لوگوں بازاروں میں جمع ہوجاتے	۷۶
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق کی حیا فرماتے	۷۶
ساری رات دروازے پر کھڑے رہنے والے خادم	۷۶
روٹیاں لئے خادم کھڑا رہتا	۷۷
فقراء اور طلبہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے	۷۷
طلب علم کے ساتھ ساتھ اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضری دینا	۷۷
جن صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنا	۷۸
فنافی الرسول کا مرتبہ	۷۸
یہ مرتبہ کسی کو بھی نہیں ملا	۷۹
رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام کرنا	۷۹
اخلاق کریمہ کی ایک اور جھلک	۷۹
فقہ کو تصوف پر مقدم رکھتے تھے	۸۰
شیخ سعدی بیان کرتے ہیں	۸۰
مدرسہ اور خانقاہ شریفہ کے نگران	۸۰
بڑے بڑے اولیاء اللہ آپ کے مدرسہ میں جھاڑو دیا کرتے	۸۱
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے والے	۸۱
داعیہ طریقہ قادریہ	۸۱
الشیخ الجیلانی اپنے خلفاء کو روانہ کرتے تھے	۸۲
مذہب ابوحنیفہ پر فتوی دیا کرتے تھے	۸۳
الشیخ الامام الجیلانی کے اجل شاگرد	۸۳
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ مشہور خلیفہ	۸۳

www.waseemziyai.com

مغرب سے بچے بھجتے تھے ۸۳
غوث پاک کے مشہور ترین شاگرد ۸۴
غوث پاک کے مشہور ترین صوفی فقیہ شاگرد ۸۴
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی تعداد ۸۴
تلاوت کلام بغیر سر کے ہوتی تھی ۸۵
امر بالمعروف ونھی عن المنکر کا شعبہ قائم فرمایا ۸۵
غوث پاک کی کرسی پر کپڑا بچھانے والے ۸۵

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی رحمدلی اور شفقت کا بیان

طلبہ پر شفقت کا انداز ۸۶
خدام پر شفقت انداز ۸۷
ہم سفر لوگوں پر شفقت کا انداز ۸۷
بچوں پر شفقت کا انداز ۸۷
اپنے اہل خانہ پر شفقت ۸۸
زیارت کرنے والوں پر شفقت ۸۸

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ علماء اعلام کی نظر میں

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۸۹
امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۸۹
الشیخ ابو عمر رضی اللہ عنہ کی توبہ کا سبب ۹۰
جب تک رب تعالی نہ چاہے کوئی توبہ نہیں کرسکتا ۹۱
امام ابو العباس احمد المفرج الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی (۶۵۰ ھ) کا فرمان ۹۱
امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نظر میں ۹۲
امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۹۲
الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا لباس اور کھانا ۹۲
شریعت کی اتباع ہی بندے کو معرفت خداوندی عطا کرتی ہے ۹۳
ابن قیم کا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے کلام کی تعریف کرنا ۹۳
شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۹۳
الشیخ الامام ابن السمعانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۹۴

www.waseemziyai.com

الشیخ بقا ابن بطو رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۴
سیدی احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۴
عارف باللہ الشیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۵
حضرت سیدنا امام یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۵
امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان	۹۵
امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	۹۶
امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۷
امام ابو اسعد عبدالکریم السمعانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۷
امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۷
امام العز بن عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۷
امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۸
محدث ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں	۹۹
الشیخ الدکتور فالح الکیلانی فرماتے ہیں	۹۹
حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۹۹
الشیخ الامام ابوعبداللہ محمد البطائحی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	۱۰۰
علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں	۱۰۰

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ملفوظات عالیہ

اللہ تعالی کا قرب کیسے حاصل ہو؟	۱۰۳
نیند کی کثرت کا نقصان اور اس کی کثرت کا سبب	۱۰۳
جو اللہ تعالی کے ساتھ لین دین کرے	۱۰۴
نعمت و مصیبت کے متعلق الامام الجیلانی فرماتے ہیں	۱۰۴
زبان سے شکر کیسے ہوگا؟	۱۰۵
شکر بالقلب	۱۰۶
جوارح (اعضاء) کے ساتھ شکر	۱۰۶
ترک مجاہدہ کا نقصان	۱۰۷
جنت کا داخلہ اللہ تعالی کی رحمت سے ملے گا	۱۰۹
سالک اللہ تعالی سے کب تک سوال نہ کرے؟	۱۱۱

www.waseemziyai.com

شکوہ کسی حال میں بھی کرنا جائز نہیں ہے	۱۱۳
اگر تو مرید ہے تو۔۔	۱۱۴
اگر تو مراد ہے تو۔۔	۱۱۴
اخلاص آہستہ آہستہ آتا ہے	۱۱۵
تین چیزوں سے بچو	۱۱۶
مکمل علاج کب ہوگا؟	۱۱۶
اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرو	۱۱۶
مومن اور منافق کی خوراک میں فرق	۱۱۷
جب دل درست ہو جائے تو۔۔	۱۱۷
صدیق کون ہے؟	۱۱۷
بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم کا قول	۱۱۷
مومن و کافر کا فرق	۱۱۸
اے حق تعالی سے منہ موڑنے والے!	۱۱۸
جسے اللہ تعالی پسند فرمالے	۱۱۹
متقی علماء کرام کی صحبت میں رہو	۱۱۹
بلا علم خلوت نشینی اختیار کرنا کیسا؟	۱۱۹
اپنا عمل خالص اللہ تعالی کے لئے کرو	۱۲۰
اللہ تعالی کے نیک بندوں سے سیکھو	۱۲۰
بازار جانے والے لوگوں کی اقسام	۱۲۰
رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے	۱۲۰
ولی اللہ کا لوگوں کے عیوب پر مطلع ہونا	۱۲۳
اپنے آپ کو پہچاننے سے رب کی پہچان ملتی ہے	۱۲۳
اہل مجاہدہ کی دس خصلتیں	۱۲۳
پہلی خصلت (قسم کھانے سے بچنا)	۱۲۴
دوسری خصلت (جھوٹ سے بچنا)	۱۲۴
تیسری خصلت (وعدہ خلافی سے بچنا)	۱۲۴
چوتھی خصلت (لعنت کرنے سے بچنا)	۱۲۵
پانچویں خصلت (بددعا کرنے سے بچنا)	۱۲۵

www.waseemziyai.com

چھٹی خصلت (مسلمان کی تکفیر سے بچنا)	۱۲۵
ساتویں خصلت (گناہوں سے بچنا)	۱۲۶
آٹھویں خصلت (مخلوق سے مشقت دور کرنا)	۱۲۶
نویں خصلت (لوگوں سے بے طمع ہو جانا)	۱۲۷
دسویں خصلت (عاجزی اختیار کرنا)	۱۲۷
عاجزی کیا ہے؟	۱۲۷
فقیر کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا جائے	۱۲۸
کیا ہوا تمھارے دل سخت ہو گئے؟	۱۲۸
اے جنت کے طالب!	۱۲۹
انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ صبر و شکر کے متعلق	۱۲۹
اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا سیکھو	۱۲۹
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے آداب سیکھو	۱۳۰
کب تک سوئے رہو گے؟	۱۳۰
علم کی زکوۃ کیا ہے؟	۱۳۰
علم پر عمل نہ کرنے والا عالم	۱۳۰
اے مسکین وہ کلام کر جس میں تیرے لئے نفع ہو	۱۳۱
جو رب تعالیٰ کا دروازہ کھو بیٹھے	۱۳۱
نیک و صالح شخص کے ساتھ تعلق بنانے کا بیان	۱۳۲
اب پچھتانے سے نفع نہ ہو گا	۱۳۲
دین فروخت کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا	۱۳۲
اپنی معیشت درست کرو	۱۳۲
پہلے اپنے نفس کو گناہوں سے روک	۱۳۳
برائی روکنے کی قوت کیسے پیدا ہو گی؟	۱۳۳
مومن کی ترجیحات کیا ہوتی ہیں؟	۱۳۳
ہر ایک پر توبہ کرنا لازم ہے	۱۳۴
اس دنیا سے بچنا کیسے ممکن ہے؟	۱۳۴
ایمان سے ہی مضبوطی آتی ہے	۱۳۴
ولی اللہ کی نگاہ کا کمال	۱۳۴

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

کامیاب کون ہے؟	۱۳۵
طبیب مریضوں کا جھڑکتا نہیں ہے	۱۳۵
مومن صابر ہوتا ہے	۱۳۵
متقی تکلف نہیں کرتا	۱۳۵
ظاہر باطن کی دلیل ہوتی ہے	۱۳۶
دنیا کب پاک ہوتی ہے؟	۱۳۶
جاہل و عالم کا فرق	۱۳۶
جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے۔۔	۱۳۶
صلحاء کا ادب کرو	۱۳۷
اپنا حساب خود کرلو	۱۳۸
مصیبتوں پر صبر کرو	۱۳۸
بہادر کون ہے؟	۱۳۸
ناجائز نذرانے کھانے والوں کا حال	۱۳۹
اللہ تعالی کا ولی بعد الموت بھی زندہ ہوتا ہے	۱۳۹
کس کی صحبت اختیار کرنی چاہیے؟	۱۳۹
ہر خدمت کرد او مخدوم شد	۱۳۹
مخلص اپنے قلب و جوارح کے ساتھ عمل کرتا ہے	۱۴۰
مومن اور منافق کا فرق	۱۴۰
جہاد کی دو قسمیں ہیں	۱۴۱
داعی برحق بہت کم ہوتے ہیں	۱۴۱
نفس کو آزادی نہ دو	۱۴۲
رب تعالی کو ناراض کر کے اپنی بیویوں کو راضی کرنے والو!	۱۴۲
اے اہل شہر!	۱۴۲
مسلمانوں کو حقیر نہ جانو	۱۴۳
اے غافلو! تم جاگ جاؤ	۱۴۳
جو کامیابی چاہتا ہے۔۔۔	۱۴۴
وعظ کون کہے؟	۱۴۴
منافق کی خصلتیں کونسی ہیں؟	۱۴۴

دنیا کو آخرت بنانے کا نسخہ	۱۴۵
باعث نحوست کیا ہے؟	۱۴۵
شکر کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں	۱۴۵
تو کیسا عالم ہے؟	۱۴۶
تو سستی ترک کردے	۱۴۶
اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ رکھ	۱۴۶
پیر کا بیٹا پیر ہو ضروری نہیں ہے	۱۴۷
جانوروں کی طرح کھانے والے	۱۴۷
دل بھی زنگ آلود ہو جاتا ہے	۱۴۷
وعظ سننے سے دل کی حیات ہے	۱۴۸
توبہ کی حقیقت	۱۴۸
تم نے کھانے پینے میں عمر ضائع کردی	۱۴۸
علم عمل کے لئے ہے نہ کہ فقط یاد کرنے کے لئے	۱۴۸
منافقین کا عمل	۱۴۹
مومن رب تعالیٰ کا فرمان بردار ہوتا ہے	۱۴۹
کیا اس طرح تیری مصیبت دور ہو جائے گی؟	۱۴۹
معترض بارگاہ الٰہی سے دور ہی رہتا ہے	۱۵۰
اے ابن آدم! تو کون ہے؟	۱۵۰
اپنے دل کی آنکھیں کھولو	۱۵۰
تو جھوٹ نہ بولا کر	۱۵۱
مشائخ کرام کی صحبت میں رہو	۱۵۱
شیطان کا شیطان سے رابطہ	۱۵۱
تو تجدید اسلام کر	۱۵۱
مومن بخیل نہیں ہوتا	۱۵۲
دنیا کتنی کمانی چاہئے؟	۱۵۲
توبہ پر قائم رہنے والے کہاں ہیں؟	۱۵۲
اے فقیر صبر کر	۱۵۳
اپنا مال فقیروں پر خرچ کرو	۱۵۳

www.waseemziyai.com

اصل تجارت یہ ہے	۱۵۳
غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ	۱۵۳
جتنے گناہ کرتے ہو توبہ بھی اتنی ہی کرو	۱۵۴
اہل قبور کی پکار	۱۵۴
جب دل مخلص ہو جائے تو اعضاء بھی درست ہو جاتے ہیں	۱۵۴
کیا غصہ کرنا حرام ہے؟	۱۵۴
غصہ کرنے میں منافقت سے کام نہ لے	۱۵۵
نفس کو پاک کر پھر قرب الٰہی نصیب ہوگا	۱۵۵
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں باطن پاک کر کے جاؤ	۱۵۵
توبہ کے بعد ایمان زیادہ ہو جاتا ہے	۱۵۶
نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا	۱۵۶
جس نے اللہ تعالیٰ کے نیک کو دیکھ لیا	۱۵۶
تو تکبر کو ترک کر دے	۱۵۷
شرک کی دو قسمیں ہیں	۱۵۷
تو تو اندھا ہے	۱۵۷
کامیاب کون؟	۱۵۸
جس کا کوئی مددگار نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا مددگار رہتا ہے	۱۵۸
صبر ہی مدد کا سبب ہے	۱۵۸
ہر ہر کام نیک نیت کے ساتھ ہونا چاہئے	۱۵۸
خالق و مخلوق کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی	۱۵۸
تو ابھی بھی کھیل میں مصروف ہے	۱۵۹
مخلوق میں سب سے بدترین بندہ کون؟	۱۲۹
کامیابی کیسے ملے گی؟	۱۶۰
تجھے کھیل کے لئے نہیں پیدا کیا گیا	۱۶۰
اپنا کھانا متقی شخص کو کھلاؤ	۱۶۱
استاد کی خدمت میں کیسے حاضر ہو جائے؟	۱۶۱
علم علماء کرام سے حاصل کرو	۱۶۲
کیا مومن بے صبری کرتا ہے؟	۱۶۲

www.waseemziyai.com

تو حجام کی طرح ہے	۱۶۲
جو میں کہتا ہوں وہ سمجھو	۱۶۲
من جد وجد	۱۶۳
ہر حال میں شریعت کا لحاظ رکھنا چاہیئے	۱۶۳
تو ہی ان کو چھوڑ دے	۱۶۳
جس کا پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے	۱۶۳
علم فقہ ہی رب تعالی کی معرفت کا سبب ہے	۱۶۴
تو دنیا کی کاشتکاری میں مصروف ہے	۱۶۴
جب دل پاک ہوگا تو اعضاء پاک ہوں گے	۱۶۴
کون شخص دنیا و آخرت میں عزت چاہتا ہے؟	۱۶۴
یک در گیر محکم گیر	۱۶۵
تو دنیا و آخرت میں عزت نہیں پا سکے گا	۱۶۶
تم اللہ تعالی کا شکر کیوں نہیں کرتے؟	۱۶۶
جو شخص اللہ تعالی کے لئے عاجزی کرے۔۔	۱۶۶
تم کو جہالت میں کس چیز نے مبتلاء کر دیا ہے؟	۱۶۷
بدعات سے بچو	۱۶۷
اپنے ظاہر کو چھوڑ و اپنے باطن کو منور کرو	۱۶۷
رب تعالی کی ذات پر اعتراض نہ کرو	۱۶۸
خود بینی سے بچو	۱۶۸
اللہ تعالی تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے	۱۶۸
تو گناہ بھی کرتا ہے اور بے خوف بھی ہے	۱۶۹
امن بقدر خوف ہوگا	۱۶۹
حرص کے ہاتھوں ذلیل ہونے والو!	۱۶۹
علماء ہی عقل والے ہیں	۱۶۹
تو شیطان اور اس کے یاروں سے بچ	۱۷۰
تو کسی پر بھی ظلم نہ کر	۱۷۰
قیل وقال کو ترک کر دو	۱۷۰
اے کم عقل!	۱۷۰

www.waseemziyai.com

حقیقی جاہل کون؟	۱۷۱
مردہ کون اور زندہ کون؟	۱۷۱
حقیقی خزانہ کیا ہے؟	۱۷۱
تیری قسمت کا لکھا ہوا تجھے ضرور ملے گا	۱۷۲
نیکی کا حکم بھی کرو تو شریعت کی پیروی میں	۱۷۲
حرص کو ترک کرا اور اخلاص پیدا کر	۱۷۲
ظالم حکمرانوں کے خادموں سے خطاب	۱۷۲
مومن ومنافق کی نشانی	۱۷۳
مراقبہ کیا کرو	۱۷۳
موت کو ہمیشہ یاد کرو	۱۷۳
رزق کی وسعت بھی فتنہ ہے؟	۱۷۴
مرنے والے پر تو قیامت قائم ہوگئی	۱۷۴
شہوات کی پیروی سے باز آجا	۱۷۴
عاجزی اور حسن ادب کا کمال	۱۷۴
اے محلات بنانے والو!	۱۷۵
گناہ کرنے کے سبب مصیبتیں آتی ہیں	۱۷۵
جھوٹا شخص بھی بذات خود ذلیل ہوتا ہے	۱۷۵
ذکر لسانی سے پہلے ذکر قلبی ہے	۱۷۶
لالچی شخص فارغ ہوتا ہے	۱۷۶
احمق اور عاقل میں فرق کیا ہے؟	۱۷۶
کسی کا کلام اپنی طرف منسوب نہ کرو	۱۷۶
زبان دل کی ترجمان ہے	۱۷۷
محبت ونفرت کا معیار ایک ہی ہونا چاہئے	۱۷۷
ایک لطیف قصہ	۱۷۷
پہلے دل کو پاک کرو	۱۷۸
مومن کافر کے لئے کیسے سخت ہوتا ہے؟	۱۷۸
فضول کلام سے بچو	۱۷۹
اس دنیا میں کوئی بھی رہنے کے لئے نہیں آیا	۱۷۹

www.waseemziyai.com
مرکز اہل سنت (حسن)

اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہر وقت وعظ کہنے کی کوشش میں ہوتا ہے	۱۷۹
اگر امتحان نہ ہوتا؟	۱۸۰
تم کتاب اللہ اور سنت کا مذاق اڑاتے ہو	۱۸۰
دل کی اصلاح چار چیزوں سے ہوتی ہے	۱۸۰
نماز کو وسوسوں سے کیسے پاک کیا جائے؟	۱۸۱
تو غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے؟	۱۸۱
دنیا کیا ہے؟	۱۸۱

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا دکھ کا اظہار کرنا

ہر حال میں مسلمان بنو	۱۸۲
اصحاب عزیمت نہ رہے	۱۸۲
جلد بازی سے کام نہ لو	۱۸۳
محبت خداوندی پر دلیل کیا ہے؟	۱۸۳
تم نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کی	۱۸۳
تجھے حرص علماء کے پاس نہیں جانے دیتا	۱۸۴
تو لوگوں کو توحید کی دعوت دیتا ہے اور تو خود مشرک ہے	۱۸۴
تم نے کئی الہ بنا رکھے ہیں	۱۸۵
حرام کھانا تیرے دین کے لئے زہر قاتل ہے	۱۸۵
آخرت کے معاملات میں سست ہو جاتے ہو	۱۸۶
خوشیاں کم کرا اور غم بڑھا	۱۸۶
کام دوزخیوں والے اور امید جنت کی	۱۸۶
تیرا حرص تجھے خراب کرے گا	۱۸۷
بغیر علم کے عبادت کرنے والا	۱۸۷
لوگوں کے تحائف کا انتظار کرنے والو!	۱۸۷
اے جاہل تجھ پر افسوس ہے	۱۸۸
اے تقدیر اور تقدیر لکھنے والے سے جاہل!	۱۸۸
تجھے تھکاوٹ کے علاوہ کچھ بھی نہیں بچے گا	۱۸۸
تو اپنی آخرت کیوں خراب کرتا ہے؟	۱۸۹
تو قرآن و سنت پر عمل کیوں نہیں کرتا؟	۱۸۹

www.waseemziyai.com

جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والے	۱۹۰
تو واصل باللہ ہو جا	۱۹۰
جس کو اللہ تعالی کی معرفت حاصل ہو	۱۹۰
تو جھوٹ بولتا ہے	۱۹۱
تو گونگا ہو گیا ہے	۱۹۱
خوف ورجاء کے مجموعے کا نام ایمان ہے	۱۹
اپنے نفس کو سکھاؤ اور اس کی تربیت کرو	۱۹۲
ایک ایک ذرے پر فقیروں سے لڑ پڑتا ہے	۱۹۲
تیری عمر بیت گئی اور تجھے خبر بھی نہیں ہے	۱۹۳
تجھے حیا کیوں نہیں آتی ؟	۱۹۳
اپنے کاروبار سے امید نہ رکھ	۱۹۳
تجھے دین کی کوئی پرواہ نہیں ہے	۱۹۳
علم پڑھ اور عمل کر اور لوگوں کو سکھا	۱۹۴
تیرا دین ہی کامل نہیں ہوگا	۱۹۴
تو نے اپنا سارا زمانہ ضائع کر دیا ہے	۱۹۵
یہ پیسہ تجھ سے لے لیا جائے گا	۱۹۵
دنیا ہاتھ میں ہو تو جائز ہے	۱۹۵
تم کو حیا نہیں آتی ؟	۱۹۶
کامیابی میں رکاوٹ کونسی چیز ہے؟	۱۹۶
صحیح مسلمان کب بنے گا؟	۱۹۶
قبر اور آخرت تیری طرف متوجہ ہو چکی ہیں	۱۹۷
وہ تو خود مر جائے گا	۱۹۷

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا قوم کے نام اہم پیغام

تکبر کو ترک کر دو	۱۹۸
باب توبہ کھلا ہے تم غنیمت جانتے ہوئے توبہ کر لو	۱۹۸
قیامت کے دن کی تیاری کر لو	۱۹۹
میں تمہیں ڈراتا ہوں اور تم کو روکتا ہوں	۱۹۹

www.waseemziyai.com

اپنے مولا تعالی سے بھاگنے سے باز آ جاؤ	۲۰۰
تم رب تعالی سے دور کیسے ہو گئے؟	۲۰۰
دنیا تو آفات کا گھر ہے	۲۰۰
فقیر کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ	۲۰۰
اللہ تعالی کی بارگاہ کا ادب کیسے آئے گا؟	۲۰۱
یہ تجھ سے تیرا دین چھین لیں گے	۲۰۱
اللہ تعالی کی معرفت حاصل کرو	۲۰۱
قرآن کریم پر عمل کرو	۲۰۲
قرآن کریم پر ایمان لاؤ	۲۰۲
تمھارا نفس دعوی الوہیت کرتا ہے اور تم کو خبر نہیں ہے	۲۰۲
حرام مال سے روزہ افطار کرنے والو!	۲۰۳
اللہ تعالی کی رحمت سے مایوسی اختیار نہ کرو	۲۰۳
تم اللہ تعالی کے ساتھ لین دین کرو	۲۰۳
اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرو	۲۰۴
اللہ تعالی کا کرم و احسان ہے	۲۰۴
اصل مال دین کی سلامتی ہے	۲۰۴
رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہو	۲۰۵
تقوی شفاء ہے اور گناہ بیماری	۲۰۵
اگر تم شکر نہیں کرو گے۔۔۔	۲۰۵
تم اپنے شیطان کو بیمار کرو	۲۰۶
تقوی دین کا غلاف ہے	۲۰۶
جاہل اور عاقل کی زبان کا مقام	۲۰۶
پیروی کرنے والے بنو	۲۰۷
مال گناہوں میں خرچ کرنا غربت کا سبب ہے	۲۰۷
میں تم کو موت کی دعوت دیتا ہوں	۲۰۷

www.waseemziyai.com
مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نوجوانوں کے نام اہم پیغام

اپنے بھائی کی نصیحت قبول کرو	۲۰۸
میرا سب سے بڑا مقصد کیا ہے؟	۲۰۸
تو دھوکے میں نہ رہ	۲۰۸
پہلے اپنے آپ کو نصیحت کر	۲۰۹
تجھے جوانی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے	۲۰۹
گناہوں سے توبہ کرو	۲۱۰
خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہا کرو	۲۱۰
غرباء کو بھی افطاری میں شریک کرو	۲۱۱
دل کے ساتھ توبہ کرو	۲۱۱
اے لڑکے تو صحیح ہو جا	۲۱۱
بادشاہوں کی خدمت سے کچھ بھی نہیں ملے گا	۲۱۲
آخرت کو مقدم کرو	۲۱۲
اے غلام! اپنے ایمان کی فکر کر	۲۱۲
کیا شریعت کو تکلیف دینے کی اجازت دیتی ہے؟	۲۱۳
تجھے اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل نہیں	۲۱۳
تبدیلی کیوں نہیں آتی؟	۲۱۳
اللہ تعالی کے حکم پر عمل کر	۲۱۴
اے جوانو! توبہ کرلو	۲۱۴
علماء کرام سے دور بھاگنے والو!	۲۱۵
لوگوں کی باتیں نہ سنو	۲۱۵
تو نے اپنی عمر ضائع کردی	۲۱۵
صرف زبان کا عالم کامیاب نہیں ہوتا	۲۱۵
ذکر میں اطمینان حاصل کرو	۲۱۶
اپنے آپ کو دنیا کے غموں سے فارغ کرو	۲۱۶
مومن تو ہر وقت جہاد میں ہوتا ہے	۲۱۶
تمہیں حیا نہیں آتی؟	۲۱۷

www.waseemziyai.com

خلوت میں بھی تقوی اختیار کیا جائے	۲۱۷
نفس وخواہشات اور دنیا کو ترک کر دے	۲۱۷
اپنے دلوں کو پاک کرلو	۲۱۸
بیماری آئے تو صبر کر اور شفاء ملے تو شکر کر	۲۱۸
کس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے؟	۲۱۸
دعوی کے ساتھ دلیل بھی لازم چاہئے	۲۱۹
عزت کس چیز میں ہے؟	۲۱۹
خوف کو اختیار کرو	۲۱۹
کھانا بھی کھائے تو متوجہ الی اللہ رہے	۲۲۰
اعمال میں بھی اخلاص پیدا کرو	۲۲۰
تیرا علم تجھے منادی کرتا ہے	۲۲۰
اپنے دل کی آواز کو سن	۲۲۰
دین کے نام پر مال نہ کھاؤ	۲۲۱
دنیا کے سمندر سے بچو	۲۲۱
آخرت کو برباد کر کے دنیا آباد کرنے والے	۲۲۱
توحید کے آفتاب کی روشنی میں کام کرو	۲۲۱
سست انسان ہمیشہ محروم رہتا ہے	۲۲۲
شیخ کیسا اختیار کرنا چاہئے؟	۲۲۲
ساری بیماریوں کی دوا اللہ تعالی کی توحید میں ہے	۲۲۲
ایمان کی فکر کر پیارے!	۲۲۳
بدمذہبوں کی دوستی تم کو اولیاء اللہ کا دشمن بنا دے گی	۲۲۴
اے بھاگے ہوئے غلام!	۲۲۴
اے لڑکے دیندار بن جا	۲۲۴
قلب کی صفائی کیسے ممکن ہوسکتی ہے؟	۲۲۴
جاہلوں کی صحبت ترک کردو	۲۲۵
غنی وفقیر میں فرق نہ کرو	۲۲۵
جاہلوں سے دور رہو	۲۲۵
صرف کام کرو	۲۲۶

www.waseemziyai.com

تم صرف اولیاء اللہ کی باتیں کرتے ہو	۲۲۶
نیت عمل سے پہلے کرو	۲۲۶
تجھے ایمان وایقان کی ضرورت ہے	۲۲۶
منافقین سے دور رہو	۲۲۶
زہد کب درست ہوگا؟	۲۲۷
نجات تین چیزوں میں ہے	۲۲۷
توعقل سے کام لے	۲۲۷
تو لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگ	۲۲۷
تمھارے علماء جاہل ہیں	۲۲۸
اپنے نفس اور دل کو کوٹے مار	۲۲۸
صبر ہی تمام بھلائیوں کی اساس ہے	۲۲۸
اپنے نفس کو مارو موت سے پہلے	۲۲۸
رزق حرام دل کے مردہ ہونے کا سبب ہے	۲۲۹
مخلوق فنا ہونے والی ہے	۲۲۹
تو اہل اللہ سے دور ہو گیا ہے	۲۲۹
تو خود اپنے آپ کو وعظ کر	۲۳۰
اپنا دین نہ بیچ	۲۳۰
ہر نماز کو آخری نماز جان	۲۳۰

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

تقویٰ وطاعت اختیار کرنے کے متعلق وصیت	۲۳۱
تصوف کی بناء آٹھ چیزوں پر ہے	۲۳۲
فقراء واولیاء کی خدمت کے متعلق وصیت	۲۳۲
ولی اللہ کو وصیتیں	۲۳۳
اور فرماتے ہیں	۲۳۴

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی حق گوئی

میں حق کہتا ہوں اور اس میں کوئی نرمی نہیں کرتا	۲۳۴
اے مخلوق کے پجاریو!	۲۳۴

www.waseemziyai.com

زبان عالم ہے اور دل جاہل ہے ۲۳۵
اے جھوٹے! ۲۳۵
اے جاہل تجھے کیا ہو گیا ہے؟ ۲۳۵
منافقو! توبہ کرلو ۲۳۵
اے زہد کا دعوی کرنے والو! ۲۳۶
اے علم کے دعوے دارو! ۲۳۶
جاہل کو علم کی ضرورت کیوں نہیں ہے؟ ۲۳۶
چار چیزوں کی وجہ سے تمھارا دین تم رخصت ہو گیا ۲۳۷
دعوی کیا ہے اور دلیل کیا ہے؟ ۲۳۷
اللہ تعالی کے دشمنوں کی مشابہت اختیار نہ کرو ۲۳۷
تم تو حساب وکتاب کو بھول چکے ہو ۲۳۸
اے بتوں کے پجاری! ۲۳۸
تو جاہل ہے ۲۳۸
تجھے اس علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۲۳۹

اہل خانقاہ کو پیغام

اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے والا ۲۳۹
لوگوں کا مال کھانے والو! ۲۴۰
جاہل اور دنیا پرست پیر سے بچو ۲۴۰
بیعت شیخ لازم ہے ۲۴۰
فائدہ ۲۴۱
علماء سو اور دنیا پرست گدی نشینوں سے خطاب ۲۴۱
جیسا مرید اندھا ہے ویسا ہی شیخ اندھا ہے ۲۴۱
اب عمل کی طرف توجہ دے ۲۴۲
خواہش پرست پیر کو خطاب ۲۴۲

اساتذہ کا ادب

علم اور علماء کرام کی خدمت کر ۲۴۳
استاد کا ادب واحترام لازم ہے ۲۴۳

www.waseemziyai.com

تم علماء کے ملفوظات کی توہین نہ کرو ۲۴۳
علماء کرام کے بے ادب منافق ہیں ۲۴۴
علم حاصل کرو اور اس میں اخلاص پیدا کرو ۲۴۴
جاہل استاد کو تنبیہ ۲۴۴
جاہل اور عالم کی عبادت کا فرق ۲۴۵
سیکھ، عمل کر اور سیکھا ۲۴۵
اے علم کے دعوے دار! ۲۴۵
دین کے خدام کی خدمت کر ۲۴۶
ہر عالم سے بڑا عالم موجود ہے ۲۴۶
دنیا پرست عالم کا حال ۲۴۶
خوشامدی علماء اور دنیا پرست مشائخ کے نام ۲۴۷
اندھا شیخ دوسروں کی کیسے رہنمائی کرے گا؟ ۲۴۷
کب تک علم اور علماء کرام کی طلب میں رہنا چاہیے؟ ۲۴۷
جو شخص علماء کرام کی صحبت سے بھاگتا ہے ۲۴۷

مضامین

شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اور احیائے دین

احیاء دین کے کام کا آغاز ۲۵۲
تدریس ۲۵۲
افتاء ۲۵۵
خطبات وتبلیغ ۲۵۵
امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں ۲۵۷
تاثیر وعظ ۲۵۷
مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ۲۵۷
ڈاکٹر ماجد عرسان گیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں ۲۵۹

سرکار غوث اعظم اور آپکا آستانہ

آپ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تدریس ۲۶۰
فقاہت ۲۶۱

www.waseemziyai.com

بارگاہ قاسم العطایا صلی اللہ علیہ سے نسبت خاص ۲۶۱
دلوں کو چاک کرے مثل شانہ جس کا اثر ۲۶۲
امام محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۲۶۲
معاصر علماء کا اظہار کا حقیقت ۲۶۳
عارفانہ کلام ۲۶۳
شریعت وطریقت کا سنگم ۲۶۵
وصال باکمال ۲۶۵
مزار اقدس کا محل وقوع ۲۶۶
کرامتوں کا اظہار اب بھی ہوتا ہے ۲۶۶
اہل عراق اور سرکار اعظم رضی اللہ عنہ ۲۶۶
غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مقدس ۲۶۷

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

غوث الثقلین اور غوث اعظم کہنا جائز ہے ۲۶۸
ائمہ اہل بیت اور غوث اعظم کی نسبتوں میں مناسبت ۲۶۸
مجلس مبارک میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری ۲۶۹
خواب میں حضرت غوث اعظم کو مسرور دیکھا ۲۶۹
حضرت سیدنا غوث اعظم کی بیداری میں زیارت ۲۶۹
حضرت سیدنا غوث پاک کا تصرف ۲۶۹
قضائے مبرم اور غوث پاک رضی اللہ عنہ ۲۷۰
آپ کے مدرسہ کی برکت ۲۷۰
مدرسہ کی گھاس اور کنوں کا پانی ۲۷۰
غلام محی الدین نام رکھنا درست ہے ۲۷۱
آپ کے تبرکات ۲۷۱
غوث پاک کی ٹوپی خلیفہ کو ملی ۲۷۱
حضرت غوث پاک اور خواجہ نقشبند ۲۷۲

حضرت غوث الاعظم کی تعلیمات اور عصر حاضر میں ان کی ضرورت واہمیت

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا تاریخی پس منظر ۲۸۴
اخلاقی اقدار کی اصلاح ۲۸۴

www.waseemziyai.com

اسلامی غیرت وحمیت	۲۸۴
گفتار کی تاثیر وقوت	۲۸۵
مواعظ کی وسعت	۲۸۵
راہِ عزیمت کی تلقین	۲۸۶
شریعت کی پابندی	۲۸۶

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی مبارک حیات طیبہ کے مختلف گوشے ۲۸۶

سرکار غوث الاعظم کی عظمت ومحبوبیت

ارشاد باری ہے	۲۹۳
محبوب سبحانی کی افضلیت	۲۹۳
سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات	۲۹۴
اہل اللہ کا اجر	۲۹۵
نفس امارہ کی مخالفت توحید کی تکمیل ہے	۲۹۵
التزام دعا کی تاکید	۲۹۵
سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نصیحت	۲۹۶
غوث اعظم حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی	۲۹۷
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۰۳
حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات	۳۱۸
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے کمالاتِ علمی	۳۲۳
مرشد کامل اکمل سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کی روشنی میں	۳۲۹
فرمودات سیّدنا غوث الاعظم تعلیماتِ فقر کی روشنی میں	۳۳۳
تعلیمات شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور اصلاح معاشرہ	۳۴۴
حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور خدمتِ خلق	۳۴۹
سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا علمی مقام ومرتبہ	۳۵۵
حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور امت مسلمہ کے حالات	۳۶۳
حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت	۳۶۸
حضرت شیخ کے بارے میں بعض اکابر امت کی رائے	۳۷۴
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت کے آئینے میں	۳۷۸

www.waseemziyai.com

تذکرہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ	۳۸۱
گیارہویں شریف علمائے اُمت کی نظر میں	۳۸۸
سرکار بغداد حضور غوث پاک علیہ رحمۃ کا مختصر تعارف	۳۹۰
حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی	۳۹۴
شیخ عبدالقادر جیلانی کے دھوبی والے واقعے میں کتنی صداقت ہے؟	۳۹۶
ملفوظات غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۳۹۶
شیخ الشیوخ سلطان الاولیاء	۴۰۰
حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ	۴۰۴
تذکرۂ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۱۲
حضرت غوث پاک کی ولایت	۴۱۹
درجاتِ ولایت کی بلندی کا طریق علم ہے	۴۳۲
سرکار بغداد رضی اللہ عنہ	۴۴۱
سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مظہر شان نبوت	۴۴۹
منصبِ غوثیت کبریٰ	۴۵۶
بارگاہ غوثیت میں علمائے کرام وپیران عظام کا خراج عقیدت	۴۵۷
عظمت غوث اعظم اور امام احمد رضا	۴۶۲
پیرانِ پیر حضرت غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ	۴۶۵
غوث پاک محدثین کی نظر میں	۴۶۹
سیرت غوث پاک رضی اللہ عنہ	۴۷۵

فارسی مضامین

عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ کیست	۵۰۴
یادداشت	۵۰۶
عبدالقادر گیلانی کیست؟	۵۰۶
عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ	۵۰۷
عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ	۵۱۱
شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ	۵۲۰
شرح حال عارفان وعاشقان	۵۲۵

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

گیارہویں شریف کب اور کیوں شروع ہوئی ؟

کھانا کھلانا	۵۴۷
اللہ تعالیٰ نے منکرین کی یہ خرابیاں بیان کیں	۵۵۰
کھانا کھلا ۔۔۔ سلام پھیلا	۵۵۰
جس چیز پر غیر اللہ کا نام آ جائے	۵۵۰
حلال کو حرام نہ کہو	۵۵۲
گیارہویں شریف	۵۵۲
رسم کی نہیں حقیقت کی ضرورت ہے	۵۵۳
گیارہویں شریف کے مقاصد	۵۵۳
چند تلخ گزارشات	۵۵۴
تبرک	۵۵۵

گیارہویں شریف کی شرعی حیثیت

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا	۵۵۷
ایصال ثواب کے لئے بزرگوں کی طرف منسوب کرنا	۵۵۷
رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کی طرف سے قربانی کرنا	۵۵۷
رسول اللہ ﷺ کا اپنی آل شریفہ کی طرف سے قربانی کرنا	۵۵۸
مولا علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنا	۵۵۸
پوری امت کی طرف سے قربانی	۵۵۹
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتویٰ	۵۶۰
گیارہویں شریف صالحین کی نذر	۵۶۰
گیارہویں شریف کا ثبوت	۵۶۱
شبہ کا ازالہ	۵۶۱
شبہ	۵۶۲
شبہ کا ازالہ	۵۶۳
شبہ کا ازالہ	۵۶۳

وما اہل لغیر اللہ کا صحیح مفہوم

سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا	۵۶۷

سورۃ المائدۃ میں فرمایا	۵۶۷
سورۃ الانعام میں فرمایا	۵۶۷
اُہِلَّ کا لغوی معنی ومفہوم	۵۶۸
واستہل الصبی بالبکاء	۵۶۸
اہلّ کا صحیح اطلاق	۵۶۹
وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کا معنی ائمہ حدیث علیہم الرحمہ کی نظر میں	۵۷۰
امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں	۵۷۰
امام ابن عبد البر فرماتے ہیں	۵۷۱
وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ ائمہ تفسیر علیہم الرحمہ کی نظر میں	
امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۷۲
امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۷۳
امام طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۷۳
امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں	۵۷۴
قاضی شوکانی کا قول (غیر مقلد)	۵۷۴
حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۷۴
اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ کی درست تفسیر	۵۷۵
لفظِ اُہِلَّۃ سے استشہاد	۵۷۵
ارشادِ باری تعالیٰ ہے	۵۷۵
غیر اللہ کے نام پر بطور عبادت ذبح کرنا حرام ہے	۵۷۶
محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں	۵۷۷
جار اللہ زمخشری کا قول	۵۷۷
امام بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں	۵۷۷
امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۷۸
امام طستی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۷۸
امام ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۷۸
وَمَا اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ اور وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ کے اطلاق میں فرق	۵۷۹
نذر و نیاز کے بارے میں صحیح عقیدہ	۵۸۰
نذر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے مانی جاتی ہے	۵۸۰

www.waseemziyai.com

خیرات وصدقات اور عملِ صالح کی نذر ماننا شرک نہیں	۵۸۱
پہلی حدیث شریف	۵۸۱
دوسری حدیث شریف	۵۸۲
تیسری حدیث شریف	۵۸۲
چوتھی حدیث شریف	۵۸۲
امام طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۸۳
نیک عمل کا کسی کے نام انتساب جائز ہے	۵۸۳
کسی کی طرف سے نفل نماز ادا کرنا	۵۸۳
کسی کی طرف سے روزے رکھنا	۵۸۴
کسی کے نذر کے روزے رکھنا	۵۸۴
کسی کی طرف سے فرض روزے رکھنا	۵۸۵
کسی کی طرف سے حج ادا کرنا	۵۸۵
دوسری حدیث شریف	۵۸۶
والدین کی طرف سے حج کرنا	۵۸۶
پانی کا کنواں برائے ایصالِ ثواب منسوب کرنا	۵۸۷
یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے	۵۸۷
قرآن حکیم میں ارشاد ہے	۵۸۸
مطلقاً تقرب الی الغیر شرک نہیں ہے	۵۸۹
صاحبِ درالمختار فرماتے ہیں	۵۸۹
ذبیحہ کے ذریعے ایصالِ ثواب کا تصور	۵۹۱
جانور کی جان کا نذرانہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے	۵۹۲
لفظِ نذر کی تین جہات	۵۹۴
نذر کو اولیاء کرام کی طرف مجازاً منسوب کرنا جائز ہے	۵۹۴
اعمالِ صالحہ اور خیرات کے لئے ایام کا تعین	۵۹۷

احادیثِ مبارکہ سے نفلی اعمال کے لئے دن کے تعیّن کا ثبوت

نفلی نماز کے لئے جگہ اور دن کا تعیّن	۵۹۸
نفلی روزہ کے لئے پیر اور جمعرات کا تعیّن	۵۹۸
دوسری حدیث شریف	۵۹۹

www.waseemziyai.com

خیرات وصدقات اور عملِ صالح کی نذر ماننا شرک نہیں	۵۸۱
پہلی حدیث شریف	۵۸۱
دوسری حدیث شریف	۵۸۲
تیسری حدیث شریف	۵۸۲
چوتھی حدیث شریف	۵۸۲
امام طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول	۵۸۳
نیک عمل کا کسی کے نام انتساب جائز ہے	۵۸۳
کسی کی طرف سے نفل نماز ادا کرنا	۵۸۳
کسی کی طرف سے روزے رکھنا	۵۸۴
کسی کے نذر کے روزے رکھنا	۵۸۴
کسی کی طرف سے فرض روزے رکھنا	۵۸۵
کسی کی طرف سے حج ادا کرنا	۵۸۵
دوسری حدیث شریف	۵۸۶
والدین کی طرف سے حج کرنا	۵۸۶
پانی کا کنواں برائے ایصالِ ثواب منسوب کرنا	۵۸۷
یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے	۵۸۷
قرآن حکیم میں ارشاد ہے	۵۸۸
مطلقاً تقرب الی الغیر شرک نہیں ہے	۵۸۹
صاحبِ درالمختار فرماتے ہیں	۵۸۹
ذبیحہ کے ذریعے ایصالِ ثواب کا تصور	۵۹۱
جانور کی جان کا نذرانہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے	۵۹۲
لفظِ نذر کی تین جہات	۵۹۴
نذر کو اولیاء کرام کی طرف مجازاً منسوب کرنا جائز ہے	۵۹۴
اعمالِ صالحہ اور خیرات کے لئے ایام کا تعین	۵۹۷
احادیثِ مبارکہ سے نفلی اعمال کے لئے دن کے تعین کا ثبوت	
نفلی نماز کے لئے جگہ اور دن کا تعین	۵۹۸
نفلی روزہ کے لئے پیر اور جمعرات کا تعین	۵۹۸
دوسری حدیث شریف	۵۹۹

www.waseemziyai.com

کثرتِ درود وسلام کے لئے جمعۃ المبارک کی تخصیص	۵۹۹
دوسری حدیث شریف	۶۰۰
سفر کے لئے جمعرات کے دن کی تخصیص	۶۰۰
وعظ ونصیحت کے لئے دن کا تعیّن	۶۰۱
کیا ہر گیارہویں کھانے والا سنی ہے؟	۶۰۱
کیا صرف کھانے پینے کا نام گیارہویں ہے؟	
اس کے متعلق حضور بحرالعلوم فرماتے ہیں	۶۰۴
ترجیحات کا تعین کیسے کیا جائے؟	۶۰۵
اہل سنت کی ترجیحات کب بدلیں گی؟	۶۰۷
ترجیحات کے متعلق الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا فتوی	۶۰۹
مزید فرماتے ہیں کہ	۶۱۱
رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے	۶۱۳
(وَنَشَرَہٗ) کے تحت ملاعلی قاری کا فرمان	۶۱۳
(وَرَّثَہٗ) کے تحت فرماتے ہیں کہ	۶۱۳
(أَوْ مَسْجِدٌ ابْنَاہُ) کے تحت فرماتے ہیں	۶۱۴
(ومصحفا ورثہ) کے تحت عبدالعزیز بن عبداللہ لکھتے ہیں	۶۱۴
حضرت سیدنا مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ	۶۱۴
یہ بھی صدقہ ہے	۶۱۵
علماء اہل سنت وجماعت کی رائے	
مجاہدین کی مدد کرنا بھی گیارہویں شریف ہے	۶۱۵
دینی طلبہ کی خدمت کرنا بھی گیارہویں شریف ہے	۶۱۵
علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں	۶۱۶
حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کا نظریہ	۶۱۷
گیارہویں شریف کا مقصد کیا ہے؟	۶۱۷
دوسرا فتوی	۶۱۷
حضور شرف ملت عبدالحکیم شرف قادری فرماتے ہیں	۶۱۸
خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل	۶۱۹

www.waseemziyai.com

کیا گیارہویں صرف کھانے کا نام ہے؟	٦١٩
حضور سیدنا خواجہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں	٦١٩
حضرت مفتی علیم الدین نقشبندی لکھتے ہیں	٦١٩
سنی کا پیسہ کہاں خرچ ہوتا ہے؟	٦٢٠
امیر اہل سنت کی سوچ کو سلام	٦٢٠
میلاد اور گیارہویں ایسے منائیں	٦٢٠
خدارا دین وسنیت پہ رحم کھائیے	٦٢١

اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرنا

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَه مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عليه وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.

ترجمہ

(روایت ہے) حضرت جریر سے کہا (انہوں نے) فرمایا اللہ کے رسول ﷺ (نے) جس نے جاری کیا اسلام میں اچھا طریقہ تو اس کیلئے (ہوگا) اس (طریقہ) کا ثواب اور ثواب (ان کا) جنہوں نے عمل کیا اس (طریقہ) پر اس کے بعد بغیر اس کے کمی ہو ان کے ثواب سے کچھ بھی اور جس نے جاری کیا اسلام میں برا طریقہ ہوگا اس پر اس (طریقہ) کا گناہ اور گناہ (ان کا) جنہوں نے عمل کیا اس (طریقہ) پر اس کے بعد بغیر اس کہ کہ کمی ہو ان کے گناہوں سے کچھ بھی۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۰۷۱)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

سیرت مبارکہ کے مختلف پہلو

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

پہلی فصل

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ امت کے خیر خواہ

رحم کرنے کا حکم

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الْفَقِيهُ، أَنْبَأَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ مِهْرَانَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

قَالَ التِّرْمِذِيّ :حسن صَحِيح.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں محمد بن محمد بن محمش الفقیہ نے خبر دی، ہمیں ابو حامد بن ہلال نے بتایا، ہمیں عبد الرحمٰن بن بشیر بن الحکم بن حبیب بن مہران العبدی نے یہ بیان کیا، ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو قابوس جو عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے غلام ہیں سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں:

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم کرتے ہیں اللہ تعالی ان پر رحم فرماتا ہے۔ اے لوگو! تم ان پر رحم کرو جو زمین میں ہیں تو اللہ تعالی تم پر آسمان سے رحم کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

(الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار: أبو بکر بن أبي شیبة، عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (۵:۲۱۴))

(السنن الکبری : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۹:۷۱))

حضرت الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی وصیت

وقد كان الشيخ عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه رحيماًبالخلق اجمعين ، وبخاصة الفقرآء منهم .

انظر اليه يوصى ابنه سيدى عبدالرزاق الجيلى رضى الله عنه فيقول : حسبك من الدنياشيئان : صحبة فقير وحرمة ولى ، اصحب الاغنياء بالتعزز والفقرآء بالتذلل .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کی تمام مخلوق پر مہربان تھے اور خاص طور پر فقراء۔

اگر آپ حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ کی وہ وصیت دیکھیں جو آپ نے اپنے شہزادے حضرت سیدنا عبد الرزاق رضی اللہ عنہ کو

www.waseemziyai.com

فرمائی تھی۔

اے میرے بیٹے! دنیا سے تجھے صرف دو چیزیں ہی کافی ہیں: فقیر کی صحبت اور اللہ تعالی کے ولی کی عزت۔
جب تو مال داروں کی صحبت میں بیٹھے تو ان کو چھوٹا سمجھ کر اور جب فقیروں کے ساتھ بیٹھے تو اپنے آپ کو چھوٹا جان کر بیٹھنا۔
الفیوضات الربانیہ لشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ (۲۸)
الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ عبدالرزاق الکیلانی (۲۳۷) حذب القادریہ لاہور پاکستان

میں تمھارا خیر خواہ ہوں

وکان الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یقول : سبحان من القی فی قلبی نصح الخلق ، وجعله اکبر ھمی ، انی ناصح ولا ارید علی ذلک جزاء ، اجرتی قدحصلت لی عند ربی تعالی ، ماانا طالب دنیا، ، ماانا عبدالدنیا ولا الآخرة ، ولا ماسوی الحق عزوجل ، فرحی بفلاحکم ، وغمی لھلاککم .

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر خواہی ڈال دی اور میرے لیئے سب سے بڑا غم مخلوق کا غم بنا دیا۔ بے شک میں مخلوق کا خیر خواہ ہوں اور اس پر کوئی جزا نہیں چاہتا، اس کا اجر میرے رب کی بارگاہ سے مجھے حاصل ہوگا۔ میں دنیا کا طالب نہیں ہوں اور نہ ہی میں دنیا و آخرت کا غلام ہوں اور حق تعالی کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتا۔ تمھاری کامیابی میں میری خوشی ہے اور تمھاری ہلاکت میں میرا غم ہے۔
(الفتح الربانی والفیض الرحمانی لامام الشیخ عبدالقادر الجیلانی المجلس ٦)
(الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ عبدالرزاق الکیلانی (۲۳۷) حزب القادریہ لاہور پاکستان

منکر نکیر کو جواب بھی میں دوں

وقال الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ لوامکننی دخلت مع کل واحد منکم القبر وجاوبت عنہ منکراً ونکیراً ، رحمة وشفقة علیکم .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ہو سکے تو میں تم سب کی قبروں میں داخل ہو کر تمھاری طرف سے منکر نکیر کو جواب دوں، اپنے دل میں محبت و شفقت کی بناء پر میں ایسا چاہتا ہوں۔
(الفتح الربانی والفیض الرحمانی لامام الشیخ عبدالقادر الجیلانی المجلس ٦)
(الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ عبدالرزاق الکیلانی (۲۳۷) حزب القادریہ لاہور پاکستان

کاش کہ کوئی بھی جہنم میں داخل نہ ہو

وقال الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ یاخلق اللہ ! انی اطلب صلاحکم ومنفعتکم فی "الجملة" اتمنی غلق ابواب النار وان لایدخلھااحد من خلق اللہ تعالی ، وفتح ابواب الجنة وان لایمنع من دخولھااحد

www.waseemziyai.com

من خلق الله تعالى. وانماتمنيت هذه الامنية لاطلاعى على رحمة الله تعالى وشفقته على خلقه

ترجمہ

اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق! میں تمھاری بھلائی چاہتا ہوں اور ہر ہر کام میں تمھارا نفع چاہتا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ دوزخ کے دروازے بند ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہو اور جنت کے دروازے کھل جائیں اور کسی بھی شخص کو جنت سے روکا نہ جائے۔ اور میں یہ تمنا تم پر شفقت کی بنا پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی بناء پر کرتا ہوں۔

(الفتح الربانی والفیض الرحمانی لا مام الشیخ عبدالقادر الجیلانی المجلس ٦)

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ عبدالرزاق الکیلانی (٢٣٧) حزب القادریہ لاہور پاکستان

ساری مخلوق عارف کے لئے مثل اولاد کے ہے

قال الشيخ الجيلاني رضي الله عنه : كيف يرحمون العصاة ، وهم موضع الرحمة ، وقال الشيخ رضي الله عنه : اذاراى احدكم ولده اسيراً في يد الكافر اليس يجتهد في تخليصه ؟ فهكذاالعارف ، الخلق جميعهم كاولادله .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ نافرمانوں پر کیسے رحم کرتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ رحم کرنے کی جگہ ہے۔ اور حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص یہ دیکھے کہ اس کا بیٹا کسی کافر کے ہاتھ میں قید ہے تو کیا اس کو آزاد کرانے کی کوشش نہ کرے گا؟ اسی طرح ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے عارف ولی کے لئے مثل اولاد کے ہے۔

(الفتح الربانی والفیض الرحمانی لا مام الشیخ عبدالقادر الجیلانی المجلس ٥٣)

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ عبدالرزاق الکیلانی (٢٣٧) حزب القادریہ لاہور پاکستان

کوئی فقیر خالی ہاتھ نہ لوٹتا

قال الامام محمد بن يحيى التادفي رحمة الله تعالى عليه : وكيف انه لايرد سائلاً ولوباحد ثوبيه ، وانه كان يحب اطعام الطعام واذا اتاه الف دينار لايبيتهاعنده ، وان غلامه مظفراً كان يقف على باب الشيخ وعلى يده طبق فيه خبز وهوينادى ويقول : من يريد الخبز ؟ من يريد العشاء ؟ من يريد المبيت ؟

ترجمہ

حضرت سیدنا امام محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کبھی بھی کسی بھی سائل کو خالی نہ لوٹاتے اگرچہ اپنے پہنے ہوئے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا دینا پڑے۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانا کھلانا بہت زیادہ پسند تھا۔ حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اگر ایک ہزار دینار بھی آ جاتا تو رات سے پہلے پہلے اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا غلام مظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ آپ کے گھر کے دروازے پر کھڑے رہتے اور ان کے

www.waseemziyai.com

ہاتھ میں ایک تھال ہوتا اس میں روٹیاں ہوتی تھیں اور وہ ندا کرتے رہتے تھے: ہے کوئی کھانا کھانے والا؟ ہے کوئی شام کا کھانا کھانے والا؟ ہے کوئی رات گزارنے والا؟

(قلائد الجواہر لامام محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۸) مطبوعہ بغداد عراق

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ عبدالرزاق الکیلانی (۲۳۷) حزب القادریہ لاہور پاکستان

الشیخ محمد عینی فرماتے ہیں

کان الشیخ عبدالقادر رحمة الله عليه يرى الناس ينصتون الى خطبة الخطيب فى يوم الجمعة والى وعظ الوعاظ فى المساجد والمجالس ، ثم يخرجون الى الشوارع والبيوت وكانهم لم يسمعوا شيئا، وكان يرى اصحاب السلطان يقتصرون على جباية الاموال واخذ البيعة لانفسهم ولاولادهم ويرى العلماء يشتغلون بالفتوى والتاليف ويدعون الناس سادرين فى شهواتهم ومخالفتهم ، وهكذا اصبح العامة احرارافى تصرفاتهم بغير علم جامحين فى شهواتهم هملاوقطعانالايضبطهم راع وضعفت فى كثير منهم الرغبة فى الطاعات وتقاصرت الهمم وخمدت النفوس وتبين له الفرق اكبير بين الحياة المستقيمة التقية فى جيلان ، وبين الحياة الصاخبة بالمخالفات فى بغداد ، بل بين ماكان يسمعه عن بغداد من انهامدينة الزهاد وبين مايراه فيهااليوم من موبقات ومنكرات ، ان الناس يصلون ، ولكن صلواتهم لاتنهاهم عن الفحشاء والمنكر وانهم يصومون ولكن صيامهم لايزكى انفسهم ولايجعلهم يشعرون بالم الفقراء ولمعدمين وانهم لا ينفقون اموالهم فيماشرع الله تعالى وانهم يسمعون المواعظ ولكنهم لايتاثرون بها، وان العلماء يتكلمون ويعظون ولكنهم لايوثرون.

وكان يمشى فى شوارع بغداد فيرى المنكرات فى كل مكان يرى الكذب والخداع والغش ، يرى عدم الرحمة بالفقير وبالغريب يرى مجالس الخمر والشراب فى كل مكان ويسمع غناء القينات وضرب الاوتار من خلال الابواب.

ترجمہ

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ خطیب کا خطبہ اور واعظ کا وعظ خاموشی سے سن لیتے ہیں مگر جب باہر نکلتے ہیں سڑکوں پر یا گھروں میں پہنچ جاتے ہیں تو ایسے لگتا گویا کہ انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں اور حکمرانوں کو دیکھا تو صرف محلات بنانے میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی اور اپنی اولاد کی حکومت مضبوط کرنے میں مصروف ہیں اور وعلماء کو دیکھا تو وہ صرف فتوی دینے اور کتابیں لکھنے میں مصروف ہیں اور لوگوں کو انہوں نے چھوڑ دیا وہ شہوات میں اور دین کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں اور عوام اس طرح شتر بے مہار کی طرح ہو گئے اور بغیر علم کے جو کچھ دل کرتا کرتے اور اپنی شہوات کو پورا کرتے کوئی ان کو منع کرنے والا نہ تھا اور کوئی ان کو سمجھانے والا نہ تھا لوگوں میں نیکی کی رغبت کمزور ہو گئی تھی اور ہمتیں جواب دینے لگی تھیں۔

اب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سامنے فرق کھل کر سامنے آیا اس پاک زندگی کا جو جیلان میں لوگوں کو گزارتے دیکھ کر آئے تھے اور اس بغداد کی زندگی کا جو گناہوں، شہوات و منکرات میں لوگوں کو گزارتے دیکھی باوجود اس کے حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ نے

www.waseemziyai.com

شہرت سنی تھی کہ یہ شہر بغداد صوفیا کرام اور اولیاء عظام کا شہر ہے یہاں کے لوگ نماز تو ادا کرتے تھے مگر ان کی نمازیں ان کو گناہوں اور بے حیائی سے نہ روکتی تھیں اور وہ لوگ روزے تو رکھتے تھے مگر ان کے روزے ان کے نفوس کا تزکیہ نہ کرتے ان کو فقیروں اور غریبوں کا کوئی درد محسوس نہیں ہوتا تھا وہ لوگ اپنے مال کو خرچ تو کرتے تھے مگر کرتے وہاں تھے جہاں خرچ کرنا اللہ تعالی نے منع فرمایا تھا وہ لوگ وعظ سنتے تھے مگر اثر نہ لیتے تھے اور علماء بھی وعظ کہتے تھے مگر ان کے وعظ بھی بے اثر تھے۔

حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ بغداد کی سڑکوں پر چلتے ہر جگہ گناہ ہی گناہ ہوتے ہر جگہ جھوٹ ہی جھوٹ اور دغا وفریب دہی آپ دیکھتے کہ غریب کو کوئی پوچھتا ہی نہیں ناداروں کی کوئی سنتا ہی نہیں ہر جگہ نشہ وشراب کی محفلیں سجتی تھیں ہر طرف سے گانے والیوں کی آوازیں آتی تھیں باجے اور سارنگیاں بجائی جاتی تھیں۔

(عبدالقادر الکیلانی لمحمد عینی النسخۃ الفرنسیۃ ص ۴۲ مطبوعہ بغداد عراق)

بغداد کو چھوڑ کر جانا

کان یری کل ذلک وھو شاب فی مقتبل العمر صحۃ وقوۃ ،ولم یستطع ان یتزوج حتی الآن ویری امامہ المنکرات فضاق ببغداد واحس فیھا بالاختناق فاراد ان یترک بغداد وینجو بنفسہ وبدینہ منھا، ولکن کیف ذلک ولمایتحقق ھدفہ بعد لقد جاء ،لیصبح عالما عاملا مخلصا ولایزال فی اول الطریق فکیف العمل ؟لذلک وقع فی حیرۃ شدیدۃ وفی ازمۃ نفیسۃ عنیفۃ ، وفی صراع بین البقاء والھرب .

کان یری نفسہ کالقرآن فی بیت زندیق او کصالح فی ثمود فیرید ان یھرب وخرج من بغداد وسار علی غیرہ ھدی ، سارمسافۃ خمسۃ عشر ایام عن بغداد حتی وجد نفسہ فی بلاد تستر ثم عاد مرۃ اخری الی بغداد وکان ھاتفا کان یدفعہ الیھا ویقول سیکون فیک منفعۃ لھا وکانت تضیق نفسہ احیانا حتی یغمی علیہ .

ترجمہ:

حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جوان بھی تھے اور طاقت اور صحت بھی تھی مگر شادی کی طاقت نہ تھی کیوں کہ اپنے سامنے گناہوں کو دیکھتے تھے بغداد میں رہنا مشکل ہو گیا دم گھٹتا ارادہ کرتے کہ بغداد کو چھوڑ کر چلے جائیں اپنی جان و دین کو بچا لیں لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ جو ہدف لیکر آئے تھے بغداد کہ وہ وہاں سے عالم اور باعمل صاحب اخلاص بن کر واپس آئیں گے مگر وہ خواہش تو پوری نہیں ہوئی تھی اور اس شہر میں رہنا بھی مشکل ہو گیا سخت پریشانی ہے کہ کیا کریں اگر یہاں سے نکلتے ہیں تو عالم بننا مشکل ہے اگر یہیں رہتے ہیں تو یہاں رہنا بھی آسان نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں سے نکلنے کا ارادہ کر لیا۔

کیوں کہ حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو اس طرح دیکھتے کہ جیسے بے دین کے گھر میں قرآن ہو یا جیسے حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود میں رہے جس طرح ان کا ان میں رہنا مشکل تھا اسی طرح آپ کا ان میں رہنا مشکل ہو گیا تھا۔

اور وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور پندرہ دن بغیر کسی کے راہ بتائے چلتے رہے یہاں تک کہ تستر کے علاقے میں آگئے اچانک آواز آئی کہ تم واپس چلو تم سے لوگوں کو نفع ہوگا آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے گویا کہ کوئی آپ کو واپس لا رہا ہو اور آپ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

کواتنی پریشانی ہوتی کئی بار آپ بے ہوش ہو جاتے تھے۔

(عبدالقادر الکیلانی لمحمد عینی النسخۃ الفرنسیۃ ۴۵ مطبوعہ استنبول ترکی)

امت کا اتنا درد

حضرت امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قال ابن نجار فی تاریخه ان عبدالله بن ابی الحسن الجبائی قال :قال لی الشیخ عبدالقادر الجیلانی: لحقنی مرة الجنون وحملت الی المارستان فطرقتنی الاحوال حتی حسبوا انی مت وجائوا بالکفن وجعلونی علی المغتسل ثم سری عنی فنهضت .

ترجمہ:

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ عبداللہ بن ابی الحسن الجبائی نے فرمایا کہ مجھے الشیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے جنون ہو گیا لوگوں نے مجھے میت سمجھا اور انہوں نے مجھے غسل دینے کے لئے غسل والے تختے پر لٹایا تو مجھے ہوش آ گیا پھر میں اٹھ کھڑا ہوا۔

(۱) سیر اعلام النبلاء جلد ۲۰ ص ۴۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

(۲) الطبقات الکبریٰ جلد اول ص ۱۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

زور زور سے چیخیں مارتے

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

قال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه کنت اشتغل بالعلم فیطرقنی الحال فاخرج الی الصحاری فاصرخ واهج علی وجهی فصرخت لیلة فسمعنی العبارون ففزعوا وجائوا فعرفونی فقالوا:عبدالقادر المجنون افزعتنا

ترجمہ:

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں علم حاصل کرنے میں جب مشغول ہوا میرا ایسا حال ہو جاتا کہ میں صحراؤں کی طرف نکل جاتا اور زور زور سے چیخیں مارتا ایک رات ایسے ہوا کہ میں زور زور سے چیخیں مار رہا تھا کہ مسافروں نے سن لیا اور ڈر گئے اور میرے قریب آئے اور مجھے پہچان گئے کہنے لگے اے عبدالقادر مجنوں تو نے ہم کو خوف زدہ کر دیا ہے

(الذیل علی طبقات الحنابلۃ تحت رقم ۱۳۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

اگر یہ بوجھ پہاڑوں پر پڑتا تو پھٹ جاتے

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں

قال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه :انه لتردعلی الاثقال الکثیر ة لووضعت علی الجبال تفسخت ،فاذاکثرت علی الاثقال وضعت علی الارض تلوت فان مع العسر یسرا ان مع العسر

www.waseemziyai.com

یسرا سورة الم نشرح
ثم رفعت راسی وقد انفرجت عنی تلک الاثقال

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک مجھ پر بہت زیادہ بوجھ آپڑا اگر میں یہی بوجھ پہاڑوں پر ڈال دیتا تو پہاڑ پھٹ جاتے جب وہ بوجھ زیادہ ہوتا تو میں اپنا پہلو زمین پر رکھ دیتا تھا اور یہ آیۃ تلاوت کرتا بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے اور بے شک ہر تنگی کے بعد آسانی ہے پھر میں نے سر کو اٹھایا تو وہ وزن ہلکا ہو گیا تھا۔

(الطبقات الکبری للشعرانی جلد اول ص ۱۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اپنا دین بچانے کے لئے بغداد کو چھوڑنا

الدکتور عبدالرزاق الکیلانی لکھتے ہیں

قال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه خرجت مرة الی باب الحلبة فقا ل لی قائل الی این تمشی ؟ودفعنی دفعة خررت منها وقال :ارجع فان للناس منفعة ،فقلت ارید سلامة دینی ،قال :لک ذاک ،وعرفت انه حماد الدباس .

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں باب حلبہ کی طرف نکل کر جا رہا تھا تو مجھے کسی نے کہا کہ کہاں جا رہے ہو؟ اور ساتھ ہی مجھے دھکا دے دیا جس سے میں گر گیا تو اس نے کہا کہ واپس جاؤ تمھاری ذات سے لوگوں کو نفع ہوگا میں نے کہا کہ میں اپنے دین کی سلامتی چاہتا ہوں تو اس نے کہا کہ وہ تو تجھے حاصل ہے پھر میں نے پہچان لیا کہ وہ حضرت الشیخ حماد الدباس ہیں

الشیخ عبدالقادر الجیلانی ص ۱۱۶ مطبوعہ حزب القادریہ لاہور پاکستان

اس طرح کسی کے اندر رسول اللہ ﷺ کی امت کا درد ہو تو وہ پیر ہو سکتا ہے آجکل کے پیروں کو اپنے درد ہوتے ہیں امت کا درد نہیں ہوتا، مال بنانے کی فکر ہے امت کے ایمان کی فکر نہیں، اپنی کوٹھی اور بنگلے کی فکر ہے، مگر رسول اللہ ﷺ کی امت گناہوں کی دلدل میں پھنسی جا رہی ہے اس کی فکر نہیں آجکل کے پیر تو امر بالمعروف ونھی عن المنکر کا کام غیر ضروری جانتے ہیں اور اسکو صرف علماء کا فریضہ جانتے ہیں اور جاہل مرید ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ کام نیکی کا ہوتا تو ہمارا پیر ہم کو ضرور کہتا اس طرح دین سے دوری ہوتی جا رہی ہے۔

ایک پیر کے ہاں دو بھائی رہتے تھے وہ نماز نہیں پڑھتے تھے میں نے ان کو کہا کہ نماز ادا کیا کرو تو انہوں نے کہا کہ تم تو صرف پانچ نمازیں ادا کرتے ہو مگر ہم تو ہر وقت یار کی نماز میں رہتے ہیں اسی پیر صاحب کی اپنی داڑھی بہت لمبی تھی مگر بیٹا داڑھی منڈا تو پیر صاحب کہنے لگے ہم نے اپنے بیٹے کو اجازت دے رکھی ہے کہ جب تم اپنی تعلیم مکمل کر لو پھر داڑھی رکھ لینا اب ایسے جاہل پیر اور ایسے ہی جاہل مرید ہیں وہاں انسان کیا کر سکتا ہے اپنے آپ کو کوس ہی سکتا ہے کاش آجکل کے پیروں کو امت کی فکر آجاتی ہے۔

لوگوں کی اصلاح کی ابتداء

قال الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه :قدم رجل من همدان یقال له یوسف الهمدانی المتوفی

www.waseemziyai.com

۵۳۵ هجری وکان يقال انه القطب ،ونزل فی رباط فمشيت اليه فلم اره فقيل لی : هوفی السرداب ،فنزلت اليه ،فلمارانی قام واجلسنی ، ثم ذکر لی جميع احوالی حل لی المشکل علی ، ثم قال لی : تکلم علی الناس فقلت : ياسيدی انااعجمی ، فکيف اتکلم علی فصحاء بغداد ؟ فقال لی : انت حفظت الفقه واصوله والخلاف والنحو واللغةوتفسير القرآن ولايصلح لک ان تتکلم :اصعد علی الکرسی وتکلم فانی اری فيک عذقا سيصير نخلة .

ترجمہ

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ھمذان سے جنکا نام یوسف ھمذانی تھا وہ خانقاہ میں آئے اور ان کو قطب کہا جاتا تھا میں ان کی زیارت کے لئے ان کی خانقاہ میں گیا تو وہاں موجود نہ تھے مجھے کہا گیا کہ وہ تہہ خانہ میں ہیں میں جب تہہ خانہ میں گیا تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی قیام کیا اور مجھے بٹھایا پھر میرے سارے احوال بیان کئے اور میری ساری مشکلات حل کر دیں پھر مجھے فرمایا تم لوگوں کو خطاب کرو میں نے عرض کیا اے میرے سردار میں عجمی ہوں بغداد کے لوگوں کے سامنے جو کہ فصیح وبلیغ ہیں کیسے خطاب کروں؟ انہوں نے مجھے فرمایا تم نے فقہ کو یاد کرلیا اور اصول فقہ کو بھی یاد کرلیا اور خلاف اور نحو اور لغت اور قرآن کی تفسیر کو بھی یاد کرلیا ہے۔ کیسے کہتے ہو کہ میں ان کے سامنے کلام نہیں کرسکتا تم چڑھو کرسی پر اور ان کو وعظ کہو میں تم میں ایک کھجور کی ٹہنی دیکھ رہا ہوں جو کہ بعد میں پوارا درخت بن جائے گا لھذا تم وعظ کہو۔

(۱) سیر اعلام النبلاء جلد۲۰ص ۴۳۹مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)
(۲) بھجۃ الاسرار ص ۷۸ مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان)

حضرت مولا علی اور رسول اللہ ﷺ کا حکم ہوا

قال الشيخ عبدالقادر الجيلانی رضی الله عنه علی الکرسی رايت رسول الله ﷺ قبل الظهر يوم الثلاثاء السادس عشر من شوال سنة ۵۲۱هجری فقال لی : يابنی لم لاتتکلم ؟ قلت : ياابتاه انارجل اعجمی کيف اتکلم علی فصحاء العربّ ببغداد ؟قال لی : افتح فاک ، ففتحته فتل فيه سبعا، وقال لی تکلم علی الناس وادع الی سبيل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة ، فصليت الظهر وجلست وحضرنی خلق کثير فارتج علی فرائت عليابن ابی طالب رضی الله عنه قائما بازائی فی المجلس ، فقال لی يابنی لم لاتتکلم ؟ فقلت ياابتاه قد ارتج علی فقال افتح فاک ففتحته فتفل فيه ستا، فقلت لم لاتکملهاسبعة ؟ فقال ادبا مع رسول الله ﷺ ثم تواری عنی .

ترجمہ:

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایک دن کرسی پر بیٹھے ہوئے فرمانے لگے کہ میں نے ۵۲۱ ھجری سولہ شوال المکرم منگل کے دن ظہر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے بیٹے تم کلام کیوں نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ابا جان میں عجمی شخص ہوں عرب کے فصحاء کے سامنے بغداد میں کلام کیسے کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اپنا منہ کھولو: میں نے

www.waseemziyai.com

منہ کھولا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے منہ میں سات بار لعاب دہن ڈالا اور مجھے فرمایا بیٹا کلام کیا کرو، اور لوگوں کو حکمت وموعظۃ حسنہ کے ذریعے اپنے رب کی طرف لوگوں کو دعوت دو۔ میں نے ظہر کی نماز ادا کی اور بیٹھ گیا لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم جمع ہو گیا، پھر میں نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں ہی اپنے سامنے تشریف فرما دیکھا وہ مجھے فرمانے لگے، بیٹا تم کلام کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا ابا جان لوگ بہت زیادہ جمع ہو گئے ہیں تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اپنا منہ کھولو، تو میں نے اپنا منہ کھولا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرے منہ میں چھے بار لعاب دہن ڈالا تو میں نے عرض کیا: ابا جان آپ سات کا عدد پورا کیوں نہیں کرتے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے، بس اتنا فرمایا اور میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۵۸ مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان)

شادی کیوں نہ کراتے؟

حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں

قال بعض الصالحين للشيخ عبدالقادر الجيلاني لم تزوجت ؟ قال : ماتزوجت حتى قال لي رسول الله ﷺ تزوج ، وقال : كنت اريد الزوجة مدة من الزمان ولا اتجرء على التزوج خوفامن تكدير الوقت

ترجمہ

کسی اللہ تعالیٰ کے ولی نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آپ نے اتنی تاخیر سے شادی کیوں کی؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تب تک شادی نہیں کی جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ نے خود نہیں فرمایا بہت عرصہ سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر مجھے وقت کے ضائع ہونے کا ڈر لگا رہتا تھا۔

(عوارف المعارف ص ۱۰۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ پاکستان)

بچہ فوت ہو جاتا وعظ پھر بھی نہ روکتے

قال الشيخ الجبائي لذلك كان يموت من اولاده الذكور والاناث ليلة مجلسه فلاينقطع المجلس ، ويجلس على الكرسي ويعظ الناس ، والغاسل يغسل الميت فاذافرغوامن غسله جاء وا به الى المجلس فينزل الشيخ ويصلي عليه رضي الله عنه .

ترجمہ

جب شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں یا بیٹیوں میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو وعظ بند نہ کرتے بلکہ کرسی پر تشریف فرما ہوتے اور لوگوں کو وعظ کہتے غسل دینے والا میت کو غسل دیتا جب غسل سے فارغ ہو جاتا تو میت لیکر مجلس کے قریب آتے تو حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کرسی سے اترتے اور جنازہ کی نماز پڑھاتے تھے۔

(۱) (قلائد الجواہر ص ۴۲ مطبوعہ)

(۲) بہجۃ الاسرار ص ۱۶۹ مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان)

www.waseemziyai.com

حادثہ ہوجاتا وعظ پھر بھی بند نہ فرماتے

ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع الجیلی فرماتے ہیں

کنت مع الشیخ عبدالقادر بالمدرسة النظامیة ، واجتمع الیه الفقهاء والفقراء فتکلم علیهم فی القضاء والقدر ،فبیناهویتکلم اذسقطت حیة عظیمة فی حجره من السقف ، ففر منها کل من کان حاضرا عنده ولم یبق الاهو ،فدخلت الحیة تحت ثیابه ومرت علی جسده وخرجت من طوقه والتفت علی عنقه ،ومع ذلک ماقطع کلامه ولاغیر جلسته ، ثم نزلت الی الارض وقامت علی ذنبها بین یدیه ، وکلمها وکلمتها

ترجمہ

میں حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا مدرسہ نظامیہ میں فقہاء وفقراء جمع تھے آپ قضاء وقدر کے بارے میں کلام فرمارہے تھے اچانک ایک سانپ چھت سے گر گیا جس کو دیکھ کر سارے لوگ بھاگ گئے وہاں سوائے غوث پاک کے کوئی بھی نہ رہا وہ سانپ آپ کے کپڑوں میں داخل ہوگیا اور پورے جسم سے ہوتا ہوا گردن مبارک کے پاس سے باہر نکلا اور سامنے آکر اپنی دم پر کھڑا ہوگیا باوجود اس کے حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ نے کلام بند نہ فرمایا اور نہ ہی مجلس بدلی وہ سانپ حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ سے باتیں کرنے لگا اور آپ اس سے باتیں کرنے لگے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۱۶۸ مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

اس سے اندازہ لگائیں کہ آپ کے اندر اپنی جان سے زیادہ لوگوں کے ایمان کی فکر تھی کہ کلام بند نہ فرمایا۔

بچپن سے ہی امت کی اصلاح

حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کھیل سے دور رہتے تھے ایک دن بچوں نے آپ کو مجبور کیا کھیلنے پر تو آپ نے فرمایا جو میں کہوں گا وہ کھیل کھیلیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہم کو منظور ہے تو آپ نے سب کو جمع کر کے ایک بازار میں لا کھڑا کیا جہاں پر آپ لا الہ الا اللہ پڑھتے اور دوسرے بچے محمد رسول اللہ پڑھتے جس سے سارا بازار ذکرِ خدا سے گونج اٹھا اس طرح بچوں کا کھیل ہوگیا اور حضرت الشیخ کی تبلیغ ہوگئی۔

(مقام غوث اعظم اعلیٰ حضرت کی نظر میں ص ۲۲۸ مطبوعہ مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ

www.waseemziyai.com

دوسری فصل

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اسفار

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا سفر بغداد

یہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا پہلا سفر ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ نے یہ سفر صرف اور صرف اٹھارہ سال کی عمر میں کیا اور وہ بھی صرف طلب علم کی نیت سے، اور پہلے ہی سفر میں آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مبارک پر بہت سے ڈاکوؤں نے توبہ کی اور راہ حق کے مسافر بن گئے۔

قال الشيخ عبد القادر الكيلاني رضي الله عنه بنيت أمري على الصدق وذلك أني خرجت من مكة إلى بغداد أطلب العلم فأعطتني أمي أربعين دينارا وعاهدتني على الصدق فلما وصلنا أرض همدان خرج علينا عرب فأخذوا القافلة فمر واحد منهم وقال ما معك قلت أربعون دينارا فظن أني أهزأ به فتركني فرآني رجل آخر فقال ما معك فأخبرته فأخذني إلى كبيرهم فسألني فأخبرته فقال ما حملك على الصدق قلت عاهدتني أمي على الصدق فأخاف أن أخون عهدها فصاح ومزق ثيابه وقال أنت تخاف أن تخون عهد أمك وأنا لا خاف أن أخون عهد الله ثم أمر برد ما أخذوه من القافلة وقال أنا تائب لله على يديك فقال من معه أنت كبيرهم في قطع الطريق وأنت اليوم كبيرنا في التوبة فتابوا جميعا ببركة الصدق.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے معاملہ کی بنیاد ہی صدق پر رکھی گئی ہے، میں جب جیلان سے حصول علم کے لئے روانہ ہوا تو میری ماں نے مجھے چالیس دینار دیئے تھے اور یہ وعدہ لیا تھا کہ تم نے سچ ہی بولنا ہے، جب ہم ہمدان سے نکلے تو عرب قزاقوں نے ہمیں پکڑ لیا، ایک شخص میرے پاس بھی آیا اور اس نے مجھے کہا: تمھارے پاس کیا ہے؟ تو میں نے کہا: میرے پاس چالیس دینار ہیں، تو اس نے مجھے چھوڑ دیا اور یہ سمجھا کہ میں اس کے ساتھ مذاق کر رہا ہوں، اتنے میں ایک اور آیا اور اس نے بھی مجھ سے یہی سوال کیا تو میں نے اس کو بھی وہی جواب دیا، اس نے مجھے پکڑا اور اپنے سردار کے پاس لے گیا، اس نے مجھ سے سوال کیا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ تو میں نے اس کو کہا: میرے پاس چالیس دینار ہیں، تو میں نے اس کو نکال کر دیکھا دیے، تو اس نے مجھ سے سوال کیا: کہ تم نے ایسا کیوں کیا کہ تم مجھے نہ بتاتے تو تمھارے پیسے بچ جاتے؟ تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں اپنے گھر سے چلا تھا تو میری ماں نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا، اور مجھے خوف محسوس ہوا کہ کہیں ماں کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے میں خیانت نہ ہو جائے تو اس لئے میں نے سچ کہہ دیا۔ بس یہ سننا تھا کہ اس چوروں کے سردار نے اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور زور زور سے رونے

www.waseemziyai.com

لگا اور یہ کہنے لگا: یہ بچہ اپنی ماں سے کئے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور میں ہوں کہ اپنے رب سے کئے ہوئے وعدے کو توڑ رہا ہوں، اور اس نے کہا: اے عبدالقادر الجیلانی! میں تیرے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں۔ تو اس کے ساتھیوں نے کہا: جب ہم ڈکیتیاں کرتے تھے تو اس وقت بھی تو ہی ہمارا بڑا تھا اور اب اگر تم نے توبہ کر لی ہے تو اب بھی تو ہی ہمارا سردار ہے، بس یہ کہہ کر وہ سارے توبہ کرنے لگے، یہ ساری شیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سچ بولنے کی برکت تھی۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس : عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری (۱:۱۳۰) : المطبعہ الکاستلیۃ ۔ مصر

دوسرا سفر بغداد سے بعقوبہ کی طرف

وللشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سفرۃ ثانیۃ فی حیاتہ وھی من بغداد الی مدینۃ بعقوبۃ ، بقصد الکسب ، وصفھابقولہ کان جماعۃ من اھل بغداد یشتغلون بالفقہ فاذاکان ایام الغلۃ یخرجون الی الریف یطلبون شیئامن الغلۃ فقالوا لی یومااخرج معناالی بعقوبۃ نحصل منھاشیئافخرجت معھم وکان فی بعقوبۃ رجل صالح یقال لہ : الشریف البعقوبی فمضیت لازورہ فقال لی : مریدوالحق والصالحون ، لایسئلون الناس شیئاونھانی ان اسئل الناس فماخرجت الی موضع قط بعد ذلک .

ترجمہ

الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی لکھتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے زندگی کا دوسرا سفر بغداد معلّٰی سے بعقوبہ شہر کی طرف کیا اور وہ بھی رزق حلال کی طلب میں، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اس سفر کی تائید آپ رضی اللہ عنہ کے اس قول شریف سے ہوتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ بغداد میں ایک جماعت تھی جو علم فقہ پڑھتی تھی، وہ سرسبز مقامات کی طرف نکل جاتے اور وہاں (چونکہ اس علاقہ میں گندم کی کٹائی کے وقت طلبہ کرام کو گندم دیا کرتے تھے)، ایک دن انہوں نے مجھے بھی کہا: کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلو تا کہ ہم وہاں سے گندم وغیرہ لے آئیں، میں بھی ایک دن ان کے ساتھ روانہ ہو گیا، بعقوبہ میں ایک اللہ تعالیٰ کے نیک بندے رہتے تھے، ان کو شریف بعقوبی کہا جاتا تھا، میں ان کی زیارت کے لئے جب گیا تو انہوں نے مجھے فرمایا: جو لوگ مولا تعالیٰ کے طالب ہوتے ہیں اور نیک لوگ ہوتے ہیں وہ لوگوں سے نہیں مانگتے اور مجھے منع فرمایا کہ تم بھی کسی سے کچھ نہ مانگا کرو، بس میں پھر وہاں سے آ گیا اس کے بعد کہیں بھی نہیں گیا۔

(جغرافیۃ الباز الاشہب از الشیخ الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی :۳۲) المنظمۃ المغربیۃ للتربیۃ والثقافۃ والعلوم فاس المغرب

تیسرا سفر بغداد معلّٰی سے دیار مقدسہ کی طرف

وتوکد المصادر والمراجع ، انھاسفرتان لاواحدۃ ، وکانت بقصد اداء فریضۃ الحج ، وقدکانت الحجۃ الاولی سنۃ (۵۰۹ھ) وفیھاالتقی الشیخ عدی بن مسافر واماالحجۃ الثانیۃ فکانت سنۃ (۵۵۵ھ)وفیھاالتقی بعدۃ شیوخ من ابرزھم الشیخ ابی مدین شعیب وغیرہ من الاعلام وکانت برفقتہ والدتہ، وقال الشیخ الامام عبدالرزاق بن الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ لم یحج والدی رضی اللہ عنہ بعد ان اشتھرامرہ الاحجۃ واحدۃ وکنت فیھاقائدزمام راحلتہ ولم یعرف لشیخ الامام

عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ غیرھذہ السفرات وبعدھاانقطع للتدریس والوعظ والارشاد .

ترجمہ

الشیخ جمال الدین فالح الکیلانی لکھتے ہیں کہ مصادر ومراجع سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ دیار مقدسہ ایک بار نہیں بلکہ دو بار گئے ہیں، پہلی بار سنہ (۵۰۹ھ) میں اور اس سفر میں آپ رضی اللہ عنہ سے الشیخ الامام عدی بن مسافر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ملاقات ہوئی اور دوسری بار حج سنہ (۵۵۵ھ) میں کیا اور اس سفر میں الشیخ الامام ابو مدین شعیب المغربی سے ملاقات ہوئی (اور انہوں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے اجازت حدیث کا شرف پایا) اور اس سفر میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ بھی ساتھ تھیں، الشیخ الامام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی شہرت کے بعد صرف ایک حج کیا ہے اور اس حج میں آپ رضی اللہ عنہ کی سواری کی مہار میرے ہاتھ میں تھی۔

الشیخ فالح الکیلانی لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کا اس کے علاوہ کوئی سفر کہیں سے بھی ثابت نہیں ہے، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو تدریس وعظ اور لوگوں کی رشد وہدایت کے لئے وقف کر لیا تھا۔

(جغرافیۃ الباز الاشہب از الشیخ الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی:۳۳)

چوتھا سفر بغداد معلی سے کردستان کی طرف

فقیر قادری عفی عنہ کے نزدیک الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کردستان کی طرف بھی کیا اور وہاں کرد قوم کو اسلام کی دعوت دی، جو انہوں نے قبول کر لی اور دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے۔

ڈاکٹر محمد حسین آزاد القادری لکھتے ہیں

عراق کے کردستانی علاقہ میں کرد قوم آباد تھی، کرد قوم بڑی بہادر اور جنگجو تھی، اور عیسائی مذہب کی پیروکار تھی، ان کی بہادری کی وجہ سے عباسی خلفاء ان کے ہاتھوں تنگ آ چکے تھے، الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے چند مریدوں کے ہمراہ ان کے علاقہ میں تشریف لے گئے، آپ رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے ان کا سارا علاقہ دامن اسلام میں آ گیا۔

(فیضان قادریہ رزاقیہ از پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد القادری:۱۷۷) مطبوعہ بغدادی ہاؤس ملتان روڈ لاہور پاکستان

تیسری فصل

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اخلاق عالیہ

سب سے افضل عمل

وَقَالَ :فَتَّشْتُ الْأَعْمَالَ كُلَّهَا، فَمَا وَجَدْتُ فِيهَا أَفْضَلُ مِنْ إِطْعَامِ الطَّعَامِ، أَوَدُّ لَوْ أَنَّ الدُّنْيَا بِيَدِي فَأُطْعِمَهَا الْجِيَاعَ، كَفِّي مثقوبَةٌ لا تضبطُ شيْئاً، لَوْ جَاءَ نِي أَلْفُ دِينَارٍ لَمْ أُبَيِّتْهَا، وَكَانَ إِذَا جَاءَهُ أَحَدٌ بِذَهَبٍ، يَقُولُ: ضَعْهُ تَحْتَ السَّجَّادَةِ، وَقَالَ لِي :أَتَمَنَّى أَنْ أَكُونَ فِي الصَّحَارَى وَالْبَرَارِي كَمَا كُنْتُ فِي الْأَوَّلِ لَا أَرَى

www.waseemziyai.com

الخَلقَ وَلاَ یَرَوُنِی .ثُمَّ قَالَ :أَرَادَ اللهُ مِنّی مَنفعَةَ الخلقِ، فَقَدْ أَسْلَمَ عَلَی یَدَیَّ أَکْثَرُ مِنْ خَمسِ مائَةٍ، وَتَابَ عَلَی یَدَیَّ أَکْثَرُ مِنْ مائَةِ أَلْفٍ، وَهَذَا خَیْرٌ کَثِیرٌ، وَتَرِدُ عَلَیَّ الأَثقَالُ الَّتِی لَوْ وُضِعَتْ عَلَی الجبَالِ تَفَسَّخَتْ، فَأَضعُ جَنْبِی عَلَی الأَرْضِ، وَأَقُولُ :إِنَّ مَعَ العُسْرِ یُسْراً، إِنَّ مَعَ العُسْرِ یُسْراً، ثُمَّ أَرْفَعُ رَأْسِی وَقَدِ انفَرَجَتْ عَنّی .وَقَالَ :إِذَا وُلِدَ لِی وَلَدٌ أخذتُهُ عَلَی یَدِی، وَأَقُولُ :هَذَا مَیِّتٌ، فَأُخرِجُهُ مِنْ قَلْبِی، فَإِذَا مَاتَ لَمْ یُؤَثِّرْ عِنْدِی مَوْتُهُ شَیْئاً.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام الجبائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اعمال کی تفتیش کی تو میں نے کھانا کھلانے سے افضل کوئی عمل نہ پایا۔ کاش کہ میرے ہاتھ میں ساری دنیا آجاتی تو میں ساری کی ساری بھوکے لوگوں کو کھلا دیتا۔

اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میری ہتھیلی میں سوراخ ہیں کوئی بھی چیز میرے ہاتھ رہتی نہیں، اگر ایک ہزار دینار بھی میرے پاس آجائیں تو میں رات سے پہلے پہلے اللہ تعالی کے نام پر خرچ کر دیتا ہوں۔

اور الشیخ الجبائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس سونے کی ڈلی لاتا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ اس کو مصلی کے نیچے رکھ دو، اور مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں پھر جنگلوں اور صحراؤں میں رہوں اور یہ لوگ مجھے نہ جانیں اور میں ان کو نہ جانوں، اور نہ ہی یہ مجھے دیکھیں۔

پھر فرمانے لگے: اللہ تعالی نے میرے ذات نفع کا ارادہ فرمایا تو میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد کافروں نے کلمہ پڑھا اور ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے توبہ کی اور یہی خیر کثیر ہے۔ اور اسی طرح مجھ پر اتنا بوجھ آپڑا کہ اگر میں اس کو پہاڑوں پر بھی ڈال دوں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

میں جب بھی اپنا پہلو زمین پر رکھتا ہوں تو میں کہتا ہوں

﴿ :إِنَّ مَعَ العُسْرِ یُسْراً، إِنَّ مَعَ العُسْرِ یُسْراً﴾

تو سر اٹھانے سے پہلے اللہ تعالی مشکل حل فرما دیتا ہے، اور یہ بھی مجھے فرمایا: جب بھی میرے ہاں کسی بچے کی ولادت ہوئی میں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کہا: یہ میت ہے اور میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا ہے، پس جب وہ فوت ہو جاتا تو میرے دل میں کوئی بھی ملال نہ ہوتا۔

(سیر أعلام النبلاء : شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایماز الذہبی (۱۵:۱۸۳)

سخت سردی میں بھی پسینہ

قال ابن النجار :وسمعت أبا محمد الأخفش یقول :کنت أدخل علی الشیخ عبد القادر فی وسط الشتاء وقوة برده، وعلیه قمیص واحد، وعلی رأسه طاقیة، والعرق یخرج من جسده، وحوله من یروحه،

www.waseemziyai.com

بالمروحة كما يكون فى شدة الحر.

ترجمہ

امام ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ الشیخ ابن النجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے الشیخ ابومحمد الاخفش رحمۃ اللہ تعالی علیہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تب سخت سردی کا موسم تھا، اور سردی بھی انتہاء کی تھی، جسم مبارک پر صرف ایک قمیص اور سر مبارک پر ایک ''طاقیہ'' تھی، اور آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک جسم سے پسینہ بہہ رہا تھا، اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کھڑا پنکھے سے ہوا دے رہا تھا جیسے گرمیوں میں ہوا دی جاتی ہے۔

(ذیل طبقات الحنابلة : زين الدين عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۲۰۳)

کوئی اعتراض کرتا تو کیسے جواب دیتے؟

وقرأت بخط ابن الحنبلي أيضا :أن خاله أبا الحسن بن نجا الواعظ اجتمع بالشيخ عبد القادر، وكان يحكى عنه .قَالَ :سبقت يوم العيد إلى المصلى إلى المكان الذى يصلى فيه الشيخ عبد القادر .قَالَ: فجاء الشيخ عبد القادر، ومعه خلق كثير، والناس يقبلون يده، فصلى ركعتين قبل الصلاة .فقلت، فى نفسى :ما هذه الصلاة .فمن السنة أن لا يتنفل قبلها .قَالَ :فلما سلم التفت إلى وقال :لها سبب.

ترجمہ

امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن حنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تحریر میں پڑھا ہے کہ ان کے ماموں الشیخ ابوالحسن ابن نجا رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ عید کے دن میں جلدی عیدگاہ کی طرف چلا گیا اور وہاں جا کر بیٹھا جہاں الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے نماز عید ادا کرنی تھی، اتنے میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں کا بہت زیادہ رش تھا ان کے ساتھ تھا جو آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں کو چوم رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ آئے اور عیدگاہ میں دو رکعت نماز ادا کی، میں دل میں خیال کیا کہ نماز عید سے پہلے تو نفل جائز ہی نہیں ہیں تو شیخ رضی اللہ عنہ کیسے نفل ادا کر رہے ہیں؟ جیسے ہی الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے نماز سلام پھیرا تو مجھے فرمایا: اس کا بھی ایک سبب تھا۔

(ذیل طبقات الحنابلة : زين الدين عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۲۰۳)

حکمرانوں کے ساتھ خلق کیسا تھا؟

قرأت بخط الإمام ناصح الدين عبد الرحمن بن نجم بن الحنبلي الدمشقي قَالَ :حكى شيخنا أبُو الحسن بن غريبة الفقيه :أن الوزير ابن هبيرة رحمه الله، قَالَ له الخليفة -يريد :المقتفى لأمر الله -قد شكى من الشيخ عبد القادر، وقال إنه يستخف بى، ويذكرني وله نخلة فى رباطه يتكلم ويقول :يا نخيلة لا تتعدى أقطع رأسك وإنما يشير إلى .تمضى إليه وتقول له فى خلوة :ما يحسن بك أن تتعرض بالإمام أصلاوأنت تعرف حرمة الخلافة.

قال الشيخ أبُو الحسن فذهبت إليه، فوجدت عنده جماعة، فجلست أنتظر منه خلوة، فسمعته يتحدث،

www.waseemziyai.com

ویقول فی أثناء کلامه :نعم .اقطع رأسها، فعلمت أن الإشارة إلی، فقمت وذهبت، فقال لی الوزیر : بلغت، فأعدت علیه ما جری، فبکی الوزیر، وقال :لا شک فی صلاح الشیخ عبد القادر.

ترجمہ

میں نے الشیخ الامام ناصح الدین عبدالرحمٰن بن نجم بن الحنبلی الدمشقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تحریر میں پڑھا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے شیخ ابوالحسن بن غریبہ الفقیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا: وزیر بن الھبیرہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو خلیفہ المقتفی لامر اللہ نے کہا: کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ میں ایک کھجور کا درخت ہے جس کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ تو حد نہ پڑھ وگرنہ میں تیرا سر کاٹ دوں گا، یہ کلام بظاہر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اس کھجور کے درخت سے کرتے ہیں مگر حقیقت میں مجھے سنا رہے ہوتے ہیں۔ آپ جاؤ اور ان کو عرض کرو میں خلیفہ ہوں اور آپ خلیفہ کی عزت جانتے ہیں تو اس طرح کی باتیں نہ کیا کریں، شیخ ابوالحسن کہتے ہیں جب میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے ساتھ کلام فرما رہے تھے، میں انتظار کرتا رہا تا کہ خلوت میسر آئے اور میں عرض کروں، اثنائے کلام میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: جی ہاں میں ضرور سر کاٹ دوں گا، بس میں یہ اشارہ سمجھ گیا اور میں وہاں سے اٹھ کر آ گیا، بس وزیر رونے لگا اور اس نے کہا: الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی صلاح میں کوئی شک نہیں ہے۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ : زین الدین عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۲۰۳)

کھانا کہاں سے آتا؟

وکان الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه یأکل من عمل یده.

ترجمہ

الشیخ الامام محمد بن شاکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ خود مزدوری کیا کرتے اور کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

(فوات الوفیات : محمد بن شاکر بن أحمد بن عبدالرحمٰن بن شاکر ملقب بصلاح الدین (۲:۳۷۳) دار صادر - بیروت

مولا تیری بارگاہ میں کیا پیش کروں؟

وکان رضی الله عنه یقول :یا رب کیف أهدی إلیک روحی، وقد صح بالبرهان أن الکل لک

ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کیا: مولا! میں اپنی روح تیری بارگاہ میں کیسے ہدیہ کروں کیونکہ بات دلیل سے ثابت ہو چکی ہے کہ ہر چیز ہی تیری ہے۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار : عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ، الشعرانی، أبو محمد (۱:۱۰۸)

www.waseemziyai.com

کیا اخلاق کریمانہ ہیں

وکان من أخلاقه أن يقف مع جلالة قدره الصغير، والجارية، ويجالس الفقراء ويفلي لهم ثيابهم وكان لا يقوم في لأحد من العظماء ولا أعيان الدولة، ولا ألم قط بباب وزير، ولا سلطان.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اخلاق عالیہ میں سے یہ بھی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اتنے اونچے مقام ومرتبہ کے باوجود چھوٹے بچوں کے ساتھ اور بچیوں کے ساتھ بھی بیٹھ جاتے تھے، اور فقیروں کے ساتھ بیٹھنے میں عار محسوس نہ کرتے، بلکہ ان کے کپڑے بھی صاف کر دیا کرتے تھے، کسی امیر وحکمران کے لئے کبھی بھی کھڑے نہیں ہوئے، یہاں تک کہ کسی وزیر و بادشاہ کے دروازے پر کبھی بھی نہیں گئے۔

(لواقح الأنوار في طبقات الأخيار: عبدالوہاب بن أحمد بن علي الحنفي، نسبه إلى محمد ابن الحنفية، الشعرانی، أبو محمد (۱:۱۰۸))

رات دن میں عبادت وآرام کتنا کرتے تھے؟

وكان أبو الفتح الهروي رضي الله عنه يقول :خدمت الشيخ عبد القادر رضي الله عنه أربعين سنة فكان في مدتها يصلي الصبح بوضوء العشاء، وكان كلما أحدث جدد في وقته وضوءه ثم يصلي ركعتين، وكان يصلي العشاء ويدخل خلوته، ولا يمكن أحداً أن يدخلها معه فلا يخرج منها إلا عند طلوع الفجر ولقد أتاه الخليفة يريد الاجتماع به ليلا فلم يتيسر له الاجتماع إلى الفجر.

ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ ابوالفتح الہروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی چالیس سال خدمت کی ہے، اس مدت میں میں نے جو دیکھا وہ یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے، اور جب کبھی دن میں آپ رضی اللہ عنہ کو حدث لاحق ہوتا تو فوراً وضو کرتے تھے، جب وضو کر لیتے تو فوراً دو رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے، رات کو جب عشاء نماز ادا کر لیتے تو اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے جاتے تھے، پھر کسی کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات کر سکے، پھر آپ رضی اللہ عنہ تب باہر تشریف لاتے جب فجر طلوع ہو جاتی، اگر کوئی خلیفہ یا بادشاہ بھی آ جاتا تو وہ بھی صبح تک انتظار کرتا اس کے ساتھ بھی ملاقات صبح سے پہلے نہ ہو سکتی تھی۔

(لواقح الأنوار في طبقات الأخيار: عبدالوہاب بن أحمد بن علي الحنفي، نسبه إلى محمد ابن الحنفية، الشعرانی، أبو محمد (۱:۱۰۱))

فقیروں کی عزت افزائی

قال الامام عبدالوهاب الشعراني رحمة الله تعالى عليه وكان رضي الله عنه إذا جاءه خليفة أو وزير يدخل الدار ثم يخرج حتى لا يقوم له .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی

www.waseemziyai.com

بادشاہ یا اس کا کوئی وزیر آتا تو آپ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے جاتے تا کہ اس کے لئے کھڑا نہ ہونا پڑے۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار: عبد الوہاب بن أحمد بن علی الحنفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ، الشعرانی، أبو محمد (۱:۱۱۰)

حق گوئی و بے باکی

وقال أَبُو بَكر عَبْد اللَّه بْن نصر الهاشميّ :حدَّثني أَبُو الْعَبَّاس أحمد بن المبارک المرقعاتيّ قَالَ :صحبتُ الشَّيخ عَبْدَ القادر.

وقال صاحب مرآة الزّمان : كَانَ سكوت الشَّيخ عَبْد القادر أكثر من كلامه، وكان يتكلّم عَلَى الخواطر، فظهر لَهُ صِيت عظيم، وَقَبُولٌ تامّ .وما كَانَ يخرج من مدرسته إلّا يوم الجمعة، أو إلى الرباط .وتاب عَلَى يده مُعظم أهل بغداد، وأسلم معظم اليهود والنّصارى .وما كَانَ أحدٌ يراه إلّا فِي أوقات الصّلاة .وكان يصدع بالحقّ عَلَى المنبر، ويُنكِر عَلَى من يولّي الظَّلَمَة عَلَى النّاس .ولمّا ولّى المقتفي القاضی ابن المرخّم الظّالم، قَالَ عَلَى المنبر :ولّيت عَلَى المسلمين ظُلَمَ الظّالمين، ما جوابک غدا عند ربّ العالمين؟

ترجمہ

الشیخ الامام ابوبکر عبداللہ بن نصر الہاشمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوالعباس احمد بن المبارک المرقعاتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا ہوں، صاحب مراۃ الزمان کہتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا سکوت ان کے کلام سے زیادہ ہوتا تھا، یعنی زیادہ دیر خاموش رہتے تھے بولتے بہت کم تھے، اور آپ رضی اللہ عنہ کا کلام خواطر قلوب پر ہوتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کا چرچا ہر سو پھیلا ہوا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کو قبولیت تامہ حاصل تھی، آپ رضی اللہ عنہ صرف جمعہ کے دن باہر نکلتے تھے، یا پھر اپنی خانقاہ میں تشریف لے آتے تھے، بغداد معلی بڑے بڑے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں پر توبہ کی، اور بڑے بڑے یہود ونصاری نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو صرف نماز کے وقت میں ہی دیکھا جا سکتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ منبر پر کلمہ حق کہا کرتے تھے، ظالم حکمرانوں پر لوگوں کے سامنے تنقید کیا کرتے تھے، جب المقتفی نے ابن مرخم جو کہ ظالم قاضی تھا کو قاضی مقرر کیا تو اس وقت الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس کو منبر پر بیٹھ کر فرمایا: تم نے مسلمانوں پر ظالم کو قاضی مقرر کیا ہے تو اللہ تعالی کے ہاں کیا جواب دے گا؟

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام : شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۳۹:۹۸)

(سیر أعلام النبلاء: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۱۵:۱۸۴)

بچوں کے لئے کھانا گھر سے آتا

أنبانا أَبُو بَكر بْن طَرْخان أنّ الشَّيخ الموفَّق أخبرهم، وقد سُئل عَنِ الشَّيخ عَبْد القادر رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ: أدركناه فِي آخر عُمره، فأسكننا فِي مدرسته، وكان يُعنَى بنا، وربّما أرسل إلينا ابنه يحيى، فيُسرِج لنا السّراج، وربّما يرسل إلينا طعاما من منزله .وكان يُصلّي الفريضة بنا إماما.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر بن طرخان نے خبر دی کہ الشیخ الموفق رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان کے خبر دی، کہ ان سے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو آخری عمر میں پایا تو ہم نے ان کے مدرسہ قادریہ میں ہی حاضری دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہم کو اپنے مدرسہ میں رہائش دی، آپ رضی اللہ عنہ ہمارا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے، کبھی اپنے بیٹے حضرت سیدنا یحیی رضی اللہ عنہ کو بھیجتے وہ ہمارے لئے چراغ لایا کرتے تھے اور کبھی ہمارے لئے کھانا خاص اپنے گھر سے بھیجا کرتے تھے، اور ہمیں فرض نماز بھی خود پڑھایا کرتے تھے۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام : شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۳۹:۹۸)

(سیر أعلام النبلاء: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۱۵:۱۸۴)

آپ رضی اللہ عنہ کے کلام کی برکت

الشیخ عیدروس لکھتے ہیں

روحی ائتلفت بحبکم فی القدم ...من قبل وجودها فی القدم

ما یحمل بی بعد عرفانکم ...أن أنقل عن طرق هواکم قدمی

وذكر أنهما لسيدى الشيخ عبدالقادر الجيلانى قدس الله روحه، وانهما اذا قرئا فى اذن المصروع أفاق البتة.

ترجمہ

یہ دونوں شعر سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہیں، اگر یہ دونوں شعر مرگی کے مریض کے کان میں پڑھے جائیں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا۔

(النور السافر عن أخبار القرن العاشر :العیدروس (۱:۲۱۵) مصدر الکتاب :موقع الوراق

http://www.alwarraq.com

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ لباس کیسا تھا؟

أخذ علينا العهد العام من رسول الله صلى الله عليه و سلم) أن نترك الترفع فى اللباس تواضعا واقتداء برسول الله صلى الله عليه و سلم وأصحابه ولو كان معنا قناطير من الذهب فنجعل ذلك فى مرضاة الله تعالى من الإنفاق على الفقراء والمساكين والمحاويج .

وكان سيدى على الخواص رحمه الله يقول :ينبغى التسليم لمن لبس الثياب الفاخرة من الأولياء . كسيدى عبدالقادر الجيلى وسيدى على بن وفا وسيدى مدين وأضرابهم

وقد كان سيدى عبدالقادر يلبس كل ذراع من الخام بدينار فاعترض عليه بعض الناس فقال :العبد إذا مات كفن مرة وأنا قدمت أكثر من مائة موتة فى مخالفة نفسى فلى أن ألبس كل بدلة ثمن مائة كفن .

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ عام عہد لیا گیا ہے، ہم لباس میں ترفع اختیار نہ کریں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی اقتداء کرتے ہوئے اگرچہ ہمارے پاس سونے کے ڈھیر موجود ہوں، اس سونے کو اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لئے فقیروں اور مساکین اور محتاجوں پر خرچ کریں۔

ہمارے سردار حضرت سیدی علی خواص رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو اولیاء اللہ لباس فاخرہ استعمال کرتے ہیں ان پر اعتراض کرنا ہمارے لئے جائز نہیں ہے، جیسے سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ، سیدی علی بن وفاء، سیدی مدین اور ان جیسے بزرگان دین لباس فاخرہ استعمال کرتے تھے۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جو لباس پہنا کرتے تھے وہ ایک گز ایک دینار کا ہوتا تھا، تو لوگوں نے اعتراض کیا، تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کو کفن پہنایا جاتا ہے اور میں تو نفس کی مخالفت کے سبب سو موتوں سے بھی زیادہ بار فوت ہوا ہوں، تو میرے لئے جائز کہ میں ایسا لباس پہنوں جو سو کفن کی قیمت کا ہو۔

(العھود المحمدیۃ لامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۶۲) مطبوعہ دمشق شام

لباس کے متعلق شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

حضرت سیدنا الشیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی رحمة الله تعالی علیه نقل کرددر اخبار الاخیار که آنحضرت درنہایت کار بغایت جامه نفیس پوشیدے، روزے خادم پیش ابوالفضل بزاز رفت وگفت جامه می خواہم که گزے بدینار بود نه پیش ونه کم، پرسید که این جامه برائے که میخری؟ گفت برائے شیخ خود محیی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه واورابخاطر رسید که که شیخ جامه برائے خلیفه ہم نگذاشت، ہنوز این خاطر تمام نشده بود که مسماری از غیب درپائے او خلید که کار موت رسید، ہرچند که دربیرون آوردن آن سعی کرد ندفائده نداشت، مرا اورابرداشته پیش آنحضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه آوردند، فرمود: یااباالفضل! چراباطن خود برمااعتراض کردی؟ بعزت معبود نپوشیدم آن جامه راگفته نشد که بحقے که مرابرتست یاعبدالقادر! بپوش جامه راکه یک گزاو بیک دینار باشد۔ یااباالفضل! این جامه کفن میت است وکفن میت نیک باشد، این بعد از ہزار موت است، بعدازان دست مبارك خود برموضع الم رسانید که بود بدرفت گویاکه اصلا نبود، پس فرمود: که اعتراض او برمامتشکل شد بصورت مسمار ورسید با د انچه رسید رضی الله عنه۔

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ آخری دور میں بہت ہی نفیس لباس پہنا کرتے تھے، ایک دن آپ رضی اللہ

www.waseemziyai.com

عنہ کا ایک خادم ابوالفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوکاندار کے پاس گئے اور فرمایا: مجھے وہ کپڑا درکار ہے جو ایک اشرفی گز ہو، کم نہ اور ہی زیادہ۔
دوکاندار نے سوال کیا کہ کس کے لئے خریدتے ہو؟ تو خادم نے جواب دیا کہ میں اپنے شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے لینا چاہتا ہوں، یہ سن کر دوکاندار کے دل میں خیال آیا کہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے تو بادشاہ وقت کے لئے کپڑا نہ چھوڑا وہ سب لے لیا، بزاز کے دل میں ابھی یہ خیال آیا ہی تھا کہ غیب سے اس کے پاؤں میں ایک کیل چبھ گئی اور ایسی چبھی کہ میرنے کے قریب ہو گیا لوگوں نے اس کے پاؤں سے کیل نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن نہ نکال سکے۔ آخر کار لوگ اس کو اٹھا کر الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: اے ابوالفضل! تم نے اپنے دل میں مجھ پر اعتراض کیوں کیا؟ اے اللہ میرے حقوق کی بناء پر جب تک تو نے یہ نہ کہا اس وقت تک میں نے کپڑا نہ پہنا کہ اے عبدالقادر! تم وہ کپڑا پہنو جس کی قیمت فی گز ایک اشرفی ہو۔ اور اے ابوالفضل! یہ کپڑا میت کا کفن ہے اور میت کا کفن عمدہ و نفیس ہونا چاہیے جو ہزار موت کے بعد نصیب ہوتا ہے اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا دست مبارک ابوالفضل کی تکلیف کے مقام پر رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ رکھتے ہی اس کی تکلیف اس طرح جاتی رہی گویا بالکل تھی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا: ابوالفضل کا اعتراض ہمارے پاس پہنچا اور کیل کی صورت میں اس کے پاس لوٹ کر جو کچھ چاہا کیا۔

(اخبار الاخیار الشیخ الامام عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ۱۵) النوریۃ الرضویہ لاہور پاکستان

لباس کے متعلق حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں

الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ عمدہ لباس پہنا کرتے تھے، اور کھانا لذیذ کھاتے تھے، یہ سب عکس نعماء اخروی تھا، اور وہ عکس صفات حق تعالیٰ تھی، حضرت شیخ ان عکوس میں معاینہ اصل کا کرتے تھے، پس یہ چیزیں ان کے واسطے بمنزلہ آئینہ کے تھیں۔

(امدادالمشتاق از مولوی اشرف علی تھانوی: ۹۴) مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور پاکستان

سیّدنا غوثِ اعظم کی دستار بندی

حضرت سیّدنا غوثِ اعظم کے پیرو مرشد، حضرت سیّدنا ابوسعید مَخزومی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کُلاہ، عمامہ، اور خرقہ ہمدست حضرت خضر عَلَیہِ السَّلام جامع مسجد میں لے کر حاضر ہوئے، دیکھتے ہی سیّدنا غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہِ کی قدم بوسی فرمائی اور نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد روزِ جمعہ ماہِ صفر المظفر (۵۱۱ھ) کو اسی مسجد میں تمام مُعاصر اولیاء کرام کی موجودگی میں سیّد عبدالقادر جیلانی کو اپنے ہاتھ پر بیعت و ارشاد سے مشرف کر کے اپنی کلاہ ان کے سر پر اُوڑھادی اور اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھ کر خرقہ انہیں پہنادیا اور خلافت نامہ اہلِ مجلس کو سُنا کر عطا فرمایا۔

(فضائل عمامہ از المدینۃ العلمیۃ) مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ کراچی پاکستان

غوثِ اعظم کی کُلاہ مبارک

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں: حرمین شریفین میں ایک ایسا شخص مقیم تھا جسے حضرت غوث الاعظم (عَلَیہِ

www.waseemziyai.com

رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) کی کلاہ (یعنی عمامہ) مبارک تبرکاً سلسلہ وار اپنے آباء واجداد سے ملی ہوئی تھی جس کی برکت سے وہ شخص حرمین شریفین کے نواح میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور شہرت کی بلندیوں پر فائز تھا ایک رات حضرت غوث الاعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) کو اپنے سامنے موجود پایا جو فرما رہے تھے کہ یہ کلاہ خلیفہ ابوالقاسم اکبرآبادی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی) تک پہنچادو۔ حضرت غوث اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) کا یہ فرمان سن کر اس شخص کے دل میں آیا کہ اس بزرگ کی تخصیص لازماً کوئی سبب رکھتی ہے، چنانچہ امتحان کی نیت سے کلاہ مبارک کے ساتھ ایک قیمتی جبہ بھی شامل کرلیا اور پوچھ گچھ کرتے حضرت خلیفہ (رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہ) کی خدمت میں جا پہنچا اور ان سے کہا کہ یہ دونوں تبرک حضرت غوثِ اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) کے ہیں اور انھوں نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ تبرکات ابوالقاسم اکبرآبادی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی) کو دے دو یہ کہہ کر تبرکات ان کے سامنے رکھ دیے۔ خلیفہ ابوالقاسم (رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہ) نے تبرکات قبول فرما کر انتہائی مَسَرّت کا اظہار کیا۔ اس شخص نے کہا: یہ تبرک ایک بہت بڑے بزرگ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں لہٰذا اس شکریے میں ایک بڑی دعوت کا انتظام کرکے رؤسائے شہر کو مدعو کیجئے۔ حضرت خلیفہ (رَحْمَۃُ اللہ تعالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا: کل تشریف لانا ہم کافی سارا طعام تیار کرائیں گے آپ جس جس کو چاہیں بلالیجئے۔ دوسرے روز علی الصباح وہ درویش روسائے شہر کے ساتھ آیا دعوت تناول کی اور فاتحہ پڑھی۔ فراغت کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو متوکل ہیں ظاہری سامان کچھ بھی نہیں رکھتے، اس قدر طعام کہاں سے مہیا فرمایا ہے؟ فرمایا: اُس قیمتی جبے کو بیچ کر ضروری اشیاء خریدی ہیں۔ یہ سن کر وہ شخص چیخ اٹھا کہ میں نے اس فقیر کو اہل اللہ سمجھا تھا مگر یہ تو مکّار ثابت ہوا، ایسے تبرکات کی قدر اس نے نہ پہچانی۔ آپ نے فرمایا: چپ رہو جو چیز تبرک تھی وہ میں نے محفوظ کر لی ہے اور جو سامانِ امتحان تھا ہم نے اسے بیچ کر دعوتِ شکرانہ کا انتظام کر ڈالا۔ یہ سن کر وہ شخص مُتَنَبِّہ ہوگیا اور اس نے تمام اہلِ مجلس پر ساری حقیقت حال کھول دی جس پر سب نے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبرک اپنے مستحق تک پہنچ گیا۔

(فتاوی رضویہ از امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۲۱:۴۰۹))

کھاتے کب تھے اور سوتے کب تھے؟

والحضور مع الله تعالى بأسمائه الحسنى لا سيما والأكل محل غفلة عن الله تعالى لقوة الداعية إليه ومن هنا كرهت الصلاة بحضرة طعام أو شراب تتوق إليه نفس المصلي ونهى عن الأكل والشرب في الصلاة ولو نفلا لأن العبد لا يقدر أن يرد عن نفسه لذة الأكل والشرب فتزاحمه تلك اللذة في حال مناجاته وتحول بينه وبين لذة مناجاة الحق تعالى التي هي روح الصلاة .

وسمعت سيدي عليا الخواص رحمه الله يقول :لا يكمل الفقير حتى يحضر مع الله تعالى في حال الأكل والشرب وفي حال الجماع كم يحضر في حال الصلاة ويجمع بين لذة الأكل ولذة المناجاة في آن واحد لا تحجبه إحدى اللذتين عن الأخرى فيشكر الله تعالى من وجهين في آن واحد .

وسمعت أخي أفضل الدين رحمه الله يقول :لا يكمل الفقير عندنا في الطريق إلا إن كان يسمع ملك الإلهام يقول يا فلان كل أو اشرب أو جامع أو قم أو اجلس أو نم أو مد رجلك أو اخزن قوتك أو تصدق بما عندك ونحو ذلك فمن لم يسمع ملك الإلهام فهو بعيد عن الحضرات الإلهية .

www.waseemziyai.com

وسمعته مرة أخرى يقول :كان سيدى عبدالقادر الجيلى رضى الله عنه يقول :ما أكلت طعاما قط حتى قيل لى بحقنا عليك كل ولا نمت حتى قيل لى بحقنا عليك نم وهكذا .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کھانے کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کے ساتھ اس کی بارگاہ میں حاضر رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ کھانا یہ مقام ہی ایسا ہے کہ اس وقت بندہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوجاتا ہے، اسی لئے جب کھانا آجائے تو نماز مکروہ قرار دی گئی ہے، تاکہ نمازی دوران نماز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے کھانے کی طرف نہ دھیان رکھے، اسی وجہ سے نماز میں کھانا اور پینا منع کیا گیا اگرچہ نفل نماز ہی کیوں نہ ہو، اس لئے بندہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ وہ کھانے پینے کی لذت میں مگن ہوکر مناجات کی لذت سے لطف اندوز ہوسکے، بس انسان کھانے کی لذت میں کھوکر مناجات کی لذت کو بھول جائے گا جوکہ نماز کی روح ہے۔

اور میں نے الشیخ الامام سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فقیر اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک ہر ہر حال میں یہاں تک کہ کھانے اور پینے میں اور اپنے گھر والوں کے پاس موجود ہونے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر رہے، کتنے لوگ ہیں جو کھانے پینے کی لذت اور مناجات کی لذت ایک ہی وقت میں جمع رکھ سکتے ہیں؟ اور ایک لذت دوسری کے لئے باعث رکاوٹ نہ بنے، اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے جو دونوں لذتوں کو قائم رکھ سکتا ہے۔

اور میں نے اپنے بھائی الشیخ الامام افضل الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک فقیر اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ خود اپنے کانوں سے الہام کے فرشتہ کی آواز نہ سن لے کہ اے فلاں! کھالو۔ اے فلاں! پی لو۔ اے فلاں! اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ اے فلاں! کھڑے ہوجاؤ۔ اے فلاں! بیٹھ جاؤ۔ اے فلاں! سوجاؤ۔ اے فلاں! اپنی ٹانگ لمبی کرلو۔ اے فلاں! تمھارے پاس جو کچھ بھی اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کردو۔ اور جو شخص ملک الالہام کی آواز نہ سن سکے وہ حضرۃ الالٰہیہ سے دور رہے۔

اور میں نے خود دوسری باران سے ہی سنا کہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرتے تھے میں نے کبھی اس وقت تک کھانا نہیں کھایا جب تک کہ مجھے یہ نہ کہا گیا ہو: تمھیں حق کی قسم کھالو، اور کبھی بھی اس وقت تک میں سویا بھی نہیں ہوں جب تک کہ مجھے یہ نہیں کہا گیا کہ تمھیں ہمارے حق کی قسم تم سوجاؤ۔

(العھود المحمدیۃ لامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۶۲)

نذرانے بھی قبول فرماتے تھے

حدثنا ابو الفتوح نصراللّٰہ بن یوسف الازجی قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن اسمٰعیل قال اخبرنا الشیخ ابو محمد عبداللّٰہ بن حسین بن ابی الفضل قال کان شیخنا الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یقبل النذور ویأکل منھا (ملخصاً

www.waseemziyai.com

ترجمہ

ہم سے حدیث بیان کی ابوالفتوح نصراللہ بن یوسف ازجی نے، کہا ہمیں شیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابومحمد عبداللہ بن حسین بن ابی الفضل نے خبر دی کہ ہمارے شیخ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نذریں قبول فرماتے اور ان میں سے بذات اقدس بھی تناول فرماتے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر شیء من شرائف اخلاقہ رضی اللہ تعالی عنہ: ۵۴) مصطفی البابی مصر

لوگوں کو بدگمان اور متنفر ہونے سے بچاتے

وقد دخلت امرأة على سيدى الشيخ عبدالقادر الجبلي فرأته في ملابس ومآكل وفرش ودخلت على ولدها عنده فوجدته على برش وعنده كسرة يابسة وملح فرجعت إلى الشيخ وقالت يا سيدى لا يطيب خاطرى بإقامة ولدى عندك إلا إن أطعمته مما تأكل وكان بين يديه دجاجة فقال إذا صار ولدك يحيى الموتى بإذن الله أطعمته من طعامي ثم أمر الدجاجة فانتفضت من الإناء وصارت حية ثم ذهبت إلى حال سبيلها فلولا أن الشيخ أقام البرهان على طعامه اللذيذ لفارقته تلك المرأة وهي منكرة عليه .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا کھانا، پینا اور لباس وبستر جب دیکھا تو اس نے اپنے بیٹے کو آپ رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل کر دیا، ایک دن جب وہ ملنے کے لئے آئی تو اس نے کیا دیکھا کہ اس کے بیٹے کے ہاتھ میں خشک روٹی ہے اور نمک کے ساتھ کھا رہا ہے جب کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مرغی تناول فرما رہے ہیں، اس خاتون نے عرض کیا: حضور! میں نے اپنے بچے کو آپ کے ہاں چھوڑا ہے مگر میرا دل خوش نہیں ہوا، کہ وہ تو خشک روٹی کھائے جبکہ آپ مرغی تناول فرمائیں۔

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تمھارا بیٹا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے زندہ کرنے والا بن جائے گا تو وہ بھی وہی کھانا کھائے گا جو میں کھا رہا ہوں، پھر الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اس مرغی کو حکم دیا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی، پھر اس مائی صاحب نے گھر کی راہ لی۔

الشیخ الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اس وقت مرغی کو زندہ نہ کرتے تو وہ خاتون آپ رضی اللہ عنہ سے بدظن ہو جاتی۔

(العھود المحمدیۃ لامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲۲۷)

(بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ وشریعۃ نبویۃ فی سیرۃ أحمدیۃ : محمد بن محمد بن مصطفیٰ بن عثمان، أبوسعید الخادمی الحنفی (۱:۱۵۴)

اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کو بدگمانی سے بچانا بھی ضروری ہے۔

www.waseemziyai.com

لوگوں کو اچھے مشورے سے نوازتے تھے

قَالَ ابْنُ الْحَاجِبِ :حَدَّثَنَا ابْنُ نقطة، حدثنا أبو الطاهر ابن الْأَنْمَاطِيّ بِدِمَشْق، قَالَ :حَدَّثَنِي حَنْبَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ :لَمَّا وُلِدْتُ، مَضَى أَبِي إِلَى الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ، وَقَالَ لَهُ :قَدْ وُلِدَ لِي وَلَدٌ فَمَا أُسَمِّيهِ؟ قَالَ: سَمِّهِ حنبل، وَإِذَا كَبِرَ سَمِّعْهُ مُسْنَدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ .قَالَ :فَسَمَّانِي كَمَا أَمَرَهُ، فَلَمَّا كَبِرْتُ سَمَّعَنِي الْمُسْنَدَ ، وَكَانَ هَذَا مِنْ بَرَكَةِ مَشُورَةِ الشَّيْخِ.

ترجمہ

امام ابن حاجب رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ابن نقطہ نے بیان کیا،ہمیں ابوالطاہر ابن الانماطی نے دمشق میں بیان کی،وہ کہتے ہیں کہ مجھے الشیخ حنبل بن عبداللہ نے بیان کیا کہ جب میں پیدا ہوا تو میرے والد ماجد مجھے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی: حضور! میرے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے اس کا نام کیا رکھوں؟ تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا نام حنبل رکھواور جب یہ بڑا ہو جائے تو اس کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مسند شریف کا سماع کرواؤ۔بس میرے والد ماجد نے میرا نام حنبل رکھا اور جب میں بڑا ہو گیا تو مجھے مسند احمد بن حنبل کا سماع کروایا،اور یہ ساری برکت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی ہے جو آپ رضی اللہ عنہ نے میرے والد ماجد کو فرمایا تھا۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام : شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (۴۳:۱۴۳)

نیک سہی بد سہی مجرم و ناکارہ سہی

وحكى أن بعض الفقهاء ارتحل إلى الشيخ أبي العون يقصد الزيارة، فلما دخل على الشيخ أبي العون رأى ى جماعته الغث والسمين، والبر والفاجر، فقال في نفسه :لا ينبغي أن يكون أصحاب الشيخ كلهم إلا أخياراً، ولا يليق بصحبته مثل هؤلاء الأشرار، أو نحو هذا الكلام، فما استتم هذا الخاطر حتى قال له الشيخ أبو العون :يا أخي إن الشيخ عبد القادر الجيلاني -رضي الله تعالى عنه -كان في جماعته البر والفاجر، فأما الأبرار، فكانوا يزدادون به براً، وأما الأشرار، فكان الله يصلحهم بصحبته، فعرف الفقيه أن الشيخ كاشفه بخاطره، فاستغفر الله تعالى، واعتذر من الشيخ.

ترجمہ

الشیخ الامام نجم الدین محمد بن محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک فقیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سفر کرکے الشیخ ابوالعون رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے،جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں اچھے اور برے اور نیک و بد سب لوگ موجود ہیں،انہوں نے دل میں کہا: شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ نیک و بد سب لوگوں کو اپنے ہاں جمع کرلیں۔

ابھی ان فقیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے دل میں یہ خیال آکر ختم بھی نہیں ہوا تھا،الشیخ ابوالعون رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: اے بھائی! الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی جماعت میں نیک و بد سب لوگ موجود ہوتے تھے،نیک لوگ تو اس لئے ان کی جماعت میں ہوتے تھے تاکہ ان کا نیکی کا جذبہ اور بڑھے اور گناہگار اس لئے ان کی خدمت میں رہتے تھے تاکہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

کی صحبت کی برکت سے اللہ تعالی ان کو بھی نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

بس پھر فوراً وہ فقیہ بھی پہچان گئے اور عرض گزار ہوئے: میں اللہ تعالی سے معافی چاہتا ہوں اور الشیخ ابوالعون رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بھی معذرت کی۔

(الکواکب السائرۃ بأعیان المئۃ العاشرۃ : نجم الدین محمد بن محمد الغزی (۱:۶۷) دارالکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان

نیک میرے لئے اور بروں کے لئے میں

قیل للامام عبدالقادرالجیلانی رضی الله عنه فی تلامیذک الصالح والطالح .فقال الشیخ الامام الجیلانی رضی الله عنه :اماالصالح فهو لناواماالطالح فنحن له .

ترجمہ

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: حضور! آپ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں نیک و بدسب جمع ہیں؟ تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیک میرے لئے ہیں اور جو برے لوگ ہیں ان کے لئے میں ہوں۔

جید میرے اور ردیوں کے لئے میں

قال الشیخ، عبد القادر الکیلانی وقد قیل فی مریدیه الجید والردیء ، أما الجید فهو لنا، وأما الردیء فنحن له.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: آپ رضی اللہ عنہ کے مریدوں میں کئی لوگ اچھے ہیں اور کئی تو ردی ہیں۔ تو الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جید ہمارے ہیں اور ردیوں کے لئے ہیں ہم ہیں۔

(الکواکب السائرۃ بأعیان المئۃ العاشرۃ : نجم الدین محمد بن محمد الغزی (۲:۹)

الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی کی شفقت

ما أحب النظر إلا لطالبی الآخرة وطالبی الحق عزّ وجلّ ..وأما طالب الدنیا والخلق والنفس إیش أعمل به .غیر أنی أحب مداواته لأنه مریض ..لا یصبر علی المریض إلا الطبیب.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صرف ان لوگوں کو دیکھنا پسند کرتا ہوں جو آخرت اور مولا تعالی کے طالب ہیں، باقی رہے دنیا کے طالب اور مخلوق ،نفس کے طالب ان کا میں کیا کروں؟ علاوہ اس کے کہ میں ہمیشہ ان کا علاج کرتا رہوں گا کیونکہ یہ مریض ہیں، اور مریض کی احمقانہ حرکتوں پر صبر کرنا طبیب کا کام ہوتا ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادرالکیلانی:۱۴۳) مطبوعہ بنگلہ دیش

www.waseemziyai.com

سنجر بادشاہ کی پیشکش اوراس کو جواب

سنجر بادشاہ نیمروز نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: کہ آپ کی خدمت میں کچھ حصہ سلطنت کا پیش کرنا چاہتا ہوں، قبول فرمائیں ۔تو حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا:

چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد — دردل اگر بود ہوس ملک سنجرم

زانگہ یافتم خبراز ملک نیم شب — من ملک نیمروز بیک جونمے خرم

یعنی تمھارے پاس ملک نیمروز ہے تو میرے پاس ملک نیم شب ہے موجود ہے۔

یعنی میں رات کو اپنے اللہ تعالی کی بارگاہ میں جو حاضری دیتاہوں وہ دولت میرے پاس موجود ہے جو کہ میرے لئے ساری دنیا سے بہتر ہے۔

(دعوات عبدیت حصہ چہارم:۱۳۰۔۱۴)مطبوعہ علی گڑھ

خوب شد کہ اسباب خود بینی شکست

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو کسی نے ایک آئینہ چینی جو کہ نہایت قیمتی تھا تحفہ میں پیش کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے خادم کے سپرد کردیا جب ہم مانگا کریں تو تم ہم کو دے دیا کرو۔

ایک دن اتفاق سے خادم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا، خادم ڈرا اور حاضر ہوکر عرض گزار ہوا:

از قضاء آئینہ چینی بشکست

قضاء کے تحت وہ آئینہ جو چینی پیش کیا گیا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے۔

تو حضرت الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ اور خوش ہوکر فرمایا کہ

خوب شد کہ اسباب خودبینی شکست

شکر ہے خود بینی کے اسباب ختم ہوگئے۔

(دعوات عبدیت حصہ پنجم:۱۷)

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ الاکرم کی عید

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے مُوجِب صددرسِ عبرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہمارے حُضُور سَیِّدُ ناغوثِ اَعظم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی شان بے حدارفع واعلیٰ ہے، اس کے باوُجُود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

خَلق گویَد کہ فردا روزِ عِید اَست — خُوشی دَر رُوحِ ہر مؤمِن پَدِیدَ اَست

دَراں رَوزے کہ بااِیماں بَمِیرَم — مِرا دَر مُلک خُود آں رَوزِ عِید اَست

یعنی لوگ کہہ رہے ہیں کل عید ہے اور سب خوش ہیں ۔لیکن میں تو جس دِن اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے

www.waseemziyai.com

تو وُہی دِن عید ہوگا۔

فیضان رمضان از امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس قادری: ۱۳۱۰) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان

فقراء کی مدد فرماتے تھے

حدثنا الشریف ابوعبداللہ بن الخضر الحسینی قال اخبرنا ابی قال کنت مع سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ ورأی فقیرامکسور القلب فقال له ماشأنک قال مررت الیوم بالشط وسألت ملاحًا ان یحملنی الی الجانب الأخرفابی وانکسر قلبی لفقری فلم یتم کلام الفقیر حتی دخل رجل معہ صرۃ فیھا ثلاثون دینارا نذراللشیخ فقال الشیخ لذٰلک الفقیر خذھذہ الصرۃ واذھب بھا الی الملاح واعطھا لہ وقل لہ لاترد فقیرا ابدا وخلع الشیخ قمیصہ واعطاہ للفقیر فاشتری منہ بعشرین دینارا.

ترجمہ

ہمیں شریف ابوعبداللہ محمد بن الخضر الحسینی نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے والد فرمایا میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھا حضور نے ایک فقیر شکستہ دل دیکھا، فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ عرض کی آج میں کنارہ دجلہ پر گیا ملاح سے کہا مجھے اس پار لے جا، اس نے نہ مانا محتاجی کے سبب میرا دل ٹوٹ گیا، فقیر کی بات ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک صاحب ایک تھیلی میں تیس اشرفیاں حضور کی نذر لائے حضور نے فقیر سے فرمایا یہ لو اور جا کر ملاح کو دو اور اس سے کہنا کبھی کسی فقیر کو نہ پھیرے، اور حضور نے اپنا قمیص مبارک اتار کر اس فقیر کو عطا فرمایا وہ اس سے بیس اشرفیوں کو خرید اگیا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر شیء من شرائف اخلاقہ رضی اللہ تعالی عنہ: ۵۴) مصطفی البابی مصر

علماء ومشائخ کرام کا احترام فرماتے تھے

الشیخ بقابن بطوکان الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ یثنی علیہ کثیر و تجلہ المشائخ والعلماء وقصدبالزیارات والنذورمن کل مصر.

ترجمہ

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ حضرت شیخ بقا بن بطو رضی اللہ تعالی عنہ کی بہت تعریف فرمایا کرتے اور اولیاء وعلماء سب ان کی تعظیم کرتے، ہر شہر سے لوگ ان کی زیارت کو آتے اور ان کی نذر لاتے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر شیء من شرائف اخلاقہ رضی اللہ تعالی عنہ: ۷۷)

کہو: میں نے سچ فرمایا ہے

حدثنا الشیخ الفقیہ ابوالحسن علی بن الشیخ ابوالعباس احمد بن المبارک البغدادی الحریمی قال اخبرنا الفقیہ الشیخ محمد بن عبداللطیف الترمسی البغدادی الصوفی قال کان شیخنا الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ اذا تکلم بالکلام العظیم یقول عقیبہ باللہ قولوا صدقت وانما اتکلم

www.waseemziyai.com

عن یقین لاشک فیہ انما انطق فانطق واعطی فافرق واومرفافعل والعھدۃ علی من امرنی ولدیۃ علی العاقلۃ تکذیبکم لی سم ساعۃ لادیانکم وسبب لاذھاب دنیاکم واخرکم اناسیاف اناقتال ویحذرکم اللہ نفسہ لو لالجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وماتدخرون فی بیوتکم انتم بین یدیّ کالقواریریری مافی بطونکم وظواھر کم لولالجام الحکم علی لسانی لنطق صاع یوسف بما فیہ لکن العلم مستجیر بذیل العالم کیلا یبدء مکنونۃ .صدقت یاسیدی واللہ انت الصادق المصدوق من عند اللہ وجلی لسان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیک وبارک وسلم وشرف ومجدوعظم وکرم.

ترجمہ

یعنی حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ جب کوئی عظیم بات فرماتے اس کے بعد ارشاد فرماتے تم پر اللہ عزوجل کا عہد ہے کہ کہو حضور نے سچ کہا میں اس یقین سے کلام فرماتا ہوں جس میں اصلا کوئی شک نہیں میں کہلوایا جاتا ہوں تو کہتا ہوں اور مجھے عطا کرتے ہیں تو تقسیم فرماتا ہوں اور مجھے حکم ہوتا ہے تو میں کام کرتا ہوں، اور ذمہ داری اس پر ہے جس نے مجھے حکم دیا، اور خون بہا مددگاروں پر، تمھارا میری بات کو جھٹلانا تمھارے دین کے حق میں زہر ہلاہل ہے جو اسی ساعت ہلاک کردے اور اس میں تمھاری دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔ میں تیغ زن ہوں، میں سخت کش ہوں، اور اللہ تعالی کی روک میری غضب سے ڈراتا ہے۔ اگر شریعت کی روک میری زبان پر نہ ہوتی تو میں تمھیں بتادیتا جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو، تم سب میرے سامنے شیشے کی طرح ہو، تمھارے فقط ظاہر ہی نہیں بلکہ جو کچھ تمھارے دلوں کے اندر ہے وہ سب ہمارے پیش نظر ہے اگر حکم الٰہی کی روک میری زبان پر نہ ہوتی تو یوسف کا پیمانہ خود بول اٹھتا کہ اس میں کیا ہے، مگر ہے یہ کہ عالم عالم کے دامن سے لپٹا ہوا پناہ مانگ رہا ہے کہ راز کی باتیں فاش نہ فرمائے۔ اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا۔ قسم خدا کی اللہ عزوجل کے نزدیک اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ بڑے سچے ہیں، آپ پر بھی اللہ کی رحمت و برکت اور سلام۔م۔

(بہجۃ الاسرار کلمات اخیر بہا عن نفسہ مصطفی البابی مصر

اولیاء کرام کا ادب کیسے کرتے تھے؟

وعن عبداللہ بن علی بن عصر ون التمیمی الشافعی قال دخلت وانا شاب الٰی بغداد فی طلب العلم وکان ابن السقا یومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیۃ وکنانتعبد ونزور الصالحین وکان رجل ببغدادیقال لہ الغوث، وکان یقال عنہ انہ یظھر اذا شاء وخفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقا والشیخ عبدالقادر الجیلانی وھو شاب یومئذالٰی زیارتہ فقال ابن السقاونحن فی الطریق الیوم اسألہ عن مسئلۃ لایدری لھا جوابا، فقلت وانا اسئلہ(نزھۃ الخاطروالفاترفی ترجمۃ سید الشریف عبدالقادرعن مسئلۃ فانظر ماذایقول فیھا وقال سیدی الشیخ عبدالقادر قدس سرہ الباھر معاذا للہ ان اسألہ شیئا،وانا بین یہ اذًا انظر برکات رویتہ فلما دخلنا علیہ لم نرہ فی مکانہ فمکثنا ساعۃ فاذا ھوجالس فنظر الی ابن السقامغضباوقال لہ ویلک یا ابن السقا تسألنی عن مسئلۃ لم أردلھا جوابا،ھی کذا وجوابھا کذا،انی

www.waseemziyai.com

لاری نارالکفر تلهب فیک. ثم نظر الی وقال یاعبدالله تسألنی عن مسألة لتنظر ماأقول فیها هی کذا وجوابها کذا لتخرن علیک الدنیا الٰی شحمتی اذنیک باساء ة ادبک. ثم نظر الٰی سید عبدالقادر وادناه منه واکرمه وقال له یا عبدالقادر لقد ارضیت الله ورسوله بادبک کانّی اراک ببغدادوقد صعدت علی الکرسی متکلما علی الملا وقلت قدمی هٰذہٖ علٰی رقبة کل ولی الله ، وکانّی اری الاولیاء فی وقتک وقد حنوا رقبهم اجلالا لک، ثم غاب عنا لوقته فلم نره بعد ذٰلک ، قال واما سیدی الشیخ عبدالقادر فانه ظهرت امارة قربہٖ من الله عزوجل واجتمع علیه الخاص والعام، وقال قدمی هٰذہٖ علٰی رقبة کل ولی الله واقرت الاولیاء بفضله فی وقته واما ابن السقافرأی بنتا للملک حسینة ففتن بها وسأل ان یزوجها به فابٰی الاان یتنصّرفاجابه الٰی ذٰلک . والعیاذبالله تعالٰی. واما انا فجئت الٰی دمشق واحضرنی السلطان نورالدین الشهید وولانی علی الاوقات فولیتها واقبلت علی الدنیا اقبالا کثیراقدصدق کلام الغوث فینا کلنا.

ترجمہ

امام عبداللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے میں جوانی میں طلب علم کے لئے بغداد گیا اس زمانے میں ابن السقامدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے، اوران کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں، ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ان غوث کی زیارت کو گئے، راستے میں ابن السقا نے کہا آج ان سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب انہیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں، حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ الاعلی نے فرمایا معاذ اللہ کہ میں ان کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں تو انکے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم ان غوث کے یہاں حاضر ہوئے ان کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں ابن السقا کی طرف نگاہ غضب کی اور فرمایا: تیری خرابی اے ابن السقا! تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا اے عبداللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، ضرور تم پر دنیا اتنا گوبر کرے گی کہ کان کی لُو تک اس میں غرق ہو گے، بدلہ تمہاری بے ادبی کا۔ پھر حضرت شیخ عبدالقادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا: اے عبدالقادر! بے شک آپ نے اپنے حسن ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسی وعظ پر تشریف لے گئے اور فرمارہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور تمام اولیائے وقت نے آپکی تعظیم کیلئے گردنیں جھکائی ہیں۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئے پھر ہم نے انہیں نہ دیکھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ پر تو نشان قرب ظاہر ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص و عام ان پر جمع ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اور اولیاء وقت نے اس کا ان کے لئے اقرار کیا، اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ نصرانی ہو جائے، اس نے یہ نصرانی ہونا قبول کرلیا،

www.waseemziyai.com

والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔رہا میں، میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نورالدین شہید نے مجھے افسر اوقاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی ۔غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا صادق آیا۔

اولیاءِ وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں ۔یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف میں دو سندوں سے ہے، اور ایک یہی کیا ۔علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس روایات اور بہت کلمات کہ ذکر کیے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں، یونہی اکابر ہمیشہ اس کتاب مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے مگر محروم محروم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ منہ بذلک مصطفیٰ البابی مصر

چوتھی فصل

حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جن کا نماز جنازہ پڑھایا

یہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے اخلاق عالیہ میں سے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے جنازوں میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔

الشیخ عبداللہ بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عبد الله الإمام أبو محمد المقرء، النَّحْوِيّ، سبط الزّاهد أبى منصور الخيّاط وصلّى عَلَيْهِ الشّيخ عبد القادر.

ترجمہ

الشیخ الامام عبداللہ بن علی ابن احمد بن عبداللہ الامام ابومحمد المقری النحوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ الشیخ ابومنصور الخیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے ہیں ۔جب ان کا وصال ہوا تو نماز جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام : شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۲:۳۷)

الشیخ احمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ

أحمد بن عَلِيّ بْن عَلِيّ بْن عَبْد اللّٰه بن السّمين أبو المعالى البَغْدادىّ، الخبّاز. وصلّى عَلَيْهِ أبو جعفر، ثمّ الشّيخ عبد القادر.

ترجمہ

الشیخ الامام المحدث احمد بن علی بن علی بن عبداللہ بن السمین ابوالمعالی البغدادی الخباز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نماز جنازہ پہلے ابوجعفر نے پڑھایا پھر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام : شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۲:۳۷)

www.waseemziyai.com

امام عبداللہ بن علی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عبد الله وتُوُفّي في ثامن وعشرين ربيع الآخر .وصلّى عَلَيْهِ الشّيخ عبد القادر.

ترجمہ

الشیخ الامام عبداللہ بن علی بن احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ۲۸ ربیع الثانی میں ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نماز جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام : شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذهبی (۳۷:۱۲۳)

امام محمد بن ناصر رحمہ اللہ تعالی کا جنازہ

محمدبن ناصر بن على بن محمدبن عمر السلامي الأصل، ثم البغدادى، الأديب اللغوى،أنه صلى عليه أولا على باب جامع السلطان أبو الفضل بن شافع بوصية منه، ثم صلى عليه الشيخ عبد القادر.

ترجمہ

الشیخ الامام محمد بن ناصر بن علی بن محمد بن عمر السلامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ پہلے سلامی تھے، پھر بغدادی ہوئے، ادیب، لغوی، رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نماز جنازہ پہلے جامع السلطان میں ابوالفضل بن شافع رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے پڑھایا تھا اور الشیخ الامام محمد بن ناصر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خود وصیت فرمائی تھی، پھر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(ذیل طبقات الحنابلة : زین الدین عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۲:۶۰)

الشیخ المحدث عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ

عبد الواحد بن شنيف بن محمد بن عبد الواحد الدّيلمي البغدادى، الفقيه الحنبلي، أبو الفرج، أحد أكابر الفقهاء

وصلى عليه الشيخ عبد القادر، ودفن بمقبرة الإمام أحمد، رضى الله عنه.

ترجمہ

عبدالواحد بن شنیف بن محمد بن عبدالواحد الدیلمی البغدادی الفقیہ الحنبلی ابوالفرج رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ اکابر فقہاء کرام میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نماز جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا اور آپ کی تدفین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقبرہ میں ہوئی۔

(شذرات الذهب فی أخبار من ذهب : عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبو الفلاح (۶:۱۴۱)

الامام المحدث الجنید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ

الجنيد بن يعقوب بن الحسن بن الحجّاج بن يوسف الجيلي الفقيه الحنبلي الزاهد أبو القاسم .وتوفى يوم الأربعاء سادس عشرى جمادى الآخرة، وصلى عليه الشيخ عبد القادر.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ الامام المحدث الجنید بن یعقوب بن الحسن بن الحجاج بن یوسف الجیلی الفقیہ الحنبلی الزاہد ابوالقاسم رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ۲۶ جمادی الاخری کو بدھ کے دن ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب : عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ،أبوالفلاح (۶:۲۱۳)

الشیخ ابو محمد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ

أبو محمد عبد الرحمن بن أبی الفتح محمد بن علی بن محمد الحلوانی الفقیه الحنبلی الإمام،وتوفی يوم الاثنين سلخ ربيع الأول، وصلی عليه من الغد الشيخ عبد القادر.

ترجمہ

الشیخ الامام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابوالفتح محمد بن علی بن محمد الحلوانی الفقیہ الحنبلی الامام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ربیع الاول پیر شریف کے دن ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن یعنی منگل کو پڑھایا۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب : عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ،أبوالفلاح (۶:۱۳۷)

الامام احمد بن معالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نماز جنازہ

أحمد بن معالی -ويسمى عبد الله أيضا -ابن بركة الحربی الحنبلی توفی يوم الأحد ثامن عشر جمادی الأولى، وصلى عليه الشيخ عبد القادر ، ودفن بمقبرة باب حرب.

ترجمہ

الشیخ الامام احمد بن معالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام عبداللہ بن برکت الحربی الحنبلی تھا، آپ کا وصال شریف اتوار کے دن جمادی الاولی کو ہوا، ان کا نماز جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا اور ان کی تدفین باب حرب کے مقبرہ میں ہوئی۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب : عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ،أبوالفلاح (۶:۲۴۳)

الشیخ الامام عبداللہ بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نماز جنازہ

عبد الله بن سعد بن الحسين بن الهاطر العطار الحنبلی،توفی يوم الاثنين ثامن رجب، وصلى عليه الشيخ عبد القادر الكيلانی من الغد، ودفن بباب حرب.

الشیخ الامام عبداللہ بن سعد بن الحسین بن الہاطر العطار الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف پیر شریف کے دن رجب المرجب میں ہوا، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نماز جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن یعنی منگل کے دن پڑھایا، اور ان کی تدفین باب حرب کے مقبرہ میں ہوئی۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب : عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ،أبوالفلاح (۶:۳۱۵)

www.waseemziyai.com

الشیخ الامام ابراہیم بن دینار رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ

إِبْـرَاهِيم بْـن دينار بْن أَحْمَد بْن حسن النهرواني أَبُو حكيم الحنبلي الصالح توفي في جمادى الآخرة سنة ست وخمسين وخمسمائة وولد سنة ثمانين وأربعمائة .وقَالَ صدقة بْن الْحُسَيْن :صلى عَلَيْهِ الشَّيْخ عَبْد القادر الجيلي.

ترجمہ

الشیخ الامام الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام ابراہیم بن دینار احمد بن حسن النہروانی ابوحکیم الصالح الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف جمادی الاخرۃ میں سنہ (۵۵۶ھ) کو ہوا جب کہ ان کی ولادت باسعادت سنہ (۴۸۰ھ) کو ہوئی، اور امام صدقہ بن الحسین رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ان کا نماز جنازہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(تاریخ بغداد، : أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی (۱۵:۱۳۰)

الشیخ ابوالوقت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ

أبـو الـوقت في ليلة الأحد سادس ذى القعدة سنة ثلاث وخمسين وخمسمائة، ودفن بالشونيزية .وتقدم بالصلاة عليه الشيخ عبد القادر الجيلي.

ترجمہ

الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام ابوالوقت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف اتوار کی رات چھے ذوالقعدہ سنہ (۵۵۳ھ) کو ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تدفین الشونزیہ میں ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نماز جنازہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے شاگرد خاص الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(تاریخ بغداد، : أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی (۲۱:۲۱۴)

الشیخ المفسر عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جنازہ

عبـد الـرحمن بن على بن محمد الحلوانيّ الحنبليّ الفقيه الإمام أبو محمد بن أبى الفتح توفي يوم الاثنين سلخ ربيع الأول سنة ست وأربعين وخمسمائة .وصلى عليه من الغد الشيخ عبد القادر بالمصلى القديم بالحلبة .ودفن بداره بالمأمونية.

ترجمہ

الشیخ المفسر عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن الحلوانی الحنبلی الفقیہ الامام ابومحمد بن ابوالفتح رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف سنہ (۵۴۶ھ) کو ہوا، باب الحلبہ کی پرانی عیدگاہ میں الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی، اور ان کی تدفین انہیں کے گھر الماموینہ میں ہوئی۔

(طبقات المفسرین للداوودی : محمد بن علی بن أحمد، شمس الدین الداوودی المالکی (۱:۱۸۱)

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ
زندگی بھر للہ فی اللہ علم دین کی خدمت کرنا

www.waseemziyai.com

پہلی فصل

بزرگان دین کا مبارک عمل

زندگی بھر بازار نہ گئے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ الْحَسَنِ، "أَنَّهُ دَخَلَ السُّوقَ، فَسَاوَمَ رَجُلًا بِثَوْبٍ، فَقَالَ :هُوَ لَكَ بِكَذَا وَكَذَا، وَاللَّهِ لَوْ كَانَ غَيْرَكَ مَا أَعْطَيْتُهُ .فَقَالَ :فَعَلْتُمُوهَا؟ فَمَا رُئِيَ بَعْدَهَا مُشْتَرِيًا مِنَ السُّوقِ، وَلَا بَائِعًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

ترجمہ

ہمیں محمد بن سعید نے خبر دی، ہمیں عبدالسلام بن حرب نے عبدالاعلی سے، انہوں نے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ ایک دن بازار میں داخل ہوئے تو ایک شخص کے ساتھ کپڑے کا سودا کرنا شروع کیا، وہ شخص بولا: یہ آپ کو اتنے میں مل جائے گا۔ اللہ تعالی کی قسم! آپ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو اس کو اتنے میں نہ دیتا، حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یہ کام کرتے ہو۔بس اس کے بعد امام حسن بصری رضی اللہ عنہ زندگی بھر کبھی بھی بازار نہیں گئے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔

(سنن الدارمی :(أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمر قندی (۱:۴۶۸)

اس سے اندازہ لگائیں کہ آج تو یہ وبا عام ہوگئی ہے کہ لوگ اہل علم و دیندار کو دیکھتے ہی کہتے ہیں کہ جناب ہم آپ کو دیندار ہونے کی وجہ سے سستا دے رہے ہیں، مگر ہم خوش ہوکر لے رہے ہوتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ہم اپنا نقصان کر رہے ہیں، اور اسی طرح کسی نے کوئی چیز مسجد یا مدرسہ کو لیکر دینی ہو تو وہ بھی دوکاندار کو کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے یہ مدرسہ میں یا مسجد میں دینی ہے لھذا آپ سستا کریں ، ہمارے بزرگان دین کا عمل دیکھیں کہ وہ کس طرح اپنی خدمات دینیہ کو بیچنے سے بچتے تھے،

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب بھی بازار جاتے تو کبھی بھی نہ بتاتے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے ہوں، بلکہ بعض دفعہ تو خدام نے عرض کیا: حضور! اگر آپ ان کو یہ بتا دیتے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے ہوں تو یہ ہم کو رعایت کر دیتا، تو حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے نانا جان ﷺ کا نام چند ٹکوں کے عوض نہیں بیچنا چاہتا۔

حضرت سیدنا امام ابرہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل

أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، عَنْ حُسَامٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَشْتَرِي مِمَّنْ يَعْرِفُهُ.

ترجمہ

ہمیں الہیثم بن جمیل نے حسام سے، انہوں نے معشر سے انہوں نے حضرت سیدنا امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بیان

www.waseemziyai.com

کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کبھی بھی کسی ایسے شخص سے کوئی چیز نہ خرید تے تھے جس کے ساتھ جان پہچان ہوتی۔

(الکامل فی التاریخ: أبوالحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی الجزری، عزالدین ابن الأثیر (۲:۵۰۷)

آج ہم غور کریں کہ ہم تو تلاش کرتے ہیں کہ کوئی ایسا بندہ ملے جو ہماری خدمات دینیہ سے بھی واقف ہو اور ہماری شخصیت سے بھی اس سے سودا لیں تاکہ ہمیں کچھ نفع ہو سکے۔ اب ہم نے چند پیسوں کا نفع تو کما لیا لیکن ہم نے یہ نہ سوچا کہ ہم نے اپنی خدمات دینیہ کو فروخت کر دیا ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت کر کے اس کا اجر بھی بچائیں

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ ": قَسَمَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ، مَالًا فِي قُرَّاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ، حِينَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَبَعَثَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ، فَقَالَ لَهُ: اسْتَعِنْ بِهَا فِي شَهْرِكَ هَذَا ". فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ، وَقَالَ: لَمْ نَقْرَأِ الْقُرْآنَ لِهَذَا.

ترجمہ

ہمیں محمد بن سعید نے خبر دی، ہمیں عبدالسلام نے عبداللہ بن الولید المزنی سے بیان کیا، انہوں نے عبید بن الحسن سے بیان کیا، انہوں نے کہا: حضرت سیدنا مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں رہنے والے قرآن کریم کے ماہرین میں رمضان المبارک میں کچھ مال تقسیم کیا، تو انہوں نے حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن معقل رضی اللہ عنہ کے ہاں بھی دو ہزار درھم بھیجے اور یہ فرمایا: کہ اس مبارک مہینے میں آپ اپنے پر خرچ فرمالیں، حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن معقل رضی اللہ عنہ نے وہ پیسے انکو واپس کر دئے اور فرمایا: ہم قرآن کریم اس لئے نہیں پڑھتے۔ کہ ہم پیسے لیں۔ اب ہم غور کریں کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کیوں کرتے ہیں، اسی امید پر کہ ہمیں کچھ نہ کچھ مل جائے، تو خدا کے بندو! دنیا میں تو لے لیں گے مگر اس طرح ہمارا آخرت سے حصہ ختم ہو جائے گا۔

(سنن الدارمی: أبو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۳۶۸)

ایک قابل غور بات

رمضان المبارک میں ایک حافظ صاحب حضرت سیدنا توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور! میری مصلی سنانے کی جگہ نہیں بنی، میں کیا کروں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: تم دریا کے کنارے جا کر قرآن کریم سنایا کرو، وہ حافظ صاحب وہاں جا کر قرآن پڑھنے لگے سارا مہینہ ختم ہو گیا، جب آخری رات آئی وہ دن میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور! آج آخری رات ہے، آپ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا؛ اللہ تعالی خیر فرمائے گا۔ جب وہ گئے رات کو قرآن کریم ختم کیا جب سلام پھیرا تو ادھر پیسوں ڈھیر لگ گیا اور اس نے پوری ایک کٹھڑی باندھی اور گھر آ گیا اور صبح کے وقت الشیخ انبالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور! رات اللہ تعالی نے بہت سے پیسے دئے ہیں۔ تو حضرت انبالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: او خدا کے بندے! اگر تو رات پیسوں کی نہ دیکھتا تو تجھے اللہ تعالی کی ذات مل جاتی، مگر چونکہ تو گیا ہی پیسوں کے لئے تھا۔

www.waseemziyai.com

اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم کو دیکھ لیتے تو؟

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ، يَقُولُ :قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، شِنْتُمُ الْعِلْمَ، وَأَذْهَبْتُمْ نُورَهُ، وَلَوْ أَدْرَكَنِي وَإِيَّاكُمْ عُمَرُ رضوان الله عليه لَأَوْجَعَنَا.

ترجمہ

ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ تم نے علم کو رسوا کیا، اور اس کا نور ختم کر دیا، اگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے اور تم کو پا لیتے ہم سب کو مارتے۔

(کتاب الأربعين :شَرَفُ الدِّينِ عَلِيّ بْنُ الْمُفَضَّلِ بِنِ عَلِيّ بْنِ مُفَرِّجٍ بِنِ حَاتِمِ بْنِ حَسَنِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَقْدِسِيّ :۲:۱۷)

مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أُمِّيٍّ الْمُرَادِيِّ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ، فَاكْظِمُوا عليه، وَلَا تَشُوبُوهُ بِضَحِكٍ، وَلَا بِلَعِبٍ فَتَمُجَّهُ الْقُلُوبُ.

ترجمہ

ہمیں شہاب بن عباد نے خبر دی، ہمیں سفیان بن عیینہ نے امی المرادی سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم علم سیکھو، جب تم علم سیکھ لو تو اس کو خواہ مخواہ ظاہر نہ کرو اور اس کے ساتھ ہنسی نہ ملاؤ، اور کھیل کو دنہ ملاؤ، ورنہ لوگوں کے دلوں سے علم احترام نکل جائے گا۔

(سنن الدارمی :(ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (۱:۱۷۴)

ہم اللہ تعالیٰ کے لئے نیکیاں کرتے ہیں

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ " :كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ، فَأَتَاهُ رَسُولُ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حِينَ حَضَرَهُ رَمَضَانُ، بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ، فَقَالَ :إِنَّ الْأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَقَالَ :إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا، إِلَّا وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا: فَقَالَ :أَقْرِءِ الْأَمِيرَ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ :إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا، وَدِرْهَمَهَا.

ترجمہ

ہمیں احمد بن حمید نے خبر دی، ہمیں محمد بن بشر نے بیان کیا، ہمیں عبد اللہ بن الولید نے بیان کیا، انہوں نے عمر بن ایوب سے، انہوں نے ابو ایاس سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عمرو بن نعمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیدنا مصعب بن الزبیر رضی اللہ عنہ کا قاصد آیا اور کہا: آپ گورنر سلام فرماتے ہیں اور انہوں نے آپ کے لئے دو ہزار دینار بھیجے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک قاری قرآن کو اتنے پیسے دیئے ہیں لھذا آپ بھی قبول فرمائیں تاکہ اس ماہ مکرم میں آپ کے کام آسکیں تو حضرت سیدنا عمر بن النعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جا کر گورنر کو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم قرآن اس لئے

www.waseemziyai.com

نہیں پڑھتے کہ اس کے عوض میں دنیا اور اس کے درہم حاصل کریں، بس آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیسے واپس فرمادئے۔

(تاریخ دمشق : أبو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر (۵۸:۲۲۶) دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع

دوسری فصل

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مخدوم ومعہ متفرقات

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی دعا

الشيخ عبد القادر باستمرار أن عقيدته عقيدة السلف ويطلب من الله أن يميته على مذهب إمام أهل السنة والجماعة .

ترجمہ

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ ہمیشہ عقیدہ سلف پر قائم رہے، اور اللہ تعالی سے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالی موت بھی اسی عقیدہ اہل سنت پر جو امام اہل سنت یعنی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عقیدہ ہے اس پر دے،

(عصر الدولۃ الزنکیۃ علی محمد محمد الصَّلَّابی:۱۶۶)

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کو کتب وقف کرنے والے

علی بن عساکر بن المرحّب، أبو الحسن المقریء النحوی المعروف بالبطائحی الضریر وقف کتبه علی مدرسة الشيخ عبد القادر الجيلي.

ترجمہ

الشیخ علی بن عساکر بن المرحب ابوالحسن المقری النحوی المعروف البطائحی الضریر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے لئے وقف کی تھیں۔

(إرشاد الأریب إلی معرفۃ الأدیب : شہاب الدین أبو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الرومی الحموی (۴:۱۸۲۰)

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خادم

الشيخ الامام أحمد بن المبارک خادم الشيخ عبد القادر الذی کان یبسط المرقعة له علی الکرسی .

ترجمہ

الشیخ الامام احمد بن المبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خادم خاص تھے، اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کرسی پر مرقع بچھایا کرتے تھے

(مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ ما یعتبر من حوادث الزمان : أبو محمد عفیف الدین عبداللہ بن أسعد بن علی بن سلیمان الیافعی (۳:۲۶۶)

www.waseemziyai.com

تاریخ إربل : المبارک بن أحمد بن المبارک بن موہوب اللخمی الإربلی، المعروف بابن المستوفی (۲:۳۶۴)

آپ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہنے والے

أحمد بن مُطيع بن أحمد بن مُطيع .أبو العبّاس، البَاجِسْرَائِيّ. صَحِبَ الشيخ عبدَ القادر، وقرأ عليه كتاب الغُنية تصنيفَه.

ترجمہ

الشیخ الامام احمد بن مطیع بن احمد بن مطیع رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ ابو العباس الباجسرائی کے نام سے معروف تھے، آپ رحمہ اللہ تعالی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ سے انہیں کی کتاب ''الغنیۃ'' پڑھی۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام : شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (۴۵:۵۴)

اپنے بیٹے کو علم دین کے حصول لئے عجم روانہ کیا

قال الشيخ قاضي القضاة ابو صالح نصر رحمة الله تعالى عليه سمعت عمى اباعبدالله عبدالوهاب يقول : سافرت الى بلاد العجم وتفننت فى العلوم الى آخره .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام قاضی القضاۃ ابو صالح نصر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت سیدنا الشیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ میں عجم کا سفر کیا اور وہاں علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۰۹)

پرندے وعظ سنتے

قال الشيخ ابى عبدالله الهروى رحمة الله تعالى عليه حضرت مجلس الشيخ محى الدين عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه فتكلم حتى استغرق فى كلامه فقال: لواراد الله تعالى ان يبعث طيراً اخضر يسمع كلامى لفعل . فلم يتم كلامه حتى طار طائر اخضر حسن الصورة فدخل فى كمه وماخرج .

ترجمہ

حضرت سیدنا ابو عبداللہ الہروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس شریف میں حاضر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کلام میں ایسے مستغرق ہوئے کہ فرمانے لگے اگر میرا رب تعالی یہ چاہے کہ سبز رنگ کے پرندے بھیجے اور وہ میرا کلام سنیں تو اللہ تعالی ایسا کرسکتا ہے، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ابھی یہ کلام مکمل نہیں فرمایا تھا کہ اچانک ایک سبز رنگ کا پرندہ اڑتا ہوا آیا اور کف میں داخل ہوگیا اور وہ باہر نہیں نکلا۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۰۹)

www.waseemziyai.com

اپنے کپڑے اور ٹوپی اتار کر نذرانہ دے دی

حضرت سیدنا الشیخ ابوالصالح ابوالحسن علی بن محمد بن احمد البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنہ (۵۵۳ھ) میں خواب دیکھا کہ میں ایک بچہ ہوں اور ایک نہر ہے جس کا پانی خون بن چکا ہے اور اسی کی مچھلیاں اور کیڑے بڑھتے جار ہے ہیں، اور میں ان کے خوف سے بھاگتا جارہا ہوں کہ کہیں مجھے پکڑ نہ لیں، میں بھاگتا ہوا گھر آیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھر میں ایک عظیم شخصیت موجود ہیں اللہ تعالی نے ان کی برکت سے میرا خوف دور کر دیا، میں نے عرض کیا:

بالذی من علی بک من انت ؟ فقال : انانبیک محمد ﷺ فاتدعت من هیبته ، فقلت یارسول الله ﷺ! ادع الله لی ان اموت علی کتابه وسنتک ، قال : نعم وشیخک عبدالقادر الجیلانی . وذکرانه تکررمنه هذاالخطاب للنبی ﷺ واعاد علیه ﷺ هذاالجواب ثلاث مرات ، قال ثم استیقظت وقصصت الرویا علی ابی واهلی ، فلماصلیناالفجراخذنی ابی ومضیناالی الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی الله عنه ، وکان الیوم الذی یتکلم فیه فی الرباط ، فوافیناه یتکلم ولم نقدر علی الجلوس بالقرب منه لکثرة الناس ، فجلسنافی آخرالناس ،فقطع کلامه وقال : ائتونی بذلکماالرجلین ، واشار الینا، فحملت اناوابی علی اعناق الناس حتی اتوا الی الکرسی ، فقال لابی یاابله مااتیتناالابدلیل والبسه قمیصه والبسنی الطاقیة التی کانت علی راسه .

ترجمہ

آپ کو قسم دیتا ہوں آپ نے مجھ پر اتنا کرم فرمایا، آپ بتائیں تو صحیح آپ ہیں کون؟ فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہوں، بس میں رسول اللہ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے کانپ گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں اللہ تعالی کی کتاب اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا شیخ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی ہیں۔ میں نے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا، یہاں تک میں نے تین بار یہی عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے ہر بار ایک ہی جواب دیا۔ میں یہ خواب اپنے والد ماجد اور اپنے گھر والوں کو سنایا، جب ہم نے صبح کی نماز ادا کی تو میرے والد ماجد نے مجھے لیا اور سیدھے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گئے، اس دن حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے وعظ کا دن تھا، ہم جب پہنچے تو ہمیں آپ قرب میں جگہ نہ ملی تو ہم پیچھے ہی بیٹھ گئے۔

حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے کلام روک دیا اور فرمایا: ان دو لوگوں کو میرے قریب لاؤ، لوگ ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کی کرسی مبارک کے قریب لے گئے، جب ہم آپ کے قریب پہنچے تو میرے والد میرے آگے تھے اور میں ان کے پیچھے تھا، حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے میرے والد ماجد کو فرمایا: ارے نا سمجھ دلیل دیکھ کر ہی تو میرے پاس آیا ہے۔ پھر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی قمیص مبارک میرے والد ماجد کو عطا فرمائی اور اپنی کلاہ جو آپ رضی اللہ عنہ نے پہنی ہوئی تھی وہ اتار کر مجھے عطا فرمائی۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۱۲)

www.waseemziyai.com

لوگوں بازاروں میں جمع ہوجاتے

اخبرنا الشیخ العالم ابو اسحاق ابراھیم بن سعید الداری رحمۃ اللہ تعالی علیہ قال : واذامر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ الی الجامع یوم الجمعۃ وقف الناس فی الاسواق ، یسالون بہ حوائجھم

ترجمہ

الشیخ الامام العالم ابو اسحاق ابراہیم بن سعید الداری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے شیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد شریف جاتے تو لوگ بازاروں میں جمع ہوجاتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالی سے اپنی حاجات مانگا کرتے تھے۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۱۲)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق کی حیا فرماتے

الشیخ الامام ابو عبداللہ محمد بن الشیخ ابو العباس رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک رات حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ شریفہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ وقت المستنجد ابو المظفر یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ حاضر ہوئے اور ان کے دس خادموں نے دس توڑے پیسوں کے اٹھائے ہوئے تھے، خلیفہ نے وہ پیسے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کئے جن کو آپ نے قبول کرنے سے انکار فرمادیا، جب خلیفہ نے اصرار کیا تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پیسوں کی ایک تھیلی پکڑ نچوڑ دی، جس سے خون بہنے لگا، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یا ابا المظفر ! ماتستحی من اللہ ان تاخذ دماء الناس وتقابلنی بھا، فغشی علیہ ، فقال الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ : وعزۃ المعبود لولا حرمۃ اتصالہ برسول اللہ ﷺ لترکت الدم یجری الی منزلہ .

ترجمہ

اے ابو المظفر ! تجھے اللہ تعالی سے حیا نہیں آتی ، کہ تو لوگوں کا خون جمع کر کے میرے لے آیا ہے، بس فوراً خلیفہ بے ہوش ہوگیا، پھر الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب تعالی کی عزت کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے نہ ہوتا تو میں اس خون کو ایسے ہی چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تیرے گھر تک پہنچ جاتا۔

(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۱۸۶)

ساری رات دروازے پر کھڑے رہنے والے خادم

قال الشیخ الامام ابو الحسن البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کنت اشتغل علی سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وکنت اسھر اللیل لاترقب حاجۃ لہ .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام ابو الحسن البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ساری رات حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی

www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہ کے دروازے مبارک پر کھڑے ہوکر جاگتا رہتا تھا کہ کہیں کوئی حاجت ہوتو میں پوری کردوں۔
(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۱۸۹)

روٹیاں لئے خادم کھڑا رہتا

قال الشیخ الامام ابوالعباس احمدبن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان غلام الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مظفر یقف عندباب دارالشیخ رضی اللہ عنہ والطبق فی الخبز .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام ابوالعباس احمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے غلام جن کا نام مظفر تھا وہ الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر روٹیوں کا ٹوکرا لئے کھڑے رہتے۔
(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۱۹)

فقراء اور طلبہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے

قال الشیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کانت الاوقات التی جالسنافیھا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کانھا المنام ، فلما استقظنافقدناھا، وکانت اخلاقہ رضیۃ ، واوصافہ زکیۃ ، وکفہ سخیۃ ، وکان یامر کل لیلۃ بمدالسماط ، ویاکل مع الاضیاف ، ویجالس الضعفاء ، ویصبر علی طلبۃ العلم ، ویتفقدمن غاب من اصحابہ ، ویسائل عن بیوتھم ، ویحفظ ودھم ویعفوعن سیئاتھم.

ترجمہ

الشیخ الامام ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں وہ اوقات جو ہم نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر گزارے ہیں وہ تو ایسے لگتا ہے کہ وہ خواب تھا جو ہم نے دیکھا، اب جس وقت ہماری آنکھ کھلی ہے تو وہ وقت ہاتھ نہیں آتا، الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اخلاق بڑے پسندیدہ تھے، اور آپ کے اوصاف صاف ستھرے تھے، اور آپ کے ہاتھ بڑے سخی تھے۔ ہر رات دسترخوان بچھانے کا حکم دیتے، اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے، اور کمزوروں کے ساتھ بھی بیٹھ جاتے تھے اور طلبہ کو اپنی صحبت سے دور نہ کرتے، اور آپ کے اصحاب میں سے کوئی غائب ہوجاتا تو اس کا پوچھتے تھے، اور ان کے گھروں کے متعلق دریافت کرتے تھے، اور ان کی محبت کی حفاظت کرتے تھے اور ان سے ہونے والی خطاؤں سے درگزر فرماتے تھے۔
(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۲۰)

اس عبارت میں یہ بات بڑی قابل غور ہے کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے چاہنے والوں میں سے جو لوگ غائب ہوتے ان کے متعلق دریافت فرماتے تھے اور ان کے گھروں کے متعلق بھی پوچھتے رہتے تھے، اور ان کی محبت کی حفاظت فرماتے۔ آجکل ایسے مشائخ کرام بہت مشکل سے ملتے ہیں، جو ایسے ہیں اللہ تعالی انہیں مزید برکت عطا فرمائے۔

طلب علم کے ساتھ ساتھ اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضری دینا

عن ابی سعید عبداللہ بن محمدبن عبداللہ التمیمی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ قال :دخلت واناشاب الی بغداد فی طلب العلم ، وکان ابن السقایومئذ رفیقی فی اشتغال بالنظامیۃ ،وکنانتعبدونزور الصالحین

www.waseemziyai.com

، وكان حينئذ رجل ببغداد يقال له : الغوث ، وكان يقال : انه يظهر احياناً ويخفى احياناً .
فقصدت اناوابن السقا والشيخ الامام عبدالقادر الجيلاني رضى الله عنه وهوشاب يومئذ الى زيارته .

ترجمہ

الشیخ ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبداللہ التمیمی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب بغداد معلیٰ پڑھنے کے لئے گیا تو اس وقت میں نوجوان تھا، تب ابن السقا میرا ساتھی ہوتا تھا، ہم عبادت بھی کیا کرتے تھے اور اولیاء اللہ کی زیارت بھی کرتے تھے، بغداد معلیٰ میں ایک بزرگ تھے جن کو غوث کہا جاتا تھا اور ان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہ کبھی ظاہر ہو جاتے ہیں اور کبھی روپوش ہو جاتے ہیں۔
ایک دن میں اور ابن سقا اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تب نوجوان تھے ان کی زیارت کرنے کے لئے گئے۔ مختصراً
(خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر الشیخ الامام عبداللہ بن اسعد یافعی الیمنی :۲۲۱)

جن صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنا

قال ذكر الامام العلامه شهاب الدين احمدبن العماد الشافعي فى كتابه نظم الدرر فى هجرة خير البشر فى فضل اسلام الجن عندسماعهم القرآن منه ﷺ : ان الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه ادرك منهم واحدافردانياً يعنى من الجن الذين اسلموا بسماعهم منه ﷺ .

ترجمہ

الامام العلامہ مولانا شہاب الدین احمد بن العماد الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "نظم الدرر فی ہجرۃ خیر البشر میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جنوں کو قرآن کریم سنایا اور جن سن کر ایمان لے آئے، ان جنوں میں سے ایک جن کی حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے بھی زیارت کی ہے۔
(قلائد الجواہر العلامہ الامام الشیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحنبلی :۱۴) مطبوعہ المراسلات مصر

فنافی الرسول کا مرتبہ

ذكر الشيخ الامام عبدالقادر اربلى رحمة الله تعالى عليه سال الشيخ الامام عبدالجبار رضى الله عنه ان النبى المختار ﷺ كان اذقضى حاجته تتلع الارض مابرز منه ويفوح كالعطر ولايقع عليه الذباب فهذه من خاصة النبى ﷺ والآن نرى هذه الخاصة من حضرتكم ؟ فقال الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه : ان عبدالقادر صارفانياوباقيافى ذات جده ﷺ ، وقال الغوث رضى الله عنه : تالله وجودجدى لاوجود عبدالقادر .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ سیدی عبدالجبار رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور! یہ تو رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہے کہ جب آپ ﷺ قضائے حاجت فرماتے تو کچھ بھی ظاہر ہوتا وہ زمین نگل جاتی تھی، اور وہاں عطر کی طرح خوشبو پھوٹتی تھی لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ بیت الخلاء جاتے ہیں وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا؟ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک عبدالقادر اپنے نانا جان ﷺ کی

www.waseemziyai.com

ذات میں فنا ہو چکا ہے، اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ میرا وجود نہیں ہے بلکہ میرے نانا جان محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود ہے۔

(مناقب سیدی عبدالقادر لامام عبدالقادر اربلی:۴۴) مطبوعہ مصر

یہ مرتبہ کسی کو بھی نہیں ملا

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات از راہ فرط عشق ومحبت ذات در ذات فنافی الرسول ہوگئی تھی، ذاتاً وصفاتاً قولاً وفعلاً وحالاً وکمالاً کہ یہ رتبہ سوائے ذات غوث پاک رضی اللہ عنہ کے کسی ولی کو حاصل نہیں ہوا۔

)ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر از مفتی محب اللہ نوری:۱۳۴) مطبوعہ فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑہ۔

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام کرنا

قال الشيخ الامام عبدالقادر اربلي رحمة الله تعالى عليه كان الغوث يوما جالسا على المنبر للوعظ فنزل بسرعة الى المرقاة الآخيرة فوقف قائماً متواضعاً واضعاً يداعلى يدثم بعد ساعة رقى المنبر وجلس في مكانه واشتغل بالوعظ فسئاله بعض الحضار عن هذه الكيفية ؟فقال : رائيت جدى ﷺ جاء وجلس على المنبر فنزلت تادباً في حضرته الى المرقاة الاخيرة فلماقام وراح امرني ﷺ بجلوسي في مكاني وبوعظ الناس .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر اربلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایک دن وعظ فرمانے کے لئے منبر پر جلوہ گر ہوئے، اچانک منبر سے نیچے اتر آئے، اور ہاتھ باندھ کر نہایت ادب کے ساتھ کھڑے ہوگئے، پھر کچھ دیر بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور وعظ کہنا شروع کیا، بعد میں خدام نے عرض کی: حضور! یہ کیا بات ہوئی تھی؟ تو سیدی الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے نانا جان ﷺ تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے کھڑا ہوگیا، پھر کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے اور فرمایا کہ تم منبر پر بیٹھ کر وعظ کہو۔

(تفریح الخاطر لامام عبدالقادر اربلی:۵۲)

اخلاق کریمہ کی ایک اور جھلک

قال الدكتور فالح الكيلاني : ان سكوت الشيخ الامام عبدالقادالجيلاني رضي الله عنه كان اكثر من كلامه ، فاذاتكلم كان كلامه على الخواطروكان شديدالحياء ، وكانت له عناية بالفقراء والمساكين فقدكان يجالس الفقراء ويقف مع الصغير ولكنه يحرص على ان لايقوم لاحد من العظماء واعيان الدولة وكان لايرد سائلاً وكان يكرم جليسه بحيث لايظن ان احداًاكرم عليه منه .

ترجمہ

الشیخ الدکتور فالح الکیلانی فرماتے ہیں کہ مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کلام سے زیادہ

www.waseemziyai.com

خاموشی اختیار فرمائے رہتے تھے، اور جب کلام فرماتے تو لوگوں کے دلوں میں آنے والے خطرات پر کلام فرماتے تھے، اور آپ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ حیا فرمانے والے تھے، مسکینوں اور فقیروں پر بہت زیادہ کرم فرماتے تھے، اور فقراء کے پاس بھی بیٹھ جاتے تھے، اور چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی کھڑے ہو جاتے، لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی بڑی دلچسپ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ حکمرانوں اور دولت مندوں کے لئے کھڑے نہ ہوتے تھے کبھی کسی مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے، جو بھی شخص آپ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں آکر بیٹھتا اس کی عزت کرتے تھے اور کسی کو یہ گمان نہ ہوتا کہ حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ کے نزدیک فلاں شخص کی عزت زیادہ ہے۔

(الامام عبدالقادر الکیلانی رویۃ تاریخیۃ معاصرۃ للشیخ الدکتور فالح الکیلانی:۳۲) دار الکتب والوثاق بغداد عراق۔

فقہ کو تصوف پر مقدم رکھتے تھے

قال الشيخ الدكتور عبدالرزاق الكيلانی : فان عقيدة الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانی رضی الله عنه هی عقيدة اهل السنة والجماعة . الفقه عنده مقدم علی التصوف ، فكثيرا يقول : فقه ثم اعتزل، وكل حقيقة لاتشهدلها الشريعة فهی زندقة .

ترجمہ

الشیخ الدکتور عبدالرزاق الکیلانی فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اہل سنت و جماعت والا عقیدہ تھا، اور آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک فقہ تصوف پر مقدم تھی، اور بار ہا فرمایا کرتے تھے کہ پہلے علم فقہ حاصل کرو اس کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرو، اور ہر وہ حقیقت جو شریعت کے تابع نہ ہو اس کو بے دینی قرار دیتے تھے۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی للشیخ الدکتور عبدالرزاق الکیلانی:۲۰۹) مطبوعہ حزب القادریۃ لاہور پاکستان

شیخ سعدی بیان کرتے ہیں

رائت عبدالقادر الجيلانی رضی الله عنه فی حرم الكعبة واضعاً راسه علی الحصا وهو يقول: الهی ! اعف عنی وان كنت مستوجباً العقوبة فاحشرنی يوم القيامة اعمی حتی لااذوب خجلاً من روية وجوه الصالحين .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حرم کعبہ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا سر مبارک کنکریوں پر رکھا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں: یا اللہ! مجھے معاف فرما دے، اگر قیامت کے دن میں سزا کا مستحق ہوا تو مجھے نابینا اٹھانا تاکہ میں نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی للشیخ الدکتور عبدالرزاق الکیلانی:۴۸)

مدرسہ اور خانقاہ شریفہ کے نگران

وكان للمدرسة مشائخ من تلاميذه يشرفون عليهامنهم احمدبن المبارك المرقعاتی ومحمدبن الفتح الهروی . واماالرباط فكان يشرف عليه تلميذه الشيخ محمود بن عثمان بن مكارم النعال .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ شریفہ کی دیکھ بھال کرنے والے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے، جن میں

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام احمد بن المبارک المرقعاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور الشیخ الامام محمد بن الفتح الہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، اور اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کی خانقاہ کی دیکھ بھال کرنے والے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے جن کا نام الشیخ الامام محمود بن عثمان بن مکارم النعال تھا۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ الدکتور عبدالرزاق الکیلانی:۴۸)

بڑے بڑے اولیاء اللہ آپ کے مدرسہ میں جھاڑو دیا کرتے

وکان کبار مشائخ الصوفیة کعلی بن الهیتی والقلیوبی یکنسون امام باب المدرسة ویرشونه بالماء ولایدخلون علیه الابعد الاستیذان منه احتراماً.

ترجمہ

بڑے بڑے مشائخ کرام جیسے علی بن ہیتی اور قلیوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما جیسے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے دروازے پر جھاڑو دیا کرتے تھے اور پانی چھڑکا کرتے، اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بلا اجازت ان کے احترام کے پیش نظر نہ آتے تھے۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ الدکتور عبدالرزاق الکیلانی:۲۱۹)

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے والے

الشیخ قضیب البان لازم الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه عشرین سنة واجاز له بالطریقة القادریة والبسه الخرقة بیده وکان یصلی امامابالشیخ الکیلانی رضی الله عنه .

ترجمہ

الشیخ قضیب البان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیس سال حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت کی، اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو قادری سلسلے میں خلافت بھی عطا فرمائی اور اپنے ہاتھ مبارک سے خرقہ شریفہ بھی پہنایا، اور یہی شیخ قضیب البان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الشیخ الامام الکیلانی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(تاریخ جامع الشیخ عبدالقادر الکیلانی و مدرستہ العلمیۃ از الشیخ ہاشم الاعظمی:۵۴) مطبوعہ الازہر مصر

طریقہ قادریہ کے داعی

قال الدکتو رفالح الکیلانی : وقدعرف عن بعض تلامیذ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه انهم نشروا التصوف القادری فی بلاد بعینهاوکانوا یدعون الناس هناک للانتماء الی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه ولس خرقته منهم الشیخ ابوالحسن علی بن ابراهیم بن الحداد الیمنی الذی عاد اهل الیمن الی الانتماء الی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه والشیخ ابوعبدالله محمدالبطائحی نزیل بعلبک الذی البس مشائخ الشام الخرقة القادریة وکان اشهر من لبس منه الشیخ ابومحمدعبدالله بن عثمان الیونینی المعروف باسدالشام . وقام الشیخ بدیع الدین ابوالقاسم خلف ابن عیاش الشارعی الشافعی بنشر التصوف القادری فی مصر بعد ان درس علی الشیخ الامام

www.waseemziyai.com

عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ببغداد والبس اعیان اهل مصر یومئذ الخرقة القادرية وقدكان الشارعی من العلماء الصلحاء المحدثين .

ترجمہ

الشیخ الدکتور فالح الکیلانی لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے بعض شاگرد جن کا تعارف ہم کو معلوم ہے، جنہوں نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی نشرواشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔اور یہی وہ لوگ جو لوگوں کو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا تعارف کرواتے اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔

ان میں ایک نام الشیخ الامام ابوالحسن علی بن ابراہیم بن الحداد الیمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے جو بغدد میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے پڑھ کر اور خرقہ خلافت پہن کر واپس یمن گئے اور وہاں جاکر انہوں نے لوگوں کو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے متعارف کروایا۔اور اسی طرح الشیخ الامام ابوعبداللہ البطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بعلبک کے رہنے والے تھے، آپ بھی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے اور مشائخ شام کو آپ کے توسل سے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت نصیب ہوئی، ان کے خلفاء میں سب سے زیادہ مشہور الشیخ ابومحمد عبداللہ بن عثمان الیونینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ اسدالشام کے لقب سے معروف تھے، (ان کا ذکر ہم نے اپنی کتاب صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام میں کیا ہے)

اور اسی طرح الشیخ الامام بدیع الدین ابوالقاسم خلف ابن عیاش الشارعی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کے پھیلانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصر سے بغداد معلیٰ آئے اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ سے علم دین حاصل کیا اور اس کے بعد خلافت سے نوازے گئے، بعدازاں مصر آگئے اور یہاں آکر سلسلہ عالیہ قادریہ کی تبلیغ فرمائی، اور اہل مصر کے بڑے بڑے مشائخ کرام نے آپ سے ہی سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافتیں حاصل کیں۔ یاد رہے یہ الشیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علماء و محدثین اور صلحاء میں سرکردہ شخصیت تھے۔

(من الشک الی الیقین للشیخ فالح الکیلانی:۵۱) دار الزنیقہ القاہرہ مصر

الشیخ الجیلانی اپنے خلفاء کو روانہ کرتے تھے

اذ كان الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانی رضی الله عنه يرسل رسلاً الى البلاد لينشروا الطريقة ويلبسوا الخرقة القادرية او كان الناس يقصدونه فی بغداد ليلبسوا الخرقة من يده .

ترجمہ

الشیخ الدکتور فالح الکیلانی لکھتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے خلفاء کو دوسرے شہروں کی طرف روانہ کرتے تھے تاکہ یہ لوگ ان کو طریقہ قادریہ میں خلافت دیں یا پھر وہ لوگ خود الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا تعارف سن کر بغداد معلیٰ آتے تھے تاکہ خود الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے خرقہ خلافت حاصل کریں۔

(ثورۃ الروح للشیخ الدکتور فالح الکیلانی:۳۴)

www.waseemziyai.com

مذہب ابوحنیفہ پر فتوی دیا کرتے تھے

ویذکران الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کان یفتی علی المذھب ابی حنیفۃ والشافعی واحمدبن حنبل رضی اللہ عنھم اجمعین .

ترجمہ

الشیخ الدکتور فالح الکیلانی لکھتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فتوی دیا کرتے تھے۔

(من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی:۴۷)

الشیخ الامام الجیلانی کے اجل شاگرد

اماوارث مقام الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ واجل اتباعہ والمشار الیہ بعدہ فھوابوالسعود بن الشبل العطار الحریمی .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مقام کے وارث اور آپ کے عظیم ترین متبع اور مشار الیہ الشیخ ابوالسعود ابن الشبل العطار الحریمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تھے۔

(من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی:۵۴)

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ مشہور خلیفہ

ومن اشھر من لبس الخرقۃ من الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ابومدین المغربی شعیب بن الحسین الاندلسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۵۹۰ھ) من اعیان مشائخ المغرب .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خلفاء میں سب سے زیادہ مشہور الشیخ الامام ابومدین شعیب بن الحسین الاندلسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تھے، جو مغرب کے اجلہ مشائخ میں سے تھے۔

(من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی:۵۶)

مغرب سے بچے بھیجتے تھے

وکان الشیخ ابومدین المغربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یرسل بعض تلامیذہ مثل الشیخ صالح بن ویرجان الدکالی من المغرب الی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی یعلمھم الفقر ، وقدجلس الدکالی فی خلوۃ ببغداد ماۃ وعشرین یوماً بامر الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ثم رجع المغرب .

ترجمہ

الشیخ ابومدین المغربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے شاگردوں کو بغداد معلی بھیجتے تھے، جیسے شیخ الدکالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو مغرب سے

www.waseemziyai.com

بغداد بھیجا تاکہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے فقر کی تعلیم حاصل کریں، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے الدکالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بغداد معلی میں ایک سو بیس دن خلوت میں بٹھایا اور اس کے بعد ان کو مغرب روانہ فرمادیا۔
(من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی: ۵۷)

غوث پاک کے مشہور ترین شاگرد

ومن مشاهير تلاميذ الشيخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه الشيخ ابوعلى الحسن بن مسلم القادسى وقيل الفارسى (۵۹۴ھ) كان من الابدال وكانت السباع تاوى الى زاويته وكان الخليفة وارباب الدولة يمشون الى زيارته .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مشہور ترین شاگردوں میں الشیخ الامام ابوالحسن بن مسلم القادسی ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ القادسی نہیں بلکہ الفارسی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابدال میں سے تھے، اور درندے آپ کی خانقاہ میں آکر پناہ لیتے تھے، اور خلیفہ اور حکمران آپ کی زیارت کے لئے پیدل چل کر آتے تھے۔
(من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی: ۵۹)

غوث پاک کے مشہور ترین صوفی فقیہ شاگرد

ومن مشاهير فقهاء الصوفية لبسوا الخرقة من الشخ الامام عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه وتفقهوا عليه وسمعوا الحديث منه .

الشيخ الامام ابوالحسن بن على ابراهيم بن نجابن غنائم الانصارى الفقيه الحنبلى الواعظ نزيل مصر والمعروف ابن نجية وابن نجا .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مشہور ترین صوفی فقیہ شاگرد جنہوں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے علم فقہ پڑھا اور حدیث مبارک کا سماع کیا ان میں الشیخ الامام ابوالحسن بن علی بن ابراہیم بن نجابن غنائم الانصاری الفقیہ الحنبلی الواعظ جو کہ مصر کے رہنے والے تھے، جو کہ معروف تھے ابن نجیہ یا ابن نجا کے نام سے۔
(من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی: ۵۹)

الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کی تعداد

قال الشيخ الدكتور فالح الكيلانى : امابقية تلاميذ الشيخ عبدالقادر الجيلانى رضى الله عنه فهم اكثر من ان يحصوا .

ترجمہ

الشیخ الدکتور فالح الکیلانی فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگرد اتنے ہیں جو شمار سے باہر ہیں۔
(من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی: ۶۹)

www.waseemziyai.com

تلاوت کلام بغیر سر کے ہوتی تھی

قال الشیخ الامام الدکتور فالح الکیلانی : وکان یقرء فی مجلسه مقرئان اخوان بغیرالحان ولکن قراء ة مرتلة مجودة .

ترجمہ

الشیخ الدکتور فالح الکیلانی فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مجلس شریف میں دو بھائی دونوں قاری اور مقری تھے جو آپ رضی اللہ عنہ کے وعظ سے پہلے تلاوت کیا کرتے تھے اور وہ بھی بغیر سر کے لیکن وہ قراءت خوب ٹھہر ٹھہر کر ہوتی تھی۔

(ثورة الروح لشیخ الدکتور فالح الکیلانی:۲۶) مطبوعہ: دار الزنبقہ قاہرہ مصر

امر بالمعروف ونھی عن المنکر کا شعبہ قائم فرمایا

الشیخ ابو الثناء محمود بن عثمان بن مکارم النعال الحنبلی رحمۃاللہ تعالی علیه من تلامیذ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنه ، کان من الصالحین الامرین بالمعروف ونهی عن الناهین المنکر .قال ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیه وکان الشیخ محمود بن عثمان بن مکارم النعال رحمۃ اللہ تعالی علیه واصحابه ینکرون المنکرویریقون المخمور ویرتکبون الاهوال فی ذلک وکان یسمی شحنة الحنابلة . فقدانکرعلی جماعة من الامراء ،وبددخمورهم وجرت بینه وبینهم فتن وضرب مرات وهوشدیدفی دین اللہ له اقدام وجهاد .

ترجمہ

الشیخ الامام ابو الثناء محمود بن عثمان بن مکارم النعال الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے، اور آپ اولیاء اللہ میں سے تھے، آپ نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے۔

الشیخ ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ الشیخ النعال رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کے اصحاب برائی سے منع کرتے تھے ، اور شراب کے مٹکوں کو توڑ دیتے تھے، اور اس ضمن میں بڑے ہولناک کام کرنے سے بھی نہیں رکتے تھے، اور ان کا نام حنابلہ کا کوتوال مشہور تھا، یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ حکمرانوں کو بھی گناہوں سے روکتے تھے اور ان کے بھی شراب کے مٹکے توڑ دیتے تھے، یہاں تک ان کے اور حکمرانوں کے درمیان کئی بار لڑائی ہوگئی اور بڑے بڑے فتنے کھڑے ہو جاتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی کے دین کے معاملے میں بڑے سخت تھے، اور جہاد کے لئے بھی ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

(ثورة الروح لشیخ فالح الکیلانی:۴۴)

غوث پاک کی کرسی پر کپڑا بچھانے والے

هو احمد بن المبارک بن سعد بن الفرج المقرء المتوفی سنة(۵۷۰ھ) .سمع من جده لامه ثابت بن بندار وغیره .وکان یبسط المرقعة علی الکرسی للشیخ عبد القادر الجیلی، فهو منسوب الی المرقعات، جمع مرقعة وهی جبة الصوفیة والفقراء السائحین.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ احمد بن المبارک بن سعد بن الفرج المقرء المتوفی سنہ (۵۷۰ھ) نے اپنے نانا ثابت بن بندار اوران کے علاوہ سے احادیث مبارکہ کا سماع کیا، اور آپ ہی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی اللہ عنہ کی کرسی پر کپڑا بچھایا کرتے تھے۔

تاریخ إربل : المبارک بن أحمد بن المبارک بن موھوب اللخمی الإربلی، المعروف بابن المستوفی (۲:۳۶۴)
(وزارۃ الثقافۃ والإعلام، دار الرشید للنشر، العراق

تیسری فصل

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی رحم دلی اور شفقت کا بیان

اس فصل میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شفقت اور رحم دلی کے متعلق اور آپ رضی اللہ عنہ کے گھر اور خانقاہ اور مدرسہ شریفہ کے کاموں کو خود سرانجام دینے کا بیان ہے، جس طرح کریم آقا ﷺ کا عمل مبارک ہے۔ مسجد شریف کی تعمیر ہو یا سفر میں کھانا بنانا ہو، غریبوں کا کام ہو یا اپنے گھر کا آپ ﷺ اپنے مبارک ہاتھ سے انجام دیا کرتے تھے، اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کے شہزادے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بازار خود تشریف لے جاتے اور خود سودا لے کر آتے تھے، ایک بار خدام نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: حضرت! آپ اگر ان کو بتادیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اولاد مبارک سے ہوں تو آپ کو چیز سستی دیں گے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے نانا جان مصطفیٰ کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی چند ٹکوں کے عوض نہیں بیچنا چاہتا۔

طلبہ پر شفقت کا انداز

قال الامام عبدالقادر الاربلی رحمة الله تعالی علیه : الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه کل یوم یعطی درسهم ویقرء هم ،فمن لم یکن له قلم یعطیه من اقلامه .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ روزانہ طلبہ کو سبق پڑھایا کرتے تھے اور اس میں ناغہ نہیں ہوتا تھا، اور جس طالب علم کے پاس قلم نہ ہوتا اسے اپنے پاس سے قلم عطا فرماتے تھے۔

(تفریح الخاطر الشیخ الامام عبدالقادر اربلی: ۴۵)

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاں طلبہ کی کتنی عزت تھی، اور کتنی شفقت فرماتے تھے کہ ان کو قلمیں وغیرہ اپنے پاس سے مہیا کرتے تھے، اس میں ہمارے دور کے مشائخ کرام کے لئے بھی درس ہے کہ اپنی خانقاہوں کو طلبہ کے ذریعے آباد کریں، نہ کہ لچر قسم کے لوگ اپنے گرد جمع کریں جو نہ دین کے اور نہ ہی دنیا کے کسی کام کے ہیں۔

ہمارے پنجاب کے ہی ایک نامی گرامی پیر صاحب ہیں ان کے بیٹے نے اصرار کیا ہے کہ مجھے درس نظامی کرنی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کا دین مبارک پڑھنا ہے مگر پیر صاحب بضد تھے کہ نہیں بیٹا! آپ نے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنی ہے، بہت عرصہ تک یہی

www.waseemziyai.com

کشمکش رہی مگر قبلہ پیر صاحب کو فتح ہوئی اور ان کا بیٹا مدرسہ جانے کی بجائے یونیورسٹی کی زینت بنا۔

اب میں کس کو دین کا دشمن کہوں، پیر کو عزت ملی دین سے اور دین کے ہی نام پر انہوں نے پیسہ کمایا اور بڑی بڑی سوسائٹیوں میں رہائشیں اختیار کرلیں اور دین کے دشمن بھی یہی لوگ ہیں، آج مولوی اپنے بچوں کو دین کی طرف راغب نہیں ہونے دیتا، افسوس ہے اس مولوی پر جس کو عزت دین کے نام پر ملی اور وہ یہی کہتا ہے کہ میں تو اپنے بیٹوں کو مدرسہ میں نہیں پڑھواؤں گا۔

میرا آپ سے سوال ہے کہ آپ ہی غور کریں کہ کتنے علماء کرام ہیں جو اپنے بیٹوں کو بھی دیندار بناتے ہیں اور کتنے پیر ہیں جو اپنے بیٹوں کو دینی تعلیم دلواتے ہیں؟

خدام پر شفقت انداز

واذاتعب الخدم من رواحهم الی السوق لاشتراء نفقة الفقراء والدراویش فیروح بنفسه الی السوق ویشتری لوازم البیت لمتابعة جده ﷺ .

ترجمہ

اور جب کبھی فقراء اور درویشوں کی کثرت کے سبب آپ کے خدام بازار سے سودے لالاکر تھک جاتے تو آپ رضی اللہ عنہ خود بازار تشریف لے جاتے اور گھر کا سامان خرید فرماتے اور یہ صرف اپنے نانا جان ﷺ کی اتباع میں ایسا کرتے تھے۔

(تفریح الخاطر لشیخ الامام عبدالقادر اربلی:۴۵)

ہم سفر لوگوں پر شفقت کا انداز

فاذاکان فی سفر مع الجماعة ونزلوا بمکان یطحن الحنطة بیده ویعجن ویخبز ویقسم علیهم .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جب کبھی اپنے غلاموں کے ساتھ سفر فرماتے تھے اور جہاں کہیں بھی وہ قافلہ رکتا آپ رضی اللہ عنہ خود اپنے ہاتھوں سے گندم پیستے اور خود آٹا گوندھتے، خود روٹیاں بناتے اور اپنے غلاموں پر تقسیم فرماتے تھے۔

(تفریح الخاطر لشیخ الامام عبدالقادر اربلی:۴۵)

بچوں پر شفقت کا انداز

وجاء یوماً نسبعة اولاد صغار وبیدکل واحدنصف درهم واعطی کل واحدفردافردالصف درهم فی یده المبارکة وطلب کل واحد فردافردالیشتری له من السوق مایشتهی فراح الی السوق واشتری مایشتهون واتی به الیهم .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آپ رضی اللہ عنہ کے سات بیٹے جو کہ چھوٹے تھے آگئے، اور ان کے ہاتھوں میں نصف نصف درھم تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے سب کے ہاتھوں میں ایک نصف نصف درھم اور رکھ دیا، اور پھر ان سے پیسے مانگے اور فرمایا تم کو کیا کیا چیز چاہیے، جب بچوں نے بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ خود اٹھ کر بازار گئے اور ان بچوں کی مطلوبہ چیزیں لے کر آئے اور ان کو عطا فرمادیں۔ (تفریح الخاطر لشیخ الامام عبدالقادر اربلی:۴۵)

www.waseemziyai.com

اپنے اہل خانہ پر شفقت

قال الشیخ الامام عبدالقادر الاربلی رحمہ اللہ تعالی ومرضت ام ولدالشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ السید یحیی فطحن الحنطۃ وخبز بیدہ واتی بالماء فی الکور علی کتفہ .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شہزادے حضرت سید یحیی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی والدہ ماجدہ بیمار ہوگئیں تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ خود گندم پیسا کرتے تھے اور خود ہی آٹا گوندھتے اور خود روٹیاں بناتے تھے، اور اپنے کندھے پر پانی لے آتے تھے۔

(تفریح الخاطر الشیخ الامام عبدالقادر اربلی: ۴۵)

زیارت کرنے والوں پر شفقت

قال الشیخ الامام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ویعظم الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ الجائی للزیارۃ ویتواضع لہ .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس جو بھی زیارت کرنے آتا آپ رضی اللہ عنہ اس کی تعظیم کرتے تھے اور ان کے ساتھ عاجزی کے ساتھ پیش آتے تھے۔

(تفریح الخاطر الشیخ الامام عبدالقادر اربلی: ۴۵)

آجکل پیروں کے ہاں امیروں کی عزت ہے، غریبوں کی کوئی عزت نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی ان کو پوچھتا ہے، جیسے ہی کوئی غریب مرید خانقاہ میں جاتا ہے تو اس کو وظائف پڑھنے پر لگا دیا جاتا ہے اور امیر کو فوراً شرف باریابی سے نوازا جاتا ہے۔

ہمارے ایک دوست کہنے لگے ان کے والد ماجد جواب اس دار فانی سے رخصت ہو چکے ہیں، وہ ایک نامی گرامی پیر خانے پر بیعت تھے، ایک دن وہ ملنے کے لئے گئے تو ان کو خدام نے کہا: پیر صاحب آرام فرما رہے ہیں، اور ان کو باہر بٹھا دیا گیا، یہ دیکھ رہے ہیں کہ جو بھی بڑی گاڑی پر آتا ہے اور اس نے لٹھے کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں وہ فوراً اندر جاتا ہے ملاقات کر کے واپس چلا جاتا ہے، ان صاحب نے جب بار بار کہا تو ان کو وہی جواب ملا کہ پیر صاحب قبلہ آرام فرما ہیں، غریبوں کے لئے پیر صاحب آرام فرما ہیں اور امیروں کے ساتھ ملاقاتیں چل رہی ہیں، وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ان کو کہا: میں تو یہاں مرید ہوا تھا کہ پیر صاحب سب کے شیخ ہیں، مگر آج مجھے پتہ چلا کہ یہ صرف ان کے پیر ہیں جن کے پاس بڑی بڑی گاڑیاں ہوں۔

www.waseemziyai.com

چوتھی فصل

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ علماء اعلام کی نظر میں

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

لانهم اقطاب الإرشاد في الولايات أولهم علي عليه السلام ثم ابناؤه إلى الحسن العسكري وآخرهم غوث الثقلين محى الدين عبد القادر الجيلى رضى الله عنهم أجمعين لا يصل أحد من الأولين والآخرين إلى درجة الولاية الا بتوسطهم

كذا قال المجدد رضى الله عنه.

ترجمہ

اس لئے کہ وہ ولایات میں قطب الارشاد ہیں، ان میں سب سے پہلے قطب الارشاد حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بیٹے قطب الارشاد بنے امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک اور ان میں آخری قطب الارشاد غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں، اولین وآخرین میں کوئی بھی درجہ ولایت تک اس وقت نہیں پہنچ سکتا جب تک ان کا وسیلہ نہ ہو۔

(التفسير المظهري موافقا للمطبوع : محمد ثناء الله العثماني المظهري (۱:۵۵۵) مكتبة رشديه باكستان

امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

اعلم أن الولاية على قسمين عامة وهى مشتركة بين جميع المؤمنين كما قال الله تعالى :الله ولى الذين آمنوا يخرجهم من الظلمات إلى النور)(البقرة :۵۷) وخاصة وهى مختصة بالواصلين إلى الله من أهل السلوك ، والولاية عبارة عن فناء العبد فى الحق والبقاء به ، ولا يشترط فى الولاية الكرامات الكونية فإنها توجد فى غير الملة الإسلامية ، لكن يشترط فيها الكرامات القلبية كالعلوم الإلهية والمعارف الربانية ، فهاتان الكرامتان قد تجتمعان كما اجتمعتا فى الشيخ عبد القادر الكيلاني والشيخ أبى مدين المغربى قدس الله سرهما فإنه لم يأت من أهل الشرق مثل عبد القادر فى الخوارق ومن أهل الغرب مثل أبى مدين مع مالهما من العلوم والمعارف الكلية وقد تفترقان فتوجد الثانية دون الأولى كما فى أكثر الكمل من أهل الفناء ، وأما الكرامات الكونية كالمشى على الماء والطيران فى الهواء وقطع المسافة البعيدة فى المدة القليلة وغيرها فقد صدرت من الرهابنة والمتفلسفة الذين استدرجهم الحق بالخذلان من حيث لا يعلمون كما سبق فى سورة البقرة.

ترجمہ

تو جان کہ ولایت کی دو قسمیں ہیں اولا ولایت عامہ: یہ الحمدللہ ہر مسلمان کو حاصل ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے

www.waseemziyai.com

﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا﴾ ثانیاً ولایت خاصہ: یہ اہل سلوک میں سے واصلین باللہ کونصیب ہوتی ہے۔

ولایت کا معنی یہ ہے کہ بندے کا فنافی اللہ اور باقی باللہ ہونا۔

ولایت میں کرامات کونیہ کا صادر ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے کہ ایسی کرامات تو ملت اسلامیہ کے مخالفین میں بھی پائی جاتی ہیں البتہ کرامات قلبیہ کا ہونا ولایت میں شرط ہے۔ کرامات قلبیہ علوم الٰہیہ و معارف ربانیہ کو کہا جاتا ہے۔ کبھی یہ دونوں ایک انسان میں جمع ہوسکتی ہیں جیسے امام الاولیاء الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ دونوں قسم کی کرامات کے جامع تھے۔ اسی طرح الشیخ ابومدین المغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی جامع الکرامات القلبیہ والکونیہ تھے۔ جیسے مشرق میں حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہر قسم کی کرامات میں لاثانی تھے اسی طرح الشیخ ابومدین المغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کرامات میں بے مثل تھے۔ کبھی ان دونوں کرامات میں سے صرف ایک قسم کے ولی ہوتے ہیں۔ بعض صرف کرامات قلبیہ رکھتے ہیں، اکثر کاملین اہل فنا اپنی کرامات قلبیہ کے حامل ہوتے ہیں۔

کرامات کونیہ جیسے پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، لمبی مسافتیں تھوڑے عرصے میں طے کرنا کا صدور جیسے اہل اسلام سے صادر ہوتی ہیں اسی طرح یہودیوں، عیسائیوں کے راہبوں اور فلسفیوں سے بھی ظاہر ہوتی ہیں، بے دینوں سے ایسی کرامات کا صدور بطور استدراج ہوتا ہے۔ سورت بقرہ میں ہم نے بیان کیا ہے۔

(تفسیر روح البیان موافق للمطبوع: إسماعیل حقی بن مصطفى الإستانبولی الحنفی الخلوتی (۴:۳۳))

الشیخ ابوعمر رضی اللہ عنہ کی توبہ کا سبب

قال الشيخ ابو عمرو في سبب توبته: سمعت ليلة حمامة تقول: يا أهل الغفلة قوموا إلى ربكم رب كريم يعطي الجزيل ويغفر الذنب العظيم فلما سمت ذلك ذهبت عني ثم لما جئت إلى وجدت قلبي خالياً عن حب الدنيا فلما أصبحت لقيت الخضر عليه السلام فدلني على مجلس الشيخ عبد القادر الكيلاني رضى الله عنه فدخلت عليه وسلمت نفسي إليه ولازمت بأنه حتى جمع الله لي كثيراً من الحير.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی ابوعمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میری توبہ کا سبب یہ ہوا کہ میں ایک دن رات کے وقت کبوتر کہہ رہا تھا: اے غافلو! اٹھو اپنے رب کریم کی طرف، وہ کریم بھی ہے اور رحیم بھی ہے اور بہت بڑا اجر بخشنے والا بھی ہے اور بہت زیادہ گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے اور جب میں نے اس کی بولی سنی تو میں بے خود ہوگیا اور جب مجھے ہوش آیا تو دل کو حب دنیا سے خالی پایا، مجھے حضرت سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ السلام کی زیارت ہوئی تو انہوں نے مجھے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کا فرمایا، میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کے

www.waseemziyai.com

دست حق پرست پر بیعت ہوگیا اور خود کو ان کے سپرد کر دیا یہاں تک کہ میں نے خیر کثیر سے جھولیاں بھرلیں۔

(تفسیر روح البیان موافق للمطبوع : إسماعیل حقی بن مصطفىٰ الإستانبولی الحنفی الخلوتی (۹:۱۲۵)

جب تک رب تعالیٰ نہ چاہے کوئی توبہ نہیں کر سکتا

وكان الشيخ عبد القادر الكيلاني قدس سره :إذا قام إليه شاب ليتوب يقول :يا هذا ما جئت حتى طلبوك ولا قدمت من سفر الجفاء حتى استحضروك يا هذا ما تركناك لما تركتنا ولا نسيناك لما نسيتنا أنت في إعراضك وعيننا تحفظك ثم حركناك لقربنا وقدمناك لأنسنا.

وكان إذا قام إليه شيخ ليتوب يقول يا هذا أخطأت وأبطأت كبر سنك وتمردجنك هجرتنا في الصبى فعذرناك وبادرتنا في الشباب فمهلناك فلما قاطعتنا في المشيب مقتناك فإن رجعت إلينا قبلناك.

ترجمہ

حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاں اگر کوئی نوجوان توبہ کرنے کے لئے حاضر ہوتا تو فرماتے تو خود نہیں آیا جب تک کہ تجھے بلایا نہیں گیا، مشکل سفر سے تو خود نہیں لوٹا یہاں تک کہ تجھے لوٹایا گیا ہے۔اے فلاں! تیرے ہم کو چھوڑنے کی وجہ سے ہم نے تم کو نہیں چھوڑا، تیرے ہم کو بھلانے کی وجہ سے ہم نے تم کو نہیں بھلایا، تو اپنی عزت میں ہے ہم تیری حفاظت میں، پھر ہم نے تجھے اپنے قرب کے لئے متحرک کیا اور تیرے انس سے تیرے پاس آئے اور جب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی بوڑھا توبہ کرنے کے لئے آتا تو اس کو فرمایا کرتے تھے: اے فلاں! تو نے خطا کی یہاں تک کہ تو بوڑھا ہو گیا اور تیرا ہمزاد (جن) سرکش ہوگیا اور تو نے ہمیں بچپن سے ہی چھوڑ دیا، ہم نے تجھے معذور جانا تو ہم سے جوانی میں دور رہا، ہم نے تجھے مہلت دی، تو نے بوڑھاپے میں ہم سے بغض رکھا، ہم تجھ سے بیزار رہے، اگر اب تو واپس آ گیا ہے تو ہم تجھے قبول کرتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان موافق للمطبوع : إسماعیل حقی بن مصطفىٰ الإستانبولی الحنفی الخلوتی (۷:۲۷۸)

امام ابوالعباس احمد المفرج الدمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (۶۵۰ھ) کا فرمان

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ كَمَا أَخْرَجْنَاهُ، فَهُوَ مِنْ أَبْدَالِهِ هَذَا الشَّيْخُ فَقِيهُ الْحَنَابِلَةِ بِبَغْدَادَ، وَشَيْخُ جَمَاعَتِهِمْ، وَلَهُ الْقَبُولُ التَّامُّ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ وَالْعَوَامِّ، وَهُوَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ، تَخَرَّجَ بِهِ جَمَاعَةٌ، وَلَهُ أَتْبَاعٌ وَمُحِبُّونَ، وَتَتَلْمَذَ لَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ، وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ كَثِيرَ الدَّمْعَةِ، دَائِمَ الذِّكْرِ، كَثِيرَ الْفِكْرِ، مَعَ قَدَمٍ رَاسِخٍ فِي الْعِبَادَةِ وَالِاجْتِهَادِ، وَكَانَ يَدْرُسُ بِمَدْرَسَتِهِ.

ترجمہ

ایک حدیث شریف نقل کرنے کے بعد الشیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام نسائی نے یحیی بن حبیب بن عربی سے، انہوں نے عطاء بن السائب سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی جیسا کہ ہم نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ابدال میں سے تھے، آپ رضی اللہ عنہ حنابلہ کے شیخ مکرم تھے

www.waseemziyai.com

بغداد معلّی میں، اوران کے امام تھے، اوران کو فقہاءِ کرام اور عوام وخواص کے نزدیک بڑی قبولیت حاصل تھی، آپ رضی اللہ عنہ ارکان اسلام میں سے تھے، بہت سی جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے علم دین حاصل کیا، آپ رضی اللہ عنہ کے متبعین اور محبت کرنے والوں کی بہت زیادہ تعداد ہے، اہل طریقت میں سے بہت سے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اکتساب فیض کیا، آپ رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات، بہت زیادہ ذکر کرنے والے، بہت زیادہ اللہ تعالی کی یاد میں رونے والے، ہمیشہ ذکر اللہ میں مصروف رہنے والے ، ہمیشہ فکر آخرت میں مشغول رہنے والے، عبادت واجتہاد میں قدم راسخ رکھنے والے تھے،، اپنے مدرسہ قادریہ میں تدریس فرمایا کرتے تھے۔

(المشیخۃ البغدادیۃ للأموی : رَشِیدُ الدِّینِ، أَبُو العَبَّاسِ أَحْمَدُ بنُ المُفَرِّج بن عَلِیّ بنِ عَبْدِ العَزِیزِ بنِ مَسْلَمَۃَ الدِّمَشْقِیُّ (۴۸)

امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نظر میں

عن الشیخ بشیر عن القطب عبد القادر الجیلی قدس سرہ .

ترجمہ

اس عبارت میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو قطب کہا ہے۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی : محمود الألوسی أبو الفضل :(۵:۷۶)

امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

رأیت فی البہجۃ القادریۃ عن القطب الربانی الشیخ عبد القادر الکیلانی قدس سرہ العزیز أن الشہر أو الأسبوع یأتیہ فی صورۃ فیخبرہ بما یحدث فیہ من الحوادث.

ترجمہ

الشیخ الامام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے البہجۃ القادریہ میں پڑھا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس ہفتہ یامہینہ ایک مخصوص صورت میں حاضر ہوتا تھا اور جتنے حوادث میں رونما ہونے والے ہوتے اس کی آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دیا کرتا تھا۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی : محمود الألوسی أبو الفضل(۱۴:۱۰۹)

الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا لباس اور کھانا

وقال بعضہم :طعام أہل المجاہدات وأصحاب الریاضات ولباسہم الخشن من المأکولات والملبوسات والذی بلغ المعرفۃ فلا یوافقہ إلا کل لطیف ویروی عن الشیخ عبد القادر الکیلانی قدس اللہ سرہ أنہ کان فی آخر أمرہ یلبس ناعما ویأکل لطیفا.

ترجمہ

صوفیاء کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں کہ اہل مجاہدات واصحاب الریضات کا لباس اور کھانا انتہائی سادہ ہوتا ہے، لیکن جو شخص معرفت میں کمال حاصل کرلے اس کے لئے ہر وہی چیز موافق ہوتی ہے جو لطیف ہو، اسی طرح الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے آخرِ امر میں بڑا نفیس لباس جبکہ کھانا بھی لطیف تناول فرمایا کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی : محمود الألوسی أبو الفضل (۱۵:۲۶۰)

شریعت کی اتباع ہی بندے کو معرفت خداوندی عطا کرتی ہے

وقال سیدی القطب الربانی الشیخ عبد القادر الکیلانی قدس سرہ :جمیع الأولیاء لا یستمدون إلا من کلام اللہ تعالی ورسولہ ولا یعملون إلا بظاھرھما وقال سید الطائفۃ الجنید قدس سرہ :الطرق کلھا مسدودۃ إلا علی من اقتفی أثر الرسول علیہ الصلاۃ و السلام وقال أیضا :من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی بہ فی ھذا العلم لأن علمنا مقید بالکتاب والسنۃ

ترجمہ

میرے سردار القطب الربانی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ تعالی اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے کلام سے مدد چاہتے ہیں اور ان دونوں کے ظاہر پر ہی عمل کرتے ہیں، سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کے علاوہ سارے راستے بند ہیں۔اور اسی طرح الشیخ جنید البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں جو شخص قرآن کریم کو حفظ نہ کرے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف نہ لکھے تو اس کو اس علم کا امام نہیں مانا جائے گا کیونکہ ہمارا علم جو ہے وہ تو سارے کے سارا کتاب وسنت کے ساتھ ہی مقید ہے۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی : محمود الألوسی أبو الفضل (۱۹:۱۶)

اب وہ جاہل پیر غور کریں جن کو نہ قرآن کریم آتا ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کا علم ہے،صوفیاء کرام تو فرماتے ہیں کہ شیخ وہی ہے جس کو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف کا علم ہو۔

ابن قیم کا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے کلام کی تعریف کرنا

وقد نقل ابن القیم -رحمہ اللہ -عن عبد القادر الکیلانی -رحمہ اللہ -أنہ قال :کُن مع الحق بلا خلق ، ومع الخلق بلا نفس .ثم قال ابن القیم معلّقاً :فتأمل ما أجلّ ھاتین الکلمتین مع اختصارھما ، وما أجمعھما لقواعد السلوک .

ترجمہ

عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن صالح نے لکھا ہے کہ ابن قیم نے الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا کلام نقل کیا کہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تو اللہ تعالی کی بارگاہ میں بغیر مخلوق کے حاضر ہو اور جب تو مخلوق کے پاس جائے تو بغیر نفس کے جا۔

پھر ابن قیم نے تعلیقا کہا ہے کہ آپ کے اس کلام میں غور کرو انتہائی مختصر ہیں اور ہیں بھی صرف دو کلمے اور کتنے عظیم ترین ہیں، سلوک کے تمام قواعد کو صرف ان دوکلموں میں جمع فرمادیا ہے۔

(إتحاف الکرام بشرح عمدۃ الأحکام:عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن صالح السحیم (۲:۵)مطبعہ الریاض سعودیہ عربیہ

شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

قال عنہ الشیخ الأکبر محیی الدین ابن عربی :وبلغنی أن عبد القادر الجیلی کان عدلاً قطب وقتہ.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بے مثال شخصیت تھے اور اپنے وقت کے قطب تھے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی لشیخ الدکتور فالح الکیلانی: ۱۷) مطبوعہ مرکز الاعلام العالمی ڈھاکہ بنگلہ دیش

الشیخ الامام ابن السمعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام ابن السمعانی عنه إمام الحنابلة وشیخهم فی عصره، فقیه صالح، دین خیر، کثیر الذکر، دائم الفکر، سریع الدمعة.

ترجمہ

امام ابن السمعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حنابلہ کے امام وشیخ تھے، انتہائی صالح فقیہ، دیندار و بہترین انسان، بہت زیادہ ذکر کرنے والے، ہمیشہ فکر آخرت میں مستغرق رہنے والے، اور اللہ تعالیٰ کے خوف میں بہت زیادہ رونے والے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی لشیخ الدکتور فالح الکیلانی: ۱۷)

الشیخ بقا ابن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الشیخ بقا بن بطو: کانت قوة الشیخ عبد القادر الجیلانی فی طریقته إلی ربة کقوی جمیع أهل الطریق شدة ولزوما.

ترجمہ

الشیخ بقا ابن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ہمت عالی شدت ولزوم کے حوالے سے اپنے رب تعالیٰ تک پہنچنے میں تمام اہل طریقت کی طرح ہے۔

(الطبقات الکبری للامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱: ۱۲۷) مطبوعہ دارالھدی شام

سیدی احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام أحمد الرفاعی: الشیخ عبد القادر من یستطیع وصف مناقبه، ومن یبلغ مبلغة، ذاک رجل بحر الشریعة عن یمینه، وبحر الحقیقة عن یساره من أیهما شاء اقترف، لا ثانی له فی وقتنا هذا.

ترجمہ

الشیخ الامام احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کرنے کی کوئی بھی طاقت نہیں رکھتا، اور ان کی عظمت وشان کو کوئی بھی نہیں پہچان سکتا، وہ تو ایسے شخص ہیں کہ ان کے ایک جانب شریعت کا سمندر ہے اور دوسری جانب حقیقت کا سمندر ہے جس میں چاہتے ہیں غوطہ زن ہوتے ہیں۔ القصہ یہ کہ ہمارے وقت میں ان

www.waseemziyai.com

جیسا کوئی بھی نہیں ہے۔

(قلائد الجواہر لامام محمد بن یحییٰ التادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:٦٦) مطبوعہ مصر

عارف باللہ الشیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام الشعرانی :طریقته التوحید وصفاً وحکما وحالا وتحقیقه الشرع ظاهراوباطناً.

ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا طریقہ توحید والا تھا وصفاً، حکماً اور حالاً بھی، اور شریعت مبارک ہی ظاہر و باطن میں ان پر نافذ تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (١:١٢٧))

حضرت سیدنا امام یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قا ل الإما م الیافعی :قطب الأولیاء الکرام، شیخ المسلین والإسلام رکن الشریعة وعلم الطریقة، شیخ الشیوخ، قدوة الأولیاء العارفین الأکابر أبو محمد عبد القادر بن أبی صالح الجیلی قدس سره ونور ضریحه، تحلی بحلی العلوم الشرعیة وتجمل بتیجان الفنون الدینیة، وتزود بأحسن الآداب وأشرف الأخلاق ، قام بنص الکتاب والسنة خطیبا علی الأشهاد، ودعا الخلق إلی الله سبحانه وتعالی فأسرعوا إلی الانقیاد، وأبرز جواهر التوحیدمن بحار علو م تلاطمت أمواجها، وأبرأ النفوس من أسقامها وشفی الخواطر من أوهامهاوکم رد إلی الله عاصیاً، تتلمذ له خلق کثیر من الفقهاء .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام الیافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اولیاء کرام کے قطب ہیں اور شیخ الاسلام والمسلمین ہیں، علم الطریقۃ، پیران پیر، قدوۃ الاولیاء العارفین، ابومحمد عبدالقادر بن ابوالصالح الجیلانی رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ ان کے مزار مبارک کو منور فرمائے) آپ رضی اللہ عنہ علوم شرعیہ کے زیور سے مزین، اور فنون دینیہ کا تاج سر پر سجائے ہوئے، خوبصورت اخلاق اور بہترین آداب سے آراستہ، قرآن وسنت کی روشنی میں علی روس الاشہاد خطاب فرمانے والے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے، اور لوگ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی بات پر جلدی لبیک کہنے والے، اور توحید کے ایسے سمندر جس کی موجیں خوب لہروں میں ہیں سے جواہر توحید کو بیان فرمانے والے، بیمار نفوس کو ان کی بیماریوں سے شفایاب کرنے والے، اور بیمار قلوب کو ان کے اوہام سے نکالنے والے، اور کتنے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بنادیا، اور کتنے فقہاء کرام نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔

(الطبقات الکبریٰ لامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (١:١٢٩))

امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

قال الإما م ابن رجب الحنبلی :عبد القادر بن أبی صالح الجیلی ثم البغدادی، الزاهدشیخ العصر وقدوة

www.waseemziyai.com

العارفين وسلطان المشايخ وسيد أهل الطريقة، محى الدين ظهر للناس، وحصل له القبول التام، وانتصر أهل السنة الشريفة بظهوره، وانخذل أهل البدع والأهواء، واشتهرت أحواله وأقواله وكراماته ومكاشفاته، وجاء ته الفتاوى من سائر الأقطار، وهابه الخلفاء والوزراء والملوك من دونهم. وقال رحمه الله : كان الشيخ عبد القادر رحمه الله فى عصره معظماً، يعظمه أكثر مشايخ الوقت من العلماء والزهاد، وله مناقب وكرامات كثيرة.

ترجمہ

امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر بن ابوالصالح الجیلانی ثم البغدادی رضی اللہ عنہ جو زاہد، شیخ العصر، قدوۃ العارفین، سلطان المشائخ، اہل طریقت کے سردار، محی الدین، لوگوں کی مدد کے لئے ظاہر ہوئے اوران کو قبول تام حاصل ہوا، اورانہوں نے اہل سنت کی مدد فرمائی اپنے ظہور کے ساتھ، بدمذہبوں اور اہل ہوا کو خوب ذلیل کیا، اوران کے اقوال واحوال اوران کی کرامات اوران کے مکاشفات بہت زیادہ مشہور ہوئے، اوران کے پاس زمانے بھر سے فتاوی آتے تھے، خلفاء وزراء اور بادشاہ ان سے ڈرتے تھے۔

اورامام ابن رجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے دور میں معظم ترین شخصیت تھے یہاں تک کہ اپنے دور کے علماء، صوفیاء کرام آپ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کیا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات ومناقب بہت زیادہ ہیں۔

(طبقات الحنابلہ لا مام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۵:۳۴۴)

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قال الإما م ابن قدامة المقدسى : دخلنا بغداد سنة إحدى وستين وخمسمائة فإذا الشيخ عبد القادر بها انتهت إليه بها علما وعملا وحالا واستفتاء، وكان يكفى طالب العلم عن قصد غيره من كثرة ما اجتمع فيه من العلو والصبر على المشتغلين وسعة الصدر . كان ملء العين وجمع الله فيه أوصافاً جميلة وأحوالاً عزيزة، وما رأيت بعده مثله ولم أسمع عن أحد يحكى من الكرامات أكثر مما يحكى عنه، ولا رأيت احداً يعظمه الناس من أجل الدين أكثر منه.

ترجمہ

الشیخ الامام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سنہ (۵۶۱ھ) میں بغداد معلیٰ آئے تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پر علم عمل اور استفتاء کی اخیر تھی، طالب آپ رضی اللہ عنہ کے علم اور طلبہ کی پر شفقت اور طلبہ کے لئے دل کی کشادگی کو دیکھ کر کہیں اور جانے کا نام بھی نہ لیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ میں اوصاف جمیلہ واحوال عزیزہ جمع فرمادیے تھے۔ میں نے ان کے بعد کوئی بندہ ان جیسا نہیں دیکھا، اور نہ ہی میں نے جتنی کرامات ان کی سنی ہیں کسی اور کی سنی، اور نہ ہی میں نے کوئی انسان ایسا دیکھا کہ جس کی دین کی وجہ سے عزت کی جاتی ہو اور آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہو۔

(قلائد الجواہر لا مام محمد بن یحییٰ التادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:۶)

www.waseemziyai.com

امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام ابن حجر العسقلانی الکنانی :کان الشیخ عبد القادر متمسکاً بقوانین الشریعة، یدعو إلیها وینفر عن مخالفتها ویشغل الناس فیها مع تمسکه بالعبادة و المجاهدة.

ترجمہ

امام ابن حجر العسقلانی الکنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ قوانین شریعت سے تمسک کرنے والے، اور شریعت مبارکہ کی دعوت دینے والے، اور لوگوں کو شریعت کی روشنی میں عبادت ومجاہدہ میں مصروف رکھنے والے تھے۔

(قلائد الجواہر لامام محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:۲۳)

امام ابو اسعد عبد الکریم السمعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام أبو أسعد عبد الکریم السمعانی :هو إمام الحنابلة وشیخهم فی عصره فقیه صالح، کثیر الذکر دائم الفکر، وهو شدید الخشیة، مجاب الدعوة، أقرب الناس للحق،ولا یرد سائلا ولو بأحد ثوبیه.

ترجمہ

الشیخ الامام ابو اسعد عبد الکریم السمعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حنابلہ کے امام وشیخ تھے اپنے دور مبارک میں، نہایت نیک فقیہ، بہت زیادہ ذکر کرنے والے، اور ہمیشہ فکر آخرت میں مستغرق رہنے والے، اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے، مستجاب الدعوۃ، لوگوں میں سب سے زیادہ حق کے قریب تھے، کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اگر چہ اپنے پہنے ہوئے کپڑوں میں سے ہی ایک کپڑا نہ دینا پڑے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ للشیخ الدکتور فالح الکیلانی:۱۷)

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام الذهبی :الشیخ عبد القادر الشیخ الامام العالم الزاهد العارف القدوة، شیخ الاسلام، علم الأولیاء ، محیی الدین، أبو محمد، عبد القادر بن أبی صالح عبد الله ابن جنکی دوست الجیلی الحنبلی، شیخ بغداد .

ترجمہ

الشیخ الامام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جو کہ الشیخ، الامام، الزاہد، العارف، القدوۃ، شیخ الاسلام، علم الاولیاء، محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی الصالح عبداللہ بن جنگی دوست الجیلی، الحنبلی، بغداد کے پیر۔

(سیر اعلام النبلاء لامام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲۰:۴۳۹)

امام العز بن عبد السلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام العز بن عبد السلام :إنه لم تتواتر کرامات أحد من المشایخ إلا الشیخ عبدالقادر فإن کراماته

www.waseemziyai.com

نقلت بالتواتر.

ترجمہ

الشیخ الامام العزبن عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مشائخ کرام میں سے جتنی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات منقول ہیں اتنی کسی سے بھی منقول نہیں ہیں، بے شک الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات تواتر کے ساتھ منقول ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء لا مام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۲۰:۴۴۳)

امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

قال الإمام النووی :ما علمنا فيما بلغنا من التفات الناقلين و كرامات الأولياء أكثر مماوصل إلينا من كرامات القطب شيخ بغداد محيى الدين عبد القادر الجيلى ، كان شيخ السادة الشافعية والسادة الحنابلة ببغداد وانتهت إليه رياسة العلم فى وقته، وتخرج بصحبته غير واحد من الأكابر وانتهى إليه أكثر أعيان مشايخ العراق وتتلمذ له خلق لايحصون عدداً من أرباب المقامات الرفيعة، وانعقد عليه إجماع المشايخ والعلماء بالتبجيل والإعظام، والرجوع إلى قولة والمصير إلى حكمه، وأُبرع إليه أهل السلوك التصوف -من كل فج عميق .وكان جميل الصفات شريف الأخلاق كامل الأدب والمروءة كثيرالتواضع دائم البشر وافر العلم والعقل شديد الاقتفاء لكلام الشرع وأحكامه معظما لأهل العلم مُكرماً لأرباب الدين والسنة، مبغضاً لأهل البدع والأهواء محبا لمريدى الحق معدوا م المجاهد ولزوم المراقبة إلى الموت .وكان له كلام عال فى علوم و المعارف ، شديدالغضب إذا انتهكت محارم الله سبحانه وتعالى سخى الكف كريم النفس على أجمل طريقة .وبالجملة لم يكن فى زمنه مثله.

ترجمہ

امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: کہ جتنا ناقلین کی نقل سے اور اولیاء کرام کی کرامات سے ہم تک الشیخ الامام عبدالقادر محیی الدین الجیلانی شیخ بغداد کے حوالے سے ہم تک پہنچا ہے اتنا کسی اور کے متعلق نہیں پہنچا، آپ رضی اللہ عنہ شافعیہ وحنابلہ کے سردار تھے، علمی سرداری ان کے وقت میں ان پر ختم ہوتی تھی، اور ان کے دور کے اکابر نے ان سے علم دین حاصل کیا، عراق کے بڑے بڑے مشائخ کرام ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے اتنے مشائخ کرام اور اولیاء عظام نے علم دین کی دولت حاصل کی کہ جن کا شمار ممکن نہیں ہے، ان کی علمی وروحانی برتری پر علماء کرام ومشائخ عظام کا اجماع ہو چکا تھا اور ان کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے، ان کے حکم کے آگے کوئی بھی سر نہ اٹھاتا تھا، یہاں تک کہ اہل السلوک واہل تصوف بھی آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دور دراز کا سفر کر کے حاضر رہتے تھے۔ خوبصورت صفات اور اچھے اخلاق کے مالک تھے، ادب، مروت میں باکمال، بہت زیادہ عاجزی کرنے والے، ہمیشہ ہنس مکھ رہنے والے، علم وعقل میں بھی کمال رکھتے تھے، اہل علم کی بہت زیادہ عزت فرمانے والے تھے، اور دیندار لوگوں کی بھی تکریم کیا کرتے تھے، اور سنت پر چلنے والوں کا احترام اور بدمذہبوں کے ساتھ سخت نفرت رکھتے

www.waseemziyai.com

تھے، حق کے پیروکاروں کے ساتھ محبت رکھتے تھے، مجاہدہ ومراقبہ میں لوگوں کو مصروف رکھتے تھے، موت کی یاد ہر وقت طاری رہتی تھی، علوم ومعارف میں بہت عالی کلام فرمایا کرتے تھے، جب اللہ تعالی کی کسی حرام کردہ چیز پر عمل کیا جاتا تو سخت ناراض ہوتے تھے، بہت زیادہ سخی تھے، اور بہت اچھے طریقہ کار کے مالک تھے مختصر بات یہ ہے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں کوئی بھی نہیں ہوا۔

(قلائد الجواہر لا مام محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۱۳۷)

محدث ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

قَالَ ابْنُ الجَوْزِيّ كَانَ أَبُو سَعْدٍ المُخرِّمِيُّ قَدْ بَنى مَدْرَسَةً لطيفَةً بِبَابِ الأَزَجِ، فَفُوِّضَتْ إِلَى عَبْدِ القَادِرِ، فَتكلَّمَ عَلَى النَّاسِ بِلِسَانِ الوعظِ، وَظهرَ لَهُ صِيتٌ بِالزُّهْدِ، وَكَانَ لَهُ سَمْتٌ وَصَمْتٌ، وَضَاقَتِ المَدْرَسَةُ بِالنَّاسِ، فَكَانَ يَجلسُ عِنْدَ سورِ بَغْدَادَ مُسْتَنِداً إِلَى الرِّبَاطِ، وَيَتوبُ عِنْدَهُ فِي المَجْلِسِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ، فَعُمِّرَتِ المَدْرَسَةُ، وَوُسِّعَتْ، وَتعصَّبَ فِي ذَلِكَ العوَامُّ، وَأَقَامَ فِيْهَا يُدرِّسُ وَيَعظ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ.

ترجمہ

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام محدث ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: الشیخ ابو سعد المخرمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے باب ازج میں ایک مدرسہ تعمیر کیا تھا، وہی مدرسہ الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا گیا، تو وہیں پر الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے وعظ کہنا شروع کیا، آپ رضی اللہ عنہ کا بہت زیادہ شہرہ ہوا، جب لوگوں کا رش بڑھا تو جگہ تنگ ہوگئی، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بغداد معلّٰی کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر وعظ کہنا شروع فرمایا، روزانہ بہت سے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کا وعظ سن کر توبہ کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا مدرسہ تعمیر کیا گیا، اور اس میں توسیع کی گئی، لوگوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات شریف تک اسی مدرسہ میں وعظ بھی فرمایا اور یہیں پر تدریس بھی فرمائی۔

(سیر أعلام النبلاء : شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذہبی (۲۰: ۴۳۹)

الشیخ الدکتور فالح الکیلانی فرماتے ہیں

اعلم أن سيدنا وقدتنا الإمام القطب الربانی عبد القادر الجيلانی قد اشتهر أمره عند الخاص والعام وشيخ الكل فی عصره سيد الأولياء .

ترجمہ

تو جان لے کہ ہمارے سردار اور رہبر الشیخ الامام القطب الربانی عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان عوام وخواص میں مشہور ہوگئی تھی، آپ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں شیخ الکل اور سید الاولیاء تھے۔

(اتحاف الاکابر فی سیرۃ ومناقب سیدی الامام محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ لدکتور فالح الکیلانی: ۱۴)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

الشَّيْخُ عبد القادر الجيلي ابن أَبِي صَالِحٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجِيلِيُّ، وُلِدَ سَنَةَ سَبْعِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ، وَدَخَلَ بَغْدَادَ فَسَمِعَ الْحَدِيثَ وَتَفَقَّهَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْمُخَرِّمِيِّ الْحَنْبَلِيِّ، وَقَدْ كَانَ بَنَى مَدْرَسَةً فَفَوَّضَهَا إِلَى الشَّيْخِ عَبْدِ

www.waseemziyai.com

الْقَادِرِ، فَكَانَ يَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ بِهَا، وَيَعِظُهُمْ، وَانْتَفَعَ بِهِ النَّاسُ انْتِفَاعًا كَثِيرًا، وَكَانَ لَهُ سَمْتٌ حسن، وصمت غير الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، وكان فيه تزهد كَثِيرٌ وَلَهُ أَحْوَالٌ صَالِحَةٌ وَمُكَاشَفَاتٌ، وَلِأَتْبَاعِهِ.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بن ابوصالح ابومحمد کی ولادت باسعادت سنہ (۴۷۰ھ) کو ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ بغداد معلّٰی میں تشریف لائے اور یہیں پر ہی آپ نے حدیث مبارک کا سماع کیا اور علم فقہ الشیخ ابوسعید المخرمی الحنبلی سے پڑھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہی اپنا مدرسہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا، الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ یہیں پر کلام فرمایا کرتے تھے اور وعظ فرماتے تھے، اور بہت سے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے نفع اٹھایا، آپ رضی اللہ عنہ اخلاق عالیہ کے مالک تھے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے، اور آپ رضی اللہ عنہ صاحب کرامت ومکاشفہ تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ : أبوالفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۱۲:۲۱۳) دار إحیاء التراث العربی

الشیخ الامام ابوعبداللہ محمد البطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الإمام أبو عبد الله محمد البطائحي ووصى أولاد أخيه وأكابر أصحابه، وجاء رجل يودعه لأنه مسافر إلى بغداد، فقال :إذا دخلتم بغداد فلا تقدموا على زيارة الشيخ أحداً؛ حياً أو ميتاً -فقد أخذ له العهد: أيما رجل من أصحاب دخل بغداد فلم يزره سلب حاله ولو قبيل الموت .الشيخ عبد القادر؟ حسرة من لم يره.

ترجمہ

الشیخ الامام ابوعبداللہ محمد البطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بھتیجوں کو اور اپنے اکابر اصحاب کو وصیت فرمائی تھی اور اسی طرح ایک شخص بغداد معلّٰی جانے لگا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جب تم بغداد معلّٰی جاؤ تو پہلے کسی کو ملنے نہ جانا جب تک تم الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو نہ مل لو، خواہ وہ دنیا میں ہو یا دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ عہد لیا ہوا تھا کہ جو بھی شخص میرے اصحاب میں سے بغداد معلّٰی جائے اور وہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت نہ کرے تو اس کا حال سلب ہو جائے اگرچہ موت سے تھوڑا پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

الشیخ الامام ابوعبداللہ البطائحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ پھر خود ہی فرماتے تھے کہ ہر اس شخص پر حسرت طاری رہے گی جس نے بھی الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا۔

(طبقات الأولیاء :ابن الملقن سراج الدین أبوحفص عمر بن علی بن أحمد الشافعی المصری:۱۰۱)

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں

قال بعض الصالحين :ما ظهر في الأمة المحمدية على نبيها أفضل الصلوات وأتم السلام من أحد بعد القطب الرباني الشيخ عبد القادر الكيلاني رضي الله عنه من الخوارق والكرامات والتصرفات مثل ما

www.waseemziyai.com

ظهر منه.

ترجمہ

بعض صالحین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ جیسا کوئی ولی پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی کسی سے ایسے خوارق وکرامات اور تصرفات ظاہر ہوئے جو حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔

(نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر: عبدالحی بن فخر الدین بن عبد العلی الحسنی الطالبی (۴:۳۸۹) دار ابن حزم بیروت، لبنان

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ملفوظات عالیہ

www.waseemziyai.com

پہلی فصل

اللہ تعالیٰ کا قرب کیسے حاصل ہو؟

فی التقرب إلی الله تعالی :قال : رضی الله تعالی عنه و أرضاه :سألنی رجل شیخ فی المنام :أی شیء یقرب العبد إلی الله عزّ وجلّ فقلت :لذلک ابتداء وانتهاء فابتداؤه الورع وانتهاؤه الرضی والتسلیم والتوکل.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے متعلق فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک شیخ نے خواب میں دریافت کیا کہ کونسی چیز بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے؟ میں نے اس کو کہا: اس کی ابتداء بھی اور انتہاء بھی ہے۔
اس کی ابتداء یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے اور اس کی انتہاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر ہر فیصلے پر راضی رہا جائے اور اس کے آگے گردن تسلیم خم کی جائے اور اسی کی ذات پر بھروسہ کیا جائے۔

نیند کی کثرت کا نقصان اور اس کی کثرت کا سبب

قال رضی الله تعالی عنه و أرضاه :من اختار النوم علی الذی هوسبب الیقظة فقد اختار الأنقص والأدنی واللحوق بالموت والغفلة عن جمیع المصالح، لأن النوم أخت الموت ولهذا لایجوز النوم علی الله لما انتفی عز وجل عن النقائض أجمع، وكذلک الملئکة لما قربوا منه عزوجل نفی النوم عنهم، وكذلک أهل الجنة لما کانوا فی أرفع المواضع وأطهرها وأنفسها وأکرمها نفی النوم عنهم لکونو نقصاً فی حالتهم، فالخیر کل الخیر فی الیقظة، والشر کل الشر فی النوم والغفلة، فمن أکل بهواه أکل کثیراً فشرب کثیراً فنام کثیرا فندم کثیراً طویلا وفاته خیر کثیر، ومن أکل قلیلاً من الحرام کان کمن أکل کثیراً من المباح بهواه، لأن الحرام یغطی الإیمان فلا صلوة ولا عبادة ولا إخلاص، ومن أکل من الحلال کثیراً بالأمر کان کمن أکل منه قلیلا فی النشاط فی العبادة والقوة، فالحلال نور فی نور، والحرام ظلمة فی ظلمة، لا خیر فیه أکل الحلال بهواه بغیر الأمر، وأکل الحرام استجلبان للنوم، فلا خیر فیه.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے نیند کو اختیار کیا جو کہ جاگنے کا سبب تھا تو اس نے زیادہ نقصان والی اور ادنیٰ چیز اور موت سے لاحق ہونے والی چیز اور تمام بھلائیوں سے دور کرنے والی کو اختیار کر لیا ہے۔ اس لئے کہ نیند موت کی بہن ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے نیند جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نیند سے پاک ہے اور اس کے فرشتے بھی نیند نہیں کرتے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہیں اور اسی طرح جب مومنین اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت میں چلے جائیں گے تو ان کو بھی نیند نہیں آئے

www.waseemziyai.com

گی کیونکہ یہ اس وقت جنت کے ارفع واعلی مقامات پر فائز ہوں گے تو نیند ان کے حال میں نقص کا سبب بنے گی تو اللہ تعالی ان سے نیند کو دور کر دے گا۔

پس معلوم ہوا کہ نیند ساری کی ساری شر ہے اور ساری کی ساری بھلائی بیداری میں ہے۔

جس نے نفسانی خواہشات کے تحت کھانا بہت زیادہ کھالیا اور اسی طرح پانی بھی بہت زیادہ پی لیا تو وہ شخص بہت زیادہ سوئے گا اور بہت زیادہ شرمندگی اٹھائے گا اور بہت زیادہ خیر سے محروم ہو جائے گا۔اور جس نے تھوڑا سا حرام کھایا وہ ایسا ہے جس نے مباح کھانا اپنی نفسانی خواہش کے تحت کھایا، اس لئے کہ حرام کھانا ایمان کو ڈھانپ لیتا ہے۔

پس جس کا ایمان ڈھانپ لیا جائے تو اس کی نہ نماز درست اور نہ ہی عبادت وتقوی خالص ہوتا ہے،

اور جس نے حلال بہت زیادہ امر کے تحت کھایا وہ ایسا ہے جیسا اس نے عبادت میں تقوی اور قوت حاصل کرنے کے لئے تھوڑا سا کھایا ہو۔

پس حلال نور علی نور ہے اور حرام ظلمت درظلمت ہے۔حلال کو بغیر امر کے اپنی نفسانی خواہش کے تحت کھانے میں کوئی خیر نہیں ہے ،حلال بلا امر اور حرام کا کھانا نیند کا سبب ہے پس اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

جو اللہ تعالی کے ساتھ لین دین کرے

من مواصلة الحق عزّ وجلّ أن تواصل الفقراء بشيء من مالك ، أما علمت أن الصدقة معاملة مع الحق عزّ وجلّ الذى هو غنى كريم ، وهل يعامل الغنى الكريم من يخسر .تنفق لوجه الله عزّ وجلّ ذرة يعطيك جبلاً ، تنفق قطرة يعطيك بحراً .

ترجمہ

اللہ تعالی کے ساتھ لین دین کرنا یہ ہے کہ تو اپنے مال سے کسی فقیر کو کوئی چیز دے ،کیا تو جانتا نہیں ہے کہ صدقہ دینا یہ اللہ تعالی کے ساتھ لین دین کرنا ہے جو کہ غنی وکریم ہے، کیا کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو شخص غنی وکریم کے ساتھ لین دین کرے اس کو خسارہ ہو گیا ہو؟

تو اللہ تعالی کو راضی کرنے کے لئے ایک ذرہ خرچ کرے تو وہ تجھے ایک پہاڑ عطا فرمائے گا، اور اگر تو اس کی راہ میں ایک قطرہ دے گا تو وہ تجھے ایک سمندر عطا فرمائے گا۔

نعمت ومصیبت کے متعلق الامام الجیلانی فرماتے ہیں

قال رضى الله تعالى عنه و أرضاه :لا تخلو حالتک إما أن تكون بلية أونعمة .فإن كانتبلية فتطالب فيها بالصبر، وهو الأدنى، والصبر وهو أعلى منه .ثم الرضا والموافقة، ثم الفناء ،وهو للابدال، وإن كانت نعمة فتطالب فيها بالشكر عليها .والشكر باللسان والقلب والجوارح.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تو دو حالتوں سے خالی نہ ہوگا۔یا تو تجھ پر نعمت ہوگی

www.waseemziyai.com

یا تو مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ اگر تجھ پر مصیبت نازل ہوئی ہے تو تجھ سے صبر کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور پھر تجھ سے مصیبت پر راضی برضا رہنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالی نے کوئی انعام فرمایا ہے تو تجھ سے اس نعمت پر شکر کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور شکر زبان اور دل اور جوارح کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

☆......زبان سے شکر کیسے ہوگا؟

أما باللسان فالاعتراف بالنعمة أنها من الله عز وجل :وترك الإضافة إلى الخلق لا إلى نفسك وحولك وقوتك وكسبك ولا إلى غير من الذين جرت على أديهم، لأنك وإياهم أسباب وآلات وأداة لها، وإن قاسمها ومجريها وموجديها والشاغل فيها والمسبب لها وهو الله عز وجل والقاسم هو الله، والمجرى هو والموجد هو، فهو أحق بالشكر من غيره.

لا نظر إلى الغلام الحمال للهدية إنما النظر إلى الأستاذ المنفذ المنعم بها قال الله تعالى فى حق من عديم هذاالمنظر :)﴿يَعْلَمُوْنَ ظٰهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾سورة الروم: ۷)

فمن نظر إلى الظاهر والسبب ولم يجاوز علمه ومعرفته فهو الجاهل الناقص قاصر العقل، إنما سمى العاقل عاقلاً لنظره فى العواقب.

ترجمہ

زبان کے ساتھ شکر یہ ہے کہ بندہ یہ اعتراف کرے کہ اس پر جو نعمت ہوئی ہے یہ اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور اس نعمت کی نسبت لوگوں کی طرف بھی نہ کرے اور نہ ہی اپنی طاقت وقوت اور کسب کا ذکر کرے اور نہ ہی اپنے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے جیسا کہ لوگوں کی عادت ہے۔ اس لئے کہ تو اور وہ سارے کے سارے اسباب ہو، حقیقت میں اس نعمت کا بانٹنے والا اور اس کو جاری فرمانے والا، اور اس کو وجود بخشنے والا اور اس کا اصل مسبب وہ اللہ تعالی ہے، اور اس کا بانٹنے والا بھی وہی ہے، اور اس کو جاری فرمانے والا، اور اس کو وجود بخشنے والا وہی اللہ تعالی ہے، تو وہی زیادہ حقدار ہے اس بات کا کہ اس کا شکر ادا کیا جائے۔

اگر کسی لڑکے کو استاد کوئی تحفہ دے کر روانہ کرے کسی کے ہاں پہنچانے کے لئے تو جس کو وہ تحفہ دیا جا رہا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ تحفہ دینے والے یعنی اس استاد کی طرف نظر کرے نہ کہ اسی شاگرد کو ہی تحفہ دینے والا سمجھ بیٹھے اور اس کا شکریہ ادا کرنے لگ جائے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿يَعْلَمُوْنَ ظٰهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾سورة الروم: ۷)

ترجمہ

جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں۔

صرف ظاہر اور سبب کی طرف نظر رکھنا انسان کو علم ومعرفت سے دور رکھتا ہے۔ اور ایسا شخص خالص جاہل اور قاصر العقل ہے، اس کو عاقل تب کہا جائے گا جب یہ انجام کار کی طرف نظر کرے۔

www.waseemziyai.com

☆......شکر بالقلب

وأما الشكر بالقلب، فبالاعتقاد الدائم .والعقد الوثيق الشديد المتبرم .إن جميع ما بك من النعم والمنافع واللذات فى الظاهر والباطن فى حركاتك وسكناتك من الله عز وجل لا من غيره،ويكون شكر بلسانك معبراً عما فى قلبك .وقد قال عز وجل :)﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴾سورة النحل:٥٣)﴿

وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَه ظٰهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ﴾ سورة لقمان:٢٠)

وقال تعالى:﴿وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾سورة النحل :١٨)

فمع هذا لا يبقى لمؤمن منعم سوى الله تعالى.

ترجمہ

اور شکر بالقلب یہ ہے کہ یہ ہمیشہ ہمیشہ کا اعتقاد ہو اور یہی عقیدہ ہو کہ تمام نعمتیں اور منافع اور لذات جو ظاہر و باطن میں تیری حرکات وسکنات میں تجھے حاصل ہوتی ہیں وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اس کے علاوہ کسی اور کی طرف سے نہیں ہیں۔

اور زبان سے جو شکر ہے وہ اس کی تعبیر ہے جو کچھ دل میں (اگر دل میں شکر ہوگا تو زبان سے بھی ہوگا)

اور اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴾سورة النحل:٥٣)

اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو۔

﴿وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَه ظٰهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ﴾ سورة لقمان:٢٠)

اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔

﴿وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾سورة النحل :١٨)

اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پس ثابت ہوگیا کہ بندہ مومن کے لئے اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی انعام کرنے والا نہیں ہے۔

☆جوارح (اعضاء) کے ساتھ شکر

وأ مالشكر بالجوارح فبأن تحركها وتستعملها فى طاعة الله عز وجل دون غيره من الخلق، فلا تجيب أحداً من الخلق، فيما فيه إعراض عن الله تعالى، ويدا يعم النفس والهوى والإرادةوالأمانى وسائر الخليقة، كجعل طاعة الله أصلاً ومتبوعاً وإماماً وما سواهافرعاً وتابعاً ومأموماً، فإن فعلت غير ذلك كنت جائراً ظالماً حاكماً بغير حكم الله عز وجل الموضوع لعباده المؤمنين،وسالكاً غير سبيل الصالحين .قال الله عز وجل :)

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾سورة المائده :٤٤)

www.waseemziyai.com

فی آیة أخری :)﴿ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴾سورة المائده :۴۵) .وفی أخری :﴿وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴾سورة المائده :۴۷)

ترجمہ

اور بہرحال اعضاء وجوارح کے ساتھ شکر یہ ہے کہ اعضاء کو حرکت بھی اللہ تعالی کی اطاعت میں دی جائے اور ان کا استعمال بھی اسی کی فرمانبرداری میں ہو اور عام ہے نفس وخواہشات اور تمنائیں سب کچھ اسی کے تابع ہوں، اللہ تعالی کی اطاعت ہی اصل ہو اور وہی امام ہو اور اسی کو ہی متبوع بنایا جائے اور اس کے علاوہ باقی سب طاعتیں فرع اور ماموم وتابع ہوں۔

اگر تو نے اللہ تعالی کی اطاعت کو ترک کر کے کسی اور کی اطاعت کی تو پھر ظالم جابر اور اللہ تعالی کے حکم کے علاوہ پر فیصلہ کرنے والا ہوگا۔

اور اس کی راہ کی مخالفت کرنے والا ہوگا جو اللہ تعالی نے مومنین کے لئے جاری فرمایا ہے اور اس کے نیک بندوں کا راستہ ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے

﴿ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴾سورة المائده :۴۴)

اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا

﴿ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴾سورة المائده :۴۵)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا

﴿وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴾سورة المائده :۴۷)

اور چاہئے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

ترک مجاہدہ کا نقصان

و أما الكافر و المنافق و العاصی لما تركوا مجاهدة النفس و الهوی فی الدنیا و تابعوها، ووافقوا الشيطان تمرجوا فی أنواع المعاصی من الكفر و الشرك و ما دونهما حتی أتاهم الموت من غير الإسلام و التوبة، أدخلهم الله النار التی أعدت للكافرين فی قوله عزّ و جلّ)﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيۡٓ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ﴾سورة آل عمران :۱۳۱)

فإذا أدخلهم فيها و جعلها مقرهم ومصيرهم، فأحرقت جلوديم و لحومهم جدد لهم عزّ و جلّ جلوداً و لحوماً كما قال عزّ و جلّ)

www.waseemziyai.com

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾سورة النساء : ٥٥)

يفعل عزّ و جلّ بهم ذلك كما وافقوا أنفسهم وأهواء يهم فى الدنيا فى معاصيه عزّ و جلّ ، فأهل النار تجدد لهم كل وقت جلود و لحوم لإيصال العذاب و الآلا إلمهم و سبب ذلك مجايدة النفس و عدم موافقتها في دار الدنيا و هذا معنى قو ل النبى صلى الله عليه وسلم)الدنيا مزرعة الآخرة .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافر، منافق اور فاسق شخص جب نفس وخواہشات کے ساتھ مجاہدہ ترک کردیتا ہے اور شیطان کی موافقت کرتا ہے تو بہت سی اقسام کی برائیوں میں مبتلاء ہوجاتا ہے جن میں کفر و معاصی، اور شرک وغیرہ شامل ہیں۔

یہاں تک کہ اس کو موت اسلام اور توبہ پر نہیں آجاتی ، اور اللہ تعالی ایسے شخص کو دوزخ میں داخل فرماتا ہے اور دوزخ تو کافروں کی لئے تیار کی گئی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾سورة آل عمران : ١٣١)

اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

جب ان کو دوزخ میں داخل کردیا جائے گا اور دوزخ کو ان کا ٹھکانہ بنادیا جائے گا پھر ان کے گوشت کو اور ان کی جلدوں کو جلایا جائے گا

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾سورة النساء : ٥٥)

ترجمہ

جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اللہ تعالی ان کے ساتھ ایسا ہی فرمائے گا جو انہوں نے اپنے نفسوں کے ساتھ کیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی ، اور اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے رہے ، پس اہل النار کی جلدیں ہر وقت نئی ہوتی رہیں گی اور ان کے جسموں کو عذاب پہنچتا رہے گا اور ان کو تکالیف کا سامنا ہوتا رہے گا۔

اس عذاب کا اصل سبب یہ ہے کہ اس نے دنیا میں مجاہدہ ترک کردیا تھا اور نفس کی موافقت کی اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان شریف

﴿الدنيا مزرعة الآخرة .).﴾

www.waseemziyai.com

کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ کا مطلب بھی یہی ہے۔

جنت کا داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملے گا

و کذلک لا یدخل أحد الجنة فی الآخرة بعمله، بل برحمة الله عزّ و جلّ، لکنه یعطی العباد فی الجنة الدرجات علی قدر أعمالهم .و قد ورد فی حدیث عائشة رضی الله عنها) أنها سألت النبی صلی الله علیه و سلم هل یدخل أحد الجنة بعمله فقال :لا برحمة الله، فقالت و لا أنت فقا ل و لا أنا إلا أن یتغمدنی الله برحمته و وضع یده علی هامته (و ذلک لأن الله عزّ و جلّ لا یجب علیه لأحد حق و لا یلزمه الوفاء بالعهد، بل یفعل ما یرید یعذب من یشاء و یغفر لمن یشاء ، و یرحم من یشاء ، فعال لمایرید و لا یسأل عما یفعل و هم یسئلون، یرزق من یشاء بغیر حساب بفضل رحمته و منته، ویمنع من شاء بعدله، و کیف لا یکون کذلک و الخلق من لدن العرش إلی الثری التی هی الأرض السابعة السفلی ملکه و صنعه، لا مالک لهم غیره و لا صانع لهم غیره، قال عزّ و جلّ :)یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَیْکُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللهِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ﴾سورة الفاطر:٣)﴿اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ﴾سورة النمل : ٦٠)﴿اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾سورة النمل : ٦١)﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ﴾سورة النمل : ٦٢)﴿اَمَّنْ یَّهْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ تَعٰلَی اللهُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴾سورة النمل:٦٣)﴿اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴾سورة النمل : ٦٤)قال تعالی :)﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴾سورة مریم : ٦٥)و قال تعالی :﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾سورة آل عمران : ٢٦)﴿تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾سورة آل عمران : ٢٧).

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں کوئی بھی شخص اپنے عمل کے ذریعے نہیں جا سکے گا جو بھی جنت جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے صدقے ہی جائے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جنت کے بلند و بالا درجات بندوں کو ان کے اعمال کے ذریعے ملیں گے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی شخص جنت میں اپنے عمل کے ذریعے جا سکے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص اپنے عمل کے ذریعے جنت نہیں

www.waseemziyai.com

جا سکے گا بلکہ جو بھی جنت جائے گا وہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کے فضل سے ہی جائے گا۔

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ بھی جنت میں اللہ تعالی کی رحمت کے ساتھ ہی جائیں گے یا عمل کی برکت سے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! میں جنت میں اللہ تعالی کی رحمت کے صدقے ہی جاؤں گا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالی پر کسی کا کوئی حق واجب نہیں ہے، اور نہ اس کے ذمے کسی وعدہ کو پورا کرنا لازم ہے (ہاں وہ خود اپنے ذمہ کرم پر لے لے تو اور بات ہے) بلکہ وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، جسے چاہے عذاب دے، اور جسے چاہے بخش دے، اور جس پر چاہے رحم فرمائے، اور جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے کوئی بھی نہیں پوچھ سکتا ہاں جس سے چاہے پوچھے۔ جس کو چاہتا ہے رزق عطا فرماتا ہے، اور بے حساب و بے شمار دیتا ہے، اور اپنے فضل و کرم کے صدقے میں عطا فرماتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق روک دیتا ہے۔ اور یہ کیسے نہ ہو عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک سب اسی کی ملکیت ہے اور وہی اس کا مالک و صانع ہے، ان چیزوں کا وہی مالک ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی مالک نہیں ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

☆......﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ سورة الفاطر: ٣)

اے لوگو اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

☆......﴿اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ﴾ سورة النمل : ٦٠)

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں۔

☆......﴿اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ سورة النمل : ٦١)

یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لئے لنگر بنائے اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں۔

☆......﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ سورة النمل : ٦٢)

یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی اور تمہیں زمین کے وارث کرتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو۔

www.waseemziyai.com

☆……﴿اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾سورۃ النمل:۶۳)

یا وہ جوتمہیں راہ دکھاتا ہے اندھیریوں میں خشکی اور تری کی اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ ان کے شرک سے۔

☆……﴿اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾سورۃ النمل : ۶۴)

یا وہ جوخلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جوتمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

☆……﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبٰدَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا﴾سورۃ مریم : ۶۵)

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک (وہ اللہ ہے) تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو۔

☆……﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾سورۃ آل عمران : ۲۶)

یوں عرض کر اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

☆……﴿تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾سورۃ آل عمران : ۲۷)

تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔

سالک اللہ تعالی سے کب تک سوال نہ کرے؟

قال رضی اللہ تعالی عنه و أرضاه :لا تطلبنّ من الله شيئاً سوى المغفرة للذنوب السابقةو العصمة منها فى الأيام الآتية اللاحقة، و التوفيق لحسن الطاعة، و امتثال الأمر و الرضا بمرالقضاء، و الصبر على شدائد البلاء، و الشكر على جزيل النعماء و العطاء، ثم الوفاة بخاتمةالخير، و اللحوق بالأنبياء و الصديقين و الشهداء و الصالحين و حسن أولئك رفيقاً و لا تطلب منه الدنيا و لا كشف الفقر و البلاء إلى الغناء و العافية، بل الرضا بما قسم و دبر، و اسأله الحفظ الدائم على ما أقامك فيه و أحلك و ابتلاك، إلى أن ينقلك منهاإلى غيره و ضده، لأنك لاتعلم الخير فى

www.waseemziyai.com

أيهما، في الفقر أو في الغناء، في البلاء أو في العافية، طوى عنك علم الأشياء وتفرد هو عزّ و جلّ بمصالحها و مفاسدها.

فقد ورد عن عمر بن الخطاب رضي الله عنو :لا أبالي على أي حا أصبح، على ما أكره أو على ما أحب، لأني لا أدري الخير في أيهما .

قال ذلك لحسن رضاه بتدبير الله عزّ و جلّ، والطمأنينة على اختياره و قضائوه .قال الله تعالى :)

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾سورة البقرة : ٢١٦)

كن على هذاالحال إلى أن يزول ا و تنكسر نفسك فتكون ذليلة مغلوبة تابعة ثم تزول إرادتك و أمانيك، و تخرج الأكوان من قلبك و لا يبقى في قلبك شىء سوى الله تعالى، فيمتلء قلبك بحب الله تعالى، و تصد إرادتك في طلبه عزّ و جلّ فيرد إليك الإرادة بأمره بطلب حظ من الحظوظ دنيوية و أخروية، فحينئذ تسأله عزّ و جلّ بذلك و تطلبه تمتثل لأمره، إن أعطاشكرتو و تلبست به، و إن منعك لم تتسخط عليه و لم تتغير عليه في باطنك و لا تتهمه في ذلك ببخل، لأنك لم تكن طلبته بهواك و إرادتك، لأنك فارغ القلب عن ذلك غير مريد له، بل ممتثلاً لأمره بالسؤل و السلام.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالی مانگے تو

☆......پچھلے گناہوں سے معافی مانگ ☆......آنے والے دنوں میں گناہوں سے بچنے کی توفیق مانگ ☆......اور اللہ تعالی حسن طاعت کی توفیق مانگ ☆......اس کے حکم کو پورا کرنے کی توفیق اور اس کے فیصلے پر راضی رہنے کی بھیک مانگ۔☆......مصیبتوں پر اور سختیوں پر صبر کی توفیق مانگ ☆......اللہ تعالی کی عطا اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق کا سوال کر۔☆......اللہ تعالی سے خاتمہ بالخیر کی دعا مانگ ☆......انبیاء کرام علیھم السلام اور صدیقین وشہداء اور صالحین معیت مانگ کیونکہ یہی بہترین رفیق ہیں۔

☆......اور اللہ تعالی سے بلاؤں کے دور ہونے اور عافیت اور امیر ہونے کی دعا نہ مانگ۔

بلکہ وہ جو عطا فرمائے اس پر راضی رہ، اور اس سے ہمیشہ اس مقام کی حفاظت کی دعا مانگ جو وہ تجھے عطا فرمائے، اور جس حال میں وہ تجھے رکھے اس سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونے کی دعا نہ مانگ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ تیرے لئے کیا بہتر ہے، فقر بہتر ہے یا غنا بہتر ہے، اور مصیبت بہتر ہے یا عافیت بہتر ہے، تجھے اس علم سے نا آشنا رکھا گیا ہے، اللہ تعالی ہی تیرے نفع کی چیز اور تیرے نقصان کی چیز بہتر جاننے والا ہے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں نے صبح کس حال میں کی ہے، اور شام کس حال میں کی ہے میں اس حال کو پسند کرتا ہوں یا ناپسند کرتا ہوں اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ خیر کس میں ہے۔

حضرت سیدنا الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس لئے فرمایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنے والے اور اس اختیار و قضاء پر مطمئن رہنے والے تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

﴿کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ وَھُوَ کُرۡہٌ لَّکُمۡ وَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَھُوۡا شَیۡـًٔا وَّھُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ وَعَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡـًٔا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾سورة البقرة : ٢١٦)

تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اسی حال پر تب تک رہ جب تک تیری خواہشات ختم نہ ہو جائیں اور تیرا نفس ٹوٹ نہ جائے اور وہ ذلیل و مغلوب اور تیرا تابع ہو جائے، پھر تیرا ارادہ اور تیری خواہشات ختم ہو جائیں، اور سارا جہان تیرے دل سے نکل جائے، اور تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہ رہے، پھر تیرے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر دیا جائے، اور تیرا دل خالص مولا تعالیٰ کا طالب بن جائے، اور لذات دنیویہ تیرے دل سے نکل جائیں۔تب تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور وہ بھی اس لئے کہ تو اس کے حکم پر عمل کر رہا ہے، اگر وہ تجھے عطا فرمادے تو شکر کر اور اگر نہ عطا فرمائے تو تیرے دل میں تغیر نہ آئے اور تو اس پر بخل کی تہمت نہ لگائے، اس لئے کہ تو نے تو اپنی خواہش پر اس سے طلب ہی نہیں کیا تھا، اس لئے کہ تو اپنے دل میں کوئی ارادہ ہی نہیں رکھتا، اور تو نے تو سوال ہی اس لئے کیا تھا کہ اس کا حکم تھا۔

شکوہ کسی حال میں بھی کرنا جائز نہیں ہے

قال رضی اللہ تعالی عنہ و أرضاہ : لا یخلو إما أن تکون مریداً أو مراداً،فإن کنت مریداً فأنت محمل و حما ل یحمل کل شدید و ثقیل، لأنک طالب و الطالب مشقوق علیہ حتی یصل إلی مطلوبہ یظفر بمحبوبہ و یدر مرامہ، و لا ینبغی لک أن تنفر من بلاء ینزل بک فی النفس و المال و الأہل و الولد، إلی أن یحط عنک الأعمال، و یزال عنک الأثقال، و یرفع عنک الآم و یزال عنک الأذی و الإذلال، فتصان عن جمیع الرذائل و الأدران و الأوساخ و المہانات و الافتقار إلی الخلیقة و البریات، فتدخل فی زمرة المحبوبین المدللین المرادین.

و إن کنت مراداً فلب تتہمن الحق عزّ و جلّ فی إنزا البلیة بک أیضاً، و لا تشکن فی منزلتک و قدر عندہ عزّ و جلّ، لأنہ قد یبتلیک لیبلغک مبلغ الرجل، و یرفع منزلتک إلی مناز ل الأولیاء .

أتحب ما یحط منزلتک عن منازلہم و درجاتک عن درجاتہم و أن تکون خلعتک و أنوار نعیمک دون ما لہم، فإن رضیت أنت بالدون فالحق عزّ و جلّ لا یرضی لک بذلک :قا ل تعالی :﴿وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾سورة البقرة : ٢١٦)یختار لک الأعلی و الأسنی و الأرفع و الأصلح و أنت تأبی.فإن قلت: کیف یصلح ابتلاء المراد مع ھذا النعیم و البیان مع أن الابتلاء إنماھو للمحب، و المدلل إنما ھو المحبوب.

لا خلا ف ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم کان سید المحبوبین أشد الناس بلاء ، و قد قا ل صلی اللہ علیہ

www.waseemziyai.com

و سلم):لقد خفت فی الله ما لا یخافه أحد، و لقد أوذیت فی الله لم یؤذه أحد، و لقدأتی علی ثلثون یوماً و لیلة و ما لنا طعام إلا شیء یواریه إبط بلال (و قد قال صلی الله علیه وسلم)إنا معاشر الأنبیاء أشد الناس بلاء ثم الأمثل فالأمثل (و قد قال صلی الله علیه و سلم أنا أعرفکم بالله و أشدکم منه خوفاً (فکیف یبتلی المحبوب و یخوف المدلل المراد و لم یکن ذلک إلا بما أشرنا إلیه من بلوغ المنازل العالیة فی الجنة لأن المنازل فی الجنة لا تشید و لا ترفع بالأعمال فی الدنیا.

الدنیا مزرعة الآخرة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تو اس بات سے کبھی بھی خالی نہیں ہوگا کہ تو مرید ہوگا یا مراد ہوگا۔

☆......اگر تو مرید ہے تو۔۔

اگر تو مرید ہے تو پھر تو محمل (سواری) حمال (بوجھ اٹھانے والا) ہے۔اس لئے کہ تو طالب ہے اور طالب کو مصیبتیں اٹھانی پڑتی ہیں جب تک کہ وہ اپنے محبوب کو نہ پالے اور اپنا مقصد پانے میں کامیاب نہ ہوجائے۔

اور تیرے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اگر تیرے مال ونفس واہل اور اولاد میں کوئی مصیبت آئے اور تو متنفر ہوجائے تب تک کہ تیرے سارے بوجھ اتار نہ دئے جائیں اور تجھ سے تمام درد وآلام دور نہ کردئے جائیں اور تجھے تمام رذائل اور میل کچیل سے اور توہین آمیز اشیاء سے،اور مخلوق کی طرف احتیاج سے محفوظ نہ کردیا جائے، پھر کہیں جاکر تو محبوبین کے مقام اور مرادین کے مقام تک پہنچ سکے گا۔

☆......اگر تو مراد ہے تو۔۔

اور تو مراد ہے اور تجھ پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو تو حق تعالی پر تہمت نہ رکھ اور تو اپنے مرتبہ ومقام کی شکایت نہ کر،اس لئے وہ تجھے مصیبت میں مبتلاء کرکے تیری منزلت اونچی کرکے درجہ اولیاء تک پہنچانا چاہتا ہے۔

کیا تو یہ پسند کرتا ہے تو اولیاء اللہ کے درجہ سے دور کردیا جائے،اور تجھے جو اس نے خلعت مراد عطا فرمائی ہے اور تجھ پر اپنے نعمتوں کے انوار کی بارش کی ہے اس کو تجھ سے دور کردے،اگر تو اس پر راضی ہوتا ہے تو ہوجاو گرنہ اللہ تعالی تو تیرے لئے یہ پسند نہیں فرماتا بلکہ وہ تو تجھے اونچا مقام دینا چاہتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾سورة البقرة : ٢١٦)

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وہ تو تیرے لئے اعلی،ارفع،اسنی،اور اصلح چیز کو پسند فرماتا ہے اور تو ہے کہ انکار کرتا ہے۔

اگر تو یہ کہے کہ یہ بات کیسے درست ہوسکتی ہے کہ یہ بندہ مراد ہے اور مراد کو اس کا چاہنے والا مصیبت میں مبتلاء کردے حالانکہ وہ

www.waseemziyai.com

محبت بھی ہے اور مدلل بھی ہے؟

جواب:

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہی تمام لوگوں سے زیادہ تکالیف آئی ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنا مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ڈرایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا، اور جتنا مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکالیف پہنچی ہیں اتنی کسی اور کو نہیں پہنچیں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ اور بلال پر ایسے تیس دن آئے ہیں کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ تکالیف انبیاء علیہم السلام کو پہنچی ہیں پھر جو ان کے قریب ہوں اور پھر جو ان کے قریب ہوں۔

اور یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔

پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ محبوب کو آزمائش میں مبتلاء نہ کیا جائے اور مراد کو خوف نہ دلایا جائے۔ ہم اسی بات کی طرف اشارہ کر آئے ہیں کہ اسی سے جنت کے بلند مقامات اسی سے ملیں گے کیونکہ جنت کا داخلہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہوگا اور جنت میں درجات کی بلندی تو اعمال کے ذریعے ملے گی۔ اور دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

اخلاص آہستہ آہستہ آتا ہے

نادر من كل نادر من يخلص من أو أمره إلى آخره .الصبيان في ،أوّل أمرهم يكذبون ويلعبون بالتراب والنجاسات ، ويوقعون أنفسهم في المهالك ، ويسرقون من آبائهم وأمهاتهم ، ويمشون بالنميمة ، وكلما دبّ العقل فيهم تركوا شيئاً فشيئاً وتأدبوا بالآباء والأمهات والمعلمين .

ترجمہ

یہ بات بہت نادر ہے کہ کوئی شخص ابتداء سے لیکر انتہاء تک مخلص ہو۔ جس طرح بچے اپنے امر کی ابتداء میں جھوٹ بھی بولتے ہیں، اور مٹی اور گندی چیزوں کے ساتھ بھی کھیلتے ہیں، اور اپنے آپ کو ہلاکت خیز چیزوں میں مبتلاء کر بیٹھتے ہیں، اور اپنے ماں باپ کی چوری بھی کر لیتے ہیں، اور چغلی بھی کرتے ہیں، اور جب ان کو عقل آتی ہے تو وہ غلط حرکات آہستہ آہستہ ترک کرتے جاتے ہیں اور اپنے ماں باپ اور اپنے استاد سے ادب سیکھ جاتے ہیں۔

اسی طرح کوئی بھی شخص ہو نیکی کی راہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کو بالآخر اخلاص کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

فائدہ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی عالم دین ہو اگرچہ اپنے ابتداء امر میں اس کو اخلاص کی دولت نصیب نہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک موت نہیں دیتا جب تک کہ وہ اس کے دین کے ساتھ مخلص نہ ہو جائے۔

www.waseemziyai.com

یہی معاملہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جو نیکی کی راہ پر چلتے ہیں اگر چہ پہلے پہلے وہ ریا کار ہی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالی ان کو بھی اخلاص کی دولت نصیب فرماتا ہے۔

تین چیزوں سے بچو

احذروا من الغيبة .فإنها تأكل الحسنات . ومن عرف بها قلّت حرمتُه عند الناس .واحذروا من النظر بشهوة .فإنه يزرع المعصية فى قلوبكم ، وعاقبته غير محمودة فى الدنياوالآخرة .واحذروا من اليمين الكاذبة ،تُذهب بركة الأموا ل.

ترجمہ

غیبت سے بچو کیونکہ یہ نیکیوں کو کھا جاتی ہے اور جس شخص کی مشہوری ہو جائے کہ یہ غیبت کرتا ہے اس کی لوگوں کے ہاں عزت کم ہو جاتی ہے، اور تو بدنگاہی سے بھی بچ، کیونکہ یہ تمھارے دلوں میں معصیت کو پیدا کر دے گی، اور ایسے بندے کا دنیا و آخرت میں انجام اچھا نہیں ہوگا، اور تم جھوٹی قسم کھانے سے بھی بچو، کیونکہ یہ مال میں سے برکت کو ختم کر دیتی ہے۔

مکمل علاج کب ہوگا؟

الله عزّ وجلّ خلق الدواء والداء ؛ المعاصى داء والطاعة دواء الظلم داء والعدل دواء .والخطأ داء والصواب دواء.ومخالفة الحق عزّ وجلّ داء والتوبة من سُكر الذنوب دواء .إنمايتم لك الدواء إذا فارقت الخلق بقلبك ووصلته بربك عزّ وجلّ.

ترجمہ

اللہ تعالی نے بیماری اور دواء کو پیدا فرمایا، گناہ بیماری ہے، اور طاعت دوا ہے، ظلم بیماری اور عدل دوا ہے، خطاء بیماری اور درستگی دوا ہے، اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت بیماری ہے اور گناہوں کے نشے سے توبہ کرنا دوا ہے، بے شک تیرا مکمل علاج تب ہوگا جب تو اپنے دل کے ساتھ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اپنے رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرو

توبوا إلى الله عزّ وجلّ واعتذروا إليه ، واعترفوا بذنوبكم بينكم وبينه، وتضرعوا بين يديه إيش بين أيديكم ؟، لو عرفتم لكنتم على غير ما أنتم عليه ، تأدبوا بين يدى الحق عزّ وجلّ كماكان يتأدب من سبقكم.

ترجمہ

اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرو، اور اس کی بارگاہ میں عذر خواہی کرو، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرو، اور اس کی بارگاہ میں عاجزی کرو، تمھارے سامنے ہے کیا؟ اگر تم رب تعالی کی معرفت حاصل کر لیتے تو آج تمھاری حالت یہ نہ ہوتی، تم اللہ تعالی کی بارگاہ کے آداب سیکھو جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے سیکھے۔

www.waseemziyai.com

مومن اور منافق کی خوراک میں فرق

اقنع باليسير ووطّن نفسک عليه ، إذا قنعت باليسير ما تهلک نفسک ، ولا يفوتها ما قسم لها .

كان الحسن البصری رحمة الله عليه يقول: المؤمن يتقوّت والمنافق يتمتع ، يكفى المؤمن ما يكفى العنيزة كفٌّ من حشفٍ وشربة ماء .

المؤمن يتقوّت لأنه فی الطريق ما وصل إلى المنزل ، والمنافق لا منزل له لا مقصد له. ما أكثر تفريطكم فی الأيام والشهور ، تقطعون الأعمار بلا نفع، أراكم لا تفرطون فی دنياكم وتفرطون فی أديانكم .

ترجمہ

تو تھوڑے سامان پر ہی قناعت کر لے، اور اپنے نفس کو اسی پر قابو رکھ، اور جب تو تھوڑے پر قناعت کرے گا تو تیرا نفس ہلاک نہیں ہوگا، اور جو تیری قسمت میں ہے وہ بھی تجھے ضرور ملے گا۔ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن تو صرف گزارے کے لئے خوراک لیتا ہے جب کہ منافق پورا پورا نفع اٹھاتا ہے، مومن کے لئے اتنا ہی کافی ہوتا ہے جتنا ایک بکری کے لئے کافی ہوتا ہے ایک مٹھی بھر کھجور اور تھوڑا سا پانی۔ مومن گزارے کی خوراک اس لئے لیتا ہے کہ وہ راستے میں ہے اور مسافر ہمیشہ تھوڑا سامان لیتا ہے، کیونکہ اس نے منزل تک پہنچنا ہوتا ہے، جب کہ منافق کی نہ کوئی منزل ہے اور نہ ہی کوئی مقصد۔

تم اپنے دنوں اور مہینوں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو، اور تم اپنی زندگیاں بغیر کسی کام کے ضائع کر رہے ہو۔ میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے دنیاوی کاموں میں کوئی بھی کوتاہی نہیں کرتے ہو جبکہ اپنے دین کے معاملے میں بہت کوتاہیاں کرتے ہو۔

جب دل درست ہو جائے تو۔۔۔

إذا صح القلب امتلاء رحمة وشفقة على الخلق .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انسان کا دل صحیح ہو جائے تو اللہ تعالی اس کے دل میں مخلوق کے بارے میں شفقت ورحمت بھر دیتا ہے۔

صدیق کون ہے؟

الصديق يترک الكبائر والصغائر ، ثم يدقق ورعه بترک الشهوات ثم المباح المشترک ، ويطلب الحلال المطلق.

ترجمہ

صدیق وہ جو کبیرہ وصغیرہ گناہوں کو ترک کر دیتا ہے اور پھر تقوی میں اتنی باریک بینی سے کام لیتا ہے کہ شہوات کو بھی ترک کر دیتا ہے، پھر مباح چیزوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے، اور حلال مطلق طلب کرتا ہے۔

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم کا قول

اسمع قول بعضهم رحمة الله عليه: كن فی الدنيا كمن يداوی جرحه ويصبر على مرارة الدواء رجاء

www.waseemziyai.com

لزوال البلاء ؛ كلُّ البليات والأمراض من شركك بالخلق ورؤيتهم فى الضر والنفع والعطاء والمنع ، وكلُّ الدواء وزوال البلاء فى الخروج عن الخلق من قِبَلِك ، وعزمك عند نزول الأقضية والأقدار ، وأن لا تطلب الرياسة على الخلق والعلو عليهم ، وأن يتجرد قلبك لربك عزّ وجلّ .

ترجمہ

تو بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم کا قول سن وہ فرماتے ہیں: تو دنیا میں ایسے ہو جا جیسے کوئی شخص بیماریوں کا علاج کرواتا ہے اور کڑوی دوا بھی بڑے صبر کے ساتھ کھاتا رہتا ہے اس امید پر کہ اس کا مرض دور ہو جائے۔

تیری ہر بیماری اور ہر مصیبت اس وجہ سے ہے کہ تو ہر نفع ونقصان کے وقت مخلوق کی طرف دیکھتا ہے، اور دینے والا اور منع کرنے والا مخلوق کو ہی سمجھتا ہے۔ تیری ہر بیماری اور مصیبت دور ہو جائے گی جب تو اپنے دل سے مخلوق کو نکال دے گا، اور یہ بھی تیرے لئے لازم ہے کہ تو مخلوق پر ریاست بھی طلب نہ کر، اور ان پر برتری کا بھی خواہش مند نہ ہو، اور یہ کہ تو اپنے دل کو اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف متوجہ کر لے۔

مومن وکافر کا فرق

المؤمن يتزود والكافر يتمتع ؛ المؤمن يتزود لأنه على طريق يقنع باليسير من ماله ويقدم الكثير إلى الآخرة ، يترك لنفسه بقدر زاد الراكب بقدر ما يحمله .كل ماله فى الآخرة ، كل قلبه وهمته هناك هو منقطع القلب هناك من الدنيا. يبعث جميع طاعاته إلى الآخرة لا إلى الدنيا وأهلها إن كان عنده طعام طيب يؤثر به الفقراء ، يعلم أنه فى الآخرة يُطْعَمُ خيراً منه.

ترجمہ

مومن دنیا سے صرف اتنا لیتا ہے جتنا گزارہ ہو جائے اور کافر نفع اٹھاتا ہے، اور مومن راستے پر ہو تو تھوڑے سے مال پر قناعت کرتا ہے اور باقی مال اپنی آخرت کے لئے بھیجتا ہے، اور اپنی ذات کے لئے صرف اتنا رکھتا ہے جتنا ایک مسافر کو ضرورت ہوتی ہے، اور جتنا وہ اٹھا سکے، اور اس کے علاوہ سارا مال آخرت کے لئے بھیج دیتا ہے، اور اس کی ساری ہمت وکوشش آخرت کے لئے ہوتی ہے، اور مومن دنیا سے دل منقطع کر لیتا ہے، اپنی ہر ہر نیکی آخرت کے لئے کرتا ہے، نہ تو دنیا کے لئے کچھ کرتا ہے اور نہ ہی دنیا داروں کے لئے کچھ کرتا ہے، اگر اس کے پاس کچھ حلال مال ہو تو اس کو فقراء پر خرچ کر دیتا ہے کیونکہ یہ جانتا ہے کہ اس سے بہتر اس کو آخرت میں ملے گا۔

اے حق تعالی سے منہ موڑنے والے!

يا معرضاً عن الحق عزّ وجلّ وعن الصديقين من عباده .مقبلاً على الخلق مشركاً بهم .إلى متى إقبالك عليهم ، إيش ينفعونك ليس بأيديهم ضرر ولا نفع ، ولا عطاء ولا منع .لافرق بينهم وبين سائر الجمادات فيما يرجع إلى الضرر والنفع ،المعطى والمانع واحد ، الخالق والرازق هو الله عزّ وجلّ .هو خالق السموات والأرض وما فيهن وما بينهما.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے حق تعالی سے منہ موڑنے والے! تو کب تک اللہ تعالی اور اس کے نیک بندوں سے منہ موڑے رہے گا؟ اور تو خلق کی طرف متوجہ رہے گا اور ان کو شریک کرتا رہے گا۔ اور کب تک انکی جانب متوجہ رہے گا۔

تجھے کیا نفع دیتے ہیں؟ ان کے ہاتھ میں نہ تو کوئی ضرر ہے اور نہ ہی کسی کو نفع دے سکتے ہیں، اور عطا کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سے کوئی چیز روک سکتے ہیں، ان میں اور سارے جمادات میں کوئی فرق نہیں ہے، نفع ونقصان دینے اور نہ دینے میں سب برابر ہیں۔ دینے والا اور روکنے والا اللہ تعالی ہے، خالق و مالک ورازق اللہ تعالی ہے، وہی خالق ہے آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اللہ تعالی کے نیک بندوں کے پاس جانا بھی اللہ تعالی کی بارگاہ میں آنا ہے، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا کہ تو کب تک اللہ تعالی اور اس کے نیک بندوں سے منہ موڑے رہے گا؟

جسے اللہ تعالی پسند فرمالے

إذا أراد الله تعالى بعبد من عبيده خيراً علّمه ، ثم ألهمه العمل والإخلاص ، ومنه أدناه ، وإليه قرّبه ، وعرّفه وعلّمه علم القلوب

ترجمہ

جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو علم عطا فرماتا ہے، پھر اس کو عمل اور اخلاص کی دولت عطا فرماتا ہے، اور اس کو اپنے قریب کر لیتا ہے، اور اس کو اپنی معرفت عطا فرما دیتا ہے، اور اس کو علم القلوب عطا فرماتا ہے۔

متقی علماء کرام کی صحبت میں رہو

اصحبوا العلماء المتقين فإن صحبتكم لهم بركة عليكم ، ولا تصحبوا العلماء الذين لايعملون بعلمهم ، فإن صحبتكم لهم شؤ م عليكم .

إذا صحبت من هو أكبر منك في التقوى والعلم ، كانت صحبتك له بركة عليك ، وإذاصحبت من هو أكبر منك في السن ولا تقوى له ، ولا علم له ، كانت صحبتك له شؤماً عليك .

ترجمہ

تم متقی علماء کرام کی صحبت میں رہو، کیونکہ ان کی صحبت تمھارے لئے باعث برکت ہے، اور ان علماء کی صحبت میں نہ بیٹھو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے، یقیناً ان کی صحبت تمھارے لئے نحوست کا سبب ہوگی، اور جب تم اس شخص کے پاس بیٹھو گے جس کا علم اور تقوی تم سے زیادہ ہے تو اس کی صحبت تمھارے لئے باعث برکت ثابت ہوگی۔ اور جب تم ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھو گے جس کی عمر تم سے زیادہ ہوگی اور علم وتقوی سے وہ خالی ہو تو تمھارے لئے اس کی صحبت باعث نحوست ہوگی۔

بلا علم خلوت نشینی اختیار کرنا کیسا؟

يا من اعتزل بزهده مع جهله تقدم واسمع ما أقول :يا زهادَ الأرض تقدموا ، قد قعدتم في خلواتكم من غير أصل ، ما وقعتم بشيء ، تقدموا والقطوا ثمار الحِكَمِ رحمكم الله.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے وہ شخص جو زہد کے سبب اپنی جہالت کے ساتھ خلوت نشین ہو گیا ہے، تو ادھر آ اور سن جو بھی تجھ سے کہوں، اے زمین میں رہنے والے زاہدو! آگے بڑھو، تم گوشہ نشین ہو گئے ہو بلا دلیل کے، تم کس چیز میں مبتلاء ہو گئے ہو؟ ادھر آؤ، اور حکمت کے پھل جمع کرلو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

اپنا عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرو

اعمل لله عزّ وجلّ ولا تعمل لغيره، اترك له ولا تترك لغيره؛ العمل لغيره كفر، والترك لغيره رياء، من لا يعرف هذا، ويعمل غير هذا، فهو في هوس.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو، اور اس کے علاوہ کسی لئے عمل نہ کرو، کوئی عمل چھوڑو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑو، اور اس کے علاوہ کسی اور کے لئے کوئی عمل نہ چھوڑو، اس کے غیر کے لئے عمل کرنا کفر ہے اور اس کے غیر کے لئے کوئی عمل ترک کرنا ریا ہے، جو شخص یہ نہیں پہچانتا اور عمل اس کے علاوہ کرتا رہا تو وہ شخص ہوس میں مبتلاء ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے سیکھو

عن بعضهم أنه قال: وافق الحق عزّ وجلّ في الخلق ولا توافق الخلق في الحق. تعلموا موافقة الحق عزّ وجلّ من عباده الصالحين الموافقين.

ترجمہ

بعض مشائخ کرام کا قول ہے کہ مخلوق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرو، اور مخلوق کے معاملے میں مخلوق کے ساتھ موافقت نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرنا اس کے نیک بندے جو موافقین ہیں ان سے سیکھو۔

بازار جانے والے لوگوں کی اقسام

قال رضي الله تعالى عنه و أرضاه: الذين يدخلون الأسواق من أهل الدين و النسك في خروجهم إلى أداء ما أمر الله تعالى من صلوة الجمعة و الجماعة و قضاء حوائج تسنح لهم على أضرب:

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل دین جب بازار میں جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کے لئے ہی جاتے ہیں، جیسے نماز ادا کرنے کے لئے یا جمعہ ادا کرنے کے لئے، اور اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے۔

بازار جانے والوں کی کئی قسمیں ہیں

☆......پہلی قسم

منهم من إذا دخل السوق و رأى فيه من أنواع الشهوات و اللذات تقيد بهما و علقت بقلبه فتن، و كان ذلك سبب هلاكه و ترك دينه و نسكه و رجوعه إلى موافقة طبعه و إتباع هواه إلا أن يتداركه عزّ و

www.waseemziyai.com

جلّ برحمته و عصمته و إصباره إياه عنها فتسلم.

ترجمہ

ان میں سے جو لوگ بازار جاتے ہیں اور وہاں جا کر شہوات ولذات میں مبتلاء ہو جاتے ہیں اور ان کے دل فتنہ کا شکار ہو جاتے ہیں، یہی ان کی ہلاکت اور ان کے دین کو ترک کرنے کا سبب بنتی ہے، اور یوں وہ اپنی طبیعت کی موافقت اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے میں لگ جاتے ہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالی اپنی رحمت فرمائے اور ان کو گناہ سے بچالے اور ان کو صبر کی توفیق دے دے تو سلامت رہ سکتے ہیں۔

☆......دوسری قسم

و منهم من إذا رأى ذلك كاد أن يهلك بها رجع إلى عقله و دينه و تصبر و تجرع مرارة تركها، فهو كالمجايد ينصره الله تعالى على نفسه و طبعه و هواه، و يكتب له الثواب الجزيل في الآخرة . كما جاء في بعض الأخبار عن النبي صلى الله عليه و سلم أنه قا :ل) يكتب للمؤمنين بترك شهوة عند العجز عنها أو عند المقدرة سبعون حسنة (أو كما قال ﷺ.

ترجمہ

بازار جانے والوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو قریب ہے کہ وہ ہلاکت میں مبتلاء ہو جائیں وہ اپنی عقل اور اپنے دین کی رجوع کرتے ہیں اور سخت کڑوے گھونٹ بھر کر گناہ سے بچ جاتے ہیں، یہ لوگ اس مجاہد کی طرح ہیں جس کو اللہ تعالی نے اپنے نفس کے ساتھ لڑنے پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اپنی طبیعت اور ہوائے نفس کے پیچھے نہیں چلتے، انہیں لوگوں کے لئے اللہ تعالی کے ہاں آخرت میں بہت بڑا اجر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

جس شخص کو گناہ کی طاقت ہو اور وہ چھوڑ دے تو اللہ تعالی اس کے نامہ اعمال میں ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

☆......تیسری قسم

و منهم من يتناولها و يتلبس بها و يحصلها بفضل نعمة الله عزّ و جلّ التي عنده من سعة الدنيا و المال، و يشكر الله عزّ و جلّ عليها.

ترجمہ

بازار جانے والوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو صرف بازار جاتے ہیں اللہ تعالی نے جو کچھ ان پر دنیوی مال ودولت سے نوازا ہے اس سے کچھ خرید کر وہ بازار سے اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے واپس آجاتے ہیں۔

☆......چوتھی قسم

و منهم من لا يراها و لا يشعر بها، فهو أعمى عن ما سوى الله عزّ و جلّ، فلا يرى غيره، و أصم عما سواه فلا يسمع من غيره، عنده شغل عن النظر إلى غير محبوبه و اشتهائو، فهو في معزل عما العالم فيه فإذا

www.waseemziyai.com

رایته و قد دخل السو ق فسألته عما رأى في السو ق؟يقول: ما رأيت شيئاً.
نـعـم قد رأى الأشياء لكن قدر رآها ببصر رأسه لا ببصر قلبه و نظرة فجاء ت لا نظرة شهوة، نظرصورة لا نظر معنى، نظر الظاهر لا نظر الباطن، فبظاهره ينظر إلى ما في السوق و بقلبه ينظر إلى ربه عزّ و جلّ، إلى جلاله تارة و إلى جماله تارة أخرى.

ترجمہ

یہ وہ لوگ ہیں جو بازار تو جاتے ہیں مگر وہاں کچھ بھی نہیں دیکھتے، اللہ تعالی کے علاوہ ہر کسی سے انہوں نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں، اور اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی کوئی بات نہیں سنتے، انہوں نے اپنے کان ہر کسی سے بند کئے ہوئے ہیں، اور ان کی نگاہ ہر وقت ان کے محبوب (اللہ تعالی) کی طرف رہتی ہے۔ جب یہ لوگ بازار داخل ہوں اور تو ان کو بازار میں دیکھ لے تو ان سے پوچھ لینا کہ تم نے بازار میں کیا دیکھا ہے؟ تو ان کا یہی جواب ہوگا کہ ہم نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا، یہ لوگ بازار میں جو بھی دیکھتے ہیں وہ ظاہر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور باطن کی نظر ان کی ہمہ وقت ذات حق کی طرف مشغول رہتی ہے، دنیا کا جو بھی سامان دیکھتے ہیں یہ سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں دل کی آنکھیں اس دنیا سے بند رکھتے ہیں، اور دل کی آنکھیں ہمہ وقت اللہ تعالی کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ اور دل کی نگاہ کے ساتھ کبھی رب تعالی کا جلال دیکھتے ہیں تو کبھی اس کے جمال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

☆...... پانچویں قسم

و منهم من إذا دخل السوق امتلاء قلبه بالله عزّ و جلّ رحمة لهم، فتشغله الرحمة لهم عن النظر إلى ما لهم و بين أيديهم فهو في حين دخوله إلى حين خروجه في الدعاء و الاستغفار والشفاعة لأهله الشفقة و الرحمة عليهم و لهم، و عينه مغرورقة و لسانه في ثناء و حمد لله عزّو جلّ بما أ ولى الكافة من نعمه و فضله فهذا يسمى شحنة البلاد و العباد، و إن شئت سميته عارفاً و بدلاً و زاهداً و عالماً غيباً و بدلاً محبوباً مراداً و نائباً في الأرض على عباده، و سفيراً وجهبذاً و نفاذا و يادياً و مهدياً و دالاً و مرشداً فهذا الكبريت الأحمر و بيضة العقعق، رضوان الله عليه و على كل مؤمن مريد لله وصل إلى انتهاء المقام، و الله الهادى.

ترجمہ

یہ وہ لوگ ہیں جو بازار جاتے ہیں تو اللہ تعالی ان کے دلوں کو اپنی رحمت کے ساتھ بھر دیتا ہے اور اپنے رحمت کے ساتھ ان کی نظر دنیاداروں کے مال ومنال سے پھیر دیتا ہے، یہ لوگ جب گھر سے نکلتے ہیں تو استغفار کرتے ہوئے اور اپنے گھر کے لئے دعا کرتے ہوئے اور ان کے لئے دل میں شفقت لئے ہوئے، اور ان کی آنکھیں دنیا سے بند اور زبان اللہ تعالی کی حمد وثناء میں مصروف ہوتی ہے کیونکہ وہی ذات ہی مددگار ہے، اور اسی کا فضل وکرم ہے، ایسے لوگوں کو شہروں اور اللہ تعالی کے بندوں کا پہرے دار کہا جائے تو درست ہے، اور اگر تو ان کو عارف، بدل، محبوب، مراد، اللہ تعالی کے بندوں پر اس کا نائب، سفیر، جہاندیدہ، ہادی، مہدی، راہ دیکھانے والا، مرشد، کبریت احمر کہے تو درست ہے، اللہ تعالی ان سے راضی ہو اور ہر مومن پر جو بھی اللہ تعالی کو چاہنے والا ہے اللہ تعالی کرم کرے کہ وہ مقام منتہی

www.waseemziyai.com

تک پہنچ جائے اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا ہے۔

ولی اللہ کا لوگوں کے عیوب پر مطلع ہونا

قا ل رضی اللہ تعالی عنہ و أرضاہ :قد یُطلع اللہ تعالی ولیہ علی عیوب غیرہ و کذبہ و دعوتہ و شرکہ فی أفعالہ و أقوالہ و إضمارہ و نیتہ، فیغار ولی اللہ لربہ و لرسولہ و دینہ فیشتدغضب باطنہ ثم ظاھرہ حاضراً و غائباً، کیف یدعی السلامۃ مع العلل و الأوجاع الباطنۃوالظاھرۃ و کیف یدعی التوحید مع الشرک، و الشرک کفر و بعد عن قرب اللہ و ھو صفۃ العدوو الشیطان اللعین، و المنافقین المقطوع لھم بالدرک الأسفل من النار و الخلود فیھا فیجری علی لسان الولی ذکر عیوبہ و أفعال الخبیثۃ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے اولیاء کرام کو دوسروں کے عیوب پر مطلع کردیتا ہے اور اسی طرح ان کی کذب بیانی اور ان کے اقوال و افعال اور ان کی نیت میں موجود شرک سے آگاہی دے دیتا ہے، پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ولی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اپنے دین کی خاطر سخت جلال میں آجاتا ہے کہ یہ شخص ظاہری و باطنی روحانی بیماریوں کے باوجود صحت مندی کا دعوے دار ہے، اور یہ شخص شرک کرنے کے باوجود توحید کا دعویٰ کرتا ہے، حالانکہ شرک تو خالص کفر ہے اور کفر اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب ہے، اور یہ شیطان ملعون اور منافقین کی صفت ہے جن کا دوزخ کے نچلے درجے میں جانا یقینی ہے۔

پس ولی اللہ کی زبان پر ان کے عیوب اور ان کے افعال خبیثہ کا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الجیلانی:۱۰۳)

اپنے آپ کو پہچاننے سے رب کی پہچان ملتی ہے

قا ل رضی اللہ تعالی عنہ و أرضاہ :أول ما ینظر العاقل فی صفۃ نفسہ و ترکیبہ ثم فی جمیع المخلوقات و المبدعات فیستد ل بذلک علی خالقھا و بمدعھا، فإن الأشیاء کلھا موجودۃ بہ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صاحبِ عقل کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے آپ میں غور کرے اور اپنی ترکیب میں تفکر کرے، پھر ساری مخلوقات اور اللہ تعالیٰ کی ایجادات میں غور کرے، پھر اس کے خالق و مالک اور اس کے بنانے والے پر استدلال کرے۔ بے شک ساری اشیاء کو وجود بخشنے والا وہی ہے۔

اہل مجاہدہ کی دس خصلتیں

قال رضی اللہ تعالی عنہ و أرضاہ :لأھل المجاھدۃ و المحاسبۃ و أولی العزم عشرخصا ل جربوھا، فإذا أقاموھا و أحکموھا بإذن اللہ تعا لی وصلوا إلی المنازل الشریفۃ :

ترجمہ

www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مجاہدہ، اہل محاسبہ اور اولوالعزم کی دس خصلتیں ہیں، وہ ان پر کاربند ہوتے ہیں اور قائم رہتے ہیں اللہ تعالی کے حکم کے ساتھ تو پھر وہ اونچے اونچے درجات حاصل کر سکتے ہیں۔

☆......پہلی خصلت (قسم کھانے سے بچنا)

الأولی (أن لا یحلف باللہ عزّ و جلّ صادقاً و لا کاذباً عامداً و لا ساھیا، لأنہ إذا أحکم ذلک من نفسہ و عود لسانہ رفعہ ذلک إلی ترک الحلف ساھیاً و عامداً، فإذا اعتاد ذلک فتح اللہ لہ باب من أنوارہ یعرف منفعۃ ذلک فی قلبہ، و رفعہ فی درجۃ و قوۃ فی عزمہ و فی صبرہ و الثناء عند الإخوان، و الکرامۃ عند الجیران حتی یھتم بہ من یعرفہ و یھابہ من یراہ.

ترجمہ

پہلی خصلت یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نام کی قسم نہ کھائے خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، سچی ہو یا جھوٹی۔ جب وہ اپنے نفس کو اس پر قابو کر لے اور اپنی زبان کو اس کا عادی بنالے تو اللہ تعالی اس کو یہ درجہ عطا فرمائے گا کہ وہ قسم کبھی بھی نہیں کھائے گا جان بوجھ کر اور نہ ہی بھول کر۔

جب اس بات کا عادی ہو جائے گا تو اللہ تعالی اپنے انوار میں سے ایک باب اس پر کھولے گا تو وہ اپنے دل میں اس کے نفع کو پہچان لے گا، اور اللہ تعالی اس کے درجات کو بلندیاں عطا فرمائے گا اور اس کے عزم میں پختگی عطا فرمائے گا اور اس کو صبر کی توفیق بھی دے گا، اور دوستوں کے ہاں اس کے لئے اچھے الفاظ بھی بولے جائیں گے اور پڑوسیوں کے ہاں عزت بھی پائے گا اور جو بھی شخص اس کو دیکھے گا اس کی عزت کرے گا اور اس کے رعب سے مرعوب رہے گا۔

☆......دوسری خصلت (جھوٹ سے بچنا)

الثانیۃ (یجتنب الکذب لا ھازلاً و لا جاداً، لأنہ إذا فعل ذلک و أحکمہ من نفسہ و اعتادہ لسانہ شرح اللہ تعالی بہ صدرہ و صفا بہ علمہ، کأنہ لا یعرف الکذب، و إذا سمعہ من غیرہ عاب ذلک علیہ و عیرہ بہ فی نفسہ، و إن دعالہ بزوال ذلک کان لہ ثواب.

ترجمہ

دوسری خصلت یہ ہے کہ اس کو چاہئے کہ وہ جھوٹ سے بچے، نہ ہی مزاح میں بولے اور نہ ہی سنجیدگی میں، جب کوئی بندہ اپنے نفس کو جھوٹ سے روکنے میں کامیاب ہو جائے اور اپنی زبان کو جھوٹ سے پاک رکھنے کی عادت بنالے تو اللہ تعالی اس کو شرح صدر کی دولت سے مالا مال فرماتا ہے، اور اس کو علم کی دولت عطا فرماتا ہے گویا کہ وہ جھوٹ کو جانتا ہی نہیں ہے۔ اور جب کسی اور سے جھوٹ سنے بھی تو اس کو برا لگتا ہے۔ اور اگر وہ کسی ایسے شخص کے لئے دعا کرے جو جھوٹ بولتا ہے اللہ تعالی اس کو بھی جھوٹ سے بچالیتا ہے اور اس کو ثواب عطا فرماتا ہے۔

☆......تیسری خصلت (وعدہ خلافی سے بچنا)

الثالثۃ (أن یحذر أن یعد أحداً شیئاً فیخلفہ، و یقطع العدۃ البتۃ فإنہ أقوی لأمرہ و أقصد بطریقہ لأن

www.waseemziyai.com

الخلف من الكذب فإذا فعل ذلك فتح له باب السخاء و درجة الحياء وأعطى مودة في الصادقين و رفعة عند الله جل ثناؤه.

ترجمہ

تیسری خصلت یہ ہے کہ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ جس کسی کے ساتھ وعدہ کرے اس کو پورا کرے، اور اس کی خلاف ورزی نہ کرے، اس لئے کہ وعدہ کی خلاف ورزی کرنا بھی جھوٹ کہلاتا ہے، جب کوئی بندہ ایسا کرتا ہے یعنی وعدہ کر کے اس کو پورا کرتا ہے تو اللہ تعالی اس پر سخاوت اور حیاء کا دروازہ کھول دیتا ہے اور صادقین کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اور اللہ تعالی اپنے ہاں اس کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔

☆...... چوتھی خصلت (لعنت کرنے سے بچنا)

الرابعة (أن يجتنب أن يلعن شيئاً من الخلق، أو يؤذى ذرة فما فوقها، لأنها من أخلاق الأبرار و الصديقين، و له عاقبة حسنة في حفظ الله تعالى في الدنيا مع ما يدخر له من الدرجات، و يستنقذ من مصارع الهلاك، و يسلمه من الخلق، و يرزقه رحمة العباد، و يقربه منه عزّ و جلّ.

ترجمہ

چوتھی خصلت یہ ہے کہ مخلوق میں سے کسی پر لعنت نہ کرے یا کسی کو ایک ذرہ کے برابر بھی تکلیف نہ دے کیونکہ یہی ابرار اور صالحین کے اخلاق میں سے ہے اور یہی اچھی عاقبت ہے اللہ تعالی کی حفظ میں دنیا میں اور ساتھ ساتھ آخرت میں اس کے لئے بلند درجات ہیں اور اللہ تعالی اس کو ہلاکت کی گھاٹیوں سے بھی بچاتا ہے، اور مخلوق کے شر سے بھی محفوظ رکھتا ہے اور اس بندے کو بندوں پر رحمت کرنے کی توفیق بھی ملتی ہے اور اللہ تعالی کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے۔

☆...... پانچویں خصلت (بددعا کرنے سے بچنا)

الخامسة (أن يجتنب الدعاء على أحد من الخلق و إن ظلمه فلا يقطعه بلسانه و لا يكافئه بقول و لا فعل، فإن هذه الخصلة ترفع صاحبها إلى الدرجات العلى .و إذا تأدب بها ينال منزلة شريفة في الدنيا و الآخرة، و المحبة و المودة في قلوب الخلق أجمعين من قريب و بعيد، و إجابة الدعوة و الغلوة في الخلق، و عز في الدنيا في قلوب المؤمنين.

ترجمہ

پانچویں خصلت یہ ہے کہ مخلوق میں سے کسی پر بددعا نہ کرے اگرچہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، قول وفعل غرضیکہ کسی بھی طرح ان سے بدلہ نہ لے، بس یہی خصلت اس کو بلندی درجات تک لے جائے گی۔ اگر کوئی شخص یہ آداب اپنا لے تو دنیا اور آخرت میں اونچے درجے پالے گا، اور ساری مخلوق کے دل میں محبت ومودت ڈال دی جائے گی خواہ وہ اس سے دور ہوں یا قریب، اور دنیا میں مومنین کے دل میں اس کی عزت ڈال دی جائے گی۔

☆...... چھٹی خصلت (مسلمان کی تکفیر سے بچنا)

السادسة (أن لا يقطع الشهادة على أحد من اهل القبلة بشرك و لا كفر و لا نفاق، فإنه أقرب للرحمة،

www.waseemziyai.com

و أعلى في الدرجة وهى تما م السنة، و أبعد عن الدخو ل فى علم الله، و أبعد من مقت الله و أقرب إلى رضاء الله تعالى و رحمته فإنه باب شريف كريم على الله تعالى يورث العبدالرحمة للخلق أجمعين.

ترجمہ

اور چھٹی خصلت یہ ہے کہ اہل قبلہ میں کسی کو کفر وشرک ونفاق سے متہم نہ کر، یہی بات رحمت کے قریب ہے اور یہی بات درجات کو بلند کرنے والی ہے اور یہ کامل سنت ہے، اور یہی بات اللہ تعالی کی ناراضگی سے بچانے والی ہے اور اللہ تعالی کی رضا کے قریب کرنے والی ہے، اور بے شک یہی اللہ تعالی کے عزت وکرم کا کھلنے والا دروازہ ہے، اور یہی بات بندے کے مخلوق کے لئے مہربان ہونے کا موجب بنتی ہے۔

☆......ساتویں خصلت (گناہوں سے بچنا)

السابعة (أن يجتنب النظر إلى المعاصي و يكف عنها جوارحه، فإن ذلك من أسرع الأعما ل ثواباً فى القلب و الجوارح فى عاجل الدنيا، مع ما يدخره الله له من خير الآخرة .نسأل الله أن يمن علينا أجمعين و يعلمنا بهذه الخصال، و أن يخرج شهواتنا عن قلوبنا .

ترجمہ

ساتویں خصلت یہ ہے کہ انسان گناہوں میں پڑنے سے بچے، اور اپنے اعضاء کو بھی گناہوں سے بچائے اور یہی بات دل اور اعضاء کو گناہوں سے روک کر ثواب کمانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، اور اس کے ساتھ اللہ تعالی آخرت میں اس کے لئے خیر جمع فرمادیتا ہے۔

ہم اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں کہ ہم سب پر احسان فرمائے اور ہمیں یہ خصلتیں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، اور یہ کہ ہمارے قلوب سے شہوات کو نکال دے۔

☆......آٹھویں خصلت (مخلوق سے مشقت دور کرنا)

الثامنة (يجتنب أن يجعل على أحد من الخلق منه مؤنة صغيرة و لا كبيرة، بل يرفع مؤنه عن الخلق أجمعين مما أحتاج إليه و استغنى عنه، فإن ذلك تما م عزة العابدين و شرف المتقين، و به يقوى على الأمر بالمعرو ف و النهى عن المنكر، و يكون الخلق عنده أجمعين بمنزلة واحدة، فإذا كان كذلك نقله الله إلى الغناء و اليقين و الثقة به عزّ و جلّ، و لا يرفع أحداً سواه، و تكون الخلق عنده فى الحق سواء ، و يقطع بأن هذه الأسباب عز المؤمنين و شرف المتقين، و هو أقرب باب الإخلاص.

ترجمہ

آٹھویں خصلت یہ ہے کہ لوگوں کو چھوٹی یا بڑی مشقت میں ڈالنے سے بچے، بلکہ یہ لوگوں کی مشقتیں دور کرے، اور جہاں تک اس کو ضرورت ہو تو یہ لوگوں سے بے نیاز رہے بے شک اسی میں عابدین کی عزت ہے اور متقین لوگوں کا شرف ہے، اور اسی کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی قوت پیدا ہوگی، اور سارے لوگ اس کے نزدیک ایک ہی درجہ کے ہوں۔ تب اللہ تعالی غناء ویقین اور اپنی ذات پر بھروسہ کی نعمت سے مالا مال فرمائے گا اور سارے لوگ اس کے نزدیک برابر ہوں، بس یہ چیزیں اس کو مومنین والی عزت اور متقین

www.waseemziyai.com

والی شرف عطا کریں گی اور یہی بات اخلاص کے باب کے زیادہ قریب ہے۔

☆......نویں خصلت (لوگوں سے بے طمع ہو جانا)

التاسعة (ينبغي لو أن يقطع طمعه من الآدميين، و لا يطمع نفسه فيما في أديهم، فإنهاالعز الأكبر، و الغنى الخاص، و الملك العظيم، و الفخر الجليل، و اليقين الصافي، و التوكل الشافي الصريح و هو باب من أبواب الثقة بالله عزّ و جلّ، و هوباب من أبواب الزهد، و به ينال الورع و يكمل نسكه، و هومن علامات المنقطعين إلى الله عزّ و جلّ.

ترجمہ

نویں خصلت یہ ہے کہ مناسب ہے کہ لوگوں سے طمع نہ رکھے، یہی سب سے بڑی عزت ہے اور یہی خاص غنی ہے، اور یہی ملک عظیم، اور یہی فخر جلیل ہے اور یہی یقین صافی ہے، اور یہی حقیقی توکل ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور یہی زہد کے ابواب میں سے ایک باب ہے اور اسی کے ذریعے ہی تقویٰ کو پایا جاسکتا ہے اور اسی کے ذریعے ہی عبادت کو کامل کیا جاسکتا ہے اور یہی متوجہ الی اللہ رہنے والوں کی خاص نشانی ہے۔

☆......دسویں خصلت (عاجزی اختیار کرنا)

العاشرة (التواضع لأنه به يشيد محل العابد و تعلو منزلته، و يستكمل العز و الرفعةعند الله سبحانه و عند الخلق، و يقدر على ما يريد من أمر الدنيا و الآخرة و هذه الخصلة أصل الخصال و كلها و فرعها و كمالها، و بها يدرك العبد منازل الصالحين الراضين من الله تعالى في السراء و الضراء و هي كما ل التقوى.

ترجمہ

دسویں خصلت یہ ہے کہ انسان عاجزی کو اپنائے، اس لئے کہ اسی کے ساتھ عابد کا محل مضبوط ہوتا ہے اور اس کی منزلت اونچی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ہاں عزت ورفعت حاصل ہوتی ہے، اور دنیا وآخرت کے امور میں سے جس کو بھی چاہتا ہے اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے اور یہی خصلت تمام خصلتوں کی اصل ہے اور یہی ان کی کل بھی ہے اور فرع بھی ہے اور کمال بھی ہے اور اسی کے ذریعے بندہ نیک لوگوں کی جو اللہ تعالیٰ سے تنگی وآسانی میں راضی رہنے والے ہیں منازل کو حاصل کرسکتا ہے۔ اور یہی تقوے کا کمال ہے۔

عاجزی کیا ہے؟

و التواضع :هو أن لا يلقى العبد أحداً من الناس إلا رأى لهٗ الفضل عليه، و يقول عسى أن يكون عند الله خيراً مني و أرفع درجة، فإن كان صغيراً قال هذا لم يعص الله تعالى و أنا قدعصيت فلا شك أنه خير مني، و إن كان كبيراً قال: هذا عبد الله قبلي، و إن كان عالماً هذا أعطى ما لم أبلغ ، و نال ما لم أنل، و علم ما جهلت، و هو يعمل بعلمه و إن كان جاهلاً قال: هذاعصى الله بجهل و أنا عصيته بعلم، و لا أدرى

www.waseemziyai.com

بما يختم لی و بما يختم له و إن كان كافراً قال: لا أدری عسی أن يسلم فيختم له بخير العمل، و عسی أن أكفر فيختم لی بسوء العمل.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عاجزی یہ ہے تو جس سے بھی ملے تو اس کو اپنے آپ سے افضل جان، اور یہ کہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالی کے ہاں میرے سے زیادہ خیر والا ہو اور میرے سے زیادہ درجہ رکھتا ہو، اگر وہ چھوٹا ہے تو پھر یہ گمان کرے کہ اس نے اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کی ہے جبکہ میں اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا رہا ہوں۔

اور اگر وہ تجھ سے بڑا ہو تو پھر یہ کہہ کہ یہ مجھ سے بھی پہلے اللہ تعالی کی عبادت کررہا ہے لھذا اس کی نیکیاں زیادہ ہیں۔

اور اگر وہ عالم ہو تو پھر یہ کہہ کہ اس کو وہ چیز دی گئی ہے جو مجھے نہیں دی گئی۔ اور اس نے وہ چیز حاصل کی ہے جو مجھے حاصل نہیں ہوئی، اور یہ وہ کچھ جانتا ہے جس سے میں جاہل ہوں، اور یہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے جبکہ میں جہالت کی وجہ سے اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا رہتا ہوں، اور میں نہیں جانتا کہ میرا خاتمہ کیسا ہوگا؟

اور کوئی کافر ملے تو یہ کہہ کہ ہوسکتا ہے کہ عن قریب یہ شخص مسلمان ہوجائے اور اس کا خاتمہ اچھا ہوجائے اور ہوسکتا ہے کہ میں اسلام ترک کربیٹھوں اور میرا خاتمہ خراب ہوجائے۔

فقیر کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا جائے

واسوا الفقراء بشیء من أموالكم، لا تردوا سائلاً وأنتم تقدرون أن تعطوه شيئاً قليلاً كان أو كثيراً، وافقوا الحق عزّ وجلّ فی حبه العطاء، واشكروه كيف أهلكم وأقدركم علی العطاء، ويحک إذا كان السائل هدية الله عزّ وجلّ وأنت قادر علی إعطائو، فكيف ترد الهدية علی مهديها؟ عندی تستمع وتبكی، وإذا جاء الفقير يقسو قلبک، فدلّ علی أن بكاء وسماعک ما كان خالصاً لله عزّ وجلّ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم فقراء کو اپنے مال میں سے دیا کرو، اور تم سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا کرو حالانکہ تم دینے پر قدرت رکھتے ہو، تم لازمی دیا کرو چاہے تھوڑا دو یا زیادہ۔ فقراء کو دینے میں اللہ تعالی کے ساتھ موافقت کرو، اور اس کا شکر ادا کرو، کیسے اس نے تم کو اس اہل بنایا کہ فقراء کو تمھارے دروازے پر بھیج دیا، اور تم کو دینے کی قدرت دی، افسوس ہے تم پر جب کوئی سائل تمھارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے ھدیہ بن کر آتا ہے تو تم اسے ہی ھدیہ نہیں دیتے جس نے تم کو دیا ہے۔ میرے پاس جب تم آتے ہو تو روتے بھی ہو اور میرکلام بھی سنتے ہو، اور جب کوئی فقیر تمھارے پاس آجائے تو تمھارے دل سخت ہوجاتے ہیں، اور تم ان کو کچھ بھی نہیں دیتے، مجھے تو یہی سمجھ آتی ہے کہ تمھارا رونا اور تمھارا سننا خالص اللہ تعالی کے لئے نہیں ہے۔

کیا ہوا تمھارے دل سخت ہوگئے؟

ما أقسی قلوبكم الأمانة قد ذهبت من بينكم، الرحمة قد ذهبت فيما بينكم، أحكام الشرع أمانة عندكم

www.waseemziyai.com

وقد ترکتموها وخنتم فيها.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا ہوا کہ تمھارے دل سخت ہوگئے ہیں؟ امانتیں تم سے رخصت ہوگئیں ہیں، اور شفقت تم سے اٹھ گئی ہے، احکامات شرع تمھارے پاس رب تعالی کی امانتیں تھیں ان کو تم نے چھوڑ کر خیانت کی ہے۔

اے جنت کے طالب!

يا من يريد الجنة .شراؤها وعمارتها اليوم لا غداً ، أكْثِرْ أنهارك وأجرِ الماء فيها اليوم لاغدا.

ترجمہ

اے وہ شخص جو جنت کا طلبگار ہے، اس کا خریدنا وراس کی تعمیر کرنا آج ہی ممکن ہے کل کو کچھ بھی نہیں ہو سکے گا، اپنی نہروں کو آج ہی بڑھالے اوران میں پانی آج ہی جاری کرلے کل کو کچھ بھی نہیں ہو سکے گا۔

یعنی آج نیکیاں کمالو، کل کو کچھ بھی نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ کل تو یوم حساب ہے یوم العمل تو آج ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ صبر وشکر کے متعلق

احفظوا نعمه عزّ وجلّ بالشكر ، قابلوا أمره ونهيه بالسمع والطاعة ، قابلوا العسر بالصبر واليسر بالشكر ، هكذا كان من تقدمكم من النبيين والمرسلين والصالحين ؛ يشكرون على النعم ويصبرون على النقم ..قوموا من موائد معاصيه، وكلوا من موائد طاعته، واحفظوا احدوده .إذا جاء كم اليسر فاشكروه ، وإذا جاء كم العسر فتوبوا من ذنوبكم وناقشوا أنفسكم ، فإن الحق عزّ وجلّ ليس بظلام للعبيد .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کو شکر کے ساتھ یاد رکھو، اس کے حکم پر عمل کرو اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے رک جاؤ، جب کوئی تنگی آئے تو صبر کرو، اور جب آسانی آئے تو اللہ تعالی کا شکر کرو، ایسا ہی طریقہ تھا تم سے پہلے انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام کا، اور نیک وصالح لوگوں کا۔ وہ نعمتوں پر شکر کیا کرتے تھے اور تنگی پر صبر کیا کرتے تھے،

تم گناہوں کے دسترخوان سے اٹھ جاؤ، اور اطاعت کے دسترخوان سے کھاؤ، اوراس کی حدود کی حفاظت کرو، جب تمھیں کوئی آسانی میسر آئے تو اللہ تعالی کا شکر ادا کرو، اور جب کوئی تنگی آئے تو صبر سے کام لو، اور گناہوں سے توبہ کرو، اور اپنے نفس کا محاسبہ کرو، بے شک اللہ تعالی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اللہ تعالی کی رضا پر راضی رہنا سیکھو

الزموا موافقة الحق عزّ وجلّ في البأساء والضراء والفقر والغنى والشدة والرخاء في السقم والعافية في العطاء والمنع.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حق تعالی کی موافقت کرنا سیکھو چاہے خوشی ہو یا غمی، فقر ہو یا غنا، سختی ہو یا آسانی، بیماری ہو یا عافیت، وہ عطا کرے یا نہ کرے۔

اللہ تعالی کی بارگاہ کے آداب سیکھو

تأدبوا رحمكم الله تعالى بين يدى الحق عزّ وجلّ من لم يتأدب بآداب الشرع أدبته الناريوم القيامة .

ترجمہ

اللہ تعالی تم پر رحم فرمائے تم اللہ تعالی کی بارگاہ کے آداب سیکھو، کہ کیسے اس کے سامنے جانا ہے، جو شخص شریعت کے اداب نہیں سیکھتا اس کو دوزخ کی آگ آداب سیکھادے گی۔

کب تک سوئے رہو گے؟

اذكروا الموت وما وراء ه ، واذكروا الرب عزّ وجلّ وحسابه ونظرته إليكم .

تنبهوا ،إلى متى هذا النو م إلى متى هذا الجهل والتردد فى الباطل ، والقيا م مع النفس والهوى والعادة ،لِمَ لَمْ تتأدبوا بعبادة الحق عزّ وجلّ ومتابعة شرعه، العبادة ترك العادة ، لِمَ لَمْ تتأدبوا بآداب القرآن وكلام النبوة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم موت کو یاد کرو، اور جو کچھ اس کے بعد ہوگا اس کو بھی یاد کرو، اور اپنے رب تعالی کو بھی یاد کرو، قیامت کے دن کے حساب کو بھی یاد کرو، اور قیامت کے دن اللہ تعالی کا دیدار ہوگا اس کو بھی یاد کرو۔

جاگ جاؤ، کب تک سوئے رہو گے؟ کب تک یہ جہالت کی نیند میں غافل رہو گے؟ اور کب تک باطل میں متردد رہو گے؟ اور کب تک تم نفس وہوئی اور عادت کی پیروی کرتے رہو گے؟

تم کیوں نہیں رب تعالی کی عبادت کرتے اور اس کی شریعت کی پیروی کیوں نہیں کرتے ہو؟ عادت ترک کرنے کو عبادت کہتے ہیں، تم کیوں نہیں قرآن کریم اور حدیث شریف کے آداب سے متصف ہوتے ہو؟

علم کی زکوۃ کیا ہے؟

زكاة العلم نشره ودعوة الخلق إلى الحق عزّ وجلّ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی زکوۃ یہ ہے کہ اس کو لوگوں تک پہنچایا جائے اور مخلوق کو اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف بلایا جائے۔

علم پر عمل نہ کرنے والا عالم

مَثّلَ اللهُ عزّ وجلّ العالِمَ الذى لا يعمل بعلمه بالحمار ، فقال ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰيةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللهِ وَ اللهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

www.waseemziyai.com

﴿سورۃ الجمعۃ : ۵)الأسفارهی کتب العلم ، هل ینتفع الحمار بکتب العلم ، ما یقع بیده منها سوی التعب والنصب ، من ازداد علمه ینبغی أن یزداد خوفه من ربه عزّ وجلّ وطواعیته له.یا مدعی العلم أین بکاؤک من خوف الله عزّ وجلّ أین حذرک وخوفک أین اعترافک بذنوبک أین مواصلتک الضیاء بالظلام فی طاعة الله عزّ وجلّ أین تأدیبک لنفسک ومجاهدتها فی جانب الحق وعدواتها فیه.

ترجمہ

جوعالم اپنے علم پرعمل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال گدھے کے ساتھ بیان کی ہے

﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰیةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾سورة الجمعة : ۵)

ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔ اس آیت مبارکہ میں الاسفار سے مراد علم کی کتب ہیں، اگر گدھے پر علم کی کتب رکھ دی جائیں تو گدھے کو تو کوئی نفع نہیں ہوگا، گدھے کو تو بس تھکاوٹ ہی بچے گی، حالانکہ جس کا علم زیادہ ہو رہا ہے اس کا رب سے خوف بھی زیادہ ہونا لازم ہے،اور علم کے زیادہ ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت بھی زیادہ ہونی چاہیے۔

اے علم کا دعوے کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کہاں ہے؟ تیرا گناہوں کا اعتراف کرنا کہاں ہے؟ تیرا گناہوں کی ظلمت کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نور تلاش کرنا کہاں ہے؟ تیرا اپنے نفس کی تادیب کرنا کہاں ہے؟اور تیرا اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرنا اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی رکھنا کہاں ہے؟۔

اے مسکین وہ کلام کر جس میں تیرے لئے نفع ہو

یا مسکین ، دع عنک الکلام فیما لا ینفعک ، اترک التعصب فی المذهب ، واشتغل بشیء ینفعک فی الدنیا والآخرة ..فرغ قلبک من هموم الدنیا فإنک مأخوذ منها عن قریب ..قصرأملک وقد جاء الزهد فی الدنیا ، لأن الزهد کله قصر الأمل .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے مسکین! وہ کلام ترک کردے جس سے تجھے نفع نہ ہو، اور مذہب میں تعصب بھی ترک کردے،اور ایسی چیز میں مشغول ہوجا جس سے تجھے دنیا وآخرت میں نفع ہو،اور اپنے دل کو دنیا کے غموں سے خالی کر بے شک تجھ سے ان کے متعلق عنقریب مواخذہ ہوگا،اپنی خواہشات کو کم کردے تو تو زاہد بن جائے گا دنیا میں،اس لئے کہ زہد ہی تو خواہشات کو ختم کردینے والا ہے۔

جو رب تعالیٰ کا دروازہ کھو بیٹھے

من فاته باب الحق عزّ وجلّ قعد علی أبواب الخلق ، من ضیع طریق الحق عزّ وجلّ وضل عنها قعد علی طریق الخلق.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

جو شخص اللہ تعالی کا دروازہ کھو بیٹھے وہ مخلوق کے دروازے پر جا کر بیٹھتا ہے، جو رب تعالی کا راستہ ضائع کر بیٹھے وہ مخلوق کے راستے پر جا کر بیٹھتا ہے۔

نیک وصالح شخص کے ساتھ تعلق بنانے کا بیان

اهجر أقران السوء ، واقطع المودة بينک وبينهم ، وواصلها بينک وبين الصالحين ، اهجر القريب منک إذا كان من أقران السوء، وواصل البعيد منک إذا كان من أقران الخير .كل من واددته صار بينک وبينه قرابة ، فانظر لمن تودد.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ برے دوستوں کو چھوڑ دے اور ان کے درمیان محبت کو ختم کردے، اور نیک لوگوں کے ساتھ تعلق جوڑ لے، وہ برا دوست جو تیرے قریب رہتا ہے اس کے ساتھ تعلق ختم کرلے، اس کے ساتھ دوستی لگا جو نیک اور صالح ہو اگرچہ تجھ سے دور ہی کیوں نہ رہتا ہو، ہر وہ شخص جس کے ساتھ تو دوستی لگائے گا اس کے ساتھ قربت بڑھے گی پس تو خود غور کرلے کہ تو کس کے ساتھ محبت کر رہا ہے۔

اب پچھتانے سے نفع نہ ہوگا

يوم القيامة يتذكر الإنسان ما فعل من خير وشر .فالندامة هنالا تنفع .ذكر الحرث والبذر وقت حصاد الناس لا ينفع .إذا جاء الموت انتبهت وقت لا ينفعک الانتباه .

ترجمہ

قیامت کے دن انسان یاد کرے گا کہ اس نے کونسی نیکی کی اور کونسا گناہ کیا، تب ندامت کوئی نفع نہ دے گی، کیونکہ جب لوگ کھیتی کاٹ رہے ہوں اس وقت بیج اور کھیتی کی بات کرنے سے نفع نہیں ہوتا، جب موت آجائے گی تو اس وقت جاگنے کا کوئی نفع نہیں ہوگا۔

دین فروخت کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا

الطامع فی أخذ الدنيا من أيدی الخلق يبيع الدين بالتين ، يبيع ما يبقى بما يفنى ، فلا جرم لا يقع بيده لا هذا ولا هذا.

ترجمہ

دنیاداروں کے ہاتھوں سے دنیا لینے والا اپنے دین کو انجیر کے بدلے بیچ دیتا ہے، اور یہ شخص باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی کے بدلے بیچ دیتا ہے، یقیناً ایسے شخص کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آتا نہ تو دنیا ہاتھ آتی ہے اور نہ ہی دین اس کے ہاتھ میں آتا ہے۔

اپنی معیشت درست کرو

ما دمت ناقص الإيمان فدونک وإصلح معيشتک ،حتى لا تحتاج إلى الناس فتبذ لهم دينک وتأكل أموالهم به.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

جب تک تو ناقص الایمان رہے گا تو عزت نہیں پا سکے گا، تو اپنی معشیت کی اصلاح کر، تا کہ تجھے لوگوں کے پاس جانے کی حاجت نہ رہے اور تجھے اپنے دین کے بدلے میں ان کا مال نہ لینا پڑے۔

پہلے اپنے نفس کو گناہوں سے روک

إذا كنت منكراً على نفسك قدرت على الإنكار على غيرك.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو اپنے نفس کو گناہوں سے روکے گا تو تجھے دوسروں کو گناہوں سے روکنے کی قدرت پیدا ہوگی۔

برائی روکنے کی قوت کیسے پیدا ہوگی؟

على قدر قوة إيمانك تزيل المنكرات وعلى قدر ضعفه تقعد في بيتك وتتخارس عن إزالتها.

ترجمہ

جتنی تیرے ایمان میں قوت ہوگی اتنی ہی قوت کے ساتھ گناہوں کو روک سکے گا، اور جتنا تیرا ایمان کمزور ہوگا اتنا ہی تو اپنے گھر میں بیٹھ جائے گا اور گناہوں کو روکنے سے تیری زبان گنگی ہو جائے گی۔

اس سے اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے کہ آج لوگوں کی اکثریت برائی سے منع کرنے سے باز آ چکی ہے اور حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایمان کمزور ہو جائے تو بندہ پھر لوگوں کو گناہوں سے منع کرنے پر قادر نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قوت ایمانی عطا فرمائے۔

مومن کی ترجیحات کیا ہوتی ہیں؟

المؤمن له نية صالحة في جميع تصاريفه. لا يعمل في الدنيا للدنيا يبني في الدنيا للآخرة ؛ يعمر المساجد والقناطر والمدارس والرُّبُط ، ويهذب طرق المسلمين ، وإن بنى غير هذا فللعيال والأرامل والفقراء وما لا بد منه، يفعل ذلك حتى يُبنى له في الآخرة بدله . لا يبني لا طبعه وهواه ونفسه.

ترجمہ

مومن کی نیت صالح ہوتی ہے اپنے تمام کاموں میں، وہ دنیا میں رہ کر بھی دنیا کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ مومن دنیا میں رہ کر مساجد تعمیر کرتا ہے اور پل بناتا ہے، اور مدارس اور خانقاہیں قائم کرتا ہے اور مسلمانوں کیلئے راستے بناتا ہے، اور اگر اس کے علاوہ کچھ کرے بھی تو اپنے گھر والوں کے لئے اور بیواؤں اور یتیموں کے لئے کچھ کرتا ہے اور ضروری ہے کہ اسی طرح کے کام کرے تاکہ اس کے لئے آخرت میں اس سے اچھا بدلہ ملے، اور مومن اپنی طبعیت، ہوا اور نفس کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا۔

www.waseemziyai.com

ہر ایک پر توبہ کرنا لازم ہے

یا خلق الله توبوا .یا علماء یا فقراء یا زهاد یا عبّاد ا منكم إلا من يحتاج إلى توبة .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق! توبہ کرو، اے علماء کرام! اے فقراء! اے زاہدو! اے عابدو! تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کو توبہ کی حاجت نہ ہو۔

اس دنیا سے بچنا کیسے ممکن ہے؟

هذه الدنيا بحرٌ ، والإيمان سفينتها .يا مصرين على المعاصي عن قريب يأتيكم العمى والصمم والزمن والفقر ، وقساوة قلوب الخلق عليكم تذهب أموالكم بالخسارات والمصادرات والسرقات .كونوا عقلاتوبوا إلى ربكم عزّ وجلّ .لا تشركوا بأموالكم وتتكلوا عليها .لا تقفوا معها أخرجوهامن قلوبكم واجعلوها في بيوتكم وجيوبكم .ومع غلمانكم ووكلائكم وارتقبوا الموت ،قللوا حرصكم وقصروا آمالكم .

ترجمہ

یہ دنیا ایک سمندر ہے اور ایمان اس کا سفینہ ہے، اے گناہوں پر اصرار کرنے والو! عنقریب تمہارے اوپر اندھاپن، گونگاپن، فقر، اور دل کی سختی تم پر ڈال دی جائے گی تمہارے اموال خسارے اور چوریوں میں چلے جائیں گے، تم عقل مند بنو، تم اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ، اور اپنے مال پر تم توکل نہ کرو، بلکہ اپنے مال کو اپنے دل سے نکال کر صرف گھر اور اپنی جیب میں رکھو، اور اپنے غلاموں اور اپنے وکلاء کے پاس رکھو، اور تم موت کی تیاری کرو، اور اپنے حرص کو کم کرو، اور اپنی امیدوں کو کوتاہ کرلو۔

ایمان سے ہی مضبوطی آتی ہے

أقدا م الإيمان هي التي تثبت عند لقاء شياطين الإنس والجن :هي التي تثبت عند نزول البليات والآفات .

ترجمہ

ایمان ہی بندے کو شیطان جن اور شیطان انسانوں سے مڈبھیر کے وقت ثابت قدم رکھتا ہے، اور یہی ایمان ہی آفات وبلیات اور مصیبتوں کے نزول کے وقت ثابت قدم رکھتا ہے۔

ولی اللہ کی نگاہ کا کمال

المرائي :ثوبه نظيف ، وقلبه نجس، يزهد في المباحات ويكسل عن الاكتساب ، ويأكل بدينه ،يخفى أمره على العوام ولا يخفى على الخواص ، كل زهده وطاعته على ظاهره ، ظاهرعامر وباطنه خراب .

ترجمہ

ریاکار کے کپڑے تو صاف ستھرے ہیں جبکہ اس کا دل نجس ہے، وہ مباحات میں زہد اختیار کیے ہوئے ہے اور کمانے سے سستی کرتا

www.waseemziyai.com

ہے اور اپنے دین کو بیچ کر روٹی کھاتا ہے اور اس کا معاملہ عوام سے تو پوشیدہ ہے لیکن خواص سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے، اس کا سارا زہد اور ساری کی ساری طاعت صرف ظاہر میں ہے۔ اس کا ظاہر تو بہت خوبصورت ہے اور اس کا باطن خراب ہے۔

کامیاب کون ہے؟

من أفنى الخلق بيد توحيده ، وأفنى الدنيا بيد زهده فقد استكمل الصلاح والنجاح ،وحَظِىَ بخير الدنيا والآخرة .

ترجمہ

جس نے مخلوق کو توحید سے فنا کر دیا اور جس نے زہد کے ساتھ دنیا کو فنا کر دیا بس اس شخص نے اپنی اصلاح بھی کر لی اور کامیابی بھی پالی، اور اس نے دنیا و آخرت میں سے بہت سی خیر پالی ہے۔

طبیب مریضوں کو جھڑکتا نہیں ہے

ما أحب النظر إلا لطالبي الآخرة وطالبي الحق عزّ وجلّ وأما طالب الدنيا والخلق والنفس إيش أعمل به غير أني أحب مداواته لأنه مريض لا يصبر على المريض إلا الطبيب .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صرف ان لوگوں کو دیکھنا پسند کرتا ہوں جو آخرت اور مولا تعالیٰ کے طالب ہیں، باقی رہے دنیا کے طالب اور مخلوق، نفس کے طالب ان کا میں کیا کروں؟ علاوہ اس کے کہ میں ہمیشہ ان کا علاج کرتا رہوں گا کیونکہ یہ مریض ہیں، اور مریض کی احمقانہ حرکتوں پر صبر کرنا طبیب کا کام ہوتا ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی: ۱۳۳) مطبوعہ بنگلہ دیش

مومن صابر ہوتا ہے

المؤمن يثبت عنده أن الله عزّ وجلّ ما يبتليه بشيء إلا لمصلحة تعقب ذلك إما دنيا أو آخرة ،فهو راضٍ بالبلاء صابرٌ عليه غير متهم ربه عزّ وجلّ .

ترجمہ

مومن مصیبت کے نازل ہونے کے وقت ثابت قدم رہتا ہے، جب بھی اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو مصیبت میں مبتلاء کرتا ہے تو کسی مصلحت کی وجہ سے کرتا ہے وہ مصلحت اس مصیبت کے بعد اسے حاصل ہوتی ہے، وہ دنیا میں ہو یا آخرت میں، بہرحال بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے بلاؤں کے نازل ہونے کے وقت بھی راضی رہتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ پر تہمت نہیں رکھتا۔

متقی تکلف نہیں کرتا

التقي لا يتكلّف عبادة الحق عزّ وجلّ لأنها صارت طبعه، فهو يعبد الله بظاهره وباطنه من غير تكلف منه. وأما المنافق فهو في كل أحواله يتكلف ، ولا سيما في عبادة الحق عزّ وجلّ ، يتكلفها ظاهراً ويتركها باطناً ، لا يقدر أن يدخل مدخل المتقين ؛ لكل مكان مقال، ولكل علم رجال، للحرب رجال خُلقتْ .

www.waseemziyai.com

ترجمہ

متقی شخص اللہ تعالی کی عبادت میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ عبادت کرنا اس کی طبیعت میں داخل ہو جاتا ہے اسی لئے وہ ظاہر و باطن میں ایک ہی جیسی عبادت کرتا ہے، رہا منافق تو وہ ہر حال میں تکلف کرتا ہے اور خاص طور پر جب وہ اللہ تعالی کی عبادت کرے تو ظاہر تو تکلف کرتا ہے اور باطن میں ترک کر دیتا ہے، اور اسی وجہ سے منافق اس بات پر قادر نہیں ہوسکتا کہ وہ متقین کے مقام تک رسائی حاصل کر سکے، ہر مکان کیلئے بات ہوتی ہے، اور ہر علم کے لئے مرد ہوتے ہیں، اور جنگ کے لئے مرد ہوتے ہیں جو اسی لئے پیدا کئے جاتے ہیں۔

ظاہر باطن کی دلیل ہوتی ہے

كل إناء ينضح بما فيه، أعمالك دلائل على اعتقادك ،ظاهرك دليل على باطنك ، ولهذا قال :بعضهم الظاهر عنوان الباطن .

ترجمہ

ہر برتن سے وہی کچھ باہر آتا ہے جو اس میں موجود ہوتا ہے، اور تیرے اعمال تیرے عقیدے پر دلالت کرتے ہیں، تیرا ظاہر تیرے باطن پر دلیل ہے، اور اسی وجہ سے بعض مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ ظاہر باطن کا عنوان ہوتا ہے۔

دنیا کب پاک ہوتی ہے؟

قال الحسن البصري رحمه الله تعالى :اهينوا الدنيا ، فإنها والله لا تطيب إلا بعد إهانتها .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی اہانت کرو کیونکہ اللہ تعالی کی قسم! دنیا اپنی اہانت کے بعد پاک ہوتی ہے۔

جاہل و عالم کا فرق

الجاهل يفرح في الدنيا والعالم يغتم فيها .الجاهل يناظر القدر وينازعه والعالم يوافقه ويرضى .

ترجمہ

جاہل دنیا میں خوش ہوتا ہے اور عالم دنیا میں غمگین رہتا ہے، جاہل تقدیر کے ساتھ لڑتا ہے اور اس کے ساتھ منازعت کرتا ہے، جبکہ عالم تقدیر کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور اس پر راضی رہتا ہے۔

جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے۔۔

إذا أحببت لنفسك أطايبَ الأطعمة ، وأحسنَ الكسوة ، وأطيبَ المنازل ، وأحسنَ الوجوه، وكثرةَ الأموال وأحببت لأخيك المسلم بالضد من ذلك فقد كذبت في دعواك الإيمان.

يا قليلَ التدبير الك جار فقير ، ولك أهل فقراء ، ولك ما عليه زكاة ، ولك ربحٌ كل يوم ربحٌ فوق ربح ، ومعك قدر يزيد على قدر حاجتك إليه .فَمنعُك لهم عن العطاء هو الرضى بماهم فيه من الفقر ولكن إذا كان نفسك وهواك وشيطانك وراءك ، فلا جرم لا يسهل عليك فعل الخير .معك

www.waseemziyai.com

قوةُ حرص ، وكثرةُ أمل ، وحب الدنيا ، وقلة تقوى وإيمان .أنت مشرك بك وبمالك وبالخلق ، وما عندك خير .

من كثرت رغبتُه في الدنيا ، واشتد حرصُه عليها ، ونسيَ الموت ولقاءَ الحق عزّ وجلّ ، ولم يفرق بين الحلال والحرام .فقد تشبه بالكفار الذين قالوا)

﴿وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴾سورة الجاسية : ۲۴)

ترجمہ

جب تو کسی چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہے جیسے تو یہ چاہتا ہے کہ تیرا کھانا اچھا ہو اور اچھا لباس ہو، اور اچھا گھر ہو، اور مال کی کثرت ہو، اور تو اپنے بھائی کے لئے یہ چیزیں پسند نہیں کرتا تو یقین کر لے کہ تو اپنے ایمان کے دعوے میں جھوٹا ہے۔

اے قلیل التدبیر! تیرا پڑوسی فقیر ہے، اور تیرے گھر والے بھی فقیر ہیں، حالانکہ تیرے اوپر زکوۃ فرض ہے، اور تجھے نفع بھی حاصل ہوتا ہے اور روزانہ تیرا نفع زیادہ ہو رہا ہے۔

اور تیرے پاس اتنا مال ہے جو تیری ضرورت سے زیادہ ہے، پھر تیرا فقیروں کو دینے سے رکنا سمجھ سے بالاتر ہے، تجھے تیرا نفس وخواہشات اور تیرا شیطان تجھے روکتا ہے، اور یقیناً نیکی کرنا تیرے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے، تجھے حرص ہے، اور تو امیدیں بہت لگائے ہوئے ہے، اور دنیا کی محبت بہت زیادہ رکھتا ہے، اور تقوی وایمان کی کمی ہے، اور تو اپنی ذات اور اپنے مال کو اور مخلوق کو شریک کرتا ہے اور تیرے لئے کوئی خیر نہیں ہے۔

جس کو دنیا کی رغبت زیادہ ہو اس کو دنیا کی حرص زیادہ ہوتی ہے، اور وہ موت کو بھول جاتا ہے، اور اللہ تعالی کی ملاقات کو بھی بھول جاتا ہے، اور وہ حلال وحرام میں فرق نہیں کرتا، اور ایسا شخص کفار کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

﴿وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴾سورة الجاسية : ۲۴)

اور بولے وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ اور انہیں اس کا علم نہیں وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں۔

صلحاء کا ادب کرو

إذا تواضعت للصالحين فقد تواضعت لله عزّ وجلّ ، تواضع فإن من تواضع رفعه الله عزّوجلّ ، أحسن الأدب بين يدي من هو أكبر منك .

ترجمہ

جب تو نیک لوگوں کے سامنے عاجزی کرے گا تو حقیقت میں تو اللہ تعالی کے سامنے عاجزی کرنے والا ہوگا، بس جو شخص عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو بلندیاں عطا فرماتا ہے، اور بہترین ادب یہ ہے کہ تو اپنے سے بڑی عمر والے کے سامنے ادب کرے۔

www.waseemziyai.com

اپنا حساب خود کرلو

حاسب نفسک قبل مجیء الآخرة ، ولا تغتر بحلم الله عزّ وجلّ عنک وکرمه علیک .المعاصی برید الکفر ، کما أن الحمی برید الموت ، علیک بالتوبة قبل الموت .قبل مجیء المَلَکِ الموکل بأخذ الأرواح .

ترجمہ

آخرت آنے سے پہلے اپنے نفس کا حساب کر، اور اللہ تعالی نے تجھ پر کرم فرمایا ہے اس کا بھی حساب کر اور اللہ تعالی جو تیرے ساتھ حلم کا معاملہ فرماتا ہے اس سے تو دھوکے میں مبتلاء نہ ہو، گناہ کفر کا قاصد ہے، جیسا کہ بخار موت کا قاصد ہے، تم پر توبہ کرنا لازم ہے اور وہ بھی موت سے پہلے پہلے، اور اس سے بھی پہلے توبہ کرنا لازم ہے کہ تیرے پاس موت کے فرشتے تیری روح لینے آجائیں۔

مصیبتوں پر صبر کرو

لا تهرب من البلاء فإن البلاء مع الصبر أساس لکل خیر فإذا لم تصبر علی البلاء فلاأساس لک ،لا بقاء لبناء إلا بأساس ،أرأیت بیتاً ثابتاً علی مزبلة ربوة.

ترجمہ

تو بلاؤں سے نہ بھاگ، بے شک جب کوئی مصیبت آئے اور بندہ صبر کرے تو وہی صبر اس کے لئے ہر خیر کی اساس بنتا ہے، پس جب تو صبر نہیں کرے گا تو تیرے لئے کوئی بھی اساس نہیں ہوگی، جب کسی عمارت کی کوئی بنیاد نہ ہو تو عمارت بھی باقی نہیں رہتی۔ کیا کبھی تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی عمارت بغیر اساس کے قائم ہو؟۔

بہادر کون ہے؟

الشجاع من طهر قلبه مما سوی الله عزّ وجلّ ، ووقف علی بابه بسیف التوحید وصمصامةالشرع ، لا یخلی شیئاً من المخلوقات یدخل إلیه ، یجمع قلبه بمقلب القلوب ، الشرع یهذب الظاهر ، والتوحید والمعرفة یهذبان الباطن .

یا هذا بین قالوا وقلنا ما یجیء شیء ، تقول: هذا حرام، وأنت مرتکبه ، وهذا حلال ،وأنت لا تفعله ولا تستعمله.

ترجمہ

بہادر شخص وہ ہے جو اپنے دل کو ماسوا اللہ سے پاک کرلے، اور اللہ تعالی کے دروازہ پر توحید و شریعت کی تلوار پکڑ کر بیٹھ جائے، مخلوق میں سے کسی کو وہاں داخل نہ ہونے دے، اور اپنے دل کو رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر رکھے، شریعت ظاہر کی کانٹ چھانٹ کرتی ہے، اور توحید و معرفت باطن کو خوب سنوارتی ہیں۔

اے شخص تو صرف اسی بات میں مصروف ہے کہ (قالوا وقلنا) یعنی انہوں نے یہ کہا، ہم نے یہ کہا۔ تو تو صرف یہی کہتا ہے کہ یہ حرام ہے حالانکہ تو خود ہی حرام کام کرتا ہے اور تو یہ بھی کہتا ہے کہ یہ حلال ہے حالانکہ تو خود اس پر عمل نہیں کرتا۔

www.waseemziyai.com

ناجائز نذرانے کھانے والوں کا حال

إيش ينفعك علم بلا صدق إقد أضلك الله على علم .تتعلم وتصلي وتصوم للخلق حتى يفروا إليك ، ويبذلوا لك أموالهم ، ويمدحه في بيوتهم ومجالسهم .قدر أنه يحصل لك هذا منهم فإذا جاء الموت يحال بينك وبينهم ، ولا يغنون عنك شيئاً وما حصلته من أموالهم يأكله غيرك والعقوبة والحساب عليك.

ترجمہ

بغیر اخلاص کے تجھے تیرا علم کیا نفع دے گا؟ علم ہونے کے باوجود اللہ تعالی نے تجھے گمراہ رکھا ہے۔ تو علم بھی پڑھتا ہے اور روزے بھی رکھتا ہے، اور نمازیں بھی پڑھتا ہے یہاں تک کہ لوگ بھاگتے ہوئے تیرے پاس آتے ہیں، اور تجھ پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں، اور اپنے گھروں اور اپنی مجالس میں تیرے شانیں بیان کرتے ہیں، تو اندازہ لگا کتنا مال تو نے ان سے حاصل کیا ہے، جب تجھے موت آئے گی کوئی بھی تجھے بچانے والا نہیں ہوگا، اور جو بھی تو نے مال حاصل کیا ہے یہ دوسرے لوگ کھائیں گے مگر حساب اور عذاب کا سامنا تجھے کرنا پڑے گا۔

اللہ تعالی کا ولی بعد الموت بھی زندہ ہوتا ہے

الذاكر لله عزّ وجلّ أبداً حي .ينتقل من حياة إلى حياة إذا تمكن الذكر في القلب دام ذكر العبد لله عزّ وجلّ وإن لم يذكره بلسانه كلما دا م العبد في ذكر الله عزّ وجلّ دامت موافقته له ورضاه بأفعاله.

ترجمہ

اللہ تعالی کا ذکر کرنے والا ہمیشہ زندہ ہوتا ہے، وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف منتقل ہوتا ہے، جب اس کے دل میں اللہ تعالی کا ذکر راسخ ہو جائے تو وہ اللہ تعالی کے ذکر میں رہتا ہے اگرچہ وہ زبان سے ذکر نہ بھی کرے۔ جب تک اللہ تعالی کے ذکر میں مصروف رہے گا تب تک وہ اللہ تعالی کے تمام افعال میں موافقت بھی کرے گا اور ان پر راضی بھی رہے گا۔

اب اس عبارت پر غور کریں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر کرنے والا بعد الموت بھی زندہ ہوتا ہے جبکہ آج ہمارے دور کے کچھ جاہل اور احمق لوگوں کا نظریہ ہے کہ قبر کی زندگی کا کوئی وجود نہیں ہے۔

کس کی صحبت اختیار کرنی چاہئے؟

دع مجالسة من يرغبك في الدنيا واطلب مجالسة من يزهدك فيها الجنس يميل إلى الجنس .

ترجمہ

اس شخص کی صحبت اختیار نہ کر جو تجھے دنیا کی طرف راغب کردے، اور تو اس شخص کی صحبت اختیار کر جو تجھے دنیا سے بے رغبت کردے، کیونکہ جنس ہی جنس کی جانب جھکاؤ رکھتی ہے۔

ہر خدمت کرد او مخدوم شد

المحبون لله يتحابون فيه، فلاجرم يحبهم ويؤيديم ويشد بعضهم ببعض يتعاونون على دعوة الخلق ، يدعونهم إلى الإيمان والتوحيد والإخلاص في الأعما ل، يأخذون بأيديهم ويوقفونهم على طريق الحق

www.waseemziyai.com

عزّ وجلّ من خَدَم خُدِ م ومن أحسن يُحْسن إليه، ومن يعطي يُعطي.

ترجمہ

اللہ تعالی کے ساتھ محبت کرنے والے آپس میں بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں مخلوق کو دعوت دینے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، اور ان کو ایمان، توحید، واخلاص فی الا اعمال کی دعوت دیتے ہیں۔

وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں گے، اور ایک دوسرے کو حق تعالی کے طریق پر قائم رکھیں گے، جو خدمت کرتا ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے اور جو نیکی کرتا ہے اس کے ساتھ نیکی کی جاتی ہے، جو دیتا ہے اس کو دیا جاتا ہے۔

مخلص اپنے قلب و جوارح کے ساتھ عمل کرتا ہے

أعمالكم عمالكم ، تعمل عمل اهل النار وترجو من الله عزّ وجلّ الجنان ، كيف تتمنى الجنةمن غير عمل أصحاب الجنة .أرباب القلوب فى الدنيا الذين عملوا بقلوبهم لا بجوارحهم فحسب .العمل بغير مواطأة القلب إيش يعمل ؟المرائي يعمل بجوارحه، والمخلص يعمل بقلبه وجوارحه يعمل بقلبه قبل جوارحه.

ترجمہ

تمھارے اعمال ہی تمھارے اعمال ہیں، تم دوزخیوں والے کام کرتے ہو اور امید جنت کی لگاتے ہو، جب تم اہل جنت کے اعمال نہیں کرتے ہو تو جنت کی امید کیسے لگاتے ہو؟ اہل دل دنیا میں رہ کر اہل القلوب والے اعمال کرتے ہیں، فقط اعضاء سے کام نہیں کرتے۔

دل کی موافقت کے بغیر عمل کرنا بھی کیا عمل ہے؟ ریا کار صرف اپنے اعضاء کے ساتھ عمل کرتا ہے، اور مخلص اپنے قلب اور جوارح کے ساتھ عمل کرتا ہے، اور اپنے دل کے ساتھ عمل اپنے جوارح سے پہلے کرتا ہے۔

مومن اور منافق کا فرق

المؤمن حي والمنافق ميت ؛ والمؤمن يعمل لله عزّ وجلّ ، والمنافق يعمل للخلق ويطلب منهم المدح والعطاء على عمله ، عمل المؤمن فى ظاهره وباطنه ، فى خلوته وجلوته ، فى السراء والضراء ، وعمل المنافق فى جلوته فحسب ، عمله عند السراء فإذا جاء ت الضراء لا عمل له،لا صحبة له لله عزّ وجلّ ، لا إيمان له بالله عزّ وجلّ وبرسله وكتبه ، لا يذكر الحشر والنشروالحساب ، إسلم يسلم رأسه وماله فى الدنيا لا ليسلم فى الآخرة من النار .يصوم ويصلي ويقرأ العلم بحذاء الناس ، فإذا خلا عنهم رجع إلى شغله وكفره .

ترجمہ

مومن زندہ ہوتا ہے، اور منافق مردہ ہوتا ہے، اور مومن اللہ تعالی کے لئے عمل کرتا ہے، اور منافق مخلوق کے لئے عمل کرتا ہے، اور مخلوق سے ہی اپنے عمل پر مدح اور عطا کا طالب ہوتا ہے اور منافق صرف لوگوں میں بیٹھ کر عمل کرتا ہے، اور منافق صرف خوشی کے وقت نیکی

www.waseemziyai.com

کرتا ہے اور جب کوئی مصیبت آجائے تو وہ عمل روک لیتا ہے، اللہ تعالی کی بارگاہ میں بیٹھنے کیلئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں ہوتا، اور اللہ تعالی کی ذات پر ایمان نہیں رکھتا اور رسولوں اور کتب ساویہ پر ایمان نہیں رکھتا، اور حشر ونشر اور حساب پر ایمان نہیں رکھتا، وہ اسلام لاتا ہے تا کہ اس کا مال اور جان دنیا میں محفوظ ہو جائے، اور وہ اس لئے ایمان نہیں لاتا کہ وہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے، وہ روزہ رکھتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اور علم پڑھتا ہے تا کہ لوگوں سے مقابلے کرے، اور جب لوگوں سے دور ہوتا ہے تو اپنے کفر اور مشغولیات میں محو ہو جاتا ہے۔

جہاد کی دو قسمیں ہیں

قد أخبرک الله عزّ وجلّ بجهادين ظاهر وباطن .

فالباطن جهاد النفس والهوى والطبع والشيطان ، والتوبة عن المعاصي والزلات والثبات عليها، وترك الشهوات المحرمات .والظاهر جهاد الكفار المعاندين له عزّ وجلّ ولرسوله، ومقاساة سيوفهم ورماحهم وسهامهم ، يَقتُلون ويُقتَلون.فالجهاد الباطن أصعب من الجهاد الظاهر ، لأنه لازم متكرر ، وكيف لا يكون أصعب من الجهاد الظاهر وهو قطع مألوفات النفس من المحرمات وهجرانها ، وامتثال أوامر الشرع والانتهاء عن نهيه.من امتثل أمر الله عزّ وجلّ فى الجهادين حصلت له المجازاة دنيا وآخرة ، الجراحات فى جسد الشهيد كالفصد فى يد أحدكم لا ألم لها عنده .

ترجمہ

اللہ تعالی نے تجھے دو جہادوں کے متعلق خبر دی ہے۔

☆...... جہاد ظاہر ☆...... جہاد باطن

جہاد باطن یہ ہے کہ نفس وہوا اور طبیعت اور شیطان کے ساتھ جہاد کرنا، اور گناہوں اور غلط کاموں سے توبہ کرنا اور اس پر ثابت قدم رہنا، اور حرام خواہشات سے خود کو بچانا۔

جہاد ظاہر یہ ہے کہ کفار جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں ان کے ساتھ لڑنا، اور ان کو قتل کرنا اور ان کے ہاتھوں شہید ہو جانا۔

جہاد باطن یہ ہے جو جہاد ظاہر سے مشکل ترین ہے، اس لئے کہ یہ لازم اور بار بار ہوتا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس میں نفسانی خواہشات کا ترک کیا جاتا ہے اور حکم شریعت پر عمل کیا جاتا ہے، اور اللہ تعالی کی منہیات سے رکنا ہوتا ہے، پس جو شخص اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرتے ہوئے دونوں جہادوں کو بجالائے تو اس کو دنیا و آخرت میں اس کی بہترین جزاء ملے گی۔ شہید کے جسم کو زخم کی تکلیف ایسے ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کے ہاتھ میں فصد لگایا جائے تو اسے درد وغیرہ کسی طرح بھی نہیں ہوتا۔

داعی برحق بہت کم ہوتے ہیں

آحادٌ أفرادٌ من الخلق يؤهلون لدعوة الخلق إلى باب الحق عزّ وجلّ ، وهم حجة عليهم إن لم يقبلوا منهم ، هم نعمة على المؤمنين نقمة على المنافقين أعداء دين الله عزّ وجلّ.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

مخلوق میں داعی برحق بہت کم ہوتے ہیں جو مخلوق کو رب تعالی کے دروازے تک لے جانے کی اہلیت رکھتے ہیں، یہی ان کے خلاف حجت ہوتے ہیں اگر وہ ان کی بات کو قبول نہ کریں تو۔ یہی لوگ مومنین کے لئے انعام جبکہ دین کے دشمن منافقین کے لئے سزاء ہوتے ہیں۔

نفس کو آزادی نہ دو

لا تسمنوا نفوسكم فإنها تأكلكم ؛ كمن يأخذ كلباً ضارياً فيربيه ويسمنه، ويخلو معه، فلاجرم يأكله .لا تطلقوا أعنة النفوس ، وتحدوا سكاكينها ، فإنها ترميكم فى أودية الهلاک وتخدعكم ، اقطعوا موادهاولا تطلقوها فى شهواتها .

ترجمہ

تم اپنے نفوس کو موٹا نہ کرو، کہیں وہ تم کو کھا نہ جائے، جیسے کوئی شخص نقصان دہ کتا لے اور اس کو پالنا شروع کر دے، جب وہی کتا موٹا ہو جائے تو یقیناً اسے ہی کھا لے گا۔

تم اپنے نفس کی لگام کو آزاد نہ چھوڑو، اور اسے اس کی حد میں رکھو، نہیں تو وہ تمھیں ہلاکت کی وادیوں میں پھینک دے گا، اور تمھیں دھوکہ دے گا، اور تم اسے اپنے قابو میں رکھو، اور اس کو شہوات پوری کرنے میں آزادی نہ دو۔

رب تعالی کو ناراض کر کے اپنی بیویوں کو راضی کرنے والو!

وتُرضون أزواجكم بسخط ربكم عزّ وجلّ ، كثير من الخلق يقدمون رضا أزواجهم وأولادهم على رضا الحق عزّ وجلّ .

إننى أرى حركاتک وسكناتک وكلّ همک لنفسک وزوجتک وولدک ، وما عندک من الحق عزّ وجلّ خبر.

ترجمہ

اور تم لوگ اپنے رب تعالی کو ناراض کر کے اپنی بیویوں کو راضی کرتے ہو، اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالی کی رضا پر اپنی بیویوں اور اولاد کی رضا کو ترجیح دیتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمھاری حرکات وسکنات اور تمھاری ہر خواہش تمھارے نفس، اور تمھاری بیوی اور تمھاری اولاد کے لئے ہے، اور تمھیں حق تعالی کی کوئی خبر نہیں ہے۔

اے اہل شہر!

يا اهل هذه البلدةاقد كثر النفا ق فيكم وقلّ الإخلاص ، وقد كثرت الأقوال بلا أعمال ،قول بلاعمل لا يسوى شيئاً .القو ل بلا عمل كدار بلا باب ولا مرافق .كنزٌ لا يُنفق منه ، هو مجرد دعوى بلابينة ، صورة بلا روح ، صنمٌ لا يدان له ولا رجلين ولا

بطش معظم أعمالكم كجسد بلاروح؛ الروح هوالإخلاص والتوحيد والثبات على كتاب الله عزّ وجلّ

www.waseemziyai.com

وسنة رسوله ، لا تغفلوا اعكسوا تصيبوا .

ترجمہ

اے شہر والو! تحقیق تم میں منافقت بہت ہوگئی ہے اور اخلاص بہت کم ہوگیا ہے، اور بغیر عمل کے باتیں بہت ہونے لگی ہیں، یہ یاد رکھو کہ بغیر عمل کے صرف باتیں کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا، صرف قول بغیر عمل کے ایسا ہے جیسے کوئی گھر بغیر دروازے کے ہو اور اس میں کوئی سہولت والی چیز نہ ہو۔ اور صرف قول بغیر عمل کے ایسا ہے جیسے خزانہ ہو اور اس کو خرچ نہ کیا جائے، صرف قول بغیر عمل کے فقط دعوی ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور یہ ایک ایسی صورت ہے جس میں روح نہیں ہے، اور یہ ایک ایسا جسم ہے جس کے ہاتھ نہیں ہیں، اور نہ ہی اس کے پاؤں ہیں، اور نہ ہی کچھ پکڑ سکتا ہے۔

تمھارے بڑے بڑے اعمال اس جسم کی طرح ہیں جن میں جان نہ ہو، اور روح اخلاص اور توحید کو کہتے ہیں اور کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کرنے میں ثابت قدم رہنے کو کہتے ہیں۔

مسلمانوں کو حقیر نہ جانو

لا تحقروا أحداً من المسلمين ، تواضعوا في أنفسكم ولا تتكبروا على عباد الله عزّ وجلّ .

ترجمہ

اے لوگو! مسلمانوں میں سے کسی کو بھی حقیر نہ جانو، اور تم اپنے نفوس میں عاجزی پیدا کرو، اور اللہ تعالی کے بندوں سے اپنے آپ کو بڑا نہ کہو۔

اے غافلو! تم جاگ جاؤ

تنبهوا من غفلتكم ،ما أنتم إلا في غفلة عظيمة ؛ كأنكم حوسبتم وعبرتم الصراط ،ورأيتم منازلكم في الجنة ما هذا الاغترار العظيم ،كل واحد منكم قد عصى الله عزّ وجلّ معاصي كثيرة ، وهو لا يتفكر فيها ولا يتوب منها ، ويظن أنها قد نُسيت ،هي مكتوبة في صحائفكم بتواريخ أوقاتها ، يحاسب ويعاقب على القليل والكثير منها .

استيقظوا يا غفل !انتبهوا يا نيام!تعرّضوا لرحمة الله عزّ وجلّ .

ترجمہ

اے لوگو! تم اپنی غفلت سے بیدار ہو جاؤ، تم بہت بڑی غفلت میں مبتلاء ہو، گویا کہ تمھارا حساب ہو چکا ہے اور تم نے پل صراط عبور کر لی ہے، اور تم نے جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیا ہے۔

اور تم بہت زیادہ گناہ کرتے ہو، اور یہ بہت بڑا دھوکہ ہے جس میں تم مبتلاء ہو گئے ہو، اور تم گناہوں میں مبتلاء ہو کر سوچتے بھی نہیں اور توبہ بھی نہیں کرتے اور تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم کو بھلا دیا گیا ہے، تم جو کچھ بھی کر رہے ہو یہ دنوں اور تاریخوں کے ساتھ لکھا جا رہا ہے۔ ہر چیز کا حساب بھی ہو گا اور عذاب بھی ہو گا چاہے وہ چیز تھوڑی ہو یا زیادہ۔

www.waseemziyai.com

اے غافلو! تم جاگ جاؤ، اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ، اور اللہ تعالی کی رحمت تلاش کرنا شروع کر دو۔

جو کامیابی چاہتا ہے۔۔۔

من أراد الفلاح فليبذ ل نفسه وماله للحق عزّ وجلّ ، ويخرج بقلبه من الخلق والدنيا كخروج الشعرة من العجين واللبن

ترجمہ

جو شخص کامیابی چاہتا ہے وہ اپنی جان اور اپنا مال اللہ تعالی کے لئے خرچ کرے، اور مخلوق سے اور دنیا سے اپنے دل کے ساتھ ایسے جدا ہو جائے جیسے آٹے یا دودھ سے بال نکل جاتا ہے۔

وعظ کون کہے؟

عن الحسن البصرى عظ الناس بعلمك وكلامك ، يا واعظاً عظ الناس ،أنه كان يقول: بصفاء سرك وتقوى قلبك ، ولا تعظهم بتحسين علانيتك مع قبح سريرتك.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو وعظ کہو اپنے علم اور اپنے کلام کے ساتھ، اے واعظ! لوگوں کو وعظ کہو۔

نیز آپ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اپنے باطن کو پاک کر کے اور اپنے دل کو تقوی سے بھر کے وعظ کہو، اور اپنے ظاہر کو خوبصورت بنا کر اور اپنے باطن کو نجس کر کے وعظ نہ کہو۔

منافق کی خصلتیں کونسی ہیں؟

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ، سَمِعْتُ أَبِي، يَذْكُرُهُ، عَنْ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ إِذَا كُنَّ فِي الرَّجُلِ فَهُوَ الْمُنَافِقُ الْخَالِصُ إِنْ حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِنِ اؤْتُمِنَ خَانَ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ، لَمْ يَزَلْ يَعْنِي . فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ، حَتَّى يَدَعَهَا

مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۱۱:۲۶۷)مؤسسة الرسالة

قال الامام الشيخ عبدالقادر الجيلاني رضى الله عنه: المنافق إذا حدث كذب ، وإذا وعد أخلف ، وإذا أئتمن خان ،من برىء من هذه الخصال التي ذكرها النبي ﷺ فقد برىء من النفاق . والفر بين المؤمن والمنافق ، خذ هذه المرآة وأبصر بها وجوه قلبك انظر هل أنت مومن أو منافق.

ترجمہ

منافق جب بھی بولے گا کذب بیانی سے کام لے گا، اور جب وعدہ کرے گا پورا نہیں کرے گا، اور جب اس کے پاس امانت رکھی

www.waseemziyai.com

جائے اس میں خیانت کرے گا۔

جو شخص ان خصال سے بری ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمائی ہیں تو وہ نفاق سے بری ہے، اور یہی فرق ہے مومن و منافق میں، تو بھی آئینہ لے اور اس میں اپنے دل کا منہ دیکھ اور غور کر کیا تو مومن ہے یا منافق۔

دنیا کو آخرت بنانے کا نسخہ

كل الدنيا فتنة و مشغلة إلا ما أُخذ بنية صالحة للآخرة ، إذا صلحت النية فى التصرف فى الدنيا صارت آخرة.

ترجمہ

دنیا کی ہر ہر چیز فتنہ ہے سوائے اس کے جو نیک نیت کے ساتھ آخرت کے لئے لی گئی ہو، جب دنیا کے مال و متاع میں تصرف کے وقت نیت درست ہوگی تو یہ دنیا بھی آخرت بن جائے گی۔

باعث نحوست کیا ہے؟

عن بعضهم رحمة الله عليه أنه قال : كل ما يشغلك عن الله عزّ وجلّ فهو عليك مشؤو م .إذا شغلتك نِعَمُه عنه فهى عليك مشؤومة.

ترجمہ

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور کر دے وہ تمھارے لئے نحوست کا سبب ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی نعمت بھی اللہ تعالیٰ سے دور کر دے تو وہ بھی تمھارے لئے نحوست کا سامان ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی چیز تم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب کر دے وہ دنیا ہی کیوں نہ ہو وہ آخرت ہے اور ہر وہ چیز جو تم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور کر دے وہ نعمت ہی کیوں نہ ہو وہ باعث نحوست ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ یہی دنیا اگر اس کو صحیح جگہ استعمال کیا جائے تو یہی جنت جانے کا سامان ہے اور اگر اسے ہی غلط جگہ استعمال کیا جائے تو یہی دنیا دوزخ جانے کا سامان ہے۔

شکر کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں

قيدوا نعم الحق عزّ وجلّ بشكره .

الشكر للحق عزّ وجلّ شيئان:

الأول الاستعانة بالنعم على الطاعات والمواساة للفقراء منها

والثانى :الاعتراف بها للمنعم بها والشكر لمنزلها وهو الحق عزّ وجلّ.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اس کے شکر کے ساتھ قابو کر لو، اللہ تعالیٰ کے شکر کے لئے دو چیزیں نہایت ضروری ہیں۔

☆......اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اس کی طاعت پر اور فقراء پر خرچ کرنا۔

☆......منعم حقیقی کے انعام کا اعتراف، اور اس نعمت کے دینے والے کا شکر کرنا اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

www.waseemziyai.com

تو کیسا عالم ہے؟

قلبك لا يوافق لسانك ، فعلك لا يوافق قولك ، قل الله أكبر ألف مرة بقلبك ومرة بلسانك ،ما تستحي أن تقول: لا إله إلا الله ولك ألف معبود غيره:تب إلى الله عزّ وجلّ من جميع ما أنت فيه. وأنت يا من يعلم العلم وقد قنع منه بالاسم دون العمل ، إيش ينفعك إذا قلت :أنا عالم ،فقد كذبت ، كيف ترضى لنفسك أنك تأمر غيرك بما لا تعمله أنتَ.

ترجمہ

تیرا دل تیری زبان کے ساتھ موافقت نہیں کرتا، تیرا فعل تیرے قول کے ساتھ موافقت نہیں کرتا، تو اللہ اکبر ایک ہزار بار دل کے ساتھ کہہ اور ایک بار زبان کے ساتھ کہہ۔ اور کیا تجھے حیا نہیں آتی جب تو لا الہ الا اللہ کہتا ہے حالانکہ تو نے ایک ہزار معبود بنائے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کاموں سے توبہ کر جن میں تو مشغول ہے۔

تو لوگوں کو تو علم سکھاتا ہے اور خود تو علم کے نام پر ہی قناعت کرتا ہے، اور علم پر عمل نہیں کرتا، یہ علم تجھے کیا نفع دے گا؟ جب تو یہ کہتا ہے کہ میں "عالم" ہوں اور یقیناً تو جھوٹ کہتا ہے، اور تو کیسے اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تو دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتا ہے اور خود تو عمل نہیں کرتا۔

تو سستی ترک کردے

لا تتعود البطالة والكسل عن طاعة الحق عزّ وجلّ فإنه يبتليك عقوبة إلى متى تشتغل بنفسك وأهلك عن الحق عزّ وجلّ

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے بیکار رہنے اور سست رہنے کی عادت نہ بنا، اللہ تعالیٰ تجھے سزاء میں مبتلاء کردے گا،

تو کب تک اپنے نفس اور اپنے گھر والوں میں مشغول رہ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور رہے گا؟۔

اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ رکھ

عَلّمْ أولادك الصنائع وتفرغ لعبادة الله عزّ وجلّ ، فإن الاهل والولد لا يغنون عنك من الله شيئاً ، ألزم نفسك وأهلك وولدك القناعة بما لا بد لك منه، وتفرّغ أنت وهم لطاعة مولاكم عزّوجلّ ، فإن كان لكم في الغيب سعة الرزق فهي تأتي في وقتها المقدر عند الله ، تراهامن الحق عزّ وجلّ ، وتتخلص من الشرك بالخلق ، وإن لم يكن لك عند القدر ذلك فعند غنى عن جميع الأشياء بزهد وقناعتك.

ترجمہ

تو اپنے بچوں کو صانع (اللہ تعالیٰ) کے بارے میں (اس کی ذات وصفات) کے متعلق تعلیم دے، اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے فارغ رکھ، بے شک تیرے گھر والے اور تیرے بچے تجھے اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکیں گے، تو اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر اور اپنے بچوں پر قناعت لازم کرلے یہ ضروری ہے اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے، اور تو اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com

عبادت کے لئے فارغ رکھ، اگر تیرے رزق میں غیب سے وسعت ہے تو ضرور اس وقت تیرے پاس پہنچے گا جو اللہ تعالی نے تیرے مقدر میں کیا ہے، اور تو مخلوق کو شریک ٹھہرانے سے بچ۔

پیر کا بیٹا پیر ہو ضروری نہیں ہے

الرياء والنفاق والمعاصي سبب الفقر والذل والطرد من باب الحق عزّ وجلّ ، المرائي المنافق يأخذ الدنيا بدينه وتزييه بزي الصالحين من غير أهلية فيه، يتكلم بكلامهم ويتلبس بثيابهم ولا يعمل مثل عملهم ، يدعي النسب إليهم وليس هو من نسبهم.

ترجمہ

ریاکاری اور نفاق، اور گناہ فقر و ذلت اور اللہ تعالی کی بارگاہ سے دوری کا سبب ہیں، ریاکار منافق شخص اپنے دین کے بدلے میں لوگوں سے مال کھاتا ہے، اور نیکوں والی صرف شکل بناتا ہے حالانکہ اس میں کوئی بھی اہلیت نہیں ہوتی، اور بڑے لوگوں والا کلام کرتا ہے اور ان جیسے کپڑے پہنتا ہے، اور ان جیسے اعمال نہیں کرتا، اپنے آپ کو ان کے نسب سے ہونے کا دعوی کرتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبد القادر الکیلانی: ۱۶۵)

جانوروں کی طرح کھانے والے

يا من باع كل شيء بلا شيء ، واشترى لا شيء بكل شيء ، قد اشتريت الدنيا بالآخرة وبعت الآخرة بالدنيا ، أنت هوس في هوس ، عدم في عدم ، جهل في جهل ، تأكل كما تأكل الأنعام من غير تفتيش ولا احتساب ولا سؤال من غير نية من غير أمر من غير فعل.

ترجمہ

اے وہ شخص جو ہر چیز کو لاشئی کے بدلے میں بیچ دیتا ہے، اور ہر لاشئی کو ہر چیز کے بدلے خرید لیتا ہے، اور تو نے دنیا آخرت کے بدلے میں خرید لی ہے، اور آخرت کو دنیا کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے، تو ہوس در ہوس میں مبتلاء ہے، تو جہالت در جہالت میں مبتلاء ہے، اور تو ایسے کھاتا ہے جیسے جانور کھاتے ہیں بلا تفتیش اور بلا احتساب کے، اور بلا سوال کے، اور بغیر نیت، بغیر امر اور بغیر فعل کے۔

دل بھی زنگ آلود ہو جاتا ہے

القلب يصدأ .فإن تداركه صاحبه وإلا انتقل إلى السواد ؛ يسْودُّ لبعده عن النور ، يسْودُّ لحب الدنيا والتحويز عليها من غير ورع ، لأن من تمكن من قلبه حب الدنيا زال ورعه فيجمعها من حلال وحرام، يزول تمييزه في جمعه ، يزول حياؤه من ربه عزّ وجلّ ومراقبته.

ترجمہ

دل بھی زنگ آلود ہو جاتا ہے، اگر صاحب دل اس کا تدارک کرے تو ٹھیک ورنہ دل میں سیاہی بڑھ جاتی ہے، یہ سیاہی نور سے دوری کی وجہ سے بڑھتی ہے، دل کی سیاہی دنیا کی محبت اور اس کے حرص کی وجہ سے بڑھتی ہے، جس کے دل میں دنیا کی محبت مضبوط ہو جائے تو اس دل سے تقوی ختم ہو جاتا ہے، اور پھر وہ شخص حلال و حرام جمع کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر مال جمع کرنے میں اس کو تمیز نہیں

www.waseemziyai.com

رہتی، اس کے دل سے اللہ تعالی کی حیاء ختم ہو جاتی ہے۔

وعظ سننے سے دل کی حیات ہے

داوم على سماع المواعظ .فإن القلب إذا غاب عن المواعظ عمي.

ترجمہ

ہمیشہ وعظ سنتے رہا کرو، جب دل مواعظ سے دور ہو جائے تو اندھا ہو جاتا ہے۔

توبہ کی حقیقت

حقيقة التوبة تعظيم أمر الحق عزّ وجلّ ، في جميع الأحوال ، ولهذا قال بعضهم رحمة الله عليه:الخير كله في كلمتين :التعظيم لأمر الله عزّ وجلّ ، والشفقة على خلقه ، كل من لا يعلم أمر الله عزّ وجلّ ، ولا يشفق على خلق الله ؛ فهو بعيد من الله .

ترجمہ

توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ تمام احوال میں اللہ تعالی کے حکم کی تعظیم کی جائے، اسی وجہ سے مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم فرماتے ہیں کہ ساری خیر صرف کلمات میں ہے۔

☆......اللہ تعالی کے امر کی تعظیم۔

☆......اور اللہ تعالی کی مخلوق پر شفقت۔

ہر وہ شخص جو اللہ تعالی کے امر کو نہیں جانتا اور اس کی مخلوق پر شفقت نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالی کی بارگاہ سے بہت بعید ہے۔

تم نے کھانے پینے میں عمر ضائع کر دی

ضاع عمركم في أكلوا وأكلنا ، وشربوا وشربنا ، ولبسوا ولبسنا ، وجمعوا وجمعنا.من أرادالفلاح فلْيصبر نفسه عن المحرمات والشبهات والشهوات ، ويصبر على أداء أمر الله عزّ وجلّ والانتهاء عن نهيه والموافقة لقدره.

ترجمہ

تم نے اپنی ساری عمر اسی بات میں ضائع کر دی ہے (انہوں نے کھایا اور ہم نے کھایا) اور انہوں نے پیا اور ہم نے پیا، اور انہوں نے جمع کیا اور ہم نے جمع کیا، جو شخص کامیابی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو محرمات، شہوات اور شبہات سے روکے، اور اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی منہیات سے رکنے اور اس کی تقدیر کے ساتھ موافقت کرنے میں صبر کرے۔

علم عمل کے لئے ہے نہ کہ فقط یاد کرنے کے لئے

العلم جُعل للعمل لا لمجرد الحفظ وإيراده على الخلق ، تعلّم واعمل ثم علم غيرک ، إذاعلمت ثم عملت تكلم العلم عنک ، وإن سكتَ تكلمَ بلسان العمل أكثر مما يتكلم بلسان العلم ولهذا قال بعضهم رحمة الله عليه من لا ينفعک لحظه لا ينفعک وعظه.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

علم عمل کے لئے ہے نہ کے صرف یاد کرنے اور لوگوں کو سنانے کے لئے، تو علم پڑھ، پھر عمل کر اور پھر دوسروں کو سکھا، اور جب تو علم پڑھ کر عمل کرے گا تو تیرا علم خود بولے گا اگر چہ تیری زبان خاموش بھی ہو، عمل کی زبان علم کی زبان سے زیادہ کلام کرتی ہے، اسی وجہ سے مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس ایک لحظہ بیٹھنا نفع نہیں دیتا اس کا وعظ بھی نفع نہیں دے گا۔

منافقین کا عمل

كل عمل لا إخلاص فيه فهو قشر لا لب فيه، خشبة ممدودة ، جسد بلا روح ، صورة بلامعنى وهذا عمل المنافقين .

ترجمہ

ہر وہ عمل جس میں اخلاص نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے چھلکا ہو اور اس میں مغز نہ ہو، جیسے جسم ہو بغیر روح کے، اور صورت بغیر معنی کے ،اور یہی عمل منافقین کا ہے۔

مومن رب تعالی کا فرماں بردار ہوتا ہے

المؤمن مطيع لربه عزّ وجلّ موافق له صابر معه ، يقف عند حظوظه وكلامه وأكله ولبسه وجميع تصرفاته، والمنافق لا يبالى بهذه الأشياء فى جميع أحواله.

ترجمہ

بندہ مومن اللہ تعالی کا مطیع ہوتا ہے اور اس کے حکم کے ساتھ موافقت کرنے والا ہوتا ہے اور اس کے فیصلوں پر صبر کرنے والا ہوتا ہے ، اپنے حظوظ ، اپنے کلام ، اور اپنے کھانے پینے اور کپڑے پہننے یہاں تک کہ اپنے تمام تصرفات میں اللہ تعالی کے حکم کا پابند ہوتا ہے، اور منافق کسی کام میں کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

کیا اس طرح تیری مصیبت دور ہو جائے گی؟

يا من يشكو إلى الخلق مصائبه ،إيش ينفعك شكوا إلى الخلق لا ينفعونك ولايضرونك ، وإذا اعتمدت عليهم وأشركت فى باب الحق عزّ وجلّ يبعدونك ، وفى سخطه يوقعونك ، وعنه يحجبونك ، أنت يا جاهل تدعى العلم ، من جملة جهلك طلبك الدنيا من غيرربك عزّ وجلّ ، تطلب الخلاص من الشدائد بشكواك إلى الخلق.

ترجمہ

مخلوق کے سامنے اپنے مصائب کی شکایت کرنے والے! مخلوق کے سامنے اپنے مصائب کی شکایت کر کے تجھے کیا نفع ہوتا ہے؟ یہ تو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی تجھ سے نقصان دور کر سکتے ہیں، جب تو ان پر اعتماد کرتا ہے اور تو اللہ تعالی کے باب میں شرک کرتا ہے تو یہی لوگ تجھے حق تعالی کی بارگاہ سے دور کر دیتے ہیں، اور یہی لوگ تجھ پر اللہ تعالی کے ناراض ہونے کا سبب بنتے ہیں، یہی لوگ اللہ تعالی کی بارگاہ سے تیرے دور ہونے کا سبب بنتے ہیں، تو جاہل ہے، تو علم کا دعوی کرتا ہے، تیری جہالتوں میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے رب تعالی کو

www.waseemziyai.com

چھوڑ کر اوروں سے مانگتا ہے، اور یہ بھی تیری جہالتوں میں سے ہے کہ تو اپنے مصائب دور کرنے کے لئے رب تعالی کی شکایت مخلوق کے سامنے کرتا ہے۔

معترض بارگاہ الٰہی سے دور ہی رہتا ہے

الحق عزّ وجلّ لا يُصحب مع الاعتراض والمنازعة ، وإنما يُصحب مع حسن الأدب وسكون الظاهر والباطن والموافقة الدائمة ، كل من وافق القدر دامت له الصحبة مع الحق عزّ وجلّ ،العارف بالله العالم به قائم معه لا مع غيره ، موافق له لا لغيره ، حي به ميت مع غيره .

ترجمہ

اللہ تعالی کسی ایسے بندے کو اپنا قرب نہیں عطا فرماتا جو اعتراض کرنے والا اور منازعت کرنے والا ہو، اللہ تعالی اسے ہی اپنی بارگاہ کا قرب عطا فرماتا ہے جو حسن ادب اور ظاہری اور باطنی سکون کا حامل ہو، اور دائمی موافقت رکھنے والا ہو، اللہ تعالی کا عارف ہی اللہ تعالی کی عظمت و شان کو جاننے والا ہے اور وہی اس کی بارگاہ میں حاضر رہنے والا ہوتا ہے، وہ اللہ تعالی کے ساتھ موافقت رکھنے والا ہوتا ہے اور وہ غیر کے ساتھ موافقت نہیں کرتا، وہ اللہ تعالی کے ساتھ زندہ ہوتا ہے اور غیر کے ساتھ وہ مردہ ہوتا ہے۔

اے ابن آدم! تو کون ہے؟

من أنت يا ابن آدم!!أنت مخلوق من ماء مهين .تواضع لربك عزّ وجلّ وذ له ،إذا لم يكن تقوى فلست بكريم عند الله عزّ وجلّ ولا عند عباده الصالحين.

ترجمہ

اے ابن آدم! تو کون ہے؟ تیری تخلیق پانی کے ایک قطرے سے ہوئی جو کہ بدبودار تھا، تو اپنے رب تعالی کی بارگاہ میں عاجزی کر اور تذلل کے ساتھ پیش ہو، جب تیرے پاس تقوی کی دولت نہیں ہے تو تو اللہ تعالی کے ہاں کریم نہیں ہے اور نہ ہی اس کے نیک بندوں کے ہاں کریم ہے۔

اپنے دل کی آنکھیں کھولو

افتحوا أعين قلوبكم ، إذا حضر أحدكم في بيته جماعةٌ فلا يكن مبتدئاً بالكلام ، بل يكون كلامه جواباً ، ولا يسأل عما لا يعنيه ، التوحيد فرض ، وطلب الحلال فرض ، وطلب ما لا بد منه من العلم فرض ، والإخلاص في العمل فرض ، وترك العوض على العمل فرض ،اهرب من الفاسقين والمنافقين ، والتحق بالصالحين والصديقين .

ترجمہ

اے لوگو! اپنے دل کی آنکھیں کھولو، جب تمہارے پاس کسی کے گھر کوئی اہل علم کی جماعت آئے تو تم کلام کی ابتداء نہ کرو، تم تب کلام کرو جب وہ بات کریں تو تم جواب دو، اور کوئی فضول بات نہ پوچھو، توحید فرض ہے، حلال طلب کرنا فرض ہے، اور اتنا علم سیکھنا فرض ہے جس کے بغیر گزارہ نہیں ہے، اور عمل میں اخلاص پیدا کرنا فرض ہے، اور عمل پر عوض ترک کرنا فرض ہے، تم منافقوں اور فاسقوں سے

www.waseemziyai.com

بھاگو، اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ۔

تو جھوٹ نہ بولا کر

كن عاقلاولا تكذب .تقول :أنا خائف من الله عزّ وجلّ ، وأنت تخا ف من غيره .العاقل لا يخاف لومة لائم في جانب الله عزّ وجلّ ، هو أصم عن كلام غير الله عزّ وجل .

ترجمہ

تو عقل والا بن جا، اور جھوٹ نہ بولا کر، تو کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں حالانکہ تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ لوگوں سے ڈرتا ہے، عقل والا تو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتا اور وہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کے علاوہ کسی اور کا کلام سننے سے بہرا ہوتا ہے۔

مشائخ کرام کی صحبت میں رہو

لا يعرف الرياء إلا المخلصون ،كانوا فيه وتخلصوا منه ،هو عقبة في طريق القول لا بدلهم من العبور عليها ؛ الرياء والعجب والنفا ق من جملة سها م الشيطان التي يرمي بها القلوب .اقبلوا من المشايخ وتعلموا منهم السير في الطريق الموصل إلى الحق عزّ وجلّ ، فإنه طريق قد سلكوه ، سلوهم عن آفات النفوس والأهوية والطباع ؛ فإنهم قد قاسوا آفاتهم ، وعرفوا غوائلهم .

ترجمہ

ریا کو مخلص لوگ ہی جانتے ہیں کیونکہ انہوں نے اس سے چھٹکارا پایا ہے، کیونکہ یہ ایسا راستہ ہے جس کو عبور کرنا نہایت ضروری ہے ریا، عجب اور نفاق شیطان کے تیروں میں سے تیر ہیں جو انسان کے دل پر چلاتا ہے۔

تم مشائخ کرام کے پاس آؤ، اور ان سے ایسے راستے پر چلنا سیکھو جو تمھیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچا دے، کیونکہ وہ اس راستے کی دشوار گزار گھاٹیوں سے گزر چکے ہیں، نفس وخواہشات اور طبیعت کی آفتوں کے متعلق ان سے سوال کرو یقیناً انہوں نے ان آفات کو پہچانا ہے اور ان کی فریب کاریوں سے واقف ہیں۔

شیطان کا شیطان سے رابطہ

شيطان الجن لا يقدر عليك إلا بشيطان الإنس ، هي :النفس والأقران السوء ،استغث بالله عزّ وجلّ واستعن به على هولاء الأعداء فإنه يغيثك .

ترجمہ

شیطان الجن تب تک تجھ پر قدرت نہیں پاسکتا ہے جب تک کہ انسانی شیطان درمیان میں وسیلہ نہ بنے، تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ، اور اسی سے مدد مانگ اپنے ان دشمنوں کے خلاف، یقیناً وہ تیری مدد فرمائے گا۔

تو تجدید اسلام کر

ارجع إلى الله عزّ وجلّ بتجديد الإسلام وحسن التوبة والإخلاص فيها ، قبل أن يجيء الموت فيغلق

www.waseemziyai.com

الباب فی وجهک فلا تقدر علی الدخول إلی باب التوبة ، ارجع إليه بأقدا م قلبک حتی لايغلق فی وجهک باب فضله ،

ترجمہ

تو اللہ تعالی کی بارگاہ میں تجدید اسلام کے ساتھ اور حسن توبہ اور اخلاص کے ساتھ رجوع کر،قبل اس کے کہ تو موت کے منہ میں چلا جائے اور توبہ کا دروازہ بند ہوجائے اور تیری توبہ بھی قبول نہ ہو،تو اپنے دل کے ساتھ توبہ کر،تا کہ تجھ پر اللہ تعالی کے فضل کا دروازہ بند نہ ہوجائے۔

مومن بخیل نہیں ہوتا

أغلق باب قلبک ، وأيئِسِ الکلّ من الدخو ل إليه ، و أنزلُ فيه ذکرَ الحق عزّ وجلّ وأکثرِ البکاءَ علی ما کان منک ، وواسِ الفقراءَ بشيء من مالک لا تبخل به ، فعن قريب تفارقه، المؤمن الموقن بالخلف فی الدنيا والآخرة لا يکون بخيلاً .

ترجمہ

تو اپنے دل کے دروازے کو بند کردے،اور ہر ایک کو اس میں داخل ہونے سے منع کردے،اور اپنے دل میں حق تعالی کے ذکر کو اتار،اور جو کچھ تجھ سے ہوا ہے اس پر بہت زیادہ رویا کر،اور اپنے مال میں سے فقراء پر بھی خرچ کیا کر،اور فقراء کو مال دینے میں بخل سے کام نہ لے،عنقریب یہ مال تجھ سے جدا ہوجائے گا،مومن اس پر یقین رکھتا ہے جو دنیا اور آخرت میں باقی رہنے والا ہو،اور مومن بخیل نہیں ہوتا۔

دنیا کتنی کمانی چاہیئے؟

الشرعُ إنما شَرَعَ الکسبَ ليُستعان به علی طاعة الحق عزّ وجلّ ، أما أنت إذا اکتسبت .استعنتَ به علی المعصية ، وترکتَ الصلاة وفعلَ الخير ، ولم تخرج الزکاة.فأنت فی معصية لافی طاعة ، يصير کسبک کقطع الطريق ، عن قريب يجيء الموت فيفرح به المؤمن ويغتم له الکافر والمنافق .

ترجمہ

شریعت مبارکہ نے اتنا مال کمانا جائز قرار دیا ہے جس سے تو اللہ تعالی کی طاعت پر مدد حاصل کرسکے،تونے تو اتنا کمانا شروع کردیا ہے جس سے تو گناہ پر مدد لے رہا ہے،اور تو نے نماز اور نیکی کے کام ترک کردیئے ،اور تو زکوۃ بھی ادا نہیں کرتا،تو نیکی کے بجائے گناہوں میں بتلاء ہوگیا ہے،تیری کمائی ڈکیت کی کمائی جیسی ہے،عنقریب موت آنے والی ہے جس سے مومن خوش ہوتا ہے اور کافر اور منافق غم میں بتلاء ہوجاتا ہے۔

توبہ پر قائم رہنے والے کہاں ہیں؟

أين التائب الثابت علی توبته أين المستحی من ربه عزّ وجلّ المراقبُ له فی جميع الأحوا ل أين المتعفف عن المحارم فی خلوته وجلوته.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

آج کہاں ہیں وہ لوگ جو توبہ کرنے کے بعد اس پر ثابت قدم رہتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالی سے حیاء کرنے والے ہیں؟ اور تمام احوال میں اپنے رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہنے والے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں سے خلوت وجلوت میں پاک دامن رہنے والے ہیں؟۔

اے فقیر صبر کر

یا فقیر ااصبر علی فقر فإن فقر الدنیا ینقطع .

ترجمہ

اے فقیر! دنیا کے فقر پر صبر کر، کیونکہ یہ فقر تو ختم ہونے والا ہے۔

اپنا مال فقیروں پر خرچ کرو

یا غنی!إن أردت خیر الدنیا والآخرة فواس الناس الفقراء بشیء من مالک .

ترجمہ

اے غنی اگر تو دنیا وآخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنا مال فقیروں پر خرچ کر۔

اصل تجارت یہ ہے

معک رأس ما وأنت لا تتجر به ؛ هذا العقل والحیاء هما رأس المال ، وأنت ما تحسن أن تتجر بهما ، علم لا تعمل به وعقل لا تنتفع به وحیاة لا تفید ؛ کبیت لا یُسکن ، وکنز لا یُصرف، وطعام لا یؤکل.

ترجمہ

تیرے پاس راس المال ہے تو اس کے ساتھ تجارت کیوں نہیں کرتا؟ یہ عقل اور حیاء یہ دونوں راس المال ہیں، تو ان کے ساتھ تجارت کرکے اچھا نہیں کررہا، علم جس پر عمل نہ کیا جائے، اور عقل جس سے نفع نہ اٹھایا جائے، اور زندگی جس سے نفع حاصل نہ کیا جائے، یہ اس گھر کی طرح ہیں جس میں کوئی رہتا نہ ہو، اور اس خزانے کی طرح ہیں جس کو کوئی خرچ نہ کرتا ہو، اور اس کھانے کی طرح ہیں جس کو کوئی کھاتا نہ ہو۔

غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

انتبه من غفلة النوم ، واغسل وجهک بماء الیقظة ، فانظر ما أنت مسلم أو کافر ، مؤمن أومنافق ، موحد أو مشرک ، مراء أو مخلص ، موافق أو مخالف ، راضٍ أو ساخط ، الحق عزّ وجلّ لا یبالی بک رضیت أسخطت ، ضرر هذا ومنفعته عائدان إلیک ، سبحان الکریم الحلیم المتفضل ، الکل تحت لطفه وفضله ، لو لم یلطف بنا لهلکنا أجمع .

ترجمہ

تو غفلت کی نیند سے بیدار ہو جا، اور بیداری کے پانی سے اپنا منہ دھولے، اور تو غور کر تو مومن ہے یا کافر، تو مسلم ہے یا مشرک،

www.waseemziyai.com

تو ریا کار ہے یا مخلص ،تو موافق ہے یا مخالف ،تو راضی رہنے والا ہے یا ناراض ، اللہ تعالی کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو راضی ہے یا ناراض ،اس کا نفع ونقصان تجھے ہی ہوگا، اللہ تعالی تو کریم ہے حلیم ہے اور فضل والا ہے، ہر ہر چیز اس کے فضل وکرم کے نیچے دبی ہوئی ہے، اور اگر اس کا فضل نہ ہو تو ہم سب ہلاک ہو جائیں۔

جتنے گناہ کرتے ہو توبہ بھی اتنی ہی کرو

ذنوبكم كالأمطار .فلتكن توباتكم كل لحظة في مقابلتها.

ترجمہ

تیرے گناہ بارش کی طرح ہیں،تو تجھ پر لازم ہے کہ تیری توبہ بھی ہر لحظہ اتنی ہی ہونی چاہیے۔

اہل قبور کی پکار

أنظر إلى القبور وخاطب أهلها بلسان الإيمان فإنهم يخبرونک عن أحوالهم.

ترجمہ

تم قبروں کی طرف دیکھو،اور اہل قبور سے ایمان کی زبان سے خطاب کرو تو وہ تم کو اپنے احوال بتائیں گے۔

جب دل مخلص ہو جائے تو اعضاء بھی درست ہو جاتے ہیں

إذا أخلص القلب أخلصت الجوارح وتخلصت .القلب راعي الجوارح ، فإذا استقام استقامت ، إذا استقام القلب والجوارح كَمُلَ أمرُ المؤمن وصار راعياً على أهله وجيرانه وأهل بلده، يرتفع حالُهُ على قدر قوة إيمانه وقربه من مولاه.

ترجمہ

جب دل مخلص ہو جائے تو بقیہ اعضاء میں اخلاص پیدا ہو جاتا ہے،اور دل اعضاء کا نگہبان ہے، جب وہ درست ہو جائے تو سب اعضاء درست ہو جاتے ہیں،اور جب دل اور اعضاء درست ہو جائیں تو بندہ مومن کا کام مکمل ہو جاتا ہے اور وہ بندہ مومن اپنے گھر والوں ،اور اپنے شہروں والوں اور اپنے پڑوسیوں پر نگہبان بن جاتا ہے،اور اس بندے کو اس کے ایمان کی قوت کے موافق اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

کیا غصہ کرنا حرام ہے؟

الغضب إذا كان لله عزّ وجلّ فهو محمود ، وإذا كان لغيره فهو مذموم، المؤمن يحتدُّ لله عزّوجلّ لا لنفسه ، يحتدُّ لدينه لا نُصرةً لنفسه ، يغضب إذا خُرق حد من حدود الله عزّ وجلّ كمايغضب النمر إذا أخذوا صيده فلا جرم يغضب الله عزّ وجلّ لغضبه ويرضى لرضاه.

ترجمہ

غصہ جب اللہ تعالی کے لئے ہو تو محمود ہے، جب اللہ تعالی کے لئے نہ ہو تو پھر مذموم ہے،مومن اللہ تعالی کے لئے ہی غصہ کرتا ہے اپنے نفس کے لئے نہیں کرتا،مومن اللہ تعالی اور دین کے لئے غصہ کرتا ہے نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے لئے ،بندہ مومن کو تب غصہ آتا ہے جب

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کو توڑا جائے، پھر ایسے غصہ کرتا ہے جیسے چیتے سے اس کا شکار چھینا جائے تو وہ غصہ کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بھی اس بندہ مومن کے غصہ کرنے کی وجہ سے جلال کا اظہار فرماتا ہے اور اس بندے کے راضی ہونے سے وہ راضی ہوجاتا ہے۔

غصہ کرنے میں منافقت سے کام نہ لے

لا تُظهر الغضبَ للهِ عزّ وجلّ وهو لنفسک ، فتكون منافقاً وما أشبه ذلک ، لأن ما كان لله عزّوجلّ يتم ويبقى ويزداد ، وما كان لغيره يتغير ويزو ل، فإذا فعلت فعلاً فأزِلِ نفسک وهواک وشيطانک منه، ولا تـفعـلـه إلا لله عزّ وجلّ ، لا تفعل شيئاً إلا بأمرٍ حز م من الله عزّوجلّ ؛ إما بواسطة الشرع ، أو بإلها م من الله عزّ وجلّ لقلبک مع موافقة الشرع.

ترجمہ

تو ایسا کبھی بھی نہ کرنا کہ تو غصہ کسی اور کے لئے کررہا ہو اور ظاہر یہ کررہا ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ کررہا ہے، اگر تو نے ایسا کیا تو تو پھر منافق ہوگا یا اس جیسا ہوگا، اس لئے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے لئے ہو وہ پوری ہوکر رہتی ہے اور باقی رہتی ہے اور بڑھتی ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو وہ متغیر ہوجاتی ہے اور ہمیشہ بھی نہیں رہتی،، جب تو کوئی کام کرے تو اپنے نفس اور ہواء اور اپنے شیطان کو دور رکھ، (یعنی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کر) اور تو کوئی بھی کام نہ کر جب تک کہ تجھے اس کام کا یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا معلوم نہ ہو، وحی شرعی کے ذریعے سے یا پھر تیرے دل کی شریعت کے ساتھ موافقت ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ پر الہام فرمادے۔

نفس کو پاک کر پھر قرب الٰہی نصیب ہوگا

ازهد فيک وفي الخلق وفي الدنيا يُرِحْکَ من الخلق ، وارغب في الأنس بالحق عزّ وجلّ والراحة بقربه ، لا أنس إلا الأنس به ، ولا راحة إلا معه ، بعد الصفاء من كدُرات نفسک وهواک.

ترجمہ

اپنی ذات مخلوق اور دنیا کے معاملے میں زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھے دنیا کے معاملے میں راحت عطا فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے انس حاصل کرنے میں شوق پیدا کر، اور اس کے قرب سے راحت پانے کی تمنا پیدا کر، کیونکہ انس تو صرف اور صرف اسی بارگاہ کی محبت سے ہی حاصل ہوگا، اور راحت بھی اسی سے محبت کرکے ہی حاصل کی جاسکتی ہے، اور یہ نعمت اپنے نفس و ہوا کو پلیدگیوں سے دور کرکے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں باطن پاک کرکے جاؤ

كما لا يحل أن تدخل على الملو ک مع نجاسة ظاهره ، لِمَ تدخل على مالک الملو ک الذى هو الحق عزّ وجلّ مع نـجاسة باطنک في قلبک معاصي وخوفٌ من الخلق ، ورجاءٌ لهم ،وحب الدنيا وما فيها .و كلک هذا من نجاسة القلوب.

ترجمہ

جیسا کہ تیرے لئے حلال نہیں ہے کہ تیرے جسم پر کوئی ناپاک چیز لگی ہو اور تو کسی بادشاہ کے پاس چلا جائے، تو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

www.waseemziyai.com

میں اپنے باطن کی نجاست لے کر کیسے چلا جاتا ہے؟ حالانکہ وہ تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے،اور تیرے دل میں گناہوں کی محبت، اور مخلوق کا خوف اوران سے امیدیں ہیں،اوردنیااور مافیھا کی محبت تیرے دل میں ہے،اور یہ ساری کی ساری دل کی نجاستیں ہیں۔

توبہ کے بعد ایمان زیادہ ہوجاتا ہے

إذا صحت التوبة صح الإيمان وازداد عند أهل السنة .إن الإيمان يزيد وينقص يزيدبالطاعة وينقص بالمعصية.

ترجمہ

جب ایمان لانے کے بعد توبہ صحیح ہوجائے تو اہل سنت کے نزدیک ایمان بڑھ جاتا ہے، یقیناً ایمان کم بھی ہوتا ہے اورزیادہ بھی ہوتا ہے، اللہ تعالی کی طاعت کرنے کے ساتھ ایمان بڑھ جاتا ہے اوراس کی نافرمانی کرنے کے ساتھ کم ہوجاتا ہے۔

نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا

عليك بالصمت والحلم عن جهل الجاهلين ، أما إذاارتكبوا معصية الحق عزّ وجلّ فلا صمت فإنه يحرم، يصير الكلام عبادة وتركه معصية إذاقدرت على الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر فلا تقصر عنه ، فإنه باب خير قد فُتح فى وجهك فبادر بالدخول فيه.

ترجمہ

تم پر حوصلہ کرنااور صبر کرنالازم ہے جب جاہل اپنی جہالت کا اظہار کریں،مگر جب وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کریں تو پھر خاموش رہنا حرام ہے اوراس وقت کلام کرنا عبادت ہے اور برائی سے نہ روکنا گناہ ہے، جب تجھے قدرت ہو نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کی تو پھر کوتاہی نہ کر، کیونکہ یہ خیر کا دروازہ تم پر کھولا گیا ہے تو تم فوراًاس میں داخل ہوجاؤ۔

نوافل کے ذریعے اس کا قرب حاصل کر

أد الأمرَ ، وانتهِ عن النهى ، واصبر على هذه الآفات ، وتقرّب بالنوافل ، سَلْهُ وتذلّل بين يديه حتى يهيء لك أسباب الطاعة .

ترجمہ

تو اللہ تعالی کے احکامات کو بجالا، اوراس کی منہیات سے رک جا، اوران آفات پر صبر کر، اورنوافل کے ساتھ اللہ تعالی کی بارگاہ کا قرب حاصل کر، اوراسی سے مانگ، اوراسی کے سامنے عاجزی کا اظہار کر، تاکہ وہ تجھے طاعت کے اسباب عطا کرے۔

جس نے اللہ تعالی کے نیک بندے کو دیکھ لیا

من رأى محباً لله عزّ وجلّ فقد رأى الله عزّ وجلّ بقلبه .المحبون له رضوابه دون غيره ،استعانوا به ، واقتصروا عمن سواه.

ترجمہ

جس نے اللہ تعالی سے محبت کرنے والے کو دیکھ لیا تحقیق اس نے اپنے دل کے ساتھ اللہ تعالی کو دیکھ لیا، جو اللہ تعالی کے ساتھ محبت

www.waseemziyai.com

کرتے ہیں وہ صرف اسی پر ہی راضی رہنے والے ہوتے ہیں، اور اسی سے ہی مدد مانگتے ہیں، اور اس کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

تو تکبر کو ترک کردے

دع منک التکبر ، فإنه من صفات الجبابرة الذين يكبهم الله عزّ وجلّ على وجوههم في نار الجحيم ، إذا أغضبتَ الله عزّ وجلّ فقد تكبرت عليه ، إذا أذّن المؤذن فلم تجبه بقيامک إلى الصلاة فقد تكبرت عليه ، إذا ظلمت أحداً من خلقه فقد تكبرت عليه، تب إليه وأخلص في توبتک قبل أن يهلکک بأضعف خلقه، كما أهلک نمرود وغيره من الملوک لما تكبروا عليه ؛ أذلهم بعد العز ، أفقرهم بعد الغنى ، عذبهم بعد النعيم ، أماتهم بعدالحياة.

ترجمہ

تو تکبر کو ترک کردے کیونکہ یہ ظالم لوگوں کی صفت ہے جن کو اللہ تعالی ان کے منہ کے بل دوزخ میں ڈالے گا، جب تو اللہ تعالی کو غضبناک کرتا ہے تو تو تکبر کرتا ہے، جب موذن اذان دے اور تو نماز ادا کرنے کے لئے مسجد نہ آئے تو تو تکبر کرتا ہے، جب تو مخلوق میں سے کسی پر ظلم کرے تو تو ظلم کرتا ہے، لھذا تو توبہ کر اور توبہ بھی خالص کر، اس سے پہلے کہ اللہ تعالی تجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے کمزور کے ہاتھوں ہلاک کردے، جیسا کہ اس نے نمرود کو (مچھر کے ساتھ) ہلاک کردیا، اور اس جیسے بادشاہوں کو بھی ہلاک کردیا، جب انہوں نے تکبر کیا، انکو ذلیل کردیا ان کو عزت دینے کے بعد، ان کو مال دینے کے بعد محتاج کردیا، اور ان کو نعمتیں دینے کے بعد عذاب میں مبتلاء کردیا، اور ان کو زندگی دینے کے بعد موت دے دی۔

شرک کی دو قسمیں ہیں

كونوا من المتقين .الشرک في الظاهر والباطن ، الظاهر عبادة الأصنام، والباطن الاتكال على الخلق ورؤيتهم في الضر والنفع.

ترجمہ

تم متقی بن جاؤ، شرک ظاہری بھی ہوتا ہے اور باطنی بھی۔

☆ ......شرک ظاہری یہ ہے کہ انسان بتوں کی پوجا کرنے لگے۔

☆ ......شرک باطنی یہ ہے کہ انسان مخلوق پر بھروسہ کرے اور نفع ونقصان میں لوگوں کی طرف دیکھنا شروع کردے۔

تو تو اندھا ہے

أنت أعمى كيف تدعي البصر ، أنت سقيم الفهم كيف تدعي الفهم. تُبْ من دعواک الكاذبة إلى الله عزّ وجلّ .

ترجمہ

تو اندھا ہے تو کیسے دعوی کرتا ہے کہ تو بینا ہے، تیری سوچ ہی غلط ہے تو کیسے دعوی کرتا ہے کہ تو دانا ہے، تو اپنے ان جھوٹے دعوں

www.waseemziyai.com

سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر۔

کامیاب کون؟

یا رجالاً ویا نساء قد أفلح منکم من کان معه ذرة من الإخلاص ، ذرة من التقوی ، ذرة من الصبر والشکر ، إنی أراکم مفالیس.

ترجمہ

اے مردو! اے عورتو! تم میں سے کامیاب وہ ہے جس کے پاس ایک ذرہ بھر اخلاص ہے، اور ایک ذرہ بھر تقویٰ ہے، اور ایک ذرہ بھر صبر وشکر ہے، یقیناً میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم ان سب چیزوں سے مفلس ہو۔

جس کا کوئی مددگار نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا مددگار رہوتا ہے

اهربُ من الخلق ، واجهد أن لا تکون مظلوماً ولا ظالماً ، وإن قدرت فکن مظلوماً ولا تکن ظالماً ، مقهوراً لا قاهراً ، نصرة الحق عزّ وجلّ للمظلوم ، ولا سیما إذا لم یجد ناصراً من الخلق.

ترجمہ

مخلوق سے بھاگ، اور تو کوشش کر کہ تو نہ مظلوم بن اور نہ ہی ظالم بن، اگر تیرے پاس قدرت ہو تو مظلوم بن، ظالم نہ بن، مقہور بن قاہر نہ بن، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد مظلوم کے ساتھ ہوتی ہے خصوصاً جب کہ اس کے پاس مخلوق میں سے کوئی بھی مددگار نہ ہو۔

صبر ہی مدد کا سبب ہے

الصبر سبب للنّصرة والرفعة والمعزة .اللهم إنا نسألک الصبر.

ترجمہ

صبر ہی مدد اور رفعت اور عزت کا سبب ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے صبر کا سوال کرتے ہیں۔

ہر کام نیک نیت کے ساتھ ہونا چاہئے

اجتهد ألا تأکل لقمة ، ولا تمشی خطوة ، ولا تعمل شیئاً فی الجملة إلا بنیة صالحة ، تَصْلُحُ للحق عزّ وجلّ ، إذا صحّ لک هذا فکل عمل تعمله یکون له لا لغیره ، تزول عنک الکلفة وتصیر هذه النیة طبعاً.

ترجمہ

تو کوشش کر کہ تو لقمہ نہ کھائے اور ایک قدم بھی چلے، اور تو کوئی کام بھی نہ کر مگر یہ کہ نیک نیت کے ساتھ، تو نیت درست کر خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے۔ تیرا ہر ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے اس کے غیر کے لئے نہیں ہونا چاہئے تو تجھ سے کلفت دور ہو جائے گی، اور تب یہ تیری نیت تیری طبعیت بن جائے گی۔

خالق ومخلوق کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی

ویحک .خلق وخالق لا یجتمعان .دنیا وأخری فی القلب لا یجتمعان، لا یُتصور ، لایصح ، لا یجیء منه شیء ؛ إما الخلق وإما الخالق ، إما الدنیا وإما الآخرة .وقد یُتصور أن یکون الخلق فی ظاهرک والخالق

www.waseemziyai.com

فی باطنک ، والدنیا فی یدک والآخرۃ فی قلبک ، أما فی القلب فلایجتمعان .انظر لنفسک واختر لھا ، فإن أردت الدنیا فأخرج الآخرۃ من قلبک ، وإن أردت الآخرۃ فأخرج الدنیا من قلبک .

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، خالق ومخلوق ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے ، دنیا اور آخرت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے ، اور نہ ایسا تصور کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی یہ بات درست ہے، بہرحال دنیا تو دنیا ہے، اور آخرت آخرت ہے، اور یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ دنیا تیرے ظاہر میں ہو اور آخرت تیرے باطن میں ہو، مخلوق تیرے ظاہر میں ہو اور خالق کی محبت تیرے دل میں ہو، اور دنیا تیرے ہاتھ میں اور آخرت تیرے دل میں ہو، بہرحال ایک ہی دل میں یہ دونوں جمع نہیں ہوسکتے ،اگر تو دنیا کا طلبگار ہے تو آخرت کو اپنے دل سے نکال دے ، اور اگر تو آخرت کا طلبگار ہے تو دنیا اپنے دل سے نکال دے۔

تو ابھی بھی کھیل میں مصروف ہے

یا غافلا! عما لا بد لک منه ، قد جعلت همک الشهوات واللذات وجمع الدنیا فوق الدینار ،وأشغلت جوارحک باللعب إنْ ذکر مُذ کرٌ الآخرۃَ والموتَ.قد جاء نذیر الموت وهو الشیب فی شعرک وأنت تقصمه أوتغیره بالسواد ، إذا جاء أجلک إیش تعمل إذا جاء مَلَکُ الموت ومعه أعوانه ، بأی شیء ترده إذا انقطع رزقک ، وانقضت مدتک ، بأی حیلة تحتال .دع عنک هذا الهوس ،الدنیا مبنیۃعلی العمل ، إذا عملت فیها أُعطیتَ الأجرۃَ ، وإن لم تعمل فما تعطی.

هی دار الأعمال والصبر علی الآفات ،هی دار التعب والآخرۃ دار الراحۃ ، المؤمن یتعب نفسه فیها فلا جرم یستریح ، وأما أنت تعجلت بالراحۃ ، وتماطل بالتوبۃ وتُسوف یوماً بعد یو وشهراً بعد شهر وسنۃبعد سنۃ ، وقد انقضی أجلک ، عن قریب تندم ، کیف ما قبلت النصیحۃوکیف ماانتهیت.وصُدِقْتَ فما صَدَقْتَ ویحک جذع سقف حیاتک قد انکسر ، أیها المغرور .یطان حیاتک تتواقع ، هذه الدار التی أنت بها تخرب تحول منها إلی أخری ، اطلب دار الآخرۃوانقل رجلک إلیها ، ما هذه الرجل الرجل هی الأعمال الصالحۃ ،قدم مالک إلی الآخرۃ حتی تجده وقت وصولک إلیه.

ترجمہ

اے ضروری کاموں سے غافل رہنے والے! تو نے اپنی ساری کوششیں شہوات ولذات اور دنیا اور دینار جمع کرنے میں خرچ کردی ہیں اور تو نے اپنے اعضاء کو کھیل کود میں مصروف کررکھا ہے ،اگر تجھے کوئی موت یاد دلاتا بھی ہے تو تجھے کوئی اثر نہیں ہوتا، یقیناً تیرے پاس موت کی یاد دلانے والا آچکا ہے اور وہ تیرے بالوں کا سفید ہونا ہے اور تو اپنے بالوں کو سیاہ کرلیتا ہے، جب تیرے پاس موت آجائے گی تو بتا کیا کرے گا؟ جب ملک الموت علیہ السلام اور ان کے ساتھی آجائیں گے تو کیا کرے گا؟ اور جب تیرا رزق ختم ہوجائے گا اور تیری مدت ختم ہوجائے گی ،تو پھر کونسے حیلے اپنائے گا؟ اپنی ہوس کو ترک کردے، اور یہ دنیا کی بنیاد تو عمل پر ہے، اگر تو عمل کرے گا تو اس کا اجر پائے گا، اگر تو عمل ہی نہیں کرے گا تو اجر کس طرح پائے گا؟

www.waseemziyai.com

یہ دنیا دار العمل ہے اور یہ دنیا تو مصیبتوں پر صبر کرنے کا مقام ہے، اور یہ دنیا تو تھکنے کی جگہ ہے، اور آخرت راحت کے لئے ہے، اور بندہ مومن تو دنیا میں اپنے آپ کو تھکا تا ہے اور آخرت میں یقیناً راحت پا تا ہے اور تو نے تو دنیا میں ہی راحت پانے میں جلدی کی ہے اور توبہ کرنے میں دیر کردی ہے اور ایک دن سے دوسرے دن پر موخر کرتا ہے اور ایک مہینے سے دوسرے مہینہ پر موخر کرتا ہے اور ایک سال سے دوسرے سال پر موخر کرتا ہے اور اس طرح تیری زندگی کی مدت ختم ہونے والی ہے، عنقریب تو شرمندہ ہوگا، کہ نصیحت قبول نہیں کرتا؟ اور تو گناہوں سے کیوں نہیں رکتا؟۔

افسوس ہے تجھ پر، تیری زندگی کی چھت کا شہتیر گرنے والا ہے، اے مغرور انسان! تیری زندگی کی دیواریں بھی گرنے کے قریب ہیں، تو نے اپنی زندگی کے گھر کو خراب کرلیا ہے، اب اس حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہو جا، اب آخرت کی طلب اپنے دل میں پیدا کر، اور اپنا پاؤں آخرت کی طرف رکھ، اس پاؤں سے مراد اعمال صالحہ ہیں، یعنی تو اپنا مال آخرت کی طرف بھیج تا کہ جب تو وہاں جائے تو تجھے اس کا اجر ملے۔

مخلوق میں سب سے بدترین بندہ کون؟

إنْ كـان ولا بـد مـن الطلب ، فاطلب منه لا من خلقه ، فإن أبغض الخلق إلى الله عزّ وجلّ من يطلب الدنيا من خلقه .استغثْ به إليه .هو الغني والخلق كلهم فقراء لا يملكون لأنفسهم ولالغيرهم ضراً ولا نفعاً .

ترجمہ

اگر تجھے ضرور ہی کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالی سے مانگ، اور مخلوق سے نہ مانگ، یقیناً مخلوق میں سے سب سے بدترین بندہ وہ ہے جو دنیا کا مال مخلوق سے مانگتا ہے۔ تو اللہ تعالی سے مانگ، کیونکہ وہی غنی ہے اور تمام مخلوق فقیر ہے، اور ساری مخلوق نہ تو اپنی ذات سے نقصان کو دور کرسکتی ہے اور نہ ہی کسی اور سے، اور اسی طرح نہ تو اپنے آپ کو نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی کسی اور کو۔

کامیابی کیسے ملے گی؟

كيف تـفـلـح وقـد تركت يد نفسک وهواک وطبعک وشيطانک علی عينیْ قلبک .نَح هذه الأيدی وقـد رأيت الأشيـاء كـمـا هـی نـح نـفـسَک بـمـجـاهدتک لها ومخالفتک ، نَح يدَ هواک وطبعک وشيطانک.

ترجمہ

تو کیسے کامیاب ہوگا حالانکہ تو نے اپنے نفس اور طبیعت اور شیطان کا ہاتھ اپنے دل کی آنکھوں پر رکھ لیا ہے، تو ان ہاتھوں کو اپنے دل سے ہٹا لے تا کہ تجھے اشیاء کی حقیقت سے آگاہی ملے، تو اپنے نفس کو مجاہدہ سے دور کر، اور اپنے نفس کے ہاتھ کو ہٹا اور اپنی طبیعت اور شیطان کے ہاتھ کو بھی ہٹا لے تا کہ تجھے کامیابی ملے۔

تجھے کھیل کے لئے نہیں پیدا کیا گیا

قـد خـلـقـک لـعبـادته فلا تلعب ، لا تـحب معه فی محبته أحداً ، إن أحببتَ غيره حُبّ رأفةٍورحمةٍ ولطفٍ

www.waseemziyai.com

یجوز ، فاشتغل بالله عزّ وجلّ لا بغيره ،لا تسا ئس بغيره ،اجعل الخلق خارج قلبک ،ناحية منه ،فَرغْه له ،يا بطّال يا كسلانُ يا قليلَ القَبول ،إنْ قبلتَ منى وعملتَ بما أقول.

ترجمہ

تجھے اللہ تعالی نے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو تو کھیل میں مصروف نہ ہو، تو اللہ تعالی کے ساتھ محبت میں کسی اور کو شریک نہ کر، اگر تو مہربانی اور رحمت اور لطف کی محبت اللہ تعالی کے علاوہ کسی کے ساتھ رکھتا ہے تو یہ جائز ہے (جیسے والد کو بچوں کے ساتھ محبت اور بیٹے کو اپنے والدین کے ساتھ محبت) لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تو اس محبت کو دل سے باہر رکھ، اور اپنے دل کو اللہ تعالی کے لئے فارغ رکھ، اے سست! اے کاہل انسان! اے کم قبول کرنے والے! اگر تو قبول کرے اس بات کو جو میری طرف سے تم کو پہنچتی ہے اور تو عمل کرے اس پر جو بھی میں تم کو کہوں تو تم کامیاب ہو سکتے ہو۔

اپنا کھانا متقی شخص کو کھلاؤ

إذا أطعمت طعامک للمتقي وساعدته في أمر دنيا ه، كنت شريكه فيما يعمل ولا ينقص من أجره شيء ، لأنک عاونته في قصده ورفعت عنه أثقاله.

ترجمہ

جب بھی تم اپنا کھانا کھلاؤ تو کوشش کرو کہ تم اپنا کھانا متقی شخص کو کھلاؤ اور تم اس کے دنیوی کے معاملے میں اس کی مدد کرو، تم اس کے عمل میں شریک بن جاؤ گے اور اس کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا، اس لئے کہ تم نے اس کی معاونت کی اور اس کے بوجھ کو اٹھایا ہے۔

استاد کی خدمت میں کیسے حاضر ہوا جائے؟

يا جاهل! تعلمِ العلمَ ، فلا خير في عبادة بلا علم ، ولا خير في إيقان بلا علم ، تعلم واعمل فإنک تفلح دنيا وأخرى ، إذا لم يكن لک صبرٌ على تحصيل العلم والعمل به كيف تفلح .العلم إذا أعطيته كلک أعطاک بعضه.

قيل لبعض العلماء رحمة الله عليه.بم نلت هذا العلم فقا ل: بباكورة الغراب ، وبصبرالجمل ، وبتملق الكلب ، كنتُ أُبكر على أبواب العلماء كما يبكر الغراب إلى الطيران ، وكنت أصبر على أثقالهم كصبر الجمل على الأثقال ، وكنت أتملق كتملق الكلب بباب دار صاحبه حتى يطعمه شيئاً .يا طالب العلم اسمع مقالة هذا العالم واعمل بها إذا أردت العلم والفلاح .

ترجمہ

اے جاہل! تو علم سیکھ، اس عبادت میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں علم نہ ہو، اور اس یقین میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں علم نہ ہو۔ اور تو علم سیکھ اور اس پر عمل کر تو تجھے دنیا و آخرت کی کامیابی مل جائے گی، اگر تو علم حاصل کرنے میں صبر سے کام نہیں لیتا تو پھر تو کامیاب کیسے ہوگا؟ کیونکہ جب تو علم کو اپنا سب کچھ دے گا تو پھر کہیں جا کر علم تجھے اپنا بعض حصہ دے گا۔

کسی عالم دین کی خدمت میں عرض کی گئی: حضور! آپ کو اتنا علم کیسے آگیا؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: میں نے کچھ عادات اپنائی

www.waseemziyai.com

تھیں جس کی وجہ سے مجھے یہ علم آ گیا اور وہ یہ ہیں کہ میں کوے کی طرح صبح ہی صبح اٹھتا تھا، اور اونٹ کی طرح صبر کرتا تھا، اور کتے کی طرح استاد کی خدمت میں چاپلوسی کرتا تھا۔ میں صبح ہی صبح علماء کرام کے دروازے پر حاضر ہو جاتا تھا جس طرح کوا صبح ہی صبح جاگ جاتا ہے، اوران کے بوجھ میں ایسے اٹھاتا تھا جیسے اونٹ اپنے مالک کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ اور میں کتے کی طرح اپنے استاد کے سامنے چاپلوسی کرتا تھا جیسے کتا اپنے مالک کے دروازے پر پڑا رہتا ہے اور اس کو امید ہوتی ہے کہ اس کو کچھ نہ کچھ مل جائے گا میں اسی طرح اپنے اساتذہ کے سامنے کرتا تھا۔ اے طالب علم! تو بھی اس عالم دین کی بات سن اور اس پر عمل کر اگر تو علم اور کامیابی چاہتا ہے تو۔

علم علماء کرام سے حاصل کرو

العلمُ يؤخذ من أفواه الرجال لا من الصحف ، من هولاء الرجال رجال الحق عزّ وجلّ ، الولاية للمتقين دنيا وآخرة ، الله عزّ وجلّ إنما يحب من عباده المتقين المحسنين الصابرين .

ترجمہ

علم علماء کرام کے مبارک مونہوں سے حاصل کرو نہ کے کتابوں سے، یہ مردمردان حق ہیں، ولایت دنیا وآخرت میں متقی لوگوں کے لئے ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے نیک متقی اور محسن اور صبر کرنے والوں بندوں کے ساتھ محبت فرماتا ہے۔

کیا مومن بے صبری کرتا ہے؟

إذا لم تصبر على النقَم ، ولم تشكر على النعم ، فلست بمؤمن .

ترجمہ

جب تو مصیبتوں پر صبر نہ کرے اور نعمتوں پر شکر نہ کرے تو تو کامل مومن نہیں ہے۔

تو حجام کی طرح ہے

أنت كالحجام تُخرج الداء من غيرك وفيك داء محض ما تخرجه ، إنى أرا تزداد علماً ظاهراً وجهلاً باطناً ، إذا لم يكن لك علم تعلّم ، إذا لم يكن لك علم ولا عمل ولا إخلاص ولا أدب فكيف يجيء منك شيء ، قد جعلت همك الدنيا .

ترجمہ

تو حجام کی طرح ہے تو دوسروں کی بیماریاں نکالتا ہے جبکہ تیرے جسم میں خود بیماری موجود ہے اس کو تو نہیں نکالتا، بے شک میں دیکھتا ہوں کہ تیرے ظاہر میں تو علم بڑھ رہا ہے لیکن حقیقت میں تیرے باطن کی جہالت زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ جب تیرے پاس علم نہ ہو، عمل نہ ہو، اخلاص نہ ہو اور ادب نہ ہو تو تجھ سے کسی کو کیا حاصل ہونا ہے، اور تو نے دنیا کو ہی اپنا مقصود بنالیا ہے۔

جو میں کہتا ہوں وہ سمجھو

افهموا ما أقول واعملوا به ، الفهم بلاعمل لا يساوى شيئاً ، العمل بلا إخلاص طمع فارغ .

ترجمہ

جو میں تمھیں کہتا ہوں اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرو، کیونکہ صرف سمجھ لینا اور اس پر عمل نہ کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا، اور عمل تو کرے

www.waseemziyai.com

لیکن ہو بغیر اخلاص کے تو وہ بھی صرف اور صرف طمع ہے۔

من طلب وجد

من طلب وجدّ وجدَ ،اجهد فى أكل الحلال فإنه ينور قلبک من ظلماته ، أنفعُ العقل ماعرّفک نعمَ الله عزّ وجلّ ، وأقامک فى شكرها.

ترجمہ

جس نے طلب کیا اور اس میں کوشش کی یقیناً اس نے پالیا، تو حلال کھانے میں کوشش کر، بے شک یہ حلال کھانا تیرے دل کو اس کے اندھیروں سے منور کر دے گا، سب سے زیادہ نفع مند عقل وہ ہے جو تجھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان کرادے، اور تجھے اس کے شکر کرنے پر قائم رکھے۔

ہر حال میں شریعت کا لحاظ رکھنا چاہیئے

من لم يكن الشرع رفيقه فى جميع أحواله فهو هالک مع الهالكين ، اعمل واجتهد ولا تتكل على العمل ، فإن التارک للعمل طامع والمتكل على العمل معجب مغرور.

ترجمہ

جو شخص اپنے تمام احوال میں شریعت کے احکامات پر عمل نہیں کرتا، وہ بھی ہلاک ہونے والے لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا، تو نیک اعمال کر اور مزید کوشش بھی کرتا رہ، جو شخص نیک اعمال چھوڑ دیتا ہے وہ فضول طمع کا شکار ہو جاتا ہے اور جو شخص عمل پر بھروسہ کرتا ہے وہ غرور میں مبتلاء ہو جاتا ہے۔

تو ہی ان کو چھوڑ دے

فارق قبل أن تفارق ، ودع قبل أن تُوَدّع ، اهجُر قبل أن يهجر أهلُک وسائرُ الخلق.

ترجمہ

اس سے پہلے کہ دنیا تجھے چھوڑے تو دنیا کو چھوڑ دے، اس سے پہلے کہ دنیا تجھے الوداع کہے تو دنیا کو کہہ دے، اس سے پہلے کہ اہل دنیا تجھے چھوڑیں تو ان کو چھوڑ دے، اور ساری مخلوق کو چھوڑ دے۔

جس کا پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے

عن بعضهم رحمة الله عليه أنه قال :لمن لم يكن له شيخٌ فإبليس شيخه، اتبع الشيوخ العلماء بالكتاب والسنة العاملين بهما ، أو حسن الظنّ بهم وتعلم منهم ، وأحسن الأدب بين أيديهم والعشرة معهم وقد أفلحت ، إذا لم تتبع الكتاب والسنة ، ولا الشيوخ العارفين بهما فما تفلح أبداً ، ما سمعت :من استغنى برأيه ضل ، هذب نفسک بصحبة من هو أعلم منک ،اشتغل بإصلاحها ثم انتقل إلى غيرها.

ترجمہ

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس کا کوئی شیخ نہ ہو اس کا شیخ ابلیس ہوتا ہے، تو علماء

www.waseemziyai.com

ومشائخ کرام کی پیروی کر جو کتاب وسنت کے عامل ہیں، اور علماء ومشائخ کرام کے ساتھ حسن ظن رکھ، اور ان کی خدمت میں ادب کے ساتھ حاضر رہ، تو تو کامیاب ہو جائے گا، اگر تو نے کتاب وسنت کی پیروی نہ کی، اور مشائخ کرام کی جو کہ کتاب وسنت کے عامل ہیں ان کی پیروی نہ کی تو کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا، کیا تو نے نہیں سنا کہ جو شخص اپنی رائے کو ہی کافی سمجھتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے، تو پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر اس کی خدمت میں بیٹھ کر جو تجھ سے بڑا عالم ہے، پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر اور اس کے بعد دوسروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔

علم فقہ ہی رب تعالی کی معرفت کا سبب ہے

الفقه في الدين سبب لمعرفة النفس ، من عرف ربه عزّ وجلّ عرف الأشياء كلها به ، تصح له العبودية والعتق من عبودية غيره ، لا فلاح لا نجاة لک حتی تؤثره علی غیره ؛ تؤثر دینک علی شهواتک ، وآخرتک علی دنیاک، هلاکک فی تقدیم شهوتک علی دینک ودنیا علی آخرتک.

ترجمہ

دین میں فقہ حاصل کرنا معرفت کی پہچان کا سبب ہے، جس نے اللہ تعالی کی معرفت حاصل کر لی اس نے تمام اشیاء کو پہچان لیا، تجھے اس وقت تک کوئی کامیابی اور نجات حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ تو اللہ تعالی کی محبت کو دوسروں کی محبت پر ترجیح نہ دے، اور جب تک تو اپنے دین کو اپنی خواہشات پر ترجیح نہ دے، اور جب تک تو اپنی آخرت کو اپنی دنیا پر ترجیح نہ دے تو تو تب تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

تو دنیا کی کاشتکاری میں مصروف ہے

أنت مشغول بزرع الدنيا لا بزرع الآخرة ، أما علمت أن طالب الدنيا لا يفلح مع الآخرة لايرى الحق عزّ وجلّ .

ترجمہ

تو دنیا کی کاشتکاری میں مصروف ہے اور آخرت کی کاشتکاری کی طرف متوجہ نہیں ہو رہا، کیا تو نہیں جانتا کہ دنیا کا طالب کبھی بھی آخرت کے معاملے میں کامیاب نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی وہ حق تعالی کا دیدار کر سکتا ہے۔

جب دل پاک ہوگا تو اعضاء پاک ہوں گے

العمل بالعلم يصحح القلب ويطهره فإذا صح القلب صحت الجوارح، إذا طهر القلب طهرت الجوارح .

ترجمہ

علم پر عمل کرنا انسان کے دل کو درست اور پاک کر دیتا ہے، جب دل صحیح ہو جائے تو اعضاء بھی درست ہو جاتے ہیں، جب دل پاک ہو جائے تو اعضاء بھی پاک ہو جاتے ہیں۔

کون شخص دنیا و آخرت میں عزت چاہتا ہے؟

من أحب الكرامة دنيا وآخرة فليتق الله عزّ وجلّ ، لأنه قال عزّ وجلّ : ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللهِ

www.waseemziyai.com

اَتْقٰیکُمْ﴾(سورۃ الحجرات : ۱۳)(الکرامة فی تقواہ والمهانة فی معصیته).

ترجمہ

جوشخص دنیاوآخرت میں عزت چاہتاہےاس کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰکُمْ﴾(سورۃ الحجرات : ۱۳)

بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اللہ تعالی کی فرمانبرادی میں ہی عزت ہےاوراس کی نافرمانی میں ذلت ہے۔

یک در گیر محکم گیر

من أحب القوة فی دین الله عزّ وجلّ فلیتوکل علی الله عزّ وجلّ ، لأن التوکل یصحح القلب ویقویه ویهذبه ویهدیه ویریه العجائب ، لا تتکل علی درهمک ولا دینارک وأسبابک ، فإن ذلک یُعجِزکُ ویُضعِفُک ، وتوکل علی الله عزّ وجلّ ؛ فإنه یقویک ویعینک ، ویلطف بک ویفتح لک من حیث لا تحتسب ، ویقوی قلبک ، ولا تبالی بمجیء الدنیا وذهابها ، بإقبال الخلق وإدبارهم،فحینئذ تکون أقوی الناس.وإذا توکلت علی مالک وجاهک وأهلک وأسبابک ، فقد تعرضت لمقت الله عزّ وجلّ ولزوال هذه الأشیاء ، لأنه غیور لا یحب أن یری فی قلبک غیره .ومن أحب الغنی فی الدنیا والآخرة فلیتقِ الله عزّ وجلّ دون غیره ، ولیَقِفْ علی بابه ویستحی منه أن یأتی باب غیره ، ویُغمضْ عینیه عن النظر إلی غیره ، أعنی .عَیْنَیُ القلب لا عَیْنَیُ القالب.

ترجمہ

جوشخص یہ چاہتاہے کہ دین میں اس کوقوت ملےتواس کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کی ذات پربھروسہ کرے،اس لئے کہ اللہ تعالی کی ذات پر بھروسہ کرنادل کو درست، اور مضبوط ،اوراس کی تہذیب کرتا ہے اوراس کو ہدایت پر رکھتاہے ، اوراس کو عجائبات دنیا دیکھا تاہے۔تو اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور پربھروسہ نہ کر، اورنہ ہی تو اپنے درھم ودیناراوراپنے اسباب پربھروسہ کر، کیونکہ ان چیزوں پر بھروسہ کرنا تجھے کمزوراورعاجز کردے گا۔

بس تو اللہ تعالی کی ذات پربھروسہ کر، وہ تجھے قوی کرے گااور تیری مدد بھی فرمائے گا،اور تجھ پر اپنا کرم بھی فرمائے گا،اور تیرے لئے رزق کے ایسے ایسے دروازے کھولےگا جہاں سے تجھے گمان بھی نہیں ہوگا۔اور تجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ دنیا تیرے پاس آرہی ہے یا جارہی ہے،اور تجھے اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہوگی کہ لوگ تیرے پاس آرہے ہیں یا تجھ سے دور ہورہے ہیں۔تب تو اللہ تعالی کے سارے بندوں میں سے زیادہ مضبوط شخص ہوجائے گا۔

اوراگر تونے اپنے مال وجاہ اوراپنے اہل وعیال اوراسباب پربھروسہ کیاتو اللہ تعالی بھی ناراض ہوگااور تیرے اسباب بھی تجھ سے چھوٹ جائیں گے،اس لئے کہ اللہ تعالی بڑاغیرت والا ہے وہ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ تیرے دل میں اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔

اور جوشخص یہ چاہتاہے کہ وہ دنیاوآخرت میں مالدار ہوجائے تواس کے لئے لازم ہے وہ صرف اورصرف اللہ تعالی کی ذات پر

www.waseemziyai.com

بھروسہ کرے اور اسی سے ڈرے اس کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرے، اور اس کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کے دروازے پر ہی کھڑا رہے، اور کسی اور کے دروازے پر جانے سے حیا کرے، اور اللہ تعالی کے علاوہ دوسروں کی طرف سے آنکھیں بند کرلے، یعنی دل کی آنکھیں بند کرلیں۔

تو دنیا و آخرت میں عزت نہیں پا سکے گا

يا تارك التقوى لقد حُرِمْتَ الكرامة دنيا وآخرة ، يا متوكلاً على الخلق والأسباب قد حرمت القوة والتعززَ بالله عزّ وجلّ دنيا وآخرة ، ويا واثقاً بما في يديه قد حُرِمْتَ الغنى بالله عزّ وجلّ دنيا وآخرة

ترجمہ

اے تقوی کو چھوڑنے والے! تو دنیا و آخرت میں عزت سے محروم کر دیا گیا ہے، اے مخلوق اور اسباب پر بھروسہ کرنے والے! تو قوت اور اللہ تعالی کی طرف غلبہ پانے سے محروم کر دیا گیا ہے، اپنے مال پر بھروسہ کرنے والے! تو اللہ تعالی کی طرف سے دنیا و آخرت میں غنا پانے سے محروم کر دیا گیا ہے۔

تم اللہ تعالی کا شکر کیوں نہیں کرتے؟

إني أراك عند الخلق لا عند الخالق عزّ وجلّ ، تشكر غيره على نعمه ، من أعطاك ما أنت فيه من النعم غيره حتى تشكره وتعبده ، إن كنت تعلم أن ما عندك من النعم من الحق عزّ وجلّ فأين شكره وإن كنت تعلم أنه خلقك فأين عبادته في امتثال أوامره والانتهاء عن نواهيه والصبر على بلائه . جاهد نفسك حتى تهتدى .

ترجمہ

میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم مخلوق کی خدمت میں مصروف رہتے ہو، تمھیں اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی توفیق نہیں ہوتی، تم اللہ تعالی کی نعمتوں پر غیروں کا شکریہ ادا کرتے ہو، تم کو کون نعمتیں دیتا ہے اللہ تعالی کے علاوہ جو تم اس کا شکر کرتے ہو اور اس کی عبادت کرتے ہو؟ اگر تم جانتے ہو کہ جتنی بھی نعمتیں تمھارے پاس ہیں وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہیں تو اس کا شکر کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر تم جانتے ہو کہ تم کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے تو تم اس کے احکامات مان کر اور اس کی منع کردہ چیزوں سے رک کر اور اس کی طرف سے آنے والی مصیبتوں پر صبر کر کے اس کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟ تم اپنے نفس سے جہاد کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ۔

جو شخص اللہ تعالی کے لئے عاجزی کرے۔۔۔

من صبر مع الحق عزّ وجلّ رأى عجائب من ألطافه . كلما ذ ل العبد له أعزّه ، كلماتواضع له رفعه ،هو المعز والمذل، الرافع والواضع .

ترجمہ

جو شخص اللہ تعالی کی بارگاہ میں صبر و استقامت کے ساتھ رہتا ہے وہ شخص اس کے الطاف و اکرام کو ضرور دیکھتا ہے، جب بھی کوئی شخص اللہ تعالی کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو بلندیاں عطا فرماتا ہے، کیونکہ وہی عزت دینے والا ہے اور وہی ذلت دینے

www.waseemziyai.com

والا ہے، وہی بلندی عطا فرماتا ہے اور وہی پستی میں گرادیتا ہے۔

تم کو جہالت میں کس چیز نے مبتلاء کردیا ہے؟

یا معجبین بأعمالهم ما أجهلكم.لو لا توفيقه ما صليتم وصتم وصبرتم ، أنتم فى مقام الشكر لا في مقام العجب ، أكثر العُبّاد معجبون بعبادتهم وأعمالهم ، طالبون للحمد والثناء من الخلق ، راغبون فى إقبال الدنيا وأربابها عليهم ، وسبب ذلك وقوفهم مع نفوسهم وأهويتهم .الدنيا محبوبة النفوس والأخرى محبوبة القلوب.

ترجمہ

اپنے اعمال پرخود بینی کا شکار ہونے والو! کیا جہالت ہے تمھاری۔ اگر اللہ تعالی کی طرف سے تم کو توفیق نہ ہوتو تم نہ تو نماز ادا کرسکو، اور نہ ہی روزہ رکھ سکو، اور نہ ہی تم صبر کرسکو، حالانکہ اس نے تم کو توفیق دی کہ تم نے نماز وروزہ جیسے احکامات کو پورا کیا تو یہ تمھارے لئے مقام شکر ہے نہ کہ خود بینی کا مقام۔

اکثر عبادت گزار اپنی عبادت اور اپنے اعمال پرخود بینی کا شکار ہو جاتے ہیں اور مخلوق سے تعریف وتوصیف کے خواہاں ہوتے ہیں، اور دنیا اور اہل دنیا کو اپنی طرف راغب کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں، اس خبط میں مبتلاء ہونے کا سبب ان کی خواہشات اور ان کے نفوس ہیں۔انسانی نفس دنیا کو محبوب رکھتا ہے جبکہ انسانی دل آخرت کو محبوب رکھتا ہے۔

بدعات سے بچو

لا تبتدع وتُحدث فى دين الله عزّ وجلّ شيئاً لم يكن ، اتبع الشاهدَين العادلَين :الكتاب والسنة ، فإنهما يوصلانك إلى ربك عزّ وجلّ ، وأما إن كنت مبتدعاً فشاهدان عقلك وهواك ،فلا جرم يوصلانك إلى النار، ويلحقانك بفرعون وهامان وجنودهما ، اجعل سعيك فى طلب العلم والعمل ، ولا تجعله فى طلب الدنيا ، عن قريب ينقطع سعيك.فاجعل سعيك فيما ينفعك.

ترجمہ

تم بدعت اختیار نہ کرو اور اللہ تعالی کے دین میں ایسی چیز داخل نہ کرو جس پر دین میں دلیل نہ ہو، تم دو عادل گواہوں کی پیروی کرو، یعنی کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ۔ یقیناً یہ دونوں تجھے رب تعالی کی بارگاہ تک پہنچا دیں گی، اور اگر تم نے بدعت اختیار کرلی اور تو پھر تمھارے دو گواہ عقل اور ہوس ہوں گے اور یہ دونوں تجھے فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کے ساتھ ملادیں گے۔

اور تم علم حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس پر عمل کرو، اور اپنی ساری کوشش اسی میں صرف کرو، اور علم کو دنیا کے لئے حاصل نہ کرو، کیونکہ دنیا کے لئے کی جانے والی کوشش تو ضائع جائے گی، پس تم اپنی کوشش وہاں صرف کرو جہاں تمھیں نفع ہو۔

اپنے ظاہر کو چھوڑو اپنے باطن کو منور کرو

زين ظاهرك بآداب الشرع وباطنك بإخراج الخلق منه ، قد اشتغلت بزينة القالب وتركت زينة القلب ، زينة القلب بالتوحيد والإخلاص والثقة بالله عزّ وجلّ وبذكره ونسيان غيره .

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اپنے ظاہر کو شریعت مبارکہ کے آداب کے ساتھ مزین کرو، اور اپنے باطن کو اپنے دل سے مخلوق کو نکالنے کے ساتھ مزین کرو، اور تحقیق تم اپنے ظاہری جسم کو سنوارنے میں مصروف ہوگئے ہو، اور تم نے اپنے باطن کی طہارت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی، اور دل کی زینت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالی کی توحید پر ایمان لائے، اور اس میں اخلاص پیدا کرے، اور اللہ تعالی کی ذات پر کامل اعتماد ہو، اور اس ذکر میں ہمہ وقت مصروف ہو اور اس کے علاوہ سب کو بھول جائے۔

رب تعالی کی ذات پر اعتراض نہ کرو

إذا صبرت خفّفَ عنک البلاء وأحدث لک أمراً یحبه وتحبه ، وإذا جزعت واعترضت ثقل علیک البلاء وزاد منه عقوبة لاعتراضک علیه.

ترجمہ

جب تو مصیبت پر صبر کرے گا تو اللہ تعالی تیری مصیبت کو ہلکا کردے گا، اور تیرے لئے ایسے امر ظاہر فرمائے گا جو اسے بھی پسند ہوں گے اور تجھے بھی، اگر تو نے مصیبت پر رونا دھونا شروع کردیا اور اللہ تعالی کی ذات پر اعتراضات کردیے تو اللہ تعالی تیری مصیبت کو تجھ پر بوجھل کردے گا، اور تیرے اعتراض کے سبب اس کی سزا زیادہ کردے گا۔

خود بینی سے بچو

لا تعجبنّ بشیء من أعمالک فإن العجب یفسد العمل ویهلکه ، من رأی توفیق الله عزّ وجلّ له انتفی عنه العجب بشیء من الأعمال.

ترجمہ

تم اپنے اعمال میں سے کسی بھی عمل پر خود بینی کا شکار ہونے سے بچو، کیونکہ یہ بندے کے عمل کو ضائع کردیتی ہے، اور اس کو ہلاک کردیتی ہے، جو شخص اپنے ہر ہر عمل میں یہ دیکھتا ہے کہ میرا یہ عمل اللہ تعالی کی توفیق سے ہے تو اللہ تعالی اس سے خود بینی کا مرض دور کردیتا ہے

اللہ تعالی تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے

إن الله عزّ وجلّ ینظر إلی قلبک لا إلی صورتک ، ینظر إلی ماوراء الثیاب والجلود والعظام، ینظر إلی خلوتک لا إلی جلوتک ، أما تستحی جعلت منظر الخلق مزیناً ومنظر الحق عزّ وجلّ منجساً ، إن أردت الفلاح فتب من جمیع ذنوبک وأخلص فی توبتک ، تب من شرکک بالخلق لا تعمل شیئاً إلا لله عزّ وجلّ.

ترجمہ

یقیناً اللہ تعالی تمھارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے نہ کہ تمھاری صورتوں کی طرف، وہ تو تمھارے کپڑوں اور جلد اور ہڈیوں سے بھی آگے دیکھتا ہے، تم کو حیا نہیں آتی کہ تم نے مخلوق کے دیکھنے کی جگہ کو تو مزین کرلیا اور جہاں تم کو خالق عزوجل نے دیکھنا تھا اس کو نجس کرلیا، اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرو، اور اپنی توبہ میں اخلاص پیدا کرو، اور جو تم مخلوق کو شریک ٹھہراتے ہو اس سے

www.waseemziyai.com

بھی توبہ کرو، اور ہر ہر عمل صرف اور صرف اللہ تعالی کے لئے کرو۔

تو گناہ بھی کرتا ہے اور بے خوف بھی ہے

وأنت يا غافل اتبارز الحق عزّ وجلّ بالمعصية والمخالفة ثم تأمنه ، عن قريب ينقلب أمنک خوفاً ، سعتک ضيقاً ، عافيتک مرضاً ، عزک ذلاً ، رفعک وضعاً ، غنا فقراً.

ترجمہ

اے غافل انسان! تو اپنے گناہوں اور اس کے احکامات کی مخالفت کر کے اللہ تعالی کے مقابلے میں آتا ہے اور اس کی پکڑ سے بے خوف بھی ہے، عنقریب تیرا یہ امن خوف میں بدل جائے گا، اور تیری یہ آسانی تنگی میں بدل جائے گی، تیری یہ عافیت بیماری میں بدل جائے گی، تیری عزت ذلت میں بدل جائے گی، اور تیری یہ بلندی پستی میں بدل جائے گی، اور تیرا یہ غنا محتاجی میں بدل جائے گا۔

امن بقدر خوف ہوگا

اعلم أن أمنک يوم القيامة من عذاب الله عزّ وجلّ على قدر خوفک منه فى الدنيا ، وخوفک فى الآخرة على قدر أمنک فى الدنيا ، ولكنكم غائصون فى بحر الدنيا ساكنون فى قعر بئر الغفلة، الحرص على الدنيا وجمعها وطلب الأرزاق ، قد حجبكم عن طريق الحق عزّ وجلّ.

ترجمہ

تو یقین کرلے کہ تو قیامت کے دن اللہ تعالی کے عذاب سے اتنا ہی بے خوف ہوگا جتنا تو دنیا میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوگا، اور تو آخرت میں اتنا ہی عذاب سے ڈرے گا جتنا تو دنیا میں ڈرتا ہوگا، لیکن تم تو دنیا کے سمندر میں غرق ہو چکے ہو، اور غفلت کے کنویں میں گر چکے ہو، اور دنیا اور اس کے جمع کرنے کی حرص اور رزق طلب کرنے کا لالچ بہت ہے، اور اسی چیز نے تجھے حق تعالی کے راستے سے دور کر دیا ہے۔

حرص کے ہاتھوں ذلیل ہونے والو!

يا من قد فضحه حرصه ،لو اجتمعت أنت وأهل الأرض على أن تجلب لک شيئاً لم يقسم لک لم تقدر ، فدع عنک الحرص على طلب ما قد قسم لک وطلب ما لم يقسم لک ، كيف يحسن العاقل أن يضيع زمانه فيما قد فُرغ منه.

ترجمہ

اے وہ شخص جس کو حرص نے ذلیل کر دیا ہے، اگر تو اور ساری دنیا والے لوگ جمع ہو جائیں تاکہ تم کو نفع پہنچائیں اس چیز میں جو اللہ تعالی نے تیری قسمت میں نہیں لکھی، تو کچھ بھی نفع نہیں دے سکتے، تو تم کو چاہئے کہ تم اس چیز کا حرص ترک کر دو جو اللہ تعالی نے تمھاری قسمت میں نہیں لکھی۔ عقل والا اپنا وقت ایسی چیزوں کو حاصل کرنے میں ضائع نہیں کرتا جو اس کے لئے لکھی جا چکی ہوں۔

علماء ہی عقل والے ہیں

الطائعون لربهم عزّ وجلّ هم العلماء العُقّل ، والعاصون لربهم عزّ وجلّ هم الجهال المجانين، العاصى

www.waseemziyai.com

جهل ربه عزّ وجلّ فعصاه ، وتابع شيطانه ووافقه ، فلو لم يجهل لما عصى ، لو عرف نفسه وعلم أنها تأمره بالسوء لما وافقها.

ترجمہ

اپنے رب تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے ہی علماء ہیں اور صاحب عقل ہیں، اور جو اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں وہ جاہل اور پاگل ہیں، نافرمان اپنے رب تعالیٰ سے جاہل ہے اس لئے وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے، اور اپنے شیطان کی پیروی کرتا ہے، اگر وہ اپنے رب تعالیٰ سے جاہل نہ ہوتا تو کبھی بھی اس کی نافرمانی نہ کرتا، اگر وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا تو کبھی بھی اس کی برے کاموں کی پیروی نہ کرتا۔

تو شیطان اور اس کے یاروں سے بچ

كم أحذرك من إبليس وأعوانه وأنت تصحبه وتقبل منه .أعوانه :النفس، والدنيا ، والهوى، والطبع ، وأقران السوء حذرك الجميع فإنهم كلهم أعداؤك.

ترجمہ

ابلیس اور اس کے یاروں سے میں کتنا تجھے ڈراؤں، لیکن تیرا حال یہ ہے کہ تو اس کی صحبت میں رہتا ہے اور اس کی باتیں قبول کرتا ہے، ابلیس کے مددگار تیرا نفس، دنیا، طبیعت اور برے دوست ہیں، میں تمھیں ان سب سے ڈراتا ہوں کہ یہ تیرے دشمن ہیں۔

تو کسی پر بھی ظلم نہ کر

لا تظلم أحداً في الدنيا فإنك تؤخذ به في الآخرة ، اعدل في الدنيا حتى لا يُعدل بك عن طريق الجنة ، الظّلمة لما تركوا العدل عُدِل بهم عن طريق دار اهل العدل.

ترجمہ

تو کسی پر بھی ظلم نہ کر دنیا میں، یقیناً آخرت میں تجھ کو بدلہ دینا پڑے گا، تو دنیا میں عدل کرتا کہ تجھے جنت کے راستے سے روکا نہ جائے، جب سے ظالموں نے عدل کو ترک کیا ہے تب سے اہل عدل کے راستے سے ان کو ہٹا دیا گیا ہے۔

قیل وقال کو ترک کر دو

اشتغل بإصلاحك وصلاحك ودع عنك القال والقيل وهوس الدنيا ، تفرغ من همومها ما استطعت .يا جاهلاً بالدنيا لو عرفتها ما طلبتها ، لوعرفت الله عزّ وجلّ لعرفت به غيره .

ترجمہ

تو اپنی اصلاح کی کوشش کر، اور قیل قال اور دنیا کی ہوس کو ترک کر دے۔ اور تو دنیا کے غموں سے اپنے آپ کو جتنا ہو سکے فارغ رکھ، اے دنیا کے جاہل انسان! اگر تو دنیا کو پہچان لیتا تو کبھی بھی اس کی طلب نہ کرتا، اگر تو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا تو تو دنیا کو بھی ضرور پہچان لیتا۔

اے کم عقل!

يا قليل العقل الا تهرب من باب الحق عزّ وجلّ لأجل بلية يبتليك بها ، فإنه أعرف منك بمصلحتك ،

www.waseemziyai.com

ما يبتليك إلا لفائدة وحكمة ، إذا ابتلاك فاثبت وارجع إلى ذنوبك وأكثر الاستغفار والتوبة ، واسأله الصبر والثبات عليها ، وقف بين يديه وتعلق بذيل رحمته ، واسأله كشف ذلك عنك وبيان وجه المصلحة فيه .

ترجمہ

اے کم عقل! اللہ تعالی نے تجھے مصیبت میں مبتلاء کیا ہے تو تو اس مصیبت کی وجہ سے اس کے دروازے سے نہ بھاگ، کیونکہ وہ تجھ سے تیری مصلحت کو زیادہ جانتا ہے، اس نے جو تجھ کو مصیبت میں مبتلاء کیا ہے وہ کسی مصلحت اور حکمت کی وجہ سے ہے۔ جب اس نے تجھے مصیبت میں مبتلاء کیا ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ تو ثابت قدم رہ اور اپنے گناہوں سے توبہ کر، اور استغفار اور توبہ کی کثرت کر، اور اس کے دروازے پر پڑا رہ، اور اس کی رحمت کے دامن کو تھامے رکھ، اور اس کی بارگاہ میں اس مصیبت کے دور ہونے کی دعا کر اور اس کی مصیبت کے آنے کی مصلحت معلوم ہونے کی دعا کر۔

حقیقی جاہل کون؟

من لا يعمل بعلمه فهو جاهل ، وإن كان متقناً لحفظه. تعلمك للعلم من غير عمل يردك إلى الخلق ، وعملك بالعلم يردك إلى الحق عزّ وجلّ ، ويزهد في الدنيا ويبصر بباطنك ، يشغلك عن تزيين الظاهر ويلهمك بتزيين الباطن ، فحينئذ يتولاك الحق عزّ وجلّ لأنك قدصلحت له .

ترجمہ

جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ حقیقی جاہل ہے، اگر چہ اس کو سارا علم زبانی یاد ہو، جب تو علم کو عمل کرنے کے لئے حاصل نہیں کرے گا تو یہ علم تجھے مخلوق کی طرف لے جائے گا، اور اگر تو علم کو عمل کے لئے حاصل کرے گا تو پھر یہی علم تجھے حق تعالی کی بارگاہ کی طرف لے جائے گا، اور دنیا میں تجھے زاہد بنادے گا، اور تجھے تیرے باطن کی طرف متوجہ کردے گا، اور تجھے ظاہری کی آرائش کرنے سے روک دے گا، اور تجھے باطن کی زینت کی طرف متوجہ کردے گا تب تجھے اللہ تعالی اپنا ولی بنالے گا، اس لئے کہ تو اب اس لائق ہو جائے گا۔

مردہ کون اور زندہ کون؟

الميت من مات عن ربه عزّ وجلّ وإن كان حيا في الدنيا إيش تنفعه حياته وهو يصرفها في تحصيل شهواته ولذاته فهو ميت معنىً لا صورة.

ترجمہ

وہ شخص مردہ ہے جو اپنے رب تعالی سے ناآشنا ہے، اگر چہ دنیا میں زندہ ہی کیوں نہ ہو، اس شخص نے زندگی سے کوئی نفع حاصل نہیں کیا جس نے اپنی تمام زندگی شہوات ولذات میں صرف کردی، وہ شخص اگر چہ دنیا میں زندہ ہے لیکن حقیقت میں وہ مردہ ہے۔

حقیقی خزانہ کیا ہے؟

الكنز الذي لا يفني .هو الصدق والإخلاص ، والخوف من الله عزّ وجلّ ، والرجاء له، والرجوع إليه في جميع الأحوال.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حقیقی خزانہ وہ ہے جو فنا نہ ہو، اور وہ ہے صدق اور اخلاص، اور اللہ تعالیٰ کا خوف اور اسی کی بارگاہ سے امید لگانا، اور تمام احوال میں اسی کی طرف رجوع لانا۔

تیری قسمت کا لکھا ہوا تجھے ضرور ملے گا

قسمک یأتیک إن زهدت أو رغبت ؛ فإذا زهدت وصل إلیک قسمک وأنت عزیز ، وإذا رغبت وصل إلیک وأنت غیر عزیز.

ترجمہ

تیری قسمت میں جو لکھا ہوا ہے وہ تجھے ضرور ملے گا، چاہے تو اس کے پیچھے بھاگ، یا اس سے منہ پھیر، جب تو اس سے منہ پھیرے گا تو وہ تجھے ضرور ملے گا اور تو اس وقت عزیز ہوگا، اور جب تو اس رزق کے پیچھے بھاگے گا تو پھر بھی رزق تجھ کو مل جائے گا لیکن تو اس وقت عزت والا نہ ہوگا۔

نیکی کا حکم بھی کر و تو شریعت کی پیروی میں

أنکروا علی أنفسکم وعلی غیرکم بالشرع لا بالهوی والنفس والطبع .

ترجمہ

اپنے آپ کو اور اپنے علاوہ دوسروں کو گناہوں سے روکو شریعت مبارکہ کے حکم کی پیروی میں نہ خواہشات وطبع کے پیچھے لگ کر۔

حرص کو ترک کر اور اخلاص پیدا کر

دع عنک الهوس وأخلص فی أعمالک ، الموت علی رصد منک ، لا بد لک من العبور علی قنطرته، دع عنک هذا الحرص الذی قد فضحک ، ما هو لک لا بد أن یاتیک ، وما هو لغیرک لا یأتیک.

ترجمہ

تو ہوس کو ترک کرے اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کر، موت تیری گھات میں ہے، اور اس پل کو عبور کرنا تجھ پر لازم ہے، اور تو حرص کو ترک کردے جس نے تجھ کو ذلیل کردیا ہے، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تیرے لئے لکھا ہے وہ تجھے ضرور ملے گا اور اور جو تیرے لئے نہیں لکھا وہ تجھے کبھی بھی نہیں مل سکتا۔

ظالم حکمرانوں کے خادموں سے خطاب

أما تستحی ؟قد حملک حرصک علی أنک تخدم الظلمة وتأکل الحرام،إلی متی تأکل وتخدم ،الملوک الذین تخدمهم یزول ملکهم عن قریب . کن عاقلاً اقنع بالیسیر من الدنیاحتی یأتیک الکثیر من الآخرة.

ترجمہ

کیا تجھے حیا نہیں آتی ؟ تجھے تیرے حرص نے ظالموں کی نوکری کرنے پر امادہ کردیا ہے، اور تو حرام کھاتا ہے اور کب تک تو اس

www.waseemziyai.com

طرح حرام کھاتا رہے گا اور ظالموں کی نوکریاں کرتا رہے گا، آج تو جن کی خدمت کرتا ہے ان کی حکمرانی ختم ہونے والی ہے، تو عقل سے کام لے اور تو اسی پر ہی قناعت کر جو تیرے پاس تھوڑا سا ہے، عنقریب تجھے آخرت میں بہت زیادہ ملے گا۔

مومن و منافق کی نشانی

كل من فى قلبه إيمان يحب المؤمن ، و كل من فى قلبه نفا ق يبغضه.

ترجمہ

ہر وہ شخص جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ مومن کے ساتھ محبت کرے گا اور ہر وہ شخص جس کے دل میں نفاق ہوگا وہ مومن کے ساتھ بغض رکھے گا۔

مراقبہ کیا کرو

إذا علمت ورأيت أن قلبك لا يدنو من الحق عزّ وجلّ ، ولا تجد حلاوة العبادة والأنس، فاعلم أنك لست بعامل ، وأنك محجوب لأجل الخلل الذى فى عملك .ماذا الخلل؟ الرياء والنفاق والعجب .يا عامل عليك بالإخلاص وإلا فلا تتعب ، عليك بالمراقبة للحق عزّ وجلّ فى الخلوة والجلوة .

ترجمہ

جب تو جان لے اور دیکھ بھی لے کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب نہیں ہو رہا اور تجھے عبادت میں لذت حاصل نہیں ہو رہی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تجھے انس حاصل نہیں ہو رہا، تو تو یقین کر لے کہ تو عامل نہیں ہے، اور تیرے عمل میں کسی خلل کی وجہ سے بارگاہ الٰہی سے دور کر دیا گیا ہے، وہ خلل کیا ہے؟ وہ خلل ریاکاری، نفاق اور خود بینی ہے۔ اے عامل! تجھ پر لازم ہے کہ تو اخلاص کو اختیار کر، وگرنہ تو تھکاوٹ ہی اٹھاتا رہے گا، تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنی خلوت وجلوت میں حق تعالیٰ کے لئے مراقبہ کیا کر۔

موت کو ہمیشہ یاد کرو

من أراد أن يحصل له الرضا بقضاء الله عزّ وجلّ فليدم ذكر الموت .فإن ذكره يهون المصائب والآفات ولا تتهمه على نفسك وعلى مالك وولدك ، بل قل :ربى أعلم بى منى ،فإذا دمت على ذلك جاءتك لذة الرضا والموافقة ، فتذهب الآفات بأصولها وفروعها ، ويجيئك بدلها النعم والطيبات ؛ لما وافقت وتلذذت بالرضا فى حال البلاء ، جاءتك النعم من كل جانب ومكان.

ترجمہ

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی ہو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمہ وقت موت کو یاد کرے، کیونکہ موت کو یاد کرنا ہر مصیبت کو آسان کر دیتا ہے، تو کسی بھی مصیبت کے وقت اپنے نفس، اور اپنے مال اور اپنے بیٹے پر تہمت نہ رکھ، بلکہ یہ کہہ کہ میرے لئے کیا بہتر ہے اس بات کو میرا اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ جب تو اس بات پر قائم ہو جائے گا تو پھر تجھے رضا اور موافقت کی لذت سے آشنائی ہوگی، پھر تمام مصیبتیں تجھ سے رخصت ہو جائیں گی، اور اس کے بدلے میں نعمتیں اور طیبات تجھے ملیں گی، جب تو موافقت کرے گا اور مصیبت کی حالت میں راضی ہونے کی لذت پائے گا تو اس وقت ہر طرف سے تجھے نعمتیں ملیں گی۔

www.waseemziyai.com

رزق کی وسعت بھی فتنہ ہے؟

سعة الرزق فتنة مع عدم الشكر ، وضيق الرزق فتنة مع عدم الصبر ، الشكر يزيدك من النعم ويقربك إلى ربك عزّ وجلّ ، والصبر يثبت أقدام قلبك وينصره ويؤيده ويظفره ، وعاقبته محمودة دنيا وآخرة ، الاعتراض على الحق عزّ وجلّ حرام يُظلم به القلب والوجه.

ترجمہ

انسان شکر نہ کرے تو رزق کی وسعت بھی اس کے لئے فتنہ کا باعث بن جاتی ہے، اور انسان صبر نہ کرے تو رزق کی تنگی بھی اس کے لئے فتنہ کا باعث بن جاتی ہے، شکر تیرے لئے نعمت کو زیادہ کردے گا، اور تجھے اللہ تعالی کی بارگاہ کے قریب کردے گا، اور صبر تیرے دل کو مضبوط کرے گا اور اس کی مدد کرے گا اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرے گا، اور اس کے دنیا و آخرت میں انجام محمود ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالی کی ذات پر اعتراض کرنا حرام ہے اس سے دل و منہ دونوں کالے ہو جاتے ہیں۔

مرنے والے پر تو قیامت قائم ہو گئی

لو ذكرت الموت قلّ فرحك بالدنيا وكثر زهدك فيها: من أخّره الموت كيف يفرح بشيء. من مات قامت قيامته. وقرب البعيد في حقه.

ترجمہ

اگر تو موت کو یاد کرے تو تیری دنیا میں خوشی کم ہو جائے اور تیری دنیا سے دوری بڑھ جائے، جس کو موت نے چھوڑ رکھا ہے وہ کس چیز پر خوش ہوتا ہے،؟ جس پر موت آگئی اس پر تو قیامت قائم ہو گئی، اور جو چیز اس سے دور تھی وہ اس کے حق میں قریب آگئی ہے۔

شہوات کی پیروی سے باز آجا

اجهد أن تكون كلك طاعة ، فإذا فعلت ذلك صرت بجملتك لربك عزّ وجلّ ، المعصية وجود النفس والطاعة فقدانها ، تناول الشهوات وجود النفس ، والامتناع عنها فقدانها ، امتنع عن الشهوات.

ترجمہ

تو کوشش کر اور سراپا طاعت بن جا، جب تو ایسا کرے گا تو کامل طور پر اللہ تعالی کا بندہ بن جائے گا، گناہ کا ہونا یہ نفس کے وجود کی علامت ہے اور طاعت کا ہونا نفس کے فقدان کی علامت ہے، اور شہوات کی پیروی کرنا یہ نفس کے وجود کی علامت ہے اور شہوات سے رکنا یہ نفس کے فقدان کی علامت ہے، پس تیرے لئے لازم ہے کہ تو شہوات کی پیروی کرنے سے باز آجا۔

عاجزی اور حسن ادب کا کمال

التواضع وحسن الأدب يقربك ، والتكبر وسوء الأدب يبعدك ، الطاعة تصلحك وتقربك، والمعصية تفسدك وتبعدك.

ترجمہ

عاجزی اور حسن اداب تجھے بارگاہ خداعز وجل کے قریب کردیں گی، اور تکبر اور بے ادبی تجھے دور کردیں گی، طاعت تجھے نیک

www.waseemziyai.com

بنادے گی اور اللہ تعالی کے قریب کردے گی، اور معصیت تجھے خراب کردے گی، اور اللہ تعالی کی بارگاہ سے دور کردے گی۔

اے محلات بنانے والو!

یا من یبنی القصور والدور ویذهب عمره فی عمارة الدنیا !لا تبن شیئاً بغیر نیة صالحة ؛فأساس البناء فی الدنیا النیة الصالحة ، لا یکون بناؤه بنفسک وهواک ، الجاهل یبنی فی الدنیابنفسه وهواه وطبعه وعادته ، فلا جرم لا تصح له قرینة صالحة ، ولا یتهنأ بما بناه ویسکن غیره ،ویقا ل له یوم القیامة .لم بنیت ؟ومن أین أنفقت؟ ولم أنفقت ؟یحاسب علی الجمیع ، اطلب الرضا والموافقة ، واقنع بقسمک ولا تطلب ما لم یقسم لک.

ترجمہ

اے وہ شخص جو محلات اور مکانات تعمیر کرتا ہے اور اپنی ساری عمر اسی میں ضائع کردیتا ہے۔تو کوئی بھی چیز بغیر نیت صالحہ کے تعمیر نہ کر، دنیا میں تعمیراتی کام کی بناء بھی نیت صالحہ پر ہونی چاہئے ، نہ کہ وہ عمارت نفس اور ہوس کی پیروی میں ہونی چاہئے ، ہمیشہ جاہل انسان تعمیرات کام جو بھی کرے گا وہ نفس وطبع اور خواہشات کی پیروی میں کرے گا، یقیناً یہ نیت درست نہیں ہے، اور ایسا شخص مبارک باد کا مستحق نہیں ہے جو مکان بنائے اور اس میں رہائش نہ رکھ سکے اور اس کے علاوہ اور لوگ آکر رہیں۔

اور قیامت کے دن ضرور حساب ہوگا، کہ تو نے یہ عمارت کیوں بنائی ؟ پیسہ کہاں سے کمایا؟ کیوں خرچ کیا؟ تمام چیزوں کا حساب دینا پڑے گا، تو اللہ تعالی کے احکامات پر راضی رہنا سیکھ، اور اس کی مرضی کے موافق کام کیا کر، اور جو تیری قسمت میں لکھا ہوا ہے اسی پر قناعت کر اور وہ نہ مانگ جو تیری قسمت میں نہیں لکھا ہوا۔

گناہ کرنے کے سبب مصیبتیں آتی ہیں

إذا ارتکبت الذنوب جاء ت الآفات ووقعت علیک ، فإن تبت واستغفرت ربک عزّ وجلّ واستعنت به وقعت حوالیک ، لا بد لک من بلیة ، فاسأل الله عزّ وجلّ أن یأتیک معها بالصبر.

ترجمہ

جب تو گناہوں کا ارتکاب کرے گا تو آفات اور مصیبتیں تجھ پر واقع ہوں گی، اگر تو توبہ کرلے گا اور اپنے رب تعالی کی بارگاہ میں استغفار کرے گا تو وہی مصیبتیں تجھ سے دور کردی جائیں گی، جب تجھ پر مصیبتیں آئیں تو تیرے لئے لازم ہے کہ تو اللہ تعالی سے صبر کی توفیق مانگ۔

جھوٹا شخص بھی بذات خود ذلیل ہوتا ہے

یا منافق اقد قنعت من اتباعک لله عزّ وجلّ ولرسوله بالاسم لا بالمعنی ، ذلک کذب ظاهرک وباطنک ، فلا جرم أنت ذلیل فی الدنیا والآخرة ؛ العاصی ذلیل فی نفسه والکذاب ذلیل فی نفسه.

ترجمہ

اے منافق! تو نے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع کا نام لینے پر ہی اکتفاء کیا ہے، حقیقتاً تو نے اتباع نہیں کی ہے، اور یہ تیرا ظاہری اور باطنی کذب ہے، یقیناً تو دنیا و آخرت میں ذلیل ہوگا، نافرمان بذات خود ذلیل ہوتا ہے، اور جھوٹا شخص بھی بذات خود ذلیل

www.waseemziyai.com

بنادے گی اور اللہ تعالیٰ کے قریب کردے گی، اور معصیت تجھے خراب کردے گی، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور کردے گی۔

اے محلات بنانے والو!

يا من يبني القصور والدور ويذهب عمره في عمارة الدنيا !لا تبن شيئاً بغير نية صالحة ؛فأساس البناء في الدنيا النية الصالحة ، لا يكون بناؤه بنفسك وهواك ، الجاهل يبني في الدنيابنفسه وهواه وطبعه وعادته ، فلا جرم لا تصح له قرينة صالحة ، ولا يتهنأ بما بناه ويسكن غيره ،ويقا ل له يوم القيامة .لم بنيت ؟ومن أين أنفقت؟ ولم أنفقت ؟يحاسب على الجميع ، اطلب الرضا والموافقة ، واقنع بقسمك ولا تطلب ما لم يقسم لك.

ترجمہ

اے وہ شخص جو محلات اور مکانات تعمیر کرتا ہے اور اپنی ساری عمر اسی میں ضائع کردیتا ہے۔تو کوئی بھی چیز بغیر نیت صالحہ کے تعمیر نہ کر، دنیا میں تعمیراتی کام کی بناء بھی نیت صالحہ پر ہونی چاہئے، نہ کہ وہ عمارت نفس اور ہوس کی پیروی میں ہونی چاہئے، ہمیشہ جاہل انسان تعمیرات کام جو بھی کرے گا وہ نفس وطبع اور خواہشات کی پیروی میں کرے گا، یقیناً یہ نیت درست نہیں ہے، اور ایسا شخص مبارک باد کا مستحق نہیں ہے جو مکان بنائے اور اس میں رہائش نہ رکھ سکے اور اس کے علاوہ اور لوگ آ کر رہیں۔

اور قیامت کے دن ضرور حساب ہوگا، کہ تو نے یہ عمارت کیوں بنائی؟ پیسہ کہاں سے کمایا؟ کیوں خرچ کیا؟ تمام چیزوں کا حساب دینا پڑے گا، تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر راضی رہنا سیکھ، اور اس کی مرضی کے موافق کام کیا کر، اور جو تیری قسمت میں لکھا ہوا ہے اسی پر قناعت کر اور وہ نہ مانگ جو تیری قسمت میں نہیں لکھا ہوا۔

گناہ کرنے کے سبب مصیبتیں آتی ہیں

إذا ارتكبت الذنوب جاء ت الآفات ووقعت عليك ، فإن تبت واستغفرت ربك عزّ وجلّ واستعنت به وقعت حواليك ، لا بد لك من بلية ، فاسأل الله عزّ وجلّ أن يأتيك معها بالصبر.

ترجمہ

جب تو گناہوں کا ارتکاب کرے گا تو آفات اور مصیبتیں تجھ پر واقع ہوں گی، اگر تو توبہ کرلے گا اور اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرے گا تو وہی مصیبتیں تجھ سے دور کردی جائیں گی، جب تجھ پر مصیبتیں آئیں تو تیرے لئے لازم ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق مانگ۔

جھوٹا شخص بھی بذات خود ذلیل ہوتا ہے

يا منافق !قد قنعت من اتباعك لله عزّ وجلّ ولرسوله بالاسم لا بالمعنى ، ذلك كذب ظاهرك وباطنك ، فلا جرم أنت ذليل في الدنيا والآخرة ؛ العاصي ذليل في نفسه والكذاب ذليل في نفسه.

ترجمہ

اے منافق! تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع کا نام لینے پر ہی اکتفاء کیا ہے، حقیقتاً تو نے اتباع نہیں کی ہے، اور یہ تیرا ظاہری اور باطنی کذب ہے، یقیناً تو دنیا و آخرت میں ذلیل ہوگا، نافرمان بذات خود ذلیل ہوتا ہے، اور جھوٹا شخص بھی بذات خود ذلیل

www.waseemziyai.com

ہوتا ہے۔

ذکر لسانی سے پہلے ذکر قلبی ہے

ذکر اللسان بلا قلب لا کرامة ولا عزازة لک به ، الذکر هو ذکر القلب ثم ذکر اللسان. اذکره حتی یذکرک ، اذکره حتی یحط الذکرُ عنک أوزارکُ.

ترجمہ

ذکر قلبی کے بغیر ذکر لسانی میں کوئی عزت نہیں ہے، ذکر قلبی پہلے ہے اور اس کے بعد ذکر لسانی ہے، تو اس کا ذکر کرتا کہ وہ تیرے چرچے کرے، تو اس کا ذکر کرتا کہ وہ تیرے بوجھ ختم کردے۔

لالچی شخص فارغ ہوتا ہے

کلام الطامع لا یخلو من مداهنة ، لا یمکنه المحاقة ، یکون کلامه قشراً فارغاً لا لب فیه، صورة بلا معنی. الطامع فارغ کالطمع ، لأن حروف الطمع کلها فارغة :الطاء والمیم والعین ،یا عباد الله عزّ وجلّ أصدقوا وقد أفلحتم ، الصادق همته عالیة فی السماء ، لا یضره قول قائل.

ترجمہ

لالچی شخص کا کلام مداہنت سے خالی نہیں ہوتا، اس سے حق گوئی ممکن نہیں ہے، اس کا کلام چھلکا ہی ہوتا ہے اس میں مغز نہیں ہوتا، وہ ایک صورت ہی ہوتی ہے اور اس میں معنی نہیں ہوتا، لالچی شخص طمع کی طرح فارغ ہوتا ہے، کیونکہ طمع کے تمام حروف نکتہ سے خالی ہیں، جیسے طا، میم اور عین میں کوئی نکتہ نہیں ہے، اے اللہ تعالی کے بندوں! تم صدق کو اختیار کرو، اور کامیاب ہو جاؤ، کیونکہ بندہ صادق کی ہمت تو آسمان تک بلند ہوتی ہے اور اس کو کسی بھی شخص کا کوئی قول نقصان نہیں دیتا۔

احمق اور عاقل میں فرق کیا ہے؟

الأحمق یعصی الله عزّ وجلّ والعاقل یطیعه ، الحریص علی جمع الدنیا یرائی وینافق ، المؤمن یتقرب إلی الله عزّ وجلّ بأداء الفرائض ویتحبب إلیه بالنوافل .

ترجمہ

احمق شخص اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا ہے اور عقل والا اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے، دنیا جمع کرنے کا حریص ریاکار اور منافق ہوتا ہے، اور بندہ مومن فرائض کو ادا کر کے اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہے اور نوافل ادا کر کے اللہ تعالی کا محبوب بن جاتا ہے۔

کسی کا کلام اپنی طرف منسوب نہ کرو

لا تستعر کلمات الصالحین وتتکلم بها وتدعیها لنفسک ، العاریة لا تخفی ،ازرع القطن بیدیک ، واسقه بیدیک ، وربه بجهدک ، ثم انسجه وخیطه والبسه ،لا تفرح بما ل غیرک وثیاب غیرک .

ترجمہ

تو بزرگوں کے کلام کو اپنی طرف منسوب نہ کر، اور ان کا کلام بول کر یہ دعوی نہ کر کہ یہ تیرا کلام ہے، کیونکہ جو چیز عاریت کے

www.waseemziyai.com

طور پر لی ہو وہ مخفی نہیں رہتی، تو اپنی کپاس کاشت کرا اور اپنے ہاتھوں سے پانی لگا، اور خود اس کی پرورش کر، اور دھاگہ بن، اور کپڑے سلائی کر، اور پھر اس کو پہن، تو غیر کے مال پر خوش نہ ہو، اور غیروں کے کپڑوں پر بھی خوش نہ ہو۔

زبان دل کی ترجمان ہے

کلامک یدل علی ما فی قلبک ، اللسان ترجمان القلب ؛ فإذا کان القلب مختلطاً ، فتارة یصح الکلام وتارة یبطل.

ترجمہ

تیرا کلام اس چیز پر دلالت کرتا ہے جو کچھ تیرے دل میں ہے، کیونکہ زبان ہی دل کی ترجمان ہے، جب دل مخلط ہو تو پھر کلام کبھی صحیح ہوتا ہے تو کبھی باطل ہوتا ہے۔

محبت ونفرت کا معیار ایک ہی ہونا چاہئے

إذا وقع حب رجل وبغض آخر ، فلا تحب هذا وتبغض هذا بنفسک وبطبعک ، بل حکمهما کلیهما علی الکتاب والسنة ؛ فإن وافقا الذی أحببته فدم علی محبته ، وإن خالفا فارجع عن محبته ، وإن وافقا الذی أبغضته فارجع عن بغضه.

ترجمہ

جب تیرے دل میں کسی کی محبت ہو اور دوسرے کی نفرت ہو تو اس وقت تک ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ نفرت نہ کر جب تک کہ تو اس کو قرآن وحدیث پر پیش نہ کر لے، اگر قرآن وحدیث سے دونوں کا درست ہونا معلوم ہو جائے تو اس کی محبت اور اس کی نفرت پر ہیشگی اختیار کر، اگر قرآن وحدیث سے ان کی موافقت نہ ہو تو اس کی محبت اور اس کی نفرت سے رجوع کر لے۔

یعنی ان کے ساتھ محبت بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہو اور ان کے ساتھ نفرت بھی اللہ تعالی کے اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہو۔

ایک لطیف قصہ

اشتری رجل مملوکاً ، وکان ذلک المملوک من أهل الدین والصلاح ، فقال لو :یا مملوک إیش ترید تأکل فقال له :ما تطعمنی ؟فقال لو :ما الذی ترید تلبس فقال ما تلبسنی؟ فقال لو :ما الذی تحب أن تعمل من الأشغال ،فقال ما تأمرنی .فبکی الرجل فقال:طوبی لی لو کنت مع ربی عزّ وجلّ کما أنت معی.فقال: المملوک :یا سیدی وهل للعبد مع سیده إرادة أو اختیار .فقال لو :أنت حر لوجه الله.

ترجمہ

ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور وہ غلام دیندار اور نیک انسان تھا، اس کے مالک نے کہا: تو کیا کھانا پسند کرے گا؟ تو اس نے کہا: جو آپ کھلا دیں گے۔ مالک نے کہا: تو کیا پہننا پسند کرے گا؟ تو اس نے کہا: جو آپ پہنا دیں گے۔ اور اس کے مالک نے کہا: کیا کام کرنا پسند کرو گے؟ تو اس نے جواب دیا کہ جو آپ مجھے حکم دیں گے۔ تو وہ مالک رونے لگا اور اس نے کہا: کاش میں بھی اپنے رب تعالی کے

www.waseemziyai.com

لئے ایسا ہی ہوتا جیسا تو میرے لئے ہے۔اس غلام نے کہا: اے میرے سردار! کیا جب بندہ اپنے آقا کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کا کوئی اختیار اور مرضی چلتی ہے؟ تو اس مالک نے فوراً کہا: میں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد کر دیا ہے۔

پہلے دل کو پاک کرو

اشتغالک بالدنیا یحتاج إلی نیة صالحة ، اشتغل بطهارة قلبک أولاً فإنه فریضة ، ثم تعرض للمعرفة ، إذا ضیعت الأصل لا یقبل منک الاشتغال بالفرع ، لا تنفع طهارةالجوارح مع نجاسة القلب ، طهرُ جوارحک بالسنة وقلبک بالعمل بالقرآن، احفظ قلبک حتی تحفظ جوارحک ، کل إناء ینضح بما فیه ، أی شیء کان فی قلبک ینضح منک علی جوارحک.

ترجمہ

تیرا دنیا میں مشغول ہونا بھی محتاج ہے تیری نیت کے درست ہونے کا، تو پہلے اپنے دل کو پاک کرنے کی طرف متوجہ ہو کیونکہ دل کو پاک کرنا فرض ہے، اس کے بعد رب تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ جب تو نے اصل کو ضائع کر دیا تو تیرے فرع میں مشغول ہونا قبول نہیں کیا جائے گا، اگر تیرا دل نجس ہے تو تجھے اعضاء کے پاک کرنے کا کوئی نفع نہیں ہوگا، اپنے اعضاء کو پاک کر سنت مبارکہ پر عمل کر کے اور اپنے دل کو پاک کر رب تعالیٰ کے قرآن کریم پر عمل کر کے، اپنے دل کی حفاظت کرتا کہ تیرے اعضاء کی حفاظت ہو، کیونکہ ہر برتن سے وہی چیز ہی باہر آتی ہے جو اس میں موجود ہو، جو چیز تیرے دل میں ہوگی وہی تیرے اعضاء سے نظر آئے گی۔

مومن کافر کے لئے کیسے سخت ہوتا ہے؟

القلب الصحیح ممتلیء توحیداً وتوکلاً ویقیناً وتوفیقاً وحلماً وإیماناً ، ومن الله عزّ وجلّ قرباً ، یری الخلق کلهم بعین العجز والذل والفقر ، ومع ذلک لا یتکبر علی طفل صغیر منهم ، یصیر کالسبع وقت لقاء الکفار والمنافقین والعصاة ..ویتواضع ویذل للصالحین المتقین الورعین وقد وصف الله عزّ وجلّ القوم الذین هذه صفاتهم فقال :) ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾(سورة الفتح : ۲۹)

ترجمہ

جو دل صحیح ہوتا ہے وہ توحید، توکل، یقین، توفیق، حلم، ایمان، اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے بھرپور ہوتا ہے، وہ ساری مخلوق کو عاجزی اور فقر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اور ساتھ ساتھ اس کے وہ چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی تکبر سے پیش نہیں آتا، اور جب اس کے سامنے کافر، منافق، اور نافرمان آجائے تو وہ چیر پھاڑ کرنے والا درندہ بن جاتا ہے، اور جب اس کے سامنے کوئی اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ آجائے تو اس کے لئے وہ عاجزی کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

www.waseemziyai.com

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾سورة الفتح : ۲۹)

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اوران کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اوران کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

فضول کلام سے بچو

اجتهد أن لا تبدأ بالكلام بل يكون جواباً ، إذا سألك سائل عن شيء فإن كان جوابه مصلحة لك وله وإلا فلا تجبه.

ترجمہ

تو کوشش کر کہ تو کلام کی ابتداء نہ کر بلکہ تیرا کلام جواب ہونا چاہیے، جب کوئی سائل تجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے تو اگر اس کا جواب تجھے آتا ہو تو دو ورنہ اس کو کوئی جواب نہ دو۔

اس دنیا میں کوئی بھی رہنے کے لئے نہیں آیا

هذه الدنيا فانية ذاهبة ،هي دار الآفات والبليات ، ما يصفو لأحد فيها عيش ، لا سيما إذا كان حكيماً .كما قيل :الدنيا لا تقر فيها عينُ حكيم ،عينُ ذاكرِ الموت ،من كان السبع بحذائوه فاتحاً فمه قريباً إليه كيف يستقر قراره وتنا عينه،يا غافلون!القبر فاتح فمه ، سبع الموت وثعبانه فاتحان فمهما.

ترجمہ

یہ دنیا فانی ہے اورختم ہونے والی ہے،اور یہ دنیا آفات ومصیبتوں کا گھر ہے،اس میں کسی نے بھی خوشحال زندگی نہیں گزاری، خاص کر اگر کوئی دانا انسان ہوتو، جیسا کہ کہا گیا ہے کہ دنیا میں کسی بھی دانا شخص نے آنکھیں ٹھنڈی نہیں کیں۔ یہاں دانا سے مراد وہ شخص ہے جوموت کو یاد کرنے والا ہے، جب کسی شخص کے سامنے کوئی درندہ منہ کھول کر کھڑا ہوتو کیا اس کے سامنے کوئی بھی شخص قرار پا سکے گا،اور کوئی بھی نیند کر سکے گا؟ اے غافلو! قبر منہ کھولے ہوئے ہے اور موت کا درندہ اوراس کا اژدہا منہ کھولے ہوئے ہیں۔اورتم سکون میں ہو۔

اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہر وقت وعظ کہنے کی کوشش میں ہوتا ہے

المحب لله عزّ وجلّ العارف يعظ الخلق بكل فن ؛ يعظهم تارة بقوله ، وتارة بفعله، وتارة بهمته.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے والا اوراس کی کامل معرفت رکھنے والا ہر طرح سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو وعظ کہنے کی کوشش کرتا ہے،

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

کبھی تو وہ اپنے قول کے ذریعے وعظ کہتا ہے اور کبھی اپنے فعل کے ساتھ، اور کبھی اپنی ہمت کے ساتھ وعظ کرتا ہے۔

اگر امتحان نہ ہوتا؟

لو لا الامتحان لكثرت الدعاوى ؛ من ادعى الحلم نمتحنه بالإغضاب ، ومن ادعى الكرم نمتحنه بالطلب منه ، وكل من ادعى شيئاً نمتحنه بضده ، دعوا عنكم الهوس والزموا التقى في جميع أحوالكم .اتقوا الشرك في الأصل والمعاصي في الفرع ، ثم تعلقوا بحبل الكتاب والسنة ولا تخلوهما من أيديكم ،الحق عزّ وجلّ لا يجمع على عبد خوفين ، قد تقدم خوف القوم في الدنيا عند أكلهم وشربهم ولبسهم ونكاحهم وجميع تصرفهم ، تركوا الحرام والشبهة وكثيراً من الحلال خوفاً من حساب ربهم عزّ وجلّ وسوء عذابهم ، تورعوا في ماكولهم ومشروبهم وجميع أحوالهم .

ترجمہ

اگر امتحان نہ ہوتا تو لوگوں کے دعوے بہت زیادہ ہوتے، جو شخص حلم وحوصلہ کا دعوی کرتا ہے ہم اس کا امتحان اس کو غصہ دلا کر لیتے ہیں، جو شخص سخاوت کا دعوی کرتا ہے ہم اس کا امتحان اس سے طلب کر کے لیتے ہیں، اور ہر وہ شخص جو دعوی کرتا ہے ہم اس کا امتحان ضرور اس کی ضد کے ساتھ لیتے ہیں، تم ہوس کو ترک کر دو، اور اپنے تمام احوال میں تقوی اختیار کرو، تم تقوی اختیار کرتے ہوئے شرک کو بھی ترک کرو اور گناہوں کو بھی چھوڑ دو، پھر اللہ تعالی کی کتاب اور سنت کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور اس کو اپنے ہاتھوں سے نہ جانے دینا۔

اللہ تعالی اپنے بندوں پر کبھی بھی دو خوف جمع نہیں فرمائے گا، قوم کا وہ خوف جو انہوں نے دنیا میں اختیار کیا اپنے کھانے پینے، اور لباس اور نکاح میں اور یہاں تک کہ تمام تصرفات میں، یہاں تک کہ انہوں نے حرام اور مشتبہ کو ترک کر دیا اور اپنے رب تعالی کے ہاں سے حساب کے ڈر سے انہوں نے حلال کو بھی چھوڑ دیا، انہوں نے اپنے کھانے، پینے اور یہاں تک کہ ہر معاملے میں تقوی اختیار کیا۔

تم کتاب اللہ اور سنت کا مذاق اڑاتے ہو

إني أراكم تلعبون بكتاب الله عزّ وجلّ وسنة رسول الله ﷺ وكلام الصالحين ، تلعبون بذلك بجهلكم ، لو اتبعتم الكتاب والسنة لرأيتم عجباً ، الفقر والبلاء مع عدم الصبر عقوبة ، ومع وجوده كرامة يتنعم المؤمن في بلائه بقرب ربه عزّ وجلّ ومناجاته له.

ترجمہ

میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم اللہ تعالی کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ کھیلتے ہو، اور مشائخ کرام کے کلام کے ساتھ بھی تم مذاق کرتے ہو، تم جو کھیلتے ہو وہ اپنی جہالت کی وجہ سے کھیلتے ہو، اگر تم کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کریمہ کی پیروی کرتے تو تم ان کے عجائبات دیکھتے۔ فقر اور مصیبت جب صبر نہ ہو تو یہ سزا بن جاتے ہیں، اور جب مصیبت پر صبر ہو تو یہی بندے کے لئے نعمت کا سبب بن جاتے ہیں، اور بندہ مومن کو مصیبت میں صبر کرنے پر اپنے رب تعالی کا قرب اور اس کے ساتھ مناجات کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

دل کی اصلاح چار چیزوں سے ہوتی ہے

أربعة أشياء منها صلاح القلب .الأول النظر في اللقمة .الثاني :الفراغ للطاعة .الثالث :صيانة الكرامة .

الرابع :ترک ما یشغلک عن الله

ترجمہ

دل کی اصلاح چار چیزوں سے ہوتی ہے۔☆......لقمہ کی طرف دیکھنا(کھانا حلال ہونا چاہیے)☆......اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے فارغ رکھنا۔☆......عزت کو بچانا۔☆......ہر اس چیز سے بچنا جو تم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور کر دے۔

نماز کو وسوسوں سے کیسے پاک کیا جائے؟

أنت إذا قمت إلى الصلاة ؛ بعت واشتريت ، وأكلت وشربت ونكحت ، بقلبك بوسوستك. قيل له:ما دواء ذلك ؟قال :تصفية لقمتك من الحرم ا والشبهة ، والدواء الثانى مخالفة النفس فيم تأمرك به من ارتكاب المناهى.

ترجمہ

جب تو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو تو خرید وفروخت کرتا رہتا ہے، اور تو کھاتا پیتا رہتا ہے، اور نکاح کرتا رہتا ہے اور اپنے دل میں وسوسے لاتا رہتا ہے، جب کہا گیا کہ اسکا علاج کیا ہے؟ تو اس نے کہا: تو اپنے کھانے کو حرام اور شبہے سے پاک کر لے، اور دوسری دواء یہ ہے کہ جب تجھے نفس گناہ کا حکم کرے تو اس کی مخالفت کر۔

تو غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے؟

ما أغفلك ؟علامة غفلتك مصاحبتك الغَفَلة ، يا أحمق من لا يظهر عليه أمارة الحق لماذا تصحبه.

ترجمہ

کس چیز نے تجھے غافل کر دیا ہے، تیرے غافل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تو غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے، اے احمق! جس پر حق کی علامت ظاہر نہ ہو اس کے ساتھ کیوں بیٹھتا ہے؟

دنیا کیا ہے؟

ليس من الدنيا .بيت يكنك ، ولباس يسترك ، وخبز يشبعك ، وزوجة تسكن إليها .الحياة الدنيا :الإقبا ل على الخلق والإدبار عن الحق.

ترجمہ

وہ گھر جس میں تو رہتا ہے اور وہ لباس جو تیرے جسم کو ڈھانپے، اور وہ روٹی جو تجھے سیر کر دے، اور وہ زوجہ جو تیرے لئے سکون کا باعث ہو یہ دنیا نہیں ہیں، دنیا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے توجہ ہٹا کر مخلوق کی طرف کر لے۔

www.waseemziyai.com
مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

دوسری فصل

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا دکھ کا اظہار کرنا

ہر حال میں مسلمان بنو

ویحک ،لسانک مسلم أما قلبک فلا ، قولک مسلم أما فعلک فلا ، فَلؤنتَ فی جلوتک مسلم ، أما فی خلوتک فلا،أما تعلم أنک إذا صلیت وصمت وفعلت جمیع أفعا ل الخیر ، إن لم ترد بهذه الأعمال وجه الله عزّ وجلّ فانت منافق بعید من الله عزّ وجلّ اتُب الآن إلی الله عزّ وجلّ من جمیع أفعالک وأقوالک ومقاصد الدنیة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیری زبان تو مسلمان ہے جبکہ تیرا دل مسلمان نہیں ہوا، تیرا قول تو مسلمان ہے لیکن تیرا فعل مسلمان نہیں ہوا، تو لوگوں کی موجودگی میں تو مسلمان ہے جبکہ تو تنہائی میں مسلمان نہیں ہے۔کیا تو جانتا ہے کہ جب تو نماز ادا کرتا ہے ،اور تو روزہ رکھتا ہے اور تو نیک کام کرتا ہے اگر تیری نیت ان نیک اعمال کے کرنے سے اللہ تعالی کو راضی کرنے کی نہیں ہوتی تو پھر تو منافق ہے اور اللہ تعالی کی بارگاہ سے بہت دور ہے، اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنے تمام افعال واقوال اور تمام گھٹیا مقاصد سے ابھی توبہ کر۔

اصحاب عزیمت نہ رہے

ویحک اکم تتاول و تترخص ، المتاو ل غادر ، لیتنا إذا رکبنا العزیمة وتعلّقنا بالإجماع وأخلصنا فی أعمالنا تخلصنا من الحق عزّ وجلّ ،فکیف إذا تأولنا وترخصنا، العزیمة ذهبت وذهب أهلها ،هذا زمان الرخص لا زمان العزائم، هذا زمان الریاء والنفا ق وأخذ الأموا ل بغیر حق ، قد کثرمن یصلی ویصوم ویحج ویزکی ، ویفعل أفعال الخیر للخلق لا للخالق کلکم موتی القلوب ،أحیاء النفوس والأهویة ، طالبون للدنیا حیاة القلب بامتثا أمر الحق عزّ وجلّ والانتهاء عن نهیه.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر کتنی تاویلیں کرتے رہو گے اور کب تک تم رخصت پر عمل کرتے رہو گے؟ کاش کہ ہم عزیمت کی راہ اختیار کرتے ، اور ہم اپنے اعمال کو اللہ کے لئے خاص کرتے ، کیسے ہم تاویلیں کرتے ہیں اور کیسے ہم رخصت پر عمل کرتے ہیں؟ حالانکہ عزیمت تو رخصت ہوگئی اور اہل عزیمت بھی رخصت ہو گئے ، اور یہ زمانہ رخصت پر عمل کرنے والوں کا ہے، اصحاب عزیمت نہیں رہے اس دنیا میں، بلکہ یہ زمانہ ریاکار اور نفاق اور لوگوں کے ناحق مال دبانے والوں کا ہے، اور اس زمانے میں نمازیں ادا کرنے والے، روزے دار اور حج ادا کرنے والے، اور زکوۃ دینے والے بہت ہو گئے ہیں، اور نیکیاں کرنے والے بھی بڑھ گئے ہیں، بس فرق یہ ہے کہ یہ لوگ نیکیاں اللہ تعالی کے لئے

www.waseemziyai.com

نہیں کرتے بلکہ مخلوق کے لئے کرتے ہیں۔

اے لوگو! تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں، تمہارے نفوس اور خواہشات زندہ ہیں، طالب دنیا کے دل کی زندگی تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے اور اس کی منہیات سے رکنے میں ہے۔

جلد بازی سے کام نہ لو

ویحک ،لا تعجل ، فإن من استعجل أخطأ أو كاد ، ومن تأنى أصاب أو كاد ؛ أى ،قاربَ أن يصيب .العجلة من الشيطان ، والتؤدة من الرحمن ، أكثر ما يحملك على العجلة الحرص على الدنيا ، اقنع فإن القناعة كنز لا ينفد.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تو جلد بازی سے کام لیتا ہے، بے شک جو شخص بھی جلد بازی سے کام لیتا ہے وہ خطا کرتا ہے یا پھر قریب ہے کہ خطا کر بیٹھے، اور جو شخص سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے وہ درست کام کرتا ہے یا پھر قریب ہے کہ وہ اپنا کام درست کر لے، جلد بازی شیطان کا کام ہے، اور سوچ سمجھ کر کام کرنا یہ رحمٰن عزوجل کی مدد سے ہوتا ہے، تو جلد بازی اس لئے کرتا ہے کہ تجھے دنیا کی حرص ہے اور یہی حرص تجھے دنیا کے کام کرنے میں جلد بازی کرنے پر مجبور کرتی ہے، تو قناعت اختیار کر کیونکہ یہ ایسا خزانہ ہے جو کبھی بھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔

محبت خداوندی پر دلیل کیا ہے؟

ويحک ..قد ادعيت محبة الله عزّ وجلّ !، أما علمت أن لها شرائط من شرائط محبته موافقته فيک وفي غيرک، ومن شرائطها ألا تسكن إلى غيره ، وأن تستأنس به ، ولا تستوحش معه.إذا سكن حب الله قلب عبد أنس به وأبغض كل ما يشغل عنه، تب من دعواى الكاذبة ،تب واثبت على توبتک ، فليس الشأن في توبتک ، الشأن في ثبوتک عليها ..ليس الشأن في غرسک ، الشأن في ثبوته وتغصينه وثمرته.

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے۔ تو نے یہ دعویٰ تو کر دیا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے، کیا تو جانتا ہے کہ اس محبت کی بھی کوئی شرائط ہیں؟ اس محبت کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے علاوہ کہیں اور سکون نہ آئے، اور یہ کہ تو اسی سے انس حاصل کرے، اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے تیرا دل اداس نہ ہو، اور جب اللہ تعالیٰ کی محبت کسی کے دل میں آ جائے تو اسے ہر اس چیز سے نفرت ہو جاتی ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور کرے۔ تو جھوٹے دعووں سے توبہ کر، تو توبہ کر اور اس پر ثابت قدم رہ، بڑی بات یہ نہیں ہے کہ تو نے توبہ کر لی بلکہ بڑی بات یہ ہے کہ توبہ کر کے اس پر استقامت اختیار کرے، بڑی بات درخت لگانا نہیں ہے بلکہ بڑی بات یہ ہے کہ تو درخت لگا کر ان کی حفاظت کرے۔

تم نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کی

وأسفا عليكم يا خلق الله ، ما تعرفون خالقكم حق معرفته .وأما أنت يا عالِمُ فمشتغل بالقال والقيل

www.waseemziyai.com

وجمع المال عن العمل بعلمک ، فلا جرم یقع فی ید من الصورة دون المعنی .

ترجمہ

ہائے افسوس! اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق تم نے اپنے خالق و مالک کی معرفت حاصل نہ کی جس طرح معرفت حاصل کرنے کا حق تھا۔

اے عالم! تو بھی علم پر عمل کرنا ترک کرکے صرف قیل وقال اور مال جمع کرنے میں لگ گیا ہے بس یقیناً تیرے ہاتھ میں صرف صورت ہی آئی ہے معنی تو بھی حاصل نہیں کرسکا۔

تجھے حرص علماء کے پاس نہیں جانے دیتا

ویحک .الرزق مقسوم لا یزید ولا ینقص ، ولا یتقدم ولا یتأخر ، أنت شاکّ فی ضمان الحق عزّ وجلّ ، حریصٌ علی طلب ما لم یقسم لک ، حرصک قد منعک من الحضور عند العلماء ومشاهد الخیر .

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، جو رزق تیری قسمت میں لکھا جاچکا ہے اس سے نہ تو زائد ہوسکتا ہے اور نہ ہی کم ہوسکتا ہے، جب جتنا قسمت میں لکھا ہے اتنا ہی ملنا ہے نہ وہ وقت سے پہلے ہوسکتا ہے اور نہ ہی وہ وقت سے موخر ہوسکتا ہے۔تو شکایتیں کرتا ہے حالانکہ رزق پہنچانے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اور یہی حرص تجھے علماء کرام کی خدمت میں حاضر ہونے سے روکتا ہے اور خیر کے مقامات سے دور رکھتا ہے۔

تو لوگوں کو توحید کی دعوت دیتا ہے اور تو خود مشرک ہے

ویحک :تأمر الناس بالصدق وأنت تکذب ، تأمرهم بالتوحید وأنت مشرک ، تأمرهم بالإخلاص وأنت مراء منافق ، تأمرهم بترک المعاصی وأنت ترتکبها ، قد ارتفع الحیاء من عینیک ،لو کان لک إیمان لاستحییت، قال النبی ﷺ: اَلْحَیَاءُ مِنَ الإِیمَانِ رواه أحمد والترمذی وقال :حسن صحیح .

لا إیمان لک ولا إیقان لک ولا أمانة ، خنت العلم فذهبت أمانتک ، وکُتبت عند الله خواناً ،لا أعرف لک دواء إلا التوبة والثبات علیها .

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تو لوگوں کو حکم کرتا ہے کہ سچ بولو اور تو خود جھوٹ بولتا ہے، تو لوگوں کو توحید کی دعوت دیتا ہے اور خود تو شرک کرتا ہے ،لوگوں کو اخلاص کی دعوت دیتا ہے اور خود تو ریاکار منافق ہے ،لوگوں کو گناہ ترک کرنے کا حکم کرتا ہے اور خود تو گناہوں میں ملوث ہے، تیری آنکھوں سے حیاء ختم ہوگئی ہے، اگر تیرا ایمان کامل ہوتا تو کبھی بھی بے حیاء نہ ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے، حیاء ایمان کا حصہ ہے، اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث شریف حسن صحیح ہے۔

تیرے پاس ایمان نہیں ہے، اور تیرے پاس ایقان نہیں ہے، اور تیرے پاس امانت نہیں ہے، اور تو نے علم میں خیانت کی ہے، تو تیرے پاس سے امانت رخصت ہوگئی ہے، اور تو اللہ تعالیٰ کے ہاں خائن لکھا جاچکا ہے، اور میں تیرے لئے صرف ایک ہی علاج جانتا ہوں اور وہ ہے توبہ اور اس پر ثابت قدمی۔

www.waseemziyai.com

تم نے کئی الہ بنا رکھے ہیں

ویحک .من أطعمک وأنت طفل فی بطن أمک،أنت معتمد علیک وعلی الخلق وعلی دنانیرک ودراهمک ، وعلی بیعک وشرائک ، وعلی سلطان بلدک کل من اعتمدت علیه فهو إلهک ،وکل من خفته ورجوته فهو إلهک ، کل من رأیته فی الضر والنفع ولم ترَ أن الحق عزّ وجلّ یجری ذلک علی یدیه فهو إلهک .عن قلیل تری خبر ک، یأخذ الحق عزّ وجلّ منک سمعک وبصرک وبطشک ومالک وجمیع مااعتمدت علیه دونه، ویقطع بینک وبین الخلق ، ویُقسی قلوبهم علیک ، ویقبض أیدیهم عنک ،ویعزلک عن شغلک ، ویغلق الأبواب فی وجهک ، یرددک من باب إلی باب ولا یعطیک لقمة ولاذرة ، وإذا دعوته فلا یجیبک.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اس وقت تجھے کھانا کون دیتا تھا؟ آج تو اپنے آپ پر اعتماد کرتا ہے،اور مخلوق پر اور درہم و دینار اور اپنے کاروبار پر اور اپنے شہر کے حاکم پر اعتماد کرتا ہے ، ہر وہ شخص یا شئے جس پر تو اعتماد کرتا ہے تو نے اسے اپنا معبود بنالیا ہے،اور ہر وہ شخص جس سے ڈرتا ہے اور جس سے تو امید رکھتا ہے وہ تیرا الہ بنا ہوا ہے،اور ہر شخص جس کی طرف تو نفع ونقصان کی حالت میں دیکھتا ہے وہ تیرا معبود بنا ہوا ہے، کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ اس کو دینے والا بھی تو اللہ تعالی ہے۔

تھوڑی دیر تک تو دیکھ لے گا جب اللہ تعالی تجھ سے تیری قوت سماعت و بصارت اور تیری قوت اور تیرا مال اور ہر وہ چیز جس پر تجھے بھروسہ ہے لے لے گا اور تیرا لوگوں کے ساتھ جو تعلق ہے اس کو منقطع کردے گا اور لوگوں کے دل تیرے لئے سخت کردے گا،اور لوگوں کے ہاتھ تیری مدد کرنے سے روک دے گا، اور تجھے کام کرنے سے بھی ناکارہ کردے گا،اور لوگوں کے دروازے تجھ پر بند کردے گا اور تجھے ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر لے جائے گا اور کوئی بھی تجھے کچھ نہ دے گا اور تو اللہ تعالی سے پھر دعا کرے گا اور اللہ تعالی تیری دعا بھی قبول نہ فرمائے گا۔

حرام کھانا تیرے دین کے لئے زہر قاتل ہے

ویحک .تسترت عن الخلق ، لا عن الخالق ، یا آکل السم عن قریب یتبین فعله فی جسد ، أکل الحرا م سم لجسد دینک ، ترک الشکر علی النعم سم لدینک ، عن قریب یعاقبک الحق عزّ وجلّ بالفقر والسؤا ل للخلق ورفع الرحمة من قلوبهم لک ، وأنت یا تار ک العمل بعلمه عن قریب یُنسیکَ العلمَ ویُذهبُ برکتَه من قلبک ، یا جهالاً .لو عرفتموه عرفتم عقوباته ، أحسنوا الأدب معه ومع خلقه ، قللوا من الکلام فیما لا یعنیکم.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر،تو مخلوق سے چھپتا ہے لیکن خالق سے نہیں چھپ سکتا،اے زہر کھانے والے! عنقریب اس کا اثر تیرے جسم میں ظاہر ہوگا،حرام کھانا بھی تیرے دین کے جسم کے لئے زہر قاتل کا درجہ رکھتا ہے،اور اسی اللہ تعالی کی نعمتوں پر شکر نہ کرنا بھی تیرے دین کے

www.waseemziyai.com

لئے زہر ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے اس کی سزا دے گا، کہ لوگوں کے دل سے تیری محبت نکال دے گا اور تجھے محتاج کر دے گا، اور مخلوق سے مانگنے پر تجھے مجبور کر دے گا۔

اے علم پر عمل نہ کرنے والے! عنقریب تجھے تیرا علم بھلا دیا جائے گا، اور تجھ سے علم کی برکت چھین لی جائے گی۔

اے جاہل انسان! اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی ہوتی تو تم اس کے عذاب سے بے خبر نہ ہوتے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادب کے آؤ اور اس کی مخلوق کے ساتھ نیکی والا رویہ رکھو، اور فضول کلام کرنا ترک کر دو۔

آخرت کے معاملات میں سست ہو جاتے ہو

ویحک :عرف قدرک. أنت کل همک الأکل والشرب واللباس ا والنکاح وجمع الدنیا والحرص علیها .عمّالٌ فی أمور الدنیا بطّالٌ فی أمور الآخرة .

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے۔ تو اپنی قدر کو پہچان، تیری ساری کوشش کھانے پینے اور لباس اور نکاح کرنے اور مال جمع کرنے اور اس کی حرص میں خرچ ہو رہی ہے، تو دنیا کے معاملے میں بڑا کاروباری بنتا ہے جبکہ آخرت کی بات آتی ہے تو ناکارہ بن جاتا ہے۔

خوشیاں کم کر اور غم بڑھا

ویحک. تعمل للخلق وترید أن یقبله الحق عزّ وجلّ. هذا هوسٌ منک .قلل فرحک وکثر حزنک فإنک فی دار الحزن فی دار السجن.

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے کہ تو عمل لوگوں کے لئے کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے اس عمل کو قبول کر لے ، یہ تیری ہوس ہے۔

تو اپنی خوشیاں کم کر اور غم زیادہ کر کیونکہ تو غم کے گھر میں ہے اور تو قید خانے میں ہے۔

کام دوزخیوں والے اور امید جنت کی

ویحک :تعمل عمل أهل النار وترجو الجنان، فأنت طامع فی غیر موضع الطمع لاتغتر بالعاریة وتظنها لک عن قریب تؤخذ منک ،الحق عزّ وجلّ قد أعارک الحیاة حتی تطیعه فیها ،حسبتها لک وعملت فیها ما أردت، وکذلک العافیة عاریة عندک ، وکذلک الغنی عاریة عندک ، وکذلک الأمن والجاه ،وجمیع ما عند من النعم عاریة عندک ،لا تفرط فی هذه العواری فإنک تطالب بها ، وتسأ ل عنها وعن کل شیء منها جمیع ما عندکم من النعم من الله عزّ وجلّ ،فاستعینوا بها علی الطاعة .

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر۔ تو عمل تو دوزخیوں والا کرتا ہے اور امید جنتیوں کی کرتا ہے، اور تو طمع بھی وہاں کرتا ہے جہاں امید لگانے کی جگہ ہی نہیں ہے، تو اس چیز پر مغرور نہ ہو جو تیرے پاس عاریت کے طور موجود ہے، عنقریب وہ تجھ سے لے لی جائے گی، اللہ تعالیٰ نے تجھے تو یہ زندگی بھی بطور عاریت کے دی ہے، تو نے اسے اپنا سمجھ لیا ہے اور اس میں اپنی مرضی کا تصرف کرنے لگا ہے، اور ایسا ہی عافیت بھی تیرے

www.waseemziyai.com

پاس عاریت کے طور پر ہے، اور ایسا ہی غنی بھی عاریت کے طور پر ہے، اور ایسا ہی امن وعزت بھی عاریت کے طور پر ہے، حتی کہ تمام نعمتیں جو تیرے پاس ہیں وہ ساری کی ساری تیرے پاس بطور عاریت کے ہیں، اور تو ان چیزوں میں کوتاہی نہ کر، بے شک تجھ سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا، جو کچھ بھی تجھے اللہ تعالی نے عطا فرمایا ہے اس کو تو اللہ تعالی کی اطاعت کے کاموں میں خرچ کر۔

تیرا حرص تجھے خراب کرے گا

ویحک اتضیع قلبک فی الدنیا وقد فرغ عزّ وجلّ من أقسامک منها احرصک یفضحک عند اللہ عزّ وجلّ وعند الخلق.

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے، تیرا دل دنیا کے معاملات میں ضائع ہو گیا ہے، حالانکہ تیرے رزق کا حصہ تو اللہ تعالی نے تقسیم کر دیا ہے (ملنا وہی ہے جو اللہ تعالی نے تیرے مقدر میں لکھا ہے) تیرا حرص تجھے اللہ تعالی اور اس کے بندوں کے سامنے ذلیل کروائے گا۔

بغیر علم کے عبادت کرنے والا

ویلک. أنت تعبد اللہ بغیر علم، وتزھد بغیر علم، وتأخذ الدنیا بغیر علم. ذلک حجابٌ فی حجاب، مَقَتٌ فی مقت، لا تمیز الخیر من الشر، لا تفرق بین ما ھو لک وما ھو علیک، ماتعرف صدیقک من عدوک. کل ذلک لجھلک بحکم اللہ عزّ وجلّ، وترکک لخدمة الشیوخ؛ شیوخُ العمل وشیوخُ العلم یدلونک علی اللہ عزّ وجلّ. القول أولاً والعمل ثانیاً، وبه تصل إلی الحق عزّ وجلّ. وما وصل من وصل إلا بالعلم والزھد بالدنیا والإعراض عنھا بالقلب والقالب. المتزھدُ یُخرِجُ الدنیا من یدیه، والزاھد المتحقق فی زھده یخرجھا من قلبه زھدوا فی الدنیابقلوبھم فصار الزھدطبعاً لھم. خالط ظواھرھم وبواطنھم.

ترجمہ

ہلاکت تیرے لئے تو اللہ تعالی کی عبادت بغیر علم کے کرتا ہے، اور تو دنیا بھی بغیر علم کے کماتا ہے، اور تو نے دنیا سے زہد اختیار کیا اور وہ بھی بغیر علم کے، تو حجاب درحجاب میں ہے، ناراضگی در ناراضگی کا شکار ہو گیا ہے، تو خیر وشر میں فرق نہیں کرتا، جو چیز تیرے لئے نفع مند ہے اس میں اور اس میں جو چیز تیرے لئے نقصان دہ ہے اس میں فرق نہیں کرتا، تو دوست ودشمن میں فرق نہیں کرتا، ہر چیز تجھے اللہ تعالی کے حکم سے جاہل رکھے ہوئے ہے، اور تجھے مشائخ کرام کی خدمت سے دور کئے ہوئے ہے، شیوخ العلم والعمل تجھے اللہ تعالی کی راہ دیکھاتے ہیں، پہلے قول کے ساتھ پھر عمل کے ساتھ، تو اسی طرح ہی اللہ تعالی کی بارگاہ تک پہنچ سکتا ہے، اور جو بھی اللہ تعالی کی بارگاہ تک پہنچا ہے وہ علم وزہد اور دنیا سے منہ موڑنے کے ساتھ ہی پہنچا ہے، باتکلف زاہد بننے والا اپنے ہاتھ سے دنیا کو دور کرتا ہے جبکہ محقق زاہد تو دل سے دنیا کو دور کر دیتا ہے، انہوں نے دنیا کو اپنے دل سے دور کیا ہے تو زہد ان کی طبیعت بن گئی، اور انہوں نے اپنے ظاہر وباطن کو ایک جیسا کر لیا تھا۔

لوگوں کے تحائف کا انتظار کرنے والو!

ویحک. تقعد فی صومعتک وقلبک فی بیوت الخلق منتظر لمجیئھم وبدایاھم، ضاع زمانک

www.waseemziyai.com

وجعلت لک الصورة بلا معنی .إذا لم یکن لک باطن صحیح وقلب خا ل عما سوی الحق عزّ وجلّ وإلا فمجرد الخلوة لا ینفعک.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تو خانقاہ میں جا بیٹھا ہے حالانکہ تیرا دل مخلوق کے گھروں کا منتظر ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ کب لوگ تیرے پاس آئیں اور تجھے تحائف دیں، اور تیرا وقت ضائع ہو گیا، جب تک تیرا باطن صحیح نہ ہو جائے اور تیرا دل اللہ تعالی کی محبت کے لئے ہر ایک سے خالی نہ ہو جائے تو تجھے خلوت نشینی کوئی بھی نفع نہ دے گی۔

اے جاہل تجھ پر افسوس ہے

ویحک یا جاهل ، تعرض عن الحق عزّ وجلّ ، وتشتغل بخدمة الخلق.

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے اے جاہل انسان! تو حق تعالی سے منہ پھیرتا ہے اور مخلوق کی خدمت میں مشغول ہو جاتا ہے۔

اے تقدیر اور تقدیر لکھنے والے سے جاہل!

ویحک ،یا جاهلاً بالقدر والمقدر،أتظن أن أبناء الدنیا یقدرون أن یعطو ما لم یُقسم لک ،ولکن هذه وسوسة الشیطان الذی قد تمکن من قلبک ورأسک ،لست عبد الله عزّ وجلّ وإنما أنت عبد نفسک وهوا وشیطانک وطبعک ودرهمک ودینار.

ترجمہ

تقدیر اور تقدیر کے لکھنے والے سے جاہل انسان تجھ پر افسوس! کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ دنیا دار تجھے وہ چیز دینے پر قادر ہیں جو چیز اللہ تعالی نے تیرے مقدر میں نہیں لکھی، یہ اور تو کچھ بھی نہیں ہے سوائے شیطان کے وسوسے کے، جو کہ تیرے سر اور دل میں قرار پکڑ چکا ہے، تو اللہ تعالی کا بندہ نہیں بنا، تو تو اپنے نفس، اور ہوا، اور شیطان، اور اپنی طبیعت اور درھم و دینار کا بندہ بنا ہوا ہے۔

تجھے تھکاوٹ کے علاوہ کچھ بھی نہیں بچے گا

ویحک إنی أراک فی قیا م وقعود ، ورکوع وسجود ، وسهر وتعب وقلبک لا یبرح من مکانه ، ولایخرج عن بیت وجوده ، ولا یتحول عن عادته .اصدق فی طلب مولا ک عزّ وجلّ ، وقد أغنا ک صدقُک عن کثیر من التعب ، أنقرُ بیضة وجودک بمنقار صدقک ، وانقض حیطان رؤیتک للخلق والتقید بهم بمعاول الإخلاص وتوحید .اکسر قفص طلبک للؤشیاء بید زهد فیها ، وطِرُ بقلبک حتی تقع علی ساحل قربک من ربک عزّ وجلّ.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو رکوع و سجود میں ہے اور قیام و قعود کرتا ہے، اور تھکتا بھی ہے اور راتوں کو جاگتا بھی ہے، اور تیرا دل ہے جو اپنی جگہ سے ہٹنے کا نام نہیں لیتا ہے، اور اپنے وجود کے گھر سے نہیں نکلتا، اور اپنی عادات کو ترک نہیں کرتا۔

www.waseemziyai.com

تو اپنے مولا تعالی کی طلب میں صدق کو اختیار کر، تو تیرا صدق تجھے اس تھکاوٹ سے بچا لے گا، تو اپنے صدق کی چونچ سے اپنے آپ کو راستے سے ہٹا، اور تو جو مخلوق کو دیکھتا ہے ان دیواروں کو گرا دے مخلوق سے طلب کے پنجرے کو توڑ دے اپنے زہد کے ساتھ، اور اپنے دل کے ساتھ اڑان بھر اور اپنے رب تعالی کے قرب کے ساحل تک پہنچ جا۔

تو اپنی آخرت کیوں خراب کرتا ہے؟

ویحک! کیف تفسد آخرتک بدنیاک، کیف تفسد طاعة مولاک عزّ وجلّ بطاعة نفسک وهواک وشیطانک والخلق کیف تفسد تقواک بشکواک إلی غیره أما تعلم أن الله عزّ وجلّ حافظٌ للمتقین، وناصرٌ لهم، ورادک عنهم، ومعلم لهم وآخذ بأیدیهم وینجیهم من المکاره، وناظرٌ إلی قلوبهم، ورازقهم من حیث لا یحتسبون.

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے، تو کیسے اپنی آخرت اپنی دنیا کے بدلے میں خراب کرتا ہے؟ تو اپنے مولا تعالی کی اطاعت کو اپنے نفس وہوا اور اپنے شیطان کی پیروی کر کے کیسے خراب کرتا ہے؟ تو کیسے اپنے تقویٰ کو لوگوں کے سامنے شکایات کر کے خراب کرتا ہے، کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالی متقین کا حافظ ہے، اور ان سے بلاؤں کو دور فرماتا ہے، اور ان کو علم عطا فرماتا ہے، اور پریشانی کے وقت ان کی مدد فرماتا ہے، اور ناپسندیدہ چیزوں سے ان کو نجات دیتا ہے، اور ان کے دلوں کی طرف نگاہ رحمت فرماتا ہے اور ان کو وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

تو قرآن وسنت پر عمل کیوں نہیں کرتا؟

ویحک اتحفظ القرآن ولا تعمل به، وتحفظ سنة رسول الله ولا تعمل بها فلؤی شیء تفعل ذلک تأمر الناس وأنت لا تفعل، وتنهاهم وأنت لا تنتهی، قال الله عزّ وجلّ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾﴿کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾سورة صف : ۲،۳)

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے، تو قرآن کریم کو حفظ کرتا ہے اور تو اس پر عمل نہیں کرتا، اور تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کو حفظ تو کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا، تو ایسے کام کیوں کرتا ہے؟ تو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور تو خود نہیں کرتا، اور تو لوگوں کو گناہوں سے منع کرتا ہے اور خود تو گناہوں سے باز نہیں آتا، اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾

اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے،

کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾سورة صف : ۲،۳)

ترجمہ

کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والے

ویحک .تنفق مالک بالیمین الکاذبة وتخسر دینک، لو کان لک عقل لعلمت أن هذه هی الخسارة بعینها ، تقول :واللهِ عزّ وجلّ ما فی هذه البلدة مثل هذا المتاع ، ولا عند أحد مثله،وأنت کاذب فی کل ما قلته ، ثم تشهد بالزور وتحلف بالله إنک صادق.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر۔تو اپنا مال جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرتا ہے اور تو اپنے دین کا خسارہ برداشت کر لیتا ہے، اگر تجھے عقل ہوتی تو جان لیتا کہ تو اپنا نقصان کر رہا ہے، تو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس جو مال موجود ہے اس جیسا مال سارے شہر میں نہیں ہے، اور نہ ہی کسی کے پاس اس جیسا مال ہے، حالانکہ تو جھوٹا ہے جو بھی کہہ رہا ہے پھر جھوٹی گواہی بھی دیتا ہے، اور تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے کہ تو سچا ہے۔

تو واصل باللہ ہو جا

ویحک .واصل ربک عزّ وجلّ وقاطع غیره من حیث قلبُک .

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر۔تو رب تعالیٰ کی بارگاہ کا قرب حاصل کر، اور اس کے علاوہ ہر کسی سے دل کا تعلق ختم کر دے۔

جس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو

ویحک .القلب هو المؤمن ، هو الموحد ، هو المخلص ، هو المتقی ، هو الورع ، هوالزاهد ، هو الموقن ،هو الأمیر ومن سواه جنوده وأتباعه

إذا قلت :لا إله إلا الله :فقل أولاً بقلبک ثم بلسانک ، واتکل علیه واعتمد علیه دون غیره،شغل ظاهر بالحکم وباطنک بالحق عزّ وجلّ اترک الخیر والشر علی ظاهرک ، واشتغل بباطنک مع خالق الخیر والشر ؛ من عرفه ذّ له .وتواضع له ولعباده الصالحین ، وتضاعف

همه وغمه وبکاؤه ، وکثر خوفه ووجله ، وکثر حیاؤه ، وکثر ندمه علی ما تقد م من تفریط ، وتشددحذره وخوفه من زوال ما عنده من المعرفة والعلم.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر۔دل ہی مومن ہے، وہی موحد ہے، اور وہی مخلص ہے، اور وہی متقی ہے، اور وہی صاحب ورع ہے، اور زاہد ہے، اور وہی صاحب ایقان ہے، اور وہی امیر ہے اس کے علاوہ سب اس کے لشکر اور اس کے اتباع ہیں۔

جب تو یہ کہتا ہے (لا الہ الا اللہ) تو پہلے دل کے ساتھ کہہ اور اس کے بعد زبان کے ساتھ کہہ، اور اسی پر بھروسہ کر، اور اسی پر اعتماد کر اور اس کے علاوہ کسی پر بھی اعتماد نہ کر۔اپنے ظاہر کو حکم شرع کے تابع کر، اور اپنے باطن کو حق تعالیٰ میں مشغول کر۔خیر و شر کو اپنے ظاہر پر ترک کر دے، اور اپنے باطن کے ساتھ خالق خیر و شر کی ذات کی معرفت میں مشغول ہو جا، جس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی وہ پھر

اس کے لئے عاجزی کرتا ہے، اور اس کے لئے اور اس کے نیک بندوں کے لئے تواضع کرتا ہے، اور اس کا غم اور اس کا رونا زیادہ ہو جاتا ہے، اور اس کا ڈر اور خوف بڑھ جاتا ہے، اور اس نے جو بھی کوتاہیاں کی ہیں ان پر اس کی پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں اور جو اللہ تعالی نے اس کو اپنا علم اور اپنی معرفت عطا فرمائی ہے اس کے زوال کا خوف زیادہ ہو جاتا ہے۔

تو جھوٹ بولتا ہے

ويلك .تقف في الصلاة وتقول :الله أكبر وأنت تكذب في قولك ، الخلق في قلبك أكبر من الله عزّ وجلّ ، تب إلى الله عزّ وجلّ ولا تعمل حسنة لغيره كن ممن يريد وجهه، أعط الربوبية حقها ، لا تعمل للحمد والثناء ، لا للعطاء ولا للمنع .

ترجمہ

ہلاکت ہے تیرے لئے کہ تو نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور تو اپنی زبان سے کہتا ہے کہ (اللہ اکبر) حالانکہ تو جھوٹ کہہ رہا ہوتا ہے کیونکہ تیرے قول میں یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت بڑا ہے جبکہ تیرے دل میں یہ ہے کہ مخلوق اللہ تعالی سے بڑی ہے، تو اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کر، اور ہر ہر نیکی اللہ تعالی کے لئے کر، تو اس شخص کی طرح بن جو اللہ تعالی کی رضا کا طالب ہے، تو اللہ تعالی کا بندہ ہونے کا حق ادا کر، تو اس لئے عمل نہ کر کہ لوگ تیری تعریفیں کریں اور نہ ہی اس لئے عمل کر کہ لوگ تجھے نذرانے دیں اور نہ ہی ان سے منع ہونے کے لئے کوئی کام کر۔

تو گونگا ہو گیا ہے

ويحك .قد خرست. استغث إلى الحق عزّ وجلّ ، ارجع إليه بأقدام الندم والاعتذار حتى يخلصك من أيدي أعدائك ، وينجيك من لجة بحر هلاكك ، تفكر في عاقبة ما أنت فيه وقد سهل عليك تركه ، أنت مستظل بشجرة الغفلة .اخرج من ظلها وقد رأيت ضوء الشمس وقد عرفت الطريق .شجرة الغفلة تربى بماء الجهل ، وشجرة اليقظة والمعرفة تربى بماء الفكر ،وشجرة التوبة تربى بماء الندامة ، وشجرة المحبة تربى بماء الموافقة.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر تو گونگا ہو گیا ہے، تو اللہ تعالی سے مدد مانگ، اور اس کی بارگاہ میں ندامت اور معافی کے قدموں کے ساتھ حاضر ہو، تا کہ اللہ تعالی تجھے تیرے دشمنوں کے ہاتھوں سے بچا لے، اور تجھے ہلاکت کے سمندر کی لہروں سے نجات دے، جن کاموں میں تو مشغول ہے اس کے انجام کے بارے میں فکر کر، ابھی تجھ پر ان کاموں کو ترک کرنا آسان ہے، تو غفلت کے درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے، اس کے سایہ سے نکل اور سورج کی روشنی کو دیکھ تا کہ تو راستے کی معرفت حاصل کرے، غفلت کا درخت جہالت کے پانی سے سیراب ہوتا ہے، دل اور بیداری اور معرفت کا درخت تفکر کے پانی سے سیراب ہوتا ہے، اور توبہ کا درخت ندامت کے پانی سے سیراب ہوتا ہے، اور محبت کا درخت موافقت کے پانی سے سیراب ہوتا ہے۔

خوف ورجاء کے مجموعے کا نام ایمان ہے

ويحك .التمني وادي الحمق .تعمل أعمال اهل الشر وتتمنى درجات أهل الخير ؛ من غلب رجاؤه

www.waseemziyai.com

خوفه تزندق ، ومن غلب خوفُه رجاء ه قنط ، والسلامة فى اعتدالهما .

ترجمہ

تم پر افسوس ہے، صرف تمنائیں کرنا پاگلوں کی وادی میں رہنا ہے، تو اہل شر جیسے اعمال کرتا ہے اور امید اہل خیر کے درجات کے پانے کی کرتا ہے، جس شخص کی امید اس کے خوف سے زیادہ ہو وہ زندیق ہو جاتا ہے اور جس کا خوف اس کی امید پر غالب آجائے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے، اور سلامتی دونوں کے اعتدال میں ہے۔

اپنے نفس کو سکھاؤ اور اس کی تربیت کرو

ويحك .إذا كان الكلب الشره يتعلم حفظ الصيد ويترك شرهه وطبعه ، وهذا الطائر أيضاًبالتعليم يخالف طبعه ، ويترك ما كان عليه من أكل الصيود التى تُجعل له ، فنفسك أولى بالتعليم علمها وفهمها حتى لا تأكل دينك وتمزقك وتخون فى أمانات الحق عزّ وجلّ المودعة عندها، دين المؤمن عنده لحمه ودمه ،لا تصحبها قبل تعليمك لها

إذا تعلمتُ وفهمتُ واطمأنتُ حينئذ استصحبها أينما توجهتَ ،لا تفارقها فى جميع الأحوا ل،إذا اطمأنت صارت حليمةعالمة راضية بما يأتيها القدر به من الأقسام.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، جب کوئی حریص کتا شکار کا علم سیکھ لیتا ہے تو وہ حرص اور اپنی طبیعت کی بات ماننا چھوڑ دیتا ہے اور اسی طرح پرندہ کا حال ہے جو سیکھنے کے بعد اپنی طبیعت کی مخالفت کرتا ہے یہاں تک کہ ہر طرح کا شکار اپنے مالک کے سامنے لا کر رکھ دیتا ہے، تیرا نفس تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کو تعلیم دی جائے ، اس کو تو سکھا اور سمجھا، تا کہ کہیں تیرا دین نہ کھا لے، اور تیرے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے، اور وہ امانتیں جو اللہ تعالی کی تیرے پاس ودیعت ہیں کہیں ان میں خیانت نہ کرلے، جب تک یہ سیکھ نہ لے تو اس کے ساتھ مصاحبت اختیار نہ کر، جب یہ سیکھ جائے، اور سمجھ جائے اور مطمئن ہو جائے، تو اس وقت اس کو تو اپنی صحبت میں رکھ، پھر اس کو کسی بھی حال میں اپنے سے جدا نہ کر، اور جب یہ مطمئن ہو جائے، علم والا اور حلم والا ہو جائے اور اللہ تعالی کی طرف سے آنے والی ہر تقدیر پر راضی رہنے والا بن جائے۔

ایک ایک ذرے پر فقیروں سے لڑ پڑتا ہے

ويلك .ما تستحى ؟تطلب من غير الله عزّ وجلّ وهو أقرب إليك من غيره ، تطلب من الخلق ما لا حاجة بك إليه ، معك كنز مكنوز وأنت تزاحم الفقراء على حبة وذرة ، إذا مت افتُضحتَ.

ترجمہ

ہلاکت ہے تیرے لئے ، تجھے حیا نہیں آتی ؟ تو اللہ تعالی کے علاوہ لوگوں سے مانگتا ہے، حالانکہ اللہ تعالی ان سے زیادہ تیرے قریب ہے، اور تو مخلوق سے وہ چیزیں بھی مانگتا ہے جن کی تجھے حاجت نہیں ہے، اور تیرے پاس خزانے ہیں جو پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں اور تو فقیروں سے ایک ایک دانے اور ایک ایک ذرے کے بارے میں لڑ پڑتا ہے ، جب تو مرے گا تو ذلت تجھے اٹھانا پڑے گی۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

تیری عمر بیت گئی اور تجھے خبر بھی نہیں ہے

ویحک ،عمرک یذوب وما عندک خبر ، إلی متی ھذا الإعراض عن الآخرۃ والإقبال علی الدنیا؟.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تیری عمر بیت گئی ہے اور تجھے خبر بھی نہیں ہے، کب تک تو آخرت سے منہ موڑ کر دنیا کی طرف متوجہ رہے گا؟

تجھے حیا کیوں نہیں آتی؟

ویحک .ما تستحی منہ عزّ وجلّ ، وقد جعلت دینارَ ربّک ودرہَمکَ ھمّک ، ونسیتہ بالکلیۃ عن قریب تری خبر.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تجھے اللہ تعالی سے حیا نہیں آتی ،تو نے درھم و دینار کو اپنا رب بنالیا ہے اور تو اسے بلکل بھول گیا ہے عنقریب تجھے اس کا پتہ چل جائے گا۔

اپنے کاروبار سے امید نہ رکھ

ویحک .جعل دکانک ومالک لعیالک تکسب لھم بأمر الشرع ، ویکون قلبک متوکلاً علی اللہ عزّ وجلّ ، اطلب رزقک ورزقھم منہ لا من الما والدکان ، فیجری رزقک ورزقھم علی یدیک، ویجعل فضلہ وقربہ والأنس بہ لقلبک .

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے، تو اپنی دکان اور اپنے کاروبار کو اپنے گھر والوں کے لئے رکھ اور تو شریعت کے حکم کے تحت مال کما، اور تیرا دل اللہ تعالی کی ذات پر بھروسہ رکھنے والا ہو، تو اللہ تعالی سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا رزق مانگ ، نہ کہ دکان اور کاروبار سے ،تو اللہ تعالی تیرا اور تیرے گھر والوں کا رزق تیرے ہاتھ پر عطا فرمائے گا، اور اپنا فضل اور اپنا قرب اور اپنی محبت تجھے تیرے دل میں عطا فرمائے گا۔

تجھے دین کی کوئی پرواہ نہیں ہے

ویحک .رزقک لا یأکلہ غیرک، موضعک من الجنۃ والنار لا یسکنہ غیرک ، قد مَلَکَتْکَ الغفلۃ وأسرک الھوی ، کل ھمک فی الأکل والشرب والنکاح والنوم وبلوغ أغراضک ، یا مسکین ابک علی نفسک ، یموت ولدک تقوم القیامۃ علیک ، یموت دینک ولا تبالی ولا تبکی علیہ ،مالک عقل ،لو کان لک عقل بکیت علی ذھاب دینک .

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تیرا رزق تیرے علاوہ کوئی بھی نہیں کھا سکتا، تیری جگہ جو جنت یا دوزخ میں ہے وہاں تیرے علاوہ کوئی بھی نہیں جا سکتا، تجھ پر غفلت نے قبضہ کر رکھا ہے، اور خواہشات کی جال نے تجھے قیدی بنا رکھا ہے، تیری ہر خواہش کھانے ، پینے، اور نکاح کرنے اور سونے میں اور اپنی اغراض کے لئے وقف ہے۔

اے مسکین! تیرا بیٹا فوت ہو جائے تو تجھ پر قیامت قائم ہو جاتی ہے اور تیرا دین تیرے ہاتھ سے رخصت ہو گیا تو تجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور تو اس پر رویا ہی نہیں ہے، تیرے پاس عقل ہے؟ اگر تجھے عقل ہوتی تو تو اپنے دین کے رخصت ہونے پر ضرور روتا۔

علم پڑھ اور عمل کر اور لوگوں کو سکھا

ويلك. لا تجيء بمحض العلم فحسب، كما لا تنفع دعوى بلا بينة لا ينفع علم بلا عمل. يا تاركين العمل بالعلم وليس عمل ولا إخلاص. ولو تهذّب قلبُك لتهذبت جوارحك، لأنه ملك الجوارح، فإذا تهذب الملك تهذبت الرعية؛ العلمُ قِشر والعمل لب؛ إنما يُحفَظُ القِشرُ حتى يُحفظَ اللبُّ، وإنما يُحفظ اللبُّ حتى يُستخرج منه الدهن، فإذا لم يكن في القشر لبٌّ ما يُصنع به وإذا لم يكن في اللب دهنٌ فما يُصنع به العلم قد ذهب، لأنه إذا ذهب، لأنه إذا ذهب العمل به فقد ذهب، إيش ينفعك حفظه ودراسته بلا عمل يا عالم! إن أردت خير الدنيا والآخرة فاعمل بعملك وعلم الناس.

ترجمہ

ہلاکت ہے تیرے لئے، تو نے فقط علم ہی حاصل کیا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا، یہ ایسا ہی ہے جیسے دعویٰ بغیر دلیل کے نفع نہیں دیتا اس طرح علم بھی بغیر عمل کے نفع نہیں دیتا، اے علم پر عمل نہ کرنے والو! تمھارے پاس علم تو ہے مگر عمل نہیں ہے اگر عمل کرو بھی تو اس میں اخلاص نہیں ہوتا، اگر تمھارا دل درست ہو جائے تو وہ تمھارے اعضاء کو درست کر لے گا، کیونکہ وہ اعضاء کا بادشاہ ہے، اگر بادشاہ درست ہو جائے تو اس کی رعایا خود بخود درست ہو جاتی ہے، علم ایک چھلکا ہے اور عمل مغز ہے، چھلکے کی حفاظت اس کے مغز کے لئے کی جاتی ہے، اور مغز کی حفاظت اس کے تیل کے لئے کی جاتی ہے، اگر مغز میں تیل نہ ہو تو کوئی بھی اس مغز کی حفاظت نہ کرے اور اگر چھلکے میں مغز نہ ہو تو کوئی بھی اس چھلکے کی حفاظت نہ کرے، مغز کی حفاظت تیل کی وجہ سے ہوتی ہے اور چھلکے کی حفاظت مغز کی وجہ سے ہوتی ہے، عمل میں اخلاص نہیں ہے تو عمل کا فائدہ نہیں ہے اگر علم پر عمل نہیں ہے تو اس علم کا فائدہ نہیں ہے۔ اس طرح تو کسی بھی علم کا نفع ہوتا اگر اس پر عمل نہ ہو اور اس عمل کا بھی فائدہ نہیں ہے جب اس میں اخلاص نہ ہو، اے عالم اگر تو دنیا و آخرت میں علم سے نفع چاہتا ہے تو علم پڑھ اور اس پر عمل کر اور لوگوں کو سیکھا۔

تیرا دین ہی کامل نہیں ہوگا

ويحك. إذا خرجت من الخلق صرت مع الخالق، يعرفك مالك وما عليك، تميز بين مالَك وبين ما لغيرك، عليك بالثبات والدوام على باب الحق عزّ وجلّ، وقد رأيت الخير عاجلاً وآجلاً، هذا شيء لا يتم والخلق والرياء في قلبك، إذا لم تصبر لا دين لك.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، جب تو مخلوق کی محبت اپنے دل سے نکالے گا تو خالق عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، پھر تجھے اللہ تعالیٰ تیرے نفع اور نقصان کی چیزوں کی پہچان کرا دے گا، اور تو بھی اپنے نفع اور نقصان کی چیزوں میں خود فرق کر سکے گا۔ اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے دروازے پر ثابت قدم رہے اور اس پر ہمیشگی اختیار کرے، اور یہ چیز تب تک پوری نہیں ہوگی جب تک کہ تیرے دل میں مخلوق کی

www.waseemziyai.com

محبت اور ریا موجود ہوگا۔ اور اگر تو صبر نہیں کرے گا تو تیرا دین ہی کامل نہیں ہوگا۔

تو نے اپنا سارا زمانہ ضائع کر دیا ہے

ویحک .تضیع زمانک فی طلب العلم ولا تعمل به فأنت علی قدم الجهل فی هوس ،تخدم أعداء الحق عزّ وجلّ وتشرک بهم .هو غنی عنک وعمن أشرکت به، لا یقبل منک شریکاً.إن أردت الفلاح فاترک زما م قلبک بید الحق عزّ وجلّ، وتوکل علیه حقیقة التوکل ، واخد م بظاهر وباطنک ،، هو أعرف منک بمصلحتک وهو اعلم وأنت لا تعلم .

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تو نے اپنا سارا زمانہ علم پڑھنے میں ہی صرف کر دیا ہے اور اس پر عمل نہیں کیا، تو ہوس میں مبتلا ہو کر اور جہالت کے قدموں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی خدمت کرتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے، حالانکہ وہ تجھ سے اور تیرے ان شریکوں سے بے نیاز ہے، وہ تجھ سے تیرے شریکوں کو قبول نہیں فرمائے گا، اگر تو کامیابی چاہتا ہے تو اپنی مرضی اس کی مرضی پر قربان کر دے ، اور اسی کی ذات پر بھروسہ کر جس طرح بھروسہ کرنے کا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے ظاہر و باطن کے ساتھ حاضر رہ، وہ تیری مصلحتوں کو تجھ سے زیادہ پہچانتا ہے، حالانکہ وہ جانتا ہے تو نہیں جانتا۔

یہ پیسہ تجھ سے لے لیا جائے گا

ویحک .الخلق یقضون حوائجک یوماً أو اثنین أو ثلثة أو شهراً أو سنة أو سنتین ، وفی الآخرة یضجرون منک ، علیک بصحبة الحق عزّ وجلّ وإنزال حوائجک به ، فإنه لا یضجر منک ولا یسام من حوائجک دنیا وآخرة .یا واثقاً بالدینار والدرهم اللذین فی یدک عن قریب هذان یذهبان،قد کانا فی ید غیرک فسُلب منه وسُلما إلیک لتستعین بهما علی طاعة مولا ک عزّ وجلّ فجعلتهما صنمک، یا جاهل! تعلم العلم له جو الله عزّ وجلّ واعمل به فإنه یؤدبک .العلم حیاة والجهل موت.

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے، مخلوق تیری حاجتوں کو ایک دن ، دو دن ، تین دن ، یا ایک مہینہ تک یا زیادہ سے زیادہ ایک دو سال تک پورا کر دے گی اور بالآخر تجھے جھڑک کر دور کر دے گی، تم پر لازم ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر رہو اور اپنی ضروریات اسی کی بارگاہ میں پیش کرو، کیونکہ وہی وہ ذات ہے جو تجھے کبھی بھی نہیں جھڑکے گی اور تیری ضروریات کو بھی پورا فرمائے گی۔ درہم و دینار پر بھروسہ کرنے والو! یہ آج تمھارے ہاتھ میں ہیں لیکن بہت جلد تمھارے ہاتھ سے چلے جائیں گے، جس طرح تم سے پہلے کسی اور کے ہاتھ میں تھے ان سے لیکر تم کو دیئے گئے تا کہ تم ان سے نیکیوں پر طاقت حاصل کر سکو، مگر تم نے ان کو اپنا معبود بنا لیا۔ اے جاہل! تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے علم سیکھ، اور اس پر عمل کر، وہ علم تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے آداب سکھائے گا، کیونکہ علم ہی حیات ہے اور جہالت موت ہے۔

دنیا ہاتھ میں ہو تو جائز ہے

ویحک .الدنیا فی الید یجوز ، فی الجیب یجوز ، ادخارها لسبب بنیة صالحة یجوز ، أما فی القلب

www.waseemziyai.com

فلایجوز وقوفها علی الباب یجوز ، أما دخولها إلی ما وراء البابَ .لا ولا کرامةلک .

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے، دنیا ہاتھ میں ہو تو یہ جائز ہے اور جیب میں ہو تو جائز ہے، اس کو نیک نیت کے ساتھ جمع کرنا بھی جائز ہے، بہر حال دنیا دل میں ہو تو یہ جائز نہیں ہے، اور دروازے پر ہو تو جائز ہے اور اگر دروازے سے اندر داخل ہو تو یہ جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس میں تمھارے لئے عزت ہے۔

تم کو حیا نہیں آتی ؟

ویلکم ما تستحون طاعتکم ظاهرة ومعاصیکم باطنة ، أنتم عن قریب مأخوذون بید الموت والسقم ،وأنتم مقصرون فی الأعمال ، ما تستحون ،قد رضیتم بالبطالة فی نهارکم ولیلکم ،تریدون ما عند الله عزّ وجلّ مع التقصیر .

ترجمہ

ہلاکت ہو تمھارے لئے ،تم کو حیا نہیں آتی ،تمھاری طاعات صرف ظاہری اور گناہ تمھارے باطنی ہیں ،عنقریب تم موت اور بیماری کے ہاتھوں پکڑے جاؤ گے ،اور تم اعمال میں کوتاہیاں کرتے ہو،تم کو حیا نہیں آتی ،تم اپنے دن اور راتوں کو فضول ضائع کرنے پر راضی ہو گئے ہو،تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں چاہتے ہو اور وہ بھی کوتاہیاں کر کے۔

کامیابی میں رکاوٹ کونسی چیز ہے؟

ویحک .قد جمعت بین حب الدنیا وبین التکبر ، وهاتان خصلتان لا یفلح صاحبهما إن لم یتب منهما ، کن عاقلاً.من أنت؟ ومن أی شیء خلقت؟ ولأی شیء خلقت ؟لا تتکبر فمایتکبر إلا جاهل ، یا قلیل العقل تطلب الرفعة بالتکبر.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر ،تو نے دنیا کی محبت اور تکبر دونوں کو جمع کر لیا ہے ،اور یہی دونوں خصلتیں جس بندے میں ہوں اس کو کامیاب نہیں ہونے دیتیں اگر وہ توبہ نہ کرے تو تو عقل سے کام لے ،تو کون ہے؟ تجھے کسی چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ تو کس لئے پیدا کیا گیا ہے؟ تو تکبر نہ کر کیونکہ تکبر تو جاہل انسان کرتے ہیں ،اے کم عقل !تو بلندی چاہتا ہے اور وہ بھی تکبر کے ساتھ ۔

صحیح مسلمان کب بنے گا ؟

ویحک إتدعی أنک مسلم وأنت معترض علی الله عزّ وجلّ ،کذبت فی دعواک، الإسلام مشتق من الاستسلام لقضاء الله عزّ وجلّ مع حفظ حدود کتابه وسنة رسول الله ﷺ، فحینئذٍ یصح لک الإسلام.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر ،تو دعویٰ کرتا ہے کہ تو مسلمان ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتراض بھی کرتا ہے ،تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے،

www.waseemziyai.com

کیونکہ اسلام تو استسلام سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب کی حدود کی حفاظت کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کرنا اللہ تعالی کے فیصلوں کے سامنے سر جھکاتے ہوئے، جب اس طرح کا مسلمان بنے گا تو تیرا اسلام صحیح ہوگا۔

قبر اور آخرت تیری طرف متوجہ ہو چکی ہیں

ويحك. قميص إسلامك مخرق، ثوب إيمانك نجس، أنت عريان، قلبك جاهل، صدرك بالإسلام غير مشروح، باطنك خراب وظاهرك عامر، صحائفك مسودة، دنياك التي تحبها عنك راحلة، والقبر والآخرة مقبلان إليك.

ترجمہ

تجھ پر افسوس ہے، تیری اسلام والی قمیص پھٹ چکی ہے، اور تیرے ایمان کا لباس نجس ہو چکا ہے، اور تو ننگا ہو گیا ہے، تیرا دل جاہل ہے، تیرے سینے کو اسلام کے لئے شرح نصیب نہیں ہوئی، تیرا ظاہر بڑا خوبصورت ہے جبکہ تیرا باطن بہت خراب ہے، تیرے نامہ اعمال نہایت سیاہ ہو چکے ہیں، وہ دنیا جس کے ساتھ تو محبت کرتا ہے وہ تجھ سے رخصت ہونے والی ہے، اور آخرت اور قبر تیری طرف متوجہ ہو چکی ہیں۔

وہ تو خود مر جائے گا

ويحك. كيف تطلب الجاه والمال من هذا الملك وتعتمد عليه في مهماتك، وهو عن قريب إما معزول أو ميت؛ يذهب ماله وملكه وجاهه، وينقل إلى قبره الذي هو بيت الظلمة والوحشة والوحدة والغم والهم والدود، لا تتكل على من يعزل أو يموت فيخيب رجاؤك وينقطع مددك.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر، تو مال وجاہ اس بادشاہ سے کیسے طلب کرتا ہے،؟ اور تو اپنے کاموں میں اس پر اعتماد کرتا ہے، یہ تو عنقریب معزول ہو جائے گا یا مر جائے گا، اس کا مال اور اس کا ملک اور اس کی جاہ تو ختم ہو جائے گی، اور یہ خود قبر کی طرف منتقل ہو جائے گا، جو کہ ظلمت وحشت اور تنہائی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہے، اور اس پر بھروسہ کیوں کرتا ہے جو معزول ہو جائے یا مر جائے، اور تیری امیدیں بھی دھری کی دھری رہ جائیں اور تیری مدد بھی منقطع ہو جائے۔

www.waseemziyai.com

تیسری فصل

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

کا قوم کے نام اہم پیغام

تکبر کو ترک کردو

یا قوم إدعوا التکبر. اعرفوا قدرکم وتواضعوا فی نفوسکم؛ أوّلکم نطفة من ماء مهین. وآخرکم جیفة ملقاة. تکونوا ممن یقوده الطمع، ویصیده الهوی ویحملو إلی أبواب السلطان فی طلب شیء منهم لم یُقسم له، ویطلب منهم ما قد قسم له بالذل والمهانة.

ترجمہ

اے میری قوم! تم تکبر کو ترک کردو، اور اپنی اوقات کو پہچانو، اور اپنے آپ میں عاجزی پیدا کرو، تمھاری ابتداء پانی کا ایک قطرہ ہے، اور تمھاری انتہاء ایک گرا ہوا مردار ہے، تم اس شخص کی طرح نہ بنو جو طمع کے پیچھے چلتا ہے اور خواہشات اس کو اپنی جال میں پھنسا لیتی ہیں، اور اس کو اس کی تمنائیں بادشاہوں کے دروازوں پر لے جاتی ہیں اور وہاں سے وہ چیز طلب کرتا ہے جو اللہ تعالی نے ہی اس کی قسمت میں نہیں لکھی، اور پھر اسے وہاں سے اس کی قسمت میں لکھی ہوئی ذلت ورسوائی میسر آتی ہے۔

باب توبہ کھلا ہے تم غنیمت جانتے ہوئے توبہ کرلو

یا قوم انتهزوا واغتنموا باب الحیاة ما دام مفتوحاً، عن قریب یغلق عنکم. غتنموا أفعال الخیر ما دمتم قادرین علیها

اغتنموا باب التوبة وادخلوا فیه ما دام مفتوحاً لکم. اغتنموا باب الدعاء فهو مفتوح لکم، غتنموا باب مزاحمة إخوانکم الصالحین فهو مفتوح لکم.

ترجمہ

اے قوم! تم بیدار ہو جاؤ اور زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ یہ ابھی تو کھلا ہوا ہے عنقریب یہ بند ہو جائے گا (یعنی تم موت کے منہ میں چلے جاؤ گے) تم نیک اعمال کو غنیمت جانو کیونکہ ابھی تم قادر ہو کہ نیکی کا کام کر سکتے ہو، توبہ کے دروازے کو غنیمت جانو اور اس میں داخل ہو جاؤ جب تک یہ دروازہ کھلا ہوا ہے، تمھارے نیک دوست جو تم سے مزاحمت کرتے ہیں یعنی تم کو گناہوں سے روکتے ہیں اس کو بھی غنیمت جانو اور ابھی توبہ کرلو۔

www.waseemziyai.com

قیامت کے دن کی تیاری کرلو

یا قوم! یوم القیامة تنقلب القلوب والأبصار، یومٌ تزل فیه الأقدام، كلُّ واحد من المؤلفين يقوم على قدر إيمانه وتقواه، ثبات الأقدام على قدر الإيمان، في ذلك اليوم ﴿وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا﴾(سورة الفرقان : ٢٧)(كيف ظلم، ويعض المفسد على يديه كيف أفسد ولم يصلح، كيف أبقَ من مولاه.)

ترجمہ

اے میری قوم! قیامت کے دن دل اور آنکھیں پھر جائیں گی، اس دن پاؤں پھسل جائیں گے، ہر ایک شخص کے پاؤں اس کے ایمان کے بقدر ہی مضبوط ہوں گے، ہر ایک شخص کے پاؤں اس کے ایمان کے بقدر ہی ثابت ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا﴾سورة الفرقان : ٢٧)

اور جس دن ظالم اپنا ہاتھ چبا لے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی۔

ظالم اپنے ہاتھ کو کاٹے گا کہ میں نے ظلم کیوں نہ ترک کیا، اور فسادی اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ میں نے فساد کیسے کیا؟ اور بھاگنے والا اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ میں اپنے مولا تعالی سے کیوں بھاگا۔

میں تمھیں ڈراتا ہوں اور تم کو روکتا ہوں

یا قوم! أمعكم توقيع من الحق عزّ وجلّ بالحياة. ما أقل تدبيركم، من يعمر دنيا غيره بخراب آخرته. يجمع الدنيا لغيره بتفرق دينه، ويوقع بينه وبين الحق عزّ وجلّ وسخطو عليه لرضا مخلوق مثله. لو علم وتيقن أنه ميت عن قريب، حاضر بين يدى الحق عزّ وجلّ، وأنه محاسب عن جميع تصرفاته لأقصر عن كثير من أعماله.

أُحذركم وأنهاكم، ولا تحذرون ولا تنتهون، يا غائبين عن الخير، مشغولين بالدنيا، عن قريب تشب عليكم الدنيا تخنقكم ولا ينفعكم ما جمعتموه من يدها، ولا ما تلذذتم بها، بل يكون جميع ذلك وبالاً عليكم.

ترجمہ

اے قوم! کیا تم نے حق تعالی سے یہی لکھوا لیا ہے کہ تم ہمیشہ رہو گے؟ تم تدبیر کرنے میں بہت سست ہو۔ کون شخص ہے جو کسی کی دنیا کو آباد کرنے کیلئے اپنی آخرت خراب کرتا ہے؟ اور اپنا دین خراب کر کے کسی کے لئے دنیا جمع کرتا ہے؟ اور اپنے جیسی مخلوق کو راضی کر کے اپنے رب تعالی کو ناراض کرتا ہے۔

اگر اس کو یقین ہو جائے کہ یہ عنقریب مر جائے گا اور اس کو رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا، اور اس کے تمام تصرفات کا حساب لیا جائے گا، تو یہ ضرور بالضرور اپنے اعمال میں کمی کر دے گا۔

میں تمہیں ڈراتا ہوں اور تم کو روکتا ہوں مگر تم نہ ڈرتے ہو اور نہ ہی رکتے ہو، اے نیکیوں سے دور رہنے والو! اور دنیا میں مشغول

www.waseemziyai.com

رہنے والو!

عنقریب یہی دنیا تمھارا گلہ گھونٹ دے گی، اور جو کچھ تم نے جمع کیا ہے اس سے تھوڑا سا بھی نفع نہیں اٹھانے دے گی، اور نہ ہی تم کو اس سے لطف اندوز ہونے دے گی بلکہ یہ سارا مال تمھارے لئے باعث وبال ہوگا۔

اپنے مولا تعالی سے بھاگنے سے باز آجاؤ

یا قوم !ابنوا ما نقضتم ، اغسلوا ما نجستم ، أصلحوا ما أفسدتم ، صَفُّوا ما كدّرتم ، ردوا ما أخذتم ، ارجعوا إلى مولاكم من إباقكم وهربكم

ترجمہ

اے قوم! جو تم نے توڑا ہے اس کو بناؤ، پاک کرلو اس کو جو تم نے نجس کرلیا ہے، اس کی اصلاح کرو جو تم نے خراب کرلیا ہے، اس کو صاف کرو جو تم نے میلا کرلیا ہے، اور تم واپس کرو جو تم نے لیا ہوا ہے، اور تم اپنے مالک و مولا کے پاس واپس جاؤ جس کی بارگاہ سے تم بھاگے ہوئے ہو۔

تم رب تعالی سے دور کیسے ہوگئے؟

یا قوم !استحیوا من الله عزّ وجلّ حق الحیاء ، لا تغفلوا .زمانکم یضیع ؛ قد اشتغلتم بجمع ما لا تأكلون ، وتأملون ما لا تدركون، وتبنون ما لا تسكنون ، كل يذا يحجبكم عن مقا م ربكم عزّ وجلّ.

ترجمہ

اے قوم! اللہ تعالی سے ایسے حیاء کرو جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے، تم غفلت میں نہ پڑو، اور تم ایسی چیزوں میں مشغول ہوگئے ہو جو تم کھاتے نہیں، اور تم ایسی امیدیں لگاتے ہو جو تم پا نہیں سکتے، اور تم ایسے ایسے مکانات بناتے ہو جہاں تم رہائش ہی نہیں رکھتے، یہ ہیں وہ ساری چیزیں جنھوں نے تم کو اللہ تعالی کے مقام سے ناآشنا کردیا ہے۔

دنیا تو آفات کا گھر ہے

یا قوم !اصبروا فإن الدنیا کلها آفات ومصائب والنادر منها غیر ذلک .ما من نعمة إلا وفي جنبها نقمة ، ما من فرحة إلا ومعها ترحة ، ما من سعة إلا ومعها ضيق .

ترجمہ

اے قوم! تم صبر سے کام لو، کیونکہ دنیا تو آفات و مصائب کا گھر ہے، کوئی بھی نعمت ایسی نہیں ہے جو اپنے ساتھ غم لئے ہوئے نہ ہو، اور کوئی بھی خوشی ایسی نہیں ہے جو اپنے ساتھ دکھ لئے ہوئے نہ ہو، اور کوئی بھی آسانی ایسی نہیں ہے جو اپنے ساتھ تنگی لئے ہوئے نہ ہو۔

فقیر کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ

یا قو م !تشبعون وجیرانکم جیاع ، وتدّعون أنكم مؤمنون ما صح إيمانكم .يكون بين يدى أحدكم طعام كثير يفضل عنه وعن أهله ، ويقف السائل على بابه ويرُدُّ خائباًعن قريب تبصر خير ک .عن قريب تصير مثله. وتُردُّ كما رددته مع القدرة على عطائو.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے قوم! تم سیر ہوکر کھا چکے اور تمھارے پڑوسی بھوکے ہیں، اور تم یہ دعوی کرتے ہو کہ تم مومن ہو، یقین کرلو کہ تمھارا ایمان صحیح نہیں ہے، تمھارے سامنے کھانا موجود ہے اور وہ تمھاری اور تمھارے گھر والوں کی ضرورت سے زیادہ ہے پھر بھی تم فقیر کو خالی ہاتھ بھیج رہے ہو، عنقریب تم دیکھ لوگے، اور عنقریب تم اس جیسے ہو جاؤ گے کہ تم کو بھی لوگ دینے کی قدرت ہونے کے باوجود خالی ہاتھ لوٹا دیں گے۔

اللہ تعالی کی بارگاہ کا ادب کیسے آئے گا؟

یا قوم! اعرفوا الخالق وتأدبوا بين يديه ما دامت قلوبكم بعيدة عنه فأنتم سيء الأدب ،وإذا قربت حَسُنَ أدبُها.

ترجمہ

اے قوم! اللہ تعالی کی معرفت حاصل کرو، اور اس کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ حاضر ہوا کرو، جب تک تم اللہ تعالی کی بارگاہ سے دور رہو گے تو تم اس کی بارگاہ کا ادب نہیں کرسکو گے، جب تم کو قرب حاصل ہوگا تو اس کی بارگاہ کا ادب بھی آجائے گا۔

یہ تجھ سے تیرا دین چھین لیں گے

یا قوم! خلُّوا من يعمل عملا يريد به وجه الخلق وقبولهم له ، فهو عبد آبق محجوبٌ ، الخلق يسلبون القلبَ والخيرَ والدينَ ، يجعلونك مشركاً بهم ناسياً لربك عزّ وجلّ ،يريدونك لهم لا لك ، والحقُّ عزّ وجلّ يريد لك لا لهم ؛ فاطلب من يريد لك واشتغل به،فإن الاشتغا ل به أولى ممن يريد له.

ترجمہ

اے میری قوم! تم ان کو چھوڑ دو جو مخلوق کو راضی کرنے کے لئے عمل کرتے ہیں، اور ان سے قبول ہونے کی امید رکھتے ہیں، ایسا بندہ بھاگا ہوا غلام ہے، مخلوق تو تجھ سے تیرا دل اور خیر اور دین چھین لے گی، اور وہ تجھے مشرک بنا دے گی، اور تجھے رب تعالی کی بارگاہ سے دور کردے گی، یہ لوگ تو تیرے ساتھ محبت صرف اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں، وہ تجھے تیرے لئے نہیں چاہتے، اور اللہ تعالی تجھ سے محبت تیری ذات کے لئے کرتا ہے، بس تو بھی اس کا طالب بن جو تجھے تیرے لئے چاہے، اور اسی کے ذکر میں مشغول ہو اور اسی کے ذکر میں مشغول ہونا ہی تیرے لئے اولی ہے جو تجھے چاہے۔

اللہ تعالی کی معرفت حاصل کرو

یا قوم! اعرفوا الله ولا تجهلوه ، وأطيعوا الله ولا تعصوه ، ووافقوه ولا تخالفوه ،وارضوا بقضائو ولا تنازعوه ، واعرفوا الحق عزّ وجلّ بصنعته ؛ هو الخالق الرزا ق، الأول والآخر ، والظاهر والباطن الفعال ا لما يريد . ﴿لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ﴾سورة الانبياء:٢٣)

ترجمہ

اے قوم! اللہ تعالی کی معرفت حاصل کرو، اور اس سے جاہل نہ رہو، اللہ تعالی کی اطاعت کیا کرو، اور اس کی نافرمانی نہ کرو، اس کے احکامات میں موافقت کرو، اس کی مخالفت نہ کرو، اس کے فیصلے پر راضی رہا کرو، اس سے جھگڑا نہ کیا کرو، اور حق تعالی کی معرفت حاصل کرو

www.waseemziyai.com

اس کی صنعت کو دیکھ کر، وہی خالق ہے، وہی رزاق ہے، وہی اول ہے اور وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے، وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ﴾ سورة الانبياء: ٢٣)

اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔

قرآن کریم پر عمل کرو

یا قوم! انصحوا القرآن بالعمل به لا بالمجادلة فيه .الاعتقاد كلمات يسيرة والأعمال كثيرة ،عليكم بالإيمان به،صدقوا بقلوبكم ، واعملوا بجوارحكم اشتغلوا بما ينفعكم ،لا تلتفتوا إلى عقول ناقصة دنية.

ترجمہ

اے میری قوم! قرآن کریم پر عمل کرو اور اس میں جھگڑا نہ کرو، عقیدہ کے کلمات تو بہت کم ہیں اور عمل کرنے کی چیزیں بہت زیادہ ہیں، تم پر ایمان لانا لازم ہے، تم دل کے ساتھ تصدیق کرو، اور اپنے اعضاء کے ساتھ عمل کرو، اور اس کام میں مصروف ہو جاؤ جو تم کو نفع دے ، اور کم عقل اور گھٹیا قسم کے لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ کرو۔

قرآن کریم پر ایمان لاؤ

یا قوم! آمنوا بهذا القرآن ، واعملوا به ، وأخلصوا فی أعمالكم لا تراء وا ولا تنافقوا فی أعمالكم ، ولا تطلبوا الحمدَ من الخلق والأعواضَ عليها منهم .آحادٌ أفرادٌ من الخلق يؤمنون بهذا القرآن يعملون به لوجه الله عز وجلّ .ولهذا قلّ المخلصون وكثر المنافقون. ما أكسلَكم فی طاعة الله عزّ وجلّ وأقواكم فی طاعة عدوه وعدوكم الشيطان الرجيم.

ترجمہ

اے میری قوم!

تم اس قرآن کریم پر ایمان لے آؤ، اور اس پر عمل کرو اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو، اور تم ریا کاری سے کام نہ لو، اور اپنے اعمال میں منافقت اختیار نہ کرو، اور مخلوق سے تعریف کا مطالبہ بھی نہ کرو، اور اس کا اجر بھی مخلوق سے نہ مانگو، بہت کم لوگ ہیں جو قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس پر عمل کرتے ہیں ، اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ مخلص لوگ بہت کم ہیں ، اور منافقین بہت زیادہ ہو گئے ہیں ۔تم کو کس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سست کر دیا ہے اور اس کے دشمن کی اطاعت میں قوی کر دیا ہے حالانکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کا اور تمہارا دشمن ہے، اور وہ مردود ہے۔

تمہارا نفس دعویٰ الوہیت کرتا ہے اور تم کو خبر نہیں ہے

یا قوم إنفوسكم تدعی الإلهية وما عندكم خبر ، لأنها تتجبر على الحق عزّ وجلّ ، وتريد غير ما يريد وإذا جاء ت أقضيتُه لا توافق ولا تصبر ، بل تعارض وتنازع، ما عندها من الاستسلام خبر ، قد قنعت باسم الإسلام ، وهذا لا ينفعها.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے قوم!

تمھارے نفوس تو الوہیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور تمھارا حال یہ ہے کہ تم کو خبر ہی نہیں ہے، اس لئے کہ وہ تم کو اللہ تعالیٰ کے حکم شریف کے خلاف کرنے پر مجبور کرتے ہیں، اور وہ تم سے اس کا خلاف چاہتا ہے جو تم سے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کا کوئی فیصلہ آجائے تو تمھارا نفس نہ تو موافقت کرتا ہے اور نہ ہی صبر کرتا ہے، نفس کے پاس کوئی سر جھکانے والی کوئی خبر نہیں ہے، اور ایک تم ہو کہ تم نے صرف لفظ اسلام پر قناعت کر لی ہے حالانکہ اس سے تو کوئی نفع نہیں ہوتا۔

حرام مال سے روزہ افطار کرنے والو!

یا قوم! إیش ینفعکم الجوع والعطش بالنہار والإفطار علی الحرام باللیل. تصومون بالنہار وتعصون باللیل یا أکلۃ الحرا م أنتم تمنعون نفوسکم شرب الماء بالنہار ثم تفطرون علی دماء المسلمین ومنکم من یصو م بالنہار ویفسق باللیل.

ترجمہ

اے قوم! تمھیں دن میں بھوک اور پیاس برداشت کرنا کیا نفع دے گا کیونکہ تم رات کے وقت حرام سے روزہ افطار کرتے ہو، تم دن میں روزے رکھتے ہو اور رات کو تم گناہ کرتے ہو۔

اے حرام کھانے والو! تم اپنے آپ کو دن میں پانی پینے سے تو روکتے ہو مگر جیسے شام ہوتی ہے تو مسلمانوں کے خون سے افطاری کر لیتے ہو، اور تم میں سے کتنے لوگ ہیں جو دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات کے وقت گناہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اختیار نہ کرو

یا قو م لا تیأسوا من روح اللہ عزّ وجلّ وفرجہ فإنہ قریب لا تیأسوا فإن الصانع اللہ ﴿لَا تَدرِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ﴾سورۃ الطلاق : ۱)

ترجمہ

اے قوم! تم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے کرم سے مایوس نہ ہو، یقیناً اس کی رحمت قریب ہے اور آسانی آجائے گی۔ اور تم مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ہی صانع ہے۔

﴿لَا تَدرِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ﴾(سورۃ الطلاق : ۱)

ترجمہ

تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔

تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ لین دین کرو

یا قو م إذا عاملتم الحق عزّ وجلّ یزکو ز رعکم ، وتجری أنہارکم ، ویورق ویغصن ویثمر شجرکم ، مُرُوا بالمعرو ف وانہوا عن المنکر ، وانصروا دین اللہ عزّ وجل.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے میری قوم! جب تم اللہ تعالی کے ساتھ لین دین کروگے تو اللہ تعالی تمھاری کھیتی کو پاک کردے گا، اور تمھاری نہریں جاری کردے گا، اور تمھارے درختوں کو پتے، ٹہنیاں اور پھل لگادے گا، تو لوگوں کو نیکی کا حکم کرو اور لوگوں کو برائی سے منع کرو اور تم اللہ تعالی کے دین کی مدد کرو۔

اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرو

یا قوم اعلیکم بأعمال القلوب وإخلاصها الإخلاص الكامل مما سوى الله عزّ وجلّ .ومعرفة الله عزّ وجلّ هي الأصل ، ما أرى أكثركم إلا كذابين في الأقول ا والأفعال في الخلوات والجلوات ، ما لكم ثبات، لكم أقوا ل بلا أفعا ل، وأفعال بلا إخلاص ولا توحيد .

ترجمہ

اے قوم! تم پر وہ اعمال کرنے لازم ہیں جن کا تعلق دل کے ساتھ ہے اور وہ ہوں بھی اخلاص کے ساتھ، اور اخلاص کامل یہ ہے کہ وہ ماسوا اللہ تعالی سے الگ ہو کر کیا جائے، اللہ تعالی کی معرفت کی یہی اصل ہے، میں دیکھتا ہوں کہ تمھاری اکثریت کذاب ہے اپنے قول وفعل میں اپنے خلوتوں اور اپنی جلوتوں میں، تمھیں ثابت قدمی نصیب نہیں ہے، تمھارے اقوال بلا افعال ہیں، اور افعال بغیر اخلاص اور بغیر توحید کے ہیں۔

اللہ تعالی کا کرم واحسان ہے

یا قوم اقد غذاكم بنعمه وأنتم في بطون أمهاتكم وبعد خروجكم منها ، ثم أعطاكم العوافي والقوى والبطش ، ورزقكم طاعته وجعلكم مسلمين متبعين لنبيه.

ترجمہ

اے قوم! اللہ تعالی نے تم کو اپنی نعمتوں سے غذا عطا فرمائی اس حال میں کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تھے اور اس وقت بھی تم کو غذا دی جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں سے باہر آئے، پھر تم کو طاقت وقوت عطا کی، اور تم کو اپنی اطاعت کی توفیق دی، اور تم کو مسلمان بنایا، اور تم کو اپنے نبی ﷺ کا پیروکار بنایا۔

اصل مال دین کی سلامتی ہے

یا قوم اأنتم عن قريب موتى .ابكوا على أنفسكم قبل أن يُبكى عليكم ، لكم ذنوب مزدحمة على عاقبة مبهمة ، قلوبكم مرضى بحب الدنيا والحرص عليها ، داووهابالزهد والترك والإقبال على الحق عزّ وجلّ ، سلامة الدين رأس المال ، والأعما ل الصالحة هي الأرباح ، اتركواالطلب لما يطغيكم واقنعوا بما يكفيكم .العاقل لا يفرح بشيء حلا له حساب وحرامه عقاب .أكثركم قد نسوا العقاب والحساب .

ترجمہ

اے قوم! عنقریب تم مرنے والے ہو، تم اپنے آپ پر رو لو، اس سے پہلے کہ تم پر رویا جائے، تمھارا انجام بہت خطرناک ہے

www.waseemziyai.com

اور گناہوں کی بہت کثرت ہوگئی ہے، اور تمھارے دل دنیا کی محبت اور اس کے حرص میں مریض ہو گئے ہیں، تم ان کا علاج زہد اور ترک دنیا اور اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف توجہ کر کے کرو، دین کی سلامتی ہی اصل مال ہے، اور اچھے اعمال ہی اصل نفع ہیں، تم ایسی طلب ترک کردو جو تمھیں سرکشی میں مبتلاء کردے، اور جو تمھیں کفایت کرے اسی پر ہی قناعت کرو، عقل والا تو کسی چیز پر خوش نہیں ہوتا کیونکہ حلال پر حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے، تم میں سے اکثر لوگ حساب وعذاب کو بھول چکے ہیں۔

رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہو

یا قوم!راقبوا ربکم عزّ وجلّ فی خلواتکم وجلواتکم ، اجعلوه نصب أعینکم حتی کأنکم ترونه فهو یراکم .من کان ذاکراً الله عزّ وجلّ بقلبه فهو الذاکر .اللسان غلام القلب وتبع له.

ترجمہ

اے میری قوم! اپنے رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہو اپنی خلوت اور اپنی جلوت میں، اپنی آنکھوں کو اپنے رب تعالی کی طرف ایسے متوجہ کرو

گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ جو شخص اللہ تعالی کا ذکر اپنے دل کے ساتھ کرتا ہے حقیقت میں ذاکر وہی ہے، زبان دل کی غلام ہوتی ہے اور اس کی پیروکار رہوتی ہے۔

تقوی شفاء ہے اور گناہ بیماری

یا قوم!توبوا من ترککم التقوی ، التقوی دواء وترکها داء ، توبوا فإن التوبة دواء والذنوب داء التوبة عرس الإیمان ، والمواظبة علی مجالس الذکر وطاعة الحق عزّ وجلّ شفاء ، توبوابلسان الإیمان وقد جاء کم الفلاح ،تکلموا بلسان التوحید والإخلاص وقد جاء کم الفلاح .

ترجمہ

اے قوم! تم نے جو تقوی ترک کیا ہے اس پر توبہ کرو، تقوی دواء ہے اور اس کو ترک کردینا بیماری ہے، یقیناً توبہ دواء ہے اور گناہ بیماری ہیں، توبہ ایمان کیلئے شادی کا سبب ہے، اور مجالس ذکر اور اللہ تعالی کی اطاعت پر ہمیشگی اختیار کرنا شفاء ہے، اور تم ایمان کی زبان کے ساتھ توبہ کرو تو تمھارے پاس کامیابی آجائے گی، تم توحید کی اور اخلاص کی زبان کے ساتھ کلام کرو تو تمھارے پاس کامیابی آجائے گی۔

اگر تم شکر نہیں کرو گے۔۔۔

یا قوم !الدنیا تذهب ، والأعمار تفنی ، والآخرة قریبة منکم ، وما همکم لو بل همکم للدنیاوجمعها ، أنتم نعم الله عزّ وجلّ ، إذا کتمتم نعم الله عزّ وجلّ ولم تشکروه علیها سلبها منکم .

ترجمہ

اے قوم! دنیا ختم ہو جائے گی، اور تمھاری زندگیاں فنا ہو جائیں گی، اور آخرت قریب آرہی ہے، اور تمھارا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ تم دنیا جمع کرلو، تمھارا وجود خود اللہ تعالی کی ایک نعمت ہے اور اگر تم اللہ تعالی کی نعمتوں کو چھپاتے رہو گے اور ان کا شکر نہیں کرو گے

www.waseemziyai.com

تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنی نعمتیں لے لے گا۔

تم اپنے شیطان کو بیمار کرو

یا قوم!أضنوا شیاطینکم بالإخلاص فی قول لا إله إلا الله لا بمجرد اللفظ ، التوحید یحرق شیاطین الإنس والجن ، لأنه نار للشیاطین ونور للموحدین ، کیف تقول : لا إله إلا الله ، وفی قلبک کم إله کل شیء تعتمد علیه وتثق به دون الله فهو صنمک ، لا ینفعک توحید اللسان مع شرک القلب ، لا ینفعک طهارة القالب مع نجاسة القلب ، الموحد یضنی شیطانه ، والمشرک یضنیه شیطانه ، الإخلاص لب الأقوال والأفعال ، لأنها إذا خلت منه کانت قشراً بلا لب .أن القشر لا یصلح إلا للنار .

اسمع کلامی واعمل به فإنه یخمد نار طمعک ویکسر شوکة نفسک لا تحضر موضعاً تثور فیه نار طبعک فیخرب بیت دینک وإیمانک ، یثور الطبع والهوی والشیطان فیذهب بدینک وإیمانک وإیقانک ، لا تسمع کلام هولاء المنافقین المتصنعین المزخرفین ، فإن الطبع یسکن إلی کلام مُزخرف مُصنّع .

ترجمہ

اے میری قوم! لا الہ الا اللہ میں اخلاص پیدا کر کے اپنے شیطانوں کو بیمار کرو، کیونکہ توحید جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے، اس لئے کہ توحید شیطانوں کے لئے آگ ہے اور موحدین کے لئے تو نور ہے۔ تو لا الہ الا اللہ کیسے کہتا ہے حالانکہ تیرے دل میں اتنے الہ موجود ہیں، جن پر تجھے اعتماد ہے، اور انہیں پر ہی تجھے بھروسہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس پر بھی بھروسہ کیا جائے وہ بت ہوتا ہے۔ دل میں شرک ہو تو زبانی توحید نفع نہیں دیتی، باطن پلید ہو تو ظاہری طہارت نفع نہیں دیتی، موحد اپنے شیطان کو بیمار کر کے رکھتا ہے جبکہ مشرک کو اس کا شیطان بیمار کر کے رکھتا ہے، اخلاص اقوال وافعال کا مغز ہے، اسی لئے جب اخلاص نہ رہے تو مغز کے بغیر چھلکا رہ جاتا ہے اور صرف چھلکا آگ میں جلنے کے لئے ہی ہوتا ہے۔ تو میری بات سن کیونکہ میری بات تیرے طمع کی آگ کو بوجھا دے گی ، اور تیرے نفس کے کانٹے کو توڑ دے گی، تو ایسی جگہ نہ جا جہاں تیری طبیعت کی آگ بھڑک اٹھے اور تیرے دین اور ایمان کا گھر خراب ہو جائے، جب تیرے طبع، ہوا، اور شیطان بھڑک اٹھیں گے تو تیرا دین اور ایمان اور ایقان کو لے جائیں گے، یہ جو منافقین بناجوڑ اور تصنع کے ساتھ کلام کرتے ہیں (جاہل خطیب) ان کا کلام نہ سن اگرچہ طبیعت ایسے بناوٹی کلام کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

تقویٰ دین کا غلاف ہے

یا قوم!اتورعوا فی جمیع أحوالکم .الورع کسوة الدین .

ترجمہ

اے میری قوم! تم اپنے تمام احوال میں تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ ہی تو دین کا غلاف ہے۔

جاہل اور عاقل کی زبان کا مقام

یا قوم!ادعوا عنکم الهوسات والأمانی الباطلة ، واشتغلوا بذکر الله عزّ وجلّ ، تکلموا بماینفعکم

www.waseemziyai.com

واسکتوا عما یضرکم ، إن أردتَ أن تتکلمَ ففکرُ فیما ترید أن تتکلم بہ وحصل فیہ النیۃ الصالحۃ ثم تکلّم ، ولھذا قیل :لسان الجاھل أما م قلبہ ، ولسان العاقل العامل وراء قلبہ.

ترجمہ

اے قوم! تم ہوس وباطل تمناؤں کو ترک کردو، اور تم اللہ تعالی کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ، تم وہ کلام کرو جو تم کو نفع دے اور اس کلام سے خاموشی اختیار کرو جو تمھیں نقصان دے ، اگر تم کلام کرنا چاہتے ہو تو پہلے غور کرو تم کیا کہنا چاہتے ہو اور اس میں بھی نیت درست کرو پھر کلام کرو، اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ جاہل کی زبان دل کی اگلی جانب ہوتی ہے اور عاقل کی زبان دل کے پیچھے ہوتی ہے یعنی وہ سوچ کر کلام کرتا ہے اور جاہل بلا سوچے سمجھے کلام کرتا ہے۔

پیروی کرنے والے بنو

یا قوم!اتبعوا ولا تبتدعوا ، وافقوا ولا تخالفوا ، أطیعوا ولا تعصوا ، أخلصوا ولا تشرکوا ،و حدوا الحق عزّ وجلّ وعن بابہ فلا تبرحوا ، سلوہ ولا تسألوا غیرہ ، استعینوا بہ ولا تستعینوا بغیرہ، توکلوا علیہ ولا تتوکلوا علی غیرہ .

ترجمہ

اے قوم! تم پیروی کرنے والے بنو، بدعت کو ترک کردو، اور موافقت کرو، مخالفت نہ کرو، اطاعت کرو، معصیت میں نہ پڑو، مخلص بنو، اور شرک نہ کرو، اللہ تعالی کی توحید کو اپناؤ اور اس کے دروازے پر پڑے رہو، اور وہاں سے نہ ہٹو، اور اسی سے مانگو اور اس کے علاوہ کسی سے نہ مانگو، اور اسی سے مدد مانگو، اور اس کے علاوہ کسی سے مدد نہ مانگو، اور اسی کی ذات پر بھروسہ کرو اور اس کے علاوہ کسی پر بھی بھروسہ نہ کرو۔

مال گناہوں میں خرچ کرنا غربت کا سبب ہے

یا قوم!علیکم بالکرم والإیثار فی طاعۃ الحق عزّ وجلّ لا فی معصیتہ. کل نعمۃ تصرف فی المعصیۃ یی معرضۃ للزوال.

ترجمہ

اے قوم! تم پر اللہ تعالی کی اطاعت میں سخاوت اور ایثار کرنا واجب ہے، اس کی نافرمانی میں مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے، ہر وہ نعمت جس کو رب تعالی کی نافرمانی میں خرچ کیا جائے تو وہ نعمت اس کے پاس نہیں رہتی۔

میں تم کو موت کی دعوت دیتا ہوں

یا قوم!إنی أدعوکم إلی الموت الأحمر وھو:مخالفۃ النفس والھوی والطبع والشیطان والدنیا والخروج عن الخلق وترک ما سوی الحق عزّ وجلّ فی الجملۃ .جاھدوا فی ھذہ الأحوا ل ولا تیأسوا.

ترجمہ

اے قوم! میں تمھیں سرخ موت کی دعوت دیتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ نفس وہوس اور طبع اور شیطان اور دنیا کی مخالفت کرنا، اور مخلوق کو

www.waseemziyai.com

اپنے دل سے نکالنا اور اللہ تعالی کے سوا ہر ایک کو چھوڑ دینا، تم ہر حال میں مجاہدہ کرو اور مایوسی سے بچو۔

چوتھی فصل

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نوجوانوں کے نام اہم پیغام

اپنے بھائی کی نصیحت قبول کرو

اقبل نصح أخيك المؤمن ولا تخالفه فإنه يرى لك ما لا ترى أنت لنفسك ،المؤمن الصادق فى نصحه لأخيه المؤمن يبين لو أشياء تخفى عليه .تُفرق له يبن الحسنات والسيئات ،يعرفه ما له وما عليه.

ترجمہ

اپنے مومن بھائی کی نصیحت قبول کرو، اور اس کی مخالفت نہ کرو، یقیناً وہ تجھ میں موجود خرابیوں کو دیکھتا ہے جو تجھے نظر نہیں آتیں، بے شک سچا مومن اپنے مومن بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے اور اس کے سامنے اس میں موجود وہ خرابیاں بیان کرتا ہے جو اس پر مخفی ہوتی ہیں، وہ حسنات وسیئات میں فرق کرتا ہے، اور وہ اس کے سامنے جو کچھ اس کے حق میں بہتر ہے وہ بھی بیان کرتا ہے اور جو کچھ اس کے حق میں اچھا نہیں ہے اس کو بھی بیان کرتا ہے۔

میرا سب سے بڑا مقصد کیا ہے؟

سبحان من ألقى فى قلبى نصح الخلق وجعله أكبر همى.إنى ناصح ولا أريد على ذلك جزاء ما أنا طالب دنيا فرحي بفلبحكم ، وغمى لهلبككم .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر خواہی اجاگر کر دی ہے، اور میرے لئے سب سے بڑا مقصد یہی بنایا کہ میں مخلوق کی خیر خواہی کروں، میں خیر خواہ ہوں تمھارا، میں تم سے اس پر کوئی جزا بھی نہیں چاہتا، اور میں دنیا کا طالب نہیں ہوں، میری خوشی صرف اسی میں ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور میرا غم اس میں ہے کہ کہیں تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔

تو دھوکے میں نہ رہ

لا تغتر بحلم الله عنك.يا غلام!لا تغتر بحلم الله عزّ وجلّ عنك فإن بطشه شديد .لا تغتربهؤلاء العلماء الجهال بالله عزّ وجلّ ، كل علمهم عليهم لا لهم ، هم علماء بحكم الله عزّ وجلّ جهال بالله عزّ وجلّ .يأمرون الناس بأمر ولا يمتثلونه، وينهونهم عن شيء ولا ينتهون عنه يدعون إلى الحق عزّ وجلّ و هم يفرون منه.

ترجمہ

تو اللہ تعالی کا حلم دیکھ کر دھوکے میں مبتلاء نہ ہو، اے لڑکے! تو اللہ تعالی کا حلم دیکھ کر دھوکے میں مبتلاء نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی کی پکڑ بڑی

www.waseemziyai.com

سخت ہے۔ تو ان علماء کے اعمال دیکھ کر بھی دھوکے میں مبتلاء نہ ہو جو اللہ تعالی سے جاہل ہیں، ان میں سے ہر ایک کا علم ان کے خلاف حجت ہے ان کا علم ان کے لئے نفع مند نہیں ہے، یہ علماء صرف اللہ تعالی کے احکامات کو جانتے ہیں باقی رہی یہ بات کہ اللہ تعالی کی ذات وصفات کی معرفت تو یہ سارے اس سے تہی دست ہیں، یہ لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہیں مگر خود عمل نہیں کرتے، یہ لوگوں کو برائی سے منع کرتے ہیں مگر خود گناہوں سے باز نہیں آتے، یہ لوگوں کو اللہ تعالی کی طرف بلاتے ہیں مگر خود اس کی بارگاہ سے بھاگتے ہیں۔

پہلے اپنے آپ کو نصیحت کر

يا غلام إعظ نفسك أولاً ثم عظ نفا غيرك ، عليك بخويصة نفسك ،ويحك اأنت تعرف كيف تخلص غيرك أنت أعمى . كيف تقود غيرك، إنما يقود الناسَ البصيرُ ، إنما يخلصهم من البحر السابحُ المحمود ، إنما يردُّ الناسَ إلى الله عزّ وجلّ من عرفه، أما من جهله كيف يد له عليه إذا كان التوحيد بباب الدار والشرك داخل الدار فهو النفاق ا بعينه، ويحك أنت لسانك يتقي وقلبك يفجر ، لسانك يشكر وقلبك يعترض.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تو پہلے اپنے آپ کو نصیحت کر، پھر دوسروں کو نصیحت کر، تجھ پر افسوس ہے کہ تو کیسے دوسروں کو خلاصی دلائے گا حالانکہ تو تو اندھا ہے تو پھر کیسے دوسروں کی قیادت کرے گا؟ یقیناً دوسروں کی قیادت تو وہی کر سکتا ہے جو خود دیکھنے والا ہو، بے شک دریا سے دوسروں کو وہی باہر نکال سکتا ہے جو خود بہت اچھا تیراک ہو، بے شک لوگوں کو وہی اللہ تعالی کی بارگاہ تک لے جا سکتا ہے جو خود رب تعالی کی معرفت رکھتا ہو، اب جو خود جاہل ہو وہ لوگوں کو کیسے راہ دکھائے گا؟

جب توحید تیرے دروازے تک ہے اور شرک تیرے گھر میں داخل ہے یہی تو بعینہ نفاق ہے، اور افسوس ہے تجھ پر کہ تیری زبان تو متقی بن گئی مگر تیرا دل فاجر ہی رہا، اور تیری زبان تو اللہ تعالی کا شکر کرتی ہے جبکہ تیرا دل اللہ تعالی کی ذات پر معترض رہتا ہے۔

تجھے جوانی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے

لا يغر شبابك ومالك وجميع ما أنت فيه ، عن قريب يؤخذ منك جميع ما أنت فيه ، وتذكر تفريطك وتضييعك لهذه الأيام في البطالات فتند م، ولا ينفعك الندم ما دمت مع غير الله عزّوجلّ ،فأنت في هم وغم وشرك وثقل ،أخرج من الخلق بقلبك واتصل بالحق عزّ وجلّ .تب إلى الحق عزّ وجل.

ترجمہ

تیری جوانی اور تیرا مال اور جو کچھ بھی تیرے پاس مال و دولت ہے تجھے دھوکے میں نہ ڈالے، عنقریب تجھ سے سارا مال لے لیا جائے گا، اور یہ جو تو نے کوتاہیاں کی ہیں اور ان قیمتی ایام کو ضائع کیا ہے اس پر تجھے ندامت اٹھانی پڑے گی، اور یہ بھی یاد رکھ! تجھے یہ ندامت نفع بھی نہیں دے گی جب تک کہ تو اللہ تعالی کی بارگاہ کو چھوڑ کر دوسروں کی جانب متوجہ رہے گا، بس غم و پریشانی اور شرک میں مبتلا رہے گا، تو اپنے دل سے مخلوق کو نکال دے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہو جا، اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کر۔

www.waseemziyai.com

گناہوں سے توبہ کرو

یا غلام! لا تیأس من رحمة الله عزّ وجلّ بمعصية ارتكبتها ، بل اغسل نجاسة ثوب دينك بماء التوبة والثبات عليها والإخلاص فيها ، وطيبه وب م خره بطيب المعرفة . احذر من هذا المنزل الذى أنت فيه ، فإنك كيفما التفت فالسباع حولك ، والأذايا تقصد، تحوّل عنه وارجع إلى الحق عزّ وجلّ بقلبك ، لا تأكل بطبعك وشهوتك وهواك ، لا تأكل إلابشاهدين عدلين وهما : الكتاب والسنة .

ترجمہ

اے لڑکے! تو نے جو گناہ کیے ہیں ان کے سبب تو اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بلکہ توبہ اور اس پر ثابت قدمی اور اس میں اخلاص کے پانی سے اس کو دھو ڈال، اور اس کو معرفت خداوندی کی خوشبو سے دھونی دے، اور اس منزل سے بھی بچ جہاں تو ہے، یقیناً تیرے ہر طرف درندے ہیں اور موذی چیزیں ہیں جو تجھے تکلیف دینا چاہتی ہیں، اور تو اپنے دل کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہو، اور تو اپنی طبیعت وخواہش کی وجہ سے کچھ بھی نہ کھا، بلکہ تو جب بھی کھا تو دو عادل گواہوں کی موجودگی میں کھا اور وہ قرآن وسنت ہیں (یعنی جس چیز کو قرآن وحدیث حلال کہیں صرف وہی کھا)

اللہ والوں کے احوال کی پہچان کب ہوگی؟

یا غلام! ما دا م حب الدنیا فی قلبک لا ترى شيئاً من أحوا ل الصالحين ، ما دمت مكدياً من الخلق مشركاً بهم لا تنفتح عينا قلبك .

ترجمہ

اے لڑکے! جب تک تیرے دل میں دنیا کی محبت رہے گی تب تک تجھے صالحین کے احوال میں سے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا، اور جب تک تو مخلوق کی محبت کے شرک میں مبتلاء رہے گا تب تک تیرے دل کی آنکھیں نہیں کھلیں گی۔

خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہا کرو

یا غلام! لا تغتر بعمل فإن الأعمال بخواتيمها عليك بسؤال الحق عزّ وجلّ أن يصلح خاتمتك ويقبضك على أحب الأعمال إليه ، إيا ك ثم إياك إذا تبت أن تنقض ثم ترجع إلى المعصية ، لا ترجع عن توبتك بقول قائل . لا توافق نفسك وهواك وطبعك وتخالف مولا ك عزّوجلّ إذا عصيت الحق عزّ وجلّ يخذلك ولا ينصر .

اللهم انصرنا بطاعتك ولا تخذلنا بمعصيتك .

ترجمہ

اے لڑکے! اے اپنے عمل پر تکبر نہ کر، کیونکہ اعمال تو وہ دیکھے جاتے ہیں کہ جن پر بندے کا خاتمہ ہو، تجھ پر لازم ہے تو اللہ تعالی سے سوال کرتا رہے کہ وہ تجھے ایمان پر موت دے، اور ایسے اعمال پر تجھے موت دے کہ وہ اسے پسند ہوں۔

تو بچ اور پھر تو بچ، جب تو توبہ کرلے کہ تو توبہ کو توڑ بیٹھے، اور گناہوں میں دوبارہ مشغول ہو جائے، تو کسی کے کہنے پر گناہوں میں

www.waseemziyai.com

مشغول نہ ہو، اپنے نفس وخواہشات اور طبیعت کی پیروی نہ کر، اور اپنے مولا تعالی کی مخالفت نہ کر، جب تو اللہ تعالی کی نافرمانی کرے گا تو اللہ تعالی تجھے رسوا کردے گا اور تیری مدد بھی نہیں فرمائے گا۔

اے اللہ! ہمیں اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرما، اور اپنی نافرمانی سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

غرباء کو بھی افطاری میں شریک کرو

یا غلام!صُم وإذا أفطرت واسِ الفقراء بشيء من إفطارک .لا تأكل وحدک ، فإن من أكل وحده ولم يُطعم يُخاف عليه من الفقر والكدية

ترجمہ

اے لڑکے! تو روزہ رکھ اور جب تو افطار کرنے لگے تو اپنے افطاری کے سامان میں سے فقراء کو بھی دے، اور تو اکیلا نہ کھا، یقیناً جو بھی اکیلا کھاتا ہے اور کسی کو نہیں کھلاتا تو اس پر محتاجی اور غربت کا خوف ہے۔

دل کے ساتھ توبہ کرو

یا غلام!ارجع بقلبک إلى الله عزّ وجلّ التائب إلى الله هو الراجع إليه ، وقوله عزّ وجلّ :﴿وَ اَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَه مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴾سورة الزمر: ۵۴)(أی :ارجعوا إلى ربكم ، يعني :رجعوا ا.سلموا الكل إليه.

ترجمہ

اے لڑکے! تو اپنے دل کے ساتھ اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف رجوع لا، اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرنے والا ہی رجوع لانے والا ہوتا ہے، اور اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے

﴿وَ اَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَه مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴾(سورة الزمر: ۵۴)

اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

یعنی اپنے رب تعالی کی طرف رجوع لاؤ، یعنی اپنا سارا کچھ اسی کی بارگاہ میں پیش کردو۔

اے لڑکے تو صحیح ہوجا

یا غلام!كن صحيحاً تكن فصيحاً ؛ كن صحيحاً في الحكم تكن فصيحاً في العلم .تكن صحيحاً في السر تكن فصيحاً في العلانية كل السلامة في طاعة الحق عزّ وجلّ ، وهي امتثال جميع ما أمر به، والانتهاء عن جميع ما نهى عنه، والصبر على جميع ما قضى به .من استجاب لله عزّ وجلّ أجابه.

ترجمہ

اے لڑکے! تو صحیح ہوجا فصیح ہوجائے گا، تو حکم ماننے میں صحیح ہوجا تو علم میں فصیح ہوجائے گا، تو اپنی تنہائیوں میں فصیح ہوجا تو اعلانیہ میں فصیح ہوجائے گا، ہر طرح کی سلامتی اللہ تعالی کی اطاعت کرنے میں ہے، اور اطاعت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جس جس کام کا حکم دیا ہے اس پر عمل کیا جائے، اور جس جس کام سے منع کیا ہے اس سے رکا جائے، اور جو بھی اللہ تعالی فیصلہ کرے اس پر راضی رہا جائے۔

www.waseemziyai.com

بادشاہوں کی خدمت سے کچھ بھی نہیں ملے گا

یا غلام! اخدم الحق عزّ وجلّ ولا تشتغل عنه بخدمة هولاء السلاطين الذين لا يضرون ولا ينفعون أيش يعطونک ، أيعطونک ما لم يقسم لک أو يقسمون لک شيئاً لم يقسمو الحق عزّ وجلّ ،أما تعلم أنه لا معطى ولا مانع ، ولا ضار ولا نافع ، ولا مقدم ولا مؤخر ، إلا الله عزّ وجلّ .

ترجمہ

اے لڑکے! تو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر رہا کر، اور تو بادشاہوں کی خدمت میں مصروف ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے منہ نہ موڑ، یہ بادشاہ تو تجھے نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی تجھے نقصان پہنچا سکتے ہیں، تجھے کیا دیتے ہیں؟ کیا وہ تجھے وہ چیز دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں نہیں لکھی، کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دینے والا نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ روکنے والا نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی ضار نہیں ہے، اور اس کے علاوہ کوئی نفع دینے والا نہیں ہے، اور اس کے علاوہ مقدم نہیں ہے اور اس کے علاوہ کوئی موخر نہیں ہے۔

آخرت کو مقدم کرو

يا غلام!اقدَم الآخرةَ على الدنيا تربحهما جميعاً ، وإذا قدمت الدنيا على الآخرة خسرتهماجميعاً .عقوبة لک كيف اشتغلت بما لم تؤمر به .إذا لم تشتغل بالدنيا أمدک الله عزّ وجلّ بالمعونة عليها ، ورزقک التوفيق وقت الأخذ منها ، وإذا أخذتَ منها شيئاً وُضعتُ فيه البركة.المؤمن يعمل لدنياه وآخرته ، يعمل لدنياه بُلْغَتَه ، بقدر ما يحتاج إليه ، يقنعه منها كزاد الراكب ،لا يُحصل منها الكثير ، الجاهل كل همه الدنيا.

ترجمہ

اے لڑکے! تو آخرت کو مقدم کر دنیا پر تو تجھے دنیا و آخرت میں نفع ہوگا، اور جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم کرے گا تو تجھے دونوں میں یعنی دنیا و آخرت میں نقصان ہوگا۔ یہ تیرے لئے سزا ہے کہ تو ایسے کام میں مصروف ہو گیا ہے جس کا تجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، اور جب تو دنیا میں مشغول نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ بھی تیری مدد فرمائے گا اور تجھے حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے گا، اور جب تو دنیا سے کچھ لے گا تو اس میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا۔

مومن تو دنیا و آخرت کے لئے کام کرتا ہے، اور دنیا صرف اتنی کماتا ہے جتنی اس کو حاجت ہو، اور اتنی پر قناعت کرتا ہے جتنا ایک مسافر سامان اٹھاتا ہے، دنیا میں سے زیادہ نہیں لیتا ہے، اور جاہل تو اپنی ساری ہمت ہی دنیا کمانے میں خرچ کر دیتا ہے۔

اے غلام! اپنے ایمان کی فکر کر

يا غلام!اما أنت على شىء الإسلام ما صح لک الإسلام هو الأساس الذى يبنى عليه،الشهادة ما تمت لک.تقول :لا إله إلا الله وتكذب.فى قلبک جماعة من الآلهة .خوفک من سلطانک ووالى محلتک آلهة ، اعتماد على كسبک وربحک وحولک وقوتک وسمعک وبصر وبطشک آلهة ، رؤيتک

www.waseemziyai.com

للضر والنفع والعطاء والمنع من الخلق آلهة ،كثير من الخلق متكلون على هذه الأشياء بقلوبهم ويظهرون أنهم متكلون على الحق عزّ وجلّ ،قد صار ذكرهم للحق عزّ وجلّ عادة بألسنتهم لا بقلوبهم.

ترجمہ

اے لڑکے! تو کسی شئے پر نہیں ہے، تیرا اسلام لانا بھی صحیح نہیں ہے، اسلام کی وہی بنیاد ہے جس پر شہادت کی اساس ہے، وہ تب تک پوری نہیں ہوتی جب تک کہ تو صدق سے کام نہ لے، کیونکہ تو صرف زبان سے (لا الہ الا اللہ) کہتا ہے حالانکہ تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے کیونکہ تیرے دل میں معبودوں کی ایک پوری جماعت موجود ہے، تیرا بادشاہوں سے ڈرنا، اور اپنی کمائی پر اعتماد کرنا، اور اپنے نفع پر بھروسہ کرنا، اور اپنی قوت وطاقت پر اور اپنی قوت سماعت پر اور اپنی قوت بصارت پر اور اپنی گرفت پر اعتماد کرنا بھی اللہ تعالی کے علاوہ الہ ماننا ہے، اور تیرا نفع ونقصان اور عطاء منع میں لوگوں کی طرف نظر کرنا بھی اللہ تعالی کے علاوہ معبود بنانا ہے، مخلوق میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے دل کے ساتھ تو دنیاوی چیزوں پر اعتماد کرتے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کی ذات پر اعتماد کرتے ہیں، اللہ تعالی کا ذکر صرف زبان سے کرتے ہیں اور وہ عادت کے طور پر وگرنہ اللہ تعالی کا ذکر وہ زبان سے نہیں کرتے۔

کیا شریعت کسی کو تکلیف دینے کی اجازت دیتی ہے؟

يا غلام!اجهد أنک لا تؤذی أحداً ، وأن تكون نيتک صالحة لكل أحد ، إلا من أمرالشرع بأذيته ، فأذيتک له عبادة .

ترجمہ

اے لڑکے! تو کوشش کر کہ کسی کو تو تکلیف نہ دے، اور تو ہر ایک کے لئے نیت درست رکھ مگر یہ کہ شریعت کسی کو تکلیف دینے کا حکم کرے، پس اس وقت تیرا اس کو تکلیف دینا عبادت ہوگا۔

تجھے اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل نہیں

يا غلام!أراک قليل المعرفة بالله عزّ وجلّ وبرسوله ،أنت قفص بلاطائر ، بيت فارغ خراب ، شجرة قد يبست وتناثر ورقها .عمارة قلب العبد بالإسلام .

ترجمہ

اے لڑکے! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تجھے اللہ تعالی کی معرفت اور رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل نہیں ہے، گویا کہ تو ایک پنجرہ ہے جس میں کوئی پرندہ نہیں ہے، اور تو ایک خراب اور اجڑا ہوا ویران گھر ہے، اور گویا کہ تو ایک درخت ہے کہ جس کے پتے تک جھڑ گئے ہیں۔
یاد رکھ بندے کے دل کی آبادی اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔

تبدیلی کیوں نہیں آتی؟

يا غلام!لعل غداً يأتي وأنت مفقود من ظهر الأرض غير موجود ، أو لعل هذا يكون ساعةأخرى إيش هذه الغفلة ، ما أقسى قلوبكم. صخور أنتم ، أقو لكم وغيرى يقو لكم وأنتم على حالة واحدة.القرآن يتلى عليكم ، وأخبار الرسول وسِيَرُالأولين تقرأ عليكم ، ولا تتجنبون ولا تتغيرأعمالكم.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے لڑکے! ہوسکتا ہے کہ کل آئے اور تو زمین پر نہ ہو، یا یہی آخری ساعت ہو، تو یہ غفلت کیا ہے، تمھارے دل سخت کیوں ہو گئے ہیں؟ کیا تم پتھر کی چٹان ہو؟ میں اور میرے علاوہ علماء بھی تم کو کہتے ہیں مگر تمھاری حالت ایک ہی ہے کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ تم پر قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ پڑھی جاتی ہیں اور اسلاف کی سیرت بھی بیان کی جاتی ہے مگر تم ہو کہ گناہوں سے نہیں بچتے اور نہ ہی تمھارے اعمال میں کوئی تبدیلی آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر

يا غلام! اعمل بحكمه وعلمه عزّ وجلّ ولا تخرج عن الخطة ، لا تنسَ العهد ، جاهد نفسك هواك وشيطانك وطبعك ودنياك، ولا تيأس من نصرة الله عزّ وجلّ . فإنها تأتيك مع ثباتك ،قال الله عزّ وجلّ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾سورة البقرة : ١٥٣)﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللهَ وَرَسُوْلَه وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴾سورة المائدة : ٥٦)﴿وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾سورة العنكبوت: ٦٩)

ترجمہ

اے لڑکے! تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کر اور اس کے حکم سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹ، اور اس کے عہد کو کبھی بھی نہ بھول، اور اپنے نفس وخواہشات، اور اپنے شیطان اور اپنی طبیعت، اور دنیا کے ساتھ جہاد کر، اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے کبھی بھی مایوس نہ ہو، کیونکہ اس کی مدد تو تب آئے گی جب تو ثابت قدم ہوگا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾(سورة البقرة : ١٥٣)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللهَ وَرَسُوْلَه وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴾(سورة المائدة : ٥٦)

اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾(سورة العنكبوت: ٦٩)

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنا راستے دکھا دیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

اے جوانو! توبہ کرلو

يا شباب اتوبوا : أما ترون الحق عزّ وجلّ يبتليكم بالبلاء حتى تتوبوا ، وأنتم لا تعقلون وتصرون على معاصيه. الكذب نقمة لا نعمة ، عقوبة للذنوب لا زيادة في الدرجات والكرامات.

ترجمہ

اے جوانو! توبہ کرلو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں بلاؤں میں مبتلاء کرتا ہے یہاں تک کہ تم توبہ کرلو، اور تم ہو کہ عقل نہیں

www.waseemziyai.com

رکھتے اور تم گناہوں سے باز نہیں آتے ، جھوٹ ایک سزا ہے کوئی انعام نہیں ہے، گناہوں کے سبب یہ سزا ہے اور یہ کوئی درجات وکرامات میں اضافہ کا سبب نہیں ہے۔

علماء کرام سے دور بھاگنے والو!

یا غلام!لا تستغن برأيك فإنك تضل ، من استغنى ضل وذل وزل ، إذا استغنيت برأيك حُرمت الهداية والحماية ، تقول :أنا مستغن عن علم العلماء ، وتدعى العلم ، فأين العمل؟ ما تأثير هذه الدعوى ما مصداقها؟ إنما تتبين صحة دعواك ا للعلم بالعمل والإخلاص والصبر عند البلاء .

ترجمہ

اے لڑکے!تو اپنی رائے کو ہی کافی نہ سمجھ، یقیناً تو گمراہ ہو جائے گا، جس نے بھی اپنی رائے کو کافی سمجھا ہے وہ گمراہ ہوا ہے اور ذلیل ہوا ہے اور پھسل گیا ہے، جب تو اپنی رائے کو ہی کافی سمجھے گا تو تو ہدایت سے محروم کر دیا جائے گا۔

تو کہتا ہے کہ مجھے علماء کرام کے علم کی ضرورت نہیں ہے۔اور تو خود علم کا دعویٰ کرتا ہے، تو یہ بتا اگر تیرے پاس علم ہے تو عمل کہاں ہے ؟ تیرے اس دعویٰ کی تاثیر کہاں ہے؟ اس کا مصداق کیا ہے؟ تیرا دعویٰ تو تب سچا مانا جائے گا جب تو علم پر عمل کرے اور اس عمل میں اخلاص ہو، اور مصیبت کے وقت تو صبر کرے۔

لوگوں کی باتیں نہ سنو

یا غلام!إن أردت سعة الصدر وطيب القلب فلا تسمع ما يقول الخلق ، ولا تلتفت إلى حديثهم ، أما تعلم أنهم ما يرضون عن خالقهم فكيف يرضون عنك أما تعلم أن كثيراً منهم لا يعقلون ولا يبصرون ولا يؤمنون بل يكذبون ولا يصدقون .

ترجمہ

اے لڑکے!اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے سینے میں وسعت اور دل ستھرا ہو جائے تو پھر تو لوگوں کی باتیں نہ سن، اور ان کی باتوں کی طرف توجہ نہ کر، کہ وہ کیا کہتے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ وہ تو اپنے خالق تعالیٰ سے راضی نہیں ہوتے تو تجھ سے کیسے راضی ہوں گے، کیا تو نہیں جانتا کہ ان میں بہت سے لوگوں کو نہ تو عقل ہے اور نہ ہی وہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی وہ ایمان لاتے ہے بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور تصدیق نہیں کرتے۔

تو نے اپنی عمر ضائع کر دی

یا غلام!قد ضيعت العمر فی كتب العلم وحفظه من غير عمل.

ترجمہ

اے لڑکے!تو نے اپنی ساری عمر صرف علم کی کتب کو حفظ کرنے میں ضائع کر دی ہے اور حفظ بھی ایسا کیا ہے کہ تو نے اس پر عمل نہیں کیا۔

صرف زبان کا عالم کامیاب نہیں ہوتا

یا غلام !فقه اللسان بلا عمل القلب لا يخطيك إلى الحق خطوة

www.waseemziyai.com

السیر سیر القلب العمل عمل المعانی مع حفظ حدود الشرع بالجوارح .

ترجمہ

اے لڑکے! دل کے عمل کے علاوہ صرف اور صرف زبان سے دانائی کی باتیں کرنا تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف ایک قدم بھی نہیں لے جائے گا، سیر تو قلب کی سیر ہے، عمل تو معانی کا عمل ہے جو اعضاء کے حدود شرع کی حفاظت کے ساتھ ہو۔

ذکر میں اطمینان حاصل کرو

یا غلام! إن أردت الفلاح فأخرج الخلق من قلبک ، لا تخفهم ولا ترجهم ، فإذا صح لک هذا فقد صحت لک الطمأنینة عند ذکر الله عزّ وجلّ.

ترجمہ

اے لڑکے! جب تو کامیابی چاہتا ہے تو مخلوق کو اپنے دل سے نکال دے، اور نہ تو ان سے خوف کھا اور ان سے امید رکھ، جب تجھے یہ حاصل ہو جائے گا تو تجھے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت اطمینان بھی میسر آ جائے گا۔

اپنے آپ کو دنیا کے غموں سے فارغ کرو

یا غلام! إن قدرت أن تتفرغ من هموم الدنیا فافعل وإلا فهرو ل بقلبک إلی الحق عزّوجلّ ،الزم بابه وسله أن یطهر قلبک ویملؤه بالإیمان والغنی به سله أن یعطیک الیقین ویونس قلبک به، ویشغل جوارحک بطاعته اطلب الکل منه لا من غیره ،لا تذل لمخلوق مثلک.

ترجمہ

اے لڑکے! اگر تو اس بات پر قادر ہو سکے کہ تو دنیا کے غموں سے اپنے آپ کو خالی کرے تو تو یہ کام لازمی کر، وگرنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف دل کو متوجہ کر، اور اس کے دروازے کو لازمی پکڑ لے، اور اس سے یہ سوال کر کہ وہ تیرے دل کو پاک کرے، اور تیرے دل کو ایمان اور غناء سے بھر دے، اور اللہ تعالیٰ سے یہ بھی سوال کر کہ تجھے یقین کی دولت عطا فرمائے، اور تیرے دل کو وحشت سے پاک کر دے، اور تیرے اعضاء کو اپنی اطاعت میں مشغول کر دے، اور تو سب کچھ اسی سے مانگ، اور اس کے علاوہ کسی سے کچھ نہ مانگ، اور تو اپنے آپ کو مخلوق کے سامنے جو تیری طرح ہے ذلیل نہ کر۔

مومن تو ہر وقت جہاد میں ہوتا ہے

یا غلام اعلیک بالتقوی ،علیک بحدود الشرع ، والمخالفة للنفس ، والهوی ، والشیطان، وأقران السوء ،المؤمن فی جهاد هؤلاء لا ینکشف رأسه عن الخود ، لا ینغمد سیفه ، لا یعرو ظهر فرسه عن قربوس سرجه.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تم پر تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے، اور تم پر حدود شرع کی حفاظت کرنا لازم ہے، اور نفس کی مخالفت بھی لازم ہے، اور خواہش کی پیروی ترک کرنا چاہئے، اور شیطان اور برے دوستوں

www.waseemziyai.com

سے بچنا لازم ہے۔

اور مومن تو ہمہ وقت جہاد میں ہوتا ہے اور اس کا سر کبھی بھی خود سے باہر نہیں آتا، اور اس کی تلوار تو ہمیشہ نیام سے باہر ہی رہتی ہے، اور اس کے گھوڑے کی کمر سے کبھی زین نہیں اترتی ہے۔

تمھیں حیا نہیں آتی؟

يا غلام!اما تستحي ؟ابک علي نفسک فإنک قد حُرمت الصواب والتوفيق ،ما تستحي؟تكون اليوم طائعاً وغداً عاصياً ، اليوم مخلصاً وغداً مشركاً .

ترجمہ

اے لڑکے! کیا تجھے حیا نہیں آتی؟ یقیناً تو درستگی اور توفیق سے محروم کر دیا گیا ہے، کیا تجھے حیا نہیں آتی؟ آج تو نیک بن جاتا ہے اور کل تو نافرمان ہو جاتا ہے، اور آج تو مخلص مومن بن جاتا ہے اور کل تو مشرک ہو جاتا ہے۔

خلوت میں بھی تقویٰ اختیار کیا جائے

يا غلام!تحتاج في خلوتک إلى ورع يخرجک عن المعاصي والزلات ، ومراقبةٍ تذكرک نظرَ الحق عزّ وجلّ إليک .أنت محتاج مضطر إلى أن يكون هذا معک في خلوتک ، ثم تحتاج إلى محاربة النفس والهوى والشيطان ، خراب معظم الناس مع الزلات ، وخراب الزهاد مع الشهوات.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تجھے اپنی خلوت میں بھی تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے، یہی خلوت والا تقویٰ تجھے معصیت وخطاؤں سے بچائے گا، اور تجھے مراقبہ کی بھی ضرورت ہے یہ تجھے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں نظر کرنے کا طریقہ سکھائے گا، تو سخت ضرورت مند اور محتاج ہے کہ رب تعالیٰ کی معیت تجھے حاصل ہو تیری خلوتوں میں، پھر تجھے یہ بھی ضرورت ہے کہ تو نفس وخواہشات اور شیطان کے ساتھ لڑے، بڑے بڑے لوگ غلطیوں کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں اور زاہد لوگوں کو شہوات خراب کر دیتی ہیں۔

نفس وخواہشات اور دنیا کو ترک کر دے

يا غلام!لا تكن مع النفس، ولا مع الهوى ، ولا مع الدنيا حينئذ تجيئک الهداية من الحق عزّ وجلّ التي لا ضلال بعديا .تُب عن ذنوبک وهرول عنها إلى مولا عزّ وجلّ إذا تبت فَلْيتبْ ظاهر وباطنک ، اخلع ثياب المعاصي بالتوبة الخالصة والحياء من الله عزّ وجلّ حقيقة لا مجازاً ، وهذا من أعمال القلوب بعد طهارة الجوارح بأعمال الشرع ؛القالب له عمل والقلب له عمل.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تو نفس کی معیت نہ اختیار کر اور نہ ہی خواہشات کی معیت اختیار کر اور نہ ہی دنیا کی معیت اختیار کر (جب تو ہر ایک چیز سے کنارہ کشی اختیار کرے گا تو) تجھے ایسی ہدایت ملے گی جس کے

www.waseemziyai.com

بعد گمراہی نہیں ہوگی۔

تو اپنے گناہوں سے توبہ کر، اور گناہوں کو ترک کر کے اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہو جا، اور جب تو توبہ کرے تو ظاہر و باطن میں بھی توبہ کر، سچی توبہ اور خالص توبہ کے ساتھ اپنے گناہوں کا لباس اتار دے، اور اللہ تعالی سے حقیقتاً حیا کر دکھانے کے لئے نہیں، اور یہ توبہ اپنے اعضاء کو اعمال شرع کے ساتھ گناہوں سے پاک کرنے کے بعد دل کا عمل بن جاتا ہے قالب کے لئے بھی عمل ہوتا ہے اور قلب کے لئے بھی عمل ہے۔

اپنے دلوں کو پاک کرلو

یا غلام! احذر أن یری الحق عزّ وجلّ فی قلبک غیرہ فتنتھک ، احذر أن یری فی قلبک خوف غیرہ أو رجاء غیرہ أو حبّ غیرہ طھروا قلوبکم من غیرہ لا تروا الضر والنفع إلا منہ .

ترجمہ

اے لڑکے! تو بچ اس بات سے کہ تو اپنے دل میں اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو دیکھے، اور تو اس بات سے بھی بچ کہ تیرے دل میں اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کا خوف ہو، اور تو اس بات سے بچ کہ تیرے دل میں اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی محبت ہو، اور لوگو! تم اپنے دلوں کو اللہ تعالی کے علاوہ سے پاک کرلو۔ ہر طرح کا نفع و نقصان اللہ تعالی کی ہی طرف سے ہوتا ہے۔

بیماری آئے تو صبر کر اور شفاء ملے تو شکر کر

یا غلام! إذا جاء الداء فاستقبلہ بید الصبر واسکن حتی یجیء الدواء ، فإذا جاء الدواء فاستقبلہ بید الشکر .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! جب تجھے بیماری لگے تو صبر کر یہاں تک کہ تجھے شفاء مل جائے، جب تجھے شفاء مل جائے تو پھر اللہ تعالی کا شکر کر۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبد القادر الکیلانی:۱۱۲)

کس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے؟

یا غلام! لا یکن ھمک ما تأکل وما تشرب ، وما تلبسھا، وما تنکح ، وما تسکن ، وماتجمع ، کل ھذا ھمُّ النفس والطبع .فلیکن ھمک ربک عزّ وجلّ وما عندہ .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تیری کوشش یہی نہیں ہونی چاہیے کہ تو کیا کھائے گا؟ تو کیا پئے گا؟ تو کیا پہنے گا؟ تو کس کے ساتھ نکاح کرے گا؟ تو کہاں رہے گا؟ تو کیا جمع کرے گا؟ تو یہ بات ذہن میں رکھ کہ یہ ساری کی ساری خواہشات صرف نفس کی ہیں، تیرے اوپر لازم ہے کہ تیری سب سے بڑی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ تو اپنے رب

www.waseemziyai.com

تعالی کو اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر۔

دعوی کے ساتھ دلیل بھی لازم چاہیے

يا غلام إما خُلقت للبقاء في الدنيا والتمتع فيها .الإيمان قول وعمل إذا قلت :)لا إله إلاّ الله(فقد ادعيت يقال: أيها القائل ألك بينة ؟ماالبينة؟ امتثال الأمر ، والانتهاء عن النهي ، والصبر على الآفات ، والتسليم إلى القدر ، هذه بينة هذه الدعوى .وإذا عملت هذه الأعمال ما تُقبل منك إلاّ بالإخلاص للحق عزّ وجلّ ، ولا يُقبل قول بلاعمل ،ولا عمل بلا إخلاص وإصابة السنة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تو ہمیشہ کے لئے پیدا نہیں کیا گیا، اور نہ ہی تو دنیا میں نفع اٹھانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، ایمان قول وعمل کا نام ہے، جب تو ﴿لا إله إلاّ الله﴾ کہتا ہے تو دعوی کرتا ہے، تجھ سے کہا جائے گا کہ اے دعوے کرنے والے دلیل کہاں ہے؟ اور کیا تیرے پاس دلیل ہے؟ تو غور سے سن! اس دعوی کی دلیل یہ ہے کہ تو اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کر اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے رک جا، اور آفات پر صبر کر، اور اللہ تعالی کی تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کر دے، یہ ہے اس دعوی کی دلیل۔ جب تو یہ اعمال کرے گا تو یہ کبھی بھی تجھ سے قبول نہیں کئے جائیں گے جب تک تو خالص اللہ تعالی کے لئے نہ کرے، اور صرف قول بلاعمل کے قبول نہیں کیا جاتا، اور نہ ہی کوئی عمل بلا اخلاص قبول کیا جاتا ہے، اور جب تو اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرلے گا تو سن کو پالے گا۔

عزت کس چیز میں ہے؟

يا غلام،ليس الشأن في خشونة ثيابك وماكولك ، الشأن في زهد قلب.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! کپڑے کھردرے پہننے میں کوئی عزت نہیں ہے اور نہ ہی لذیذ کھانے ترک کرنے میں عزت ہے بلکہ عزت تو دل کے زہد میں ہے۔

حضرت سیدنا خواجہ عبدالواحد صاحب المعروف حاجی پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرمایا کرتے تھے کہ زہد یہ نہیں ہے کہ بندہ دنیا سے کنارہ کش ہو جائے بلکہ زہد یہ ہے کہ دنیا میں بھی رہے اور دل اس کا دنیا کی محبت سے خالی ہو۔

خوف کو اختیار کرو

يا غلام الازم الخوف ، ولا تأمن حتى تلقى ربك عزّ وجلّ ويوضع توقيع الأمان في يديك ، حينئذ ينبغي لك أن تأمن .الحق عزّ وجلّ إذا اصطفى عبداً قربه وأدناه ، وكلما غلب عليه الخوف ألقى عليه ما يزيل ذلك ويُسَكنُ قلبه.

ترجمہ

اے لڑکے! تم پر لازم ہے کہ تم خوف کو اختیار کرو، اور تب تک پر امن نہ ہونا جب تک کہ تم اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر نہ

www.waseemziyai.com

ہو جاؤ، اور تمھارے ہاتھ میں امان کا پروانہ نہ آ جائے، تب تمھارے لئے مناسب ہوگا کہ تم بے خوف ہو جاؤ۔

اللہ تعالی جب کسی بندے کو اپنے قرب سے نوازتا ہے تو اسے چن لیتا ہے اور کبھی اس پر خوف غالب آ جائے تو اللہ تعالی ایسی چیز اس پر القاء فرماتا ہے جو اس کے خوف کو زائل کر دیتی ہے اور اس کے دل کو پرسکون بنا دیتی ہے۔

کھانا بھی کھائے تو متوجہ الی اللہ رہے

یا غلام!تناول الأقسام بید الزهد لا بید الرغبة ، لیس من یأکل ویبکی کمن یأکل ویضحک، کُلِ الأقسامَ وقلبُک مع الحق عزّ وجلّ ، فإنک تسلم من شرها ، إذا أکلت من ید الطبیب کان خیراً من أن تأکل وحده ما لا تعلم أصله.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تو ہر قسم کے کھانے کھا لے مگر کھا زہد کے ہاتھ کے ساتھ رغبت کے ہاتھ کے ساتھ نہیں، وہ شخص جو کھانا کھائے اور ساتھ ساتھ روئے اس کی طرح نہیں ہو سکتا جو شخص کھاتا ہے اور ہنستا ہے، تو ہر قسم کے کھانے کھا لیکن شرط یہ ہے کہ تیرا دل ہمہ وقت اللہ تعالی کی طرف متوجہ رہے، تو تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا، جب تو طبیب کے ہاتھ سے کھانا کھائے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا، اکیلے کھانے سے جبکہ تجھے اس کی اصل معلوم نہ ہو۔

اعمال میں بھی اخلاص پیدا کرو

یا غلام!علیک بالإخلاص فی الأعمال، ورفع بصر عن عملک ، وطلبِ العوض علیه من الخلق .

ترجمہ

اے لڑکے! تم پر لازم ہے کہ تو عمل میں بھی اخلاص پیدا کر اور اپنے عمل پر بھروسہ نہ کر، اور عمل کی جزا مخلوق سے نہ مانگ۔

تیرا علم تجھے منادی کرتا ہے

یا غلام!علمک ینادیک .أنا حجة علیک إن لم تعمل بی ، وحجة لک إن عملتَ بی .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے! تیرا علم تجھے منادی کرتا ہے اگر تو مجھ پر عمل نہیں کرے گا تو میں تیرے خلاف حجت ہوں گا اور اگر تو مجھ پر عمل کرے گا تو میں حق میں حجت ہوں گا۔

اپنے دل کی آواز کو سن

علمک ینادیک ولکنک لا تسمعه لأنه لا قلب لک ، اسمعو بأذن قلبکَ ، واقبل قوله فإنک تنتفع به ، العلم بالعمل یقربک إلی العالِم المنمزل للعلم .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیرا علم تجھے منادی کرتا ہے مگر تو اس کی آواز کو سنتا ہی نہیں ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ تیرا دل تیرے قابو میں نہیں ہے، تم جو بھی سنو اپنے دل کی اجازت کے ساتھ سنو، اور اس کی بات کو مانو تو تم اس سے نفع

www.waseemziyai.com

اٹھاؤ گے، جب تم اپنے علم پر عمل کرو گے تو تمہارا علم تم کو علماء کے قریب کردے گا۔

دین کے نام پر مال نہ کھاؤ

کل بکسبک ولا تأکل بدینک ، اکتسَب ، وکُل ، وواسِ منه غیرک .

ترجمہ۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا کھا، اور دین کے نام پر مال نہ کھا، خود کما اور خود بھی کھا اور اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی کھلا۔

دنیا کے سمندر سے بچو

یا غلام !احذر من بحر الدنیا فقد غر ق فیه خلق کثیر ، ما ینجو منه إلا آحاد الخلق ، هو بحر عمیق یُغرق الکل ، غیر أن الله عزّ وجلّ ینجی منه من یشاء من عباده .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے سمندر سے بچو کیونکہ اس میں بہت سی مخلوق غرق ہوگئی ہے، جو بھی اس میں داخل ہوا ہے وہ غرق ہی ہوا ہے سوائے ایک آدھ لوگوں کے، یہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے اس نے سب کو غرق کردیا ہے، سوائے اس کے جس کو اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے بچالے۔

آخرت کو برباد کر کے دنیا آباد کرنے والے

یا مدبر !أرا ک تُرضی الخلق وتسخط الخالق ، تخرب آخرتک بعمارة دنیا ، عن قریب أنت مأخوذ ، یأخذ الذی أَخذُه ألیمٌ شدید ، أَخذُهُ ألوان کثیرة ؛ یأخذ بالعز عن ولایتک ،یأخذ بالمرض والذ ل والفقر ، یأخذ بتسلیط الشدائد والغمو م والهمو م، یأخذ بتسلیط ألسنةالخلق وأیدیهم علیک ، تنبه یا نائم!

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے مدبر! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو مخلوق کو تو راضی کرتا ہے جب کہ تو خالق تعالی کو ناراض کرتا ہے، تو دنیا کا گھر آباد کرنے کے لئے آخرت کو برباد کرتا ہے، عنقریب تیرا مواخذہ ہوگا، اللہ تعالی تجھے بڑی سخت گرفت میں لے گا، اور تجھے مختلف عذابوں کا مزہ چکھائے گا، تجھے مرض لگیں گے، اور تجھے ذلت ورسوائی، اور محتاجی کا سامنا کرنا پڑے گا، اور تجھ پر سختیاں اور غم اور پریشانیاں مسلط کردی جائیں گی عنقریب تجھ پر لوگوں کی زبانیں اور ان کے ہاتھ مسلط کردیئے جائیں گے، اے سونے والے! جاگ اور بیدار ہو جا۔

توحید کے آفتاب کی روشنی میں کام کرو

یا غلام!لا تکن فی أخذ الدنیا کحاطب لیل ما یدری ما یقع فی یده ..إنی أرک ا فی تصرفاتک کحاطب لیل فی لیلة ظلماء لا قمر فیها ولا ضوء معه ، وهو فی رملة کثیرة الدغل والحشرات القاتلة فیوشک أن یقتله شیء منها ، علیک بالاحتطاب نهاراً فإن ضوء الشمس یمنعک أن تأخذ ما یضر

www.waseemziyai.com

ک، كن فى تصرفاتك مع شمس التوحيد والشرع والتقوى ، فإن هذه الشمس تمنعك من ال وقوع في شبكة الهوى والنفس والشيطان والشر بالخلق ، وتمنعك عن العجلة فى السير.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لڑکے!

تو اس شخص کی طرح نہ بن جورات کے اندھیرے میں لکڑیاں جمع کر رہا ہے اور اس کو کوئی پتہ نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ میں کیا جمع ہو رہا ہے، میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے تصرفات میں اسی لکڑیاں جمع کرنے والے کی طرح ہو، جو رات کے اندھیرے میں لکڑیاں جمع کر رہا ہے نہ تو اس وقت چاند کی روشنی ہے اور نہ ہی اس کے پاس کوئی روشنی کا انتظام ہے، اور وہ ہے بھی ایسی جگہ کہ جہاں حشرات الارض اور موذی چیزوں کی بہت کثرت ہے، قریب ہے کہ وہ چیزیں اس کو قتل کر دیں، اے لکڑیاں جمع کرنے والے! تم پر لازم ہے کہ تم دن کے وقت لکڑیاں جمع کرو، تاکہ سورج کی روشنی میں تم نقصان والی چیزوں سے بچ سکو۔

اے سننے والے! تو بھی جب کوئی تصرف کرے تو توحید وشرع اور تقوی کے آفتاب کی روشنی میں کرتا کہ تو خواہشات ونفس اور شیطان کے جال میں پھنسنے سے بچ سکے۔

سست انسان ہمیشہ محروم رہتا ہے

يا غلام! لا تكسل فإن الكسلان يكون أبداً محروماً ، والندامة فى ريقه ..جَودُ أعمالك ..وقد جاد الحق عزّ وجلّ عليك بالدنيا والآخرة .

ترجمہ

اے لڑکے! تو سستی اختیار نہ کر، کیونکہ سست انسان ہمیشہ محروم رہتا ہے اور ندامت ہمیشہ ہمیشہ اس کا مقدر بن جاتی ہے، اپنے اعمال اچھے کر، اللہ تعالی تجھے دنیا وآخرت میں بہت عطا فرمائے گا۔

شیخ کیسا اختیار کرنا چاہیے؟

يا غلام !اصحب أرباب القلوب حتى يصير لك قلب .لا بد لك من شيخ حكيم عامل بحكم الله عزّ وجلّ يهذبك ويعلمك وينصحك.

ترجمہ

اے لڑکے! تو اصحاب دل لوگوں کی صحبت اختیار کر، تاکہ تو بھی صاحب دل ہو جائے، تیرے لئے ضروری ہے کہ تو ایسا شیخ اختیار کرے جو حکیم اور اللہ تعالی کے احکامات کا عامل ہو، وہ تیری تربیت کرے اور تجھے علم بھی سکھائے اور تجھے نصیحت بھی کرے۔

ساری بیماریوں کی دوا اللہ تعالی کی توحید میں ہے

يا غلام!الدواء فى توحيد الله عزّ وجلّ بالقلب لا باللسان فحسب ، التوحيد والزهدلايكونان على الجسد واللسان. التوحيد فى القلب ، والزهد فى القلب ، والتقوى فى القلب ،والمعرفة فى القلب ، والعلم بالحق عزّ وجلّ فى القلب ، ومحبة الله عزّ وجلّ فى القلب ،والقرب منه فى القلب .كن عاقلاالا

تتهوس ولا تتصنع ولا تتكلف ، أنت في هوس وتَصَنُّعٍ وتكلُّفٍ وكذب ورياء ونفاق ، كل همك استجلاب الخلق إليك . أما تعلم أنك كلما خطوت بقلبك خطوة إلى الخلق بعدت من الحق عزّ وجلّ تدعي أنك طالب الحق عزّ وجلّ وأنت طالب الخلق، مثلك مثل من قال: أريد أن أمضي إلى مكة وتوجه إلى خراسان فبعد من مكة . تدعي أن قلبك قد خرج من الخلق . وأنت تخافهم وترجوهم، ظاهرك الزهد وباطنك الرغبة ، ظاهرك الحق عزّ وجلّ وباطنك الخلق.

ترجمہ

اے لڑکے! دوائی تو اللہ تعالی کی توحید میں ہے جبکہ اس کو دل کے ساتھ قبول کیا جائے ، نہ کہ فقط زبان کے ساتھ، توحید وزہد یہ دونوں جسم اور زبان پر نہیں ہوتے ، بلکہ توحید تو دل میں ہوتی ہے، اور زہد بھی دل میں ہوتا ہے، اور تقوی بھی دل میں ہوتا ہے، اور اللہ تعالی کی معرفت بھی دل میں ہوتی ہے، اور اللہ تعالی کی معرفت کا علم بھی دل میں ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالی کی محبت بھی دل میں ہوتی ہے، اور اس کا قرب بھی دل میں ہوتا ہے۔ تو ہوس کے پیچھے نہ چل، بناوٹ وتصنع، تکلف اختیار نہ کر، تو ہوس تصنع وتکلف اور کذب بیانی، اور ریا ونفاق میں مبتلاء ہے، اور تیری ساری کوشش صرف اسی بات میں خرچ ہوتی ہے کہ تو مخلوق کو اپنی طرف راغب کر لے، کیا تو یہ بات نہیں جانتا کہ جتنا تو اپنے دل کو مخلوق کی طرف متوجہ کرتا ہے اتنا ہی تو اللہ تعالی کی بارگاہ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ تو دعوی تو یہ کرتا ہے کہ تو مولا تعالی کا طالب ہے لیکن تو حقیقتا مخلوق کا طالب ہے، تیری مثال بھی اس شخص کی طرح ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں مکہ مکرمہ جا رہا ہوں مگر وہ جاتا ہے خراسان کی طرف، اب وہ جتنا خراسان کی طرف چلتا جائے گا اتنا وہ مکہ مکرمہ سے دور ہوتا جائے گا، تو دعوی یہ کرتا ہے کہ تیرے دل سے مخلوق کی محبت نکل چکی ہے حالانکہ تو مخلوق سے ہی ڈرتا ہے اور اسی سے ہی امید یں لگاتا ہے، تیرے ظاہر میں تو زہد ہے مگر تیرے باطن میں دنیا ہی کی رغبت موجود ہے، تیرا ظاہر حق تعالی کی طرف متوجہ ہے مگر تیرا باطن مخلوق کی طرف متوجہ ہے۔

ایمان کی فکر کر پیارے!

يا غلام! لا تغتر بطاعتك وتعجب بها ، اسأل الحق سبحانه وتعالى قبولها ، وخف واحذر أن ينقلك إلى غيرها . من عرف الله عزّ وجلّ لا يقف مع شيء ولا يغتر بشيء ، لا يأمن حتى يخرج من الدنيا على سلامة دينه وحفظ ما بينه وبين الله عزّ وجلّ .

ترجمہ

اے لڑکے! تو اپنی طاعت وعبادت پر مغرور نہ ہو اور خود بینی کا شکار بھی نہ ہو جا، اللہ تعالی سے یہ دعا کیا کر کہ وہ تیری عبادت کو قبول فرمالے، اور تو اس بات سے ڈرتا رہا کر کہ کہیں تجھے اس حال سے کسی اور حال کی طرف نہ پھیر دے، جو شخص اللہ تعالی کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ کسی چیز پر مغرور نہیں ہوتا، وہ اپنے دین وایمان کے بارے میں ہر وقت فکر مند رہتا ہے اور اس تعلق کے بارے میں بھی ہر وقت فکر مند رہتا ہے جو اسے اللہ تعالی کی بارگاہ سے حاصل ہے جب تک وہ دنیا سے سلامتی کے ساتھ رخصت نہ ہو جائے۔

www.waseemziyai.com

بدمذہبوں کی دوستی تم کو اولیاء اللہ کا دشمن بنا دے گی

یا غلام! صحبتک للأشرار توقعک فی سوء الظن بالأخیار. امش تحت ظل کتاب اللہ عزّ وجلّ وسنة رسوله وقد أفلحت.

ترجمہ

اے لڑکے! جو بدمذہب لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے تو یہ صحبت تجھے اولیاء اللہ سے بدگمان کر دے گی، تو اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ کے سایہ میں زندگی گزار تو کامیاب ہو جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اولیاء اللہ سے بدگمان ہیں اس کی وجہ ہی یہی ہے کہ وہ بدمذہبوں اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے بھاگے ہوئے غلام!

یا غلام! أنت عبد آبق من مولاک ارجع إلیه وذلّ له، وتواضع لأمره بالامتثال، ولنهیه بالانتهاء، ولقضائه بالصبر والموافقة.

ترجمہ

اے بھاگے ہوئے غلام! تو اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہے تو رجوع کر اپنے مولا تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف، اور اس کی بارگاہ میں عاجزی اختیار کر، اور اس کے احکامات پر عمل کر اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے ان سے رک جا، اور اس کے فیصلوں پر صبر کر اور موافقت اختیار کر۔

اے لڑکے دیندار بن جا

یا غلام! انتبه قبل أن تُنبه تدیّنْ وخالط اهل الدین فإنهم هم الناس. أعقل الناس من أطاع اللہ عزّ وجلّ وأجهل الناس من عصاه.

ترجمہ

اے لڑکے! تو بیدار ہو جا قبل اس کے تجھے جگایا جائے، اور تو دیندار بن جا اور دینداروں کے ساتھ بیٹھنا شروع کر دے، کیونکہ حقیقت میں یہی لوگ ہیں، لوگوں میں سب سے عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہے، اور لوگوں میں سب سے بڑا جاہل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

قلب کی صفائی کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟

یا غلام! إذا صحت خلوتک مع اللہ عزّ وجلّ، صفا قلبک، یصیر نظر عبراً، وقلبک فکراً، التفکر فی الدنیا عقوبة وحجاب والتفکر فی الآخرة علم وحیاة للقلب ما أعطی عبد التفکر إلا أعطی العلم بأحوال الدنیا والآخرة.

ترجمہ

اے لڑکے! جب تجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوت نشینی حاصل ہو جائے گی تو تیرے دل کو صفائی نصیب ہوگی، اور تیری عبرت پکڑنے

www.waseemziyai.com

والی ہوگی، اور تیرا دل تفکر کرنے والا ہوگا۔

دنیا کے معاملات میں غور وفکر کرنا سزا ہے اور حجاب ہے، اور آخرت کے معاملے میں تفکر دل کے لئے علم وحیات کا سبب ہے، جس بندے کو تفکر جیسی عظیم نعمت مل جائے اس کو دنیا وآخرت کے احوال کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

جاہلوں کی صحبت ترک کردو

یا غلام! تصحب الجهال فیتعدی إلیک من جهلهم، صحبة الأحمق صحبة غبن، اصحب المؤمنین الموقنین العالمین العاملین بعلمهم ما أحسن أحوال المؤمنین فی جمیع تصرفاتهم.

ترجمہ

اے لڑکے! تو جاہلوں کے ساتھ بیٹھتا ہے، پھر وہ تیرے ساتھ تعدی کرتے ہیں اپنی جہالت کے سبب، یقیناً احمق کی صحبت ایک دھوکے باز کی صحبت کی طرح ہے، تو ان کی صحبت اختیار کر جو مومنین، صاحب ایقان، عالم اور اپنے علم پر عمل کرنے والے ہیں، تمام تصرفات میں ان کے احوال بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔

غنی وفقیر میں فرق نہ کرو

یا غلام! إن وجدت عندک تفرقة بین الغنی والفقیر عند إقبالهم علیک فلا فلاح لک.

ترجمہ

اے لڑکے! اگر تو اپنے ہاں غریب وامیر میں فرق رکھتا ہے جب وہ تیرے پاس آئیں تو یقین کر لے تو کامیاب نہیں ہوسکتا۔

اب وہ لوگ غور کریں جن کے پاس کوئی غریب آجائے تو اس کے ساتھ رویہ اور ہوتا ہے اور کوئی امیر آجائے تو پھر انداز اور ہوتے ہیں۔

جاہلوں سے دور رہو

یا غلام! قد کان لک بعض العذر، أنت صبی وشاب إلی الآن، قد قاربت الأربعین أو قد جاوزتها وأنت تلعب بما یلعب الصغار، احذر من مخالطة الجهال. اصحب الشیوخ المتقین، واهرب من الشباب الجاهلین، قم ناحیة عن القوم، فمن جاء منهم إلیک فکن به کالطبیب لهم. کن للخلق کالأب الشفیق علی أولاده، أکثرُ من طاعة الله عزّ وجلّ فإن طاعته ذکره.

ترجمہ

اے لڑکے! تیرے پاس عذر ہے کہ تو ابھی بچہ ہے اور تو ابھی جوان ہے، تحقیق تو چالیس سال سے گزر چکا ہے، اور تو ابھی بھی بچوں کی طرح کھیلتا ہے جاہلوں کی صحبت سے گریز کر، تو متقی اور پرہیزگار بوڑھوں کے پاس بیٹھا کر، اور نوجوان جاہلوں سے دور بھاگ، اور اپنی قوم سے بھی دور رہ، جو شخص تیرے پاس چل کر آئے تو اس کے لیے طبیب کی طرح بن جا اور ان کے لئے ایسے بن جا جیسے ایک شفیق باپ اپنی اولاد کے لئے ہوتا ہے، تو اللہ تعالی کی اطاعت بہت زیادہ کر کیونکہ اللہ تعالی کی اطاعت ہی اس

www.waseemziyai.com

کا ذکر ہے۔

صرف کام کرو

یا غلام!اھجر الکلام عن الخلق ما دمت قائماً مع نفسک وھواک کن عملابلا کلام.إخلاصاً بلا ریاء ، توحیداً بلا شرک .

ترجمہ

اے لڑکے ! تو مخلوق سے باتیں کرنا چھوڑ جب تک تو اپنے نفس وخواہشات کے جال میں قید ہے، تو باتیں کرنا چھوڑ صرف اور صرف کام کر، اخلاص کو اپنا اور ریا کو ترک کر، اور توحید کو اپنا، شرک کو ترک کر۔

تم صرف اولیاء اللہ کی باتیں کرتے ہو

یا غلام!ارجع إلی ربک بقلبک قبل أن یقعد خلفک ، قد قنعت من أحوا ل الصالحین بالکلام فیھا والتمنی لھا کالقابض علی الماء یفتح یدہ فلا یری فیھا شیئاً.

ترجمہ

اے لڑکے ! تو اپنے رب تعالی کی طرف رجوع لاقبل اس کے کہ شیطان تیرے پیچھے پڑجائے، تو نے صرف اللہ تعالی کے نیک بندوں کے واقعات پر ہی اکتفاء کیا اور تو نے صرف تمنا کی ہے، تیرا حال اس شخص کی طرح ہے جو اپنے مٹھی پانی سے بھرلتا ہے پھر جب اسے کھولتا ہے تو اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔

نیت عمل سے پہلے کرو

یا غلام!إذا تکلمت فتکلم بنیة صالحة ، وإذا سکت فاسکت بنیة صالحة ، کل من لم یقدم النیة قبل العمل فلا عمل له.

ترجمہ

اے لڑکے ! جب تو کلام کرے تو اچھی نیت کے ساتھ کلام کر، اور جب تو خاموشی اختیار کرنا چاہے تو اچھی نیت کے ساتھ اختیار کر، ہر وہ شخص جو عمل کرنے کے بعد نیت کرتا ہے اس کا وہ عمل قبول نہیں ہوتا۔

تجھے ایمان وایقان کی ضرورت ہے

یا غلام!تحتاج إلی إیمان یُسیرک فی طریق الحق عزّ وجلّ ، وإلی إیقان یثبتک فیھا .

ترجمہ

اے لڑکے ! تجھے احتیاج ہے ایسے ایمان کی جو تجھے اللہ تعالی کے راستے پر چلادے، اور ایسے ایقان کی ضرورت ہے جو تجھے اس راستے پر گامزن کردے۔

منافقین سے دور رہو

یا غلام!أعرض عن المنافقین المتعرضینّ ، کن عاقلاً ولا تقرب اھل الزمان فإنھم ذئاب علیھم ثیاب ، خذ

www.waseemziyai.com

مرآة الفكر وانظر فيها ، واسألِ اللهَ عزّ وجلّ أن يبصربك وبهم .

ترجمہ

اے لڑکے! تو منافقین اور اعتراض کرنے والوں سے دور رہ، تو عقل والا بن اور وہ جو زمانے کے پیچھے چلتے ہیں ان کے قریب بھی نہ جا، یقیناً وہ بھیڑیے ہیں جنہوں نے کپڑے پہن رکھے ہیں، اور تو آئینہ اٹھا اور اس میں اپنا منہ دیکھ، اور اللہ تعالی سے سوال کر کہ وہ تجھے اور ان کو بینا کردے

زہد کب درست ہوگا؟

یا غلام!إذا صح لك الزهدفي الدنيا ، فازهد في اختيارك وفي الخلق .فلا تخافهم ولاترجوهم ، وفي جميع ما تأمرك فيه نفسك ، فلا تقبل منها إلا بعد مجيء أمر الله عزّ وجلّ .

ترجمہ

اے لڑکے! جب دنیا کے معاملے میں تیرا زہد درست ہو جائے تو پھر اپنے اختیار اور مخلوق کے بارے میں زہد کو اپنا، تو مخلوق سے نہ ڈر اور نہ ہی ان سے امید رکھ اور جس بات کا بھی تیرا نفس تجھے حکم دے تو تو تب تک نہ مان جب تک کہ اللہ تعالی کا حکم نہ آجائے۔

نجات تین چیزوں میں ہے

یا غلام!احَصلِ العلم ، ثم العمل ، وأَخلِصْ.

ترجمہ

اے لڑکے! تو علم حاصل کر اور پھر اس علم پر عمل کر اور پھر اس عمل میں اخلاص پیدا کر۔

تو عقل سے کام لے

یا غلام!كن عاقلاً ولا تستعجل فإنه ما يقع بيدك شيء بعجلتك ، لا تظلم الخلق وتطلب منهم ما ليس لك عندهم.

ترجمہ

اے لڑکے! تو عقل سے کام لے، اور جلدی نہ کر، تیرے جلدی کرنے کی وجہ سے زیادہ تیرے ہاتھ میں نہیں آئے گا، تو مخلوق پر ظلم نہ کر، اور مخلوق سے وہ کچھ نہ مانگ جو ان کے پاس نہیں ہے۔

تو لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگ

یا غلام!الأولى عندي في حال ضعفك ألا تطلب من أحد شيئاً

وإن قدرت أن تعطي ولا تأخذ فافعل ، وتخدم ولا تطلب الخدمة من غير فافعل.

ترجمہ

اے لڑکے! میرے نزدیک تیرے کمزور حال کے لئے یہی بہتر ہے کہ تو کسی سے کچھ بھی نہ مانگ، اگر تجھے قدرت ہو تو لوگوں کو کچھ نہ کچھ دیا کر، اور لیا نہ کر، اور تو لوگوں کی خدمت کر اور ان سے اس کا عوض بھی نہ مانگ۔

www.waseemziyai.com

تمھارے علماء جاہل ہیں

یا غلام!اُبَیِّنُ لکَ ملازمة الکتاب والسنة والعمل بهما والإخلاص فی العمل .إنی أری علماء کم جهالاً ، زهادکم طالبی الدنیا وراغبین فیها ، متوکلین علی الخلق ناسین للحق عزّ وجلّ.

ترجمہ

اے لڑکے! میں تمہیں یہ بیان کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالی کی کتاب یعنی قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ اور ان دونوں پر عمل اور عمل میں اخلاص پیدا کرو، میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے علماء جاہل ہیں اور تمھارے زاہدین دنیا کے طالب اور اس میں رغبت رکھنے والے ہیں، مخلوق پر بھروسہ رکھنے والے اور اللہ تعالی کو بھولے ہوئے ہیں۔

اپنے نفس اور دل کو کوڑے مار

یا غلام!اضرب نفسک بسوط الجوع والمنع من الشهوات واللذات والترهات ، واضرب قلبک بسوط الخوف والمراقبة ؛ اجعلِ الاستغفارَ دأب نفسک وقلبک .

ترجمہ

اے لڑکے! تو اپنے نفس کو بھوک اور شہوات ولذات سے ممانعت کے کوڑے سے مار، اور اپنے دل کو خوف اور مراقبہ کے کوڑے سے مار، اور استغفار اپنے نفس اور اپنے دل کا طریقہ بنا لے۔

صبر ہی تمام بھلائیوں کی اساس ہے

یا غلام!إن أردت أن تکون متقیاً متوکلا واثقاً فعلیک بالصبر فإنه أساسٌ لکل خیر ، إذاصحت لک النیة فی الصبر فصبرت لوجو الله عزّ وجلّ ، کافجزاؤهُ لک أن یدخل قلبک حبه وقربه دنیا وأخری ، الصبر موافقة الحق عزّ وجلّ فی قضائو وقدره الذی سبق علمه ولا یقدر أحدمن خلقه علی محوه ، کیف تَدّعی الإیمان ولا صبرَ لک ، کیف تدعی المعرفة ولا رضا لک ، هذا شیء لا یجیء بمجردالدعوی.

ترجمہ

اے لڑکے! اب تو متقی اور اللہ تعالی کی ذات پر بھروسہ کرنے والا، اور اسی کی ذات پر اعتماد کرنے والا بننا چاہتا ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ تو صبر اختیار کرے، یہی صبر ہی تمام بھلائیوں کی اساس ہے، اور جب صبر کے معاملے میں تیری نیت درست ہوگی، تو تو پھر خاص اللہ تعالی کی رضا کے لئے صبر کرے گا، اور جب تو صبر کرے گا تو اس کی جزاء یہ ہوگی کہ اللہ تعالی تیرے دل میں اپنی محبت داخل فرمائے اور تجھے دنیا وآخرت میں اپنا قرب عطا فرمائے گا، صبر کر اللہ تعالی کے فیصلوں پر جو اس نے اپنے علم سے لکھ دیئے ہیں اور ان کو مٹانے پر کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا، تو کیسے ایمان کا دعوی کرتا ہے حالانکہ تو صبر تو کرتا نہیں ہے، اور تو کیسے معرفت الہی کا دعوی کرتا ہے حالانکہ تو اس کے فیصلوں پر راضی تو ہوتا نہیں ہے، یہ وہ چیز ہے جو صرف دعووں سے نہیں آتی۔

اپنے نفس کو مارو موت سے پہلے

یا غلام!اجهد أن تموت نفسک قبل خروج روحک من بدنک ، موتها بالصبر والمخالفة ،فعن قریب

www.waseemziyai.com

تحمد عاقبة ذلک ، صبر يفني وجزاؤه لا يفني ، إني صبرت ورأيت عاقبة الصبر محمودة.

ترجمہ

اے لڑکے! موت آنے سے پہلے اپنے نفس کو مارنے کی کوشش کر، کیونکہ نفس کی موت اور اس کی خواہشات کی مخالفت کرنا ہی اس کو مارے گا، عنقریب تو خود اس کو اچھا کہے گا، صبر ایسی چیز ہے جو خود تو ختم ہو جاتا ہے مگر اس کی جزاء ہمیشہ رہنے والی ہے، وہ فنا نہیں ہوتی، بے شک میں نے صبر کیا اور اب اس کے انجام کی خود تعریف کرتا ہوں۔

رزق حرام دل کے مردہ ہونے کا سبب ہے

يا غلام! أكل الحرا م يميت قلبک وأكل الحلال يحييه ، لقمة تنور قلبک ولقمة تظلمه، لقمة تشغلک بالدنيا ولقمة تشغلک بالأخرى ، الطعام الحرا م يشغلک بالدنيا ويحبب المعاصي ، والطعام المباح يشغلک بالأخرى ويحبب إليک الطاعات ، والطعام الحلال يقرب قلبک من المولى.

ترجمہ

اے لڑکے! رزق حرام کھانا تیرے دل کو مردہ کر دے گا، اور حلال کھانا تیرے دل کو زندہ کر دے گا، ایک لقمہ وہ ہے جو تیرے دل کو منور کر دے گا اور ایک لقمہ وہ ہے جو تیرے دل کو ظلمت میں مبتلاء کر دے گا، ایک لقمہ وہ ہے جو تجھے دنیا میں مشغول کر دے گا اور ایک لقمہ وہ ہے جو تجھے آخرت میں مشغول کر دے گا۔

حرام لقمہ تجھے دنیا میں مشغول جبکہ گناہوں کو تیرے نزدیک پسندیدہ بنا دے گا، اور مباح کھانا تجھے آخرت کے کاموں میں مشغول کر دے گا اور نیکیوں کو تیرے نزدیک پسندیدہ بنا دے گا، اور حلال کھانا تجھے مولا تعالی کی بارگاہ کے قریب کر دے گا۔

مخلوق فنا ہونے والی ہے

يا غلام! لا تنظر إلى الخلق بعين البقاء بل انظر إليهم بعين الفناء ، لا تنظر إليهم بعين الضر والنفع ، بل انظر إليهم بعين العجز والذم ، وحد الحقَ عزّ وجلّ وتوكل عليه.

ترجمہ

اے لڑکے! تو مخلوق کو اس نگاہ سے نہ دیکھ کہ وہ ہمیشہ رہنے والی ہے، بلکہ اس کو اس نگاہ سے دیکھ کہ وہ فنا ہونے والی ہے، اور لوگوں کو اس نگاہ سے نہ دیکھ کہ وہ تجھے نفع ونقصان پہنچانے والے ہیں بلکہ ان کو اس نگاہ سے دیکھ کہ وہ بھی تیری طرح اللہ تعالی کے عاجز بندے ہیں ، اور اللہ تعالی کی توحید پر قائم رہ اور اسی کی ذات پر بھروسہ کر۔

تو اہل اللہ سے دور ہو گیا ہے

يا غلام! إني أرى تصاريفک غير تصاريف المراقبين لله عزّ وجلّ الخائفين منه ، تواصل أهل الشر والفساد وتفارق الأولياء والأصفياء .

ترجمہ

اے لڑکے! میں دیکھتا ہوں کہ تیرے کام وہ نہیں ہیں جو اللہ تعالی کے نیک بندوں کے ہوتے ہیں، اور وہ کام تو نہیں کرتا جو اللہ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ کرتے ہیں ،تو نے شریر وفسادی لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کر لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور اولیاء اللہ سے تو دور ہو گیا ہے۔

تو خود اپنے آپ کو وعظ کر

یا غلام!کن أنت واعظ نفسک ولا تحتج إلیّ ولا إلی غیری ، وعظی علی ظاهرک ،ووعظک علی باطنک ، عظ نفسک بدوام ذکر الموت وقطع العلائق والأسباب ،تعلق برب الأرباب الخلاق العظیم العلیم ، تعلق بذیل رحمته وتعلق برأفته،لا تشتغل بغیره عنه فإنه یحجبک عنه.

ترجمہ

اے لڑکے ! تو اپنے نفس کو خود وعظ کر اور تجھے نہ میری ضرورت ہوتی اور نہ کسی اور کی ، میرا وعظ تو تیرے ظاہر پر اثر انداز ہوگا اور تیرا وعظ تیرے باطن میں اثر کرے گا،اور تو اپنے آپ کو وعظ کہہ موت کو ہمیشہ یاد کر،اور علائق اور اسباب کو ختم کر کے،تو اللہ تعالیٰ جو سارے جہان کا رب ہے اور خالق،اور عظیم اور علیم ہے اس کی رحمت کا دامن تھام لے،اور اس کے علاوہ کسی کی محبت میں مشغول نہ ہو ورنہ اللہ تعالیٰ کے راہ سے مجوب کر دیا جائے گا۔

اپنا دین نہ بیچ

یا غلام!لا تبع الدین بالتین ، لا تبع دینک بدین السلاطین والملوک والأغنیاء وأکلة الحرام، إذا أکلت بدینک اسود قلبک ، وکیف لا یسوّد وأنت تعبد الخلق، یا مخذو ل! لو کان فی قلبک نور لفرقت بین الحرا م والشبهة والمباح ، وبین ما یسود قلبک وینوره ، وبین ما یقرب قلبک ویبعده.

ترجمہ

اے لڑکے!تو انجیر کے بدلے میں اپنا دین نہ بیچ ،اور تو اپنا دین بادشاہوں اور حکمرانوں اور اغنیاء اور حرام کھانے کے بدلے میں بھی نہ بیچ ۔اور جب تو اپنا دین فروخت کر کے مال کھاتا ہے تو تیرا دل سیاہ ہو جاتا ہے، تیرا دل کیوں نہ سیاہ ہو تو مخلوق کی عبادت کر رہا ہے، اے ذلیل شخص !اگر تیرے دل میں نور ہوتا تو تو ضرور حرام اور مشتبہ اور مباح میں فرق کر سکتا،اور وہی نور تجھے یہ بیان کرتا کہ کونسی چیز تیرے دل کو سیاہ کرتی ہے اور کونسی چیز تیرے دل کو منور کرتی ہے،اور کونسی چیز تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب کرتی ہے اور کونسی چیز تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور کر رہی ہے۔

ہر نماز کو آخری نماز جان

یا غلام!اقصر أملک وقلل حرصک ، صلّ صلاة مودع ، لا ینبغی لمؤمن أن ینا م إلا ووصیته مکتوبة تحت رأسه ، فإن أیقظه الحق عزّ وجلّ فی عافیة کان مبارکاً ، وإلا فیجد أهله وصیته ینتفعون بها بعد موته ویترحمون علیه،یکون أکلک أکل مودع ، ووجود بین أهلک وجود مودع ، ولقاؤک لإخوانک لقاء مودع.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے لڑکے! تو اپنی امیدوں کو ختم کر، اور اپنے حرص کو کم کر، اور نماز ایسے ادا کر جیسے تو آخری نماز ادا کر رہا ہو، کسی بھی مومن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ جب سوئے اور اپنی وصیت اپنے سرہانے نہ رکھ کر سوئے، اگر اللہ تعالی نے اس کو سونے کے بعد بیداری دے دی تو اس کے لئے یہ مبارک ہوگا، وگرنہ اس کے گھر والے اس کی لکھی ہوئی وصیت پائیں گے اور اس سے نفع اٹھائیں گے، جب تو کھانا کھائے تو کھانا بھی ایسے کھا کہ تو آخری کھانا کھا رہا ہو، اور جب تو گھر والوں میں ہو تو تیرا وجود ایسا ہو جیسا کہ کوئی جانے والا رہتا ہے، اور تیرا دوستوں سے ملنا بھی ایسا ہو جیسا کوئی جانے والا ملتا ہے۔

تیری عمارت گر جائے گی

یا غلام!أمرک مبنی علی غیر أساس فلا جرم تقع حیطانک ، أساسک البدع والضلالات ،وبناؤک الریاء والنفاق، فکیف یثبت لک بناء ذلک هوی وطبع ، تأکل وتشرب وتنکح وتجمع بالهوی والطبع ، لیس لک نیة صالحة فی شیء من ذلک ، المؤمن فی کل أحواله له نیة حسنة فی کل أعماله ، لا یأکل ولا یشرب ولا یلبس ولا ینکح إلا بأمر الله عزّ وجلّ .

ترجمہ

اے لڑکے! تیرے امر کی بناء کی بنیادیں کمزور ہیں، یقیناً اس کی دیواریں گر جائیں گی، تیری اساس بدعت وگمراہی پر ہے، اور تیری عمارت ریا اور منافقت ہے، تو کیسے یہ عمارت قائم رہے گی؟ یہ تو ہوس وخواہشات ہے، تو کھاتا ہے، تو پیتا ہے، اور تو نکاح کرتا ہے اور تو دنیا جمع کرتا ہے ہوس کی پیروی میں، تیری نیت درست نہیں ہوتی، بندہ مومن تو ہر حال میں اور ہر ہر کام میں نیت اچھی رکھتا ہے، وہ جو بھی کھاتا ہے اور وہ جو بھی پیتا ہے اور وہ جب بھی نکاح کرتا ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرنے کے لئے کرتا ہے۔

پانچویں فصل

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

تقوی واطاعت اختیار کرنے کے متعلق وصیت

قال رضی الله تعالی عنه و أرضاه :أوصیک بتقوی الله و طاعته، و لزوم ظاهر الشرع و سلامة الصدر، و سخاء النفس ، و بشاشة الوجه، و بدل الندی، و کف الأذی، و تحمل الأذی و الفقر، و حفظ حرمات المشایخ و العشرة مع الإخوان، و النصیحة للؤصاغر و الأکابر، و ترک الخصومة، و الإرفاق، و ملازمة الإیثار و مجانبة الادخار، و ترک صحبة من لیس من طبقتهم، و المعاونة فی أمر الدین و الدنیا.

و حقیقة الفقر أن لا تفتقر علی من هو مثلک و حقیقة الغنی أن تستغنی عمن هومثلک .و التصوف لیس أخذ عن القیل و القال و لکن أخذ عن الجوع و قطع المألوفات والمستحسنات، و لا تبدء ا الفقیر بالعلم

www.waseemziyai.com

و إبدائو بالرفق، فإن العلم یوحشه و الرفق یؤنسه.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تو تقوی اور اطاعت اختیار کر، شریعت کے ظاہر پر بھی عمل کر اور سینے کی سلامت، نفس کی سخاوت، چہرے کی بشاشت، لوگوں کو تکلیف دینے سے رکنا، اور فقر و تکلیف اٹھانا، مشائخ کرام کی عزت کا خیال، اور اپنے بھائیوں کے خوش خلقی، اور چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ خیر خواہی، اور لڑائی کا ترک کرنا اور ہر ایک کے ساتھ نرمی کرنا، اور ایثار کو لازم پکڑنا، اور ذخیرہ اندوزی کرنے سے بچنا، اور جو تیرے طبقہ کے نہیں ہیں ان کی صحبت کو ترک کرنا، اور دین و دنیا کے معاملے میں لوگوں کی مدد کرنا، یہ ساری چیزیں اپنانا تجھ پر لازم ہے۔

فقر کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے جیسے لوگوں کا محتاج نہ بن، بلکہ اپنے جیسوں سے بے نیاز ہو جانا ہی فقر کی حقیقت ہے۔

اور تصوف یہ نہیں ہے کہ تو قیل و قال میں پڑا رہے، ہاں تصوف یہ ہے کہ تو بھوک اختیار کر، اور مالوفات و مستحسنات کو ترک کر، اور فقیر (مبتدی) کے ساتھ علم کا برتاؤ نہ کرو کیونکہ وہ گھبرا جائے گا، بلکہ اس کے ساتھ نرمی کر کیونکہ علم اس کو وحشت میں مبتلاء کر دے گا اور نرمی سے وہ تیرے قریب آئے گا۔

تصوف کی بناء آٹھ چیزوں پر ہے

و التصوف مبنی علی ثمان خصا ل: السخاء لسیدنا لإبراهیم علیه السلام، الرضا لسیدنا لإسحا ق علیه السلام، الصبر لسیدنا لأیوب علیه السلام، الإشارة لسیدنا لزکریا علیه السلام، الغربة لسیدنا لیحیی علیه السلام، التصوف لسیدنا لموسی علیه السلام، السیاحة لسیدنا لعیسی علیه السلام، الفقر لسیدنا لسیدنا محمد صلی الله علیه و سلم

و علی إخوانه من النبیین و المرسلین و آل کل و صحب کل و سلم أجمعین.

ترجمہ

☆......حضرت سیدنا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سخاوت۔ ☆......حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کی رضا۔ ☆......حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کا صبر۔ ☆......حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کا اشارہ۔ ☆......حضرت سیدنا یحیی علیہ السلام کی غربت۔ ☆......حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کا تصوف۔ ☆......حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی سیاحت۔ ☆......حضرت سیدنا امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا فقر۔

فقراء و اولیاء کی خدمت کے متعلق وصیت

قا ل رضی الله تعالی عنه و أرضاه: أوصیک أن تصحب الأغنیاء بالتعزز، و الفقراء بالتذلل، و علیک بالتذلل و الإخلاص، و هو دوا م رؤیة الخالق، و لا تتهم الله فی الأسباب واستکن إلیه فی جمیع الأحوال، و لا تضع حق أخیک اتکالا علی ما بینک و بینه من المودة. و علیک بصحبة الفقراء بالتواضع و حُسن الأدب و السخاء، و أمت نفسک حتی تحیی، و أقرب الخلق من الله تعالی أوسعهم

www.waseemziyai.com

خلقاً، و أفضل الأعمال :رعاية السر عن الالتفات إلى ما سوى الله تعالى.
و الصولة بالحق و الصبر، و حسبك من الدنيا شيئان :صحبة فقير و خدمة ولى، و الفقير هو الذى لا يستغنى بشىء دون الله تعالى.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ☆......میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ جب تو اغنیاء کے ساتھ بیٹھے تو تعزز کے ساتھ بیٹھ۔☆......اور جب تو فقیروں کے ساتھ بیٹھے تو عاجز کے ساتھ بیٹھ۔☆......اور تجھ پر عاجزی و اخلاص کو اختیار کرنا لازم ہے۔☆......اور تمام احوال میں اللہ تعالی کی طرف متوجہ رہ۔☆......تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان جو محبت ہے اس پر تکیہ کرتے ہوئے اپنے بھائی کے حق کو ضائع نہ کر،☆......اور تجھ پر فقراء کے ساتھ عاجزی کے ساتھ پیش آنا لازم ہے اور حسن ادب وسخاء کو اختیار کرنا لازم ہے۔☆......اور تو اپنے نفس کو مار دے تا کہ تو زندہ ہو جائے۔☆......اور اللہ تعالی کے زیادہ قریب بھی وہی شخص ہوتا ہے جو اخلاق کا مالک ہو۔☆......اور اعمال میں سب سے افضل وہ عمل ہے کہ تو اپنے سر کی حفاظت کرے کہ وہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی طرف متوجہ نہ ہو۔☆......اور تو حق وصبر کو لازم اختیار کر۔☆......اور دنیا میں سے تجھے صرف دو چیزیں کافی ہیں۔اللہ تعالی کے فقیر کی صحبت اختیار کرنا اور ولی اللہ کی خدمت، یہی چیز تجھے اللہ تعالی کے علاوہ ہر چیز سے بے نیاز کر دے گی۔

ولی اللہ کو وصیتیں

يا ولى عليك بذكر الله فى كل حال فهو للخير جامع و عليك بالاعتصام بحبل الله فإنه للمضار دافع.
و أعلم أنك مسئول عن حركاتك و سكناتك، فاشتغل بما هو أولى فى الوقت و إياك وفضول تصرفات الجوارح.
و عليك بطاعة الله و رسوله و من والاه و أد إليه حقه و لا تطالبه بما يجب عليه، و ادع فى كل حال.
و عليك بحسن الظن فى المسلمين و إصلاح النية لهم، و تسعى بينهم فى كل خير، وأن لا تبيت و لأحد فى قلبك شر و لا شحناء و لا بغض، و أن تدعو لمن ظلمك، و راقب الله عزّ و جلّ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ☆......کہ تجھ پر ہمہ وقت اللہ تعالی کا ذکر کرنا لازم ہے، کیونکہ یہی ذکر ہی ہر خیر کا جامع ہے۔☆......اور تجھ پر ہر حال میں اللہ تعالی کی رسی کو تھامنا لازم ہے کیونکہ وہی ہر مصیبت کو دور کرنے والا ہے۔☆......اور یہ بھی یقین رکھ کہ تیری حرکات وسکنات کے متعلق تجھ سے سوال کیا جائے گا، پس وہی کام اختیار کر جو تیرے لئے اولی ہو، اور اپنے اعضاء کو فضول کاموں میں مشغول ہونے سے محفوظ رکھ۔☆......اور تجھ پر اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت لازم ہے اور جو اس سے محبت کرتا ہے اس کی بھی اطاعت لازم ہے۔☆......اور تجھ پر یہ بھی لازم ہے کہ اس کا حق ادا کرتا رہے۔☆......اور جو چیز اس نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے اس کا مطالبہ بھی کر۔☆......اور ہر حال میں اللہ تعالی سے دعا مانگتا رہ۔☆......اہل اسلام کے ساتھ حسن ظن رکھنا بھی تجھ پر لازم ہے۔☆......اور اپنی نیت ان کے متعلق درست رکھ

www.waseemziyai.com

☆......اور ان کو خیر پہنچانے کی کوشش کرتا رہ۔☆......اور کبھی بھی رات کو ایسے نہ سونا کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں کوئی شر ہو، یا بغض وحسد ہو۔☆......اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کے لئے بھی دعا کرتا رہ۔☆......اور ہمیشہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں مراقب رہ (یعنی اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہ)

اور فرماتے ہیں

و عليك بأكل الحلال، و السؤا لأهل العلم بالله فيما لا تعلم، و عليك بالحياء من الله سبحانه و تعالى . و تصد في كل صباح بقرصك و إذا أمسيت فصل صلاة الجنازة على كل من مات من المسلمين في ذلك اليوم .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یہ بھی وصیت فرماتے ہیں ☆......کہ تجھ پر حلال کھانا لازم ہے۔☆......اور اللہ تعالی کے متعلق جو چیز تو نہیں جانتا اس کے متعلق اہل علم سے سوال کرنا بھی تجھ پر لازم ہے۔☆......اور تجھ پر یہ بھی لازم ہے کہ تو اللہ تعالی سے حیاء کرے۔☆......اور ہر دن تجھ پر صدقہ دینا لازم ہے۔☆......اور جب بھی کوئی مسلمان فوت ہو جائے اس کے جنازے میں جانا بھی تجھ پر لازم ہے۔

چھٹی فصل

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی حق گوئی

میں حق کہتا ہوں اور اس میں کوئی نرمی نہیں کرتا

ويحك!ما بيني وبينك عداوة ، غير أني أقول الحق ولا أحابيك في دين الله عزّ وجلّ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: افسوس ہے تجھ پر تیرے اور میرے درمیان کوئی بھی دشمنی نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں حق بات کہتا ہوں، اور نہ ہی میں تمھارے ساتھ اللہ تعالی کے دین کے معاملے میں نرمی کرتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ لوگ حق کے کہنے والے کے مخالف ہوتے ہیں، اسی لئے تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمھیں حق کہتا ہوں اور تم میرے ساتھ دشمنی رکھتے ہو، میں اللہ تعالی کے دین کے معاملے میں نرمی نہیں کرتا ہوں ،اس میں تمام علماء کے لئے درس ہے کہ دین کے معاملے میں نرمی نہیں کرنی چاہیۓ، اور یہی ہمارے مشائخ کرام کا شیوہ ہے۔

اے مخلوق کے پجاریو!

يا عابد الخلق و الأسباب ناسياً للحق عزّ وجلّ. أسلم ثم تب ثم تعلّم واعمل وأخلص ،وإلا فلا تُهدى .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے مخلوق اور اسباب کی عبادت کرنے والو! اور خالق و مالک عزوجل کو بھولنے والو! اسلام لے آؤ، پھر توبہ کرو، پھر علم سیکھو، اور اس علم پر عمل کرو، اور اپنے اندر اخلاص پیدا کرو ورنہ تم کو ہدایت نہیں ملے گی۔

زبان عالم ہے اور دل جاہل ہے

لا ینفع لسان علیم وقلب جاهل .یا علماء یا جهال ، یا حاضرون یا غائبون .استحیوا من الله عزّ وجلّ ، وانظروا بقلوبکم إلیه ، ذلوا له واصلوا الضیاء بالظلام فی طاعته .

ترجمہ

زبان عالم ہو اور دل جاہل ہو تو نفع نہیں ہوتا، اے عالموں! اے جاہلو! اے حاضرین! اے غائبین! اللہ تعالی سے حیاء کرو اور تم اسے اپنے دلوں کے ساتھ دیکھو، اس کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ حاضری دو، تم اس کی اطاعت کر کے اندھیروں میں روشنی حاصل کر سکتے ہو۔

اے جھوٹے!

من أنیسک فی الوحدة ،من جلیسک فی الجلوة یا کذاب أنیسک فی الوحدة نفسک وشیطانک وهواک والتفکر فی دنیاک ، وفی الجلوة شیاطین الإنس الذین هم أقران السوء وأصحاب القیل والقال.

ترجمہ

تیری تنہائی میں تیرا انیس کون ہے اے جھوٹے! اور تیری جلوت میں تیرا ہم نشین کون ہے اے جھوٹے! تیری تنہائی تیرا انیس تیرا نفس، اور تیرا شیطان، اور تیری خواہشات ہیں، اور تیرا دنیا میں غور وفکر کرنا، اور تیری جلوت میں تیرا ہم نشین انسانی شیطان ہیں اور برے دوست ہیں اور قیل قال والے لوگ ہیں۔

اے جاہل تجھے کیا ہو گیا ہے؟

یا جاهل! ما لک ولهذا ، أنت عبد نفسک ودنیاک وهواک ، أنت عبد الخلق مشرک بهم ،لأنک تراهم فی الضرر والنفع .

ترجمہ

جاہل تجھے کیا ہے اور اسے کیا ہے؟ تو تو اپنے نفس اور اپنی دنیا اور اپنی خواہشات کا بندہ ہے، تو عبد المخلوق ہے اور مخلوق کو شریک بناتا ہے کیونکہ تو نفع ونقصان کے وقت مخلوق کی طرف دیکھتا ہے۔

منافقو! توبہ کرلو

یا منافقون!توبوا من نفاقکم وارجعوا من إباقکم ،کیف تترکون الشیطان یضحک علیکم ویشتفی بکم إن صلیتم وإن صمتم فعلتم ذلک للخلق لا للحق عزّ وجلّ ، وهکذا إن تصدقتم وزکیتم وحججتم.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے منافقو! تم اپنی منافقت سے توبہ کرو اور بھاگنے سے بھی توبہ کرو، کیسے تم شیطان کو چھوڑتے ہو اور وہ تم پر ہنستا ہے۔

اگر تم نماز ادا کرو، اور اگر تم روزہ رکھو تو تم یہ سارے کام مخلوق کے لئے کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں کرتے، اور ایسا ہی تم جب صدقات دیتے ہو اور زکوۃ دیتے ہو اور تم حج کرتے ہو تو یہ بھی مخلوق کے لئے کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں کرتے۔

اے زہد کا دعوی کرنے والو!

یا مدعین الزهد بأقوالكم وأفعالكم قد تلبستم بثياب الزهاد وبواطنكم ملؤى رغبة وحسرةعلى الدنيا .

ترجمہ

اپنے اقوال وافعال کے ذریعے زہد کا دعوی کرنے والو! تم نے زاہدوں والا لباس پہن لیا ہے اور تمھارا حال یہ ہے کہ تمھارا باطن دنیا کی رغبت اور اس کی حسرت سے بھرا ہوا ہے۔

اے علم کے دعوے دارو!

یا من یدعی العلم ویطلب الدنیا من أبنائها ویذ لهم ، قد أضلک الله علی علم ، ذهبت بر کة علمک ، ذهب لبه وبقی قشره .

وانت یا من یدعی العبادة وقلبه یعبد الخلق ویخافهم ویرجوهم ، ظاهر عبادتک لله عزّ وجلّ وباطنها للخلق ، کل طلبک وهمک لما بأیدیهم من الدراهم والدینار والحطام ، ترجو حمدهم وثناء هم ، وتخاف ذمهم وإعراضهم ، تخاف منعهم وترجو عطاء هم بکثرة تمادیک وتخادعک ولین کلامک علی أبوابهم.

ترجمہ

اے وہ شخص جو علم کا مدعی ہے اور دنیاداروں سے دنیا کا طالب ہے اور ان کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھے علم کے باوجود گمراہ کر دیا ہے، تیرے علم کی برکت تجھ سے رخصت ہوگئی ہے، تیرے پاس سے علم کا مغز رخصت ہوگیا اور چھلکا باقی رہ گیا ہے

اے وہ شخص جو رب تعالیٰ کی عبادت کا دعوی کرتا ہے حالانکہ تیرا باطن تو مخلوق کی عبادت کرتا ہے، اور تو لوگوں سے امیدیں لگاتا ہے اور انہیں سے خوف رکھتا ہے، اور تیرا ظاہر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور تیرا باطن مخلوق کی عبادت کرتا ہے، تیری ہر طلب، اور تیری ہر ہر خواہش اس کو حاصل کرنے کی ہے جن لوگوں کے ہاتھ میں درہم دینار ہیں، تو لوگوں سے تعریف کی امیدیں لگاتا ہے، اور ان کی مذمت سے ڈرتا ہے اور ان کے اعراض سے تو خوف کھاتا ہے اور انہیں کی عطا کی امید لگاتا ہے اور ان کے منع کرنے سے خوف کھاتا ہے، اور ان کے دروازوں پر جا کر تو نرم نرم گفتگو کرتا ہے۔

جاہل کو علم کی ضرورت کیوں نہیں ہے؟

کل جاهل بالعلم مستغنٍ برأيه قابلٌ کلام نفسِه وهواه وشیطانه، فهو عبد إبلیس تابع له قد جعله شیخه .یا جهالاً ویا منافقین ؛ ما أظلمَ قلوبَکم .وما أنتنَ روائحَکم .وما أکثرَ لقلقةَ ألسنتکم.توبوا من جمیع ما أنتم

www.waseemziyai.com

فیه.

ترجمہ

ہر وہ شخص جو علم سے جاہل ہے وہ اپنی رائے کو ہی کافی جانتا ہے، اور اپنے نفس کے کلام اور اپنی ہوس اور اپنے شیطان کی باتوں کو قبول کرتا ہے، اور ایسا بندہ حقیقت میں شیطان کا بندہ ہے، اور اسی کا پیروکار ہے اور اس کو اپنے شیخ بنائے ہوئے ہے۔

اے جاہلو! اے منافقو! تم نے اپنے قلوب پر ظلم کیا ہے اور تم نہایت ہی بدبودار ہو گئے ہو، اور تم توبہ کرو ہر اس چیز سے جس میں تم مبتلاء ہو گئے ہو۔

چار چیزوں کی وجہ سے تمھارا دین تم سے رخصت ہو گیا

لا تكونوا من الذين إذا وُعِظوا لم يتعظوا ، وإذا سمعوا لم يعملوا . ذهاب دينكم بأربعة أشياء :الأول :أنكم لا تعملون بما تعلمون. الثاني :أنكم تعملون بما لا تعلمون. الثالث :أنكم لا تتعلمون ما لا تعلمون ..فتبقون جهالاً. الرابع :أنكم تمنعون الناس من تعلُّم ما لا يعلمون.

ترجمہ

تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ کہ جن کو نصیحت کی جائے تو وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے، اور جب وہ سنتے ہیں تو عمل نہیں کرتے، تمھارا دین تم سے چار چیزوں کی وجہ سے رخصت ہو گیا۔ ☆......پہلی وجہ: تم جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل نہیں کرتے۔

☆......دوسری وجہ: تم اس پر عمل کرتے ہو جو تم جانتے نہیں ہو۔

☆......تیسری وجہ: بے شک تم وہ سیکھتے بھی نہیں ہو جو تم نہیں جانتے۔

☆......چوتھی وجہ: بے شک تم لوگوں کو بھی منع کرتے ہو کہ وہ جو کچھ نہیں جانتے کہ اس کو سیکھ لیں۔

دعوی کیا ہے اور دلیل کیا ہے؟

قولك :لا إله إلا الله دعوى ، وتوكلك عليه وثقتك به وإعراض قلبك عن غيره بينة .

يا كذابين اصدقوا ، يا هاربين من مولاهم ارجعوا ، اقصدوا بقلوبكم باب الحق عزّ وجلّ وصالحوه واعتذروا إليه.

ترجمہ

تمھارا (لا الہ الا اللہ) کہنا ایک دعوی ہے اور اس کی ذات پر بھروسہ کرنا، اور اسی پر اعتماد کرنا، اور اپنے دل کو صرف اسی کی جانب متوجہ رکھنا اس دعوی کی دلیل ہے۔ اے جھوٹو! سچ بولو، اپنے مولا تعالی سے بھاگنے والو! اپنے رب تعالی کی بارگاہ کی جانب واپس آ جاؤ، اور اس سے صلح کر لو اور اس کی بارگاہ سے معافی مانگو۔

اللہ تعالی کے دشمنوں کی مشابہت اختیار نہ کرو

يا قوم إذا حضرتم مجالس الذكر تحضرونها للفرجة لا للمداومة تعرضون عن وعظ الواعظ وتحفظون عليه الخطأ والزلل وتستهزئون وتضحكون وتلعبون .توبوا من هذا ، لاتتشبهوا بأعداء الله عزّ وجلّ

www.waseemziyai.com

وانتفعوا بما تسمعون.

ترجمہ

اے قوم! جب تم ذکر کی مجالس میں آتے ہو تو تم اس نیت کے ساتھ آتے ہو کہ طبیعت ہشاش بشاش ہو جائے تم ذکر پر ہمیشگی اختیار کرنے کے لئے نہیں آتے، تم واعظ کے وعظ سے منہ پھیر لیتے ہو، اور واعظ سے جو غلطی سرزد ہو جائے بس وہی یاد کر لیتے ہو اور تم مذاق اڑاتے ہو اور ہنستے ہو اور کھیلتے ہو۔ توبہ کرو اس حرکت سے، اور اللہ تعالی کے دشمنوں کی مشابہت اختیار نہ کرو، جو کچھ تم سنتے ہو اس سے نفع اٹھاؤ۔

تم تو حساب و کتاب کو بھول چکے ہو

قد غفلتم كأنكم لا تموتون وكأنكم يوم القيامة لا تحشرون وبين يدى الحق لا تحاسبون وعلى الصراط لا تجوزون نهذه صفاتكم وأنتم تدعون الإسلام والإيمان هذا القرآن والعلم حجة عليكم إذا لم تعملوا بهما.

ترجمہ

تم تو اس طرح غافل ہو گئے گویا کہ تم نے مرنا ہی نہیں ہے، اور گویا کہ تم نے قیامت کے دن اٹھنا ہی نہیں ہے، اور گویا کہ تم نے اللہ تعالی کے سامنے حساب ہی نہیں دینا، اور تم نے پل صراط سے گزرنا نہیں ہے، اور یہ تمھاری صفات ہیں اور تم اسلام وایمان کا دعوی کرتے ہو، یہی قرآن اور علم تمھارے خلاف گواہی دے گا اگر تم نے ان پر عمل نہ کیا تو۔

اے بتوں کے پجاری!

يا عابد صنم الرياء ما تشم قرب الله عزّ وجلّ لا دنيا ولا آخرة، يا مشركاً بالخلق مقبلاعليهم بقلبه، أعرض عنهم فليس منهم ضرر ولا نفع ولا عطاء ولا منع، لا تدعى توحيد الله عزّوجلّ مع الشرك الملازم لقلبك.

ترجمہ

اے ریاکاری کے بتوں کے پجاری! تجھے دنیا اور آخرت میں اللہ تعالی کے قرب کی خوشبو تک نہیں آئے گی، اے مخلوق کو اللہ تعالی کا شریک ٹھہرانے والے اور مخلوق کی طرف دل سے متوجہ ہونے والے مخلوق سے منہ موڑ لے، یہ نہ تجھے نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان دے سکتے ہیں، اور یہ نہ ہی تجھے کچھ دے سکتے ہیں اور نہ ہی تجھے کچھ ملتا ہوا روک سکتے ہیں۔ جب تک تیرے دل میں شرک ہے تب تک تو اپنے توحید کا دعوی نہ کر۔

تو جاہل ہے

لا أفكر بحمدك ولا ذمك، بعطائك ومنعك، بخيرك وشرك، بإقبالك وإدبارك. أنت جاهل والجاهل لا يُبالى به، إذا أفلحتَ وعبدتَ الله عزّ وجلّ كانت عبادتك مردودة عليك، لأنهاعبادة مقرونة بالجهل، والجهل كله مفسدة، لا فلاح لك حتى تتبع الكتاب والسنة.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

کوئی میری تعریف کرے یا مذمت مجھے کوئی فکر نہیں ہے، تو مجھے کچھ دے نہ دے مجھے کوئی فکر نہیں ہے، تیرے خیر اور تیرے شر سے مجھے کوئی فکر نہیں ہے، تو میرے پاس آیا نہ آ مجھے کوئی فکر نہیں ہے، تو جاہل ہے اور جاہل کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی، تیری عبادت مردود کر دی جائے گی، اس لئے کہ تیری عبادت تو جہالت کے ساتھ ہے، اور جہالت تو خرابی کا باعث ہے، تو تو اس وقت تک کامیاب نہیں ہوگا جب تک کتاب وسنت کی پیروی نہ کرے۔

تجھے اس علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے

يا من يدعي العلم! لا عبرة بعلمك من غير عمل ، ولا عبرة بعلمك من غير إخلاص ، لأنه جسد بلا روح . علامة إخلاصك أنك لا تلتفت إلى حمد الخلق ولا إلى ذمهم ، ولا تطمع فيمافي أيديهم ، بل تعطي الربوبية حقها .

ترجمہ

اے علم کے دعوے کرنے والے! جب تک تو علم پر عمل نہیں کرے گا تیرے علم کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اور جب تک تیرے عمل میں اخلاص نہیں ہے تو تیرے عمل کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے، یہ ایسا ہے جیسے بغیر روح کے جسم ہو، تیرے اخلاص کی نشانی یہ ہے کہ تو مخلوق کی طرف سے تعریف و مذمت کا خواہاں نہ ہو، اور جو کچھ ان کے پاس مال و دولت ہے اس کی طرف بھی نظر نہ کر بلکہ تو نے اللہ تعالیٰ کو رب مانا ہے تو اس کا حق ادا کر۔

نویں فصل

اہل خانقاہ کو پیغام

اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے والا

اللهم تب عليّ وعليهم وخلصهم من ذم النفاق وقيد الشرك ، اعبدوا الله عزّ وجلّ واستعينوا على عبادته بكسب الحلال ، إن الله عزّ وجلّ يحب عبداً مؤمناً مطيعاً آكلاً من حلاله ، يحب من يأكل ويعمل ، ويبغض من يأكل ولا يعمل ، يحب من يأكل بكسبه ويبغض من يأكل بنفاقه وتوكلو على الخلق ، يحب الموحد له ويبغض المشرك به .

ترجمہ

اے اللہ! میری توبہ اور ان کی توبہ قبول فرما۔ اور ان کو منافقت کی برائی سے بچالے، اور شرک کی قید سے آزادی عطا فرما۔

اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور اس کی عبادت کرنے کے لئے رزق حلال کماؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو پسند

www.waseemziyai.com

فرماتا ہے جو اس کا فرمانبردار ہو اور حلال کھانے والا ہو، اور اسے بھی پسند فرماتا ہے جو حلال کھائے اور اپنے خود کمائے، اور اس کے ساتھ نفرت رکھتا ہے جو کھائے تو سہی مگر کمائے نہ۔ اور ہر اس شخص کے ساتھ محبت فرماتا ہے جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے، اور ہر اس شخص کے ساتھ نفرت فرماتا ہے جو نفاق کی کمائی سے کھائے، اور لوگوں پر بھروسہ کر کے بیٹھا رہے، اور اللہ تعالی اس شخص کے ساتھ بھی محبت فرماتا ہے جو اس کی توحید کی گواہی دیتا ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ بغض رکھتا ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرے۔

لوگوں کا مال کھانے والو!

یا طالبَ الدنیا بنفاقه افتح یدک فما تری فیها شیئاً ، ویلک زهدت فی الکسب وقعدت تأکل أموال الناس بدینک .الکسب صنعة الأنبیاء جمیعهم ، ما منهم إلا من کان لو صنعة.

ترجمہ

اپنی منافقت کے ساتھ دنیا کا مال کھانے والو! اپنا ہاتھ کھول کر دیکھو تم کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا، ہلاکت ہو تمھارے لئے تم نے صرف کمانے سے زہد اختیار کیا ہوا ہے اور تم گھر فارغ بیٹھ گئے ہو تا کہ تم اپنا دین بیچ کر لوگوں کا مال کھاتے رہو، حلانکہ کمانا یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے اور کوئی بھی اللہ تعالی کے نبی ﷺ ایسے نہ تھے جو صنعت نہ جانتے ہوں۔

جاہل اور دنیا پرست پیر سے بچو

اصحب من یعاونک علی جهاد نفسک لا من یعاونها علیک ، إذا صحبت شیخاً جاهلاً منافقاً صاحب طبع وهوی کان معاوناً لها علیک ، الشیوخ لا یُصحبون للدنیا بل یصحبون للآخرة، إذا کان الشیخ صاحب طبع وهوی صُحِب للدنیا ، وإذا کان صاحب قلب صُحِب للآخرة.

ترجمہ

تو اس شیخ کی خدمت میں رہ جو تیرے نفس کے خلاف تیری مدد کرے نہ کہ تیرے خلاف تیرے نفس کی مدد کرے، جب تو کسی جاہل اور منافق اور خواہشات کی پیروی کرنے والے شیخ کے پاس بیٹھے گا تو وہ تیرے نفس کی مدد کرے گا نہ کہ تیری، مشائخ کرام کی صحبت اس لئے اختیار کی جاتی ہے تا کہ وہ دنیا کی محبت دل سے نکال کر آخرت کی محبت پیدا کریں، جب شیخ ہی دنیا پرست ہو تو وہ دنیا کی محبت ہی دل میں ڈالے گا، جب شیخ صاحب کا دل ہو گا تو اس کی صحبت سے آخرت کی محبت دل میں آئے گی۔

بیعت شیخ لازم ہے

إن أردت الفلاح فاصحب شیخاً عالماً بحکم الله عزّ وجلّ یعلمک ویؤدبک ویعرفک الطریق إلی الله عزّ وجلّ المرید لا بد له من قائد ودلیل ، لأنه فی برّیة فیها عقارب وحیات وآفات وعطش وسباع مهلکة ، فیحذره من هذه الآفات ویدله علی موضع الماء والأشجار المثمرة ، فإذا کان وحده من غیر دلیل وقع فی أرض مسبعة وعرة کثیرة السباع والعقارب والحیات والآفات ،یا مسافراً فی طریق الدنیا لا تفارق القافلة والدلیل والرفقاء ، وإلا ذهب منک مالک وروحک، وأنت یا مسافراً فی طریق الآخرة ،کن أبداً مع الدلیل إلی أن یوصلک إلی المنز ل.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اگر تو کامیابی چاہتا ہے تو کسی عالم شیخ کی خدمت میں بیٹھ، اللہ تعالی کے حکم کے ساتھ۔ وہ تجھ کو علم سکھائے گا، اور وہ تجھے ادب سکھائے گا، اور تجھے حق تعالی کا راستہ دکھائے گا، مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ قائد و رہنماء تلاش کرے، اسلئے کہ وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں بچھو، سانپ، اور آفات اور پیاس ہے اور درندے ہیں جو اس کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ شیخ کامل اس کو ان آفات سے بچائے گا اور اس کو ایسی جگہ لے جائے گا جہاں پانی بھی ہوگا اور سایہ دار درخت اور پھل دار درخت بھی ہوں گے۔

اگر یہ اکیلا چلے گا تو ایسی جگہ جا گرے گا جہاں درندے ہیں اور بچھو اور سانپ ہیں اور آفات ہی آفات ہیں، اے دنیا کے راستے کے مسافر! تو قافلہ سے الگ نہ ہو اور رہنماء اور رفقاء کو نہ چھوڑ، ورنہ تیرا مال اور تیری روح ضائع ہو جائے گی، اے آخرت کے راستے کے مسافر! تو ہمیشہ اپنے رہنما کے ساتھ چل، جو تجھے تیری منزل تک پہنچا دے۔

فائدہ:

اس عبارت سے واضح ہوا کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک پیر کی بیعت ہونا ضروری ہے ورنہ انسان گمراہ ہو جاتا ہے اور راہ راست سے ہٹ جاتا ہے۔

علماء سو اور دنیا پرست گدی نشینوں سے خطاب

هذا النفاق إلى متى يا علماء ويا زهاداكم تنافقون الملوك والسلاطين حتى تأخذوا منهم حطام الدنيا وشهواتها ولذاتها ،أنتم وأكثر الملوك فى هذا الزمان ظلمة وخونة فى مال الله عزّوجلّ وفى عباده.

ترجمہ

اے علماء اور اے پیرو! تم کب تک اس منافقت سے کام لیتے رہو گے؟ تم کب تک بادشاہوں اور حکمرانوں کے ساتھ منافقت سے مال بٹورتے رہو گے اور اپنی لذات و شہوات کو پورا کرتے رہو گے؟ اس زمانے میں اکثر بادشاہ اور حکمران ظالم ہیں اور اللہ تعالی کے مال اور اس کے بندوں کے معاملے میں خیانت کرنے والے ہیں۔

جیسا مرید اندھا ہے ویسا ہی شیخ اندھا ہے

أنت ميت القلب وصحبتك أيضاً لموتى القلوب ، أنت قبر تأتي قبراً مثلك ، ميت تأتي ميتاً مثلك ، أنت زَمِنٌ يقودك زَمِنٌ مثلك ، أعمى يقودك أعمى مثلك .اصحب المؤمنين الموقنين الصالحين ، واصبر على كلامهم واقبله واعمل به وقد أفلحت.

ترجمہ

تیرا بھی دل مردہ ہے اور جن کی صحبت تو نے اختیار کی ہے وہ بھی مردہ دل ہیں، تو خود بھی ایسا جیسے قبر میں پڑا ہوا اور تو جن کے پاس آتا ہے وہ بھی ایسے ہیں، تو خود مردہ ہے اور تو جن کے پاس بیٹھتا ہے وہ بھی مردہ ہیں تیری طرح، تو جیسا ہے تیرے امام بھی ویسے ہیں، تو بھی اندھا ہے اور تیرا ہاتھ پکڑنے والے بھی اندھے ہیں۔ تیرے لئے لازم ہے کہ تو صاحب ایقان اور نیک دل مومن کے ساتھ بیٹھ

www.waseemziyai.com

6
6

اوران کے کلام پر صبر کر، اوران کی ہر ہر بات کو تسلیم کر، اوراس پر عمل کر تب تو کامیاب ہوگا۔

اب عمل کی طرف توجہ دے

کم تتعلم ولا تعمل. اطوِ ديوان العلم ثم اشتغل بنشر ديوان العمل مع الإخلاص وإلا فلافلاح لک ، تتعلم العلم فحسب ، أنت مجترٍ على الحق عزّ وجلّ بأفعالک ، قد ألقيت جلباب الحياء من عينيک وقد جعلته اهون الناظرين إليک،أنت آخذ بهواک ومتحرک بهواک فلا جرم يهلكک هواک ، استح من الله عزّ وجلّ فى جميع أحوالک واعمل بحكمه.

ترجمہ

کب تک تو عمل کو ترک کر کے صرف علم حاصل کرتا رہے گا؟ تو علم کے دفتر کو بند کر کے عمل کی طرف توجہ دے اوراس میں اخلاص پیدا کر، وگرنہ تجھے کامیابی حاصل نہیں ہوگی، تحقیق تو نے اپنی آنکھوں سے حیاء کی چادر اتار دی ہے اور تو نے دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا اللہ تعالی کو جان لیا ہے (نعوذ باللہ) تو اپنی خواہشات کی پیروی کررہا ہے، اور اپنی خواہش کے ساتھ ہر حرکت کرتا ہے، اور یقیناً یہی چیز تجھے ہلاک کردے گی، تو اللہ تعالی سے حیا کر اپنے تمام افعال اور اپنے تمام احوال میں، اوراس کے حکم پر عمل کر۔

خواہش پرست پیر کو خطاب

يا غلام!أنت نفس وطبع وهوى ، تقعد مع النسوان الأجانب والصبيان ثم تقول: لا أبالي، كذبت .لا يوافقک الشرع ولا العقل ، تضيف ناراً إلى نار ، حطباً إلى حطب ، فلا جرم يشتعل دار دينک وإيمانک.

ترجمہ

اے لڑکے! تو نفس، ہوس اور خواہشات کا پیروکار ہے، تو اجنبی عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اور تو یہ بھی کہتا ہے کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، (یعنی تو عورتوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اور تو اس پر یہ بھی کہتا ہے کہ میں اگرچہ عورتوں کے ساتھ بیٹھتا ہوں مگر کچھ بھی نہیں ہوتا ہے یعنی گناہ کی طرف مائل نہیں ہوتا ہوں) تو جھوٹ کہتا ہے۔ نہ تو شریعت تیری موافقت کرتی ہے اور نہ عقل، تو ایک آگ سے دوسری آگ کی طرف چلا جاتا ہے، ایک لکڑیوں کے گٹھے سے دوسرے گٹھے کی طرف چلا جاتا ہے، (یعنی تو لکڑیاں اور آگ جمع کررہا ہے) یقیناً تیرے ایمان اور تیرے دین کا گھر جل کر راکھ ہو چکا ہے۔

نوٹ: آجکل یہ مسئلہ بہت عام ہو چکا ہے کہ مریدہ اپنے پیر سے پردہ نہ کرے کیونکہ وہ شیخ ہے تو شیخ سے پردہ شرعا معاف ہے، نعوذ باللہ من ذلک۔ ایسے ایسے گمراہ پیر نکل آئے ہیں جو قوم کی عزت سے کھیلتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل حق ظاہر کرتے ہیں لیکن ہیں وہ چور۔ اللہ تعالی ہماری اہل سنت کو ان کے شر سے محفوظ فرمائے۔

www.waseemziyai.com

دسویں فصل

اساتذہ کا ادب

علم اور علماء کرام کی خدمت کر

اخدم العلم والعلماء العمال واصبر علی ذلک ، إذا صبرت علی خدمة العلم أولاً لا بد أن یخدمک ثانیاً .إذا صبرت علی خدمة العلم أعطیت فقه القلب ونور الباطن.

ترجمہ

علم اور باعمل علماء کرام کی خدمت کر، اور اس پر صبر بھی کر، جب تو علم کی طلب میں صبر سے کام لے گا تو یہی علم تیری خدمت کروائے گا، جب تو علم کے حصول میں صبر سے کام لے گا تو تجھے دل کی فقاہت اور نور باطن سے نوازا جائے گا۔

استاد کا ادب واحترام لازم ہے

أحسن أدبک بین یدی معلمک ، ولیکن صمتک أکثر من نطقک فإن ذلک سبب لتعلمک وقربک إلی قلبه حسن الأدب یقربک وسوء الأدب یبعدک ، کیف یحسن أدبک وأنت لا تخالط الأدباء ،کیف تتعلم وأنت لا ترضی بمعلمک ولا تحسن ظنک فیه.

ترجمہ

اپنے استاد محترم کے سامنے ادب کے ساتھ رہ، اور استاد کے سامنے تیرے بولنے سے تیرا خاموش رہنا زیادہ بہتر ہوگا، جب تو اس پر عمل کرے گا تو تجھے علم بھی آئے گا اور تو استاد کے دل کے قریب بھی ہوگا، استاد کا ادب تجھے اس کے قریب جبکہ اس کی بے ادبی تجھے اس سے دور کر دے گی، تجھے ادب کی دولت کیسے حاصل ہوگی جبکہ تو اساتذہ کے پاس جا کر بیٹھتا نہیں ہے، تو کیسے علم سیکھے گا تو اپنے استاد سے راضی نہیں ہوتا اور اپنے استاد سے حسن ظن نہیں رکھتا۔

تم علماء کے ملفوظات کی توہین نہ کرو

لا تستهینوا بکلمات الحکماء والعلماء ، فإن کلامهم دواء ، وکلماتهم ثمرة وحی الله عزّوجلّ ، لیس بینکم نبی موجود بصورة حتی تتبعوه ، فإذا تبعتم المتبعین للنبی ، المحققین فی اتباعه، فکأنما قد اتبعتموه.

ترجمہ

تم علماء کرام اور حکماء کے کلمات کی توہین نہ کرو، بے شک ان کا کلام تو دواء ہے، اور ان کے کلمات اللہ تعالیٰ کی وحی کے ثمرات ہیں، اب تمھارے درمیان بظاہر کوئی بھی نبی موجود نہیں ہیں کہ تم ان کی اتباع کر سکو۔ پس جب تم انہی علماء کرام کی اتباع کرو گے جو رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والے ہیں تو گویا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی ہی اتباع کی ہے۔

www.waseemziyai.com

علماء کرام کے بے ادب منافق ہیں

یا منافق إطهر الله عزّ وجلّ الأرض منک ، ما یکفیک نفاقک حتی تغتاب العلماء والأولیاء والصالحین بأکل لحومهم، أنت وإخوانک المنافقون مثلک ، عن قریب تأکل الدیدان ألسنتکم ولحومکم وتقطعکم وتمزقکم ، والأرض تضمکم فتسحقکم وتقلبکم. لا فلاح لمن لا یحسن ظنه بالله عزّ وجلّ وبعباده الصالحین ویتواضع لهم .

ترجمہ

اے منافق! (اللہ تعالیٰ تجھ کو موت دے کر زمین کو پاک فرمائے) کیا تجھے تیرا نفاق کافی نہیں تھا کہ تو نے علماء کرام اور اولیاء عظام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی غیبت کر کے ان کا گوشت کھانا شروع کر دیا ہے، تو اور تیرے بھائی جو منافق ہیں عنقریب تمھاری زبانوں، اور تمھارے گوشت اور تمھارے ایک ایک ذرے کو کو قبر کے کیڑے کھائیں گے، اور زمین تم کو اپنے اندر نگل لے گی، وہ شخص کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے بارے میں حسن ظن نہ رکھے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے سامنے عاجزی نہ کرے۔

اب وہ لوگ غور کریں جو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے خلاف بدزبانیاں کرتے رہتے ہیں، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں کہ ایسا بندہ کامیاب نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے بارے میں حسن ظن نہ رکھے۔ اور حضرت سیدنا الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ تو دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ علماء اور اولیاء اللہ کے بے ادب مر جائیں اور زمین گستاخوں سے پاک ہو جائے۔

علم حاصل کرو اور اس میں اخلاص پیدا کرو

یا غلام إتعلم العلم وأخلص حتی تخلص من شبکة النفا ق، وقَیده ، اطلب العلم لله عزّ وجلّ لا لخلقه ولا لدنیا .علامةُ طلبک العلم لله عزّ وجلّ خوفُک ووجلُک منه عند مجیء الأمروالنهی ، وتتواضع للخلق من غیر حاجة إلیهم لا طمعاً فیما فی أیدیهم.

ترجمہ

اے لڑکے! تو علم حاصل کر اور اس میں اخلاص پیدا کر، تاکہ تو نفاق کے جال سے آزادی پائے، اور پھر اس علم کو قابو کر، اور تو علم اللہ تعالیٰ کے لئے حاصل کر، نہ کہ دنیا اور مخلوق کے لئے، تیرے اللہ تعالیٰ کے لئے علم حاصل کرنے کی نشانی یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور کانپتا رہے جب تو اس کا حکم اور اس کی نہی دیکھے، اور مخلوق کے لئے عاجزی بھی بغیر لالچ کے کر۔

جاہل استاد کو تنبیہ

یا جاهل تعلم من جهلک. إنک قد ترکت التعلم واشتغلت بالتعلیم، لا تتعب ،ما یجیء منک شیء ، ولا یفلح علی یدیک أحد ، لأن من لا یحسن أن یکون معلم نفسه ، فکیف یکون معلم غیره .

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے جاہل! تو علم سیکھ اور اپنی جہالت کو دور کر، یقیناً تو نے خود علم حاصل کرنا ترک کر کے دوسروں کو سیکھانا شروع کر دیا ہے، تو تھکا نہیں ہے؟ تجھے کچھ بھی نہیں آتا، اور تیرے ہاتھ پر کوئی ایک شخص بھی کامیاب نہیں ہوا، جو شخص اپنے آپ کا استاذ نہیں بن سکا وہ دوسروں کو کیا سکھا سکے گا۔

جاہل اور عالم کی عبادت کا فرق

والجاهل لا تسوى عبادته شيئاً بل هو في فساد كلي وظلمة كلية ، والعلم أيضاً لا ينفع إلا بالعمل به ، والعمل لا ينفع إلا بالإخلاص فيه ، كل عمل بلا إخلاص لا ينفع ولا يقبل من عامله .إذا علمت ولم تعمل كان العلم حجة عليك .

ترجمہ

جاہل کی عبادت کسی کام کی نہیں ہے، بلکہ اس کا عبادت کرنا بھی سراسر خرابی ہے، اور علم بھی نفع نہیں دیتا جب اس پر عمل نہ ہو، اور عمل بھی نفع نہیں دیتا جب تک اس میں اخلاص نہ ہو، ہر عمل جو بغیر اخلاص کے ہو وہ نفع نہیں دیتا اور وہ عمل اس عامل سے قبول بھی نہیں کیا جاتا۔ جب تو علم حاصل کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو وہی علم تیرے خلاف حجت ہوگا۔

سیکھ، عمل کر اور سیکھا

تعلّم واعمل وعلم ،فإن ذلك مجمع لك الخير ،إذا سمعت كلمة من العلم وعملت بها وعلمتها غيرك، كان لك ثوابان :ثواب العلم وثواب التعليم .الدنيا ظلمة والعلم نور فيها .

ترجمہ

تو علم سیکھ اور اس پر عمل کر اور دوسروں کو سیکھا، یقیناً تیرے لئے یہ خیر کا مجمع ہے، جب تو کوئی علم کا کلمہ سنے تو لازم ہے تجھ پر کہ تو اس پر عمل کر اور عمل کرنے کے بعد دوسروں کو سیکھا، اگر تو نے ایسا کر لیا تو تیرے لئے دو اجر ہیں: ایک تو علم سیکھنے کا دوسرا علم سیکھانے کا، کیونکہ یہ دنیا تو ظلمت ہی ظلمت ہے اور علم اس میں نور کا سبب ہے۔

اے علم کے دعوے دار!

يا من يدعي العلم الا تأخذ من يد نفسك وطبعك وشيطانك .لا تأخذ من يد وجودك ،لاتأخذ من يد ريائك ونفاقك ، زهدُك ظاهر ، ورغبتُك باطن ، هذا زهد باطل ، أنت معاقب عليه .تدلس على الحق عزّ وجلّ ، وهو يعلم ما في خلوتك وما في جلوتك وما في قلبك .ليس عنده خلوة ولا جلوة ولا ستر ، قل :واحياءاه .واويلاه .وافضيحتاه.فكيف يطلع الحق عزّ وجلّ على جميع أفعالي في ليلي ونهاري وهو ناظر وأنا لا أستحي من نظره.

ترجمہ

اے علم کے دعوے دار! تو اپنے نفس، اور اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کی فرمانبرداری نہ کر، اور تو اپنے وجود کی پیروی نہ کر،

www.waseemziyai.com

اور تو ریا کاری اور نفاق سے کام نہ لے، تیرا زہد وہی جو ظاہر میں نظر آتا ہے، حالانکہ تیرا باطن دنیا کی محبت سے معمور ہے، اس پر تجھے سزا بھی ہوگی، کیا تو اپنے خیال میں اللہ تعالی کو فریب دینا چاہتا ہے حالانکہ وہ تو تیری خلوت وجلوت سب کو جانتا ہے، اور جو کچھ تیرے دل میں ہے اللہ تعالی اس کو بھی جانتا ہے، تیری خلوت اور جلوت کچھ بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔تو یہ کہہ: ہائے حیاء۔۔ہائے ہلاکت۔۔ہائے ذلت ۔۔اللہ تعالی تو میرے رات ودن کے تمام افعال پر مطلع ہے مگر میں ہوں کہ مجھے اس سے حیا نہیں آتی۔

دین کے خدام کی خدمت کر

ويحك .تدعي العلم وتفرح فرح الجها ل وتغضب كغضبهم ، فرحك بالدنيا وإقبال الخلق عليك ينسيك الحكمة ويقسي قلبك .إن كان ولا بد من الفرح فافرح إذا كان دنيا وبذلتها في طاعة الله عزّ وجلّ ، تنفع بها خدا م الحق عزّ وجلّ وتعينهم على طاعاتهم.

ترجمہ

افسوس ہے تجھ پر۔تو علم کا دعوی کرتا ہے اور حال تیرا یہ ہے کہ تو جاہلوں کی طرح خوش ہوتا ہے اور ان کی طرح لڑائی کرتا ہے، اور تو دنیا اور مخلوق کے اپنی طرف متوجہ ہونے پر خوش ہوتا ہے، اسی چیز نے تجھے حکمت بھلادی ہے اور تیرے دل کو سخت کر دیا ہے۔

اگر تو دنیا پر خوش ہونا چاہتا ہے تو تیرے لئے لازم ہے کہ تو اس مال کو اللہ تعالی کی اطاعت میں خرچ کر، اور اس کے ساتھ تو دین کے خادموں کو نفع پہنچا اور ان کی طاعات پر مدد کر۔

ہر عالم سے بڑا عالم موجود ہے

يا غلام!أنت فارغ من الآخرة ملآن بالدنيا ، ويغمني حالك ويغمني فراقك للصالحين وترك مجالستهم واستغناؤك بالدنيا ، أما علمت أن من استغنى برأيه ضل ،ما من عالم إلا ويحتاج إلى زيادة علم ، ما من عالم إلا وغيره أعلم منه.

ترجمہ

اے لڑکے! تو آخرت سے بالکل فارغ ہوگیا ہے اور دنیا میں مصروف ہوگیا ہے، تیرا حال مجھے غمناک کرتا ہے اور تیرا اللہ تعالی کے نیک بندوں سے دور ہو جانا بھی مجھے پریشان کر دیتا ہے، اور ان کی مجلس کو ترک کر دینا اور تیرا دنیا میں مشغول ہو جانا بھی مجھے پریشان کرتا ہے۔کیا تو نہیں جانتا کہ جو شخص اپنی رائے کو ہی کافی سمجھتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے، کوئی بھی ایسا عالم نہیں ہے جو اپنے سے بڑے عالم کا محتاج نہ ہو، اور اسی طرح کوئی بھی ایسا عالم نہیں ہے کہ اس سے بڑا عالم نہ ہو۔

دنیا پرست عالم کا حال

يا عالماً!لا تدنس علمك عند أبناء الدنيا ، لا تبع عزيزاً بذليل ، العزيز العلم ، والذليل ،هو الذي في أيديهم من الدنيا ، الخلق لا يقدرون أن يعط و ما ليس لك مقسو م.

ترجمہ

اے عالم! تو اپنے علم کو دنیاداروں کے پاس لے جا کر ذلیل نہ کر، عزت والی چیز کو ذلیل کے بدلے نہ بیچ، کیونکہ علم عزت والا ہے اور جو

www.waseemziyai.com

دولت ان کے پاس ہے وہ ذلیل ہے، ساری مخلوق مل کر بھی اگر تجھے وہ دینا چاہیں جو تیری قسمت میں نہیں ہے تو تجھے کبھی بھی نہیں دے سکتے۔

خوشامدی علماء اور دنیا پرست مشائخ کے نام

یا غلام!لو كان عندك ثمرة العلم وبركته لما سعيت إلى أبواب السلاطين في حظوظ نفسك وشهواتها ، العالم لا رجلين له يسعى بهما إلى أبواب الخلق ، والزاهد لا يدين له يأخذ بهما أموال الناس ، والمحب لله عزّ وجلّ لا عينين له ينظر بهما إلى غيره ،لا تكبر في عيني رأسه الدنيا.

ترجمہ

اے لڑکے!اگر تیرے پاس علم کا ثمرہ اور اس کی برکت ہوتی تو تو کبھی بھی اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے بادشاہوں کے دروازے پر نہ جاتا، کیونکہ عالم کے پاس وہ پاؤں ہی نہیں ہوتے جن کے ساتھ وہ چل کر حکمرانوں کے دروازے پر جائے، اور زاہد کے پاس ایسے ہاتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ وہ دنیاداروں سے مال لے، اور اللہ تعالی کے عاشق کے پاس ایسی آنکھیں نہیں ہوتیں کہ جن کے ساتھ وہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھے، اور تو اپنی نگاہوں میں دنیا کو بڑا نہ جان۔

اندھا شیخ دوسروں کی کیسے رہنمائی کرے گا؟

كيف تدل عليه وأنت أعمى . كيف تقود غيرك قد أعمى هواك وطبعك ومتابعتك لنفسك ومحبتك لدنياك ورياستك وشهواتك.

ترجمہ

تو اللہ تعالی کی بارگاہ تک کیسے رسائی حاصل کرے گا حالانکہ تو اندھا ہے، تو دوسروں کی رہنمائی کیسے کرے گا حالانکہ تجھے تیری خواہشات اور طمع، اور تیرے نفس، اور تیری دنیا کی محبت اور ریاست کے لالچ نے تجھے اندھا کر دیا ہے۔

کب تک علم اور علماء کرام کی طلب میں رہنا چاہئے؟

ويلك امشِ في طلب العلم والعلماء العمال حتى لا يبقى مشيٌ ، امش حتى لا تطاوعك ساقاك.

ترجمہ

ہلاکت ہے تیرے لئے ،تو علم اور علماء کرام کی طلب میں چلتا رہ، یہاں تک کہ تجھ سے چلنا ہی باقی نہ رہے، اور اتنا چل کہ تیری پنڈلیاں تیرا ساتھ دینا چھوڑ جائیں۔

جو شخص علماء کرام کی صحبت سے بھاگتا ہے

من لا يرى المفلح لا يفلح ، من لا يصحب العلماء العمال لا دليل له لا أصل له، اصحبوا من له صحبة مع الحق عزّ وجلّ.

ترجمہ

جو شخص کسی کامیاب کے پیچھے نہیں چلتا وہ کامیابی حاصل نہیں کرسکتا، جو باعمل علماء کرام کی صحبت اختیار نہیں کرتا اس کے پاس نہ تو کوئی دلیل ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی اصل۔ تم اس شخص کی صحبت میں بیٹھو جو حق تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہے۔

www.waseemziyai.com

مضامین

مختلف علماء کرام و دانشوران امت کے مضامین جن میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے نقل کیے جائیں گے اللہ تعالی ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کے توسل سے حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.waseemziyai.com

شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اور احیائے دین

امام ابوحامد محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ علمی دنیا کا وہ محترم نام ہے جسے سن کر بڑے بڑے کج کلاہوں کے سرخم ہو جاتے ہیں، آپ سنہ (۴۵۰ھ) میں طوس میں پیدا ہوئے، اور ہمہ تن علوم دینیہ میں متوجہ ہو گئے، جرجان میں امام ابونصر اسماعیلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بہت سے علوم ومعارف حاصل کئے، پھر امام الحرمین عبدالملک الجوینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اس دور کے مروج علوم میں مہارت حاصل کر کے یگانہ روزگار ہو گئے، امام الحرمین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رحلت کے بعد نیشاپور کے نزدیک واقع چھاونی میں پہنچ کر نظام الملک طوسی کی محفل میں شریک ہونے لگے، اور وہاں بڑے بڑے علماء کرام کا اجتماع ہوتا تھا، امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان کے ساتھ مناظرے کئے اور مدمقابل آنے والے علماء کو واضح طور پر شکست دی، یہاں تک کہ سب نے بیک زبان کہا: کہ ان کے پاس معارضہ کی زبردست طاقت اور دلائل کی فراوانی اور علم ومعرفت کی گہرائی ہے، نظام الملک نے آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو جامعہ نظامیہ بغداد میں مدرس مقرر کر دیا، ایک عرصہ تک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بغداد شریف میں جامعہ بغداد میں درس وتدریس میں مشغول رہے، یہاں تک کہ عوام وخواص کے دلوں میں آپ کی عظمت وشوکت جاگزیں ہوگئی، دور دراز سے لوگ سفر کر کے ان کے پاس آنے لگے، ان کی تصانیف اطراف عالم میں پھیل گئیں، عالم عرب اور عالم اسلام کے اولین بقائدہ جامعہ نظامیہ بغداد معلی کا مدرس ہونا ایک نوجوان کے لئے کوئی معمولی اعزاز نہیں تھا، وہ جس محفل میں بھی جاتے تو ان کو سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا تھا، مناظرے میں ان کے سامنے کوئی بھی جم کر کھڑا نہیں ہوسکتا تھا، لیکن جب انہوں نے اپنی تشخیص کی تو محسوس کیا کہ یہ سب کچھ اگرچہ حق کی حمایت اور ملت کے دفاع کے لئے کر رہا ہوں لیکن اس میں خودنمائی اور شہرت کا حصول اور مخالفین پر غلبہ پانے کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے، حالانکہ دین کی تعلیم تو یہ نہیں ہے، دین تو کہتا ہے کہ جو کچھ کرو اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے کرو، زمین میں سربلندی اور معاصرین پر بالادستی کے اسباب پس پشت ڈال دو، خواہش نفسانی کے تحت مقابلہ اور محاذ آرائی نہ کرو، بالآخر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جامعہ نظامیہ بغداد کی تدریس کرنے سے استعفی دے دیا، اور عام آدمی کے لباس میں حج کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

(الشخصیات اسوقفتنی از امام محمد سعید رمضان البوطی شہید: ۸۲تا۹۱)

یہ سنہ (۴۸۸ھ) کی بات ہے کہ اہل بغداد افسردہ اور دل گرفتہ تھے، کہ کشور علمی کا تاجدار بغداد کو چھوڑ کر جارہا ہے، لیکن اللہ تعالی کی رحمت وعنایت کا کرشمہ دیکھئے کہ اسی سال سنہ (۴۸۸ھ) میں اٹھارہ سالہ حسنی اور حسینی سید جیلانی سے چل کر بغداد میں داخل ہوتا ہے، جس کے سر پر شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا تاج سجایا جانے والا تھا، یہ تھے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالی جس ہستی سے بڑے کام لینا چاہتا ہے اسے پیدائشی طور پر غیر معمولی صلاحیتیں عطافرما دیتا ہے، شیخ الاسلام حضرت سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پیدائشی ولی تھے، رمضان المبارک کے دنوں میں اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے، بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ فرماتے تو غیبی آواز سنائی دیتی تھی، تعال الیّ یا مبارک۔ اے برکت والے میری طرف آ۔

مشہور واقعہ ہے کہ جیلان سے قافلہ کے ساتھ بغداد معلی جاتے ہوئے ڈاکوؤں نے تمام قافلے کو لوٹ لیا، ایک ڈاکو نے آپ سے

www.waseemziyai.com

پوچھا کہ آپ کے پاس بھی کچھ ہے؟ کہا: ہاں چالیس دینار ہیں۔ پوچھا کہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: میری صدری میں سلے ہوئے ہیں۔ وہ انہیں اپنے سردار کے پاس لے گیا، سردار کے کہنے پر صدری کے بخئے ادھیڑے گئے، تو واقعی چالیس دینا موجود تھے، ڈاکو حیران رہ گئے اور پوچھا کہ تم نے چھپا ہوا مال کیوں ظاہر کیا؟ فرمایا کہ میں جب اپنے گھر سے روانہ ہوا تھا تو میری والدہ نے مجھے نصیحت کی تھی کہ کبھی بھی جھوٹ نہ بولنا، اور ہمیشہ سچ بولنا، نہ جانے ان الفاظ میں کیا تاثیر تھی، کہ سب ڈاکوؤں پر رقت طاری ہوگئی، اور سوچنے لگے کہ حیف ہے ہمارے جینے پر کہ یہ نوجوان اپنی والدہ کی ہدایت نہیں بھولا اور ہم ہیں کہ اپنے خالق و مالک کے احکامات اور اس کی ہدایت کو بھولے ہیں، سب نے توبہ کی اور لوٹا ہوا تمام مال واپس کر دیا۔

(بہجۃ الاسرار لا مام شطنوفی: ۸۷)

چوتھی اور پانچویں صدی مسلمانوں کی ترقی اور عروج کا دور تھا سیاسی اقتدار اور تہذیب وتمدن میں کوئی قوم مسلمانوں کی ہمسر نہیں تھی، بغداد معلیٰ عالم اسلام کا دارالخلافتہ تھا، اسی لئے دیگر علوم وفنون کے ماہرین کی طرح شریعت وطریقت کے امام بھی بغداد میں جمع تھے، حضرت سیدنا الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ان سے نحو، ادب، فقہ، اصول فقہ، تجوید وقرات اور حدیث شریف اور تفسیر وغیرہ علوم پڑھے، اور طریقت کا فیض حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم اور حضرت قاضی ابوسعید مبارک المخرمی (مخرومی صحیح نہیں ہے) سے حاصل کیا، حضرت سیدنا شیخ ابوسعید المخرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو خرقہ خلافت بھی عطا کیا، بلکہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عبدالقادر جیلی نے مجھ سے خرقہ خلافت پہنا اور میں نے ان سے پہنا، ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے برکت حاصل کرے گا، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے سات، آٹھ سال علوم دینیہ کے حاصل کرنے پر صرف کئے، اس کے بعد پچیس سال تزکیہ باطن کے لئے عبادت وریاضت کرتے رہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرمایا کرتے تھے، میں عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں تن تنہا گھومتا رہا ہوں، اور میں مخلوق کو نہیں پہچانتا تھا اور مخلوق مجھے نہیں پہچانتی تھی، میرے پاس رجال غیب اور جنوں کی کئی جماعتیں آتی تھیں، اور میں انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچنے کا راستہ بتاتا تھا۔

(قلائد الجواہر از علامہ محمد یحیی تادفی: ۴)

اس واقعہ سے ان علماء کو سبق لینا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ انسان کے لئے درس نظامی کا پڑھ لینا اور کسی شیخ کے ہاتھ پر بیعت کر لینا ہی کافی ہے۔ اگر اتنا کافی ہوتا تو حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ پچیس سال تک عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں تن تنہا کیوں پھرتے رہے، یہی عبادت وریاضت تھی جس نے آپ کی ذات کو کندن اور آپ کے کلام کو اکسیر بنا دیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کا ایک ایک لفظ سامعین کے دل ودماغ میں اتر جاتا تھا، ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیتے تھے، حضرت سیدنا الجیلانی رضی اللہ عنہ نے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے اہل بغداد کی زندگیوں کا جائزہ لیا، تو انہیں معلوم ہوا کہ میں جس بغداد کا تصور لے کر آیا تھا، وہ تو کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا، میں نے تو سنا تھا کہ بغداد عابدوں اور زاہدوں کا شہر ہے، اس سے تو جیلان کے باشندوں کی زندگی تقوی وطہارت کے زیادہ قریب تھی، بغداد میں لوگ نماز ادا کرتے ہیں لیکن نماز ان کو گناہوں سے نہیں روکتی، روزے رکھتے ہیں لیکن روزے سے ان کو تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوتا، نیز روزہ رکھنے سے ان کو ناداروں اور فقیروں کے دکھ درد کا احساس نہیں ہوتا، یہ لوگ مال خرچ کرتے ہیں لیکن ان

www.waseemziyai.com

مقامات میں نہیں جہاں اللہ تعالی نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے، علماء کرام وعظ ونصیحت کرتے ہیں لیکن اس کا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو ہر طرف جب برائیوں کا سیلاب دیکھائی دیتا تو دل چاہتا کہ بغداد کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں اور اپنا دین وایمان بچالوں، اس کے ساتھ یہ بھی احساس ہوتا کہ میں تو بغداد اس لئے آیا تھا کہ مخلص عالم باعمل بن کر جاؤں گا، اور ابھی یہ منصوبہ پایا تکمیل تک نہیں پہنچا، کئی دفع طے کیا کہ بغداد کو چھوڑ کر چلا جاؤں، روانہ بھی ہو گئے لیکن باب الحصبہ جو کہ بغداد شریف کا ایک دروازہ ہے، کہ پاس سے گزرنے سے پہلے یہ محسوس کرتے جیسے کوئی مخفی قوت ان کو واپس کھینچ رہی ہے، ایک دفعہ تو یہ جذبہ اس قدر حاوی ہوا کہ بغداد سے پندرہ دن کی مسافت پر تستر کے علاقہ میں پہنچ گئے لیکن آپ کو یوں محسوس ہوا کہ کوئی غیبی طاقت آپ کو بغداد کی طرف دھکیل رہی ہے، اور کہہ رہی ہے کہ آپ کے ذریعے بغداد والوں کا بھلا ہوگا۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی از دکتور عبدالرزاق الکیلانی: ۱۲۲ تا ۱۱۴)

غرض یہ کہ اللہ تعالی نے آپ کو اہل بغداد اور ملت اسلامیہ کی بھلائی کے لئے تیار کیا، اسی لئے آپ نے بھی تحصیل علم اور تکمیل سلوک کے بعد بغداد ہی کو اپنا مرکز بنایا، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گیارہ سال بغداد سے باہر نوشیرواں کے محلات کے کھنڈرات میں سے بچے ہوئے ایک برج میں مقیم رہا، میرے طویل قیام کے باعث اس کا نام ہی برج عجمی پڑ گیا، ایک دن میں نے اللہ تعالی سے عہد کیا کہ میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ ہی کچھ پیوں گا جب تک مجھے کھلایا اور پلایا نہ جائے، اسی حالت میں چالیس دن گزر گئے، اس کے بعد ایک شخص آیا اور میرے سامنے کھانا رکھ کر چلا گیا، بھوک اتنی شدید تھی کہ محسوس ہوتا تھا کہ ابھی جان نکل جائے گی، لیکن میں نے اپنے رب تعالی سے کیا ہوا عہد نہیں توڑا، میرے پیٹ سے الجوع الجوع یعنی بھوک بھوک کی آوازیں آرہی تھیں، اتفاقاً حضرت سیدنا شیخ ابوسعید المخرمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا، وہ فرمانے لگے کہ یہ آوازیں کیسی آرہی ہیں؟ میں نے عرض کی کہ یہ نفس کے اضطراب کی علامات ہیں، تاہم روح اپنے رب کریم کی یاد میں محو اور پرسکون ہے۔ وہ جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ میرے پاس باب ازج میں آجاؤ، میں نے سوچا کہ نہیں جاؤں گا، اتنے میں حضرت سیدنا ابوالعباس خضر علیہ السلام تشریف لائے، اور مجھے مشورہ دیا کہ آپ شیخ کے پاس جائیں، چنانچہ میں حضرت سیدنا ابوسعید مخرمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور انہوں نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، اس کے بعد خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

(زبدۃ الاسرار شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی: ۵۰)

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار سنہ (۵۱۱ھ) میں جمعہ کے دن سیاحت سے ننگے پاؤں بغداد واپس آیا، راستے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بیمار لیٹا ہوا ہے، اور اس کا رنگ اڑا ہوا ہے، اس نے مجھے کہا: السلام علیک یا عبدالقادر! میں نے اس کے سلام کا جواب دیا تو وہ کہنے لگا کہ میرے پاس آئیں، میں اس کے پاس گیا تو کہنے لگا کہ مجھے اٹھا کر بٹھا دیں، میں نے اس کو بٹھایا تو اس کا جسم اچھا بھلا اور صورت دلکش اور رنگ چمک اٹھا، اس نے کہا: کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، وہ کہنے لگا کہ میں دین ہوں، میں موت کے کنارے پہنچ گیا تھا کہ اللہ تعالی نے مجھے آپ کے ذریعے نئی زندگی عطا فرمائی ہے، آپ محی الدین ہیں، میں نے اسے وہیں رہنے دیا اور خود جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد چلا گیا، ایک شخص نے مجھے یا سیدی محی الدین کہتے ہوئے اپنے

www.waseemziyai.com

جوتے پیش کر دیے، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو لوگوں کا ہجوم میرے گرد جمع ہو گیا، وہ میرے ہاتھ چوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے محی الدین! حالانکہ اس سے پہلے مجھے اس لقب کیساتھ بلایا نہیں گیا تھا۔

(بہجۃ الاسرار از امام شطنوفی: ۵۴)

احیاءِ دین کے کام کا آغاز

حضرت سیدنا عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے علوم دینیہ حاصل کرنے اور تزکیہ نفس اور تطہیر باطن کے بعد احیاء دین اور اصلاح امت، رشد وہدایت اور تعلیم وتزکیہ کا ایک انتہائی جامع پروگرام مرتب کیا، اس کے تحت تعلیم وتدریس، افتاء اور اصلاح وارشاد اور وعظ وتبلیغ کا سلسلہ جاری فرمایا، ہر شعبہ میں اتنا بھرپور کام کیا ایسے جیسے کسی ایک شخصیت کا نہیں بلکہ پورے ادارے اور ایک عظیم اکیڈمی کا کام ہے ،آپ رضی اللہ عنہ کی عظیم کرامت یہ تھی کہ وہ بغداد جو فسق وفجور اور افراتفری کا گڑھ بن چکا تھا وہ قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی دلنواز صداؤں سے گونجنے لگا، وہ راتیں جو عیش ونشاط اور طاؤس ورباب کی آغوش میں بسر ہوتی تھیں، وہ ذکر وفکر اور عبادت وریاضت میں بسر ہونے لگیں، اسلام کے اجڑے ہوئے باغ میں بہار آ گئی، دلوں کی دنیا کو نئی زندگی مل گئی راہزن راہبر بن گئے اور چور ابدال کے زمر میں شامل ہو گئے، آپ نے وعظ وتبلیغ کا سلسلہ سنہ (۵۲۱ھ/ ۱۱۲۷ء) سے شروع فرمایا، اور تدریس کا آغاز سنہ (۵۲۸ھ/۱۱۳۴ء) سے کیا، یہ دونوں سلسلے ظاہری حیات کے آخر یعنی سنہ (۵۶۱ھ/ ۱۱۶۶ء) تک جاری رکھے۔ اس طرح آپ نے چالیس سال تبلیغ اور تینتیس سال افتاء وتدریس کے فرائض انجام دیے۔

(الطبقات الکبری لا امام شعرانی (۱: ۱۲۷)

تدریس

آپ رضی اللہ عنہ نے تدریس کا آغاز کیا تو طلبہ اور صلحاء کرام کا جم غفیر آپ کے گرد جمع ہو گیا، بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جہاں میٹھے پانی کا چشمہ ہوتا ہے وہاں انسان اور چرند پرند جمع ہو جاتے ہیں، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مختلف علوم پڑھایا کرتے تھے، ایک سبق تفسیر کا ہوتا اور ایک علوم حدیث کا، ایک مذہب کا، ایک اختلافی مسائل یعنی فقہی اختلافات کا، اس کے علاوہ اصول اور نحو کا درس دیا کرتے تھے، ظہر کے بعد قرات کا درس ہوتا تھا۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کا حاصل یہ تھا کہ لوگوں کو اللہ تعالی اور اس کی کتاب مجید کی طرف متوجہ کر دیں، ایک بار شیخ عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے بھتیجے شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو لیکر بارگاہ غوثیت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ میرا یہ بھتیجا علم الکلام کا دلدادہ ہے، میں اسے کئی بار منع کر چکا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا، حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو اس علم کی کونسی کتاب یاد ہے؟ شیخ شہاب الدین عمر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے چند کتابوں کے نام عرض کیے، آپ نے ان کے سینے پر دست اقدس پھیرا، جس کی برکت سے وہ سب کتابیں بھول گئیں، اور سینہ علم لدنی سے لبریز ہو گیا۔

(قلائد الجواہر از علامہ محمد یحیی تادفی: ۲۹)

اسی طرح شیخ مظفر منصور بن مبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہ فلسفہ کی ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا کہ یہ بری کتاب ہے،

www.waseemziyai.com

آپ نے پھر فرمایا کہ مجھے دیکھاؤ، آپ نے اس کے چند صفحات الٹے اور فرمایا: یہ فلسفے کی نہیں بلکہ فضائل قرآن کریم پر ابن ضریس کی کتاب ہے۔

(قلائد الجواہر از علامہ محمد یحیی تادفی: ۲۱)

شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا احیائے دین کے سلسلے میں یہ عظیم کارنامہ ہے کہ طلبہ کرام کو اس وقت کے مروج غیر ضروری علوم سے پھیر کر قرآن کریم کی طرف لگادیا، آج ہمارے کالجوں اور یونیوسٹیوں کی یہ حالت ہے کہ ان میں غیر مسلم مفکرین اور دانش وروں کے افکار دھوم دھام سے پڑھائے جاتے ہیں اور قرآن وحدیث کو نصاب سے خارج کر کے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے، وہ قرآن کریم جس کے بارے میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا تھا:

آں کتاب زندہ قرآن حکیم — حکمت اولایزال است وقدیم
نوع انسان راپیام آخرین — حامل اورحمۃ للعالمین

ترجمہ

قرآن کریم وہ زندہ کتاب ہے جس کی حکمت قدیم بھی ہے اور دائمی بھی، یہ نوع انسانی کے لئے اللہ تعالی کا آخری پیغام ہے، اس کے حامل (ﷺ) تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

بغداد کے محلہ باب الازج میں حضرت شیخ ابوسعید المخرمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ایک مدرسہ تھا، جو انہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، جلد ہی اس کی توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ کے عقیدتمندوں میں سے اصحاب دولت نے مال پیش کیا، اور درویشوں نے اپنی جسمانی خدمات پیش کیں، چنانچہ سنہ (۵۲۸ھ/۱۱۳۴ء) میں یہ مدرسہ پایہ تکمیل تک پہنچ گیا، اور مدرسہ قادریہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔

(قلائد الجواہر از علامہ محمد یحیی تادفی: ۵)

اس مدرسہ میں جہاں تشنگان علوم دینیہ کے قیام وطعام اور تعلیم کا انتظام تھا وہیں سالکان طریقت کی رہائش اور تربیت کا اہتمام بھی تھا۔

استاد محمد عینی اپنی کتاب ''عبد القادر الجیلانی'' میں لکھتے ہیں کہ بغداد معلی میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ اور خانقاہ سے ہر سال تین ہزار علماء کرام اور صوفیائے عظام فارغ ہوتے تھے، اس طرح تدریس کی ۳۳ سالہ مدت میں آپ کے پاس سے تکمیل کرنے والے شاگردوں اور مریدوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچتی ہے۔

(الشیخ عبد القادر الجیلانی از استاد محمد عینی: ۲۸۶)

آپ سوچ سکتے ہیں کہ الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں اور خلفاء کی اتنی بڑی تعداد جب دنیا کے کونے کونے تک پہنچ کر بحیثیت مبلغ اور رہنماء اور بحیثیت مرشد اپنے کام میں مصروف ہوئی ہوں گی تو ملت اسلامیہ میں کتنی بڑی تبدیلی پیدا ہوئی ہوگی، تاریخ ان سب کے ناموں کو محفوظ نہیں کر سکی، تاہم چند نام پیش کیے جاتے ہیں جن سے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی

www.waseemziyai.com

اللہ عنہ کی عظیم علمی خدمات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

☆......ابوالفتح نصر بن المنی۔حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وصال شریف کے بعد شیخ الحنابلہ کہلائے۔☆......احمد بن ابی بکر بن المبارک ابوسعود الحریمی۔☆......حسن بن مسلم۔ان کی خانقاہ قادسیہ میں تھی۔☆......محمود بن عثمان بن مکارم النعال۔یہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ کے نگران تھے۔☆......عمر بن مسعود البزار، ان کے ہاتھوں پر خلیفہ کے بہت سے غلام تائب ہوئے۔☆......حامد بن محمود الحرانی، یہ سلطان نورالدین زنگی شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس چلے گئے، سلطان نے ان کو حران میں قاضی اور مدرس مقرر کیا۔☆......زین الدین ابن ابراہیم النجا الدمشقی، یہ حضرت غوث پاک کے مدرسہ میں مدرس رہے، پھر سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس پہنچ گئے۔سلطان نے ان کو اپنا مشیر مقرر کر لیا، یہاں تک کہ سلطان ان کو اپنے وقت کا عمرو بن العاص کہا کرتے تھے۔☆......موفق الدین ابن قدامہ الحنبلی، یہ اور ان کی خالہ کے بیٹے حافظ عبدالغنی المقدسی شیخ الاسلام سیدی عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابن قدامہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ آپ رضی اللہ عنہ سے کتاب الخرقی پڑھا کرتے تھے، بعد میں اس کی شرح المغنی فی شرح الخرقی کے نام سے لکھی، شیخ عبدالغنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب الھدایہ پڑھی، ان حضرات کو ایک ماہ نو دن شاگردی کی سعادت ملی، اس کے بعد حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہو گیا۔☆......ابوالفتح الھروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ان کو چالیس سال تک حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے کی سعادت ملی، ان کا بیان ہے کہ مجھے چالیس سال تک سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت کرنے کا موقع ملا، اس مدت میں آپ رضی اللہ عنہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے۔اگر اس دوران وضو ٹوٹ جاتا تو اسی وقت تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔آپ عشاء کی نماز ادا کر کے تخلیہ میں چلے جاتے تھے، آپ کیساتھ دوسرا کوئی شخص بھی نہیں جاتا تھا تاوقتیکہ فجر کے وقت ہی باہر تشریف لایا کرتے تھے۔

(قلائد الجواہر:۲۷)

☆......قاضی ابویعلی محمد بن محمد الفراء، الاحکام السلطانیۃ کے مصنف۔☆......امام ابوعمر عثمان، ان کو ان کے زمانے کا امام شافعی کہا جاتا تھا۔☆......امام عبدالکریم السمعانی محدث خراسان۔☆......یوسف بن ہبۃ اللہ دمشقی۔☆......شعیب ابومدین تلمسان میں جن کی تدفین ہوئی۔☆......ابوعمر عثمان بن مرزوق، مصر کے عظیم عالم دین۔

شیخ ابومدین اور شیخ ابن مرزوق رحمۃ اللہ تعالی علیہما نے حج کے موقع پر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے ان کی روایت کردہ احادیث شریفہ سنی اور ان سے خرقہ برکت بھی حاصل کیا۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی:۲۳)

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے محدثین کی ایک عظیم جماعت سے حدیث شریف کا سماع کیا تھا، یہی وجہ تھی کہ آپ نا صرف حدیث شریف کا علم رکھتے تھے بلکہ روایت بھی کرتے تھے۔ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک حدیث شریف بیان کی ہے۔

www.waseemziyai.com

جس کی سند میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نام بطور راوی ہے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے کہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قل ما کان رسول اللہ ﷺ یخرج اذا ارادسفراً الا یوم الخمیس.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے جمعرات کے دن ہی سفر فرماتے تھے۔ بہت کم ایسا ہوگا کہ آپ نے کسی دوسرے دن سفر کیا ہو۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی: ۲۰۸)

☆......ابوعبداللہ محمد البطائحی بعلبک کے رہنے والے تھے۔ ☆......ابوالبقاء عبداللہ بن حسین عکبری بصری، شارح متنبی۔ ☆......ابوطالب عبداللطیف الحرانی، المعروف بہ ابن القسطی۔ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے والوں میں سے آخری محدث تھے۔

(بہجۃ الاسرار: ۱۰۶/۱۳۱۱)

یہ طویل فہرست میں سے چند شاگردوں کے نام ہیں، ان کے علاوہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں نے بھی آپ سے استفادہ کیا، بعض نے آپ کی حیات مبارکہ میں اور بعض نے آپ کے وصال شریف کے بعد تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی: ۲۸۹)

افتاء

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فقہ حنبلی اور شافعی پر فتوی دیا کرتے تھے، آپ کا فتوی علماء عراق کے سامنے پیش کیا جاتا تھا، تو وہ سخت تعجب کا اظہار کیا کرتے تھے، اور کہتے تھے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے شیخ پر انعام فرمایا۔

آپ کی خدمت میں ایک شخص پیش کیا گیا، جس نے قسم کھائی کہ میں ایسی عبادت کروں گا جس میں میرے ساتھ کوئی بھی شریک نہ ہو، ایسی عبادت نہ کر سکا تو میری بیوی کو تین طلاقیں، علماء عراق اس سوال کا جواب نہ دے سکے، سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ نے فرمایا: یہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور اس کے لئے مطاف یعنی طواف کا مقام خالی کر دیا جائے، اور یہ تنہاء بیت اللہ شریف کے سات چکر پورے کر لے، علماء عراق اس جواب سے حیران و ششدر رہ گئے۔

(الطبقات الکبری للامام شعرانی (۱: ۱۲۷)

خطبات و تبلیغ

شیخ الاسلام سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں چار خلفاء ہوئے۔ ☆......المستظہر: اس دور میں بادشاہ سلطان سلجوقی برکیارق بن ملک شاہ تھا۔ ☆......المسترشد ☆......الراشد ☆......المکتفی ☆......المستنجد

www.waseemziyai.com

یہ برائے نام خلفاء تھے، اصل اقتدار سلجوقی بادشاہوں کے پاس تھا، باوجودیکہ یہ دور مسلمانوں کے انتہائی عروج اور خوشحالی کا دور تھا، لیکن ملک شاہ کی وفات کے بعد اس کے رشتہ داروں میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی، موصل کا بادشاہ مسعود خلیفہ مسترشد کے مقابلے میں آگیا، جنگ ہوئی اور خلیفہ گرفتار ہوگیا، اور قید میں ہی ایک اسماعیلی نے اسے شہید کردیا۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی: ۱۰۱تا۱۰۲)

ان حالات میں عیسائیت نئے ہتھکنڈوں سے لیس ہوکر علمی وفکری اور معاشرتی لحاظ سے اسلام پر حملہ آور ہورہی تھی، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطابات میں توحید پر زور دیا اور بتایا کہ مسلمانوں کی بقا اور کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے کہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں، پانچویں اور چھٹی صدی میں اموی اور عباسی خلفاء نے منطق اور فلسفہ یونان اور دیگر علوم کا عربی زبان میں ترجمہ کروایا، ان کے خیال میں یہ علم ودانش کی بڑی خدمت تھی، لیکن اس کا گمراہ کن اثر یہ ہوا کہ مسلمان دانشور فلسفی نظریات کے زیر اثر وحی نبوت کی ہدایت سے بے نیاز ہوکر عقل محض کو کافی سمجھنے لگے، جو باتیں از قبیل معجزات وکرامات ان کی سمجھ میں نہ آتیں ان کی بے دھڑک تاویلیں کرنے لگے، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبات میں نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء عظام کی پیروی کی بھرپور انداز میں تاکید کی، اس طرح مسلمانوں کو معتزلہ اور باطنیہ، اور فلاسفہ کی راہ پر چلنے سے منع کیا، اس دور میں شیعت کا تاثر انتہاء کو پہنچا ہوا تھا، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اجاگر کیا، ان کی پیروی کو ذریعہ نجات قرار دیا، اور ان کے ارشادات بطور سند اور استشہاد پیش کئے، فسق وفجور کی کثرت کا علاج تقوی، خوفِ خدا، یاد آخرت، تزکیہ نفس، اور خدا اور رسول ﷺ کی تعلیم سے کیا۔

(شاہ جیلان: علامہ عبدالنبی کوکب: ۶۸، ۶۹)

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے خطبات سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس دور کے فتنوں کی سرکوبی کے لئے ہوتے تھے، شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہفتے میں تین دن خطاب فرماتے تھے۔

☆ ...... جمعہ کی صبح ☆ ...... منگل کی شام ☆ ...... اتوار کی صبح۔

آپ رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ قاری صاحب قرآن کریم کی تلاوت کرتے اس کے بعد حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ انہیں آیات کے متعلق خطاب فرماتے تھے۔

(قلائد الجواہر از امام محمد یحیی تادفی: ۱۸)

آپ رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ کلام مجھ پر غالب آجاتا تھا، اور خاموش رہنا میرے بس میں نہیں رہتا تھا، پہلے پہلے میرے پاس دو یا تین لوگ ہوتے تھے اور میری گفتگو سنتے تھے، پھر آہستہ آہستہ لوگوں کو معلوم ہونے لگا، اور سامعین کا ہجوم بڑھنے لگا، اور پہلے میں باب الحلبہ کی عیدگاہ میں بیٹھتا تھا، پھر جگہ تنگ ہوگئی، چنانچہ لوگ کرسی اٹھا کر باہر عیدگاہ میں لے گئے، لوگ خطاب سننے کے لئے گھوڑوں اور گدھوں اور خچروں اور اونٹوں پر بیٹھ کر آتے تھے، اور مجلس کے اردگرد فصیل شہر کی طرح کھڑے ہوجاتے تھے، اور سامعین کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی تھی۔

(بہجۃ الاسرار: ۹۲)

www.waseemziyai.com

چار سو علماء کرام قلم دوات لیکر بیٹھتے تھے، آپ جو کچھ مجلس میں فرمائیں وہ لکھ لیں۔

(بہجۃ الاسرار:۹۵)

جنات بھی آپ رضی اللہ عنہ کی مجالس میں شریک ہوتے تھے، ابونصر عمر بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار جنوں کو بلانے کا وظیفہ پڑھا لیکن وہ خلاف معمول دیر سے آئے اور کہنے لگے کہ جب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطاب فرما رہے ہوں اس وقت آپ ہم کو طلب نہ کیا کریں، میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگے کہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، میں نے پوچھا کہ تم بھی حاضر ہوتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ ان کی مجلس میں انسانوں کی نسبت ہمارا ہجوم زیادہ ہوتا ہے، ہماری بہت سی جماعتیں ان کے ہاتھوں پر تائب ہوئیں۔

(بہجۃ الاسرار:۹۳)

اس دور کے عظیم ولی ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی کئی بار شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں زیارت کی۔ آقا اپنے غلاموں کو نوازدیتا ہے، اور انبیاء کرام علیہم السلام کی روحیں آسمان و زمین میں اس طرح گردش کرتی ہیں جس طرح ہوائیں زمین کے اطراف میں چلتی ہیں، میں نے دیکھا کہ فرشتوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کے بعد آپ کی مجلس میں آتی ہے، اسی طرح رجال غیب اور جنوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں، نیز میں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بہت زیادہ آپ کی مجلس میں تشریف لاتے تھے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جو شخص کامیابی کا طلبگار رہے اس کو چاہیئے کہ اس مجلس کو لازمی پکڑے۔

(بہجۃ الاسرار:۹۵)

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں:

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں　　وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے حلقے　　تری ضوماہ ہر منزل ہے یا غوث

(حدائق بخشش:۱۷۲)از امام احمد رضا بریلوی

تاثیر وعظ

اولیاء کرام سرکار دوعالم ﷺ کی تعلیمات اور سنتوں پر عمل پیرا ہونے، عبادت و ریاضت اور مجاہدہ کی بدولت فنافی الرسول ﷺ اور فنافی اللہ تعالی کے اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں، ان کے الفاظ اور ان کی نگاہوں میں حیرت انگیز تاثیر پیدا ہوجاتی ہے، اور عوام الناس ان کی نگاہوں کی تاب نہیں لاسکتے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

www.waseemziyai.com

ترجمہ

ولی کی کہی ہوئی بات اللہ تعالی کی بات ہوتی ہے اگر چہ وہ بندے کے منہ سے نکلتی ہے۔

شیخ الاسلام سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ خطاب فرماتے تو مجمع پر سناٹا چھا جاتا تھا، سامعین ہمہ تن گوش ہو کر آپ کے ارشادات سنتے تھے، اور اپنے دل و دماغ میں جگہ دیتے تھے، ایک وقت ایسا آیا کہ ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا تھا، اور چار سو علماء کرام قلم دوات لیکر آپ کے الفاظ لکھا کرتے تھے، یہ خداداد پذیرائی مقبولیت اور محبوبیت دوسرے کسی بزرگ کے بارے میں سننے میں نہیں آئی۔

امام نورالدین علی بن حسن یوسف الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کرسی پر تشریف فرما ہوتے تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے کسی کو تھوکنے اور ناک صاف کرنے، کھانسنے اور اٹھنے کی جرات نہیں ہوتی تھی مجلس کے درمیان میں پہنچ کر آپ فرماتے: یہ قال کی باتیں تھیں اب ہم حال سے وعظ کرتے ہیں، اتنا سنتے ہی لوگوں میں شدید اضطرات اور وجد طاری ہو جاتا تھا، یہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی کرامت شمار کی جاتی تھی کہ مجمع کی کثرت کے باوجود دور والے آپ کی گفتگو اسی طرح سنتے تھے جس طرح قریب والے سنتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ حاضرین کے خیالات کی بنیاد پر خطاب فرماتے تھے۔ اور کشف سے انہیں راہ ہدایت کی جانب متوجہ کرتے تھے، جب آپ کرسی پر براجمان ہوتے تو سب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے، جب آپ فرماتے کہ خاموش ہو جاؤ، تو آپ رضی اللہ عنہ کے رعب کی بناء پر حاضرین کے سانسوں کے علاوہ کوئی بھی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

(بہجۃ الاسرار:۹۴)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسا متشدد نقاد محدث آپ رضی اللہ عنہ کے خطاب کی مجلس میں حاضر ہوتا، جب آپ فرماتے کہ اب ہم قال سے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو سامعین پر شدید اضطراب کی لہر دوڑ جاتی تھی، دوسروں کا جو حال ہوا سو ہوا، خود ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شدت اضطرات کی بناء پر اپنا گریبان پھاڑ ڈالا۔

(قلائد الجواہر:۳۸)

آپ رضی اللہ عنہ کا خطاب اس قدر اثر انگیز ہوتا کہ آپ کے سوانح نگاروں کا بیان ہے کہ آپ کی مجلس میں سے دو یا تین جنازے اٹھتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار:۹۵)

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دست اقدس پر پانچ ہزار کفار اسلام لائے، اور ایک لاکھ سے زیادہ فاسق و فاجر تائب ہوئے۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی:۱۵۸)

آج علماء و مشائخ کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ وہ ارباب اقتدار کے ایک اشارہ ابرو پر اپنی تمام نیازمندی اور عقیدت ان کی بارگاہ میں ڈھیر کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں، کیا ہمارے پاس یہ سوچنے کے لئے چند لمحے موجود ہیں کہ ہمارے اسلاف کا وطیرہ کیا تھا؟ شیخ الاسلام سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا انداز کیا تھا؟ ہم گیارہویں شریف کے تبرکات تو بڑی عقیدت و والہانہ محبت سے نوش جان

www.waseemziyai.com

کرتے ہیں، کیا کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ گیارہویں والے پیر کا جاہ وجلال کیا تھا؟ کس طرح کلام حق ان کی زبان پر جاری ہوتا تھا؟ وہ ارباب اقتدار کے ساتھ کس طرح پیش آتے تھے؟ اگر چند لمحوں کی فرصت ہو تو پڑھیئے۔

خلیفہ وقت یا اس کے وزراء یا بڑی شان وشوکت والے لوگ آپ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے آتے تو آپ رضی اللہ عنہ اٹھ کر گھر چلے جاتے تھے، جب آنے والے آجاتا تو آپ رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تھے، مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس کے لئے کھڑے ہونے کی ضرورت پیش نہ آئے، پھر آپ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ سخت کلام فرماتے تھے اور رزوردار الفاظ میں نصیحت فرماتے تھے، اور حکمران شیخ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے عاجزانہ انداز میں بیٹھا کرتے تھے، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ کو مکتوب ارسال کرتے تو اس میں لکھتے کہ عبدالقادر تمہیں یہ حکم دیتا ہے اور اس کا حکم تم پر نافذ ہے اور اس کی اطاعت تم پر لازم ہے، وہ تمہارا مقتدا ہے اور وہ تم پر حجت ہے، خلیفہ کو جب آپ کا مکتوب ملتا تو وہ اسے چومتا، اور کہتا کہ شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے۔

(بہجۃ الاسرار:۸۶)

آپ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد تخلیہ میں چلے جاتے تھے، آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں جاتا تھا، اور وہاں سے صبح صادق کے وقت ہی تشریف لاتے تھے، یہاں تک کہ کئی دفعہ خلیفہ وقت ملاقات کے لئے آیا لیکن فجر سے پہلے ملاقات نہ کرسکا۔

(بہجۃ الاسرار:۸۵)

کیا یہ المیہ نہیں ہے کہ ہم صرف ان کی کرامات بیان کرتے ہیں، ہم نے ان کی شخصیت پر کرامات کا اتنا دبیز غلاف چڑھا رکھا ہے کہ ہمیں آپ کی عبادت وریاضت، اتباع شریعت، حق گوئی اور بے باکی، دینی وروحانی اور علمی خدمات کی طرف توجہ کرنے اور بیان کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا، ہم نے صرف تبرکات کے کھانے اور کھلانے کی طرف توجہ مبذول کر رکھی ہے، ہمیں غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مزار کا ایک ٹکڑا مل جائے تو ہم اسے کافی سمجھنے لگ جاتے ہیں، ہم کیوں نہیں سوچتے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے علماء کرام تیار کئے، اور اولیاء اور مصلحین کی جماعتیں تیار کیں، اور آپ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین تیار کئے، جبکہ آج ہم جہاد کا نام لینے تک گھبراتے ہیں۔

ڈاکٹر ماجد عرسان گیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں

کہ سلطان نورالدین زنگی اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کے مشیر حضرات کون تھے؟ عیسائیوں سے جنگ کرکے بیت المقدس کو آزاد کروانے والے کون تھے؟ اس سوال کا جواب وہ یہ دیتے ہیں کہ وہ امام غزالی اور امام جیلانی رضی اللہ عنہما کے مدارس کے فضلاء تھے۔

اس سے پہلے یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ آپ کے مدرسہ کے دو حصے تھے، ایک میں علوم ظاہریہ کی تعلیم دی جاتی تھی اور دوسرے میں باطنی علوم سکھائے جاتے تھے۔ اور راہ تصوف کی منازل طئے کروائی جاتی تھیں، اس مدرسہ سے سالانہ تین ہزار علماء ومشائخ فارغ ہوا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ راہ سلوک طے کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کو فرمایا کرتے تھے کہ پہلے علم فقہ پڑھو پھر مشائخ کرام کی خدمت میں حاضری دو۔

www.waseemziyai.com

جبائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا بیان ہے کہ میں ابونعیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب حلیۃ الاولیاء ابن ناصر سے سنا کرتا تھا میرا دل نرم ہوگیا اور میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ کو عبادت کے لئے وقف کردوں، میں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، اس کے بعد ہم بیٹھ گئے تو آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: جب تم اپنے آپ کو عبادت کے لئے وقف کرنا چاہتے ہو تو پہلے علم فقہ پڑھو اور پھر مشائخ کرام کے پاس بیٹھو اور علم فقہ سیکھو۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی:۲۵۹)

آج سلسلہ عالیہ قادریہ دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے اور بندگان خدا کو اللہ تعالی کی عبادت اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی طرف دعوت دیتا ہے۔ پاک وہند میں کوئی گلی وکوچہ ایسا دکھائی نہیں دے گا جہاں سلسلہ قادریہ سے متعلق افراد موجود نہ ہوں۔

ڈاکٹر احمد شبلی لکھتے ہیں کہ افریقہ میں اسلام کو پھیلانے والے مشہور صوفی طریقے تین ہیں، سلسلہ عالیہ قادریہ، سلسلہ عالیہ تیجانیہ۔ سلسلہ سنوسیہ۔

تاجر شہروں میں جا کر ٹھہرتے تھے اور صوفیاء قصبوں اور دیہات کا رخ کرتے تھے، تاجر زیادہ سے زیادہ نفع کمانا چاہتے تھے جبکہ صوفیاء کرام بقدر حاجت نفع کمانا چاہتے تھے، جیسا کہ مغلوں اور تاتاریوں کے قبائل کے اسلام لانے میں صوفیاء کرام کا بڑا ہاتھ ہے، یہ ان کے لئے بڑے شرف اور فخر کی بات ہے۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی:۱۶)

شرف ملت حضور سیدنا علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ

(بشکریہ ماہناہ العاقب اپریل ۲۰۱۰)

سرکار غوث اعظم اور آپکا آستانہ

یہ (۴۷۰ھ/۱۰۷۷ء) کی بات ہے جب ایران کے شمال مغربی علاقے گیلان کے ایک قصبہ ''نیف'' میں حضرت سیدنا موسی بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گھر میں ایک طفل ارجمند نے آنکھ کھولی، جسے فرد الافراد شہباز لامکانی، باز اشہب، پیران پیر، شہنشاہ بغداد، فرد الخم اور غوث اعظم جیسے القابات سے حرز جان بنایا جاتا تھا، اس کی محبت وعقیدت کے رابطے نے مشرق ومغرب سے ملاتا تھا، ہاں وہی جن کی عظمت کا سورج آج بھی بغداد شریف کے باب الشیخ میں نصف النہار پر ہے، سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ دیلم کے کبار علماء کرام سے استفادہ کے بعد چھوٹی عمر میں ہی عازم سفر ہوئے، طویل اور با مشقت سفر کے بعد (۴۸۸ھ/۱۰۹۵ء) کو بغداد معلی میں داخل ہوئے، اسی سال حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بغداد کو خیر باد کہا تھا، جلد ہی آپ نے حضرت سیدنا ابوسعید مخرمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مدرسہ میں داخلہ لے لیا، نیز آپ رضی اللہ عنہ نے ابوالوفاء ابن عقیل رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور امام ابن الباقلانی اور محمد بن ابی یعلی رحمۃ اللہ تعالی علیہم جیسے کبار علماء کرام سے بھرپور استفادہ کیا، علوم قرآن، فقہ، تصوف اور حدیث شریف میں کمال حاصل کیا (۵۱۲ھ) میں آپ رضی اللہ عنہ اپنے استاد قاضی ابوسعید المخرمی کے مدرسہ میں تدریس وارشاد کے لئے مسند نشین ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کی مقبولیت کے لشکر ہر سمت

www.waseemziyai.com

پیش قدمی کرتے گئے ،قلوب الناس کی محرابیں آپ کی طرف جھلکتی گئیں ،اور بیرونی طلبہ کی کثرت کی وجہ سے مدرسہ جلد ہی چھلک پڑا،تو مدرسہ کی توسیع کا کام عمل میں لایا گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تدریس

طریقہ تدریس کچھ یوں تھا کہ روزانہ پہلے تفسیر کا درس ، پھر حدیث شریف کا ، پھر فقہ اور اخلاقیات کا ، پھر قرات سبعہ اور دیگر علوم کا درس ہوتا تھا،اسی طرح بلا ناغہ تیرہ علوم کا درس دیا کرتے تھے۔

فقاہت

دنیائے تصوف کے یہ امام فقاہت میں بھی اپنا ثانی نہ رکھتے تھے،امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کہنا ہے کہ ایک بار ایک شخص نے قسم کھالی کہ وہ کوئی ایسی عبادت کرے گا جو اس وقت دنیا میں کوئی بھی نہیں کر رہا ہو،اگر وہ اس قسم کو پورا نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں، یہ سوال بغداد شریف کے علمی حلقوں میں بڑی شدت سے گردش کرنے لگا، دقیق وتحقیق کی مشینری حرکت میں آگئی ،لیکن اس شخص کو یہی جواب ملتا کہ اس کی بیوی کے طلاق ثلاثہ سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے ،اسی لئے کہ کسی بھی عبادت کے بارے میں بالیقین یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کرہ ارض پر متعین وقت میں کوئی بھی انسان یہ عبادت نہ کررہا،آخر میں یہ سوال حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فورا فرمایا کہ اس شخص کو فوراً حرم مکہ مکرمہ میں پہنچایا جائے اور اس کے لئے مطاف کو خالی کردیا جائے ، پھر وہ طواف کرے اور یہ اس کی ایسی عبادت ہوگی جو اس وقت دنیا میں کوئی بھی انسان یقینی طور نہیں کر رہا ہوگا۔

بارگاہ قاسم العطایا علیہ وسلم سے نسبت خاص

آپ رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین تو تھے ہی لیکن جہاں تصوف وسلوک میں آپ کو سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص تعلق حاصل تھا، وہاں آپ رضی اللہ عنہ اپنے مشہور زمانہ قصیدہ غوثیہ میں خود ارشاد فرماتے ہیں۔

وکل ولی لہ قدم وانی علی قدم النبی بدر الکمال

ترجمہ

ہر ولی کے لئے ایک قدم ہے یعنی وہ کسی نبی علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے، اور میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔یا یہ مطلب ہے کہ ولی میرے قدم پر ہے اور میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں۔

اس مقام پر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جہاں اپنے خصوصی تعلق کی وضاحت فرمائی وہاں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کا بھی اظہار فرمایا۔اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا: قدم علی قدم النبی بدر الکمال ،کہ میرا قدم سرور کائنات علیہ وسلم کے قدم پر ہے ،یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ایوان نبوت کے تاجو علیہ وسلم کی شان عظیم کے مناسب نہیں سمجھا کہ ان کے قدم پر میرا قدم ہو،ان کے آثار قدم پر میں قدم رکھوں ، بلکہ یوں فرمایا: انی علی قدم النبی علیہ وسلم ،انی کا اطلاق سر، چہرہ اور دل سمیت پورے پیکر پر ہوتا ہے ،گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں میں سر تا بقدم اپنے محبوب علیہ وسلم کے قدم پر ہوں اور ان پر فدا ہوں جیسا کہ قصیدہ غوثیہ کی بعض شروح میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

www.waseemziyai.com

چنانچہ حضرت سیدنا الشیخ خواجہ معین الدین الچشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہ غوثیت میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

چوں پائے نبی شدپائے سرت ۔۔۔ تاج ہمہ عالم شدقدمت
اقطاب جہاں درپیش درت ۔۔۔ افتادہ چوں پیش شاہ گدا

ترجمہ

جب سرور کائنات ﷺ کا قدم مبارک تمھارے سر پر جلوہ گر ہوا تو اے غوث! تمام دنیا جہان کا تاج تمھارا قدم ٹھہرا، زمانے کے اقطاب تمھارے در کے سامنے ایسے گرے پڑے ہیں جیسے بادشاہ کی چوکھٹ پر گدا گرے پڑے ہوتے ہیں۔

دلوں کو چاک کرے مثل شانہ جس کا اثر

آپ رضی اللہ عنہ کے وعظ وارشاد میں بلا کی تاثیر تھی، آپ کی محفل پر وجد وجذب کی برکھا برستی رہتی تھی، ہر بات دل میں اترتی چلی جاتی، الفاظ کی بجلیاں افق قلوب پر روشنیاں بکھیرتی رہتی تھیں، اور معانی کا شبنم دل کی زمین کو زر بناتا چلا جاتا تھا، فصاحت و بلاغت کے سمندر میں مدوجزر رہتا تھا، اور ساحل مجلس پر جواہر کے انبار لگ جاتے تھے، ایسا کیوں نہ ہوتا؟

امام محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الشيخ سراج الدين بن الملقن في طبقات الأولياء :قال الشيخ عبد القادر الكيلاني قدس سره: رأيت رسول الله صلّى الله عليه وسلم قبل الظهر فقال لي :يا بني لم لا تتكلم؟ قلت :يا أبتاه أنا رجل أعجم كيف أتكلم على فصحاء بغداد فقال :افتح فاك ففتحته فتفل فيه سبعا وقال :تكلم على الناس وادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة فصليت الظهر وجلست وحضرني خلق كثير فأرتج عليّ فرأيت عليا كرّم الله تعالى وجهه قائما بازائي في المجلس فقال لي :يا بني لم لا تتكلم؟ قلت :يا أبتاه قد أرتج علي فقال :افتح فاك ففتحته فتفل فيه ستا فقلت :لم لا تكملها سبعا قال :أدبا مع رسول الله صلّى الله عليه وسلم ثم توارى عني فقلت :غواص الفكر يغوص في بحر القلب على درر المعارف فيستخرجها إلى ساحل الصدر فينادي عليها سمسار ترجمان اللسان فتشتري بنفائس أثمان حسن الطاعة في بيوت إذن الله أن ترفع.

ترجمہ

امام الشیخ سراج الدین بن الملقن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے ظہر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! تم کلام کیوں نہیں کرتے؟ تو میں نے عرض کیا: اے ابا جان! میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کے سامنے کیسے بولوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو، پس میں نے اپنا منہ وا کیا تو آپ ﷺ نے میرے منہ میں چشم رحمت کی جھاگ کے سات چھینٹے گرائے، یعنی سات بار اپنا لعاب دہن میرے منہ میں گرایا، پھر فرمایا کہ تم لوگوں کے سامنے وعظ کرو، اور لوگوں کو اپنے رب تعالیٰ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو،

www.waseemziyai.com

میں نے نماز ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس مخلوق کا جم غفیر جمع ہو گیا، پس مجھے جنبش آنے لگی، میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ میرے بالمقابل مجلس میں تشریف فرما ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے تم وعظ کیوں نہیں کرتے؟ تو مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اپنا منہ کھولیئے، میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ رضی اللہ عنہ نے میرے منہ میں چھے بار اپنا لعاب دہن عطا فرمایا: میں نے عرض کیا کہ آپ سات بار مکمل کیوں نہیں فرماتے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سید عالم ﷺ کی ذات گرامی کا ادب ملحوظ خاطر ہے۔ کیونکہ سید عالم ﷺ نے سات بار ایسا کیا ہے۔

پھر حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، پھر میں نے کہا: فکر کا غواص دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں پر غوطہ زنی کرتا ہے۔ پس وہ ان موتیوں کو سینے کے ساحل کی طرف نکال کے لے آتا ہے، پھر انہیں بیچنے کے لئے دلال زبان ترجمان آوازیں لگاتا ہے تو ان موتیوں کو حسنِ طاعت کی گرانقدر قیمت کے عوض بیچ دیا جاتا ہے، ان گھروں میں جن کو بلند کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی : شہاب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی الألوسی (۱۱:۲۱۴)

یہ ہے افکار عالیہ کا گلدستہ، الفاظ و معانی کی کہکشاں، فصاحت و بلاغت کی پھلجھڑیاں، ندرت بیان کا نکتہ عروج، علم و دانش کا گنجینہ بے بہا اور طریقت و تصوف کا وہ سوز جسے شہنشاہ بغداد نے آغاز ارشاد میں تقسیم کیا جس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید شگفتگیاں اور ترقیاں آتی رہیں۔

معاصر علماء کا اظہار کا حقیقت

(۱) امام ابن السمعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو آپ رضی اللہ عنہ کے معاصر ہیں کہتے ہیں کہ حضرت سید الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ایک نیک فقیہ کثیر الذکر اور دائم الفکر بزرگ تھے۔

(۲) مشہور مورخ ابن النجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مجتہد اولیاء کرام میں سے تھے۔

(۳) شیخ منصور بن مبارک واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے حد درجے خلیق، وسعت صدری کا حامل، کریم النفس، مہربان دل اور عہد و محبت کا پاسبان ان سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

(۴) امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا عوام و حکام پر رعب طاری تھا۔

عارفانہ کلام

آپ رضی اللہ عنہ نے عربی نثر کے علاوہ نظم میں بھی کافی کچھ لکھا، آپ کے کئی قصائد مختلف ادوار میں طبع ہوئے اور ان پر متعدد شروح لکھی جا چکی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے کلام کو حلقہ ذکر میں بطور تبرک پڑھا جاتا ہے، محافل ذکر میں کثرت سے پڑھے جانے والے کچھ اشعار بطور تبرک ملاحظہ ہوں۔

www.waseemziyai.com

انامن رجال لایخاف جلیسھم ریب الزمان ولایری مایرھب

ترجمہ

میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی صحبت میں بیٹھنے والا حوادثات زمانہ سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی اس کا سامنا کسی ایسی چیز سے ہوتا ہے جو اس کو ہراساں کر سکے۔

انا بلبل الاتراح املا دوحھا طربا وفی العلیا باز اشھب

ترجمہ

میں غم واندوزہ کے لئے بلبل ہوں، غم کے پھیلے ہوئے درخت کو فرحت وانبساط کا گھوارہ بناتا ہوں اور میں بلند پروازی میں باز اشھب ہوں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے اشعار معرفت وسلوک کے لئے بلند مینار ہیں، آپ واقعی طور پر ان عظیم نفوس سے ہیں جن کے قرب سے غم وکرب دور ہو جاتے ہیں۔

سید عالم ﷺ نے ایسے افراد ہی کے بارے میں فرمایا تھا:

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ .

یہ وہ قوم ہیں جس کا ہم نشین شقی نہیں ہوسکتا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانی (۱۲: ۳۹۰)

آپ رضی اللہ عنہ کا قصیدہ غوثیہ معارف کے نکتہ عروج کا ترجمان ہے، اصحاب سلوک اس وظیفہ کو بطور نصاب کرتے ہیں، اس قصیدہ کے خواص میں دوسرے دینی ودنیاوی فوائد کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اسے دوام سے پڑھنے سے قوت حافظہ تیز ہو جاتی ہے، آپ کا ہر شعر کس مقام کا حامل ہے، اس کے بارے میں سنئے۔

حضرت نور الزمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (مدفون کوٹ چاندنہ شریف میانوالی) نے مخزن الاسرار الھیہ فی شرح القصیدۃ الغوثیۃ میں لکھا ہے

اس فقیر محرر سطور ھذا نے حضرت سید فخر الزمان آفندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے اس طرح سنا ہے کہ فاضل عبد الحکیم سیالکوٹی نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ایک شعر کے وزن پر شبہ کیا، تو ان کے تمام علوم مسلوب ہوئے، یک مجذوب لاہوری کے پاس سے گزرے تو اس نے کہا کہ: محبوب کا اندازہ ہوا ہے؟ تو مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس مجذوب کے قدموں میں گر کر گڑگڑا کر روئے، مجذوب نے فرمایا کہ میر جمال گجراتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس جاؤ، چنانچہ حضرت مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت میر جمال رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو میر جمال رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ کے حال زار پر رحم فرماتے ہوئے حکم دیا کہ آج رات میرے پاس رہو، تو علامہ سیالکوٹی کی شب باشی پر انہوں نے دس دانہ پختہ شلجم ان کی چارپائی کے نیچے رکھ دیئے، اور علامہ کو اس پر مطلع کر کے سلا دیا، چارپائی کھٹملوں اور گدڑی جوؤں سے بھری ہوئی تھی، سونے والوں کو اس حال میں

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

نیند کس طرح آتی ہے، رات کوان دونوں کے کاٹنے کی بے چینی کی وجہ سے اور بھوک کے سبب سے جب شلغموں کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک دانہ منہ میں ڈالا تو ایک علم منکشف ہوا، پھراسی صورت کی بھوک سے دوسرا دانہ منہ میں ڈالا تو دوسرا علم کھلا، اسی طرح تمام علوم یاد ہو کر معلومات میں پہلے سے زیادہ ترقی ہوئی، اور سابقہ فاسدہ خیالات سے تائب ہوئے۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں سے الفتح الربانی والفیض الرحمانی بڑی مشہور کتاب ہے، الغنیۃ لطالبی طریق الحق بھی آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، بعض علماء کرام نے اس نسبت کا انکار بھی کیا ہے۔

بندہ نے قیام بغداد شریف کے دوران خصوصی مخطوطات کی فہرست سے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اس کتاب کا مخطوطہ مفتی صبری نوری چیف لائبریرین کی وساطت سے دیکھا، مسائل فقہ میں اس کا انداز الغنیۃ لطالبی طریق الحق سے مختلف تھا اور فقہ حنفی کا رنگ اس پر غالب تھا۔

شریعت وطریقت کا سنگم

آپ نے ہمیشہ علوم باطنی کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری کا بھی اہتمام کیا، اور طریقت کے ساتھ ساتھ شریعت کے بھی پاسبان رہے، قصیدہ غوثیہ میں اپنے حصول تعلیم کی اہمیت اور اپنے طریق سلوک کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

درست العلم حتی صرت قطبا　　　ونلت السعادۃ من مولی الموالی

ترجمہ

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہوگیا، میں نے اللہ تعالی کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

آپ آخری وقت سے علوم دینیہ کی تدریس سے دست کش نہ ہوئے، فتوی نویسی اور دیگر ایسے امور میں تادم آخر مشغول رہے۔

درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق　　　ہرہوسناکہ نہ داند جام وسندان باختن

ترجمہ

ایک ہتھیلی میں شریعت کا جام اور دوسری ہتھیلی میں عشق کا آہرن ہر ہوسناک جام اور آہرن دونوں سے بیک وقت کھیلنا نہیں جانتا۔

وصال باکمال

(۵۶۱ھ/۱۱۶۱ء) دس ربیع الثانی ہفتہ کی رات نوے سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا، بغداد شریف کے مشہور مورخ ابن النجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے رات کے وقت آپ کی تجہیز وتکفین کی اور اسی رات آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ کے مریدین اور متبعین اور اصحاب کے ایک بہت بڑے اجتماع کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ ادا کی، اس کے بعد آپ کے مدرسہ کی گیلری میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا، لوگوں کا ہجوم مدرسہ کے دروازے پر بڑھتا گیا مگر جب کھولا گیا تب سورج طلوع کر کے کافی بلند ہو چکا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو چکے دروازہ کھلتے ہی لوگ زیارت قبر اور فاتحہ خوانی کے لئے دیوانہ وار آگے بڑھے، آپ کی وفات کا دن اہل بغداد کے لئے قیامت صغری کا دن تھا، اس لئے کہ لوگوں کے دلوں میں آپ ایسی بلند پایہ شخصیت کی بہت محبت تھی، اور آپ کی سورج کی طرح روشن کرامات ان کے سامنے تھیں، اور آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ کے وصال

شریف کے کئی صدیاں بیت گئی ہیں، مگر کروڑوں مسلمان آپ کے رشتہ محبت سے منسلک ہیں۔

مزار اقدس کا محل وقوع

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

جس خاک میں پوشیدہ ہے یہ صاحب اسرار

یہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کے مدرسہ میں ہی سپرد خاک کیا گیا، یہ محلہ جہاں آپ رضی اللہ عنہ آرام فرما ہیں قدیم زمانے میں شہر کی فصیل کے قریب واقع تھا، اس کا پرانا نام باب الازج تھا، اور بعض تذکرہ نگاروں کے مطابق باب الحلبہ تھا، آج حضرت کے اس میں آرام فرما ہونے کی وجہ سے اسے باب الشیخ کہا جاتا ہے، یہ محلہ بغداد شریف کی مشرقی جانب اور دجلہ کی جانب رصافہ میں واقع ہے، دریائے دجلہ شہر بغداد کے وسط سے گزرتا ہے، ایک جانب کو کرخ اور دوسری جانب کو رصافہ کہتے ہیں، جانب کرخ سے رصافہ آتے ہوئے دجلہ کا پل (جسر سنگ) عبور کرتے ہی سامنے آپ رضی اللہ عنہ کا مزار پر انوار نظر آتا ہے، شارع جمہوریہ سے جو ذیلی سڑک آپ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی جانب جاتی ہے وہ شارع عبدالرحمٰن النقیب کے نام سے مشہور ہے، جو آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے اور عراق کے وزیر اعظم رہے۔

کرامتوں کا اظہار اب بھی ہوتا ہے

سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامات کا سلسلہ اب بھی جاری وساری ہے، اس سلسلے میں کافی کچھ دیکھا اور سنا، بغرض اختصار ایک بات نظر قارئین کر رہا ہوں، خلیج کی جنگ کے دوران پاکستانی وہابی شور مچا رہے تھے تمہارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کدھر گئے؟ بغداد معلٰی پر آتش وآہن کی بارش برسا کر اسے تہ وبالا کیا جا رہا ہے، یہ بات اگر چہ ان کی کم عقلی کی دلیل تھی، یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی ملحد سوال کردے کہ بیت المقدس تو یہودیوں اور کافروں کے قبضہ میں ہے، تمہارا خدا کہاں ہے؟ معاذ اللہ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سرکشوں کو بھی مہلت دے رکھی ہے، تو اس دور میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات کا اظہار ہوا، اور ہزاروں لائن بارود گرائے جانے کے باوجود بغداد مسکراتا نظر آتا ہے، مجھ سے آستانہ غوثیہ پر کھڑے ہو کر مدرسہ قادریہ کے استاد الشیخ ثائر طہٰ حنفی صاحب نے فرمایا: کہ جنگ کے دوران جب ایک امریکی پائلٹ جو چھتری پر اترا تھا کو پکڑ کر عراقی ٹی وی پر اس کا انٹرویو کیا گیا کہ بتاؤ کہ تمہارا جہاز کو چھوڑ کو نیچے اترنے کا سبب کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میرا طیارہ اتنی بلندی پر پرواز کر رہا تھا کہ کوئی عراقی میزائل مجھے تلاش کر لینے کی استعداد نہیں رکھتا تھا، میں نے اپنا نشانہ بغداد کے اس حصے کو بنانا چاہا جسے نقشے میں باب المشرقی یعنی باب الشیخ سے تعبیر کیا گیا تھا، جب میں نے ہدف لیا تو میرے اعصاب ایک دم سکڑ گئے اور کلیجہ منہ کو آنے لگا، اس وحشت میں میں نے جہاز چھوڑا اور نیچے چھلانگ لگا دی، یہی وہ باب الشیخ جہاں پیران پیر حضرت سیدنا الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا مزار اقدس ہے، ان کا فیضان اب بھی جاری وساری ہے۔

اہل عراق اور سرکار اعظم رضی اللہ عنہ

جس طرح میں نے اس دربار پاک پر عقیدتوں کی سوغات لے کر آتے ہوئے دنیا کے ہر کونے سے زائرین کو دیکھا، اہل عراق میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کی محبت میں وارفتگی کچھ کم نہ پائی، عراق کے اطراف واکناف سے کردی ہوں یا عربی سب یہاں حاضری کے لئے

www.waseemziyai.com

آتے ہیں، بہت سے افسر حضرات اپنے دفاتر میں حاضری سے پہلے صبح یہیں سلام کرنے آتے ہیں، خود عراقی صدر صدام حسین (شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور ان کا خاندان آپ رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ عقیدت کا حامل ہے، وزراء حکومت بھی حاضری اہتمام کرتے ہیں، احاطہ دربار شریف میں حجرے مختلف مشائخ کرام کے نام پر تقسیم ہیں ذکر وفکر سے آباد رہتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی جامع مسجد شریف میں میلاد النبی ﷺ اور آپ رضی اللہ عنہ کے عرس مقدس ستائیس رمضان المبارک اور یوم بدر کے موقع پر سرکاری تقریبات ہوتی ہیں، اکثر پروگرام عراقی ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں، خصوصاً نماز عید کا خطبہ براہ راست عراقی ٹی وی پر دربار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے اور عید الاضحیٰ کا خطبہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس سے براہ راست دکھایا جاتا ہے (یہ تب کی بات جب حکومت سید صدام حسین شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تھی)۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مقدس

گیارہ ربیع الثانی کو آپ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر سرکاری سطح پر آپ کے عرس کا اہتمام کیا جاتا ہے، عراقی اسے عرس کی بجائے مولد الشیخ سے تعبیر کرتے ہیں، شمالی عراق کے کرد مشائخ کرام عرس سے کئی ہفتے پہلے ہی شرکت کے لئے پہنچ جاتے ہیں، دربار عالیہ پر زبردست چراغاں کیا جاتا ہے اور ہر طرف بینر آویزاں کیے جاتے ہیں مرکزی تقریب کے علاوہ مختلف مشائخ کرام کی طرف سے کئی دنوں تک دربار شریف پر اور گھروں میں انفرادی تقریبات جاری رہتی ہیں، تقاریب میں آپ رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور افکار وخدمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں گلہائے منقبت پیش کیے جاتے ہیں، اور آپ کا کلام پڑھا جاتا ہے، عرس کی تقریبات میں ایک بہت بڑے بینر پر یہ شعر رقم تھا جو غالباً غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی شان میں لکھا تھا

ایدر کنی ضیم وانت ذخیرتی   واظلم فی الدنیا وانت نصیری

ترجمہ

کیا ظلم مجھے پالے گا حالانکہ آپ میری جائے پناہ ہیں، اور کیا مجھ پر دنیا میں ظلم کیا جائے گا حالانکہ آپ میرے مددگار ہیں۔

عرس شریف کی تقریبات میں میرے کان ایک مجمع کی طرف متوجہ ہوئے بہت سے دیوانے جو بیک آواز یہ پڑھ رہے تھے

لا الہ الا اللہ علی النبی صلی اللہ   نحن القادریۃ کئوسنا مملیۃ

من کف عبدالقادر هو سید الصوفیه

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں

ہم قادری سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے جام لبریز ہیں، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے جو کہ تمام صوفیہ کے سردار ہیں۔

ایک محفل میں ترنم آمیز صداؤں اور وجد کے جلو میں یہ پڑھا جا رہا تھا

نحن قوم من بغداد   نطلب من اللہ الامداد

www.waseemziyai.com

عبدالقادر ھو الاستاذ

ترجمہ

ہمارا تعلق بغداد سے ہے، ہم اللہ تعالی سے مدد مانگتے ہیں، حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہمارے استاد ہیں۔

اتنے میں کیف وسرور میں ایک ٹولی یہ پڑھتی ہوئی سنائی دی۔

نحن قوم فی البصرہ نطلب من اللہ نصرہ

عبدالقادر فی الحضرہ بیدہ القرآن یقرہ

ترجمہ

ہم بصرہ کے رہنے والے لوگ ہیں، اللہ تعالی سے اس کی مدد کے طلبگار ہیں، شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے دربار میں جلوہ فرما ہیں، اور ان کے ہاتھ میں قرآن کریم ہے اور وہ اسے پڑھ رہے ہیں۔

(مضمون نگار: ڈاکٹر محمد اشرف جلالی بشکریہ ماہنامہ تبیان الاسلام مارچ ۲۰۱۲ء)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

اس زمانہ میں کوئی شخص حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت پیران پیر عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے خوارق میں زیادہ مشہور نہیں ہے، اگر آج کسی کو خاص روح کے ساتھ مناسبت پیدا ہو جائے اور وہاں سے فیض حاصل کرے تو اکثر یہ فیض اس سے خالی نہیں کہ یا تو حضرت سید کونین ﷺ سے ہو یا حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے یا پھر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے ہو۔

غوث الثقلین اور غوث اعظم کہنا جائز ہے

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اور سب مشائخ سلسلہ پہلے پچھلے سب کی فاتحہ دے، جیسا کہ اسے مشائخ کرام نے شرط کیا ہے۔

(الانتباہ لشاہ ولی اللہ تعالی علیہ محدث دہلوی مترجم: ۲۵)

اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے طریقہ کی اصل نسبت اویسیہ ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فخر اور بڑائی کے کلمات ارشاد فرمائے ہیں، اور آپ سے تسخیر عالم ظہور میں آتی تھی۔

(قطرات ترجمہ ہمعات لشاہ ولی اللہ تعالی علیہ محدث دہلوی: ۶۲)

ائمہ اہل بیت اور غوث اعظم کی نسبتوں میں مناسبت

جب حضرت ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی ارواح طیبہ میں گہری نظر ڈالی گئی تو حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مبارک روح میں ایک خاص قسم کا امتیاز تمکنت اور عظمت نظر آئی جو اوروں میں نہ دیکھی گئی، اور کھلے طور پر یہ بات سمجھ میں آئی کہ مخصوص نسبت اہل بیت رضی اللہ عنہم میں ہے وہ افکار کے مل جانے کی وجہ سے اتمام اور کمال کی شکل اختیار کر گئی ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد یہ

www.waseemziyai.com

مبارک نسبت اسی کیفیت پر رہی اور پھر اس نسبت مبارکہ کی جو شوکت وعظمت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں نظر آتی ہے وہ کسی میں نظر نہیں آتی۔

(القول الجلی کی بازیافت از شاہ ولی اللہ بحوالہ القول الجلی: ۸۰)

مجلس مبارک میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری

كان الشيخ عبدالقادر الجيلاني يحضر مجلس الانبياء والاولياء .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کا مجمع ہوتا تھا۔

کی تشریح میں حضرت شیخ ابو الرضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ حقیقت روح جو کہ تمام کائنات میں جاری وساری ہے سے وصل تھے، پس آپ اسی مرکز ہدایت سے کلام فرمایا کرتے تھے جہاں سے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو مکمل تمکین حاصل تھا، اسی لئے تجلیات ارواح انبیاء کرام اور اولیاء عظام اپنے وجود مثالی سے آپ پر نزول کرتی تھیں۔

خواب میں حضرت غوث اعظم کو مسرور دیکھا

حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیدنا شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ خواب میں مجھے سلاسل اولیاء کرام دکھائے گئے، گویا کہ میں ایک وسیع بازار میں ہوں، جس میں مخصوص دکانیں ہیں، ہر دکان میں صاحب طریقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کے پاس سے گزرتا ہوا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دکان پر پہنچا اور ان کی جماعت میں جا کر بیٹھ گیا، وہاں نصوص کی عبارت (الاعیان ماشعت رائحة الوجود) پر بحث ہو رہی تھی، ہر شخص دوسرے سے الگ مفہوم بیان کرتا ہے، میری باری آئی تو میں نے اس کے معانی بیان کئے۔ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت زیادہ خوش ہوئے۔

(انفاس العارفین لشاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

حضرت سیدنا غوث اعظم کی بیداری میں زیارت

حضرت سیدنا شیخ ابو صادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ ایک بار میں نے بیداری میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، اس جگہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے اسرار تعلیم فرمائے۔

(انفاس العارفین: ۱۴۳)

حضرت سیدنا غوث پاک کا تصرف

مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنی قبر مبارک سے زندوں کی

www.waseemziyai.com

طرح تصرف فرماتے ہیں، آپ سے تسخیر عالم ظہور میں آتی تھی۔

(قطرات ترجمہ ہمعات:۴۵)

قضائے مبرم اور غوث پاک رضی اللہ عنہ

کبھی عارف پر یہ بات منکشف ہوتی ہے کہ قضاء فلاں واقعہ کو اس طرح ایجاد کرنے میں ضرور متعلق ہے، اور اس میں تقدیر مبرم ہے، چنانچہ وہ عارف اپنی کوشش وہمت سے دعا کرتا ہے اور دعا میں خوب اصرار و الحاح کرتا ہے حتی کہ وہ قضاء دوسرے طریقے پر ایجاد کرنے میں منقلب ہوجاتی ہے، تو یہ عارف اس چیز کو حسب ارادہ پاتا ہے، اور یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے ایک تاجر کے حال میں منقول ہے، جو کہ شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اصحاب میں سے تھا۔

(فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی:۱۰۵)

آپ کے مدرسہ کی برکت

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان شخص میرے مدرسہ کے کسی دروازے سے بھی گزرے گا تو قیامت کے دن اس کے عذاب سے تخفیف ہوگی۔

(الطبقات الکبری لا امام عبدالوہاب الشعرانی:۳۴۴)

ایک روز بغداد معلی کا ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ میرے والد ماجد کا انتقال ہوگیا ہے، وہ خواب میں مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں، تم حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر میرے لئے دعا کی درخواست کرو، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارا والد میرے مدرسہ کے دروازے سے کبھی گزرا تھا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ یہ سن کر خاموش ہوگئے، دوسرے دن اس نے حاضر ہوکر عرض کیا: کہ میں نے اپنے والد ماجد کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ خوش وخرم ہے، اور سبز لباس زیب تن ہے، اور مجھے کہا کہ اب مجھ سے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے عذاب دور کردیا گیا ہے، مجھے میرے والد ماجد نے یہ نصیحت کی ہے کہ تم امام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دیتے رہا کرو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: بے شک میرے رب تعالی نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے کسی دروازہ سے بھی گزرے گا تو میں اس کے عذاب میں تخفیف کردوں گا۔

(بہجۃ الاسرار لا امام نورالدین الشطنوفی:۷۷)

مدرسہ کی گھاس اور کنویں کا پانی

ایک بار حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مبارک عہد میں طاعون کا مرض ظاہر ہوگیا، اور اس نے اس قدر زور پکڑا کہ ہر روز ہزار ہزار آدمی اور عورتیں مرنے لگے، لوگوں نے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے اس مصیبت اور پریشانی کا تذکرہ کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے مدرسہ کے اردگرد جو گھاس ہے اسے رگڑ کر کھاؤ اور اپنے اوپر لگاؤ، اللہ تعالی بیماروں کو اس سے شفاء عطا فرمائے گا، نیز فرمایا جو شخص مدرسہ کے کنویں کا پانی پیئے گا اس کو بھی شفاء حاصل ہوگی، لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے

www.waseemziyai.com

فرمان کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالی نے ان کو شفاء کامل عطا فرمادی، اس کے بعد آپ کے مبارک عہد میں طاعون کی وباء کبھی بھی نہ آئی۔ (تفریح الخاطر)

غلام محی الدین نام رکھنا درست ہے

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرمایا کرتے تھے، سید محی الدین اوران کے والد بیجاپور کی مہم میں بیمار ہوگئے، ان کی بیماری لمبی اور سخت ہوگئی، ایک دن حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو انہوں نے خواب میں دیکھا تو فرمایا: کہ تم اپنے شیخ کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے اپنے شیخ کی طرف رجوع کیا اور صحت یاب ہو گئے۔

(انفاس العارفین:۱۰۲)

آپ کے تبرکات

حضرت سیدنا شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو جبہ ملا تو انہوں نے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا، حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک بار اجمالا بتایا کہ آج تمھیں ایک نعمت ملے گی، میں سیر کے لئے نکلا شہر کے ایک حصہ میں میرے دل نے گواہی دی، کہ تیرا مطلوب اس جگہ ہے، میں نے پوچھا یہاں کوئی درویش یا کوئی فاضل شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: کہ ہاں فلاں درویش اس جگہ رہتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ملاقات کے لئے گیا تو اس نے کہا: کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جبہ مبارک مجھے تبرک ملا ہے، اور آج رات مجھے حکم ملا ہے کہ آج جو شخص ہمارے پاس آئے یہ تبرک اسے دے دو، میں نے وہ جبہ لے کر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا۔

غوث پاک کی ٹوپی خلیفہ کو ملی

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حرم شریف میں ایک شخص کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ٹوپی اپنے آباؤ اجداد سے ملی تھی، اور وہاں اس کی وجہ سے وہ بہت محترم اور مکرم تھا، ایک رات خواب میں اس نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ یہ ٹوپی ابوالقاسم اکبر آبادی کو دے دو، اس شخص کے دل میں خیال گزرا کہ اس شخص کی تخصیص میں کوئی حکمت ہے، امتحان کے طور پر ایک قیمتی جبہ اس کے ساتھ ملا دیا، اور پوچھتے پوچھتے آپ کی خدمت میں آیا، اور عرض کی کہ یہ دونوں تبرکات حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہیں، انہوں نے مجھے خواب میں فرمایا ہے کہ ابوالقاسم اکبر آبادی کو دے دو، اور انہیں آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے قبول فرمالیا اور بہت خوش ہوئے، اس شخص نے کہا: یہ بہت بڑی نعمت ہے اس کے شکرانے میں بہت بڑی دعوت تیار کریں، اور رؤسائے شہر کی دعوت کریں، ابوالقاسم نے فرمایا کہ کل تشریف لائیں اور جس شخص کو چاہیں مدعو کریں میں کافی کھانا تیار کروں گا، علی الصبح وہ شخص تمام لوگوں کے ساتھ آیا، اور کافی طعام تناول کیا اور فاتحہ پڑھی، دعوت سے فراغت کے بعد شہر کے لوگوں نے پوچھا کہ آپ متوکل آدمی ہیں، اور ظاہر اسباب نہیں ہیں تو آپ نے اتنا طعام کیسے تیار کرلیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے جبہ فروخت کردیا اور ضروریات خرید لیں، وہ شخص چلایا کہ میں نے تو اس کو اہل

www.waseemziyai.com

سمجھا تھا تو یہ فریبی نکلا، اس نے تو ان تبرکات کی قدر نہیں پہچانی، آپ نے فرمایا: کہ شور مت کرو جو تبرک تھا یعنی ٹوپی وہ میں نے محفوظ کر لی ہے اور جو چیز تبرک نہیں تھی بلکہ امتحان تھی وہ میں نے فروخت کی ہے اور اس سے ضیافت اور شکرانے کا سامان خرید لیا ہے، اور اب وہ آگاہ ہوا تو تمام اہل مجلس سے حقیقت بیان کر دی، تمام نے کہا کہ شکر ہے کہ تبرک اس کے حقدار کو پہنچ گیا ہے۔

(انفاس العارفین: ۵۲،۵۳)

حضرت غوث پاک اور خواجہ نقشبند

حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت کو لطیفہ سر میں وسعت حاصل ہے، اسی وجہ سے استغراق غالب آیا، حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت لطیفہ روح میں زیادہ ہے، صوفیاء کرام کی روحانی تربیت اسی سے ہے، اور قدیم صوفیاء کرام کی نسبت لطیفہ نفس میں زیادہ ہے، اسی وجہ سے وہ سخت مشکل ریاضتیں کرتے تھے، حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے طریقہ کی اصل نسبت اویسی ہے، جس میں کسی قدر برکات وسکینہ ملے ہوئے ہیں، حضرت سیدنا خواجہ نقشبند کی اصل نسبت یادداشت ہے، اور بسا اوقات یہ نسبت احسان تک پہنچا دیتی ہے۔

حضرت سیدنا شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بارہا خلوت میں سنا گیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو نسبت ہم نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے حاصل کی ہے، وہ زیادہ صاف اور باریک ہے، اور وہ نسبت جو حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی ہے وہ زیادہ غالب ہے اور زیادہ موثر ہے، جمعیت اور قبول عام کے زیادہ نزدیک ہے، اور وہ نسبت جو ہمیں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوئی ہے وہ عشق کے زیادہ نزدیک ہے، اور تاثیر اسماء اور صفائی خاطر کے زیادہ قریب ہے، راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) کو ان کے الفاظ یاد نہیں ہیں لیکن مطلب یہی تھا۔

(انفاس العارفین: ۱۲۴)

از علامہ محمد صدیق ضیاء صاحب

(بشکریہ مجلہ النظامیہ مارچ ۲۰۱۲)

محبوب سبحانی غوث صمدانی غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

عین اس وقت جب گمراہی وضلالت اور فسق وفجور کی تاریکیاں کائنات انسانی کا مقدر بننے لگتی ہیں، قدرت کی فیاضی کسی ایسے دانائے روزگار کو رشد وہدایت کا فریضہ سونپتی ہے، جو اپنی سیرت وکردار کی شمع لازوال کی روشنی سے ظلمت زدہ ماحول کو منور کر دیتا ہے۔ اس یگانہ عالم شخصیت کی زندگی عظمت قرآن کا پرتو اور اس کی سیرت کا ہر نقش تعلیمات مصطفوی ﷺ کی ضوء لئے ہوئے ہوتا ہے۔

پیران پیر، غوث الاعظم حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی صاحب اسرارِ حق تھے، جنہوں نے اپنے کردار کی ضوباریوں اور اپنے مواعظ حسنہ کی نور افشانیوں کی بدولت عرصہ کائنات کو شریعت وروحانیت کے غیر فانی نقوش بخش دیئے، آپ رضی اللہ عنہ نے عباسی ملوکیت کے سائے میں کملائے ہوئے نخل اسلام کو پھر سے تر وتازہ کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی باطل شکن للکار نے

www.waseemziyai.com

وقت کی سب سے بڑی استبدادی قوت کو یوں لرزا براندام کر دیا کہ شان کجکلاہ اپنی خلافت کو عامۃ المسلمین کی بخشی ہوئی امانت سمجھنے لگے۔

آپ رضی اللہ عنہ ایسے پیران پیر تھے کہ سارے روحانی سلاسل آپ کی عظمت و بزرگی کے قائل ہیں، آپ رضی اللہ عنہ وہ راہنمائے کامل و دستگیر تھے کہ جس نے ملت اسلامیہ کے نفس مردہ کی مسیحائی کا فریضہ انجام دیا، آپ غوث الاعظم تھے کہ بے شمار بندگانِ حق کو آپ کے فیوض و برکات کی بدولت جادہ ہدایت پر گامزن ہوگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ محبوب سبحانی تھے کہ آپ کے محاسن و مناقب بیان کرنے لگیں تو قلم دریائے حیرت میں ڈوب جائے، آپ رضی اللہ عنہ قطب ربانی تھے کہ جب آپ نے خود کو مامور من اللہ سمجھتے ہوئے اصلاح امت مسلمہ کا فریضہ انجام دینا شروع کیا تو عامۃ الناس تو ایک طرف باجبروت خلفاء بھی آپ رضی اللہ عنہ کی باز پرس کے احساس سے لرز اٹھتے تھے کہ:

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر سپاہ میں ہے جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبدالقادر اور کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کے القابات اور اوصاف بے شمار ہیں۔ دنیا آپ کو شیخ المشائخ ،قطب الاقطاب، غوث الاعظم، امام الاولیاء، محیی الملۃ والدین کے القابات سے یاد کرتی ہے۔

(۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ) میں بلاد عجم کے ایک چھوٹے گاؤں ''نیف'' یا ''نیق'' میں پیدا ہوئے جو گیلان کے متعلقات سے ہے۔ اہل عرب ''گاف'' کو جیم سے بدل لیتے ہیں، اس لئے گیلان کو جیلان بولتے ہیں،۔ اسی بناء پر آپ رضی اللہ عنہ جیلانی مشہور ہوئے۔ بعض اصحاب نے جیلانی کہلانے کی اور وجوہات بھی بیان کی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست انتہائی متقی و پرہیزگار اور صاحب ایمان شخصیت تھے، جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر فاطمہ نہایت صالحہ اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ والد محترم کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے، اس طور پر آپ رضی اللہ عنہ صحیح النسب حسنی اور حسینی سید ہیں۔

جب آپ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر فاطمہ کی عمر مبارک ساٹھ سال تھی، رمضان المبارک کا مہینہ تھا، آپ نے ابھی زندگی کی چند منزلیں ہی طے کیں کہ آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا، اور آپ کی تعلیم و تربیت کا سارا بوجھ آپ کی والدہ ماجدہ کے کندھوں پر آ گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت سیدنا عبداللہ صومعی رضی اللہ عنہ بھی آپ پر غایت درجہ شفقت فرماتے ہوئے آپ کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپ کی والدہ ماجدہ کی رہنمائی فرماتے تھے، جب آپ کی عمر مبارک دس سال کی ہوئی تو آپ اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتے تھے۔

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اپنے ولی ہونے کا علم کب ہوا تو آپ نے فرمایا: کہ میں دس سال کا تھا تو میں اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتا تھا، راستے میں ملائکہ میرے پیچھے پیچھے چلتے دکھائی دیتے تھے، جب میں مدرسہ میں پہنچتا تو میں ان کو بار بار یہ کہتے ہوئے سنتا ''اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو'' اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو''

www.waseemziyai.com

جب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو ایک دفعہ عرفہ کے دن گاؤں سے باہر نکلے، اتفاقاً راستہ میں کسی کسان کا بیل جا رہا تھا، اچانک بیل نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا ﴿ ما لھذا خلقت و لا بھذا امرت ﴾ یعنی اے عبدالقادر! تم اس کام کے لئے پیدا نہیں کئے گئے اور نہ ہی تم کو اس کا حکم ہوا ہے۔

یہ سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور ذوق وشوق کا بحرِ بیکراں ٹھاٹھیں مارنے لگا اور گھر آ کر اپنی والدہ ماجدہ کو تمام ماجرہ سنا کر تحصیل علوم شریعت کی خاطر بغداد معلیٰ جانے کا عزم ظاہر کیا، والدہ ماجدہ نے اجازت عطا فرمانے کے بعد چالیس دینار آپ کی گدڑی میں سی دیئے اور دعا کرتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی، والدہ ماجدہ کی یہ تلقین اس وقت آپ کے پیش نظر تھی جب ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے راستہ میں حملہ کر کے تمام مسافروں کا مال واسباب لوٹنا شروع کر دیا۔ بالآخر آپ کی یہی صداقت شعاری ان ڈاکوؤں کے اس گروہ کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے کا باعث بنی، اللہ تعالیٰ کا یہ ولی جدھر کا رخ کر رہا تھا رشد وہدایت کے جواہر بے بہا لٹاتا جا رہا تھا۔

جب آپ رضی اللہ عنہ (۴۸۸ھ) میں بغداد معلیٰ پہنچے جو علوم وفنون کا مرکز اور گہوارہ تہذیب تھا، تو سب سے پہلے حضرت سیدنا الشیخ حماد بن مسلم الدباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اپنے وقت کے عظیم شیخ الفقہ تھے، انہوں نے اس شہباز طریقت کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔

علوم دینیہ اور علوم متداولہ کی تحصیل کے لئے حضرت سیدنا الشیخ قاضی ابوسعید ابوالمبارک المخزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے شیخ کبیر اور حضرت ابوذکریا تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے عالم یگانہ سے اکتساب فیض کرنے کے ساتھ ساتھ متعدد دوسرے فقہاء کرام کے فقہی کمالات سے بھی ایک عرصہ تک خوشہ چینی کی ان میں:

☆......حضرت سیدنا ابوالغنائم محمد بن علی بن میمون الخراسی۔ ☆......حضرت سیدنا ابوالبرکات طلحہ العاقولی۔ ☆......حضرت سیدنا ابوعثمان اسماعیل بن محمد الاصبہانی۔ ☆......حضرت سیدنا ابوطاہر محمد عبدالرحمٰن بن احمد ☆......حضرت سیدنا ابوالمنصور عبدالرحمٰن ☆......حضرت سیدنا ابوالنصر محمد بن المختار ہاشمی ☆......حضرت سیدنا ابوالخطاب محفوظ الکلوذانی ☆......حضرت سیدنا ابوالوفا علی بن عقیل الحنبلی ☆......حضرت سیدنا ابوالحسن محمد بن قاضی ☆......حضرت سیدنا محمد بن حسین القادری السراج جیسے نامور محدثین اور فقہاء کرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حدیث شریف پر آپ رضی اللہ عنہ کی ژرف نگاری اور دقت نظر کا یہ عالم تھا کہ آپ کے اساتذہ کرام آپ کو سند دیتے وقت فرمایا کرتے تھے کہ اے عبدالقادر! ہم تم کو الفاظ حدیث کی سند دے رہے ہیں وگرنہ حدیث شریف کے معانی میں تو ہم تم سے استفادہ کرتے ہیں کیونکہ بعض احادیث شریفہ کے معانی جو تم نے بیان کیے ہیں ان کی فہم تک ہماری رسائی نہیں ہے۔

درس وتدریس سے فراغت ہوئی تو محبت الٰہی اور معرفت ربانی کے اسرار کو سمجھنے کے لئے سرگرداں رہنے لگے، عراق کے ویرانوں اور جنگلوں کی طرف نکل جاتے تھے اور کئی کئی روز واپس بھی نہ آتے۔ تلاش حق کا جذبہ راسخ تھا، قدرت آپ رضی اللہ عنہ کو ایک بڑے مقصد کے لئے تیار کر رہی تھی، اپنے استاد مکرم حضرت سیدنا الشیخ قاضی ابوسعید المبارک المخزمی رضی اللہ عنہ کے حکم پر ان کے مدرسہ عالیہ باب

الازج میں فرائض تدریس سرانجام دینے لگے دور دور سے طالبان علم آپ کی شوکت علمی کا شہرہ سن کر حاضر ہونے لگے، طلبہ کرام کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مدرسہ کی عمارت ناکافی محسوس ہونے لگی۔

بغداد معلیٰ کے ارباب خیر مدرسہ کی عمارت کی خاطر زرکثیر صرف کرنے لگے، بالآخر سنہ (۵۲۸ھ) میں یہ مدرسہ ایک عظیم الشان درسگاہ کی شکل اختیار کر گیا، اب یہ درسگاہ ''مدرسہ قادریہ'' کے نام سے چاروں طرف مشہور ہو چکی تھی، عام طالبان علم ہی مدرسہ میں حاضری نہ دیتے بلکہ نامور علماء کرام اور مشائخ عظام بھی اس سلسلہ میں آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے تھے اور اسے اپنی لئے سعادت سمجھتے تھے، آپ کے جذبات میں عشق خداوندی کی طلب صادق جلوہ فگن تھی۔ طریقت کی وادیوں کی طرف رجوع کیا تو ریاضت و مجاہدہ کی طرف رغبت ہونے لگی۔

علم طریقت و معرفت کے سلسلے میں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا الشیخ الامام ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس رضی اللہ عنہ کی نگاہ فیض رساں کے انعامات باطنی سے فیوض حاصل کیے کہ جو بغداد معلیٰ کے عظیم المرتبت مشائخ کرام میں سے تھے۔ روحانی اور باطنی کمالات کے حصول کے لئے آپ نے تقریباً پچیس سال ایمان افروز مجاہدوں اور ریاضتوں میں صرف کئے۔

جب آپ رضی اللہ عنہ نے عبادات و ریاضات اور مجاہدات شاقہ کے بعد پورا پورا تزکیہ نفس حاصل کر لیا تو الشیخ ابوسعید المبارک المخرمی رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئے اور ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے، الشیخ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جب آپ کو بیعت کیا تو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لقمہ ان کے ہاتھ مبارک سے میرے شکم میں جاتا تھا وہ میرے باطن میں نور بھر دیتا تھا۔ آہستہ آہستہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شخصیت علوم و معرفت کے مہر عالم تاب میں ڈھلتی گئی۔

آپ رضی اللہ عنہ روحانی بلندیوں پر فائز ہوئے تو تقاضائے قدرت کی تعمیل میں وہ وقت آن پہنچا کہ ایک زمانہ آپ کے انوار و تجلیات معرفت سے مستفید ہو۔ اس وقت خلافت عباسیہ کا آفتاب اقتدار نصف النہار پر تھا، ملوکیت کے سائے انوار شریعت کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ بغداد معلیٰ میں خلیفہ مستنصر باللہ سریر آرائے سلطنت تھا، بغداد عروس البلاد تھا، اور عظیم الشان مسلم سلطنت کا دارالخلافتہ بھی، اب آپ رضی اللہ عنہ کی فکری و روحانی سرگرمیوں کا مرکز لازوال بننے والا تھا، اس وقت کے امراء حکومت کے نشے میں بدمست اور رعایا کے حقوق سے غافل تھے، علماء اپنے فریضہ سے بے بہرہ ہو کر آپس میں الجھ رہے تھے۔

جاہل صوفیوں نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ اور آزاد ٹھہرا رکھا تھا، اسلام جو کہ عالم انسانیت کا چارہ ساز تھا، ارباب اقتدار کے فیصلوں کا پابند بنا دیا گیا تھا۔ یہ تھے وہ حالات جن کا مشاہدہ فرماتے ہوئے حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے درس و تدریس کا فریضہ انجام دینے کے ساتھ ساتھ وعظ و نصیحت، اشاعت اسلام، اصلاح خلق خدا، تجدید دین اور اعلائے کلمۃ الحق کا بیڑہ اٹھایا۔

رشد و ہدایت کے سلسلے کو دراز کرنے میں آپ رضی اللہ عنہ کی زبان حارج تھی۔ بغداد معلیٰ عربی ادب کا گہوارہ اور فصحائے عرب کا مرکز تھا، جبکہ حضور پیران پیر رضی اللہ عنہ کی مادری زبان فارسی تھی، تمام تر علمی و فقہی اور روحانی و نظری کمالات کے باوجود آپ جھجک کا شکار تھے، ایک رات آپ رضی اللہ عنہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو وعظ

www.waseemziyai.com

ونصیحت کرنے کی تلقین فرمائی تو انہوں نے اپنے عجمی نژاد ہونے اور عربی میں مہارت نہ ہونے کی بناء پر معذوری ظاہر کی، جس پر رسول اللہ ﷺ نے سات بار کچھ پڑھ کر ان کے منہ پر دم کیا اور ان کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور وعظ کہنے کا حکم دیا، بس پھر کیا تھا کہ درِ علم وحکمت وا ہو گیا، رشد وہدایت کا سرچشمہ سرمدی پھوٹ پڑا۔

متعدد تذکرہ نگار حضور نبی کریم ﷺ کے عطائے خاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پر نبی کریم ﷺ نے عالم بیداری میں کرم فرمایا۔

آپ رضی اللہ عنہ خود ایک واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دوسرے روز بعد نماز ظہر وعظ کہنے کے ارادے سے منبر پر بیٹھا اور سوچتا رہا کہ کیا کہوں۔ میرے گرد خلقت کا ہجوم تھا اور ہر ایک میرا وعظ سننے کا مشتاق تھا۔ ہر چند کہ میرے سینے میں دریائے علم موجزن تھا مگر زبان نہیں کھلتی تھی کہ اس وقت میرے جد امجد حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میرے منہ میں چھ بار لعاب دہن ڈالا، اور اسی طرح چھ بار کچھ پڑھ کر میرے منہ پر دم بھی کیا، میری زبان فوراً کھل گئی اور میں نے وعظ کہنا شروع کر دیا، اب میری طاقت لسانی کی سارے بغداد میں دھوم مچ گئی، خود میرے دل میں جوش سخن کا یہ عالم تھا کہ اگر کچھ عرصہ خاموش رہتا اور وعظ نہ کہتا تو میرا دم گھٹنے لگتا، اول اول میری مجلس میں تھوڑے لوگ ہوا کرتے تھے مگر آخر میں نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہجوم کی مسجد شریف میں گنجائش ناممکن ہوگئی، بالآخر عیدگاہ میں منبر رکھا گیا اور وہاں وعظ کہنا شروع کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے سنہ (۵۲۱ھ) میں پہلا وعظ فرمایا، ابتداء میں تعداد کم تھی لیکن آپ کی پہلی تقریر نے ہی سارے بغداد میں تہلکہ مچا دیا، تشنگان شوق کا دریا امڈ آیا، اہل بغداد نے آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر بغداد کے باہر ایک طویل وعریض رباط تعمیر کرائی اور یہ سلسلہ اس قدر وسیع ہوتا چلا گیا کہ مدرسہ باب الازج کی تعمیرات اس رباط کی تعمیرات سے متصل وملحق ہو کر ایک عالی شان زاویہ یا خانقاہ کی شکل نظر آنے لگی، آپ یہاں پر تین دن وعظ فرمایا کرتے تھے، بعض اوقات ستر ہزار سے زائد طالبان راہِ حق آپ کے وعظ میں حاضر ہوتے تھے، اور سوار اتنے آتے تھے کہ ان کی گرد سے ایک حلقہ بن جاتا جو دور سے تو وہ نظر آتا تھا۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پرتاثیر وعظ کا تذکرہ فرماتے ہوئے حضرت شیخ محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''اخبار الاخیار'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت کے کلام میں وہ تاثیر تھی کہ جب آپ آیات وعید کے معانی ارشاد فرماتے تھے تو تمام لوگ لرز جاتے تھے، چہروں کا رنگ فق ہو جاتا تھا، گریہ وزاری کا یہ عالم ہوتا تھا کہ اہل محفل پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی، جب آپ رحمت الٰہی کی تشریح فرماتے تو لوگوں کی دل غنچوں کی طرح کھل جاتے تھے، اکثر حاضرین تو بادہ ذوق وشوق سے اس طرح مست ہو جاتے تھے کہ بعد ختم محفل ان کو ہوش آتا تھا، اور بعض تو محفل میں ہی جاں بحق ہو جاتے تھے۔

علمائے یگانہ اور مشائخ عصر بھی کثیر تعداد میں شرکت کرتے تھے، آپ کی محفل میں چار سو افراد قلم و دوات لے کر بیٹھتے تھے، جو کچھ آپ ارشاد فرماتے تھے اسے جواہر بے بہا کی صورت میں دامن قرطاس میں سمیٹ لیتے تھے، آپ کے مواعظ کی تاثیر سے گمراہوں کو منزل مقصود کا نشان میسر آ جاتا تھا، تاریک دلوں کو ایمان کی روشنی ملتی، فاسق وفاجر حق آشنا بن جاتے تھے، ہر مجلس میں ایک بہت بڑی تعداد یہود ونصاریٰ دولت اسلام سے بہرور ہوتے۔ عامۃ الناس کے علاوہ حکمران اور امرائے دربار بھی آپ کی مجالس میں نیاز مندانہ طریق سے

www.waseemziyai.com

حاضر ہوا کرتے تھے۔

آپ کی مجلس وعظ میں رجال الغیب، ملائکہ اور جنات بھی بکثرت آتے تھے، آپ کا ہر وعظ ربانی فتوحات، یزدانی الہامات اور سبحانی ارشادات وہدایات کا بحر ذخار تھا، حکیمانہ انداز کی جھلک بھی تھی، اور روحانی جلال کی چمک بھی، یہ آپ کی کرامت تھی کہ آپ کی مجلس میں دور ونزدیک بیٹھنے والے یکساں آپ کی آواز سنتے تھے، آپ اہل مجلس کے خطراتِ قلبی کے موافق کلام فرماتے تھے، ایک اندازے کے مطابق آپ کے ہاتھ مبارک پر پانچ ہزار سے زائد یہود ونصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور لاکھوں کی تعداد میں فساق وفجار تائب ہوئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مذہب اسلام کو اس طور پر نئی زندگی دی کہ اسلام پھر سے اپنی حقیقی عملی تعبیر وتوضیح کے ساتھ عوام الناس کی زندگی میں جاری وساری ہوگیا، آپ نے علماء سوء کو ان کی فرض ناشناسی پرٹوکا اور جاہل صوفیہ کو عظمت تصوف سے آشنا کیا۔

دنیاداروں کو روزِ قیامت کی سختیوں کا احساس دلایا، عمال حکومت کو ان کی بداعمالیوں پر سخت ملامت کی، حتی کہ خلیفہ وقت بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ اس کو بھی ڈانٹ دیتے تھے۔ایک بار خلیفہ المستنجد باللہ نے دعائے خیر کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دس توڑے اشرفیوں کے نذر کیے، آپ کے انکار پر جب خلیفہ نے قبول فرمانے پر اصرار کیا تو آپ نے دونوں ہاتھوں میں چند اشرفیوں کو لیکر رگڑا تو ان سے خون بہنے لگا، آپ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ سے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ شرم آنی چاہئے کہ انسانوں کا خون کھاتے ہو، اور اس کو جمع کر کے میرے پاس لاتے ہو۔

خلیفہ وقت اور وزراء اور امراء آپ کے دربار میں حاضری دینا باعث اعزاز سمجھتے تھے، جب خلیفہ وحکمران وغیرہ آتے تو آپ اٹھ کر گھر میں چلے جاتے تھے اور جب وہ آپ کے پیچھے آتے تو آپ اپنے دولت خانہ سے نکلتے تاکہ ان کے لئے اٹھنا نہ پڑے، آپ ان کو نصیحت کرتے ہوئے لہجہ سخت کر لیتے، جب آپ خلیفہ وقت کو لکھتے تو یوں تحریر فرماتے تھے:

عبدالقادر تجھے یوں حکم دیتا ہے اور اس کا حکم نافذ ہے، اس کی اطاعت تجھ پر واجب ہے، اور وہ تیرا پیشوا اور تجھ پر حجت ہے۔

جب خلیفہ وقت کو آپ کے خط مبارک کے مضمون سے آگاہی ہوتی تو اس کو چومتا اور کہتا: سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی نے سچ فرمایا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاہ جیلانی جلالت روحانی کے کس مقام پر فائز تھے۔

شاہ شہاں شیخ عبدالقادر است　　　دلنشین و دلربا و دلبر است

اللہ تعالیٰ نے آپ سے اصلاح احوال عالم کا وہ فریضہ عظیم انجام دلوانا تھا جو انبیاء کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے، آپ نے شعائر اسلامی کو جس طور پر نئی زندگی بخشی اور اسلام کی ابدی تعلیمات کو جس شاندار طریقے سے اسلامیان عرب وعجم کے دلوں میں راسخ کیا اس کی بناء پر آپ کو محی الدین والملت کے مقدس خطاب سے یاد کیا جاتا ہے، اس خطاب کی وجہ تسمیہ یوں ہے کہ سنہ (۵۱۱ھ) میں آپ بغداد معلیٰ کی طرف آرہے تھے کہ ایک بیمار اور نحیف البدن شخص نے راستے میں آپ کا نام لیکر آپ کو سلام کیا، اور قریب آنے کو کہا، جب آپ اس کے قریب ہوئے اس نے آپ سے سہارا دینے کی استدعا کی، آپ نے سہارا دیا تو دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا، اور رنگ وصورت میں تازگی نمایاں ہونے لگی، آپ کے استعجاب پر اس نے کہا کہ میں دین اسلام ہوں اور میں قریب المرگ ہوگیا تھا، اللہ تعالیٰ نے

www.waseemziyai.com

مجھے تمھاری بدولت از سرنو زندہ کیا۔

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اس شخص سے جدا ہو کر جب جامع مسجد شریف پہنچے تو ایک شخص نے ملاقات کی اور آپ کے جوتے پکڑ کر یا سیدی محی الدین کہہ پکارا، پھر جب یہ نماز ادا کرنے لگے تو چاروں طرف سے لوگ آ کر ان کے ہاتھ مبارک چومنے لگے ، ہر شخص کی زبان پر ''یا محی الدین'' کا قدسی زمزمہ گونج رہا تھا۔

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو   اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جس مقام غوثیت پر فائز تھے وہ جملہ اولیاء کرام میں سے کسی اور کو نصیب نہیں ہوا، آپ رضی اللہ عنہ علم و عمل، عشق و مستی، سوز و گداز اور روحانی شوق کی جن رفعتوں کے ہمراز تھے وہ کسی اور صاحب حال کا مقدر نہ بن سکیں۔ تمام معتبر تذکرہ نگار نے یہ لکھا ہے کہ ایک دن حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بغداد معلیٰ کے محلہ حلبہ جہاں آپ کا مہمان خانہ تھا، مجلس میں خطاب فرما رہے تھے۔

اسی مجلس میں پچاس جلیل القدر مشائخ عظام بھی موجود تھے، دوران وعظ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ﴿قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله ﴾ میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔

یہ سن کر حضرت سیدنا شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھے اور منبر کے قریب جا کر آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا، بعد ازیں تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اس دور کے تین سو اکابر اولیاء اللہ نے دنیا کے مختلف مقامات پر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی اپنی گردنیں خم کر دیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد برحق کے وقت سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خراسان کی پہاڑیوں میں مجاہدوں اور ریاضتوں میں مصروف تھے۔ آپ نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان سنتے ہی اپنا سر مبارک زبان حال سے یہ کہتے ہوئے زمین پر رکھ دیا کہ حضور والا! گردن پر کیا بلکہ میرے سر پر آپ کا مبارک قدم ہے۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا   اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامات بے شمار ہیں، ان کو شمار کرنے بیٹھیں تو ایک طویل دفتر درکار ہوگا، آپ کے روحانی تصرفات اور ایمانی کمالات کے ایسے ایسے ایمان افروز واقعات مطالعہ کرنے کو ملتے ہیں کہ دیدہ و دل فکر آفریں حیرت میں کھو جاتے ہیں۔ آپ کی ذات مبارک مجمع البرکات صفات جمیلہ اور خصائل حمیدہ کی جامع تھی، آپ انتہائی غریب نواز، خدا ترس، سخی، وسیع حوصلہ، شیریں زبان، رحمدل، خلیق، اور حد درجہ بامروت اور پابند قول و اقرار تھے، آپ کی خدمت میں نذرانے اور تحائف اس کثرت کے ساتھ آتے کہ شمار نہیں ہو سکتا تھا مگر آپ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کر دیتے تھے، روزانہ رات کو آپ کا دسترخوان بچھایا جاتا تھا، جس پر مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے تھے، غربا و مساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے تھے، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی تناول فرماتے، طلبہ کی کثیر تعداد آپ کے دسترخوان سے ہی کھانا کھاتی تھی۔

آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے اسلام کو نئی زندگی عطا کی، آپ کے ارشادات اور مواعظ حسنہ روشنی کے

www.waseemziyai.com

مینار تھے، جن سے پھوٹنے والی کرنیں آج بھی دلوں کو روحانیت آشنا کر رہی ہیں۔ آپ کے ان مواعظ حسنہ کے تین مجموعے ہیں یعنی الفتح الربانی، فتوح الغیب، الغنیۃ لطالبی طریق الحق۔ ان کتب میں آپ کے ارشادات حکیمانہ کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے، یہ مواعظ اپنی افادیت اور اثر آفرینی کی اس منزل پر ہیں کہ آپ کی فضیلت اور فیضان معرفت پر دلیل قاطع ہیں۔

عرب یا عجم، برصغیر پاک و ہند ہو یا ممالک شام و عراق تمام دنیا آپ کے کمالات علمی اور فضائل باطنی کی معترف ہے، آپ جادہ حق سے بھٹکے ہوئے بدنصیب انسانوں کے لئے صراط مستقیم کا عملی پیغام سرمدی تھے، آپ نے اپنی زندگی میں جس عالمگیر دعوت کا آغاز کیا تھا آپ کے سلسلہ عالیہ کا قادریہ کی صورت میں آج بھی پورے روحانی تزک و احتشام کے ساتھ جاری و ساری ہے، یہ وہی دعوت ہے جس کے لئے آپ فرمایا کرتے تھے اے لوگو! دعوت حق کو قبول کرو، بے شک میں داعی الی اللہ ہوں کہ تم کو اللہ تعالی کے دروازے اور اس کی اطاعت کی طرف بلاتا ہوں، اپنے نفس کی طرف نہیں بلاتا، منافق ہی اللہ تعالی کی طرف مخلوق کو نہیں بلاتا بلکہ اپنے نفس کی طرف بلاتا ہے۔

اس دور کے علماء اور اصحاب تصوف آپس میں برسرپیکار تھے، شریعت وطریقت کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا تھا، لیکن سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی بے مثال شخصیت شریعت اور طریقت کے امتزاج کا حسین نمونہ تھی، آپ افتاء و دروس کی مسند پر فائز تھے۔ وقت کا کوئی قاضی اور مفتی آپ کے علم و عمل پر اعتراض کرنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا، نتیجہ یہ ہوا کہ صاحبان طریقت کے لئے آپ کی ذات گرامی سپر بن گئی، اہل شریعت آپ پر اور آپ کے متوسلین پر بدعتی یا غیر شرعی ہونے کا الزام نہیں لگا سکتے تھے، صوفیاء کرام اور علماء شریعت دونوں فقہی و روحانی امور میں رہنمائی کے لئے آپ کے محتاج تھے، اس یکجہتی کی بدولت اشاعت اسلام کی رفتار تیز ہوگئی۔

آپ کے دور میں فرقہ معتزلہ اسلام میں مادیت کا نمائندہ تھا، اور وہ عقل کو چراغ راہ گزر نہیں بلکہ درون خانہ کے ہنگاموں میں دخیل سمجھتا تھا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محبت و ذوق کی شمع ٹمٹمانے لگی، سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں ایک ایسی شخصیت ظہور پذیر ہوگئی کہ محض اس کا دیکھنا ہر سوال کا جواب اور ہر مشکل کا حل تھا، آپ کلام فرماتے تو آپ کے الفاظ شمع روشن کی طرح ضوبار ہونے لگتے، اور جب آپ خاموش ہوتے تو علم و عرفان کی خوشبو قلوب انسانی کو مہکانے لگتی، آپ کے وجود سے مادہ پرستی کا خاتمہ ہوگیا، اور معتزلہ اس طرح سمٹ گئے کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔

جس وقت حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ محراب و منبر کی زینت بنے، رافضیت عروج پر تھی، آپ کا وجود اللہ تعالی کی محبت اور آیت اللہ ثابت ہوا، آپ کے فیوض سے سرشار قادری درویشوں نے ہر مقام پر اسماعیلی داعیوں کا تعاقب کیا، اور عوام کو معرفت الٰہی کے پر سرور اور میٹھے پانی کے چشموں سے سیراب کر کے فریب و مکر اور ضلالت و گمراہی کے سراب سے محفوظ کر دیا۔

حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا بدن لاغر تھا، قد درمیانہ تھا، آپ کا سینہ کشادہ تھا، ریش مبارک طویل و عریض گھنی اور خوشنما تھی، آواز بلند اور دلنشین اور گفتار خوش تر تھی، رنگ گندمی تھا، ابرو باریک اور باہم پیوستہ تھے، آپ کا علم کامل تھا، اخلاق شیریں تھے، مزاج میں تواضع تھی، شخصیت جلال و جمال کا مرقع تھی، آپ خلوت پسند تھے، راست گوئی میں آپ کا شہرہ تھا، قرآن کریم کی طرح احادیث نبوی کے بھی حافظ تھے، جب آپ وعظ کے لئے منبر پر تشریف فرما ہوتے تو کوئی ادب کے باعث نہ کھنکارتا تھا اور نہ ہی کھانستا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے سنہ (۵۲۸ھ) سے (۵۶۱ھ) تقریباً تینتیس سال درس و تدریس اور فتاوی نویسی کے فرائض انجام دیے

www.waseemziyai.com

اور علماء عراق اور دوسرے علاقوں کے علماء کرام آپ کی خدمت میں اپنے سوالات بغرض جواب ارسال فرماتے تھے، اور جب آپ کے فتاوی ان تک پہنچتے تو انہیں آپ کی علمی قابلیت پر سخت تعجب ہوتا تھا، اور پکار اٹھتے تھے کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمیت سے نوازا ہے۔

آپ نے ۵۲ سال کی عمر تک متاہل زندگی اختیار نہ کی، اس کے بعد سنت نبوی کے خیال سے آپ نے مختلف زمانوں میں چار شادیاں کیں، اور ان چاروں سے آپ کی اولاد پاک کثرت سے تھی، ان میں مندرجہ ذیل صاحبزادگان زیادہ مشہور ہوئے:

☆......سیدنا الشیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ عیسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ یحیی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ☆......سیدنا الشیخ موسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

☆......سیدنا الشیخ ابراہیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

صوفیائے کرام اور بزرگان دین کی شاعری ذاتی تشہیر یا فنی صلاحیتوں کے اظہار کے لئے نہیں ہوتی بلکہ وہ اسے اپنے سوز و ساز قلبی اور واردات روحانی کی نمود کا ذریعہ بناتے ہیں، غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کلام میں خوبصورت شاعری کے نہایت خوبصورت نمونے ملتے ہیں، آپ کی تمام تر شاعری چند حمدیہ قصائد پر مشتمل ہے، ان میں سے قصیدہ غوثیہ آپ کی روحانی قدر و منزلت اور آپ کے منصب جلیل کا ترجمان ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین روم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان ہے کہ قصیدہ غوثیہ بھی اسی مقام قرب کے ایک خوددار سکر یافتہ کی آواز ہے، جس کو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے باطنی حال کی اجتماعی تفسیر سمجھنا چاہئے۔

قصیدہ غوثیہ کے بارے میں مولانا جلال الدین روم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رائے مبنی بر حقیقت ہے، نگاہ ظاہر بین اس قصیدہ کی روح میں جھانک کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا ادراک نہیں کرسکتی۔ ایک فارسی دیوان بھی آپ کی طرف منسوب ہے۔

آپ کی دیگر تصنیفات میں مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

☆......الغنیۃ لطالبی طریق الحق ☆......فتوح الغیب ☆......الفتح الربانی ☆......حزب نشاء الخیرات ☆......الیواقیت الحکم ☆......الفیوضات الربانیۃ ☆......المواہب الرحمانیۃ ☆......الفتوحات الرحمانیۃ ☆......جلاء الخاطر ☆......سرالاسرار ☆......ردالرافضہ وغیرہ۔

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات فقط سلسلہ قادریہ ہی کی بدولت تقسیم نہیں ہو رہے ہیں بلکہ جملہ روحانی سلاسل آپ کی شوکت روحانی کے سامنے جبین نیاز خم کرتے ہوئے آپ کی غوثیت عظمی سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

شہنشاہ نقشبند حضرت بہاؤ الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادت اور بلند روحانی مقام کی خبر آپ کی پیدائش سے تقریبا ڈیڑھ سو سال پہلے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر دی تھی کہ بخارا شریف میں پیدا ہونے والا یہ مرد کامل میری خاص نعمت سے فیضیاب ہوگا، واقعی وہی ہوا جو حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ اسی لئے تو حضرت بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ علیہ عقیدت نگار ہیں کہ: پیران پیر سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جس مقام غوثیت پر فائز تھے۔

بادشاہ ہر دو عالم عبدالقادر است — سرحد اولاد آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب عرش و کرسی وقلم — نوقلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکتوبات شریفہ میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے روحانی بلند مرتبتی کا تذکرہ کرتے ہوئے طریقت و روحانیت کا پیشوا حضور نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں۔ ان کے فرمان کے موجب یہ روحانی فیض حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کے صاحبزادگان اور پھر ائمہ کے ذریعے دنیا تک پہنچتا رہا حتی کہ سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آ پہنچا جو روحانی سربلندیوں کے لحاظ سے انہی ائمہ کے فیض یافتہ ہیں۔

اس تفصیل کے بعد حضرت سیدنا الشیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اس مرتبہ تک پہنچ گئے اور یہ آپ کو مل گیا، مذکورہ بالا ائمہ اور حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں ہے اور اب اس راستے میں جتنے فیوضات و برکات جملہ اقطاب، نجباء اور ولیوں تک پہنچتے ہیں ان کے ذریعے سے پہنچتے ہیں۔ کیونکہ فیض کا یہ مرکز ان کے بغیر اور کسی کو ملا ہی نہیں ہے۔

اسی لئے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

افلت شموس الاولین وشمسنا — ابدا علی افق العلی لاتغرب
سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے — افق نور پر ہے مہر ہمیشہ تیرا

سلطان الہند حضرت خواجہ سید محمد معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو باقاعدہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانی صحبتوں اور ایمان افروز مجالس کے فیض یافتہ تھے، آپ کئی ماہ تک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں دن رات رہے، اور آپ کے فیوضات اور کمال باطنی کے فیض سے مستفیض ہوئے اور دربار غوثیت سے سلطان الہند کو ہندوستان کی ولایت عطا ہوئی تھی، شاہ اجمیر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یوں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

یا غوث معظم نور ہدی مختار نبی مختار خدا — سلطان دو عالم قطب علیٰ حیراں ز جلالت ارض وسماء
چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت — اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا

شیخ الشیوخ حضرت سیدنا شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عالم شباب میں علم کلام کی وسعتوں میں الجھے رہتے تھے، آخر کار ایک دن ان کے چچا انہیں بارگاہ غوثیت مآب میں لے آئے اور ان کی روحانی تربیت کے لئے عرض گزار ہوئے۔ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے ان کے دل پر ہاتھ رکھ کر چند لحوں میں ہی علم کلام کی تاریکیاں دھوڈالیں اور اسے علم نورانی سے بھر دیا، شیخ الشیوخ حضرت سیدنا عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت میرے سینے میں علم لدنی بھر دیا، جب میں آپ کے آستانہ عالیہ سے واپس ہوا تو علم وحکمت کا کمال میری زبان پر تھا، نیز آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم عراق کے متاخرین میں سے شہرہ آفاق شخصیت ہو گے۔

www.waseemziyai.com

مختلف سلاسل روحانی کے ان کے عظیم پیشواؤں کا دربارِ غوثیہ میں یہ خراج عقیدت واقعی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے عالمگیر پیغام کی ابدی گواہی ہے، آپ نے نو سال میں علوم شریعت حاصل کیے، اور باقی عمر تعلیمات اسلامیہ کی ترویج میں بسر کردی۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو روئے زمین کی سلطانی عطا کردی، یہ سلطانی وقتی و عارضی نہیں بلکہ دائمی اور پائدار ہے، کیونکہ بالاتفاق آپ غوث اعظم اور قطب مدار ہیں، جن کے فیض روحانی قیادت و سیادت باطنی ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

غوث اعظم درمیان اولیاء　　چوں محمد درمیان انبیاء

آپ نے اپنی عمر کے ابتدائی اٹھارا سال اپنے مولد و مسکن میں گزارے، ۹ سال بغداد معلّی میں علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل و تکمیل میں مصروف رہے، ۲۵ سال عراق کے جنگلوں اور بیابانوں اور ویران مقامات پر ریاضات کاملہ اور مجاہدات شاقہ سے منازل سلوک طے کیں، پھر چالیس برس تک ارشاد و تلقین اور اعلائے کلمۃ الحق اور اصلاح خلق کا فریضہ انجام دیا۔

سنہ (۵۶۱ھ) کو آپ کی عمر مبارک ۹۱ برس ہو چکی تھی، آپ کی صحت گرنا شروع ہوئی، مرض الوصال نے آلیا، آپ کو وفات سے پیشتر ہی اپنے ارتحال کا پتا چل گیا، علالت کے دوران میں بھی آپ نے تبلیغ اور اشاعت اسلام کا فریضہ ترک نہیں کیا۔

گیارہ ربیع الثانی کو وفات شریف کے کچھ عرصہ پیشتر آپ نے اپنے عزیزوں اور عقیدتمندوں سے فرمایا: میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں ظاہراً تمھارے ساتھ ہوں مگر باطناً تمھارے سوا کے ساتھ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں، بے شک میرے پاس تمھارے علاوہ کچھ اور حضرات بھی تشریف لائے ہوئے ہیں، ان کے لئے جگہ فراخ کردو، ان کے ساتھ ادب سے پیش آؤ، اور ان پر جگہ تنگ نہ کرو۔

جن تشریف لانے والوں کی طرف حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا تھا وہ ملائکہ کرام اور ارواح مقربین تھے، آپ بار بار آنے والوں کو سلام کا جواب دے رہے تھے، آپ بار بار ہاتھ مبارک اٹھاتے اور ان کو دراز کرتے ہوئے زبان مبارک سے فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ، میں ابھی تمھاری طرف آتا ہوں، اس کے ساتھ ہی وصال شریف کے آثار شروع ہو گئے، کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کی تلاوت فرماتے ہوئے آپ کی آواز مبارک مخفی ہو گئی، زبان تالو سے مل گئی اور روح مبارک قفص عنصری سے پرواز کر گئی۔

پھر اسلامی تعلیمات کی روشنی پھیلانے والا وہ مہر عالم تاب خاک بغداد میں روپوش ہو گیا، جس کی علمی و روحانی تجلیات ہر دور کے اصحاب فکر کے قلب و فکر کی اعزاز بنی رہیں گی۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر لوگ آپ کے چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتابانہ آپ کے جائے قیام کی طرف دوڑے، لوگوں کے اژدہام کا یہ عالم ہوا دن میں آپ کی تدفین عمل میں نہ لائی جاسکی، بلکہ آپ کو دوسری شب میں دفن کیا گیا۔

آپ کا مزار مبارک بغداد شریف کے مشرق میں واقع ہے، یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ درس دیا کرتے تھے اور وعظ و ارشاد کی روحانی مجالس آباد کیا کرتے تھے، یہ وہی جگہ ہے جہاں بلاد عجم سے آنے والے بے شمار زائرین عقیدت و احترام کی ڈالیاں نذر کرتے ہیں، اور آپ کے فیوض و برکات کی دولت بے بہا کو اپنے دامن میں سجا کر لوٹتے ہیں۔

(مضمون نگار پروفیسر محمد اکرم رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بشکریہ ماہ العاقب: مارچ ۲۰۱۱)

www.waseemziyai.com

حضرت غوث الاعظم کی تعلیمات اور عصر حاضر میں ان کی ضرورت واہمیت

عصر حاضر کے انسان نے سائنسی، صنعتی اور اقتصادی ترقی کی جن منزلوں کو چھولیا ہے، آج سے فقط سو سال پہلے کے انسان کو اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ جدید ترین ذرائع ابلاغ نے دنیا بھر کو ایک گاؤں کی صورت دے دی ہے۔ دنیا بھر میں کہیں کوئی اہم واقعہ رونما ہوتا ہے تو یہ خبر دنیا بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہے لیکن آج کا انسانی معاشرہ تمام تر ترقی کے باوجود کھوکھلے پن کا شکار ہے۔ تیز ترین ذرائع آمد ورفت اور جدید ترین ذرائع ابلاغ کے باوجود معاشرہ انسانیت، ہمدردی، اخلاقی اقدار اور قربتوں سے محروم ہو کر بے انصافی، عدم مساوات اور بے اطمینانی کی گہری کھائی میں گرا ہوا ہے۔ آخر اس مرض کی دوا کیا ہے؟

خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے ساتھ نبوت ورسالت کا سلسلہ اپنے کمال اور اختتام کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی کے دین کو سربلند رکھنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو نئے ولولوں اور حوصلوں سے آشنا کرنے کے لئے امت مسلمہ کو عظیم شخصیات سے نوازا۔

جب بھی امت مسلمہ علمی، عملی، روحانی اور سیاسی زوال کا شکار ہوئی، اللہ تعالیٰ نے مسلم امہ کو کسی ایسے فرد سے نوازا جس کے وجود نے صحراؤں کو گلشن بنا دیا اور مسلمانوں کو سر اٹھا کر جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ اس بات کی نشاندہی سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرما گئے ہیں:

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اس امت کی (سربلندی کے لئے) ہر صدی کے آغاز میں ایسی شخصیت کو پیدا فرماتا ہے جس کے ذریعے تجدید واحیائے دین کا فریضہ سرانجام پاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد للامام ابی داود (۴:۱۰۹)

قطب ربانی سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی ایسی ہی حیات آفرین شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ جن کی کتاب زیست کا ایک ایک ورق خزاں رسیدہ چمن کے لئے باد بہاری کا ایک خوشگوار جھونکا ہے۔ آپ کی تعلیمات نے عالم اسلام کے مرکز بغداد میں ٹوٹ پھوٹ کے شکار معاشرے کو حیات نو کا مژدہ سنا کر مسلم امہ کے نحیف وناتواں بدن میں نئی روح پھونک دی۔ تب سے اب تک آپ کی تعلیمات امت مسلمہ کو روح کی غذا فراہم کر رہی ہیں۔ عصر حاضر میں آپ کی نورانی تعلیمات ماضی کی نسبت زیادہ اہم ہو گئی ہیں کیونکہ مادیت بھی ماضی کی نسبت کہیں زیادہ قوت کے ساتھ انسانیت اور اخلاقی اقدار کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ ایسے حالات میں سکون ناآشنا دلوں سے خود غرضی، لالچ اور مال کی محبت کو نکال کر محبت، ایثار اور سکون سے ہمکنار وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے دل ودماغ قرآن وحدیث کی روح سے آشنا ہوں۔ آج بھی اگر مسلم امہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ان حیات آفرین تعلیمات کو اپنا لے جو قرآن وحدیث کے صحیح فہم پر مبنی ہیں تو آج بھی عالم اسلام اپنی تمام محرومیوں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

www.waseemziyai.com

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا تاریخی پس منظر

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے تقریباً چونتیس سال بعد چھٹی صدی کے آغاز میں رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے میدان کارزار میں اتر چکے تھے۔ آپ کا دور مسلمانوں کے سیاسی نشیب و فراز، مذہبی کشمکش، مادیت پرستی اور اخلاقی بے راہ روی کا دور تھا۔ ان حالات میں آپ نے علم کی ترویج اور امت کی روحانی تربیت کے ساتھ ایک خاموش انقلاب بپا کر دیا۔ آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے دنیا کی بے ثباتی کو عیاں کیا اور فکر آخرت کو اجاگر کیا۔ تجدید و احیائے دین کے لئے آپ کی کوششوں کی وجہ سے ہی آپ کو محی الدین کے لقب سے یاد کیا گیا۔

ملک شام کے ایک سکالر ڈاکٹر عبدالرزاق الگیلانی اپنی کتاب الشیخ عبدالقادر الجیلانی، الامام الزاہد القدوۃ کے ص ۱۰۲ پر لکھتے ہیں:

ہم بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلا حصہ سنہ ۴۸۸ھ میں آپ کی بغداد آمد سے ۵۲۱ھ میں مسند تدریس پر فائز ہونے تک ہے۔

دوسرا حصہ ۵۲۱ھ سے لے کر ۵۶۲ھ میں آپ کے وصال تک ہے اور یہ علم کے چراغ جلانے، تعلیم دینے اور وعظ و ارشاد کا مرحلہ ہے۔

اخلاقی اقدار کی اصلاح

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے اخلاقی زوال پر بہت دلگیر ہوتے اور مسلمانوں کو جھنجھوڑتے ہوئے بہت خوبصورت اور بلیغ انداز میں دین کے دامن سے وابستہ ہونے کی تلقین فرماتے۔ آپ کا ارشاد ہے:

فاجروں، فاسقوں، ریاکاروں، بدعات میں مبتلا گمراہوں اور خوبیوں سے محروم مدعیوں کے باعث اسلام گریہ کناں ہے اور مدد کو پکار رہا ہے۔ کتا اپنے مالک کو اس کی حفاظت، شکار، زراعت اور جانوروں کے معاملے میں نفع دیتا ہے۔ حالانکہ اس کتے کا مالک اسے رات کے وقت ایک لقمہ یا چند چھوٹے چھوٹے لقمے کھلاتا ہے اور اے انسان تو اپنے رب کی نعمتیں پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور ان نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا نہیں کرتا اور ان نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے احکام کو بجا نہیں لاتا اور اس کی حدود کا خیال نہیں رکھتا۔

(الفتح الربانی، عبدالقادر الجیلانی، ۳۱:)

اسلامی غیرت و حمیت

آپ کے دل میں اسلامی غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ اپنے وابستگان کے دل میں بھی یہی غیرت و حمیت دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ کے یہ جذبات اور احساسات الفتح الربانی میں منقول درج قول سے عیاں ہیں:

تیرا برا ہو، تیرے اسلام کی قمیض تار تار ہے، تیرے ایمان کا کپڑا ناپاک ہے، تو برہنہ ہے، تیرا دل جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے، تیرا باطن مکدر ہے، تیرا سینہ اسلام کے لئے کشادہ نہیں۔ تیرا ظاہر آراستہ اور باطن خراب ہے، تیرے صحیفے سیاہ ہو چکے ہیں اور تیری دنیا جو تجھے بہت عزیز ہے تیرے ہاتھوں سے نکلنے والی ہے، قبر اور آخرت تیرے سامنے ہیں۔ اپنے حال کی آگہی رکھ۔

www.waseemziyai.com

گفتار کی تاثیر وقوت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی کے وعظ میں کچھ ایسی تاثیر رکھ دی تھی جس کی مثال بہت کم ملے گی۔ غنیۃ الطالبین کی چودہ اور الفتح الربانی کی باسٹھ مجلسوں کا مطالعہ کرنے سے واضح طور پر اندازہ ہوتا ہے کہ جب بولنے والے کی زبان کے پیچھے احوال بھی موجود ہوں تو ایک ایک بات دلوں میں اترتی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرزاق الگیلانی حضرت غوث صمدانی کے مواعظ کی تاثیر کے بارے میں لکھتے ہیں:

وعظ وارشاد کے منصب پر فائز ہونے والوں کو بہت ہی کم بیان کی وہ قوت عطا ہوئی ہوگی جو حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو مرحمت ہوئی۔ آپ حضرت کے مواعظ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہر ورق اور ہر صفحہ پر گفتار کی تاثیر اور قوت واضح طور پر محسوس کریں گے بلکہ آپ اس بات کو بلا تخصیص کسی مجلس کی چند سطور پڑھ کر بھی محسوس کر سکتے ہیں۔

(الشیخ عبدالقادر الجیلانی، عبدالرزاق الگیلانی،:۴۶)

مواعظ کی وسعت

شہباز لامکانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے مواعظ کی اہمیت اور وسیع افادیت کا ذکر کرتے ہوئے ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ۵۲۰ھ کے بعد لوگوں کے سامنے (معلم ومربی کی حیثیت سے) ظاہر ہوئے تو آپ کو لوگوں میں عظیم مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں لوگوں نے اپنے عقائد کو درست کیا اور آپ سے عظیم نفع حاصل کیا۔ آپ کے دم قدم سے (معتزلی اور اسماعیلی مذہب کے مقابلے میں) مذہب اہل سنت کو تقویت ملی۔

(قلائد الجواہر، علامہ الشیخ محمد بن یحییٰ:۳۳)

آپ کا معمول تھا کہ آپ ہفتے میں تین دن وعظ فرمایا کرتے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہاب گیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میرے والد ہفتے میں تین دن وعظ فرمایا کرتے تھے۔ جمعہ اور منگل کی صبح کو اپنے مدرسہ میں جبکہ اتوار کی صبح کو اپنی خانقاہ میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔

(شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، امام عبدالحی بن احمد الحنبلی، (۶:۲۳۳)

آپ کے مواعظ حسنہ نے جہاں معصیت کا شکار مسلمانوں کو شریعت کی پیروی پر ابھارا وہیں غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد کو بھی متاثر کر کے ایمان کی چاشنی سے آشنا کیا۔ آپ کے ہاتھ پر اہل بغداد کی بڑی تعداد تائب ہوئی اور بغداد کے اکثر یہودی اور عیسائی آپ کے دست حق پرست پر ایمان لائے۔

(الفتح الربانی،:۲۲۰)

www.waseemziyai.com

راہِ عزیمت کی تلقین

قطب الاقطاب حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ عزیمت کی راہ پر چلنے والوں میں ایک نمایاں شخصیت تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ آپ کے محبین بھی رخصت کے متلاشی نہ بنیں بلکہ عزیمت کی اسی راہ پر چلیں جس پر چلنے والے پچھتائے نہیں بلکہ خوش ہی رہے۔ الفتح الربانی: ۱۴۲) میں درج ہے کہ

پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں مخلوق کو نصیحت کرنے کا جذبہ ڈال دیا اور اسے میری زندگی کا مقصد بنا دیا۔ اے لوگو! رخصت کی تلاش سے گریز کرو اور عزیمت کی راہ کو اپناؤ جس نے رخصت کو اپنا کر عزیمت کو چھوڑ دیا اس کا ایمان خطرے میں ہے۔ عزیمت کی راہ مردوں کے لئے ہے کیونکہ وہ انتہائی کٹھن اور تلخ ہے اور رخصت عورتوں اور بچوں کے لئے ہے کیونکہ وہ انتہائی آسان ہے۔

شریعت کی پابندی

آپ اپنے مریدین اور شاگردوں کو فقہ و تصوف کی تلقین فرمایا کرتے اور خصوصی طور پر اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے کہ جو تصوف، فقہ کے تابع نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا نہیں۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

شریعت جس حقیقت کی گواہی نہ دے وہ زندیقیت ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ کی طرف کتاب و سنت کے دو پروں کے ساتھ پرواز کرو۔ اپنا ہاتھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں دے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ فرض عبادتوں کا ترک زندیقیت اور گناہوں کا ارتکاب معصیت ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ہمہ جہت تعلیمات ہر دور میں مسلمانوں کے لئے مشعل راہ رہی ہیں اور یہ تعلیمات آج بھی اہل اسلام کے لئے نشان راہ ہیں اور آنے والے کل میں بھی اپنی اہمیت کو منواتی رہیں گی۔

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

(ماخوذ از ماہنامہ منہاج القرآن، جنوری ۲۰۱۷)

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی مبارک حیات طیبہ کے مختلف گوشے

حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی مبارک حیات طیبہ کے مختلف گوشے اہلِ اسلام کے لئے راہِ ہدایت ہیں۔ آپ کی پاکیزہ زندگی اور تعلیمات کو پڑھنا اور سننا طالبانِ راہِ حق کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ ایمانیات، تصوف، اصلاحِ عقائد، بندگیِ رب العزت، بندگانِ خدا کو راہِ راست پر لانا، اسلام کا پیرو بنانا اور احیائے دین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے اہم کارنامے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی مظلومیت نے آپ کو آتشِ زیرپا بنا دیا تھا اور آپ دین کو ازسرِ نو زندہ کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ آپ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں پے در پے گر رہی ہیں اور اس کی بنیاد بکھر گئی ہے، اس کو درست کر دیں۔ یہ چیز ایک سے پوری نہیں ہوگی (سب کو مل کر کام کرنا چاہئے)۔ اے سورج! اے چاند! اور اے دن! تم سب آؤ۔ اس مختصر سے ملفوظ میں احیائے اسلام اور اقامت دین کے لئے کتنی تڑپ اور کتنا سوز و درد چھپا ہوا ہے، جس کو پڑھ کر

www.waseemziyai.com

قاری کا دل ہل جاتا ہے۔ پکارنے والا دین کی اقامت کے لئے پوری کائنات کو پکار رہا ہے، یعنی احیائے اسلام اور اقامت دین کی جد وجہد کے لئے اجتماعیت کا کتنا شدید احساس ہے۔

آپ ایک دوسرے ملفوظ میں فرماتے ہیں: صاحبو! اسلام رو رہا ہے اور ان فاسقوں، بدعتیوں، گمراہوں اور مکر کے کپڑے پہننے والوں اور ایسی باتوں کا دعویٰ کرنے والوں کے ظلم سے جو ان میں نہیں ہیں، اپنے سر کو تھامے ہوئے فریاد مچا رہے ہیں۔

حضرت قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے دین برحق کی خدمت اور تبلیغ واشاعت صدق وخلوص کے ساتھ کی، اللہ تعالیٰ خود اس کا اجر وثواب بن جاتا ہے اور دنیا وعقبیٰ میں اسے عزت وآبرو عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم دین خدا کی مدد کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔ اللہ کی مدد کرنے سے مراد اللہ کے دین کی مدد ہے، کیونکہ وہ اسباب کے مطابق اپنے دین کی مدد اپنے مومن بندوں کے ذریعہ ہی کراتا ہے۔ جب بندہ مؤمن اللہ کے دین کی حفاظت اور اس کی تبلیغ کے کام کو انجام دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتا ہے۔ یعنی انہیں کافروں پر فتح وغلبہ عطا کرتا ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یہ روشن تاریخ ہے، وہ دین کے ہوگئے تو اللہ بھی ان کا ہوگیا۔ انہوں نے دین کو غالب کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی دنیا پر غالب فرما دیا۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر رب تعالیٰ نے فرمایا: اللہ اس کی مدد ضرور کرتا ہے، جو اس کی مدد کرتا ہے۔ جو اللہ کے دین کی مدد کرے گا، اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا ہے۔ فرمایا: تم اللہ کی مدد کرو (یعنی اس کے دین کی نشر واشاعت کرو) وہ تمہیں صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے گا اور تمہاری ہر طرح کی مدد فرمائے گا۔ پس میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اللہ کے کلام کی تبلیغ واشاعت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تسلیم ورضا کو اپنا شعار بناو۔ جو مسلمان اللہ کے کلام اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کی تبلیغ واشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا ہے، اس کا اجر وثواب فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں سے بھی زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت واعانت ہمیشہ اس کے شاملِ حال رہتی ہے۔

(فتوح الغیب، مقالہ نمبر: ۷۷)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر حدودِ الٰہی (احکامِ شرعی) میں سے کوئی حد ٹوٹتی ہے تو سمجھ لو کہ تم فتنہ میں پڑ گئے اور شیطان تم سے کھیل رہا ہے۔ فوراً شریعت کی طرف رجوع کرو، اسے تھام لو، نفس کی خواہشات کو جواب دو، اس لئے کہ ہر وہ حقیقت جس کی شریعت تائید نہیں کرتی، باطل ہے۔

حضرت محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی خلق خدا کا رشتہ خالق سے جوڑنے میں گزری۔ انہوں نے اللہ کے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں لگایا۔ آپ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بڑی عظیم روشنی ظاہر ہوئی، جس سے آسمان کے کنارے بھر گئے۔ اس سے ایک صورت ظاہر ہوئی اور اس نے مجھ سے خطاب کر کے کہا: اے عبد القادر! میں تیرا رب ہوں، میں نے تیرے لئے سب محرمات (حرام) حلال کر دیئے ہیں۔ میں نے کہا: دُور ہو مردود۔ یہ کہتے ہی وہ روشنی ظلمت میں بدل گئی اور صورت دھواں بن گئی اور ایک آواز آئی: عبدالقادر! خدا نے تمہارے علم وتفقہ کی وجہ سے تم کو بچا لیا، ورنہ اس طرح میں ستر صوفیوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ میں نے کہا: اللہ کی مہربانی سے میں بچا ہوں۔ کسی نے عرض کیا: حضرت! آپ نے کس طرح

www.waseemziyai.com

سمجھا کہ یہ شیطان ہے۔فرمایا :اس کے یہ کہنے سے کہ میں نے حرام چیزوں کو تمہارے لئے حلال کر دیا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجلس میں توحید کے مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ ساری مخلوق عاجز ہے، نہ کوئی تمھیں نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ جو کچھ تمہارے لئے مفید یا مضر ہے، اس کے متعلق اللہ کے علم میں قلم چل چکا ہے۔اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔جو نیکوکار ہیں وہ باقی مخلوق پر اللہ کی حجت نہیں۔بعض ان میں ایسے ہیں جو ظاہر اور باطن دونوں اعتبار سے دنیا سے دور ہیں، گو دولت مند ہیں مگر حق تعالیٰ ان کے اندر دنیا کا کوئی اثر نہیں پاتا۔یہی قلوب ہیں جو صاف ہیں، جو شخص اس پر قادر ہوا سے مخلوقات کی بادشاہی مل گئی۔جو اپنے قلب کو مقلب القلوب سے وابستہ کرتا ہے، شریعت اس کے ظاہر کو تہذیب سکھاتی اور توحید و معرفت باطن کو مہذب بناتی ہے۔

محبوب سبحانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا :ہم تمھیں تاکید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو امور تمہارے لئے ظاہر ہوں، ان کے خلاف کسی کے سامنے شکایت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ نے جیسا اور جو سلوک تم سے کیا ہو اس فعل کے باعث مخلوقات میں اسے متہم نہ کرو (تہمت نہ لگاؤ) اگر کسی دور میں تم مبتلائے مصائب و آلام رہے ہو تو تمھیں یہ سمجھنا چاہئے کہ مصیبت کے بعد راحت و آرام ہے اور غم و الم کے بعد مسرت و شادمانی بھی اللہ کی طرف سے موعود ہے۔جیسا کہ اس نے اپنے کلام مقدس میں فرمایا :بلاشبہ مصیبت کے بعد راحت ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بہت وسیع و بسیط ہیں، اتنی بسیط کہ بندہ انہیں شمار نہیں کرسکتا۔حق تعالیٰ نے فرمایا :اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو انہیں ہرگز شمار نہ کرسکو گے۔پس جب اللہ تعالیٰ کی اتنی نعمتیں نوع انسانی کے لئے مقدر ہیں کہ تم ان کا احاطہ نہیں کرسکتے تو اس کی فیاضی اور رحمت و بخشش سے ہرگز مایوس نہ ہو۔خالق کے علاوہ مخلوق سے باطنی ربط و تعلق نہ رکھو۔تمھیں محبت ہو تو اسی سے ہو، عرض حاجت ہو تو اسی کے حضور ہو اور کسی قسم کا شکوہ و شکایت نہ ہو، کیونکہ دنیا میں جتنے اور جس نوعیت کے بھی عوامل اور واقعات ہیں وہ سب اس کے اذن اور حکم سے ظہور پزیر ہوتے ہیں۔پس احوالِ تقدیر پر شکوہ شکایت نہ کرو اور مشیت ایزدی کے خلاف واویلا چھوڑ دو، کیونکہ مختلف مصائب میں کتنے مصائب ایسے ہیں، جو انسان پر اپنے پروردگار کی شکایت کے باعث نازل ہوتے ہیں۔

مولانا محمد ہاشم قادری

سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بحیثیت مجدد دین

حدیث مبارکہ ہے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَافِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فِيمَا أَعْلَمُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.

ترجمہ

بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے آخر پر ایسے بندے (مجدد) بھیجتا رہے گا جو اس کے لیے دین کی تجدید کریں گے۔

www.waseemziyai.com

مجدد کون ہوتا ہے؟ ہم کس ہستی کو مجدد کے لقب سے پکار سکتے ہیں؟ کئی نامور ہستیوں نے اس حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے مجدد کی صفات بیان کی ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّۃِ مِنَ الْبِدْعَۃِ وَیُکَثِّرُ الْعِلْمَ وَیُعِزُّ اَھْلِہٖ وَیَقْمَعَ الْبِدْعَۃِ وَ یَکْسِرُ اَھْلِھَا۔

ترجمہ

یعنی مجدد سنت کو بدعت سے ممتاز کرے گا، علم کو کثرت سے شائع کرے گا اور اہلِ علم کی عزت بڑھائے گا۔ بدعت کا قلع قمع کرے گا اور اہلِ بدعت کا زور توڑ دے گا۔

مولانا عبدالحئی رحمتہ اللہ علیہ نے مجموعۃ الفتاویٰ میں فرمایا: مجدد کی علامات وشرائط یہ ہیں کہ وہ ظاہری و باطنی علوم کا عالم ہوگا۔ اس کی تدریس و تالیف اور وعظ ونصیحت سے عام نفع ہوگا۔ وہ سنتوں کو زندہ کرنے اور بدعتوں کو مٹانے میں سرگرم ہوگا۔

مجدد وہ ہوتا ہے جسے اللہ علمِ لدنی عطا کرے اور وہ اسی علم کے مطابق دین کی تجدید کرتا ہے۔ اللہ اس کی بات خود لوگوں سے منوالیتا ہے۔ وہ جدید دور کے مطابق اسلام کو زندہ کرتا ہے اور ایسا نظام متعارف کراتا ہے جو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے کشش رکھتا ہو۔

مجدد کی تمام تعریفوں کی رو سے مجدد ایک صدی کے آخر میں اور دوسری صدی کی ابتدا میں ظاہر ہو کر اپنے علمی وفکری کارناموں سے دینِ اسلام کو نئی تازگی عطا کرتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جو بدعات دین میں رواج پا چکی ہوتی ہیں علمِ لدنی کی روشنی میں اُن کا کمال جرأت اور بہادری سے قلع قمع کرتا ہے۔ سب سے بڑی بات مجدد کو کرامت کی تائید حاصل ہوتی ہے۔

اصطلاحِ شریعت میں خلافِ عادت واقعہ کے ظہور کو کرامت کہتے ہیں۔ خلافِ عادت واقعہ کا ظہور جب انبیا کرام علیہ السلام سے ہوتا ہے تو اُسے معجزہ کہتے ہیں۔

کرامت دراصل ایک روحانی قوت ہے جو عطائے الٰہی ہوتی ہے اور اللہ پاک صرف اپنے پاک اور خاص طور پر چنے ہوئے بندوں کو یہ قوت عطا فرماتا ہے۔ کرامت دو قسم کی ہوتی ہے:۔ مادی یا ظاہری کرامت۔ روحانی یا باطنی کرامت۔ اسے اصطلاحِ فقر میں روحانی مشاہدہ بھی کہتے ہیں۔ مادی یا ظاہری کرامت عوام الناس کے لیے ہوتی ہے کیونکہ ظاہر بین ظاہری کرامت کو مانتے ہیں۔ روحانی باطنی کرامت یا باطنی مشاہدہ خواص کے لیے ہوتا ہے اور اس کرامت کو خواص ہی جانتے ہیں۔

حقیقت الحق، نورِ مطلق، مشہود علی الحق، غوث الاعظم، سلطان الفقر، سیّد الکونین حضرت سیّد محی الدین عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات واعلیٰ صفات کو جب ہم بحیثیت مجددِ دین کے پرکھتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ میں مجددِ دین کے ظاہری و باطنی اوصاف بدرجہ اُتم موجود ہیں، نہ صرف موجود ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ان اوصاف کو کمال آپ رضی اللہ عنہ ہی نے عطا فرمایا تو بے جانہ ہو گا۔

(۴۸۸ھ میں جب سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ جیلان سے بغداد تشریف لائے تو دنیائے اسلام طرح طرح کے فتنوں کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ ایک طرف فتنہ خلقِ قرآن، اعتزال اور باطنیت کی تحریکیں مسلمانوں کیلئے خطرۂ ایمان بنی ہوئی تھیں اور دوسری طرف علما اور نام نہاد صوفی لوگوں کے دین وایمان پر ڈاکے ڈال رہے تھے۔ مرکزِ اسلام بغداد میں بدکاری فسق ریاکاری اور منافقت کا بازار گرم

www.waseemziyai.com

تھا۔ خلافتِ بغداد دن بدن زوال پذیر تھی۔ سلجوقی آپس میں لڑ رہے تھے۔ جس سلطان کی طاقت بڑھ جاتی بغداد میں اسی کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا۔ عباسی خلیفہ دم نہ مار سکتا تھا۔ باطنیہ تحریک کے پیروؤں نے ملک میں اودھم مچا رکھا تھا۔ کسی اہلِ حق کی جان و عزت محفوظ نہیں تھی۔

جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے (۴۹۶ھ) میں علوم کی تکمیل کی تو باطنیوں کا فتنہ عروج پر تھا یہاں تک کہ حجاج کے قافلے بھی ان کی ستم رانیوں سے محفوظ نہیں تھے۔ دوسری طرف پہلی صلیبی جنگ کا آغاز ہو چکا تھا اور تمام مسیحی دنیا کی متحدہ قوت نے عالمِ اسلام پر یلغار کر دی تھی۔ تکمیلِ علوم کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے علائقِ دنیوی سے قطع تعلق کر لیا اور (۵۲۱ھ) تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے۔ عام لوگوں کا اخلاقی انحطاط انتہا کو پہنچ چکا تھا اور جو فتنے (۴۸۸ھ) میں چنگاری تھے وہ اب شعلہ بن چکے تھے۔ یہی وقت تھا جب سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ صلاح و تقویٰ سے آراستہ مزاجِ شریعت سے آشنا اور کتاب و سنت کے علوم سے مسلح ہو کر میدانِ جہاد میں اترے اور مجالسِ تلقین و ارشاد اور اجتماعاتِ صلاح و ہدایت کے ذریعے باطل کیخلاف جنگ کا آغاز کر دیا۔

مسندِ تلقین و ارشاد پر جلوہ افروز ہونے سے پہلے ۱۶ شوال (۵۲۱ھ) ہفتہ کے دن دوپہر کے وقت آپ نے خواب میں دیکھا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں: اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ تم لوگوں کو گمراہی سے بچانے کیلئے وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ایک عجمی ہوں۔ عرب کے فصحاء کے سامنے کیسے بولوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا! اپنا منہ کھولو۔ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل کی۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن سات بار آپ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالا اور پھر حکم فرمایا: جاؤ قوم کو وعظ و نصیحت کرو اور ان کو اللہ کے راستے کی طرف بلاؤ۔ خواب سے بیدار ہو کر آپ رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور وعظ کیلئے بیٹھ گئے۔ اس وقت بہت سے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ کچھ جھجکے، یکا یک کشفی حالت طاری ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بابِ فقر سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں وعظ شروع کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے عرض کیا: ابا جان میں گھبرا گیا ہوں۔ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اپنا منہ کھولو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ کھولا تو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنا لعابِ دہن چھ بار آپ کے منہ میں ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا حضرت! آپ نے سات مرتبہ اپنے لعابِ دہن سے مجھے کیوں نہیں مشرف فرمایا؟ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہادی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاسِ ادب ہے۔ یہ فرما کر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تشریف لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے وعظ کا آغاز کر دیا۔ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور بڑے بڑے فصحا کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ تیرہ مختلف علوم میں درس پڑھایا کرتے تھے۔ دن کے ایک حصے میں تفسیر القرآن، حدیث، اصول و نحو وغیرہ کی تعلیم دیتے تھے اور ظہر کے بعد تجوید کی تعلیم ہوتی، اسی دوران فتویٰ نویسی بھی جاری رہتی تھی۔ چھٹی صدی ہجری کے آغاز میں تلقین و ارشاد اور احوال کی اصلاح میں جو انقلاب آپ رضی اللہ عنہ نے پیدا فرمایا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مجالسِ وعظ کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت کی مجلس کبھی یہود و نصاریٰ اور دوسرے غیر مسلموں سے جو مشرف بہ اسلام ہوتے اور ڈاکوؤں بدکرداروں بدعقیوں اور دوسرے بدمذہبوں سے جو دستِ مبارک پر توبہ قبول کرتے خالی نہ ہوتی۔

www.waseemziyai.com

حاضرین کی تعداد بعض اوقات ستر ستر ہزار تک پہنچ جاتی تھی۔ اتنے بڑے اجتماع میں بھی انتہائی سکون اور وقار ہوتا۔ سارے لوگ ہمہ تن متوجہ اور دم بخود ہوتے۔ اکثر روتے روتے بیہوش ہو جاتے۔ جاہ وجلال کا یہ عالم تھا کہ نہ کوئی آدمی کسی سے سرگوشی کرتا، نہ کوئی تھوکنے کے لیے اٹھتا، نہ کوئی کھانستا۔ آپ رضی اللہ عنہ وعظ قدرے سرعت سے فرماتے تھے کیونکہ الہاماتِ ربانی کی بے پناہ آمد ہوتی تھی۔ اس دور کے اکثر نامور مشائخ آپ رضی اللہ عنہ کی مجالسِ وعظ میں شریک ہوتے تھے۔ مجالسِ وعظ میں بکثرت کرامات آپ رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وعظ دلوں پر بجلی کا اثر کرتا تھا۔ ان میں بیک وقت شوکت وعظمت بھی تھی اور دلآویزی اور حلاوت بھی۔ آپ رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب خاص، عارف کامل مکمل جامع نور الہدیٰ تھے اس لئے ہر وعظ سامعین کے حالات وضروریات کے مطابق ہوتا تھا۔ لوگ جب بغیر پوچھے اپنے شبہات اور قلبی امراض کا جواب پاتے تھے تو ان کو روحانی سکون حاصل ہو جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مواعظِ حسنہ کے الفاظ آج بھی دلوں میں حرارت پیدا کر دیتے ہیں اور ان میں بے مثال تازگی اور زندگی محسوس ہوتی ہے۔ اپنے وعظ میں مطلق کسی کی رورعایت نہیں رکھتے تھے اور جو بات حق ہوتی برملا کہہ دیتے خواہ اس کی زد کسی بڑے سے بڑے آدمی پر پڑ رہی ہوتی۔ آپ کی اسی بے باکی اور اعلائے کلمۃ الحق میں بے مثال جرأت کی وجہ سے آپ کے مواعظ ایسی شمشیر براں بن گئے تھے جو معصیت وطغیان کے جھاڑ جھنکار کو ایک ہی وار میں قطع کر دے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ لوگوں کے دلوں پر میل جم گیا ہے۔ جب تک اسے زور سے رگڑا نہیں جائے گا دور نہ ہوگا میری سخت کلامی انشاء اللہ ان کے لئے آبِ حیات ثابت ہوگی۔

آپ رضی اللہ عنہ کی ظاہری وباطنی کرامات کو احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں کیونکہ اس کے لیے دفاتر در دفاتر درکار ہیں اور ان پر اب تک بے شمار کتب شائع ہو چکی ہیں۔ قارئین کے لیے صرف چند کا تذکرہ کیا جا رہا ہے:

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی باطنی کرامات کے بارے میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

*عارف باللہ مظہرِ متبرکاتِ قدرتِ سبحانی، محبوبِ ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز دورانِ حیات ہر روز پانچ ہزار مریدوں اور طالبوں کو اس شان سے بامراد فرماتے رہے کہ تین ہزار کو مشاہدہ نورِ واحدانیت اور معرفت اِلَّا اللّٰہ میں غرق کر کے

(اِذَاتَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ) جہاں فقر کی تکمیل ہوتی ہے وہیں اللہ ہوتا ہے۔ مقام فنافی اللہ بقاباللہ) کے مرتبے پر پہنچاتے رہے اور دو ہزار کو مجلسِ محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حضوری سے مشرف فرماتے رہے۔ (شمس العارفین)

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ.

بیشک میرا ہاتھ میرے مرید کے اوپر اس طرح سایہ فگن ہے جیسے کہ آسمان زمین کے اوپر۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں

﴿اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ﴾

www.waseemziyai.com

یعنی اگر میرا مرید طاقتور نہیں تو کوئی بات نہیں میں تو اس کا آقا طاقت والا ہوں۔

دوسری جگہ آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اگر میرا مرید میرا نام لیوا مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا ستر کھل جائے تو میں اس کی ستر پوشی اپنے ہی مقام سے بیٹھے بیٹھے کردوں گا اور تا قیامت میرے سلسلہ والے اگر ٹھوکر کھا کر گرنے لگیں تو میں انہیں سنبھالتا رہوں گا اور سہارا دیتا رہوں گا۔

حضرت عبداللہ زیال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اندر سے دستِ مبارک میں ایک عصا لئے ہوئے باہر تشریف لائے معا میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش آپ رضی اللہ عنہ اس عصا کے ذریعہ کوئی کرامت دکھاتے۔ یہ خیال میرے دل میں آتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے عصا کو زمین میں نصب فرما دیا۔ بس وہ مشعل کی طرح روشن ہوگیا اور کافی دیر تک روشن رہا جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے زمین سے اکھیڑا تو پھر اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ تم یہی چاہتے تھے؟

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کرتے کہ تمہارا ظاہر و باطن میرے سامنے آئینہ ہے اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں بتلاتا کہ تم کیا کھاتے ہو کیا پیتے ہو اور کیا جمع کرتے ہو۔

حضرت عمر بزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پندرہ جمادی الآخر ۵۵۶ھ کو جمعہ کے دن سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ جامع مسجد جا رہا تھا راستہ میں کسی شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام نہ کیا میں نے حیرت و استعجاب میں ڈوب کر اپنے دل میں کہا کہ ہر جمعہ کو تو خلائق کا اتنا زبردست اژدھام ہوتا تھا کہ بدقت تمام ہم مسجد تک پہنچتے تھے نہیں معلوم آج کیا ماجرا ہے کہ کوئی آپ کو سلام تک نہیں کرتا۔ پورے طور پر ابھی یہ بات میرے دل میں آنے بھی نہ پائی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تبسم فرماتے ہوئے میری جانب دیکھا اس کے ساتھ ہی اس کثرت سے لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی دست بوسی کو ٹوٹ پڑے کہ میرے اور آپ رضی اللہ عنہ کے درمیان حائل ہوگئے اور اسی ہنگامہ میں میں آپ رضی اللہ عنہ سے دور ہو گیا۔ میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اپنے لئے تو اس وقت سے پہلا ہی حال اچھا تھا کہ دولتِ قرب حاصل تھی۔

یہ خیال میرے دل میں آتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے پھر تبسم فرماتے ہوئے میری جانب دیکھا اور ارشاد فرمایا اے عمر! تم ہی نے تو اس کی خواہش کی تھی

اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَّفْتُهَا عَنِّیْ وَ اِنْ شِئْتُ اَقْبَلْتُ بِهَا اِلَیَّ.

ترجمہ

کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اگر میں چاہوں تو اسے اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف پھیر لوں۔

مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مجدد وقت تھے جنہوں نے تاریکیوں میں ڈوبے زمانے میں آ کر دین کی روح کو تازہ کیا اور اپنی ظاہری و باطنی کرامات سے لوگوں کے دلوں کو حکم الٰہی سے منور کیا۔

www.waseemziyai.com

جب ظلم، ناانصافی، بے راہ روی اور اخلاقی برائیاں حد سے بڑھنے لگتی ہیں، دین پر عمل کرنا مذاق بن جاتا ہے، دنیا کی محبت اللہ کی محبت پر غالب آجاتی ہے تو بہت مہربان اور کریم رب اپنے بندوں کے درمیان ان ہی میں سے ایک ہستی کو تمام صفات سے آراستہ کر کے ان کی اصلاح کے لیے بھیجتا رہتا ہے تاکہ بندوں کے دلوں میں جو تھوڑی سی ایمان کی رمق باقی ہے اسے وہ پاکیزہ و نورانی ہستی اپنی نگاہِ کامل سے جلا بخشے اور دلوں کو نورِ ایمانی سے منور کر دے۔

تحریر: فائزہ گلزار سروری قادری۔ لاہور

سرکار غوث الاعظم کی عظمت و محبوبیت

اللہ رب العزت قرآن کریم میں اپنے محبوب بندوں سے محبت بھرے انداز میں ارشاد فرمارہا ہے۔

﴿فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ سورۃ البقرۃ : رقم الآیۃ ۱۵۱)

ترجمہ

میری یاد کرو، میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

اس آیت میں پیار بھرے انداز میں سکھایا جارہا ہے کہ مجھے یاد کرو اور حقیقتاً یہ بندے کا حق ہے کہ وہ اپنے رب کی یاد میں ہمہ دم مصروف رہے اور بندے کا یاد کرنا ہی اصل زندگی ہے اس لئے جہاں تک تعلق ہے خدا کی یاد اور اس کے ذکر کا تو کائنات کی ہر مخلوق اپنے اپنے طور پر ذکر و تسبیح میں مشغول ہے۔

ارشاد باری ہے

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ سورۃ الصف : رقم الآیۃ : ۱ تا ۳)

(ترجمہ

اللہ کی تسبیح بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور وہی عزت والا حکمت والا ہے۔

اور بندے کو بھی اس کی یاد کرتے رہنے کا حکم ہے۔ قرآن مقدس میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنے ذکر کی طرف متوجہ کیا۔ اپنے رب کو یاد کرو اپنے رب کی یاد سے غفلت نہ برتیں۔ جب ہی تو یادِ الٰہی میں زندگی گزارنے والے خدا کے مقبول بندے ہو گئے۔ اللہ تعالی کی یاد میں ہر وقت مصروف رہنے کی وجہ سے اللہ رب العزت نے ان کے لئے دارالجزاء کے دروازے کھول دیئے اور اللہ تعالی نے اپنے ان محبوب بندوں کے ذکر کو بلند کر دیا اور تاقیامت ان کا چرچا ہر انسان کی زبان پر رہے گا۔

محبوب سبحانی کی افضلیت

اللہ رب العزت قرآن کریم میں اپنے محبوب بندوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے

﴿قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ (، سورہ آل عمران)

(ترجمہ: تم فرمادو کہ فضیلت اللہ تعالی کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے، اپنی رحمت سے

www.waseemziyai.com

خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے) ۔اس آیت کریمہ سے مسلمانوں کو دو ہدایتیں ہوئیں ۔ایک یہ کہ مقبولانِ بارگاہِ خدا میں اپنے سے ایک کو افضل دوسرے کو مفضول نہ بنایئے کہ فضل تو اللہ رب العزت کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے ۔دوسرے یہ کہ جب دلیل سے کسی کی افضلیت ثابت ہو تو اس میں اپنے نفس کی خواہش اپنے ذاتی علاقہ ،نسب یا نسبت کو افضل نہ بتائے کہ فضل وعظمت ہمارے ہاتھ نہیں کہ اپنے آباء واساتذہ و پیر کو اوروں سے افضل کرلیں ۔جسے خدا نے افضل کیا وہی افضل ہے اگر چہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو۔یہ اسلامی شان ہے ۔مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہیے ۔اکابر خود رضائے الٰہی میں فنا تھے اللہ رب العزت کی عطا پر خوش تھے ۔

اللہ تعالی کے مقبول بندے اولیاء کہلاتے ہیں ۔ان مقبولوں میں تو بعض تقویٰ اختیار کر کے اور عبادت کر کے ولی بنتے ہیں بعض پیدائشی ولی ہوتے ہیں ۔یہ ولایت عطائی ہے ۔دیکھو بی بی مریم وعیسیٰ علیہ السلام کے حبیب نجار اور موسیٰ علیہ السلام کے جادوگر آناً فاناً ایمان لائے اور ولی بن گئے ۔ولی دو طرح کے ہوتے ہیں ۔ولی تشریعی ،ولی تکوینی ۔ولی تشریعی ہر چالیس مسلمانوں میں ایک ہوتا ہے ۔ولی تکوینی خاص جماعت ہے جیسے حضور غوث الاعظم ،قطب ،ابدال ،خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ ۔یہ تمام اولیائے کرام ہر طرح کے خوف وڈر سے بے خوف ہیں ۔ارشاد باری تعالی ہے ۔

سن لو بے شک اللہ تعالی کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم ہے اور وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انھیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ۔اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتی ۔یہی بڑی کامیابی ہے ۔

(القرآن ،سورہ یونس :آیت ۶۱ تا ۶۴

تمام اولیائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ غوث الاعظم مرتبہ ولایت میں سب کے سردار ہیں اور رتبہ محبوبیت پر فائز ہیں ۔آپ نے پوری زندگی خدا کی یاد میں گزار دی اور خدا کے ذکر کو اتنا بلند کیا اور رسول ﷺ کی سنتوں کو اتنا بلند کیا کہ خدا نے آپ کو بھی بلندی عطا کردی اور اپنا محبوب قرار دیا ۔جب خدا کے محبوب ہو گئے تو فرماتے ہیں کہ خدا مجھے کھلائے گا تو کھاؤں گا ،خدا مجھے پلائے گا تو پیوں گا ۔جب یہ مقام حاصل ہو گیا تو پھر غوث الاعظم ان بندوں میں شامل ہو گئے کہ کسی کام کا ارادہ کیا تو وہ بھی خدا نے پورا کردیا ۔

سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات

اتباعِ قرآن وسنت رسول اللہ ﷺ

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا ۔اس میں شک نہیں کہ تیرا نفس اللہ کی مخلوق اور ملک ہے ،لیکن دنیا کی شہوات ولذات اور اسباب نمرود وتکبر اسے راہ راست سے برگشتہ کئے ہوئے ہیں ۔کیونکہ یہ چیزیں انسان کے مزاج سے مناسبت رکھتی ہیں ۔پس اگر تو اللہ کی اطاعت وفرماں برداری کے لئے نفس کی مخالفت اختیار کرے گا تو میری جانب یہ جہاد ہوگا اور فلاح و بہبود کا ذریعہ جہادِ نفس کے بعد اللہ تعالی سے تیری دوستی اور عبودیت پایہ ثبوت کو پہنچے گی اور تجھے پاک وصاف اور خوشگوار نعمتیں عطا کی جائیں گی ۔تمام اشیائے کائنات تیری تابع ہوں گی اور تیری خدمت وتعظیم کریں گی ۔یہ مسلمہ اصول ہے کہ جو شخص خدا کا مطیع ہو جاتا ہے دنیا اس کی مطیع ہو جاتی ہے ۔

(فتوح الغیب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ،:۳۵)،مقالہ نمبر ۱۰)،ناز پبلشنگ ہاؤس ،دہلی)

www.waseemziyai.com

اہل اللہ کا اجر

آپ نے مزید ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے دینِ برحق کی خدمت اور تبلیغ و اشاعت صدق و خلوص کے ساتھ کی اللہ خود اس کا اجر و ثواب بن جاتا ہے اور دنیا و عقبیٰ میں اسے عزت و آبرو عطا فرماتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو (یعنی اس کے دین کی نشر و اشاعت کرو) وہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے گا۔ پس میں تمھیں تاکید کرتا ہوں کہ اللہ کے کلام کی تبلیغ و اشاعت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تسلیم و رضا کو اپنا شعار بناؤ۔ جو مسلمان اللہ کے کلام اور اس کے نبی کی سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا ہے اس کا اجر و ثواب فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں سے بھی زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت ہمیشہ اس کے شاملِ حال رہتی ہے۔

نفس امارہ کی مخالفت توحید کی تکمیل ہے

قطب الاقطاب نے ارشاد فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام اور افعال کا احترام کرتے ہوئے اپنی خواہشات و لذات کو فنا کر دے، کیونکہ اس عمل سے تیرے دل میں علم الٰہی کا ظرف ہونے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ تعلق باللہ کو مضبوط بنانے کے لئے فاسق و غافل مخلوق سے قطع تعلق کرنا نہایت ضروری ہے اور اپنی خواہشات سے فنا ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ نفع و نقصان، دفع ضرر و شر، اسباب دنیاوی اور جدوجہد کے تمام معاملات میں اپنی ذات پر بھروسہ کرنے کی بجائے ان امور کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور اسے قاضی الحاجات سمجھا جائے۔ خدا کو مختار کل نہ سمجھ کر اپنے نفس پر اعتماد کر لینا ہی شرک ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ماضی میں اپنے ہر بندہ کے امور و معاملات کا کفیل و ذمہ دار رہا ہے۔ زمانہ حال میں بھی وہی وکیل و ذمہ دار ہے اور مستقبل میں بھی وہی رہے گا۔ اور اس کی یہ نگرانی و ذمہ داری اس وقت بھی تھی جب تو بطنِ مادر میں تھا اور پھر ماں کی آغوش میں ایک شیر خوار بچہ تھا اور خدا کے ارادے کی خاطر اپنے ارادے سے فنا ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ تو کسی خواہش و مراد کا تصور نہ کرے۔ اس لئے کہ ارادہ خداوندی سراسر خیر و بہتری ہے اور اس میں تیرا قصد کرنا بھی شرک ہو جائے گا۔ خواہشاتِ نفسانی کی نفی سے اللہ تعالیٰ کا فضل تجھ پر جاری رہے گا۔ سینہ فراخ و کشادہ ہو گا، چہرہ روشن و پرنور ہو گا اور تعلق باللہ کی روحانی توانائی پا کر تو کائنات کی تمام چیزوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴: ۲۱ تا ۲۲)

التزامِ دعا کی تاکید

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا: یہ کبھی نہ کہنا کہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کروں گا۔ کیونکہ سوال اگر معیوب و ممنوع ہے تو مخلوقات کے سامنے ممنوع ہے نہ کہ خالق و پروردگار کے سامنے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی تمام حاجات و ضروریات کے لئے سوال کرنا اور پے در پے سوال کرنا بندہ کے لئے موجب سعادت و نیک بختی ہے اور توحید و ایمان کا واضح ثبوت ہے۔ لہٰذا میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ اپنی ہر ضرورت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سوال کر کہ اسی میں دنیا و عقبیٰ کی سعادت ہے۔ بہر کیف تجھے دعا کی قبولیت یا فعل الٰہی کے خلاف کوئی حرفِ شکوہ و شکایت ہرگز زبان پر نہیں لانا ہو گا۔ پس اپنی ہر حاجت و ضرورت کے لئے اللہ کے حضور سوال کر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سوال کرنے کا حکم دیا اور بندہ کو پے در پے دعا کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔ میرے حضور دعا کرو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ نیز

www.waseemziyai.com

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو۔ اس کے علاوہ فرمایا۔ میں اپنے بندوں سے بہت قریب ہوں۔ جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگا کرو اور یہ کبھی نہ کہہ میں تو اس سے سوال کرتا ہوں لیکن وہ میری دعا قبول نہیں کرتا۔ لہٰذا میں آئندہ اس سے دعا نہیں کروں گا۔ کیونکہ ایسا کہنا کفر ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ قیامت کے دن بندہ اپنے نامہ اعمال میں کچھ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے دنیا میں نہ کی ہوں گی اور نہ وہ انھیں جانتا ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو یہ نیکیاں پہچانتا ہے؟ مومن کہے گا میں نہیں جانتا یہ نیکیاں میرے لئے کہاں سے آئی ہیں۔ پھر اسے بتایا جائے گا کہ یہ نیکیاں تیرے ان سوالوں اور دعاؤں کی جزا ہیں جنھیں دنیا میں تو نے مانگا تھا اور کسی مصلحت کی بنا پر قبول نہیں کیا گیا تھا اور ایسی جزائے عظیم اس وجہ سے ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے اور ذکر و عبادت میں حاصل یقین و ایمان اور موحد ہے نیز وہ اپنے فطری اور طبعی جذبۂ عدل کی بنا پر ہر چیز کو اس کے موقع و محل پر رکھنے والا ہے۔ اور حقدار کو اس کا قدرتی اور حقیقی حق دیانت داری کے ساتھ پہنچانے اور ادا کرنے والا ہے۔ پس یاد رہے کہ بارگاہِ الٰہی سے بندہ کے دعا و سوال کا اجر و فائدہ ضرور عطا فرمایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ رحیم و کریم اور غنی و مغنی اللہ تعالیٰ کے اسمائے صفاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے در کے سائل کو مایوس و ناامید نہیں کرتا۔

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴۴، ۱۲۱:)

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نصیحت

پیرانِ پیر، امام الاولیاء، قطب الاقطاب، سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر پھر غیر کو نصیحت کر۔ جب تک تجھے خود اصلاح کی حاجت ہو تو غیر کی طرف متوجہ نہ ہو، تجھ پر افسوس کہ جو خود نابینا ہے دوسرے کو کیا راہ دکھائے گا۔ ڈوبتے ہوؤں کو دریا سے وہی بچا سکتا ہے جو خود اچھا تیرنے والا ہو۔

رب تعالیٰ کی طرف بندوں کی رہنمائی وہی کر سکتا ہے جو خود اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہو۔

(الفتح الربانی، تصوف و طریقت جلد اول صفحہ:۴۴)

آپ نے فرمایا۔ اگر بنیاد مضبوط نہ ہو تو اوپر کی عمارت مضبوط ہونے کا فائدہ نہیں۔ اگر بنیاد مضبوط ہو اور اوپری تعمیر میں نقص آجائے تو اس نقص کی تلافی ہو سکتی ہے۔ اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے جس کی یہ بنیاد کمزور ہو اس کے پاس کچھ نہیں۔ آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں۔ تمام حرام کاموں سے بچے۔ اپنے پیر و مرشد سے مجاہدہ اور ذکر (عبادت) کے لئے رہنمائی لے پھر روزانہ اپنا محاسبہ بھی کرے اور کوشش کرے کہ لہو و لعب اور شیطانی تفریحات سے دور رہے۔ یہ چیزیں غفلت کا باعث بنتی ہیں۔ جو گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور حرام سے بچے اور حلال رزق کھائے اس کی فکر میں پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بات فراموش نہ کرے کہ دین کے راستے میں مشکلات اور آزمائش آیا کرتی ہیں۔ جتنی آزمائش زیادہ ہوگی اس میں صبر کا اجر بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ بس مومن کو چاہئے کہ اعتراف شکست نہ کرے اور رحمت الٰہی سے ہرگز مایوس نہ ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ بھی ہمارے لئے روشن مثال ہے۔

واہ کیا مرتبہ ہے اے غوث بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا

www.waseemziyai.com

اپنی نیکیوں پر مغرور نہ ہونے کی تلقین

سرکار غوث اعظم نے ارشاد فرمایا تیرا اپنی نیکیوں پر اترانا، ان نیکیوں کو اپنے نفس سے منسوب کرنا اور خلق میں اپنی راست بازی پر فخر کرتے پھرنا صریحاً شرک اور گمراہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ صراط مستقیم پر گامزن ہونے اور نیکیوں کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی تائید و توفیق اور فضل و کرم سے ہے اس کے برعکس اگر کوئی شخص شرک و کفر اور طرح طرح کے گناہوں سے بچتا ہے تو پھر وہ بھی سراسر اللہ کی امداد و اعانت اور تائید و نصرت سے ہے۔ پس تو اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق اور نصرت و اعانت کا اعتراف کرنے میں بخل سے کیوں کام لیتا ہے اور نیکی اور بدی سے بچنے کو محض اپنے نفس کی طرف کیوں منسوب کرتا ہے حالانکہ بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء اور اولیاء اللہ بھی ہمیشہ یہ ہی کہتے رہے کہ (لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)، یعنی اللہ تعالیٰ کے اوامر کی تعمیل اور نواہی سے محفوظ رہنے کی توفیق صرف اللہ کی تائید و نصرت سے ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا نیک عمل کرو اور نیک عملوں کی توفیق اللہ تعالیٰ سے چاہو۔ گناہوں سے بچنے کے لیے نفس عمارہ کو مغلوب کرو، اپنے پروردگار کی قربت چاہو اور اللہ کے بن جاؤ۔

(غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب مقالہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۷۹)

اللہ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو سیدنا غوث الاعظم کی تعلیمات و نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہماری دنیا و آخرت کامیاب ہو۔ آمین ثم آمین۔

(حافظ محمد ہاشم قادری ۹، ۱، ۲۰۱۷)

غوث اعظم حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی

حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو غوث اعظم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، آپ سُنی حنبلی طریقہ کے نہایت اہم صوفی شیخ اور سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں۔

ولادت

آپ کی پیدائش یکم رمضان سنہ (۴۷۰ھ/۱۷، ۳، ۱۰۷۸ء) میں ایران کے صوبہ کرمانشاہ کے مغربی شہر گیلان میں ہوئی، جس کو کیلان بھی کہا جاتا ہے اور اسی لئے آپ کا ایک اور نام شیخ عبدالقادر کیلانی بھی ماخوذ ہے۔

سلسلہ

شیخ عبدالقادر جیلانی کا تعلق حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے روحانی سلسلے سے ملتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمات و افکار کی وجہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی کو مسلم دنیا میں غوثِ اعظم دستگیر کا خطاب دیا گیا ہے۔

اکابرینِ اسلام کی پیشین گوئی

☆......شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ولادت سے چھ سال قبل حضرت شیخ ابو احمد عبداللہ بن علی بن موسیٰ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ عنقریب ایک ایسی ہستی آنے والی ہے کہ جس کا فرمان ہوگا کہ

www.waseemziyai.com

قدمی هذا علی رقبة کل ولی الله.

کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

☆......حضرت شیخ عقیل سنجی سے پوچھا گیا کہ اس زمانے کے قطب کون ہیں؟ فرمایا، اس زمانے کا قطب مدینہ منورہ میں پوشیدہ ہے۔ سوائے اولیاء اللہ کے اُسے کوئی نہیں جانتا۔ پھر عراق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس طرف سے ایک عجمی نوجوان ظاہر ہوگا۔ وہ بغداد میں وعظ کرے گا۔ اس کی کرامتوں کو ہر خاص و عام جان لے گا اور وہ فرمائے گا کہ قدمی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ ۔ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

☆......سالک السالکین میں ہے کہ جب سیدنا عبدالقادر جیلانی کو مرتبہءغوثیت و مقام محبوبیت سے نوازا گیا تو ایک دن جمعہ کی نماز میں خطبہ دیتے وقت اچانک آپ پر استغراقی کیفیت طاری ہوگئی اور اسی وقت زبانِ فیض سے یہ کلمات جاری ہوئے : قدمی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

غیب کے منادی نے تمام عالم میں ندا کردی کہ جمیع اولیاء اللہ اطاعتِ غوثِ پاک کریں۔ یہ سنتے ہی جملہ اولیاء اللہ جو زندہ تھے یا پردہ کر چکے تھے سب نے گردنیں جھکا دیں۔

(تلخیص بہجۃ الاسرار)

ایامِ طفولیت

تمام علماء و اولیاء اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی مادرزاد یعنی پیدائشی ولی ہیں۔ آپ کی یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ آپ ماہِ رمضان المبارک میں طلوعِ فجر سے غروب آفتاب تک کبھی بھی دودھ نہیں پیتے تھے اور یہ بات گیلان میں بہت مشہور تھی کہ سادات کے گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دن بھر دودھ نہیں پیتا۔

بچپن میں عام طور سے بچے کھیل کود کے شوقین ہوتے ہیں لیکن آپ بچپن ہی سے لہو ولعب سے دور رہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ جب بھی میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں سنتا تھا کہ کوئی کہنے والا مجھ سے کہتا تھا اے برکت والے، میری طرف آجا۔

ولایت کا علم

ایک مرتبہ بعض لوگوں نے سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو ولایت کا علم کب ہوا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ دس برس کی عمر میں جب میں مکتب میں پڑھنے کے لئے جاتا تو ایک غیبی آواز آیا کرتی تھی جس کو تمام اہلِ مکتب بھی سُنا کرتے تھے کہ اللہ کے ولی کے لیئے جگہ کشادہ کردو۔

پرورش و تحصیلِ علم

آپ کے والد کے انتقال کے بعد، آپ کی پرورش آپ کی والدہ اور آپ کے نانا نے کی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کا شجرہءنسب والد کی طرف سے حضرت امام حسن اور والدہ کی طرف سے حضرت امام حسین سے ملتا ہے اور یوں آپ کا شجرہءنسب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتا ہے۔ اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر میں شیخ عبدالقادر جیلانی تحصیل علم کے لئے بغداد (۱۰۹۵ء) تشریف لے گئے۔ جہاں آپ

www.waseemziyai.com

کو فقہ کے علم میں ابو سید علی مخرمی، علم حدیث میں ابو بکر بن مظفر اور تفسیر کے لئے ابو محمد جعفر جیسے اساتذہ میسر آئے۔

ریاضت و مجاہدات

تحصیل علم کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے بغداد شہر کو چھوڑا اور عراق کے صحراؤں اور جنگلوں میں ۲۵ سال تک سخت عبادت و ریاضت کی۔

(۱۱۲۷ء) میں آپ نے دوبارہ بغداد میں سکونت اختیار کی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ جلد ہی آپ کی شہرت و نیک نامی بغداد اور پھر دور دور تک پھیل گئی۔ ۴۰ سال تک آپ نے اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ نتیجتاً ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس سلسلہ تبلیغ کو مزید وسیع کرنے کے لئے دور دراز وفود کو بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا۔ خود سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے تبلیغِ اسلام کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور برِصغیر تک تشریف لے گئے اور ملتان (پاکستان) میں بھی قیام پذیر ہوئے۔

حلیہ مبارک

جسم نحیف، قد متوسط، رنگ گندمی، آواز بلند، سینہ کشادہ، داڑھی لمبی چوڑی، چہرہ خوبصورت، سر بڑا، بھنوئیں ملی ہوئی تھیں۔

فرمودات غوثِ اعظم

اے انسان! اگر تجھے محد سے لے کر لحد تک کی زندگی دی جائے اور تجھ سے کہا جائے کہ اپنی محنت، عبادت و ریاضت سے اس دل میں اللہ کا نام بسا لے تو ربِ تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم یہ ممکن نہیں، اُس وقت تک کہ جب تک تجھے اللہ کے کسی کامل بندے کی نسبت وصحبت میسر نہ آجائے۔

اہلِ دل کی صحبت اختیار کر تاکہ تو بھی صاحبِ دل ہو جائے۔

میرا مرید وہ ہے جو اللہ کا ذاکر ہے اور ذاکر میں اُس کو مانتا ہوں، جس کا دل اللہ کا ذکر کرے۔

القاباتِ غوثِ اعظم

☆......غوثِ اعظم ☆......پیرانِ پیر دستگیر ☆......محی الدین ☆......شیخ الشیوخ ☆......سلطان الاولیاء ☆......سردار اولیاء ☆......قطبِ ربانی ☆......محبوبِ سبحانی ☆...... قندیلِ لامکانی ☆......میر محی الدین ☆......امام الاولیاء ☆......السید السند ☆......قطب اوحد ☆......شیخ الاسلام ☆......زعیم العلماء ☆......سلطان الاولیاء ☆......قطب بغداد ☆......بازِ اشہب ☆......ابو صالح ☆......حسنی اَبًا

حسینی اُمًّا ☆...... حنبلی مذہبا۔

علمی خدمات

شیخ عبدالقادر جیلانی نے طالبین حق کے لئے گرانقدر کتابیں تحریر کیں، ان میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں :

☆......الفتح الربانی والفیضِ الرحمانی ☆......ملفوظات ☆......فتوح الغیب ☆......جلاء الخاطر ☆......ورد الشیخ عبدالقادر الجیلانی ☆......بہجۃ الاسرار ☆......آدابِ سلوک والتوصل الی منازل سلوک۔

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

وصال

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۱۱۶۶ء کو ہفتہ کی شب)۸ ربیع الاول ۵۶۱ ہجری) کو (۹۱) سال کی عمر میں ہوا اور آپ کی تدفین، آپ کے مدرسے کے احاطہ میں ہوئی۔

سیرت غوثِ اعظم

بیشک خالقِ کائنات اللہ رب العالمین نے اِنس وجن کی رشد وہدایت کے لئے مختلف وقتوں اور خطوں میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا ومرسلین کو مبعوث فرمایا۔ ہر نبی ورسول اللہ تعالی کی علیحدہ علیحدہ صفتوں کے مظہر بن کر آئے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اپنی کُل صفات ہی نہیں بلکہ ذات کا بھی مظہر بنا کر اپنے محبوب نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو مظہر ذات کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی باب نبوت ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا تو رشد وہدایت اور احیا دین وملت کے لئے مظہر ذات خدا محبوب رب العلیٰ نے غیبی خبر دی کہ ہر صدی کے اختتام پر ایک مجدد پیدا ہو گا (مشکوٰۃ شریف) نیز فرمایا کہ اللہ کے نیک بندے دین کی محافظت کرتے رہیں گے (ابوداود) حضور نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارکہ ہے کہ علمائے دین بارش نبوت کا تالاب ہیں (مشکوٰۃ شریف)، نیز فرمایا کہ چالیس ابدال (اولیا) کی برکت سے بارش اور دشمنوں پر فتح حاصل ہوگی اور اِنہیں کے طفیل اہلِ شام سے عذاب دور رہے گا (مشکوٰۃ شریف) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء کی زندگی کے لئے مچھلیاں دعا کرتی ہیں (مشکوٰۃ شریف) نیز فرمایا کہ میری اُمت میں ہمیشہ تین سو اولیاء حضرت آدم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر رہیں گے اور چالیس حضرت موسیٰ علیہ السلام وسات حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر ہونگے اور پانچ وہ رہیں گے کہ جن کا قلب حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرح ہوگا اور تین حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر اور ایک حضرت اِسرافیل کے قلب پر رہے گا جب اِس ایک کا انتقال ہوگا تو اِن تین میں سے کوئی قائم ہوگا اور اِن تین کی کمی پانچ میں سے اور پانچ کی کمی سات میں سے اور سات کی کمی چالیس میں سے اور چالیس کی کمی سات میں سے اور سات کی کمی چالیس میں سے اور چالیس کی کمی تین سو سے اور تین سو کی کمی عالم مسلمانوں سے پوری کردی جاتی ہے۔ (مرقاۃ ملا علی قاری)

علما حق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحمتیں دینے والا، سید الانبیا رحمت عالم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم فرمانے والے اور اولیا وعلما اِس کا ذریعہ ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے ملت مصطفویہ کے سامنے علما ومشائخ نے ایک خوبصورت اور زریں اصول یہ پیش کردیا ہے بارگاہِ ربوبیت تک رسائی آقائے دوجہاں سید عالم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اور بارگاہِ سرورِ کائنات تک رسائی اولیا اللہ کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے اِن اولیا اللہ کی صفِ اول میں صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں اِن کے بعد تابعین، ائمہ مجتہدین، ائمہ شریعت وطریقت کے علاوہ صوفیاء اتقیاء اور دیگر اولیاء بھی شامل ہیں۔ اولیا کرام تو بہت ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن اِس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ علم وفضل، کشف وکرامات، مجاہدات وتصرفات اور حسب ونسب کی بعض خصوصیات کی وجہ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اولیاء کی جماعت میں جو خصوصی امتیاز حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ یہ واضح رہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو جب ہم ولیوں کا تاجدار کہتے ہیں تو یہاں ولیوں کے عموم میں صحابہ کی جماعت کو شامل نہیں کرنا چاہیے خالقِ کائنات اللہ رب العزت جن خوش نصیب بندوں کو مقام ولایت عطا فرماتا ہے اُن کی ولایت کو کبھی زائل نہیں فرماتا۔ آپ غوث اعظم، غوث الثقلین، امام

الطرفین، رئیس الاتقیاء، تاج الاصفیاء، قطبِ ربانی، شہباز لا مکانی، محی الملت والدین، فخرِ شریعت وطریقت، ناصر سنت، عماد حقیقت، قاطع بدعت، سید الزاہدین، رہبرِ عابدین، کاشف الحقائق، قطب الاقطاب، غوث صمدانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی۔

آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ ام الخیر بیان فرماتی ہیں کہ ولادت کے ساتھ احکامِ شریعت کا اِس قدر احترام تھا کہ حضرت غوث اعظم رمضان میں دن بھر میں کبھی دودھ نہیں پیتے تھے۔ ایک مرتبہ اَبر کے باعث ۲۹ شعبان کو چاند کی رؤیت نہ ہو سکی لوگ تردّد میں تھے لیکن اِس مادرزاد ولی حضرت غوث اعظم نے صبح کو دودھ نہیں پیا۔ بالآخر تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ آج یکم رمضان المبارک ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ آپ کے پورے عہدِ رضاعت میں آپ کا یہ حال رہا کہ سال کے تمام مہینوں میں آپ دودھ پیتے رہتے تھے لیکن جوں ہی رمضان شریف کا مبارک مہینہ آتا آپ کا یہ معمول رہتا تھا کہ طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک قطعاً دودھ نہیں پیتے تھے۔ خواہ کتنی ہی دودھ پلانے کی کوشش کی جاتی یعنی رمضان شریف کے پورے مہینہ آپ دن میں روزہ سے رہتے تھے اور جب مغرب کے وقت اذان ہوتی اور لوگ افطار کرتے تو آپ بھی دودھ پینے لگتے تھے۔ ابتدا ہی سے خالق کائنات اللہ رب العزت کی نوازشات سرکار غوث اعظم کی جانب متوجہ تھیں پھر کیوں کوئی آپ کے مرتبہ فلک کو چھو سکتا یا اِس کا اندازہ کر سکے چنانچہ سرکار غوث اعظم اپنے لڑکپن سے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں کہ عمر کے ابتدائی دور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غیب سے آواز آتی تھی کہ لہو ولعب سے باز رہو۔ جسے سُن کر میں رُک جایا کرتا تھا اور اپنے گرد وپیش جو نظر ڈالتا تو مجھے کوئی آواز دینے والا نہ دِکھائی دیتا تھا جس سے مجھے دہشت سی معلوم ہوتی اور میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدہ محترمہ کی آغوشِ محبت میں چھپ جاتا تھا۔

اَب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سنا کرتا ہوں اگر مجھ کو کبھی نیند آتی ہے تو وہ آواز فوراً میرے کانوں میں آ کر کے مجھے متنبہ کر دیتی ہے کہ تم کو اِس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ تم سویا کرو۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن کے زمانے میں غیر آبادی میں کھیل رہا تھا کہ ایک گائے کی دم پکڑ کر کھینچ لی فوراً اِس نے کلام کیا اے عبدالقادر! تم اِس غرض سے دنیا میں نہیں بھیجے گئے ہو تو میں نے اِسے چھوڑ دیا اور دل کے اُوپر ایک ہیبت سی طاری ہو گئی۔

مشہور روایت ہے کہ جب سیدنا سرکار غوث اعظم کی عمر شریف چار سال کی ہوئی تو رسم ورواج اسلامی کے مطابق والد محترم سیدنا شیخ ابوصالح جن کا لقب جنگی دوست ہے اِس کی وجہ سے قلائد الجواہر میں بتائی گئی ہے کہ آپ جنگ کو دوست رکھتے تھے ریاض الحیات میں اِس لقب کی تشریح یہ بتائی گئی ہے کہ آپ اپنے نفس سے ہمیشہ جہاد فرماتے تھے اور نفس کشی کو تزکیہ نفس کا مدار سمجھتے تھے۔ وہ آپ کو رسم بسم اللہ خوانی کی ادائیگی اور مکتب میں داخل کرنے کی غرض سے لے گئے اور استاد کے سامنے آپ دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے استاد نے کہا! پڑھو بیٹے (بسم اللہ الرحمن الرحیم). آپ نے بسم اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ الم سے لے کر مکمل اٹھارہ ۱۸ پارے زبانی پڑھ لئے۔ استاد نے حیرت کے ساتھ دریافت کیا کہ یہ تم نے کب پڑھا....؟ اور کیسے پڑھا...؟ تو آپ نے فرمایا کہ والدہ ماجدہ اٹھارہ پاروں کی حافظہ ہیں جن کا وہ اکثر ورد کیا کرتی تھیں جب میں شکمِ مادر میں تھا تو یہ اٹھارہ پارے سُنتے سُنتے مجھے بھی یاد ہو گئے تھے (یہ شان ہوتی ہے اللہ کے ولیوں کی حضور غوث اعظم آج سے کئی صدیوں قبل ہی اِس حقیقت کو من وعن سچ ثابت کر چکے ہیں کہ دورانِ حمل ماں جو کچھ بھی سوچ رہی ہوتی ہے اور پڑھ رہی ہوتی ہے تو اس کا اثر دونوں ہی صورتوں میں شکمِ مادر میں رہنے (پلنے) والے بچے پر ضرور پڑ رہا

www.waseemziyai.com

ہوتا ہے اور آج چاند کو چھو لینے اور اِس پر چہل قدمی کرنے کی دعویدار ۲۱ ویں صدی کی جدید سائنسی دنیا کے یورپ اور امریکا کے سائنسدان اپنی تحقیقوں سے یہ بتاتے پھر رہے ہیں کہ سائنس نے یہ ایک نئی تحقیق کر لی ہے کہ دورانِ حمل ماں جو کچھ بھی منفی یا مثبت سوچ رکھتی ہے اِس کا اَثر آئندہ آنے والے بچے کی زندگی پر پڑتا ہے یہ بات سائنس نے آج دریافت کی ہے، جبکہ حضور غوث اعظم نے صدیوں قبل اِسکا عملی ثبوت دنیا کے سامنے خود پیش کر دیا تھا اِس سے ہم اُمت مسلمہ کو فخر ہونا چاہئے کہ موجودہ دنیا کی کوئی ترقی قرآن وسنت اور تعلیمات اسلامی کے دائرہ کار سے باہر نہیں ہو سکتی)۔

اور یوں آپ نے اپنے وطن جیلان ہی میں باضابطہ طور پر قرآن کریم ختم کیا اور چند دوسری دینی کتابیں پڑھ لی تھیں۔ حضرت غوث اعظم نے حضرت شیخ حماد بن مسلم ہی سے قرآن مجید فرقانِ حمید حفظ کیا اور برسوں خدمتِ حمادیہ میں رہ کر آپ فیوض وبرکات حاصل فرماتے رہے۔ سرکار غوث اعظم نے (۵۲۸ سنہ ھ) میں درس گاہ کی تعمیر جدید سے فراغت پائی اور مختلف اطراف وجوانب کے لوگ آپ سے شرف تلمذ حاصل کر کے علوم دینیہ سے مالا مال ہونے لگے آپ کی بزرگی وولایت اِسقدر مشہور اور مسلم الثبوت ہے کہ آپ کے غوث اعظم ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے حضرت کے سوانح نگار فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی کرامتیں اِسقدر تواتر اور تفصیل کے ساتھ ہم تک نہیں پہنچی ہیں کہ جس قدر حضرت غوث الثقلین کی کرامتیں تواتر سے منقول ہیں (نزہتہ الخاطر)۔ خلق خدا میں آپ کی مقبولیت ایسی رہی ہے کہ اکبر واصاغر سب ہی عالم استعجاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مشرق یا مغرب ہر ایک غوث اعظم کا مداح اور آپ کے فیض کا حاجت مند نظر آتا ہے۔ مقبولیت وہر دلعزیزی کے ساتھ ساتھ آپ کی زبان شیریں بیانی اور کلام ووعظ میں اَثر آفرینی بھی حیران کن تھی۔ اِسے آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی حیات مقدس کا ایک ایک لمحہ کرامت ہے اور آپ کے علمی کمال کا تو یہ حال تھا کہ جب بغداد میں آپ کی مجالس وعظ میں ستر، ستر) ۷۰، ۷۰) ہزار سامعین کا مجمع ہونے لگا تو بعض عالموں کو حسد ہونے لگا کہ ایک عجمی گیلان کا رہنے والا اِسقدر مقبولیت حاصل کر گیا ہے۔

چنانچہ حافظ ابوالعباس احمد بن احمد بغدادی اور علامہ حافظ عبدالرحمٰن بن الجوزی جو دونوں اپنے وقت میں علم کے سمندر اور حدیثوں کے پہاڑ شمار کئے جاتے تھے آپ کی مجلس وعظ میں بغرض امتحان حاضر ہوئے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ گئے جب حضور غوث اعظم نے وعظ شروع فرمایا تو ایک آیت کی تفسیر مختلف طریقوں سے بیان فرمانے لگے۔ پہلی تفسیر بیان فرمائی تو اِن دونوں عالموں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے تصدیق کرتے ہوئے اپنی اپنی گردنیں ہلا دیں۔ اِسی طرح گیارہ تفسیروں تک تو دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ دیکھ کر اپنی اپنی گردنیں ہلاتے اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتے رہے مگر جب حضور غوث اعظم نے بارہویں تفسیر بیان فرمائی تو اِس تفسیر سے دونوں عالم ہی لاعلم تھے اِس لئے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دونوں آپ کا منہ مبارک تکنے لگے اِسی طرح چالیس تفسیریں اِس آیت مبارکہ کی آپ بیان فرماتے چلے گئے اور یہ دونوں عالم استعجاب میں تصویر حیرت بنے سنتے اور سر دھنتے رہے پھر آخر میں آپ نے فرمایا کہ اب ہم قال سے حال کی طرف پلٹتے ہیں پھر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا نعرہ بلند فرمایا تو ساری مجلس میں ایک جوش کی کیفیت اور اضطراب پیدا ہو گیا اور علامہ ابن الجوزی نے جوش حال میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے (بہجتہ الاسرار) بغیر کسی مادی وسیلہ (یعنی ساؤنڈ سسٹم کے بغیر) ستر ہزار کے مجمع تک اپنی آواز پہنچانا اور سب کا یکساں انداز میں سماعت کرنا آپ کی ایسی کرامت ہے جو روزانہ

www.waseemziyai.com

ظاہر ہوتی رہتی تھی۔

سیدنا غوث اعظم کے سوانح وحالات رقم کرنے والے تمام مصنفین وتذکرہ نگاروں کا اس پر اتفاق ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے ایک مرتبہ بہت بڑی مجلس میں (کہ جس میں اپنے دور کے اقطاب وابدال اور بہت بڑی تعداد میں اولیاء وصلحاء بھی موجود تھے جبکہ عام لوگوں کی بھی ایک اچھی خاصی ہزاروں میں تعداد موجود تھی) دورانِ وعظ اپنی غوثیت کبریٰ کی شان کا اس طرح اظہار فرمایا کہ (قدمی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ) ترجمہ:- میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے تو مجلس میں موجود تمام اولیاء نے اپنی گردنوں کو جھکا دیا اور دنیا کے دوسرے علاقوں کے اولیاء نے کشف کے ذریعے آپ کے اعلان کو سنا اور اپنے اپنے مقام پر اپنی گردنیں خم کردیں۔ حضرت خواجہ شیخ معین الدین اجمیری نے گردن خم کرتے ہوئے کہا کہ آقا آپ کا قدم میری گرن پر بھی اور میرے سر پر بھی۔

(اخبار الاخیار، شمائم امدادیہ، سفینۃ اولیا، قلائد الجواہر، نزہۃ الخاطر، فتاویٰ افریقہ کرامات غوثیہ اعلی حضرت)

حضور غوث اعظم کی حیات مبارکہ کا اکثر وبیشتر حصہ بغداد مقدس میں گزرا اور وہیں پر آپ کا وصال ہوا اور وہیں پر ہی آپ کا مزار مبارک ہے جس کے گرد عام لوگوں کے علاوہ بڑے بڑے مشائخ اور اقطاب آج بھی کمالِ عقیدت کے ساتھ زیارت کیا کرتے ہیں اور فیوض وبرکات سمیٹتے ہیں۔

(ماہنامہ دختران اسلام جنوری ۲۰۱۶ء مرتبہ: محمد حسین آزاد۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلطان الاولیاء، قطب الاقطاب، محی الدین، شیخ الکل، غوث اعظم، سید عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک (۴۷۱ھ) کو جیل کے علاقے میں پیدا ہوئے اور ۱۱ ربیع الاول (۵۶۰ ھ) کو بغداد شریف میں وصال فرما گئے۔ آپ کے والد گرامی امام الاتقیاء حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ نواسہ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک سے ہیں۔ جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ امۃ الجبار رضی اللہ عنہا سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک سے ہیں۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی ولی باکرامت ہیں، ماں کی گود میں تھے کہ رمضان المبارک کے دنوں میں ماں کا دودھ نہ پینے جیسی کرامات کا ظہور شروع ہو گیا۔

تعلیم وریاضت

آپ نے ابتدائی تعلیم جیل کے علاقے میں حاصل کی ۱۷، ۱۸ سال کی عمر میں مرکز علم وعرفان بغداد شریف تشریف لے گئے اور ۲۵ سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم وفنون کی تکمیل کر کے فارغ التحصیل ہو گئے۔ اس کے بعد مسلسل پچیس سال مزید جنگلات اور غاروں میں مشکل ترین چلوں اور روحانی ریاضتوں میں مشغول رہے اور ہر طرح کے روحانی وباطنی کمالات کی تکمیل فرمائی۔

www.waseemziyai.com

وعظ و تبلیغ و اصلاح وارشاد

(۵۲۱ھ) کا واقعہ ہے کہ زیارت نبوی اور زیارت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے سات بار اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چھ بار لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا اور وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کرنے کا حکم فرمایا اور مرکز ولایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کا جبہ عطا فرما کر پہننے کا حکم فرمایا۔

چنانچہ اس کے بعد آپ نے درس و تدریس وعظ و نصیحت اور اصلاح وارشاد کا کام شروع کر دیا، عظیم الشان مدرسہ اور لنگر خانہ قائم کیا، بڑی بڑی مجالس (جن میں ستر ستر ہزار خواص و عوام کا اجتماع ہوتا تھا) قائم کیں، اور سلوک کے طلبہ کیلئے شاندار روحانی تربیت کا سلسلہ شروع کیا، اولیاء کاملین علماء ربانین مفتیان شرع اور قراء قرآن کی کثیر تعداد تیار کی جس کے نتیجے میں نہ صرف عراق بلکہ دنیا بھر میں آپ کے فیض یافتگان پھیل گئے اور دین اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور آپ محی الدین (دین کو زندہ کرنے والے) کے لقب سے مشہور ہوئے۔

کرامات

قرآن مجید اور صحیح احادیث میں کرامات اولیاء کا ثبوت موجود ہے۔ سیرت نگاروں نے (جن میں بڑے بڑے محدث فقیہ اور اولیاء کاملین شامل ہیں) نے لکھا ہے کہ پہلی اور پچھلی امتوں میں کسی ولی اللہ سے اس قدر کرامات کا ظہور نہیں ہوا جس قدر کثرت اور تواتر کے ساتھ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

☆ شیخ ابن تیمیہ (تمام وہابی فرقوں کے مسلمہ پیشوا وامام) نے اپنی کتاب التقصار میں لکھا ہے:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات ان گنت ہیں اور متواتر روایات سے ثابت ہیں۔

☆ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ آپ کی کوئی نشست کرامات سے خالی نہیں ہوتی تھی۔

☆ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب التذکیر حصہ سوم میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت کہ آپ نے مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میرے حکم سے کھڑی ہو جا تو مرغی زندہ ہوگئی کا ذکر کیا ہے۔ آپ خود قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

بلاد الله ملكى تحت حكمى و وقتى قبل قبلى قد صفالى
نظرت الى بلاد الله جمعا كخردلة على حكم الاتصال

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی ساری کائنات میرے زیر فرمان ہے اور میرا وقت مجھ سے پہلے میرے لیے صاف تھا میں نے اللہ کی ساری کائنات کو ایک ہی وقت میں رائی کے دانہ کی مثل دیکھا۔

تمام سلاسل روحانیہ کے مشائخ آپ سے فیض یاب ہوئے

☆ سند المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں

غوث اعظم دلیل راہِ یقین به یقین رهبر اکابر دین

www.waseemziyai.com

اوست در جملہ اولیاء ممتاز   چوں پیغمبر در انبیاء ممتاز

☆......مولانا جامی نے نفحات الانس صفحہ : ۳۵۷ میں لکھا ہے کہ جب شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (مورث اعلیٰ سلسلہ سہروردیہ) کو انکے چچا شیخ عبدالقاہر سہروردی نے بارگاہ غوثیہ میں پیش کیا اور حضرت غوث الاعظم نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا، فرماتے ہیں اسی وقت اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں علوم لدنیہ بھر دیئے اور میں علم و حکمت کی باتیں کہنے لگا اور مجھے فرمایا تم کو عراق میں بڑی شہرت حاصل ہوگی۔

☆......اسی طرح سلسلہ چشتیہ کے مورث اعلیٰ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ غوثیہ میں حاضر ہوکر انواع واقسام کے فیوض و برکات حاصل کئے اور عراق میں کام کرنے کی اجازت چاہی تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے عراق شیخ شہاب الدین سہروردی کو دے دیا ہے، آپ ہندوستان میں دین اسلام کا کام کریں۔ (تفریح الخاطر اربلی)

چنانچہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے ہندوستان میں لاکھوں غیر مسلموں کو دولت اسلام سے سرفراز فرما کر ہندوستان میں اسلام کی زبردست اشاعت فرمائی۔

کتب معتبرہ میں ہے کہ جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بغداد کے محلّہ حلبہ میں وعظ کرتے ہوئے حالت کشف میں فرمایا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ.

ترجمہ

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

تو خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ اس وقت خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات وریاضات میں مشغول تھے) نے اپنی گردن اس قدر خم کی کہ پیشانی زمین سے چھونے لگی اور عرض کی:

قد ماک علی راسی و عینی.

ترجمہ : (اے غوث اعظم!) آپکے دونوں قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔

اسی وقت بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

غیاث الدین کے بیٹے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے لہٰذا وہ جلد ہندوستان کی ولایت سے سرفراز کئے جائیں گے۔

(مہر منیر اور دیگر کتب)

☆......حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک منقبت میں فرماتے ہیں:

چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج همه عالم شد قدمت
اقطاب جهاں درپیش ودت افتاده چوں پیش شاه گدا

☆......خواجہ خواجگان حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

www.waseemziyai.com

فرمان غوث اعظم قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اللہ تعالیٰ کے امر سے تھا۔ (انوار شمسیہ صفحہ: ۷،۹)

☆......شیخ عبداللہ بلخی نے خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب میں لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا:

(۱۵۷) سال بعد نجارا میں ایک محمدی المشرب شخص محمد بہاؤالدین نقشبندی نامی پیدا ہوگا جو ہم سے ایک خاص نعمت پائے گا۔

چنانچہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے جب میدان سلوک میں قدم رکھا اور حضرت خضر علیہ السلام کے اشارے پر حضرت غوث الاعظم کی طرف متوجہ ہوکر الغیاث الغیاث یا محبوب سبحانی پکارتے ہوئے سو گئے تو خواب میں زیارت غوثیہ اور فیوض و برکات سے مشرف ہوئے

☆......تفریح الخاطر اربلی اور دیگر کتب معتبرہ میں ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمان غوثیہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے بلا توقف فرمایا: آپکا قدم میری آنکھ اور دل پر ہے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل اشعار آج بھی غوث اعظم رضی اللہ علیہ کے مزار شریف پر لگے ہوئے ہیں:

بادشاہ ہردو عالم شاہ عبدالقادر است　　سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

آفتاب و مہتاب و عرش و کرسی و قلم نور قلب　　از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

(بحوالہ بہجۃ الاسرار، قلائد الجواہر)

☆......تفسیر روح المعانی میں ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی نے قطبیت کبریٰ کا مقام حضرت امام مہدی کے ظہور تک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختص کیا ہے۔ حضرت مجدد اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

وصول فیوض وبرکات دریں راہ بھر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نہ شد ازیں جاست کہ فرمود

افلت شموس الاولین و شمسنا ابداًعلیٰ افق العلی لا تغرب (مکتوبات امام ربانی جلد سوم)

ترجمہ: اس راہ میں فیوض و برکات کا وصول تمام قطبوں اور نجیبوں کو آپ کے وسیلے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکزی مقام آپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں اسی وجہ سے آپ نے فرمایا: اگلوں کے آفتاب ڈوب گئے لیکن ہمارا سورج بلندی کے آفاق پر ہمیشہ چمکتا رہیگا اور کبھی غروب نہیں ہوگا

☆......علماء دیوبند کے پیرومرشد حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں کہتے ہیں:

خداوندا بحق شاہ جیلاں محی الدین و غوث و قطب دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے و لیکن آں کہ زو پید است حالے

www.waseemziyai.com

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام سلاسل روحانیہ کے مشائخ بلا واسطہ یا بالواسطہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے ہیں اور پوری دنیا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض و برکت سے مستنیر ہے۔

☆......امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا — تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی — قطب خود کون ہے خادم تیرا چیلا تیرا

ختم گیارہویں شریف

☆......ختم گیارہویں شریف ایک کثیر الفوائد تربیتی نظام ہے جو تلاوت قرآن مجید، نعت خوانی، وعظ و نصیحت، تبلیغ دین، ذکر و فکر و مراقبہ، تزکیہ نفس، خواص و عوام کیلئے لنگر عام، صالحین سے ملاقات، ایصال ثواب صلوٰۃ و سلام اور دعاؤں جیسے امور خیر پر مشتمل ہے۔ شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ بذات خود ہر ماہ کی گیارہویں تاریخ اس تقریب کو منعقد فرماتے۔

نیز فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی یہ تقریب حضور نبی پاک ﷺ کے عرس کی غرض سے ہوتی تھی۔

(انتخاب مناقب سلیمانی صفحہ :۱۳۰)

بعدازاں ۱۱ ربیع الآخر (۵۶۱ھ) کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپکے سجادہ نشینوں نے ۱۱ تاریخ ختم شریف کا سلسلہ جاری رکھا۔

☆......چنانچہ سند المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ملفوظات عزیزی صفحہ ۶۲ میں فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم کی مدح میں قصائد و منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اسکے بعد طعام شیرینی جو تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کو لوگ رخصت ہوجاتے۔

☆......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ماثبت بالسنہ میں ختم گیارہویں شریف پر کلام فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ ان کے استاد اور پیرو مرشد امام عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے مشائخ عظام بھی گیارہویں تاریخ کو ختم دلاتے تھے۔
نیز لکھا ہے کہ ہمارے ملک (ہندوستان میں) حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد اور مشائخ عظام میں گیارہویں تاریخ متعارف ہے۔

☆......شیخ المشائخ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا مشاہدہ

سند المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کلمات طیبات فارسی صفحہ :۷۸ میں فرماتے ہیں:

مکتوبات حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ رحمۃ میں ہے کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا ہے جس میں بہت سے

www.waseemziyai.com

اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسوی اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں، پھر یہ سب حضرات کھڑے ہوگئے اور چل دیے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی شیر خدا کرم اللہ وجہہ تشریف لائے آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش، سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہوگئے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا: آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔

ختم گیارہویں کے خلاف اعتراضات

☆......ارشاد باری تعالٰی ہے:

وان لیس للانسان الا ماسعی

یعنی نہیں ہے انسان کیلئے مگر جو اسنے کوشش کی۔ لہٰذا اس آیت کی رو سے کسی مسلمان کی دعا یا کسی مسلمان کے عمل سے دوسرے مسلمان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

☆......ختم گیارہویں کی مروجہ صورت عہد نبوی اور عہد صحابہ میں نہ تھی، لہٰذا یہ بدعت و گمراہی اور دین میں اضافہ ہے۔

☆......گیارہویں کی تاریخ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے مقرر نہیں کی۔ لہٰذا یہ بھی بدعت اور دین میں اضافہ ہے۔

☆......ختم گیارہویں میں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ اور امداد کن امداد کن جیسے کلمات شرکیہ ہیں۔ کیونکہ مردوں سے امداد مانگنا یا کسی کو غائبانہ پکارنا شرک ہے۔

☆......غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز شرک ہے۔ جب کہ کہا جاتا ہے یہ غوث اعظم کی نیاز ہے۔

☆......وما اہل بہ لغیر اللہ یعنی اور (حرام کیا اس چیز کو) جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ لہٰذا گیارہویں پر غوث اعظم کا نام پکارنے کی وجہ سے یہ حرام ہے۔

☆......غوث اعظم کا معنٰی ہے سب سے بڑا فریادرس۔ یہ کلمہ شرکیہ ہے کیونکہ سب سے بڑا فریادرس اللہ تعالٰی ہے۔

پہلا اعتراض

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:

﴿وان لیس للانسان الا ما سعی.﴾

ترجمہ: اور یہ کہ نہیں ہے انسان کیلئے مگر جو اس نے کوشش کی۔

لہٰذا معتزلہ فرقہ اور اس زمانہ میں ان کے پیروکاروں کا اعتراض ہے کہ اس آیت کی رو سے انسان کو صرف اپنی کوشش اور عمل سے فائدہ پہنچتا ہے دوسروں کی دعاؤں یا ایصال ثواب (اپنی نیکی کا دوسروں کو ثواب پہنچانا) سے فائدہ نہیں پہنچتا۔

www.waseemziyai.com

جواب: اس آیت کا یہ مفہوم لینا غلط ہے کیونکہ اس سے بہت سی آیات اور احادیث کی مخالفت ونفی لازم آتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿والذین جاء وا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان﴾

ترجمہ

اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے۔

قرآن مجید میں ہے

﴿ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب﴾

ترجمہ

اے میرے رب میری، میرے والدین اور مومنین کی بخشش فرمانا جس دن حساب قائم ہو۔

یہ دعا سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور نماز میں سب مسلمان یہ دعا کرتے ہیں۔ اس سے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کیلئے دعا کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

حدیث مبارک میں ہے

ما من رجل یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون بالله شیا الا شفعھم الله فیه.

ترجمہ

نہیں ہے کوئی (مسلمان) شخص جس کی نماز جنازہ میں چالیس شخص کھڑے ہو جائیں جو مشرک نہ ہوں مگر اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے

عن عبد الله ابن عباس رضی الله عنھما قال قال رسول الله ﷺ ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوّثِ ینتظِر دعوةً تلحقه من اب او ام او اخ او صدیق فاذا تلحقه کان احبَّ الیه من الدنیا وما فیھا وان اللّٰه تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال من الرحمة وان ھدِیَّة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم.

ترجمہ

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قبر میں میت ایسے ہے جیسے پانی میں ڈوبنے والا اور اپنی مدد کیلئے فریاد کرنے والا، میت دعا کا انتظار کرتی ہے جو اسے باپ، ماں، دوست اور بھائی کی طرف سے پہنچتی ہے۔ پس جب دعا میت کو پہنچتی ہے تو وہ اس کیلئے دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر والوں پر پہاڑوں کی مثل رحمت داخل فرماتا ہے اور بے شک زندوں کا مردوں کیلئے تحفہ ان کیلئے دعاءِ مغفرت ہے۔)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ایک اور حدیث میں ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

یتبع الرجل یوم القیمة من الحسنات کامثال الجبال فیقول انی لی ھٰذا فیقال باستغفار ولدک لک.

ترجمہ

قیامت کے دن ایک آدمی کے پیچھے پہاڑوں کی مثل نیکیاں چلیں گی تو وہ کہے گا یہ نیکیاں کہاں سے ہیں؟ تو کہا جائیگا تیرے لئے تیری اولاد کی دعا مغفرت کی وجہ سے۔

ان احادیث مبارک سے بھی دعا کی افادیت روز روشن کی طرح واضح ہے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص عاص ابن وائل (جو کہ کافر تھا) نے ۱۰۰ غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی، اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے تو اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے باقی پچاس غلاموں کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور کہا میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھتا ہوں تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے سو غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی تھی میرے بھائی ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے ہیں اور پچاس باقی ہیں کیا میں اس کی طرف سے آزاد کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انه لو کان مسلما فاعتقتم عنه او تصدقتم عنه او حججتم عنه بلغه ذالک.)

ترجمہ

بیشک وہ اگر مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو ضرور یہ ثواب اسے پہنچ جاتا۔

ایک حدیث میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھے کی قربانی کی اور فرمایا:

ھٰذا عنی وعمن لم یضح من امتی.)

ترجمہ

یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں دی

ایک اور حدیث مبارک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم مردوں کیلیے دعائیں کرتے ہیں اور ان کی طرف سے صدقات اور حج کرتے ہیں کیا یہ چیزیں مردوں کو پہنچتی ہیں تو فرمایا:

انه یصل الیھم ویفرحون به کما یفرح احدکم بالھدیة.

ترجمہ

بیشک یہ انہیں پہنچتی ہیں اور اس سے وہ خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک ہدیہ سے خوش ہوتا ہے۔

اس حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے میت کو ثواب پہنچنے کے بارے میں اٹل فیصلہ فرمادیا۔ نیز فرمایا کہ قبر والے دعاؤں صدقات اور حج کا ثواب پہنچانے سے خوش ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اہل سنت ختم گیارہویں اور دیگر ختموں میں حضور نبی اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں کو ثواب پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا اس حدیث نبوی کے مطابق ختم دلانے سے نبی اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک

بندے ختم دلانے والوں پر خوش ہو جاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے

عن الشعبی کانت الانصار اذا مات لھم المیت اختلفوا الی قبرہ یقرؤن القرآن.

ترجمہ

امام شعبی فرماتے ہیں : انصار مدینہ میں سے جب ان کا کوئی شخص وفات پاتا تو وہ اس کی قبر پر آتے جاتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔

اسی مقام پر مفسر قرآن حضرت قاضی ثناءاللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حافظ شمس الدین ابن عبدالواحد کہتے ہیں ہر شہر کے مسلمان ہمیشہ سے اکٹھے ہوکر اپنے مردوں کیلئے قرآن خوانی کرتے ہیں اور کبھی کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا، تو یہ اجماع امت ہوا۔

مسلمانوں کیلئے دعا مغفرت اور ایصال ثواب (اپنی نیکی کا دوسروں کو ثواب پہنچانا) اس پر بے شمار دلائل ہیں اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفاء کیا ہے اور یقیناً ایک حق کے متلاشی کے لئے یہ دلائل ناکافی نہیں ہیں۔

اسی طرح ورثاء کا میت کی طرف سے حج بدل کرنا یا اس کے قرضے اتارنا اس جیسی اور بہت سی صورتیں ہیں کہ ایک مسلمان کے عمل سے مسلمان اموات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لہٰذا صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو منسوخ قرار دیا (تفسیر بغوی) اور کئی مفسرین نے کہا ہے اس آیت میں سعیٰ سے مراد ایمان ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ انسان صرف اپنے ایمان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یعنی اگر کافر ہے تو دوسرے کے ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح آیات کا ظاہری تعارض ختم کرنے کیلئے مفسرین نے اور تاویلیں بھی کی ہیں۔

دوسرا اعتراض

ختم گیارہویں کی مروجہ صورت عہد نبوی وعہد صحابہ میں نہ تھی لہٰذا یہ بدعت وگمراہی اور دین میں اضافہ ہے۔

الزامی جواب

کتنے ہی دینی کام ہیں جن کی مروجہ صورت عہد نبوی وعہد صحابہ میں موجود نہیں تھی مخالفین ان کو بدعت وگمراہی اور دین میں اضافہ قرار کیوں نہیں دیتے مثلاً قرآن کے مختلف زبانوں میں ترجمے، قرآن مجید کے حاشیے اور تفاسیر کی کتب، بخاری ومسلم سمیت حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کی موجودہ ترتیب وصورت، مدارس دینیہ میں مروج مختلف نصاب اور تمام دینی کتابیں، تبلیغ دین کے مروجہ جدید طریقے اور جلسے وکانفرنسیں، مساجد کے نئے نئے نقشے وڈیزائن جو کہ عہد نبوی وعہد صحابہ کی مسجد نبوی سے قطعاً مختلف ہیں، مخالفین کے مدرسوں میں ختم بخاری، جہاد کے جدید ہتھیار، مسجدوں کے مینار، نماز باجماعت کے مقررہ اوقات۔ تلک عشرۃ کاملہ

اگر یہ سب کام عہد نبوی وعہد صحابہ میں اپنی موجودہ صورت کے ساتھ موجود نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے جائز اور دینی کام ہیں کہ ان کے اندر دینی فائدہ ہے تو ختم گیارہویں اور ذکر میلاد کے اندر بھی دینی فائدہ ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ مخالفین ان کاموں کو

www.waseemziyai.com

بدعت قرار دینے میں بہت خیانت سے کام لیتے ہیں۔ ورنہ یہ کام بدعت سیۂ کے زمرے میں نہیں آتے ہیں بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ میلاد میں شان مصطفیٰ بیان کی جاتی ہے اور ختم گیارہویں شریف میں شان اولیاء بیان کی جاتی ہے اور مخالفین کے دل شان مصطفیٰ وشان اولیاء کے بغض وعناد سے بھرے پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

تحقیقی جواب

بدعت کا معنیٰ ایجاد ہے۔

اور شارح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شرعاً بدعت سے مراد دین میں وہ نئی چیز ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ظاہری زمانے میں نہیں تھی۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

ارشاد نبوی ہے

من احدث فی امرنا ھٰذا مالیس منه فھورد.

ترجمہ

جو ہمارے اس دین میں ایسی چیز پیدا کرے جو اس دین میں سے نہ ہو (یعنی دین میں اس پر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ وہ نئی چیز دین کی مخالف یا دین کو بدل دینے والی ہو) تو وہ مردود ہے۔)

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم ﷺ نے دین میں ہر نئی چیز کو مردود قرار نہیں دیا۔ (اگر آپ ایسا فرما دیتے تو آج مساجد و مدارس اور دین کی تعلیم وتبلیغ کا سارا نظام بدعت سیۂ ومردود قرار پاتا) بلکہ ایسی نئی چیزوں کو مردود قرار دیا جن پر شرع شریف میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا اس حدیث کی بنیاد پر محدثین اور فقہا نے بدعت (دین میں نئی بات) کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ بدعت حسنہ ۲۔ بدعت سیۂ

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ نہیں ہیں اور نزول مسیح سے مراد یہ ہے کہ اس امت میں ایک شخص مثلِ عیسیٰ پیدا ہوگا اور وہ مرزا قادیانی ہے یہ عقیدہ دین میں نئی چیز ہے اور اس کی کوئی دلیل شرع میں نہیں ہے بلکہ شرع کے مخالف ہے لہٰذا یہ عقیدہ بدعت سیۂ ہے۔ اسی طرح مخالفین اہل سنت کا عقیدہ کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال لانا گائے گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے کہیں برا ہے (صراط مستقیم اسمٰعیل دہلوی) اور اس قسم کے دیگر گستاخانہ عقائد بدعت سیۂ ہیں۔ جبکہ قرآن کے ترجمے، دینی کتابیں، تعلیم اور تبلیغ کے جدید طریقے، میلاد اور ختم گیارہویں شریف کے روح پرور دینی کاموں جیسے نئے نئے طریقے بدعت حسنہ ہیں۔

بدعت حسنہ کے جواز واستحباب کا واضح اشارہ اس حدیث میں بھی ہے:

من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجرمن عمل بها.)

ترجمہ: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والے کے ثواب کی مثل بھی۔

www.waseemziyai.com

بلکہ فقہا اسلام نے فرمایا: بعض بدعاتِ حسنہ واجب کا درجہ رکھتی ہیں جیسا کہ فہم قرآن کیلئے علم نحو پڑھنا۔

نیز حدیث پاک

كل بدعة ضلالة

ہر بدعت گمراہی ہے اس حدیث کے تحت محدثین نے لکھا ہے کہ یہاں بدعت سیۂ مراد ہے یعنی ہر بدعت سیۂ گمراہی ہے۔

تیسرا اعتراض

یہ ہے کہ ختم گیارہویں کی تاریخ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر نہیں کی لہٰذا یہ بھی بدعت اور دین میں اضافہ ہے۔

الزامی جواب

یہ ہے کہ مخالفین بھی کانفرنسوں، تبلیغی اجتماعات، تعلیم و تعلم، نکاح شادی اور کئی اور خالص دینی کاموں کیلئے تاریخ اور وقت مقرر کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ایسے کاموں کیلئے کوئی نظام الاوقات مقرر نہیں ہوتا۔ تو وہ اسے بدعت اور دین میں اضافہ قرار کیوں نہیں دیتے؟ تو جس طرح بے شمار دیگر کاموں میں وقت اور تاریخ مقرر کرنا جائز ہے اسی طرح گیارہویں شریف اور دیگر ختموں میں بھی جائز ہے۔

تحقیقی جواب

یہ ہے کہ اگر شرع شریف نے کسی کام (مثلاً روزہ رمضان حج میں وقوف عرفات) کی تاریخ یا وقت مقرر کر دیا ہے تو اس شرعی تاریخ یا وقت کو تبدیل کرنا بدعت اور دین میں تبدیلی ہے اور اگر شرع شریف نے ایک کام کا وقت مقرر نہیں کیا جیسے قرآن خوانی، تعلیم و تعلم، نفلی عبادات، نکاح، ذکر میلاد، ایصال ثواب، دعا، ادائیگی زکوٰۃ اور دیگر بے شمار دینی کام تو بندوں کیلئے ایسے دینی کاموں کیلئے وقت، تاریخ مقرر کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمعرات کا دن وعظ کیلئے مقرر کیا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع صحابہ قائم ہو گیا کہ اچھے کاموں کیلئے تاریخ مقرر کرنا شرعاً جائز ہے۔

چوتھا اعتراض

چوتھا سوال یہ ہے کہ ختم گیارہویں میں یا شیخ عبدالقادر جیلانی... اور امداد کن امداد کن... جیسے کلمات شرکیہ ہیں۔ کیوں کہ مردوں سے امداد مانگنا یا کسی کو غائبانہ پکارنا شرک ہے۔

جواب

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو دور و نزدیک سے سننے دیکھنے اور تصرف کرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

قال الذی عنده علم من الکتاب انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک۔)

ترجمہ

ایک شخص (آصف بن برخیا) جس کے پاس کتاب کا علم تھا، نے کہا میں وہ تخت (یعنی بلقیس کا تخت صنعاء یمن سے ملک شام میں) آپ کے پاس آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے لاتا ہوں۔

www.waseemziyai.com

بخاری شریف میں ہے

ما يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احببته فاذا احببة فكنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصربه ويده التى يبطش بها ورجله التى يمشى بها و لو سئلنى لا عطينه ولو استعاذنى لا عيذنه)

ترجمہ

میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے قرب کے مدارج طے کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو میں اسے اپنی پناہ عطا فرماتا ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک لشکر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں نہاوند کے علاقے میں لڑ رہا تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں خطبہ جمعۃ المبارک کے دوران فرمایا:

یاسارية الجبل.

اے ساریہ ! پہاڑ (یعنی پہاڑ کی پناہ لے لو)۔

چنانچہ حضرت عمر فاروق کی آواز نہاوند میں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے سنی۔

ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو ایسی روحانی طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ خدائی صفات کا مظہر بن جاتے ہیں لہٰذا وہ دور و نزدیک سے دیکھ سکتے ہیں، سن سکتے ہیں، تصرف کر سکتے ہیں۔ یقیناً حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ جو کہ امت مصطفیٰ کے مرکزی ولی اور غوث اعظم ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار کرامات سے نوازا اور اعلیٰ روحانی طاقت عطا فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

نظرت الى بلاد الله جمعا كخردلة على حكم الاتصال

ترجمہ : میں نے اللہ کے تمام شہروں کو بیک وقت اس طرح دیکھا جیسے رائی کا دانہ۔ (قصیدہ غوثیہ)

نیز یاد رہے کہ موت کے بعد سننے دیکھنے کی طاقت دنیا کی نسبت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

بے شک میت (دفن کر کے جانے والوں کے) جوتوں کی آواز سنتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایک زندہ آدمی کے اوپر اتنی مٹی ڈال دی جائے تو وہ نہ باہر سے دیکھ سکتا ہے نہ سن سکتا ہے۔ اسی طرح اہل قبور کا سلام کی آواز سننا اور جواب دینا بھی احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

نیز یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ اپنے بندے کو جو مقام محبوبیت اور جو روحانی تصرفات کی طاقت دنیا میں عطا فرماتا ہے موت کے بعد اسے سلب نہیں فرماتا بلکہ اس میں اور اضافہ فرماتا ہے۔ مخالفین کی مسلمہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و لهٰذا گفته اند که ایشاں در قبر خود مثل احیاء تصرف می کنند. (همعات همعه

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اسی لئے وہ (اولیاء کرام) فرماتے ہیں کہ آپ (حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ) اپنی قبر میں زندوں کی مثل تصرف کرتے ہیں۔

لہٰذا چاروں سلسلوں کے اولیاء کرام سے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ کا وظیفہ ثابت ہے اور دیوبندیوں وہابیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ صحیح العقیدہ سلیم الفہم کیلئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے۔)

پانچواں اعتراض

غیراللہ کی نذر و نیاز شرک ہے جب کہ کہا جاتا ہے یہ غوث اعظم کی نیاز ہے۔

جواب

شرع شریف میں نذر یہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی مقصودی عبادت کو جو اس پر فرض نہ ہو اپنے آپ پر لازم کرے۔ اس معنیٰ میں نذر کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے لیکن عرف عام میں نذر کا معنیٰ تحفہ اور ہدیہ ہوتا ہے جیسے شعراء کہتے ہیں: یہ منقبت یا یہ شعر فلاں شخصیت کو نذر کیا جاتا ہے۔ تو کبھی کسی نے اسے شرک قرار نہیں دیا اسی طرح جب نذر و نیاز کا لفظ اولیاء کرام کی طرف منسوب ہوتا ہے تو عرف عام میں اس سے مراد عبادت کے ثواب کا وہ تحفہ و ہدیہ ہوتا ہے جو بزرگوں کی ارواح کو پہنچایا جاتا ہے۔ اور پہلے سوال کے جواب میں ہم دلائل شرعیہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ مسلمان اپنی ہر قسم کی عبادات (بدنی، مالی اور مرکب) کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو پہنچا سکتا ہے۔ چنانچہ مخالفین کے مسلمہ بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لاکن حقیقت این نذر آنست که اهداء ثواب طعام و انفاق و بذل مال بروح میت که امریست مسنون واز روئے حدیث صحیحه است مثل ماورد فی الصحیحین من حال ام سعد وغیره الخ.)

ترجمہ

لیکن اس نذر کی حقیقت یہ ہے کہ کھانے یا مال خرچ کرنے کا ثواب کسی میت کی روح کو ہدیہ کر دینا جو کہ مسنون ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کے بارے میں حدیث کی دو صحیح کتابوں میں روایت وارد ہوئی ہے۔

چھٹا اعتراض

وما اہل بہ لغیر اللہ) ۱۹) یعنی اللہ نے حرام کیا اس چیز کو جس پر اللہ کے غیر کا نام پکارا جائے۔

لہٰذا گیارہویں غوث اعظم حرام ہے کیوں کہ اس پر غیر خدا شیخ عبدالقادر جیلانی کا نام پکارا جاتا ہے

الزامی جواب

اگر کسی چیز پر غیر خدا کا نام پکارنے سے وہ شئی حرام ہو جاتی ہے تو تمام مسجدیں اور مدرسے (جیسے فیصل مسجد، مسجد اہل حدیث، جامعہ اشرفیہ وغیرہا) کو بھی حرام ہو جانا چاہئے اور اسی طرح عورتوں پر مردوں کا نام بولا جاتا ہے کہ یہ عورت فلاں کی بیوی ہے اسی طرح

www.waseemziyai.com

گھروں، زمینوں، پلاٹوں، گاڑیوں حتیٰ کہ قربانی وعقیقہ کے جانوروں پر غیر خدا کا نام بولا جاتا ہے لہٰذا ان تمام اشیاء کو حرام ہو جانا چاہئے حالانکہ ایسا نہیں ہے لہٰذا ایصال ثواب کی چیزوں پر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر بزرگان دین کا نام پکارنا بھی جائز ہے۔

تحقیقی جواب

ایصال ثواب کی چیزوں پر بزرگوں کا نام پکارنا سنت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئراً وقال هذا لام سعد.

ترجمہ

اے اللہ کے رسول ! بیشک ام سعد فوت ہوگئی ہیں کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا : پانی۔تو انہوں نے ایک کنواں کھودا اور کہا : یہ سعد کی ماں کا ہے۔)

یہ کنواں اللہ تعالیٰ کے نام کا صدقہ تھا تو صحابی رسول ﷺ نے اپنی ماں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے اپنی ماں کی طرف منسوب کیا بلکہ اس کنویں کا نام بنام سعد پڑ گیا تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام میں سے کسی شخصیت نے اسے ناجائز قرار نہیں دیا۔جس سے ثابت ہوا کہ صدقہ وعبادت کی چیزوں پر مجازی طور پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کا نام پکارنا جائز ہے۔معترض نے وما اہل بہ لغیر اللہ کا جو ترجمہ کیا ہے یہ ترجمہ وہابی علماء کا خودساختہ اور غلط ترجمہ ہے۔اس کا صحیح ترجمہ وہ ہے جو جمہور مفسرین نے کیا ہے۔امام المفسرین صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

ما ذبح لاسم غير الله عمدا للاصنام.)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس جانور کو جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر یعنی بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

وہابیوں کی مسلمہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ترجمہ قرآن فتح الرحمٰن میں یہی ترجمہ کیا ہے۔

الحمدللہ روئے زمین کے مسلمان جانوروں کو اللہ تعالیٰ کے نام (باسم اللہ اکبر) کے ساتھ ذبح کرتے ہیں۔کبھی کسی نے نبی یا ولی کے نام پر جانور کو ذبح نہیں کیا۔

ساتواں سوال

غوث اعظم کا معنی ہے سب سے بڑا فریادرس۔یہ کلمہ شرکیہ ہے کیوں کہ سب سے بڑا فریادرس اللہ تعالیٰ ہے

الزامی جواب

یہ ہے کہ قائداعظم کا معنی ہے سب سے بڑا رہنما، وزیراعظم کا معنی ہے سب سے بڑا مددگار یا سب سے بڑا ذمہ دار، فاروق اعظم کا معنی ہے سب سے بڑا حق و باطل میں فرق کرنے والا اور صدیق اکبر کا معنی ہے سب سے بڑا سچا۔لغوی معنی کے اعتبار سے ان سب کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے لیکن عرف میں ان کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر نہیں کرتے بلکہ قائداعظم، بانی پاکستان محمد علی جناح کو کہا جاتا ہے۔وزیراعظم کسی ملک کے انتظامی سربراہ کو کہا جاتا ہے۔فاروق اعظم صحابی رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔اور صدیق اکبر

www.waseemziyai.com

صحابی رسول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔تو جس طرح یہ الفاظ مخصوص معنیٰ کے اعتبار سے بندوں کیلئے جائز ہیں اور آج تک کبھی کسی نے ان کو شرکیہ قرار نہیں دیا اسی طرح غوث اعظم کا مخصوص معنیٰ کے اعتبار سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر اطلاق جائز ہے۔

تحقیقی جواب

غوث کا معنیٰ ہے :فریادرس یا مددگار یا فریاد کو پہنچنے والا۔حقیقی فریادرس اور مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ تعالیٰ کے بندے بھی فریادرس اور مددگار ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا)

ترجمہ : تمہارا مددگار اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو صاحب ایمان ہیں۔

اس آیت مبارک میں ایمان والوں کو بھی مددگار قرار دیا گیا ہے۔صوفیاء کی اصطلاح میں غوث اللہ کے نیک بندوں کے ایک مرتبہ کا نام ہے اور غوث اس ولی اللہ کو کہا جاتا ہے جو اپنے زمانے میں ولایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہو اور اولیاء کرام اس سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہوں۔بخاری شریف میں ہے(**ولو سئلنی لا عطینہ**)اگر وہ (ولی اللہ) مجھ سے مانگے تو ضرور میں اسے عطا کرتا ہوں۔

اس حدیث کے مطابق ولی اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مانگنے والا اور فریاد کرنے والا ہوتا ہے اور اس کا رب اسے اپنے خزانوں میں سے عطا کرنے والا ہوتا ہے اور آیت بالا سے ثابت ہے کہ بندگانِ خدا مدد کرنے والے ہوتے ہیں۔لہٰذا غوث کے دونوں معنیٰ فریاد کرنے والا اور فریادرس اور امداد کرنے والا ولی اللہ کے اندر شرعاً ثابت ہوئے۔

صوفیاء اسلام نے قطب الاقطاب محی الدین والسنہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس امت کے اولیاء کا سلطان اور غوث اعظم قرار دیا ہے۔چنانچہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا غوث معظم نور ھدیٰ مختار نبی مختار خدا

سلطان دو عالم قطب علیٰ حیران ز جلالت ارض وسما

(مہر منیر)

لہٰذا واضح ہو گیا کہ غوث اعظم اللہ کے محبوب بندوں کے ایک مرتبہ کا نام ہے اور اس سے یہ مراد نہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔العیاذ باللہ! اللہ تعالیٰ سے بھی بڑے مددگار ہیں۔تو جس طرح صدیق اکبر سے مراد صحابہ کرام اور امت مسلمہ میں سب سے بڑا سچا مراد ہے، فاروق اعظم سے صحابہ کرام اور امت مسلمہ میں سب سے بڑے حق و باطل میں فرق کرنے والا مراد ہے، جس طرح قائد اعظم سے تحریک پاکستان کے رہنماؤں میں سے بڑا رہنما مراد ہے، اسی طرح غوث اعظم سے اولیاء کرام کی جماعت میں سے سب سے بڑا فریاد کرنے والا اور فریادرسی کرنے والا ولی اللہ مراد ہے۔

آٹھواں اعتراض

کھانا سامنے رکھ کر اس پر قرآن پڑھنے اور اس پر دعا کرنے کا ثبوت کیا ہے؟

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

جواب

کھانے پر قرآن مجید کی تلاوت اور دعا کرنے کی شرع شریف میں کہیں ممانعت نہیں آئی البتہ قرآن مجید کی جب بھی تلاوت کی جائے یا دعا کی جائے تو اس پر ثواب کا وعدہ احادیث مبارکہ میں موجود ہے بلکہ کھانے پر کلام پڑھنے کی اور دعا کرنے کی دلیل خاص بھی احادیث میں موجود ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک طشت میں حلوہ بھیجا تو مجھے حضور ﷺ نے فرمایا فلاں فلاں کو اور جو بھی تمہیں ملے بلا لاؤ فرماتے ہیں ۳۰۰ آدمی جمع ہوگئے۔ فرماتے ہیں:

فرأيت النبی ﷺ وضع يده على تلك الحيسة وتكلم بما شاء الله.

ترجمہ

میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اس حلوہ پر رکھا اور جو اللہ نے چاہا کلام پڑھا۔
اور دس دس افراد کو کھانے کی دعوت دی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے پیٹ بھر کر حلوہ کھایا لیکن اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ تبوک کے سفر میں کھانے کی اشیاء ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سخت بھوک نے ستایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی درخواست پر حضور ﷺ نے بچی کھچی اشیاء طعام کے ڈھیر پر دعا برکت فرمائی۔ حدیث پاک میں ہے:

فدعا رسول ﷺ بالبركة وقال خذوا في اوعيتكم.

ترجمہ

یعنی رسول اللہ ﷺ نے دعائے برکت فرمائی اور فرمایا اسے اپنے برتنوں میں محفوظ کرلو۔)
چنانچہ لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور تمام برتن بھی بھر لیے لیکن اشیاءِ طعام ختم نہیں ہوئیں۔

(پیر آف اوگالی شریف (خوشاب)

حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات

تاریخ کے طالب علم خوب جانتے ہیں کہ تہذیب وتمدن کے اعتبار سے دنیا کی کوئی بھی قوم مسلمانوں کی ہم پلہ نہ تھی، پوری دنیا میں ان کے کارناموں، تہذیب وتمدن، علم وحکمت اور فہم وفراست کا شہرہ تھا آپ صرف بغداد ہی کو لیجیے، دنیائے اسلام میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل تھی کیونکہ علوم فنون، حکمت و دانش اور فہم وفراست کے لحاظ سے دنیا کے لئے بغداد جاذب بیت اختیار کر چکا تھا۔ جہاں ایک طرف مسلمان اگر رفعتِ عظمت کو چھو رہے تھے تو دوسری طرف بیرونی نظریات وخیالات کی یلغار اس کے یقین واعتماد کی دیواروں کی بنیادیں بھی اندر ہی اندر سے کھوکھلی کر رہی تھی۔

علم وحکمت کی پیاسی انسانیت کسی ایسے مسیحا کے انتظار میں تھی جو اپنے قد وقامت اور علم وحکمت کی بنیاد پر صدیوں پر بھاری ہو

،غالبًا یہ (۵۵۳) ہجری کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر وہ بزرگ یکا یک اٹھ کر باہر تشریف لے گئے جو شخص وہاں حاضر ہوا وہ بھی پانی کا لوٹا بھر کر بزرگ کے پیچھے پیچھے چلا آیا لیکن انہوں نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ چلتے چلتے یہ بزرگ فصیلِ شہر کے دروازے پر پہنچے۔ دروازہ خود بخود کُھل گیا اور وہ شہر سے باہر نکل گئے۔ مذکورہ شخص بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ چند قدم چلے تھے کہ ایک عظیم الشان شہر نظر آیا، آپ اس میں داخل ہوکر ایک مکان کے اندر چلے گئے وہاں چھ شخص بیٹھے تھے وہ ازراہِ تعظیم کھڑے ہوگئے اور آپ کو سلام کیا۔ مکان کے ایک کونے سے کسی کے کراہنے کی آواز آرہی تھی، تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہوگئی اتنے میں ایک شخص آیا اور اس کونے سے ایک میت کندھے پر اٹھا کر چلا گیا پھر ایک نصرانی وضع کا شخص آپکے سامنے حاضر ہوا۔

اس کا سر برہنہ تھا اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں بزرگ نے اس شخص کے سر اور لبوں کے بال تراشے پھر اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور اِن چھ اشخاص سے مخاطب ہوکر فرمایا ! میں بہ حکم الٰہی اس شخص کو متوفی کا قائم مقام کرتا ہوں ان اشخاص نے بیک زبان کہا ہمارے سر آنکھوں پر پھر آپ اِس شہر سے باہر تشریف لے آئے چند ہی قدم چلے تھے کہ بغداد کی شہر پناہ آگئی۔ پہلے کی طرح اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اپنے دولت کدہ پر تشریف لے آئے صبح ہوئی اور وہ شخص ان بزرگ سے درس لینے بیٹھا اور بزرگ کو قسم دے کر رات کے واقعہ کی تفصیل پوچھی، آپ نے فرمایا پہلے عہد کرو کہ جب تک میں زندہ ہوں اس واقعہ کا اظہار کسی سے نہ کروگے اُس شخص نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا جس پر بزرگ نے فرمایا رات کو جس شہر میں ہم گئے تھے اُس کا نام نہاوند تھا جو بغداد سے دور دراز فاصلہ پر واقع ہے۔

مکان میں جو چھ آدمی تھے وہ ابدالِ وقت ہیں۔ جس شخص کے کراہنے کی آواز تم نے سنی وہ ساتواں ابدال تھا۔ اس وقت اس کا عالمِ نزع تھا جب وہ واصل بحق ہوگیا تو اس کی میت حضرت خضر علیہ السلام اُٹھا کر لے گئے۔ جس آدمی کو میں نے کلمہ شہادت پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا ایک عیسائی تھا۔ میں نے اللہ کے حکم سے مرحوم ابدال کی جگہ اسے ساتواں ابدال مقرر کیا وہ شخص جو بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ ابوالحسن بغدادی تھے اور جس بزرگ کی خدمت میں انہوں نے حاضری دی وہ شیخ عبدالقادر جیلانی تھے۔ اولیاءؒ اللہ نے ان کی آمد کی اطلاع ان کی ولادت سے پہلے دے دی تھی، قطبِ دوراں شیخ ابوبکر ہوار نے ایک دن اپنی مجلس میں شیخ غراز سے کہا عراق میں ایک ایسا مردِ خدا پیدا ہوگا جو اللہ اور اُن کے بندوں کے نزدیک بے حد رتبے کا حامل ہوگا اس کی سکونت بغداد میں ہوگی وہ کہے گا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے اس کے زمانے کے اولیاء اس کی بات مانیں گے اُس کے دور میں اُس جیسا کوئی نہیں ہوگا۔

حضرت غوث الاعظم نے ساداتِ کرام کے ایک مقدس گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں ہر وقت قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدائیں گونجتی تھیں ان کے نانا سید عبداللہ صومعی اور والد محترم سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اولیائے کامل تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ ام الخیر فاطمہ اور پھوپھی سیدہ عائشہ عارفات ربانی میں سے تھیں ان تمام ہستیوں کا شمار عالی مرتبت عابد و زاہد اور منکسر المزاج بزرگان دین میں ہوتا تھا۔

چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین، حجۃ اللہ علی العالمین، قطب الاقطاب، رائس الاغیاث سیدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی (۴۷۰ھ) میں طبرستان کے قصبے جیلان میں پیدا ہوئے حضور غوث اعظم کی ولادت کے حوالے سے متعدد روایات بیان کی گئی ہیں جن میں معتبر روایت یہی ہے کہ حضور غوث الاعظم یکم رمضان المبارک جمعۃ المبارک (۴۷۰) ہجری بمطابق (۱۰۷۵ء) گیلان میں پیدا

www.waseemziyai.com

ہوئے ایک روایت یکم رمضان المبارک (۴۷۱) ہجری بوقت شب کتم عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ فگن ہوئے، پہلی روایت کا ماخذ شیخ ابونصر صالح کا بیان ہے اور انہی کے بیان کی سند لے کر علامہ ابن جوزی نے اپنی تصنیف المنتظم میں اور شریف مرتضٰی زبیدی نے تاج العروس شرح قاموس میں آپ کا سالِ ولادت ۴۷۰ ہجری تحریر کیا ہے اور دوسری روایت کے مستند راوی شیخ ابوالفضل احمد بن صالح شافعی جیلی ہیں دونوں تاریخوں کے حق میں بکثرت روایات ہیں اگرچہ ہماری تحقیق کے مطابق کثرت آراء دوسری روایت یعنی ۴۷۱ ہجری کے حق میں ہے جس رات آپ کی ولادت ہوئی اُس رات اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے گیلان میں سب لڑکے ہی پیدا فرمائے جنکی تعداد گیارہ سوتھی اور وہ سب کے سب اولیاء اللہ اور مردانِ خدا تھے۔

گیلان کو عرب کے لوگ معرب بنا کر جیلان بھی کہتے ہیں یہ طبرستان کے پاس ایک علاقہ ہے جو ملک عجم میں واقع ہے اسی علاقہ میں نیف نام کے ایک قصبہ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی یہ علاقہ بغداد مقدس سے سات میل کی دوری پر ہے علامہ امام ابوالحسن الشطنوفی نے اپنی تصنیف بہجۃ الاسرار میں اس علاقہ کا ذکر کیا ہے بغداد مقدس اور مدائن کے قریب بھی جیل یا گیل نام کے دو قصبے پائے جاتے ہیں لیکن ان دونوں قصبوں کو حضرت غوث الاعظم کا مولد باور کرنا درست نہیں کیونکہ یہ ملک عراق سے متعلق ہیں اور حضرت غوث الا عظم کا عجمی ہونا متحقق ہے اور امام یافعی التوفی (۷۶۸ھ) اپنی تصنیف مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان میں لکھتے ہیں کہ حضور غوث الاعظم سے جب کسی نے آپ کے سالِ ولادت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا مجھ کو صحیح طور پر تو یاد نہیں البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ جس سال میں بغداد آیا تھا اسی سال شیخ ابومحمد رزق اللہ ابن عبدالوہاب تمیمی کا وصال مبارک ہوا اور یہ (۴۸۸ھ) تھا اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی اس حساب سے آپ کا سنِ ولادت (۴۷۰ھ) ہوا اس کے بعد امام یافعی نے شیخ ابوالفضل احمد بن صالح جیلی کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت کی ولادت (۴۷۱ھ) میں ہوئی اور آپ (۴۸۸ھ) میں بغداد تشریف لائے تھے۔

امام یافعی نے حضور غوث الاعظم کے اس قول سے کہ اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی یہ سمجھا کہ آپ اٹھارہ سال پورے فرما چکے تھے اور شیخ ابوالفضل نے یہ سمجھا کہ ابھی آپ اٹھارہ سال ہی میں تھے (۴۷۰ھ) اور (۴۷۱ھ) میں وجہ اختلاف بھی یہی ہے جو درج بالا سطور میں بیان کی گئی ہے اور اسی اختلاف کی بنیاد پر بعد کے مورخین میں سے کسی نے امام یافعی کے قول کے مطابق اور کسی نے شیخ ابوالفضل احمد کے خیال کے مطابق حضور غوث الاعظم کا سنِ ولادت متعین کیا ہے اس طرح کسی نے اپنی ریسرچ کے مطابق ولادت کی تاریخ لفظ عشق سے نکالی ہے اسے بھی ہم درست تسلیم کر لیتے ہیں اور جس کسی نے لفظ عاشق کو مادہ تاریخ قرار دیا ہے اسے بھی صحیح مانا جاتا ہے اور یہ بات بھی کس قدر دلچسپ اور حیران کُن ہے کہ ولادت کے ساتھ احکامِ شریعت کا اس قدر احترام تھا کہ حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک میں سورج غروب ہونے تک قطعی دودھ نہیں پیتے تھے۔

ایک مرتبہ مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے ۲۹ شعبان کو چاند کی رُویَت نہ ہوسکی لوگ تردد میں تھے، لیکن اس مادر زاد ولی نے صبح دودھ نہیں پیا، بالآخر تحقیق سے معلوم ہوا کہ آج یکم رمضان المبارک ہے۔

آپ مادر زاد ولی تھے آپ کی امی جان اُم الخیر فاطمہ کبار خواتین عارفات وصالحات سے تھیں انہیں کشف کی نعمت حاصل تھی عجب بات یہ ہے کہ جب حضور سیدنا غوث الاعظم متولد ہوئے تو آپ کی امی جان کی عمر ساٹھ سال تھیں جسے سنِ ایاس سے تعبیر کرتے ہیں اس عمر

www.waseemziyai.com

میں پیدائش کا نظام فطرتاً موقوف ہو جاتا ہے بس اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی قدرت ہے کہ اُس نے اس عمر میں اُمت کی راہنمائی کے لیے اپنے ایک خاص بندہ کو جیلان یا گیلان کی دھرتی پر پیدا فرمایا۔

ولادت کی تاریخ لفظِ عاشق سے اور عمر شریف لفظِ کمال سے نکلتی ہے اسی طرح سنِ وصال کے الفاظ بحساب ابجد معشوق الٰہی ہیں کیا خوب کہا ہے

سنینش کامل و عاشق تولد وصالش داں ز معشوق الٰهی

اسم مبارک

اسم گرامی عبدالقادر تھا، کنیت آپ کی ابو محمد تھی، آپ کو محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوث الثقلین اور غوثِ اعظم کے القابات سے بھی پکارا جاتا ہے آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید ابو موسیٰ صالح جنگی دوست ۔۔۔۔ جنگی دوست کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے بے پناہ شیدائی تھے اور نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے مردِ دلیر تھے، حضور غوث پاک کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی فاطمہ اور کنیت اُم الخیر تھی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حضور غوث پاک کی والدہ محترمہ اپنی کنیت کی زندہ اور عظیم مثال تھیں جبکہ لقب اُمۃُ الجبار تھا ، سرکارِ بغداد نجیب الطرفین سید ہیں والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی ہیں آپ کا معزز سلسلہ نسب والد گرامی کی طرف سے گیارا واسطوں سے اور بواسطہ والدہ محترمہ چودہ واسطوں سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے والد گرامی کی طرف سے حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر گیلانی بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید ابو عبداللہ بن سید یحییٰ الزاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض بن سید امام حسن بن سید امام حسن المجتبیٰ بن سیدنا شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے (النجوم الزہرہ (۵:۲۷۱)

مادری سلسلہ نسب

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا نسب سیدہ اُم الخیر فاطمہ بنتِ السید عبداللہ صومعی الزاہد بن سید ابو جمال الدین محمد بن الامام السید محمود بن الامام سید ابوالعطاء عبداللہ بن امام سید کمال الدین عیسیٰ بن امام السید علاؤالدین محمد الجواد بن امام سید علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام سیدنا جعفر صادق بن سیدنا امام محمد الباقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن علی بن ابی طالب شیر خدا رضی اللہ عنھم اجمعین (سفینۃ الاولیاء مصنف داراشکوہ: ۴۳)

غوث الاعظم کی منفرد خصوصیات

حضور غوث الاعظم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان صفات سے نوازا ☆ حضور نبی کریم ﷺ کا خلق ☆ سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن ☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل ☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا حلم ☆ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شجاعت۔

حلیہ مبارک حضرت سیدنا غوث الاعظم

حضرت سیدنا غوث الاعظم نحیف البدن، قد میانہ، سینہ مبارک فراخ، ریش مبارک دراز اور حسن و جمال میں اضافہ کا باعث، دورد

www.waseemziyai.com

نزدیک میں سماعت یکساں، کلام سرعت تاثیر وقبولیت کا جامع، جمال باکمال، ایسا کہ سنگ دل بھی دیکھتا تو اتنا نرم ہو جاتا اور اس پر خشوع و خضوع کی کیفیت نمایاں ہوتی، چہرے کو گھیرے ہوئے، رنگ گندم گوں، دونوں ابرو ملے ہوئے، ابرو بلند، بدن نازک، ایسے جیسے گلاب کے پھول کی پنکھڑی ہو، پیشانی کشادہ اور اُس پر کبھی بھی خفگی یا اظہارِ ناراضی کے باعث بل نہیں دیکھے گئے، لب شگفتہ، جیسے صندل کی ڈلی، چہرہ روشن وتابندہ، ایسا جیسے نور کا ہالہ ہو، ذی وقار، نرم گفتار، کم گو اہل علم میں ہمیشہ ممتاز اور منفرد تھے آپ کو دیکھنے والے پر رُعب کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی جلال و جمال کی کیفیتوں سے مزین تھے، شرم وحیا کا پیکر، نظافت و لطافت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے، چلتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے بادِ صبا کا ایک خوشگوار جھونکا، آپ کی ذات روحانیت کے جھلستے صحرا میں پیاسی انسانیت کے لیے آبِ زُلال کی حیثیت رکھتی تھی جہاں سے روحانیت اور علم کے پیاسے علم وحکمت کے کٹورے سیر ہو کر پیتے۔

حضور غوث پاک کا بچپن

پیدا ہونے والے سب بچوں کا بچپن ایک جیسا نہیں ہوتا، بعض بچے تربیت کی بنیاد پر صالحیت کی منازل طے کرتے ہیں اور بعض مادرزاد ولایت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں حضور غوث پاک کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ پورے عہدِ رضاعت میں آپ کا یہ حال رہا کہ سال کے تمام مہینوں میں آپ دودھ پیتے تھے لیکن جوں ہی رمضان المبارک کا چاند نظر آتا آپ دن کو سورج غروب ہونے تک دودھ کی بالکل رغبت نہیں فرماتے تھے خواہ کتنی ہی دودھ پلانے کی کوشش کی جاتی ہر بار آپ کی والدہ محترمہ آپ کو دودھ پلانے میں ناکام رہتیں۔

غوثِ اعظم متقی ہر آن میں — چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

بچپن ہی میں سایہ پدری سر سے اٹھ گیا ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، مزید تعلیم کے لئے ۴۸۸ھ میں بغداد پہنچے جو اس وقت علم وفضل کا گہوارہ، علماء ومشائخ کا مسکن اور علمی وسیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا دارالسلطنت تھا، یہاں آپ نے اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور آئمہ فن سے اکتساب فیض کیا، آپ کے اساتذہ میں ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی، ابوزکریا یحیٰی بن عبدالکریم نہایت ناموراور معروف بزرگ ہیں۔ کہا جاتا ہے آپ کا بچپن نہایت پاکیزہ تھا، بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ بندے پر اپنی روحانی ونورانی نوازشات اور فیوضاتِ الٰہیہ کی بارش کا نزول شروع کیا ہوا تھا۔

چنانچہ حضور غوث پاک اپنے لڑکپن سے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں کہ عمر کے ابتدائی دور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غیب سے آواز آتی کہ لہو ولعب سے باز رہو، جسے سن کر میں رک جایا کرتا تھا اور اپنے گرد وپیش پر جو نظر ڈالتا تو مجھے کوئی آواز دینے والا دکھائی نہ دیتا تھا جس سے مجھے وحشت سی معلوم ہوتی تھی اور میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدہ محترمہ کی آغوش میں چھپ جایا کرتا تھا، اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سنا کرتا ہوں اگر مجھ کو کبھی نیند آتی ہے تو وہ آواز فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے متنبہ کر دیتی ہے کہ تم کو اس لیے نہیں پیدا کیا کہ تم سویا کرو۔

تحریر: صاحبزادہ مفتی نعمان قادر مصطفائی۔

www.waseemziyai.com

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے کمالاتِ علمی

دونوں جہان کی کامیابی (فلاحِ دارین) کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اپنے ظاہر و باطن کو علم سے مزین کیا جائے، اولیائے کاملین کی تعلیمات کے مطابق باطن کا تصفیہ اور شریعت مطہرہ کی پابندی بہت ضروری ہے اس لئے کہ جب تک ظاہری علوم میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ باطنی علوم کی طرف توجہ نہ دی جائے اُس وقت تک مقصدِ زندگی کا حصول ممکن نہیں ہے۔ اولیاء کرام کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو علومِ ظاہرہ اور علوم باطنہ سے مزین کیا۔ انہوں نے ہر دور میں اپنے علم وعمل کی شمع جلائی جس سے لاکھوں تشنگانِ علم و ادب نے اپنی پیاس بجھائی۔ انہی اولوالعزم ہستیوں کے سرخیل حضرت واہب المراد، قطب الارشاد، فرد الافراد، سید الاسیاد، مرجع الاوتاد، شہنشاہ بغداد محبوب سبحانی قطب ربانی شہبازِ لامکانی سیدی الشیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) نے نہ صرف ظاہری علوم میں مہارتِ تامہ حاصل کی بلکہ روحانی و باطنی کمالات میں بھی آپ (قدس اللہ سرّہ) اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) علمِ ظاہر اور علمِ باطن کو لازم وملزوم قرار دیتے ہیں جیسا کہ آپ (قدس اللہ سرّہ) اپنی تفسیر جیلانی میں سورۃ فاتحہ کے اختتام میں ارشاد فرماتے ہیں:

تیرے لئے یہ تفکر وتدبر اس وقت تک ممکن نہ ہوگا جب تک وہ قرآنی آیات سے مستنبط ہونے والی شریعت اور احکامِ نبویہ ﷺ) سے اپنے ظاہر اور حضور اقدس ﷺ) کی تعلیم کردہ فرائض سے اپنے باطن کا تصفیہ نہ کرے۔

آج اس دور کی بدقسمتی سمجھ لیں کہ آج کا ماڈرن انسان نے ظاہری علوم کی تاثیر کو ہی اپنا کمال سمجھ کر اسی پر قناعت کرلیا ہے۔ آج ظاہری علم حاصل ہی اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ اس سے اپنے ظاہری تقاضے پورے کر سکے۔ فکری پستی کی انتہاء یہ ہے کہ ہم دینی علوم تلاوت قرآن مجید کی غرض وغایت بھی صرف ثواب تک محدود رکھتے ہیں حالانکہ تمام علوم کی غرض وغایت ظاہری طہارت کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس اور باطن کی پاکیزگی ہونی چاہیے۔ جیسا کہ مولانا رومی)) فرماتے ہیں:

علم را برتن زنی مارے بود — علم را بردل زنی یارے بود

علم کی غرض وغایت اگر صرف ظاہر سنورانا ہے ہوتا تو یہ تیرے لئے سانپ ہے اور اگر تو اس سے اپنا من سنوارے گا تو یہ تیرا دوست ہے۔

حضور غوث پاک (قدس اللہ سرّہ) کے گھر میں ولایت نسل درنسل آرہی تھی اور آپ (قدس اللہ سرّہ) حسنی حسینی سیّد ہیں۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) کے والد محترم ابو صالح موسیٰ جنگی دوست)) اور والدہ ماجدہ سیدینا فاطمہ) رضی اللہ عنہا) جن کی کنیت اُم الخیر تھی۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) کے والدین کریمین وقت کے اولیاء کاملین میں سے تھے اس لئے آپ (قدس اللہ سرّہ) کی باطنی تربیت تو ماں کی گود میں شروع ہوگئی تھی۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) کی صفات اور سیرت کا بنظر غایر مطالعہ کرنے کی توفیق ملے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ (قدس اللہ سرّہ) کی زندگی آقا پاک ﷺ) کے اس فرمان کی صحیح مصداق ہے:

اطلبوا العلم من المهد الى اللحد.

www.waseemziyai.com

کہ ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

جیسا کہ آپ (قدس اللہ سرّہ) کے بارے میں مشہور ہے کہ:

آپ (قدس اللہ سرّہ) رمضان شریف کے روزوں میں دن کے وقت اپنی والدہ (ماجدہ) کا دودھ نہیں پیتے تھے۔

اسی طرح آپ (قدس اللہ سرّہ) فرماتے ہیں کہ:

قال كنت و انا ابن عشر سنين اخرج من دارنا فأذهب الى المكتب و انظر الملائكة يمشون حولى فاذا و صلت الى المكتب سمعت الملائكة تقول للصبيان افسحوا لولى الله حتى يجلس.

آپ نے فرمایا: جب میں دس سال کا تھا اپنے گھر سے مدرسہ جارہا تھا تو مَیں دیکھ رہا تھا کہ میرے اردگرد فرشتے چل رہے ہیں۔ جب مَیں مدرسے پہنچا تو بچوں سے فرشتوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کے ولی کے لیے جگہ چھوڑ دو تا کہ وہ تشریف فرما ہو جائیں۔

ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ (قدس اللہ سرّہ) حصولِ علم و معرفت کے لئے اپنے گھربار کو خیرآباد کہہ دیا۔ جیسا کہ رئیس المحدثین ملا علی قاری اپنی تصنیف لطیف نزہۃ الخاطر الفاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر (قدس اللہ سرّہ) میں رقم طراز ہیں کہ:

سیدنا قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی (قدس اللہ سرّہ) فرماتے ہیں، مَیں والدہ (ماجدہ) کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے اجازت دیں تا کہ مَیں بغداد پہنچ کر علماء کرام سے علم اور مشائخ سے طریقت کا فیض حاصل کرسکوں۔ میری والدہ (محترمہ) نے وجہ دریافت فرمائی تو مَیں نے ان تازہ واقعات کو عرض کر دیا۔ والدہ (صاحبہ) روتے ہوئے اُٹھیں اور اندر جا کر میرے والد (صاحب) کا ورثہ اسی دینار باہر لے کر آئیں۔ چالیس دینار میرے بھائی کے لئے رکھ کر چالیس دینار میرے حوالے کر دیے اور میری بغلی کے نیچے سی دیے اور سفر کی اجازت دے دی۔ ساتھ ہی نصیحت فرمائی کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا اور الوداع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، مَیں تمہیں اللہ پاک کے حوالے کرتی ہوں۔ شاید مَیں تمہیں زندگی میں (دوبارہ) نہ دیکھ سکوں۔ ھ میں آپ (قدس اللہ سرّہ) بغداد پہنچے، علمائے زمان سے قرآن و حدیث، فقہ، ادب اور لغت وغیرہ علوم کی تحصیل میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ آپ (قدس اللہ سرّہ) اپنے ہم عصروں سے فائق ہو گئے۔

آپ (قدس اللہ سرّہ) علم کے متعلق فرماتے ہیں:

علم دو قسم کا ہے، ایک کا تعلق زبان سے ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت ہے اپنے بندوں پر۔ دوسرے کا تعلق دل سے ہے اور یہی علم حصولِ مقصد کے لئے کارگر ہے۔ انسان کے لئے سب سے پہلے علمِ شریعت ضروری ہے تا کہ وہ اس کے ذریعے عالمِ صفات میں اللہ تعالیٰ کی معرفتِ صفات حاصل کر سکے جس کے بے شمار درجے ہیں۔ اس کے بعد ضرورت ہے علمِ باطن کی تا کہ اُس کے ذریعے روح عالمِ معرفت میں معرفتِ ذات حاصل کر سکے جو خلافِ شریعت و طریقت رسومات ترک کیے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کا حصول اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ محض رضائے الٰہی کی خاطر نمائش و ریا سے پاک ریاضتیں اختیار نہ کی جائیں، جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾

www.waseemziyai.com

ترجمہ

جو لقائے الٰہی کا آرزومند ہے اُسے چاہیے کہ اعمالِ صالحہ اختیار کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

جیسا کہ آپ (قدس اللہ سرّہ) کی تعلیمات سے عیاں ہے کہ بنیادی طور پر علم کی دو قسمیں ہیں اس لئے جب آپ (قدس اللہ سرّہ) نے ظاہری علم کی تکمیل فرمائی اور اس میں اپنے ہم عصروں سے فائق ہو گئے تو اس کے بعد آپ (قدس اللہ سرّہ) مکمل طور پر مجاہدہ نفس اور باطنی کمالات کی طرف متوجہ ہوئے تو اس میں بھی اللہ پاک نے آپ (قدس اللہ سرّہ) کو اوجِ ثریا پر فائز فرمایا۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) اپنے مجاہدہ نفس کے بارے میں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ:

پینتالیس سال تک مَیں بالکل تنہا رہ کر عراق کے بیابانوں اور ویران مقامات میں سیاحت کرتا رہا اور چالیس سال تک مَیں عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتا رہا۔ مَیں عشاء کے بعد ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر قرآن مجید شروع کرتا اور نیند کے خوف سے اپنا ایک ہاتھ کھونٹی سے باندھ دیتا اور اخیر رات تک قرآن مجید کو ختم کر دیتا اور ایک روز مَیں شب کو ایک ویران عمارت کی سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا کہ اس وقت میرے جی میں آیا کہ اگر مَیں تھوڑی دیر کہیں سو رہتا تو اچھا تھا جس سیڑھی پر مجھے یہ خیال گزرا تھا اسی سیڑھی پر مَیں ایک پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور مَیں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا اور تا اختتام قرآن مجید اسی طرح کھڑا رہا اور گیارہ برس تک مَیں اس برج میں رہا، جو کہ اب برجِ عجمی کے نام سے مشہور ہے۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) نے فرمایا: مَیں نے اس برج میں خدائے تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ جب تک میرے منہ میں لقمہ دے کر مجھے کھانا نہ کھلایا جائیگا اس وقت تک مَیں کھانا نہ کھاؤں گا چنانچہ چالیس دن تک اسی برج میں بیٹھا رہا اس اثناء میں مَیں نے نہ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا۔ جب چالیس روز پورے ہو چکے تو میرے سامنے ایک شخص کھانا رکھ گیا تو میرا نفس کھانے پر گرنے لگا، مَیں نے کہا: خدا کی قسم! مَیں نے جو خدا تعالیٰ سے معاہدہ کیا ہے وہ ابھی پورا نہیں ہوا پھر مَیں نے باطن میں ایک چیخ سنی کہ کوئی چلا کر بھوک بھوک کہہ رہا ہے مَیں نے اس کا مطلق خیال نہیں کیا۔ اتنے میں شیخ ابو سعید مخرمی کا میرے قریب سے گزر ہوا انہوں نے بھی یہ آواز سنی اور مجھ سے آ کر کہا عبدالقادر! یہ کیا شور ہے مَیں نے کہا: یہ نفس کی بے قراری ہے اور روح مطمئن ہے جو کہ اپنے مولیٰ کی طرف لو لگائے ہوئے ہے۔ پھر آپ (قدس اللہ سرّہ) مجھ سے یہ فرما کر چلے گئے کہ اچھا تم باب الازج میں چلے آؤ، مَیں نے اپنے جی میں کہا تاوقتیکہ مجھے اطمینان نہ ہو گا۔ مَیں اس برج سے باہر قدم نہ رکھوں گا اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے آ کر کہا کہ تم ابو سعید مخرمی کے پاس چلے جاؤ، مَیں آپ کے پاس آیا تو آپ دروازے پر کھڑے ہوئے میرا انتظار کر رہے تھے آپ نے فرمایا: عبدالقادر! تمہیں میرا کہنا کافی نہ ہوا پھر آپ (قدس اللہ سرّہ) نے دستِ مبارک سے خرقہ پہنایا اس کے بعد میں آپ (قدس اللہ سرّہ) ہی کی خدمت میں رہنے لگے۔

اس طرح آپ (قدس اللہ سرّہ) نے اپنے ظاہری اور باطنی تکمیل کے مراحل بحسن و خوبی سرانجام دیے ہیں۔ اس کے بعد آپ (قدس اللہ سرّہ) لوگوں کو وعظ و نصیحت کی طرف متوجہ ہونے کے واقعہ کو یوں بیان فرماتے ہیں:

مجھے ایک بار رسول اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا! تم وعظ کیوں نہیں کرتے؟ مَیں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں عجمی ہوں، بغداد کے فصحاءِ عرب کے سامنے کس طرح کلام کر سکتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اپنا منہ کھولو۔ جب مَیں نے منہ کھولا تو آپ ﷺ نے سات بار میرے منہ میں لعابِ دہن (مبارک) ڈالا اور حکم دیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام

www.waseemziyai.com

پہنچاتے رہو۔ لیکن میرا بدن کانپنے لگا۔ مَیں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ میرے سامنے کھڑے ہیں اور فرمارہے ہیں: اپنا منہ کھول دو۔ جب مَیں نے منہ کھولا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چھ بار اس میں لعابِ دہن (مبارک) دیا۔ مَیں نے عرض کی: یا حضرت! سات بار کیوں نہیں؟ آپ نے بتایا: آدابِ رسولِ خدا ﷺ کی پاسداری ہے، یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ غائب ہو گئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جتنے بھی علوم حاصل کر لے جب تک آقا پاک صاحبِ لولاک باعثِ تخلیق کائنات ﷺ کی نظرِ عنایت شامل نہ ہو اس علم کا فیضان لوگوں تک منتقل نہیں ہو سکتا۔ مگر جب آپ ﷺ نظر کرم فرما دیں تو پھر کیا ہوتا ہے؟ اس کا اندازہ آپ درج ذیل روایات سے لگا سکتے ہیں۔

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی اور شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحیٰی حلبی تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (قدس اللہ سرّہ) تیرہ علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔

آپ (قدس اللہ سرّہ) کی مجلس میں آپ (قدس اللہ سرّہ) کی تقریر لکھنے کے لئے چار سو دواتیں ہوا کرتی تھیں۔

ایک جگہ علامہ عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ:

• حضور غوث پاک (قدس اللہ سرّہ) کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ (قدس اللہ سرّہ) سے تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قرآن مجید پڑھتے تھے۔

آپ (قدس اللہ سرّہ) فرماتے ہیں کہ:

جب میری طرف سے کوئی قول معلوم ہو تو اس کو اللہ عزوجل کی طرف سے سمجھ کر قبول کرو کیونکہ وہی ہے جس نے مجھ سے کہلوایا ہے۔

درج ذیل روایات سے آپ (قدس اللہ سرّہ) کی تبحر علمی کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔

شیخ بزرگ ابو محمد یوسف بن الامام الازجی عبدالرحیم بن علی الخوزی نے خبر دیتے ہوئے کہا:

مجھے حافظ ابو العباس احمد نے بتایا کہ ایک دن مَیں تمہارے والد (الامام الازجی عبدالرحیم) کے ساتھ شیخ عبدالقادر (قدس اللہ سرّہ) کی مجلس میں حاضر تھا۔ (محفل میں موجود) ایک قاری نے (قرآن پاک کی) ایک آیت پڑھی جس کی تفسیر میں آپ (غوث الاعظم قدس اللہ سرّہ) نے ایک توجیہہ بیان فرمائی۔ مَیں نے تمہارے والد سے پوچھا کہ کیا آپ تفسیر کی اس توجیہہ کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔ پھر آپ (قدس اللہ سرّہ) نے (اس آیت کی) ایک اور توجیہہ بیان فرمائی۔ مَیں نے (تمہارے والد سے پھر) پوچھا کہ کیا اس توجیہہ کو بھی جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ (حتیٰ کہ) شیخ (عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرّہ) نے اس آیت کی گیارہ توجیہات بیان فرمائیں اور مَیں تمہارے والد سے (ہر بار) پوچھتا کہ کیا تم اس توجیہہ کو جانتے ہو؟ تو وہ کہتے کہ جی ہاں۔ پھر شیخ (عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرّہ) نے ایک اور (بارہویں) توجیہہ بیان فرمائی۔ مَیں نے تمہارے والد سے پوچھا کہ آپ اس توجیہہ کو بھی جانتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں (یعنی گیارہ توجیہات ان کے علم میں تھیں لیکن یہ بارہویں توجیہہ ان کے علم میں نہیں تھی)۔ (یہاں تک کہ آپ (شیخ غوث الاعظم قدس اللہ سرّہ) نے اس آیت کی مکمل چالیس توجیہات ذکر فرمائیں اور ہر توجیہہ کو بیان کرنے والے (راوی،

www.waseemziyai.com

مفسر) کا بھی بتایا - تمہارا والد (مسلسل) کہتا رہا کہ مَیں اس توجیہہ کو بھی نہیں جانتا اور شیخ (غوث الاعظم) کے علم پر انتہائی حیرت میں مبتلا ہو گیا - پھر شیخ غوث الاعظم (قدس اللہ سرّہ) نے (چالیس توجیہات ذکر کرنے کے بعد) فرمایا کہ اب ہم قال (علمِ ظاہر) کو (یہیں پر) چھوڑتے ہیں اور (اس آیت کے) حال (علمِ باطن) کی طرف لوٹتے ہیں لاَ اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلَ الله - پس (یہ فرمانا تھا کہ) لوگ انتہائی وجد میں آ گئے اور تمہارے والد نے (اس درجہ جلالیتِ علم سے) اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

یہ آپ (قدس اللہ سرّہ) کے ظاہری علم کا حال تھا - جہاں تک علمِ لدنّی کی بات ہے تو اس کی خوبیوں کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ مشائخ نے شیخ الکیمانی اور شیخ البزاز سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، ان دونوں نے فرمایا

انا حضرنا عند الشيخ محى الدين عبدالقادر الجيلانى و هو ياكل لبنا فسهى سهوة طويلة ثم قال قد فتح لقلبى الان سبعون بابا من ابواب علم الدنيسعة كل منها كسعة ما بين السمآء و الارض ثم تكلم فى معارف اهل الخصوص كلا مان ادهش له الحاضرون.

ہم شیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی (قدس اللہ سرّہ) کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ آپ (قدس اللہ سرّہ) دودھ نوش فرما رہے تھے کہ اچانک آپ (قدس اللہ سرّہ) نے ایک طویل مراقبہ فرمایا - پھر آپ (قدس اللہ سرّہ) نے فرمایا: ابھی میرے دل میں علمِ لدنی کے ستر دروازے کھولے گئے ہیں ہر دروازے کی وسعت زمین و آسمان جتنی ہے پھر خاص الخاص کی معرفت کی ایسی باتیں بیان فرمائیں کہ حاضرین میں سے ہر ایک حیران رہ گیا۔

یہی وہ فیضانِ علم تھا کہ آپ (قدس اللہ سرّہ) کی مجلس میں ستر ہزار آدمی ہوا کرتے تھے۔

آپ (قدس اللہ سرّہ) کے روحانی اور علمی فیضان سے کئی گناہ گار اور غیر مسلم بھی فائدہ حاصل کرتے جیسا کہ حضرت شیخ سیدنا حضرت محی الدین ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فساق و فجار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔

مندرجہ بالا روایات سے حضور غوث پاک (قدس اللہ سرّہ) کے کمالاتِ علمی کا بخوبی ادراک کیا جا سکتا ہے بلا شبہ آپ (قدس اللہ سرّہ) آقا پاک ﷺ کی نظرِ عنایت کے صدقے علوم ظاہر و باطنہ کے بے تاج بادشاہ اور نیر تاباں ہیں جس کا کوئی بد بخت ہی انکار کر سکتا ہے۔

آپ (قدس اللہ سرّہ) کے کمالاتِ علمی کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگائیں کہ وہ مسائل جو بڑے بڑے فقہاء حل نہ کر سکے آپ (قدس اللہ سرّہ) نے فوراً حل فرما دیا۔ جیسا کہ حضرت غوث پاک (قدس اللہ سرّہ) کے بارے میں روایت کیا گیا ہے:

مشائخ فرماتے ہیں کہ آپ (قدس اللہ سرّہ) کے پاس عراق اور دیگر علاقوں سے فتاویٰ آتے تھے، ہم نے نہیں دیکھا کہ کوئی فتویٰ آپ (قدس اللہ سرّہ) کے پاس مطالعہ کے لیے یا اس میں غور و فکر کرنے کے لیے پڑا رہا ہو بلکہ جیسے ہی آپ (قدس اللہ سرّہ) اس کو پڑھتے اور اسی وقت اس کا جواب لکھ دیتے تھے - آپ (قدس اللہ سرّہ) شافعی اور امام احمد بن حنبل) کی فقہ کے مطابق فتویٰ لکھتے تھے - آپ (قدس اللہ سرّہ) کے لکھے ہوئے فتاویٰ عراق کے علماء کے سامنے پیش کیے جاتے تو وہ اس کے درست ہونے پر اتنا تعجب کا اظہار

www.waseemziyai.com

نہیں فرماتے تھے جتنا اس کے فوراً جواب لکھنے پر حیران ہوتے تھے۔

روایت کیا گیا ہے کہ عجم سے ایک ایسا فتویٰ بغداد میں آیا جس کو حل کرنا عراق العجم اور عراق العرب کے علماء پر دشوار ہو گیا تھا۔ اس کے بارے میں ان میں سے کسی سے اس کا مناسب جواب واضح نہ ہو سکا۔ اس فتویٰ کی صورت کچھ یوں تھی:

علمائے کرام اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے قسم اٹھائی کہ وہ ضرور اللہ عزوجل کی ایسی عبادت کرے گا جس وقت وہ اس عبادت میں مصروف ہو تو تمام لوگوں کے علاوہ صرف وہی اکیلا عبادت کر رہا ہو (یعنی جس وقت وہ عبادت کر رہا ہو دنیا کا کوئی فرد اس عبادت میں مصروف نہ ہو) نہیں تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں۔ پس وہ عبادات میں سے کونسی ایسی عبادت کرے (تاکہ اس کی بیوی کو طلاق واقع نہ ہو سکے)؟

جب یہ فتویٰ آپ (شیخ غوث الاعظم قدس اللہ سرہ) کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے فوراً اس کا جواب لکھا ہے کہ:

وہ شخص مکۃ المکرمہ جائے اس کے لیے مطاف (طواف کرنے کی جگہ) کو خالی کیا جائے اور وہ اکیلا اس کے سات چکر لگائے اس کی قسم پوری ہو جائے گی۔

(یہ جواب پڑھ کر) فتویٰ پوچھنے والے نے بغداد میں رات تک نہیں گزاری اور فوراً روانہ ہو گیا۔

آپ (قدس اللہ سرہ) نے متعدد تصانیف رقم فرمائیں جن میں سے چند مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

فتوح الغیب، حزب الرجاء والانتہا، تحفۃ المتقین وسبیل العارفین، الکبریت الاحمر فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، مراتب الوجود، معراج لطیف المعانی، یواقیت الحکم، الفیوضات الربانیۃ فی الاوراد القادریہ، الغنیۃ فی التصوف، رسالہ غوثیہ۔

یہ تو آپ (قدس اللہ سرہ) کے کمالاتِ علمی کے چند واقعات تھے اگر آپ (قدس اللہ سرہ) کی حقیقت کا تذکرہ کیا جائے تو اس کے بارے میں آپ (قدس اللہ سرہ) خود فرماتے ہیں:

و لو القیت سری فی جبال
لدکت و اختفت بین الرمال.

اور اگر میں اپنے (ظاہری اور باطنی) راز کو پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ریگستان میں مل جائیں۔

حضرت سیدنا غوث الاعظم (قدس اللہ سرہ) کے علمی مقام و مرتبے اور گہرائی کے سامنے آج اگر ہم اپنے ارد گرد علم کی دنیا میں غور و فکر کرتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے، بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال):

عشق کی تیغ جگر دار اڑا لی کس نے؟ علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی۔

اسی لئے آج پھر ضرورت اس امر کی ہے کہ حضور غوث پاک (قدس اللہ سرہ) کی سیرت اور تعلیمات کی گہرائی کو سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

مفتی محمد اسماعیل صاحب

www.waseemziyai.com

مرشد کامل اکمل سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کی روشنی میں

کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج تمام عبادات افضل ہیں لیکن ان کی حقیقت یا اصل روح تک رسائی اس وقت ہی حاصل ہوتی ہے جب ان عبادات کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور معرفت پانے کے لیے ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور رضا پانے اور اس پر استقامت سے چلنے کے لیے رہبر و رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے دنیاوی علم کے لیے استاد اور بیماری میں جسم کی تندرستی کے لیے ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روح کے علاج کے لیے مرشد کامل اکمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن و سنت کے ہوتے ہوئے مرشد کی کیا ضرورت؟ تو وہ یہ بتائے کہ کتابوں کے ہوتے ہوئے استاد کی کیا ضرورت؟ ادویات کے ہوتے ہوئے ڈاکٹر کے معائنہ اور اسکی ہدایات کی کیا ضرورت؟ جس طرح ڈاکٹر ہر بیماری کے علاج کا طریقہ جانتا ہے کہ مریض کو کونسی دوائی دینی ہے کونسی نہیں، کونسا ٹیسٹ کروانا ہے کونسا نہیں۔ اسی طرح استاد کو بھی پتا ہوتا ہے کہ کس بچے کو کس طرح پڑھانا ہے۔ غرض یہ کہ جس طرح دنیا کے کسی بھی معاملے میں ہم اس شعبہ کے ماہرین سے رجوع کرتے ہیں بالکل اسی طرح قرآن و سنت کی صحیح روح تک ہماری رسائی کروانے والی ذات مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ ہے۔ علما کرام دین کی صرف ظاہری صورت کے حامل ہوتے ہیں لیکن مرشد کامل اکمل ظاہر و باطن میں قرآن و سنت کا پیکر ہوتا ہے، وہ قرآن و سنت کی اصل روح کو جانتا ہے۔ وہ قدمِ محمدی پر ہوتا ہے اسے قرآن و حدیث کے ظاہر و باطن کا مکمل علم ہوتا ہے۔ اس لیے مرشد کامل اکمل ہر طالب کی اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ وہ اپنی نگاہِ کامل، تصورِ اسم اللہ ذات اور مختلف ظاہری و باطنی آزمائشوں سے طالبِ مولیٰ کو گزار کر اس کے دل سے دنیا کی محبت کو نکال دیتا ہے اور اسے اس کے حقیقی مقصد یعنی اللہ کی رضا اور معرفت کے پُرنور راستے پر چلاتا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تو ایسے شخص (مرشد) کو تلاش کر جو تیرے دین کے چہرہ کے لیے آئینہ ہو۔ تو اس میں ویسے ہی دیکھے گا جیسا کہ آئینہ میں دیکھتا ہے اور اپنا ظاہری چہرہ، عمامہ اور بالوں کو درست کر لیتا ہے ان کو سنوارتا ہے تو عقل مند بن، یہ ہوس کیسی ہے اور کیا ہے؟ تو کہتا ہے مجھے کسی شخص کی ضرورت نہیں جو مجھے تعلیم دے حالانکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ (ترجمہ: مومن مومن کا آئینہ ہے)۔ جب مسلمان کا ایمان درست ہو جاتا ہے تو وہ تمام مخلوق کے لیے آئینہ بن جاتا ہے کہ وہ اپنے دین کے چہروں کو اس کی گفتگو کے آئینہ میں اس کی ملاقات اور قرب کے وقت دیکھتے ہیں۔

(الفتح الربانی مجلس:۶۱)

جس طرح سنار سونے کو بھٹی میں ڈال کر خوب دہکاتا ہے اور اس کے خام و ناقص لوازمات نکال کر اسے کندن بنا دیتا ہے پھر اسی کندن کی قیمت بہت ہوتی ہے اور وہ نایاب بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح مرشد کامل اکمل بھی طالبِ مولیٰ کو مختلف ظاہری و باطنی آزمائشوں سے گزار کر اس کے دل سے خام و ناقص لوازمات (حبِّ دنیا، حرص، کینہ، لالچ، نفرت، تکبر اور حسد وغیرہ) نکال کر اسے کندن یعنی صادق طالب بنا دیتا ہے جس کی طلب سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا و معرفت کے کچھ نہیں رہتی۔ اس کی نظر میں دنیا اور لذاتِ دنیا (حرص، مال و دولت،

www.waseemziyai.com

عزت، شان و شوکت، مرتبہ و اقتدار کی خواہش) سب حقیر ہو جاتے ہیں۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عام مسلمانوں کو اپنے خواص یعنی فقرا کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿وَ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ﴾ (سورة لقمان: رقم الآية ١٥)

ترجمہ

اور پیروی کرو اس شخص کے راستہ کی جو مائل ہوا میری طرف۔

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ٥﴾ (الانبیا رقم الآیة : ٧)

ترجمہ: پس اہلِ ذکر سے پوچھ لو (اللہ کے بارے میں) اگر تم نہیں جانتے۔

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (حمٓ السجده: رقم الآية ٣٣)

ترجمہ: اور اس سے اچھی بات کس کی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں اسلام لانے والوں میں سے ہوں۔

﴿اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا﴾ (الفرقان: رقم الآية ٥٩)

ترجمہ: وہ رحمٰن ہے سو پوچھ اس کے بارے میں اس سے جو اس کی خبر رکھتا ہے۔

سرورِ کائنات جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ کی راہ اختیار کرنے والوں کو مرشدِ کامل کی رفاقت کا حکم دیتے ہیں:

﴿اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ﴾

ترجمہ: پہلے رفیق تلاش کرو پھر راستہ چلو۔

ہر دور میں صرف ایک ہی مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ ہوتا ہے جو کہ قدمِ محمدی پر ہوتا ہے اور اس دور میں موجود باقی تمام بزرگانِ دین، اولیا کرام اس کے نائب ہوتے ہیں۔ مرشد کامل اکمل ایک آفتاب کی مانند ہوتا ہے جس کی روشنی سے تمام طالبانِ مولیٰ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی معرفت و دیدار کا پودا پھلتا پھولتا اور پروان چڑھتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کامل مرشد کی نشانیاں بتاتے ہوئے اس کی صحبت کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے منع کرے اور پانچ چیزوں کی طرف مائل کرے:

- جہالت سے نکال کر دین کا علم سکھائے۔
- دنیا کی طرف رغبت کرنے سے منع کرے اور زہد و تقویٰ کی طرف بلائے۔
- ریا سے روکے اور اخلاص کی طرف راغب کرے۔
- غرور سے روکے اور انکسار پر آمادہ کرے۔
- لاپرواہی اور سستی سے بچائے اور نیک عمل کرنے کی نصیحت کرے۔

www.waseemziyai.com

چونکہ مرشد کامل اکمل قدمِ محمدی پر ہوتا ہے اس لیے اُن کے اوصاف بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے ہوتے ہیں۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اَلشَّیُخُ فِیُ قَوُمِهٖ کَنَبِیٍّ فِیُ اُمَّتِهٖ.

ترجمہ: شیخ (مرشد کامل) اپنی قوم (مریدوں) میں ایسے ہوتا ہے جیسے کہ ایک نبی اپنی اُمت میں۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تمہارے درمیان کوئی نبی موجود نہیں ہے کہ تم اس کی اتباع کرو۔ پس جب تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متبعین (مرشدِ کامل) کی اتباع کرو گے جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی اتباع کرنے والے اور اتباع میں ثابت قدم ہیں تو گویا تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی۔ جب تم ان کی زیارت کرو گے تو گویا تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ (الفتح الربانی مجلس: ۱۴)

آپ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

ولی کامل (مرشد کامل اکمل) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ولایت کا حامل ہوتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوتِ باطن کا جزو ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے اُس (ولی کامل) کے پاس امانت ہوتی ہے۔ (سرالاسرار فصل: ۵)

علامہ ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انسانِ کامل کے بارے میں فرماتے ہیں:

چونکہ اسمِ اللہ ذات جامع جمیع صفات ومنبع جمیع کمالات ہے لہٰذا وہ اصل تجلیات ورب الارباب کہلاتا ہے اور اس کا مظہر عینِ ثانیہ ہوگا وہ عبداللہ عین الاعیان ہوگا۔ ہر زمانے میں ایک شخص قدمِ محمد پر رہتا ہے جو اپنے زمانے کا عبداللہ ہوتا ہے۔ اس کو قطب الاقطاب یا غوث کہتے ہیں جو عبداللہ یا محمدی المشرب ہوتا ہے وہ بالکل بے ارادہ تحتِ امر وقربِ فرائض میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ کو جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے توسط سے کرتا ہے۔ (فصوص الحکم)

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقۂ تربیت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیُ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ٥ (الجمعۃ رقم الآیۃ: ۳)

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے معبوث فرمایا اُمیوں میں سے ایک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیات اور (اپنی نگاہِ کامل سے) ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب کا علم (علمِ لدنی) اور حکمت سکھاتا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہر وقت طویل ورد وظائف میں مشغول نہیں رکھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی صحبتِ پاک میں انہیں قرآن وحکمت کی تعلیم دیتے اور اپنی نگاہِ کامل سے ان کا تزکیۂ نفس فرماتے تھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان مبارکہ ہے:

www.waseemziyai.com

ترجمہ: میری اُمت کے آخری دور میں ہدایت اسی طرح پہنچے گی جیسے میں تمہارے درمیان پہنچا رہا ہوں۔ (مسلم)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی ۔۔۔ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

علامہ اقبال رحمۃ اللہ اسی بات کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا ۔۔۔ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اے اللہ کے بندے! تو اولیا کرام کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ جب وہ کسی پر نگاہ اور توجہ کرتے ہیں تو اس کو (روحانی) زندگی عطا کر دیتے ہیں اگرچہ وہ شخص جس کی طرف نگاہ پڑی ہے یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ شخص مسلمان ہوتا ہے تو اس کے ایمان، یقین اور استقامت میں زیادتی ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ غوثیہ)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

اولیا کرام کی یہ شان ہوتی ہے کہ دنیا اور آخرت ان کے دلوں اور آنکھوں سے غائب ہو چکی ہوتی ہے اور انہوں نے اپنے پروردگار کو دیکھ لیا ہوتا ہے۔ پس اگر وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نفع پہنچاتے ہیں۔ ولی کامل جب خشک زمین کو دیکھتا ہے تو اللہ اس کو زندگی دے دیتا ہے اور اس میں سبزہ اُگا دیتا ہے۔ (ملفوظاتِ غوثیہ)

مسلمان بندہ مولا صفات است ۔۔۔ دِل او سِرّے از اسرارِ ذات است

جمالش جز بہ نورِ حق نہ بینی ۔۔۔ کہ اصلش در ضمیرِ کائنات است

مفہوم: مسلمان بندہ (انسانِ کامل) خدا کی صفات سے متصف ہوتا ہے اور اس کا باطن خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اُس کا حسن رازِ حق سے آشنا آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے اور اس (انسانِ کامل) کی جڑ کائنات کے ضمیر (روح) میں ہے۔ یعنی وہ کائنات کے ہر راز سے آگاہ ہوتا ہے۔

حدیثِ پاک ہے

اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ اَیْ یُحْیِ اَلْقَلْبَ اَلْمَیِّتَ اَلْمُرِیْدُ بِذِکْرِاللّٰہِ ۝

ترجمہ: شیخ (مرشد) ہی زندہ کرنے والا اور شیخ ہی مارنے والا ہے۔ شیخ مرید کے مردہ دِل کو اللہ کے ذکر سے زندہ کرتا ہے۔

مُرشد سدا حیاتی والا باھُو، اوہو خضر تے خواجہ ھُو

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جان لے کہ (معرفت و حقیقت) کے مدارج و مراتب مرشد کامل کی تربیت کے بغیر حاصل ہو ہی نہیں سکتے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے

وَ اَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی (الفتح: ۲۶)

(ترجمہ: ان پر تقویٰ کا کلمہ لازم کیا)

www.waseemziyai.com

اور کلمہ تقویٰ کلمہ توحید ہے یعنی لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے بشرطیکہ یہ کلمہ کسی ایسے قلب سے اخذ کیا جائے جو صاحبِ تقویٰ (مرشد کامل) کا ہو اور جس میں ذاتِ الٰہی کے سوا کچھ (موجود) نہ ہو۔ اس سے مراد وہ کلمہ نہیں جو عوام کی زبانوں پر ہے۔ بیشک (کلمے کے) الفاظ ایک ہی ہیں لیکن (باطنی) معانی میں فرق پایا جاتا ہے۔ اور جب توحید کا یہ بیج زندہ دِل (مرشد کامل) سے اخذ کیا جائے تو یہ قلب کو زندہ کرتا ہے۔ پس یہی بیج کامل بیج ہوتا ہے۔ (سرّ الاسرار)

تحریر: انیلا یٰسین سروری قادری۔ لاہور

فرمودات سیّدنا غوث الاعظم تعلیماتِ فقر کی روشنی میں

عرفِ عام میں فقر غربت، افلاس اور تنگدستی کو کہتے ہیں۔ لیکن فقر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ طریقہ اور ورثہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے اپنی اُمت کو عطا فرمایا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ.

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فَافْتَخِرُ بِہٖ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے اور فقر کی بدولت مجھے تمام انبیا و مرسلین پر فضیلت حاصل ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبہ فقر کے حصول اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتی ہونے کی التجا کرتے رہے۔ جسے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ کی حضوری حاصل ہوئی اُس نے فقرِ محمدی کو اپنا رفیق بنالیا کیونکہ مرتبہ فقر سے بڑھ کر بلند و قابلِ فخر مرتبہ نہ کوئی ہے اور نہ ہوگا۔ فقر دائمی زندگی ہے۔ (نور الہدیٰ کلاں)

گویا انسان کا اس دنیا میں آنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو پانے کی کوشش میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کرے۔ مادیت پرستی کے اس دور میں انسان اپنے عظیم مقصد کو بھول گیا ہے اور اپنے عظیم مقصد کو پانے کی کوشش ہی نہیں کرتا اور اِن میں سے کچھ جو اللہ تعالیٰ کو پانے کی کوشش کرتے بھی ہیں تو وہ خود کو ظاہری عبادات میں مصروف رکھتے ہیں جس سے وہ اہلِ علم تو بن جاتے ہیں مگر اہلِ تصوف نہیں بنتے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خزانہ فقر کے مالک اور مختارِ کُل ہیں اس لیے آپ سے ہی خزانہ فقر منتقل ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت کے بغیر کسی انسان کو خزانہ فقر منتقل نہیں ہوسکتا۔ صوفیاء اور اولیا کرام میں سب سے بلند مرتبہ اور مقام عارفین کو حاصل ہے۔ جو مقام اللہ پاک کی بارگاہ میں عارف کو حاصل ہوتا ہے وہ کسی اور ولی کو حاصل نہیں ہوتا لیکن عارفین میں بلند ترین مقام سلطان الفقر کا ہے محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سلطان الفقر کے

www.waseemziyai.com

مرتبہ پر فائز ہیں۔

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیماتِ فقر لامحدود ہیں جنہیں محدود الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔
راہِ فقر میں کامیابی کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کی کتب کا صدق اور خلوص سے مطالعہ ضروری ہے۔ ذیل میں سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی چند منتخب تعلیماتِ فقر بیان کی جا رہی ہیں جن کی پیروی سے طالبِ مولیٰ راہِ فقر کی منازل کو باآسانی طے کر سکتے ہیں:

توحید

توحید کے معنی یہ ہیں کہ تمام مخلوق کو معدوم سمجھے اور ہر ایک سے جدا ہو جائے اور طبیعت بدل کر فرشتوں کی پاکیزگی حاصل کرے اس کے بعد فرشتوں کی طبیعت سے بھی فنائیت حاصل ہو اور اپنے پروردگار کے ساتھ مل جائے۔ (الفتح الربانی۔ اوّل الفتوح)

توحیدِ باری تعالیٰ انسان اور جنات کے شیطانوں کو جلا دیتی ہے کیونکہ یہ شیطانوں کے لیے آگ اور اہلِ توحید کے لیے نور ہے تُو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کس طرح کہتا ہے حالانکہ تیرے دل میں بکثرت معبود موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر وہ چیز جس پر تیرا بھروسہ اور اعتماد ہے وہ تیرا بت ہے۔ دل کے مشرک ہونے پر ہر زبان کی توحید تجھے کچھ فائدہ نہ دے گی۔ دل کی گندگی کے ساتھ جسم کی پاکیزگی تجھے کوئی نفع نہ دے گی۔ صاحبِ توحید اپنے شیطان کو لاغر بنا دیتا ہے اور مشرک کو اس کا شیطان لاغر بنا دیتا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس: ۳۸)

توحید عبادت اور شرک عادت ہے۔ اس لیے تو عبادت کو لازم پکڑ اور عادت کو چھوڑ دے۔ جب تو خلافِ عادت کرے گا تو تیرے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی خلافِ عادت برتاؤ ہو گا اور تو اپنی حالت میں تغیر کرتا کہ اللہ تیری حالت میں تغیر فرمائے۔ بے شک اللہ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا ہے جب تک کہ وہ اپنے نفوس کی حالت کو نہ بدلے۔ (الفتح الربانی مجلس: ۴۴)

اللہ کے سوا ہر شے غیر اللہ ہے۔ تو اللہ کے مقابلے میں غیر اللہ کو قبول نہ کر اس لیے کہ اس نے تجھے اپنے لیے پیدا کیا ہے غیر اللہ میں مشغولیت ومحویت کی وجہ سے اللہ سے اعراض کر کے اپنے اوپر ظلم نہ کر ورنہ اللہ تجھے ایسی آگ میں جھونک دے گا جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر: ۱۳)

☆ جب تو توحید پر جما رہے گا تو تجھے واحد حقیقی کے ساتھ انس حاصل ہو جائے گا۔ جب تو فقر پر صبر کرے گا تو تجھے غنا حاصل ہو جائے گا۔ پہلے تو دنیا کو چھوڑ پھر آخرت کو طلب کر پھر آخرت کو چھوڑ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو طلب کر۔ پھر آخرت کو چھوڑ اور خالق کی طرف لوٹ آ۔ (الفتح الربانی مجلس: ۶۲)

☆ دل کی زینت توحید، اخلاص، اللہ پر بھروسہ کرنے، اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور غیر اللہ کو بھلا دینے میں ہے۔
(الفتح الربانی۔ مجلس: ۲۴)

☆ توحید نور ہے اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھنا تاریکی اور اندھیرا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس: ۶۲)

☆ تو جو کچھ بھی عمل کرے اللہ تعالیٰ کے لیے کرے نہ کہ اس کے غیر کے لیے۔ تیرا عمل غیر اللہ کے لیے کفر ہے اور تیرا غیر اللہ کے لیے چیز چھوڑنا ریا کاری ہے، جو اس کو نہ پہچانے اور غیر اللہ کے لیے عمل کرے وہ ہوس میں مبتلا ہے۔

☆ تجھ پر افسوس ہے کہ تو اپنے دل کے قول کی تردید کر رہا ہے، جب تو لَآ اِلٰہَ کہتا ہے، پس یہ نفی کلی ہے، یعنی کوئی معبود نہیں ہے اور

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

اِلَّا اللّٰہُ اثبات کلی ہے یعنی اللہ ہی معبود ہے کوئی دوسرا نہیں۔ جب تیرے دل نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ کیا پس تو اپنے اثبات کلی میں جھوٹا ہو گیا اور جس پر تو نے بھروسہ کیا وہ تیرا معبود بن گیا۔ (الفتح الربانی مجلس: ۱۵۰)

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تم اپنی نسبتوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحیح کر لو جس کی اتباع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درست ہو گئی اسکی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحیح ہو گئی اور تیرا بغیر اتباع نبوی کے یہ کہنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہوں، تیرے لیے مفید نہیں۔ جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال میں تابعداری کرو گے تو تمہیں آخرت میں انکی مصاحبت نصیب ہوگی۔ کیا تم نے اللہ کا یہ پیغام نہیں سنا:

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (سورہ الحشر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ارواح کے حاکم ہیں اور مریدوں کے مربی اور سرپرست ہیں اور مرادوں کے سردار ہیں اور صالحین کے بادشاہ اور مخلوق میں حالات ومقامات کی تقسیم فرمانے والے ہیں۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرکارِ دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کائنات کا امیر بنایا اور تمام امور اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد فرما دیئے ہیں۔ (الفتح الربانی۔ مجلس :۴۴)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ اللہ کے دلوں سے کسی وقت بھی نہیں ہٹتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے دلوں کو معطر اور خوشبودار بنانے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطن کا تصفیہ کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انکا بناؤ سنگھار کرنے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی قلوب واسرار اور ان کے ربّ عزوجل کے درمیان سفیر ہیں۔ جب تو حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک قدم بھی بڑھے گا تو تیری خوشی بڑھ جائے گی تو جس شخص کو بھی یہ حال نصیب ہوا اُس پر واجب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کرے اور اس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کی طرف بڑھنا لازم ہے اور اس کے علاوہ خوش ہونا ہوس ہی ہوس ہے۔ (الفتح الربانی)

اسمِ ذات (اسمِ اعظم)

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ملفوظاتِ غوثیہ میں ایک روایت بیان فرماتے ہیں کہ: ایک بزرگ ملک شام کی مسجد میں بھوک کی حالت میں پہنچے اور اپنے نفس سے کہا کہ کاش میں اسمِ اعظم جانتا ہوتا۔ دفعتاً دو شخص آسمان سے اُترے اور ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس ایک نے دوسرے سے کہا تیری خواہش اسمِ اعظم جان لینے کی ہے دوسرے نے کہا ہاں! اس نے جواب دیا کہ تو اللہ کہہ یہی اسمِ اعظم ہے۔ وہ بزرگ کہتے ہیں میں نے دل میں کہا کہ اس کو تو میں کہا ہی کرتا ہوں مگر اسمِ اعظم کی جو خاصیت ہے وہ ظاہر نہیں ہوتی۔ اس آدمی نے جواب دیا یہ بات نہیں ہمارا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس طرح سے کہو کہ دل میں کوئی دوسرا نہ ہو۔ (الفتح الربانی۔ ملفوظاتِ غوثیہ)

بُری صفات سے نجات کا ذریعہ یہ ہے کہ آئینہ دل کو ظاہر وباطن سے مصقل توحید (تصورِ اسمِ اللہ ذات) وعلم وعمل وشدید مجاہدہ سے صاف کیا جائے حتیٰ کہ نورِ توحید (نورِ اسمِ اللہ ذات) وصفاتِ الٰہیہ سے دل زندہ ہو جائے اور اس میں وطنِ اصلی کی یاد تازہ ہو جائے

اور وطنِ حقیقی کی طرف مراجعت کا شوق پیدا ہو۔ (سر الاسرار۔ فصل نمبر:۱۰)

جب کسی کے دل میں اسمِ اللہ ذات آ جاتا ہے تو اس سے دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ایک نار دوسری نور۔ نار سے تمام غیر اللہ اور مادی محبتیں جل جاتی ہیں اور نور سے دل منور آئینہ بن جاتا ہے۔

*اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جانا دلوں کی موت ہے۔ پس جو کوئی اپنے دل کو زندہ کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ دل کو ذکرِ خداوندی کے لیے چھوڑ دے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس نمبر:۴۹)

اے ذکر کرنے والے ! تو اللہ کا ذکر یہ جانتے ہوئے کیا کر کہ تو اُس کے سامنے ہے تُو محض زبان سے اور دل کو غیر اللہ کیطرف متوجہ کر کے ذکرِ خدا نہ کیا کر۔ (الفتح الربانی۔ ملفوظاتِ غوثیہ)

طالبانِ مولیٰ پر ہر وقت ذکرِ اللہ میں مشغول رہنا فرض کر دیا گیا ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے پس اللہ کا ذکر کرو چاہے تم کھڑے ہو یا بیٹھے ہو یا لیٹے ہو۔ (سر الاسرار)

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا ہمیشہ کے لیے زندہ ہے اور وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف منتقل ہوتا ہے سوائے ایک لمحہ کے اس کے لیے موت نہیں۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۱۶)

عرفانِ نفس (حقیقتِ انسان، خود شناسی)

جس شخص نے اپنے نفس کو پہچان لیا اور اس پر غالب آ گیا تو نفس اس کی سواری بن جاتا ہے اور اس کا بوجھ اُٹھاتا ہے اور اس کا حکم مانتا ہے اور مخالفت نہیں کرتا۔ تیرے اندر کوئی خوبی نہیں یہاں تک کہ تو اپنے نفس سے واقف ہو جائے اور اس کو لذت سے روکے اور اس کا حق ادا کرے ہاں اس وقت تجھے دل سے قرار ملے گا اور دل کو باطن کے ساتھ قرار ملے گا اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرار ملے گا۔
(الفتح الربانی۔ مجلس:۶۲)

اے ابنِ آدم تُو کون ہے؟ تُو تو ایک ذلیل و حقیر پانی سے پیدا کیا گیا ہے اس لیے تو اپنی حقیقت کو پہچان۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کر اور اس کے سامنے جھک جا۔ جب تیرے پاس تقویٰ نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک تیری کوئی عزت نہیں ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۲۶)

معرفتِ الٰہی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو فقط اپنی معرفت و وصال کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ لہٰذا انسان پر واجب ہے کہ وہ دونوں جہان میں اُس چیز کو طلب کرے جسکے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی عمر لایعنی کاموں (فضول کاموں) میں ضائع ہو جائے اور مرنے کے بعد اسے عمر کے ضائع ہونے کی دائمی ندامت اٹھانی پڑے۔ (سرّ الاسرار فصل نمبر:۱۲)

فرمانِ حق تعالیٰ ہے میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یعنی اپنی معرفت کے لیے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچانتا نہیں وہ اس کی عبادت کس طرح کر سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت آئینۂ دل کو حجاباتِ نفس کی کدورت سے پاک کر کے اُس کے اندر مقامِ سرّ میں مخفی خزانے کے مشاہدے سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کی حدیثِ قدسی ہے:

www.waseemziyai.com

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میری پہچان ہو پس میں نے اپنی پہچان کے لیے مخلوق کو پیدا کیا۔ (سرّ الاسرار)

صحبتِ مرشد

اے اللہ کے بندے ! تو اولیاء کرام کی صحبت اختیار کر کیونکہ ان کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب کسی پر نگاہ اور توجہ کرتے ہیں تو اس کو زندگی عطا کر دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ شخص جس کی طرف نگاہ پڑی ہے یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہی کیوں نہ ہو۔ (الفتح الربانی۔ ملفوظاتِ غوثیہ)

اہلِ اللہ کے پاس بیٹھنا نعمت ہے اور اغیار کے پاس بیٹھنا جو کہ جھوٹے اور منافق ہیں ایک عذاب ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۶۱)

تم کسی ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو جو حکمِ خداوندی اور علم لدنی کا واقف کار ہو اور وہ تمہیں اس کا راستہ بتائے۔ جو کسی فلاح والے کو نہ دیکھے گا فلاح نہیں پا سکتا۔ تم اس شخص کی صحبت اختیار کرو جس کو اللہ کی صحبت نصیب ہو۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۶۱)

مرشدانِ کامل کی مجالس اختیار کرو کیونکہ ان کی مجالس میں شرکت سے حلاوت اور مٹھاس حاصل ہوتی ہے اور ان کی نورانی صحبت اور مجلس میں انسانوں کے قلوب کے اندر اللہ تعالیٰ کی خالص محبت کے چشمے جاری کیے جاتے ہیں جن کی قیمت وہی جانتے ہیں جن کو خفی ذکرِ اللہ (اسمِ اللہ ذات) کی توفیق حاصل ہو چکی ہوتی ہے۔

تفکر (غور و فکر)

صحیح غور و فکر کرنے سے توکل درست ہو جاتا ہے اور دنیا دل سے غائب ہو جاتی ہے اور وہ جن، انسان، دنیا، فرشتوں اور تمام مخلوق کو بھلا دیتا ہے اور صرف یاد اور ذکرِ اللہ میں مشغول رہتا ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۵۹)

جب تم کلام کرنا چاہو تو پہلے غور و فکر کر لیا کرو اور اس کی اچھی نیت قائم کرو اور اس کے بعد کلام کرو۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ جاہل کی زبان اس کے دل کے آگے ہے اور عاقل و عالم کی زبان اس کے دل کے پیچھے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۴۲)

مصنوعاتِ الٰہیہ سے اس کے وجود پر دلیل پکڑ۔ اس کی صنعت و کاریگری میں تفکر کر۔ بے شک تو اس کے صانع کی طرف پہنچ جائے گا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۳۰)

اخلاصِ نیت

اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر ہے پس جس کے پاس توحید اور اخلاص نہ ہو اس کا کوئی عمل ہی نہیں۔ (الفتح الربانی)

مخلص وہ ہے جس نے صدقِ دل سے اللہ کی عبادت کی تاکہ وہ حقِ ربوبیت ادا کر دے، اللہ تعالیٰ کے مستحقِ عبادات ہونے کی وجہ سے اس کی عبادت کی کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کا مالک ہے اور بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے۔ (فتوح الغیب۔ مقالہ: ۵۳)

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور فاسق کی نیت اس کے عمل سے بُری ہوتی ہے کیونکہ نیت ہی عمل کی بنیاد ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے جس کی بنیاد صحیح پر ہے تو وہ صحیح ہے اور فاسد کی بنیاد فساد پر ہے تو فاسد ہے۔

(سر الاسرار فصل نمبر: ۸)

عمل کے بغیر تیرے علم کا اور اخلاص کے بغیر تیرے عمل کا کچھ اعتبار نہیں کیونکہ علم بغیر عمل کے اور عمل بغیر اخلاص کے، جسم بغیر روح کی طرح ہیں۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۴۷)

www.waseemziyai.com

تکبر

اے اپنے اعمال پر غرور کرنے والے! تم کس قدر جاہل ہو اگر اللہ کی توفیق نہ ہوتی تو نہ تم نماز پڑھ سکتے اور نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ صبر کر سکتے تھے۔ تمہارے لیے تو شکر کا مقام ہے نہ کہ غرور اور تکبر کا۔ اکثر لوگ اپنی عبادتوں اور اعمال پر مغرور اور مخلوق سے اپنی تعریف کے طالب ہوتے ہیں اور دنیا اور اہل دنیا میں راغب اور متوجہ ہوتے ہیں اور اس کی وجہ ان کی اپنے نفس اور خواہشات کے ساتھ وابستگی ہے۔
(الفتح الربانی مجلس:۴۴)

تجھ پر افسوس تو نے دنیا کی محبت اور غرور دونوں کو جمع کر لیا ہے یہ دونوں ایسی خصلتیں ہیں کہ اگر ان خصلتوں سے توبہ نہ کرے تو کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتا۔ تو سمجھ دار بن۔ تُو کیا چیز ہے اور کون ہے اور کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ غور و فکر کر۔ تو غرور نہ کر غرور تو وہی کرتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاہل ہوتا ہے۔ اے کم عقل! تو غرور کے ذریعے رفعت کا خواہش مند ہے تو اس کا برعکس کر تو تجھے رفعت حاصل ہو جائے گی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اسے بلند کر دیا جاتا ہے اور جو کوئی غرور کرتا ہے اسے پست کر دیا جاتا ہے۔

ریا، نفاق اور تکبر شیطان کے تیر ہیں جس سے وہ انسانی دل پر تیر اندازی کرتا ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۲۷)

توکل

عزت اللہ تعالیٰ سے ڈرنے میں ہے اور ذلت اس کی نافرمانی میں ہے اور جو شخص دین میں قوت چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے اللہ تعالیٰ پر توکل کرے کیونکہ توکل دل کو صحیح، قوی اور مہذب بناتا ہے اور اس کو ہدایت بخشتا ہے اور عجائبات دکھاتا ہے۔ تو اپنے درہم، دینار اور اسباب پر بھروسہ نہ کر کیونکہ یہ تجھے عاجز اور ضعیف بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر یہ تجھے قوی بنا دے گا اور تیری مدد کرے گا اور تجھ پر لطف و کرم کی بارش برسائے گا اور جہاں سے تیرا گمان بھی نہ ہوگا وہیں سے تیرے لیے فتوحات لائے گا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۴۲)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
ملعون ہے وہ شخص جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو۔

کثرت کے ساتھ اس دنیا میں وہ لوگ ہیں جو اس لعنت میں شامل ہیں مخلوق میں ایک آدھ ہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ (توکل) رکھتا ہے۔ بے شک جس نے اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ (توکل) کیا اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا اور جس نے اپنی جیسی مخلوق پر بھروسہ کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مٹھی کو بند کرے اور ہاتھ کو کھولے تو اسے ہاتھ میں کچھ نظر نہ آئے۔ تجھ پر افسوس ہے مخلوق تیری حاجتوں کو ایک دن، دو دن، تین دن اور ایک مہینہ، سال، دو سال، پورا کریں گے آخر کار تجھ سے تنگ آ کر تجھ سے اپنے چہروں کو پھیر لیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبت اختیار کر اس بارگاہ میں حاجتوں کو پیش کر یقیناً وہ تجھ سے دنیا اور آخرت میں تنگ نہ آئے گا اور نہ ہی تیری حاجت روائی سے گھبرائے گا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۴۵)

تو اپنے رزق کے بارے میں فکر نہ کر کیونکہ رزق کو جتنا تو تلاش کرتا ہے اس سے زیادہ رزق تجھے تلاش کرتا ہے۔

اس کے بغیر کسی بھی چیز کا وجود حقیقی نہ سمجھ اور اپنے نفع نقصان، منع و عطا، خوف و رجا میں اللہ تعالیٰ پر ہی تکیہ رکھ، پھر تو ہمیشہ دستِ

قدرت پر نگاہ رکھ، اس کے حکم کا منتظر اور اس کی اطاعت میں مشغول رہ۔ دنیا و مافیہا سے علیحدہ رہ اور مخلوق میں سے کسی چیز سے دل نہ لگا۔ (فتوح الغیب۔ مقالہ: ۱۷)

ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بس تو کسی چیز کو غیر اللہ سے طلب نہ کر۔ کیا تو نے فرمانِ الٰہی نہیں سُنا اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم اسے نہیں اُتارتے مگر ایک معلوم انداز سے۔ (سورہ الحجر)۔

اے دنیا کے طالب اور اے درہم و دینار کے خواہش مند ! یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت میں ہیں پس تو ان کو مخلوق سے طلب نہ کر اور نہ ان کے دینے سے مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک سمجھ اور نہ ان کو اسباب پر اعتماد کرنے کی زبان سے مانگ۔ (الفتح الربانی۔ ملفوظاتِ غوثیہ)

اسی ذات کی طرف دیکھ جسکی نظرِ رحمت تجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اسی کی طرف توجہ کر جس کا فضل تیری جانب متوجہ ہے، اس کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھا جو تجھے دوست رکھتا ہے، اُسے جواب دے جو تجھے بُلا رہا ہے۔ (فتوح الغیب۔ مقالہ ۶۲)

مومن

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن شخص تو صرف زادِ راہ لیتا ہے اور کافر خوب مزے اڑاتا ہے۔ مومن مسافر شخص جیسا زادِ راہ لیتا ہے اور تھوڑے مال پر بھی قناعت کرتا ہے، اور بہت زیادہ مال کو آگے آخرت کی طرف بھیجتا رہتا ہے اپنے نفس کے لیے اس قدر رہنے دیتا ہے جیسا کہ مسافر کا توشہ ہوتا ہے کہ وہ جس کو آسانی کے ساتھ اُٹھا سکتا ہے اور اس کا تمام مال آخرت میں ہے اور اس کا دل اور تمام ہمت اسکی طرف ہے اور اس کا دل دنیا سے منقطع ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنی تمام طاعتوں کو آخرت کی طرف بھیجتا ہے نہ کہ دنیا اور اہلِ دنیا کی طرف۔ اگر اس کے پاس عمدہ اور بہترین کھانا ہوتا ہے تو وہ فقراء پر اس کا ایثار کرتا ہے اور وہ اس بات کو جانتا ہے کہ اس کو یومِ آخرت اس سے بہتر کھانا عطا کیا جائے گا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۱۵)

مومن غیر اللہ سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی وہ اس کے غیر سے توقع اور اُمیدیں وابستہ رکھتا ہے کیونکہ اس کے دل اور باطن میں ایک خاص قوت عطا کر دی گئی ہے مومنین اور صادقین کے دل اللہ کیساتھ کیسے قوی نہ ہوں وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچے ہوئے ہیں اور وہ ہمیشہ اس کے پاس رہتے ہیں، صرف ان کا بدن زمین پر ہوتا ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۱۲)

شرم و حیا -

اے مسلمانو ! تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے عمل کرو اور اس سے ملاقات سے پہلے اس سے شرم کرو۔ تمہیں اس کے سامنے جانا ہے۔ مسلمانوں کی حیا اوّل تو اللہ تعالیٰ سے ہو پھر اس کی مخلوق سے۔ البتہ اس معاملہ میں جس کو دین سے اور حدودِ شریعت کی حد تک سے تعلق ہو، حیا کرنا جائز نہیں۔ امور دینیہ میں حیا نہ کرے (اور بلا رورعایت بے باک بن کر نصیحت کرے) اور حدودِ شریعت کو قائم کرے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرے:

اور تمہیں ترس نہ آئے اس پر اللہ کے دین میں۔ (الفتح الربانی۔ مجلس: ۲۳)

سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بعض آسمانی کتب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم ! تو مجھ سے شرما جیسا کہ تو

www.waseemziyai.com

اپنے نیک ہمسایوں سے شرماتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے : جب کوئی بندہ اپنے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور اس پر پردے ڈال دیتا ہے اور مخلوق سے چھپ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مشغول ہوتا ہے تو تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابنِ آدم ! تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھے کمتر سمجھا ہے۔ تو مخلوق سے شرم کرتا ہے اور مجھ سے شرم نہیں کرتا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۲)

توبہ

استغفار بندے کے حالات میں بہترین حالت اور اس کے معاملات کے لحاظ سے احسن ہے، اس لیے توبہ میں بندے کی طرف سے اعتراف گناہ اور اعتراف قصور ہوتا ہے توبہ استغفار بندے کی صفات ہیں جو اسے ابو البشر آدم علیہ السلام سے ورثے میں ملی ہیں ۔
(فتوح الغیب۔ مقالہ:۷)

*توبہ دو قسم کی ہے توبہ ظاہر توبہ باطن، توبہ ظاہر یہ ہے کہ انسان اپنے تمام اعضائے ظاہری کو قولاً وفعلاً گناہ اور معصیت سے طاعت کی طرف اور مخالفات سے موافقات کی طرف موڑ دے اور توبہ باطن یہ ہے انسان تصفیہ قلب اختیار کر کے موافقات کی طرف رجوع کرے۔ (سر الاسرار۔ فصل:۶)

اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنی نگاہوں سے توبہ کر اور اپنی توبہ میں اخلاص پیدا کر۔ مخلوق کو اللہ کا شریک بنانے سے توبہ کر تیرا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے لیے نہ ہو۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۴۹)

توبہ عام یہ ہے کہ انسان ذکر اللہ ومجاہدہ وسخت کوشش کے ذریعہ معصیت سے طاعت کی طرف، اوصافِ ذمیمہ سے اوصافِ حمیدہ کی طرف، جہنم سے جنت کی طرف اور راحتِ بدن سے مشقتِ نفس کی طرف رجوع کرے اور توبہ خاص یہ ہے کہ توبہ عام حاصل کر لینے کے بعد انسان حسناتِ ابرار سے معارف کی طرف، درجات سے مراتبِ قرب کی طرف اور لذاتِ جسمانیہ سے لذاتِ روحانیہ کی طرف رجوع کرے اور ترک ماسویٰ اللہ کر کے اللہ سے اُنس ومحبت کا رشتہ جوڑے اور اس کی ذات کو بنظرِ یقین دیکھے۔ (سِرّ الاسرار۔ فصل:۵)

تقویٰ

تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو کرے اور جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے ان کو ترک کر دیا جائے اور اس کے افعال اور مقدرات پر تمام آفات ومصائب پر صبر کیا جائے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۵۵)

*جس کو خلوت میں تقویٰ حاصل نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ (الفتح الربانی۔ ملفوظاتِ غوثیہ)

*اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صحیح النسب صرف اہلِ تقویٰ ہیں۔ (الفتح الربانی۔ ملفوظاتِ غوثیہ)

اے اللہ کے بندے ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی دروازہ بند نہ رہے پس تو تقویٰ اختیار کر کیونکہ تقویٰ ہی ہر دروازے کی کنجی ہے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے : اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۳۰)

اے مسلمانو ! تم ہر حال میں تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ دین کا لباس ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۳۹)

www.waseemziyai.com

تو تقویٰ اختیار کر ورنہ کل تیری گردن میں رسوائی کی رسی ہوگی۔ تو دنیا میں اپنے تصرفات کے اندر تقویٰ اختیار کر ورنہ تیری خواہش دنیا اور آخرت میں حسرتوں سے بدل جائے گی۔ (الفتح الربانی۔مجلس:۴۸)

تسلیم ورضا

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تجھے کسی حالت میں رکھا جائے اس سے اعلیٰ کی آرزو کر، نہ اس سے ادنیٰ کی خواہش کا ارادہ کر۔ (فتوح الغیب۔مقالہ:۸)

اللہ تسلیم ورضا والے کو دوست رکھتا ہے اور جھگڑا کرنے والے کو دشمن۔ موافقت کرنا محبت کے لیے شرط ہے اور مخالفت کرنا شرطِ عداوت ہے تو اپنے پروردگار کے سامنے اپنی گردنوں کو جھکا دو اور دنیا اور آخرت میں اسکی تدبیر پر راضی ہو جاؤ۔

ایک مرتبہ میں چند دن ایک بلا میں مبتلا رہا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بلا کے دفع کرنے کی درخواست کی پس اس نے دوسری بلا اس سے زیادہ مجھ پر ڈال دی۔ پس میں حیرت میں پڑ گیا اور ناگاہ ایک کہنے والے کی آواز آئی اور کہا گیا ہم نے تجھ سے ابتدائی حالت میں یہ نہ کہہ دیا تھا کہ تیری حالت تسلیم کی حالت ہونی چاہیے پس میں نے ادب کیا اور ساکت ہو گیا۔

(الفتح الربانی۔مجلس:۴۶)

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح ہو جا جیسا کہ مردہ نہلانے والے کیساتھ کہ جس طرح چاہتا ہے پلٹتا ہے۔ (الفتح الربانی۔مجلس:۴۸)

اللہ کی ذات پر بندے کا اعتراض کرنا جو کہ عزت وجلال والا ہے، نزولِ تقدیر کے وقت، دین اور توحید کی موت ہے اور توکل و اخلاص کی موت ہے اور یقین وروح کی موت ہے۔ مومن بندہ چوں وچرا نہیں جانتا بلکہ وہ صرف ہاں کہتا ہے اور سر جھکا دیتا ہے۔

(الفتح الربانی۔مجلس:۱)

اسلام کی حقیقت گردن کو جھکا دینا ہے۔ اولیاء کرام نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے سروں کو جھکا دیا اور چوں وچرا اور اس کو یوں کر اور یوں نہ کر کو بھلا دیا ہے۔ اولیاء کرام طرح طرح کی طاعتیں کرتے ہیں اور اس کے سامنے خوف کے قدموں میں کھڑے رہتے ہیں۔

(الفتح الربانی۔ملفوظاتِ غوثیہ)

اگر تیرے بدن کا گوشت قینچیوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹا جائے تب بھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لا شکوہ وشکایت سے اپنے آپ کو بچا اور محفوظ رکھ اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر پھر اللہ سے ڈر۔ بچ اپنچ شکایت سے، لوگوں پر طرح طرح کی جو مصیبتیں نازل ہوتی ہیں وہ اپنے ربّ کی شکایت کی وجہ سے آتی ہیں۔ (فتوح الغیب۔مقالہ:۱۸)

رضا اور موافقت ہی وہ بلند مقام ہے جو اولیاء اللہ کے مقامات واحوال میں سے بلند ترین مرتبہ ہے۔ (فتوح الغیب)

نعمتوں کے حصول اور مصائب سے بچنے کی کوشش نہ کر، نعمتیں اگر مقدر ہیں تو وہ تجھے مل کر رہیں گی چاہے تو انہیں طلب کرے یا ناپسند کرے۔ اسی طرح اگر مصیبت تیری قسمت میں ہے اور تیرے لیے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے تو خواہ تو اسے ناپسند کرے یا دعا کے ذریعے اسے ہٹانا چاہے یا صبر اور جلدی جلدی اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرے تو بھی وہ مصیبت تجھ پر آ کر رہے گی۔ بلکہ اپنے تمام امور خدا ہی

www.waseemziyai.com

کے سپرد کر دے تاکہ وہ خود تیرے اندر جلوہ گر ہو۔ (فتوح الغیب۔ مقالہ:۱۳)

اللہ تعالیٰ کے سامنے خاموش رہنا اور صبر و رضا کے ساتھ سوال کر دینا دعا و سوال کرنے سے بہتر ہے۔ تو اپنے علم کو اس کے سامنے ختم کر دے اور اس کی تدبیر کے سامنے اپنی تدبیر کو علیحدہ رکھ اور اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ کے لیے منقطع کر اور اپنی عقل کو اس کی قضا و قدر کے نازل ہونے کے وقت علیحدہ کر دے اگر تو اللہ تعالیٰ کو پروردگار، مددگار اور سلامتی دہندہ سمجھتا ہے تو اس کے ساتھ یہی معاملہ کر۔
(الفتح الربانی۔ مجلس:۵۶)

صبر

صبر دنیا اور آخرت میں ہر نیکی و سلامتی کی بنیاد ہے اور صبر ہی کی بدولت مومن رضا اور موافقت کے مقام کیطرف ترقی کرتا ہے۔
(فتوح الغیب مقالہ:۳۰)

پس دنیا ایلوے کے درخت کی طرح ہے کہ پہلے اس کا پھل کڑوا ہے مگر اس کا انجام میٹھا ہے۔ کوئی بھی شخص اس کی تلخی پیے بغیر اس کی مٹھاس حاصل نہیں کر سکتا یعنی اس کی کڑواہٹ پر صبر کیے بغیر حلاوت کا حصول ناممکن ہے، لہٰذا جو مصائبِ دنیا پر صبر کرتا ہے اس پر دنیاوی نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (فتوح الغیب۔ مقالہ:۴۵)

اے اللہ کے بندے! جس نے صبر کیا اس نے قدرت حاصل کی اور صاحبِ قدر ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے صبر کرنے والوں کو پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۳)

فقر اور صبر دونوں سوائے مومن کے کسی دوسرے میں جمع نہیں ہو سکتے اور محبوبانِ رب العالمین کی مصائب و آرام سے آزمائش کی جاتی ہے۔ پس وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور باوجود بلاؤں اور آزمائش کے ان کو نیک کام کرنے کا الہام کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نئے مصائب پہنچتے ہیں وہ اس پر صبر کرتے ہیں۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۲)

اگر صبر نہ ہو تو تنگ دستی و مصیبت ایک عذاب ہے۔ اگر صبر ہو تو کرامت و عزت ہے۔ بندۂ مومن صبر کی معیت میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور مناجات کے مزے لیا کرتا ہے اور وہاں سے ہٹنے کو پسند نہیں کرتا۔ (الفتح الربانی۔ ملفوظات غوثیہ)

جب تو صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بلا کو ہلکا کر دے گا اور تیرے لیے کوئی دوسرا امر پیدا کر دے گا کہ وہ بھی اس کو محبوب رکھے گا اور تو بھی اس کو محبوب سمجھے گا۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۴۸)

الہام

اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السلام کی تربیت اپنے کلامِ وحی سے فرماتا ہے اور اولیا کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت اپنی حدیث سے کرتا ہے جو کہ الہامِ قلبی ہے۔ اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور انبیاء کرام علیہم السلام کے جانشین، خلیفہ اور غلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کلام کرنے والا ہے اور کلام اُس کی صفت ہے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس:۳)

کسی نے سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا کہ اللہ کا پیغام انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف جبرائیل علیہ السلام لاتے تھے پس اولیاء کرام کی طرف اللہ کا پیغام پہنچانے والا کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اولیاء کرام کا پیغام رساں بلا واسطہ اللہ تعالیٰ

www.waseemziyai.com

خود ہی ہے۔ وہ اس کی رحمت ولطف واحسان والہام اور اس کی توجہات مخصوصہ سے جو کہ وہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قلوب واسرار کی طرف رکھتا ہے، ان پر مہربانیاں فرماتا ہے۔ وہ اس کو اپنے دل کی آنکھوں اور باطن کی صفائی اور ہر وقت کی بیداری سے سوتے اور جاگتے ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں۔ (الفتح الربانی ۔ مجلس: ۶۳)

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مخلوق میں چند ہی لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں کی طرف الہام کیا جاتا ہے۔ ان میں وہ کلمات ڈال دیے جاتے ہیں جو صرف انہی کے لیے مخصوص ہیں۔ بھلائی پر ان کو خبردار کردیا جاتا ہے اور اسی پر ٹھہرادیئے جاتے ہیں۔ ایسا کیونکر نہ ہوگا کہ وہ تمام اقوال وافعال میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی ظاہری طور پر بھیجی جاتی تھی اور اولیاء کرام کے دلوں کی طرف باطنی طور پر وحی بھیجی جاتی ہے کیونکہ اولیا کرام سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں اور تمام احکام میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرتے ہیں۔ (الفتح الربانی ۔ مجلس: ۵۱)

جس شخص کی بندگی اور تابعداری اللہ تعالیٰ کے لیے محقق ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سننے پر قدرت حاصل کرلیتا ہے۔ (الفتح الربانی ۔ مجلس: ۵۹)

استقامت

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فقر اور بلا پر ثابت قدم رہنے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت قرار دیا گیا ہے۔

اے طالبِ دنیا! تو نعمت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو دوست سمجھتا ہے اور اس کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن جب اس کی طرف سے بلا آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ تیرا دوست ہی نہ تھا۔ بندگی اور بندہ ہونے کا اظہار امتحان کے وقت ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصائب وآلام کا نزول ہو اور تو ان پر ثابت قدم رہا تو تو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور دوست ہے اگر اس وقت تجھ میں تغیر پیدا ہو گیا تو تیرا جھوٹ ظاہر ہو جائے گا اور پہلا (محبت کا) دعویٰ ٹوٹ جائے گا۔ (الفتح الربانی ۔ مجلس: ۱)

اے اللہ کے بندے! اللہ کے سامنے ایسا بن جا کہ مصائب تیرے اوپر نازل ہوتے رہیں تو اپنی محبت کے قدموں پر قائم رہے اور تجھ میں بالکل تغیر پیدا نہ ہو اور تجھ کو تیز ہوائیں اور بارشیں اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں اور نہ نیزے تجھے زخمی کرسکیں اور تو ظاہراً اور باطناً ثابت قدم رہے۔ (الفتح الربانی ۔ مجلس: ۴۰)

اے کم عقل! تو کسی مصیبت کی وجہ سے جس میں تجھے اللہ تعالیٰ مبتلا فرمائے اس کے دروازے سے نہ بھاگ کیونکہ وہ تیری مصلحت کو تجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ وہ کسی فائدہ اور حکمت کے لیے تیرا امتحان لیا کرتا ہے۔ جب وہ تیرا کسی بلا کے ساتھ امتحان لے پس اس پر ثابت قدم رہ اور اپنے گناہوں کی طرف رجوع کر اور استغفار کر، توبہ زیادہ کر اور اس پر صبر اور ثابت قدمی کی درخواست کرتا رہ۔ (الفتح الربانی مجلس: ۵۰)

ترتیب: انیلا لیسین سروری قادری (لاہور)

www.waseemziyai.com

تعلیمات شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور اصلاح معاشرہ

پانچویں صدی ہجری اپنے اختتام کی طرف رواں دواں تھی، ادھر مشیت ایزدی معلم ثقلین اور مصلح احوالِ انسانیت کی ولادت اور تربیت و پرورش کا انتظام و انصرام فرما رہی تھی۔ دریں اثناء حضرت موسیٰ جنگی دوست اور حضرت ام الخیر فاطمہ پر اللہ رب العزت کی طرف سے طہارت و تقویٰ کی صورت میں خیر و برکات کے خصوصی انعامات کا نزول جاری تھا۔ آپ کی گود کو پاک طینت و جبلت والے پاک باطن اور عظیم فرزند کی آمد کے لئے تیار کیا جا رہا تھا۔ (۴۷۰ھ) میں وہ مولود پیدا ہوا جو نہ صرف اپنے والدین کی خوبیوں کا مظہر بنا بلکہ طہارت، معرفت اور صالحیت کے اسرار و فیوضات کو چہار دانگ عالم میں فروغ دینے کا باعث بنا۔ تقویٰ و طہارت کو تاجوری و سروری عطا کرنے والی اس مثالی شخصیت کو دنیا حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے نام سے جانتی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اسلامی معاشرہ میں پیدا ہونے والے بگاڑ کا خاتمہ کیا اور ملت اسلامیہ کی مٹتی ہوئی اقدار کو زندہ کرتے ہوئے دین و ملت کا احیاء فرمایا۔ اسی وجہ سے آپ محی الدین کے لقب سے موسوم ہوئے۔ اس بات کا اظہار آپ اپنے شعری کلام میں اس طرح فرماتے ہیں:

انا الجیلی محی الدین اسمی — واعلامی علی راس الجبال

انا الحسنی والمخدع مقامی — واقدامی علی عنق الرجال

وعبدالقادر المشھور اسمی — وجدی صاحب العین الکمال

میں جیلانی ہوں اور محی الدین میرا نام (لقب) ہے اور میری عظمتوں (اور رفعتوں) کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرار ہے ہیں۔ میں (نسب میں) حسنی ہوں اور میرا خاص مقام ہے اور میرے قدم اللہ کے ولیوں کی گردنوں پر ہے اور میرا نام عبدالقادر ہے اور میرے نانا (یعنی آقا علیہ السلام) کمالات کے چشموں کے مالک و سردار ہیں۔

حیات وسیرت پر ایک نظر

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حاضر دماغ، شرعی اصولوں کی تکریم کرنے والے، شریعت و دین کی طرف دعوت دینے والے اور شرعی احکامات کی مخالفت سے نفرت کرنے والے تھے۔ آپ نے اپنی سیرت و کردار کے ذریعے لوگوں کو شریعت، عبادت، مجاہدہ کے ذریعے عمل کی طرف راغب فرمایا۔ آپ کے بارے میں عمر بن مسعود بزار نے ذکر کیا ہے کہ

میری آنکھوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر علوم حقائق کا کسی کو غواص اور عالم نہیں دیکھا۔ آپ نے ہر اس شخص کا رد کیا جس نے مذہب سلف کی مخالفت کی کیونکہ آپ کتاب، سنت اور سلف صالحین کے طریقے کو سختی کے ساتھ تھامنے والے تھے۔

علوم شریعت کے زیور سے آراستہ ہونے کے بعد حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ لطائف باطنیہ تک پہنچے تو آپ نے تمام مخلوق کو چھوڑ کر حق کی طرف ہجرت کی۔ آپ نے اپنے خالق حقیقی کی طرف سفر کے لئے حق و معرفت پر مبنی زاد سفر تیار کیا۔ آپ پر کائنات کے چھپے راز آشکار ہو گئے۔ آپ کی مجالس اس قدر بابرکت ہوتیں کہ تجلیات الٰہیہ کے ظہور کا اکثر و بیشتر نظارہ ہوتا۔ آپ

www.waseemziyai.com

اپنے خطبات کو قرآنی نص کی روشنی میں بیان کرتے اور مخلوق کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے۔

سلسلہ قادریہ کا فروغ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ان اکابر علماء اور صوفیاء میں سے تھے جن کی شہرت زمین کے کونے کونے تک پہنچی۔ مشرق، مغرب کے مسلمان آپ کے معتقد ہو گئے۔ آپ نے سلسلہ قادریہ کی بنیاد رکھی۔ یہ سلسلہ طریقت دنیا میں سب سے زیادہ پھیلنے والا ہے اور سب سے بڑھ کر مریدوں کی تعداد اسی سلسلے کی ہے۔ مقام و مرتبہ اور شہرت کے حوالے سے اس سلسلے کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اس سلسلہ طریقت کے فروغ میں آپ کی محبت، حکمت و بصیرت، مخلوقِ خدا کی بھلائی اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے اقدامات نے کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ نے لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت کے لئے تلوار استعمال نہیں کی۔ آپ بغداد سے حج کا فریضہ ادا کرنے کے علاوہ کبھی باہر نہ گئے لیکن اس کے باوجود اتنے زمانے گزر جانے کے بعد بھی آپ کے مرید اور چاہنے والے ہندوستان، افغانستان، پاکستان، بلاد مغرب، چین، ترکی، عراق، شام، مصر، فلسطین اور اس کے گردونواح حتی کہ اطراف و اکناف عالم میں موجود ہیں۔ مختلف اقوام اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ جن کے درمیان طویل مسافتیں اور بہت زیادہ فاصلے موجود ہیں لیکن ان تمام کے دل میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خالص محبت ایک امر مشترک ہے۔ جس دل میں یہ محبت بس گئی اس نے آگے کئی دلوں کو اس محبت سے سرشار کر دیا۔

آسمانوں پر شہرت

حضور شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز عظیم روحانی و علمی مقام و مرتبہ کے حامل تھے یہاں تک کہ آپ کو ملاء اعلیٰ میں باز اشہب کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ حتی کہ آپ نے بھی اس شان کی تصریح یوں فرمائی:

انا البازی اشهب کل شیخ　　　　فمن ذا فی الرجال اعطی مثالی

میں باز اشہب ہوں اور ہر ولی پر غالب ہوں۔ پس وہ کون ہے جس کو میرے رتبے و مقام جیسا رتبہ دیا گیا ہے (یعنی حضور غوث اعظم جیسا رتبہ اولیاء صالحین میں سے کسی کو نہیں دیا گیا)۔

حضرت ابوسلیمان المنجی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عقیل کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ اس وقت شہر بغداد میں ایک عبدالقادر نامی صالح نوجوان بڑی شہرت پا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا:

اس صالح نوجوان کی شہرت آسمان میں اس سے کہیں زیادہ ہے اور ملاء اعلیٰ میں یہ نوجوان باز اشہب کے لقب سے پکارا جاتا ہے اور عنقریب ایک وقت آئے گا کہ امر ولایت انہی کی طرف منتہی ہو جائے گی اور انہی سے آگے صادر ہو گی۔

نبوی مشن کا احیاء

انسانی و بشری معاشرہ اپنی بقاء اور امن و استقرار کے لئے بہت ساری اہم اور بنیادی چیزوں کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر یہ معدوم ہو جائیں تو معاشرہ نامکمل، ناقص اور ادھورا رہ جاتا ہے، قدریں ختم ہو جاتی ہیں، اخلاق اور اچھی روایات مٹ جاتی ہیں اور وہ انسانوں کا گروہ یا مجموعہ تو نظر آتا ہے لیکن روح پرواز کر چکی ہوتی ہے۔ آپ ایسے معاشرے کو نہ ایک اچھا اور مثالی معاشرہ کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی نمونہ

www.waseemziyai.com

اخلاق کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔

اگر تاریخ کے اوراق کو پلٹا جائے تو یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ مصلح کامل آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بہت بڑا کارنامہ انجام دیا وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب معاشرے کی غلط روایات کو توڑا اور قدیم فکری و علمی بے راہ روی کو ختم کرتے ہوئے انسانیت کے حقوق کی بازیابی کی جنگ لڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طرف فسادات کا قلع قمع کرتے ہوئے بے انصافی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور دوسری طرف اخلاقی گراوٹ کو اخلاق حسنہ کی ضیا بخشی اور لوگوں کو اللہ کی توحید و وحدانیت کے طرف لائے۔

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم اور مثالی معاشرے کا قیام عمل میں لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تاریخ اسلام کی اگلی چار صدیاں اضطرابات و سانحات سے گزریں۔ حضور غوث اعظم قدس سرہ العزیز نے اس عظیم نبوی مشن کو جہاں تقویت بخشی وہاں اس کا اپنے زمانہ میں احیاء بھی فرمایا۔ قابل غور بات ہے کہ مرور وقت کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں مختلف اعلیٰ و اخلاقی قدریں زوال کا شکار ہوتی ہیں۔ برائیاں اور خرابیاں مختلف سطحوں پر جنم لیتی ہیں۔ عدل و انصاف مفقود ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ہوس و مادیت عام ہو جاتی ہے اور لوگوں کا مطمع نظر نفسانی شہوات کے اردگرد گھومتا ہے۔ یہ ہی حال پانچویں صدی ہجری کے آخر اور چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں تھا۔ اسی ابتری و بدحالی کی وجہ سے کئی فتنے رونما ہو چکے تھے۔ جس میں فتنہ اعتزال عباسی خلیفہ واثق باللہ اور فتنہ خلق قرآن خلیفہ مامون کے دور میں بطور آزمائش آچکا تھا۔

لیکن تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے ان تمام ابتریوں اور زبوں حالی کی کیفیات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور معاشرہ کی اصلاح میں بنیادی حیثیت کے حامل تزکیہ نفس کو فروغ دیا۔ آپ کی ذات مبارکہ کے فیوضات و تعلیمات کی روشنی میں نہ صرف تصوف کو عرب و عجم میں بے مثال تقویت و وسعت ملی بلکہ اصلاح معاشرہ و انسانیت کے دائرہ نفوذ کو ایسی فقید المثال توسیع دی کہ تاریخ بھی ان کے کارناموں پر فخر کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض و انوار کی وجہ سے ایسے نفوس قدسیہ اور سر خیل میدان عمل آئے جنہوں نے آپ کی تعلیمات کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کو اپنا مطمع نظر بنایا۔

خدمت انسانیت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے خدمت انسانی کو اپنا اوڑھنا بچھونا رکھا اور معاشرہ کے ہر فرد کو دنیوی، اخروی، مالی و مادی، روحانی و باطنی الغرض ہر قسم کے نقصان سے بچانے کی ہمیشہ کاوش کی۔ آپ کی تعلیمات ہمیشہ خیر خواہی پر مبنی تھیں۔ آپ نے ہمیشہ ہر سطح پر معاشرہ کو مضبوط کرنے والے امور کی تعلیمات دیں اور اسے کمزور کرنے والے اسباب کا صفایا کیا۔

حضور غوث اعظم قدس سرہ العزیز نے پڑوسیوں اور ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے اور دوسری کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آنے کی تعلیم دی۔ آپ اپنی کتاب الفتح الربانی میں ارشاد فرماتے ہیں:

اے لوگو! افسوس ہے کہ تم سیر ہو کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہیں، پھر تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم مومن ہیں۔ تمہارا ایمان درست نہیں ہے۔

www.waseemziyai.com

گویا آپ نے کامل اور درست ایمان کی علامت بیان فرمائی کہ معاشرہ کے غریب، فقراء اور محتاج لوگوں کا خیال رکھنا ایمان ہے۔ دوسروں کی خاطر مال اور اپنا وقت خرچ کرنا اللہ کو بہت محبوب ہے۔

تعلیماتِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

آپ اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت کرتے ہیں کہ اے بیٹے میں تمہیں یہ وصیت بھی کرتا ہوں کہ اغنیاء کے ساتھ تم بھی بطور ایک غنی اور پر وقار بن کر رہنا جبکہ فقراء کے ساتھ عاجزی اور تواضع سے رہنا۔

ہر عمل میں اخلاص کو مضبوطی سے تھامنا اور وہ یہ ہے کہ ریا کاری کو بھلا دینا۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عمل کرنا۔

اسباب کے حوالے سے کبھی خدا تعالیٰ کی ذات میں شک وشبہ نہ کرنا بلکہ ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کی ذات کے ساتھ قائم رہو۔

اپنی حاجتوں کو کسی شخص کے سامنے نہ رکھنا، چاہے اس کے اور تمہارے بیچ محبت، مودت اور قرابت دوستی کا تعلق ہی کیوں نہ ہو۔

فقراء کی خدمت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ فقراء کے معاملہ میں تین چیزوں کی پابندی لازمی ہے: تواضع انکساری، حسن آداب، سخاوت نفس۔

اپنے نفس کی ریاضت میں دوام پیدا کر حتی کہ وہ زندہ ہو جائے۔

مخلوق میں سے خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہے جو اخلاق میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کا مالک ہے۔

تمام اعمال میں سب سے زیادہ افضل عمل ایسی چیز میں التفات سے بچنا ہے جو خدا تعالیٰ کو اذیت دے یعنی اس کی ناراضگی کا سبب بنے۔

جب فقراء کو خواہشات آلیں تو تم ان سے کنارہ کشی کرنا کیونکہ حقیقی فقیر خدا تعالیٰ کی ذات کے سواء ہر چیز سے مستغنی ہوتا ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟

آپ سے تقویٰ سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تقویٰ کی مختلف اقسام ہیں:

☆ تقویٰ عام ☆ تقویٰ خاص ☆ تقویٰ خاص الخاص

تقویٰ عامہ سے مراد مخلوق کے ذریعے جو شرک ہوتا ہے اس کو ترک کرنا ہے۔

تقویٰ خاص سے مراد خواہشاتِ نفسانی اور گناہوں کو ترک کرنا ہے یعنی تمام تر احوال میں نفس کی مخالفت کرنا ہے۔

خاص الخاص کے تقویٰ سے مراد اشیاء کی چاہت کو ترک کرنا، نوافل عبادت کی پابندی اور تمام تر احکامات میں احکام فرائض کا اہتمام کرنا ہے۔

پھر فرمایا: تقویٰ کا پہلا راستہ اور اس کی ابتداء بندوں کے حقوق کو ظلماً کھانے سے خود کو خلاصی دلانا ہے یعنی لوگوں کے حقوق میں ظلم نہ کیا جائے۔ پھر صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے خلاصی ہے۔ پھر قلبی ذنوب اور خطاؤں سے خلاصی ہے جو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ قلبی ذنوب و خطاؤں سے مراد نفاق، ریاء، غرور، تکبر، حرص، لالچ، جاہ منصب اور سلطنت کی طلب اور دوسروں پر فوقیت حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ یہ تمام تر گناہ دل سے پیدا ہوتے ہیں اور اعضاء سے سرزد ہوتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

تعلیم وتدریس

حضور غوث اعظم قدس سرہ العزیز نے تعلیم وتدریس میں بڑی جانفشانی کے ساتھ زندگی گزاری چونکہ علم وتعلیم انسانی معاشرہ کی بقاء اور استقرار کا بنیادی پہلو ہے بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہیں ہوگا کہ علم معاشرے کی صحت مندی اور تندرستی کی اہم اور ضروری غذا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے تعلیمی سلسلہ کے ذریعہ سے افراد سازی کا فریضہ انجام دیا کیونکہ اچھے اور قابل افراد کی تیاری اچھے معاشرے کے قیام پر منتج ہوتی ہے۔ چھٹی صدی ہجری اس بات کی متقاضی تھی کہ باصلاحیت اور صاحبانِ استعداد افراد منظر عام پر آئیں جو بدامنی اور انحرافی تحریکوں کا خاتمہ کریں۔ اس بارے میں آپ کی کاوشوں کو بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی علمی نشست میں ستر ہزار افراد تک شریک ہوتے۔ جن میں سے چار سو علماء کرام قلم دوات لے کر حاضر ہوتے تھے جو آپ کے ارشادات کو قلمبند کیا کرتے تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے علم حاصل کیا حتیٰ کہ آپ کے شاگردوں میں سے بہت سے ثقہ علماء کے طبقات تھے۔ آپ کی تربیت اور اصلاح سے نامور علماء ربانی تیار ہوئے۔

نظرِ کیمیاء

کفر وشرک کی بہیمی صفات بھی انسانی معاشرے میں طرح طرح کی پریشانیوں اور خرابیوں کا باعث بنتی ہیں۔ حضور غوث اعظم قدس سرہ العزیز کو وہ کمال لازوال حاصل ہے کہ آپ کے دست اقدس پر پانچ ہزار سے زائد یہود ونصاری نے شرف اسلام حاصل کیا ہے۔

ڈاکہ زنی، لوٹ مار اور قزاقی وہ اعمال قبیحہ ہیں جن سے افراد معاشرہ کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور بدامنی جنم لیتی ہے۔ آپ کی نظر کو وہ کمال حاصل تھا کہ جس پر پڑتی اس کی کیفیت بدل دیتی اور جس شخص پر آپ نگاہ جمال آفریں سے توجہ فرماتے، وہ چاہے جتنا ہی کرخت مزاج اور سنگدل کیوں نہ ہوں، مطیع اور غلام بن جاتا۔ آپ کی نگاہ پُرنور نے معاشرے میں بداعمالی اور بدکاری کرنے والے افراد کی اصلاح فرمائی۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے ہاتھ پر ایک لاکھ سے زائد ڈاکوؤں، قزاقوں، فسادانگیزوں اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔

آپ نے لوگوں کے تزکیہ نفس کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ لوگ خود آکر آپ کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ کر لیتے تھے۔ حضرت شیخ عمر الکمائی فرماتے ہیں کہ آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی جس میں یہود ونصاری اسلام قبول نہ کرتے یا فسادی، قاتل، ڈاکو اور بدعقیدہ لوگ آپ کے دست مبارک پر توبہ نہ کرتے ہوں۔

قدیم زمانے سے ہی انسانیت اہل تقویٰ کی طرف مائل ہوئی یعنی لوگوں نے ان اولیاء کرام کے زہد، ورع وتقویٰ طہارت کے اعتماد پر اپنے اعتقادات بنائے، ان کے دینی اعمال کو اپنا شعار بنایا۔ لوگوں نے ان کے راستوں کو کامیابی، کامرانی کے لئے اپنا منہج بنالیا اور یہی ان روحانی شخصیات کا مقصد ہے کہ انسانیت کو سیدھے راستے پر چلا کر ان کو خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کامیاب کرایا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دلِ خاشع سے دعا ہے کہ ہمیں حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے فیوضات وبرکات سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ڈاکٹر شفاقت علی بغدادی الازہری (ماخوذ از ماہنامہ منہاج القرآن، جنوری ۲۰۱۶)

www.waseemziyai.com

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور خدمتِ خلق

ہم جب کبھی ماں کا لفظ سنتے ہیں تو محبت، شفقت اور ایثار کے سارے معانی نظر کے سامنے آ جاتے ہیں۔ ماں کی آغوش اولاد کو موسم اور زمانے کی گرمی سردی سے بچاتی ہے۔۔۔ ماں کی آغوش ہی بچوں کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔۔۔ ایمان کے نور سے مالا مال مائیں ہی بچے کی توتلی زبان کو اللہ کا نام لینا سکھاتی اور انسانی رشتوں کی پہچان کرواتی ہیں۔ بے لوث محبت، شفقت اور تربیت کا دوسرا سرچشمہ باپ ہے جو اپنے بچوں کے لئے خون پسینہ ایک کر کے روزی کماتا ہے اور ان کے لئے خوراک، پوشاک اور رہائش کی دستیابی کا وسیلہ بنتا ہے۔

والدین کی محبت اور شفقت کا کوئی متبادل نہیں ہے مگر بسا اوقات ظاہری علوم سے آراستہ کرنے والے اساتذہ اور روحانیت کا نور بانٹنے والے صوفیائے کرام کی بارگاہ سے تصور سے بھی بڑھ کر محبت اور شفقت ملتی ہے۔ صوفیائے کرام ہر دور میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا مظہر رہے ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں محبتیں بانٹنے والے یہ حضرات خالق سے مخلوق کا تعلق جوڑنے اور اسے مضبوط کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اِن قدسی نفس حضرات نے عبادت وریاضت کی کثرت کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کی اہمیت سے نہ صرف آگاہی حاصل کی بلکہ دل وجاں سے خلقِ خدا کی خدمت کی عملی مثالیں قائم کیں۔ اُنہوں نے اپنی تکالیف اور مصائب وآلام کو پس پشت ڈال کر ہمیشہ مخلوقِ خدا کی دلجوئی، پریشان حالوں کی غمگساری اور تنگ دستوں کی چارہ سازی کو ملحوظ خاطر رکھا۔ یہی نہیں بلکہ اِن حضرات نے اپنے وابستگان کو بھی خدمتِ خلق اور انسانیت کو نفع رسانی کے حوالے سے اپنا شعور وادراک منتقل فرمایا۔ اِس طرح وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر خلقِ خدا کی خدمت میں مصروف ہوئے۔

مخلوق کو نفع رسانی اور بلا امتیازِ دین ومذہب خدمتِ خلق کی اہمیت قرآن کریم کی اِس آیت کریمہ سے بخوبی واضح ہوتی ہے:

﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۔ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا.﴾ سورۃ الانسان: رقم الآیۃ: ۸،۷)

اور اُس (اللہ) کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں: ہم تمہیں محض اللہ کے لئے کھلاتے ہیں، تم سے بدلہ اور شکریہ نہیں چاہتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث سے بھی خدمتِ خلق کا تصور نکھر کر سامنے آتا ہے کہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

ان اللّٰہ تعالی یحب من عبادہ من ھو انفع للناس، فکلما زاد النفع زاد حب اللّٰہ لہ.

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اُس کے ساتھ زیادہ محبت فرماتا ہے جو لوگوں کے لئے زیادہ نفع رساں ہوتا ہے، جس قدر خلقِ خدا کی نفع رسانی میں اضافہ ہوگا، اُس کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوگا۔

شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وسیع مطالعہ اور زندگی کے عمیق مشاہدہ کے بعد بجا فرمایا:

www.waseemziyai.com

بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست　　　　تصوف بجز خدمتِ خلق نیست

خدمت خلق کے حوالے سے قطب ربانی، غوث صمدانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی کی تعلیمات اور عملی طور پر یتیموں، آشفتہ حالوں سے اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت نے خدمتِ خلق کی متعدد جہتیں متعارف کروائی ہیں۔ آپ نے یتیموں، مسکینوں اور غم کے ماروں کو یوں اپنی شفقتوں اور لطف و کرم سے نوازا کہ اُن پسے ہوئے لوگوں کی بے نور زندگیوں میں امید اور امنگ کے خوبصورت رنگ جھلکنے لگے۔ آئیے! اس سلسلہ میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فرمودات سے اپنے ظاہر و باطن کو منور کرنے کا ساماں کرتے ہیں:

سخاوت

سخاوت کس طرح انسان کے گناہ کو ختم کرنے کا سبب بنتی ہے، اس سلسلہ میں حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام کے سامنے ابلیس ظاہر ہوا تو آپ نے اُسے فرمایا: تجھے مخلوق میں سب سے زیادہ پسند کون ہے؟ تو اُس نے کہا: بخیل مومن۔ آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ ناپسند کون ہے؟ تو اُس نے کہا: فاسق سخی۔ آپ نے فرمایا: ایسا کیوں ہے؟ تو اُس نے کہا: میں بخیل مومن سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ اُس کا بخل اُسے معصیت میں مبتلاء کر دے گا۔ جبکہ فاسق سخی کے بارے میں مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہیں اُس کی سخاوت اُس کے گناہوں کو مٹا ہی نہ دے۔ (الفتح الربانی، ۲۹)

نعمت مال پر شکر کیونکر ممکن ہے؟

مال کی نعمت ملنے پر شکر ادا کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

مال کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ نعمت پانے والا، منعمِ حقیقی کی نعمتوں کا اعتراف و اقرار کرتے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالی کے احسان کو یاد رکھے۔ اِس نعمت پر اپنا حق نہ سمجھے، نہ اپنی حد سے آگے بڑھے۔ مال و دولت کے حوالے سے اپنے ربّ کے احکام کی پابندی کرے، پھر اُس کے حقوق مثلاً: زکوٰۃ، کفارہ، ہدیہ، صدقہ اور مظلوموں کی (حتی المقدور) مدد لازم جانے۔ (فتوح الغیب، مقالہ نمبر: ۴۵)

اہل وعیال کے ساتھ حسنِ اخلاق

سچے درویش اللہ کی رضا کے لئے اپنی اولاد اور کنبے سے محبت اور حسن سلوک کرتے ہیں۔ حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

فقیر (الی اللہ) اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئے۔ شریعت کے مطابق جس قدر ممکن ہو اُن پر خرچ کرے۔ اگر فقیر (الی اللہ) اِتنے ہی مال کا مالک ہو جو اُس دن کے لئے کافی ہے تو وہ آئندہ کل کے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھے۔ جب فقیر کے پاس آج کی ضرورت پوری ہونے کے بعد کچھ بچ جائے تو وہ باقی ماندہ کو اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے بچوں کے لئے سنبھال کر رکھ لے۔ خود اپنے کنبے کے تابع ہو کر یوں کھانا کھائے کہ جیسے وہ ان کا وکیل یا خادم یا غلام ہے۔ اپنے کنبے کی خدمت اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے محنت مشقت کو اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل سمجھے۔ اپنے اہل وعیال کو اپنے آپ پر ترجیح دے۔

(غنیۃ الطالبین: ۲۹۸)

www.waseemziyai.com

حسنِ معاشرت

دینی اور نسبی بھائیوں کے ساتھ اچھے رہن سہن کی تلقین بھی خدمتِ خلق کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی درویشوں کو اس حوالے سے حسن معاشرت کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللہ کے فقیر کو چاہیے کہ وہ اپنے (دینی اور نسبی) بھائیوں سے حسن سلوک کرے، ان کے سامنے چہرے پر تیوریاں نہ چڑھائے بلکہ انہیں کشادہ روئی سے ملے۔ ان کی ایسی خواہشات کی مخالفت نہ کرے جو خلافِ شریعت، حد سے تجاوز کرنے اور گناہ کے ارتکاب تک پہنچانے والی نہ ہوں بلکہ وہ خواہشات ایسی ہوں جنہیں پورا کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ فقیر کو چاہیے کہ وہ اپنے (دینی اور نسبی) بھائیوں کے ساتھ مذکورہ بالا شرائط کے مطابق تعاون کرنے والا ہو۔ ان کی طرف سے پہنچے والی تکالیف پر بہت صبر کرنے والا ہو۔ اُن کے لئے دل میں کینہ پالنے والا نہ ہو۔ دل میں ان میں سے کسی ایک کے لئے کسی قسم کا کھوٹ اور مکر و فریب نہ رکھے۔ نہ آمنے سامنے ان سے بد کلامی کرے اور نہ اُن کی عدم موجودگی میں ان کی غیبت کرے بلکہ اُن کی عدم موجودگی میں اُن کا دفاع کرے۔ جس حد تک ممکن ہو ان کے عیب چھپائے۔ اگر ان میں سے کوئی بیمار پڑ جائے تو فقیر (الی اللہ) اس کی عیادت کرے اور اگر فقیر (الی اللہ) اُن میں سے کسی کی بیماری پر اپنی مصروفیات کے سبب بروقت عیادت نہ کر سکے تو صحت یاب ہونے پر اسے مبارک باد دے۔ اگر کوئی درویش خود بیمار پڑ جائے اور اس کے بھائی اُس کی عیادت نہ کر سکیں تو فقیر (الی اللہ) ان دوستوں کے لئے عذر تلاش کرے (یعنی یہ خیال کرے کہ وہ کسی مجبوری کے سبب عیادت نہ کر سکے ہوں گے۔) اور اگر عیادت نہ کرنے والا بیمار ہو جائے تو فقیر (الی اللہ) اُسے اس کی کوتاہی یاد نہ دلائے بلکہ خوش دلی سے اس کی عیادت کرے۔ قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرے۔ جو شخص فقیر (الی اللہ) کو کچھ نہ دے، یہ درویش اس کو بھی (حسب استطاعت کوئی تحفہ) دے۔ ظلم کرنے والے کو معاف کرے۔ ناشائستگی کا ارتکاب کرنے والے کے لئے خود کوئی عذر تلاش کرے (یعنی یہ خیال کرے کہ اس نے کسی پریشانی کے زیر اثر بے ارادہ یہ عمل کیا ہوگا۔) اور اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔ (غنیۃ الطالبین: ۲۹۴،۲۹۵)

فقیر کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دوسرے درویشوں پر اپنی مرضی اور اختیار کو مقدم رکھے۔ اگر کوئی فقیر اس سے کچھ مانگے تو یہ درویش اس کا سوال رد نہ کرے اگر چہ وہ چیز تھوڑی ہی ہو۔ زیادہ انتظار کروا کر اس ضرورت مند کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اگر کوئی اِس سے مشورہ مانگے تو جواب دینے میں جلدی کرتے ہوئے اس کی بات نہ کاٹے بلکہ اُسے موقع دے کہ وہ اپنا مافی الضمیر کھل کر بیان کرے۔ جب وہ اپنی بات مکمل کر چکے اور فقیر (الی اللہ) کو وہ بات اچھی نہ لگے تو وہ فوری ردِ عمل ظاہر نہ کرے بلکہ پہلے تو اس کے لیے موافقت ظاہر کرے پھر نرمی سے اسے وہ بات کہے جو فقیر کی رائے میں حق سے بہت زیادہ قریب ہو۔ (ایضاً: ۲۹۸)

ضرورت مند کی حتی المقدور اعانت

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے محتاجوں اور ضرورت مندوں کی حتی المقدور مدد و اعانت کے حوالے سے فرمایا:

جہاں تک ممکن ہو کسی سے ادھار نہ لے، اگر کوئی ضرورت مند انسان فقیر (الی اللہ) سے ادھار لے تو یہ درویش حتی الامکان اس سے قرض کی واپسی کا مطالبہ نہ کرے، کیونکہ اس نے کسی مجبوری کے تحت ہی ادھار لیا تھا۔ جس طرح شرعی طور پر ہدیہ اور ہبہ کی گئی چیز کو واپس نہیں لیا جاتا اسی طرح جواں مردوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ادھار دی ہوئے چیز (مقروض کی مجبوری کے باوجود) واپس لیں۔ اگر اللہ کا فقیر

www.waseemziyai.com

تحفہ دینے پر قادر نہ ہو تو ضرورت مند کو ادھار دینے میں تردد نہ کرے بلکہ جلدی کرے اگرچہ ہر روز دینا پڑے، کیونکہ اللہ کے فقیر کو زیب نہیں دیتا کی وہ لوگوں سے اپنا مال روک کر فقط خود استعمال کرے، اس لئے کہ وہ مال فقیر کی ملکیت نہیں بلکہ وہ فقیر تو فقط مال کا امین ہے۔فقیر (الی اللہ) کو چاہئے کہ وہ تمام اشیاء کا حقیقی مالک فقط اللہ تعالیٰ کو سمجھے۔(غنیۃ الطالبین: ۲۹۵)

ایک مرتبہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی مسند پر جلوہ افروز تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک درویش حاضر ہوا اور سلام عرض کر کے بیٹھ گیا، آپ نے اُس کی قلبی پریشانی کو کشف کے ذریعے بھانپ لیا اور شفقت سے پوچھا: تم پریشان کیوں ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: میں نے دریا کے پار جانے کے لئے ایک ملاح کی کشتی پر سوار ہونا چاہا تو اُس نے مجھے ایک دینار اجرت کے بغیر کشتی پر سوار کرنے سے انکار کر دیا جبکہ میرے پاس اُسے دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔آپ نے اُسے تسلی دے کر اپنے پاس بٹھایا، ابھی اُس سے بات چیت جاری ہی تھی کہ آپ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے آپ کی خدمت میں تیس درہم پیش کئے۔آپ نے وہ تیس درہم اٹھا کر اُس شخص کی طرف بڑھا دئے اور اُسے فرمایا: ملاح کو ہماری طرف سے کہنا: کسی فقیر کا سوال رد نہ کیا کرے۔

فقراء کو دعوتِ طعام

خدمتِ خلق کے حوالے سے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فرامین اور اعمال میں سے فقراء کو دعوتِ طعام دینا بھی خاصی اہمیت کا حامل ہے۔اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں کہ

جب تک اللہ تعالیٰ کا کوئی فقیر کھانا کھا رہا ہو اور اُس کی نظر اس کھانے پر ہو تو اس کے سامنے سے کھانا اٹھانا مناسب نہیں۔فقیر (الی اللہ) کو چاہیے کہ وہ دوستوں کو خوب کھلائے اگرچہ ان کے دل میں کھانے کی طلب نہ بھی ہو۔

کھانا کھلاتے وقت فقراء کو انتظار نہ کروائے۔اسی طرح فقراء کی دوسری ضرورتوں کو پورا کرتے وقت بھی ان کو انتظار کی زحمت نہ دے، کیونکہ انتظار کا یہ عمل اُن کے دلوں میں ٹھیس پہنچائے گا۔

درویش کو چاہیے کہ وہ اپنی ملکیت میں موجود مال کو اپنے آپ تک محدود نہ رکھے۔اگر کھانا زیادہ نہ ہو تو وہ خود فقراء (یعنی درویشوں) سے پہلے نہ کھائے بلکہ (انتظار کرے اور وہ کھانا کھا چکیں تو اللہ کا یہ فقیر) ان کا بچا ہوا کھائے۔فقراء کو کھانا کھلانے میں پیش پیش رہے اور کوشش کرے کہ انہیں ان کے مزاج کے مناسب نفیس ترین کھانا پیش کرے۔اگر اللہ کے فقیر کو کسی سے کوئی ہدیہ اور نذرانہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس ہدیہ اور نذرانہ کو سب درویشوں کے سامنے رکھ دے۔(غنیۃ الطالبین: ۲۹۷)

آپ فرمایا کرتے تھے: میں نے نیک اعمال میں سے (بھوکے کو) کھانا کھلانے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں پایا، کاش ساری دنیا میرے ہاتھوں میں ہوتی تو میں اُسے بھوکوں کو کھلانے پر صرف کر دیتا۔میری ہتھیلی میں سوراخ ہے (اس وجہ سے) میری ہتھیلی مال و دولت کو اپنے پاس روک نہیں پاتی۔اگر میرے پاس ایک ہزار دینار بھی آ جائیں تو میں اُنہیں اپنے پاس ایک رات کے لئے بھی نہیں روک سکتا۔

(سیرۃ اعلام النبلاء، (۲۰: ۴۴۹)

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اکیس شعبان (۵۴۵ھ) کو جمعہ کے دن مدرسہ قادریہ میں سامعین کو انفاق فی سبیل اللہ کی

www.waseemziyai.com

تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے کہ ایک دن اُن کے دروازے پر ایک سائل نے صدا دی اور کھانے کا سوال کیا۔ اُس وقت آپ کے کاشانہءمبارکہ میں دس انڈوں کے سوا کھانے کے لئے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی خادمہ کو حکم فرمایا کہ وہ سب انڈے سائل کو دے دے۔ خادمہ نے سائل کو نو) انڈے دیئے جبکہ ایک انڈا چھپالیا۔ پس مغرب کے وقت کسی نے آپ کے دروازے پر دستک دے کر کہا: مجھ سے یہ ٹوکری لے لیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالی دستک کی آواز سن کر بذاتِ خود دروازے پر تشریف لے گئے۔ (آنے والا ٹوکری دیکر چلا گیا۔) آپ نے دیکھا تو ٹوکری میں انڈے تھے۔ شمار کئے گئے تو معلوم ہوا کہ نوے ۹۰) انڈے ہیں، آپ نے خادمہ سے پوچھا: دسواں انڈا کہاں ہے؟ اور تو نے سائل کو کتنے انڈے دیئے تھے؟ خادمہ بولی: میں نے سائل کو نو انڈے دیئے تھے جبکہ ایک آپ کے افطار کے لئے رکھ لیا تھا۔ آپ نے اسے (تربیتی نکتہءنظر سے) فرمایا: تم نے ہمیں دس انڈوں کا نقصان پہنچا دیا ہے۔ (الفتح الربانی،:۱۵۵)

حضرت غوث اعظم نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر کم از کم دس گنا اجر کا فلسفہ سمجھاتے ہوئے مزید فرمایا:

اولیاء اللہ کا اپنے کریم رب سے ایسا ہی معاملہ ہوا کرتا ہے، وہ کتاب وسنت میں مذکور ہر بات پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس کی دل و جان سے تصدیق کرتے ہیں۔ وہ اولیاء قرآنی احکام کو سینے سے لگانے والے تھے، وہ اپنی حرکات وسکنات اور لین دین میں کتاب وسنت کی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے ربّ کے ساتھ (اُس کی راہ میں خرچ کرکے) معاملہ کیا اور اس معاملے میں نفع حاصل کرکے اُسے لازم پکڑا۔ اُنہوں نے اپنے رب کی عطا کا دروازہ کھلا دیکھا تو وہ اُس میں داخل ہوگئے اور اُس کے غیر کا دروازہ بند دیکھا تو اُسے چھوڑ دیا۔ (ایضا، ۱۵۵، ۱۵۶)

مقامِ اولیاء

خالق اور مخلوق سے اولیاء کا تعلق بیان کرتے ہوئے حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا:

اولیاء اللہ دن میں اپنے اہل وعیال اور مخلوق کے امور میں مشغول رہتے ہیں جبکہ رات خلوت میں اپنے رب کے ساتھ گزارتے ہیں، جیسے کہ بادشاہ دن بھر غلاموں، خدمت گاروں اور لوگوں کی حاجت روائی میں گزارتے ہیں۔ لوگو! اللہ تم پر رحم فرمائے، جو کچھ میں کہتا ہوں اُسے دل کے کانوں سے سنو اور اُسے یاد رکھو اور اُس پر عمل کرو۔ (الفتح الربانی،:۱۵۶)

ایثار وقربانی کا عظیم اظہار

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قلب اطہر میں خدمت خلق کا جذبہ کتنا رچا بسا تھا؟ اِس بات کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نے بغداد میں بیس دن اِس حال میں گزارے کہ مجھے کھانے کے لئے کوئی حلال چیز دستیاب نہ ہوئی۔ پس میں کھانے کے لئے کسی حلال چیز کی تلاش میں ایوان کسری کی طرف (موجود) ویرانے کی جانب گیا۔ میں نے وہاں ستر ۷۰) فقراء کو (جو کہ وقت کے کبار اولیاء تھے) اِسی جستجو میں دیکھا تو میں نے دل ہی دل میں کہا: یہ بات مروت کے خلاف ہے کہ میں اِن فقراء کی ضرورت

www.waseemziyai.com

مندی کو دیکھ کر بھی وہاں اپنے لئے کچھ تلاش کروں۔ یہ سوچ کر میں بغداد شہر کی طرف واپس آ گیا جہاں مجھے اپنے شہر (جیلان) کا ایک ایسا شخص ملا جسے میں جانتا نہیں تھا۔ اُس نے مجھے کچھ رقم تھماتے ہوئے کہا کہ یہ رقم آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے لئے میرے ہاتھ بھیجی ہے۔ (آپ فرماتے ہیں:) میں نے اُس رقم میں سے ایک مختصر حصہ اپنے لئے الگ کیا اور باقی رقم لیکر ویرانے کی طرف تیزی سے روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر وہ رقم اُن ستر (۷۰) فقراء پر تقسیم کر دی، اُنہوں نے پوچھا: یہ رقم کہاں سے آئی؟ میں نے اُنہیں بتایا: یہ رقم میری والدہ ماجدہ نے بھجوائی ہے اور مجھے گوارا نہ ہوا کہ میں (برکت والی) یہ رقم آپ حضرات کے علاوہ کسی پر خرچ کروں۔ پھر میں بغداد کی طرف واپس آیا میں نے بچائی ہوئی رقم سے کھانا خریدا اور دیگر فقراء کو بلا کر اُن کے ہمراہ کھانا کھایا۔ (قلائد الجواہر، ۴۰)

اِس واقعہ کی روشنی میں حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی کا ایثار اور آپ کے قلب اطہر میں موجزن خدمت خلق کا جذبہ دو مرتبہ ظاہر ہوا:

ایک مرتبہ ایثار کے پیش نظر ویرانے سے آپ کی واپسی کا عمل۔

دوسری مرتبہ رقم ملنے پر فاقہ کے باوجود اپنی بھوک کو نظر انداز کر کے ویرانے میں خوراک کی جستجو میں مصروف اولیاء کی خدمت میں رقم پیش کرنے کا عمل۔

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی بغداد شہر میں قیام اور جنگلوں میں عبادت و ریاضت کے دوران فاقہ مستی کی جسمانی اور روحانی کیفیات سے مکمل طور پر آگاہ تھے، اِس حوالے سے شیخ محمد بن یحیی تادفی تحریر کرتے ہیں: سخاوت، کرم اور ایثار جیسے عناصر آپ کی فطرت میں شامل تھے، آپ اپنے پاس موجود سارا مال اللہ کی راہ میں لٹا دیتے تھے اگر چہ آپ کو خود بھی اُس کی ضرورت ہوتی۔ آپ کھانا کھلانا پسند فرماتے تھے۔ جب آپ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تو آپ ہر رات دستر خوان بچھانے کا حکم فرماتے۔ مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے۔ (دنیاوی اعتبار سے) کمزور لوگوں کے ساتھ (خوشدلی سے) تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ طلباء کی کوتاہیوں پر صبر فرمایا کرتے تھے۔ اُن میں سے کوئی حلف اٹھا لیتا تو اُس کی بات پر یقین فرماتے۔ (قلائد الجواہر: ۸)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے محبت اور شفقت سے مالا مال دل میں ضرورت مندوں کی مدد کا جذبہ کس درجہ کا تھا اِس امر کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے اگر کوئی ضرورت مند کسی فقیر کی گودڑی، مصلی یا کسی اور چیز کی طرف رغبت کے ساتھ دیکھے تو فقیر کو چاہیے کہ اُس ضرورت مند کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہوئے اس کی مطلوبہ چیز فوراً اسے دے دے۔ (غنیۃ الطالبین: ۲۹۷)

سلاطین سے دوری

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالی سرمایہ داروں سے کس قدر دور اور فقراء سے کس قدر قریب تھے؟ امام شعرانی رحمہ اللہ تعالی اِس بات کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:

آپ اپنی تمام تر عظمت و جلالت کے باوجود چھوٹے بچوں کی التماس پر اُن کے لئے رک جایا کرتے تھے۔ فقراء کے ساتھ تشریف فرما ہوتے اور اُن کے ساتھ اُن کے کپڑے دھلواتے۔ (ایک طرف یہ صورت حال تھی جبکہ دوسری طرف) آپ حکومتی عہدیداروں کے (استقبال کے) لئے کھڑے نہ ہوتے تھے، نہ کبھی کسی وزیر یا بادشاہ کے دروازے پر تشریف لے گئے۔

www.waseemziyai.com

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی (۱:۱۲۷)

آج ہم حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور آپ کے عمل کو نشان راہ بناتے ہوئے گیارھویں شریف کا لنگر جتنے زیادہ یتیموں، ناداروں، غریبوں اور افلاس کے ماروں کو کھلائیں گے، اُسی قدر حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روحانی توجہات پانے کے حقدار ہوں گے۔ حضرت غوث اعظم ایک طرف بادشاہوں اور امراء کو اپنے قریب بھٹکنے بھی نہیں دیتے تھے، دوسری طرف اپنی درسگاہ کے یتیم بچوں کی دلجوئی کے لئے عملی طور پر اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فقر وفاقہ کے عالم میں بھی فقراء اور بھوکوں کو اپنے آپ پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ ہمیں اپنے اندر جھانک کر دیکھنا ہوگا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم زبانی طور پر تو حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے دعویدار ہیں مگر ہمارے عمل آپ کی تعلیمات اور آپ کے عمل سے کوسوں دور ہیں۔

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری

(ماخوذ از ماہنامہ منہاج القرآن، جنوری:۲۰۱۶)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا علمی مقام ومرتبہ

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔

(الکھف: ۶۵)

تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پالیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علمِ لدنی (یعنی اَسرار ومعارف کا اِلہامی علم) سکھایا تھا۔

جملہ اولیاء کرام بشمول حضور غوث الاعظم کا تذکرہ کرتے ہوئے عموماً ہمارے زیرِ نظر اُن کی کرامات ہوتی ہیں اور ہم ان کرامات سے ہی کسی ولی کے مقام ومرتبہ کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں صحیح اور درست اسلوب یہ ہے کہ ہم صرف اولیاء کاملین کی کرامات تک ہی اپنی نظر کو محدود نہ رکھیں بلکہ اُن کی حیات کے دیگر پہلوؤں کا بھی مطالعہ کریں کہ اُن کا علمی، فکری، معاشرتی، سیاسی اور عوام الناس کی خیر وبھلائی کے ضمن میں کیا کردار ہے؟

حضور غوث الاعظم کی شخصیت مبارکہ ہمہ جہتی اوصاف کی حامل ہے۔ ان جہات میں سے کرامات صرف ایک جہت ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم حضور غوث پاک کی تعلیمات کی طرف بھی متوجہ ہوں۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جن کے ہم نام لیوا ہیں اور پوری دنیا جنہیں غوث الاعظم دستگیر اور پیران پیر کے نام سے یاد کرتی ہے، ان کی تعلیمات کیا ہیں اور ان کے ہاں تصوف، روحانیت اور ولایت کیا ہے؟

ہمارے ہاں معمول یہ ہے جب کبھی اِن بزرگان دین کے ایام منائے جاتے ہیں تو اس حوالے سے منعقدہ کانفرنسز اور اجتماعات میں ہمارا موضوع اکثر وبیشتر کرامات ہوتا ہے۔ کرامت سے کسی بھی ولی اللہ کا ایک گوشہ تو معلوم ہوتا ہے مگر یاد رکھیں کہ صرف کرامت کا

www.waseemziyai.com

نام ولایت نہیں اور ولایت صرف کرامت تک محدود و مقید نہیں۔ کرامت اولیاء اللہ کی زندگی میں بائی پروڈکٹ (By Product) سی حیثیت رکھتی ہے۔

جیسے کوئی شخص شوگر انڈسٹری لگاتا ہے تو شوگر (چینی) کو گنے سے بناتے ہوئے اس پروسز میں کئی چیزیں اور بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مقصود شوگر پیدا کرنا ہے مگر شوگر پیدا ہونے کے راستے میں کئی بائی پروڈکٹس بھی حاصل ہوتی ہیں۔ یہ اپنے آپ جنم لیتی ہیں۔ ان سے کماحقہ مستفید ہونے کے لئے بعض اوقات اس کی چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی اضافی لگالی جاتی ہیں۔ بائی پروڈکٹس خود مقصود بالذات نہیں ہوتیں۔

اولیاء کی زندگیوں میں کرامات کی حیثیت بائی پروڈکٹس کی ہوتی ہے، یہ کرامات اُن کا مقصود نہیں ہوتا۔ اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ جب گاڑی تیز رفتاری سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہو تو اس کے دائیں بائیں یقیناً گرد، کنکریاں، گھاس، پھوس بھی اڑے گی، بس اسی طرح اولیاء کی تیز رفتار روحانی طاقت کے دوران دائیں بائیں جو کچھ اڑتا ہے وہ ان کی کرامتیں ہوتی ہیں۔ یہ کرامات ہمارے لئے تو بڑا معنی رکھتی ہیں مگر ان کے ہاں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ ولی اللہ ان کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔

ولایت، کرامت نہیں بلکہ استقامت کا نام ہے

حضور غوث پاک نے خود فرمایا اور جمیع اولیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ رب العزت اپنے اولیاء و صوفیاء کو فرماتا ہے کہ مجھے کرامتوں کی ضرورت نہیں بلکہ کرامت تو تمہارے نفس کی طلب ہے۔ کرامتوں میں نفس مشغول ہوتا ہے، مزہ لیتا ہے، واہ واہ کرتا ہے۔ اللہ کی طلب تو استقامت ہے۔ اسی لئے اولیاء اللہ نے فرمایا:

الإستقامة فوق الكرامة.

اِستقامت کا درجہ کرامت سے اونچا ہے۔

ولایت، کرامت کو نہیں کہتے بلکہ ولایت، استقامت کو کہتے ہیں۔ جب کرامت کا بیان ہوتا ہے تو یہ اولیائے کرام کی شان کا ایک گوشہ ہے، جس سے ان کی کسی ایک شان کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کے اصل مقام کا پتہ استقامت سے چلتا ہے۔ کتاب و سنت کی متابعت اور استقامت ہی سے ولایت کا دروازہ کھلتا اور اس میں عروج و کمال نصیب بنتا ہے۔

حضور غوث الاعظم، آئمہ محدثین و فقہاء کی نظر میں

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا ایک عظیم اظہار علم کے باب میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ علمِ شریعت کے باب میں ان سے متعلقہ بہت سے اقوال صوفیاء و اولیاء کی کتابوں میں ہیں اور ہم لوگ بیان کرتے رہتے ہیں مگر اس موقع پر میں سیدنا غوث الاعظم کا مقامِ علم صرف آئمہ محدثین اور فقہاء کی زبان سے بیان کروں گا کہ ائمہ علم حدیث و فقہ نے ان کے بارے کیا فرمایا ہے، تاکہ کوئی رد نہ کر سکے۔ اس سے یہ امر واضح ہو جائے گا کہ کیا صرف عقیدت مندوں نے ہی آپ کا یہ مقام بنا رکھا ہے یا جلیل القدر آئمہ علم، آئمہ تفسیر، آئمہ حدیث نے بھی ان کے حوالے سے یہ سب بیان کیا ہے؟

یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضور غوث الاعظم نہ صرف ولایت میں غوث الاعظم تھے بلکہ آپ علم میں بھی غوث الاعظم تھے۔ اگر

www.waseemziyai.com

آپ کے علمی مقام کے پیش نظر آپ کو لقب دینا چاہیں تو آپ امام اکبر تھے۔ آپ جلیل القدر مفسر اور امامِ فقہ بھی تھے۔ اپنے دور کے جلیل القدر آئمہ آپ کے تلامذہ تھے جنہوں نے آپ سے علم الحدیث، علم التفسیر، علم العقیدہ، علم الفقہ، تصوف، معرفت، فنی علوم، فتوٰی اور دیگر علوم پڑھے۔ حضور غوث الاعظم ص ہر روز اپنے درس میں تیرہ علوم کا درس دیتے تھے اور ۹۰ سال کی عمر تک یعنی زندگی کے آخری لمحہ تک طلبہ کو پڑھاتے رہے۔ قرآن مجید کی مذکورہ آیتِ مبارکہ (الکھف ۱۸) میں بیان کردہ علم لدنی کا اظہار آپ کی ذات مبارکہ میں بدرجہ اتم نظر آتا ہے۔ بغداد میں موجود آپ کا دارالعلوم حضرت شیخ حماد کا قائم کردہ تھا، جوانہوں نے آپ کو منتقل کیا۔ آپ کے مدرسہ میں سے ہر سال ۳۰۰۰ طلبہ جید عالم اور محدث بن کر فارغ التحصیل ہوتے تھے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کی فتوحات کا راز

بہت عجیب تربات جس کا نہایت قلیل لوگوں کو علم ہوگا اور کثیر لوگوں کے علم میں شاید پہلی بار آئے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے جب القدس فتح کیا تو جس لشکر (Army) کے ذریعے بیت المقدس فتح کیا، اس آرمی میں شامل لوگوں کی بھاری اکثریت حضور غوث الاعظم کے تلامذہ کی تھی۔ گویا آپ کے مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ صرف متہجد ہی نہیں تھے بلکہ عظیم مجاہد بھی تھے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کی آدھی سے زائد فوج حضور غوث الاعظم کے عظیم مدرسہ کے طلبہ اور کچھ فیصد لوگ فوج میں وہ تھے جو امام غزالی کے مدرسہ نظامیہ کے فارغ التحصیل طلبہ تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے چیف ایڈوائزر امام ابن قدامہ المقدسی الحنبلی حضور سیدنا غوث الاعظم کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ آپ براہِ راست حضور غوث پاک کے شاگرد، آپ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ گویا تاریخ کا یہ سنہرا باب جو سلطان صلاح الدین ایوبی نے رقم کیا وہ سیدنا غوث الاعظم کا فیض تھا۔

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن قدامہ المقدسی الحنبلی اور ان کے کزن امام عبدالغنی المقدسی الحنبلی دونوں حضور غوث الاعظم کے تلامذہ میں سے ہیں۔ یہ دونوں فقہ حنبلی کے جلیل القدر امام اور تاریخ اسلام کے جلیل القدر محدث ہیں۔

امام ابن قدامہ مقدسی کہتے ہیں کہ جب میں اور میرے کزن (امام عبدالغنی المقدسی) حضور غوث الاعظم کی بارگاہ میں کسبِ علم و فیض کے لئے پہنچے تو افسوس کہ ہمیں زیادہ مدت آپ کی خدمت میں رہنے کا موقع نہ ملا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۹۰ برس تھی، یہ آپ کی حیات ظاہری کا آخری سال تھا۔ اسی سال ہم آپ کی خدمت میں رہے، تلمذ کیا، حدیث پڑھی، فقہ حنبلی پڑھی، آپ سے اکتسابِ فیض کیا اور خرقہ خلافت و مریدی پہنا۔

امام الذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے کہ امام ابن قدامہ الحنبلی المکی المقدسی فرماتے ہیں:

سیدنا غوث الاعظم کی کرامات جتنی تواتر سے ہم تک پہنچی ہیں اور جتنی متواتر النقل ہیں، ہم نے پہلے اور بعد میں آج تک روئے زمین کے کسی ولی اللہ کی کرامتوں کا اتنا تواتر نہیں سنا۔ ہم آپ کے شاگرد تھے اور آپ کے مدرسہ کے حجرہ میں رہتے تھے۔ سیدنا غوث الاعظم اپنے بیٹے یحیٰی بن عبدالقادر کو بھیجتے اور وہ ہمارے چراغ جلا جاتا تھا۔ یہ تواضع، انکساری، ادب، خلق تھا کہ بیٹا چراغ جلا جاتا اور گھر سے درویشوں کے لیے کھانا پکا کر بھیجتے تھے۔ نماز ہمارے ساتھ آکر پڑھتے اور ہم آپ سے اسباق پڑھتے تھے۔

www.waseemziyai.com

علامہ ابن تیمیہ کے بارے ایک غلط فہمی کا ازالہ

امام ابن قدامہ المقدسی ایک واسطہ سے علامہ ابن تیمیہ کے دادا شیخ ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ کے عقائد کے بعض معاملات میں بعد میں انتہاء پسندی آ گئی۔ مجموعی طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ منکرِ تصوف تھے، حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ان کے بعض معاملات میں، تشریحات و توضیحات میں انتہاء پسندی تھی، جن سے ہمیں اختلاف ہے مگر مجموعی طور پہ وہ منکرِ تصوف نہیں تھے، وہ تصوف کے قائل تھے، تصوف پر ان کا عقیدہ تھا، اولیاء، صوفیاء کے عقیدتمند تھے اور طریقہ قادریہ میں بیعت تھے۔

علامہ ابن تیمیہ کے شیخ کا نام الشیخ عزالدین عبداللہ بن احمد بن عمر الفاروثی ہے۔ بغداد میں انہوں نے سیدنا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت کا خرقہ پہنا۔ گویا ایک طریق سے ان کا سلسلہ طریقت سہروردیہ ہو گیا۔ شیخ عزالدین الفاروثی، امام موفق الدین ابی محمد بن قدامہ المقدسی کے خلیفہ اور مرید بھی ہیں اور ابن قدامہ المقدسی، سیدنا غوث الاعظم کے خلیفہ اور شاگرد ہیں۔ جنہوں نے طریقہ قادریہ میں خود غوث الاعظم سے خرقہ پہنا۔

آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ علامہ ابن تیمیہ کو ان کی وصیت کے مطابق دمشق میں صوفیاء کے لئے وقف قبرستان مقابر الصوفیہ میں دفنایا گیا۔ اس کو امام ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ، امام ابن حجر عسقلانی نے الدرر الکامنہ، امام ذہبی نے العبر اور کل محدثین جنہوں نے علامہ ابن تیمیہ کے احوال لکھے، تمام نے بلا اختلاف اس کو بیان کیا ہے۔ یہ قبرستان صرف صوفیائے کرام کے لئے وقف تھا، وہاں دیگر علماء کی تدفین نہیں ہوتی تھی۔ آج کے دن تک علامہ ابن تیمیہ کی قبر مقابر صوفیا میں ہے۔ بعد ازاں ان کے بیٹے کی وفات ہوئی تو وہ بھی مقابر صوفیا میں دفن ہوئے۔

ابن تیمیہ کا حضور غوث الاعظم سے اظہار عقیدت

علامہ ابن تیمیہ کے شیخ، امام ابن قدامہ کے شاگرد تھے اور امام ابن قدامہ، حضور غوث الاعظم کے مرید تھے۔ علامہ ابن تیمیہ سیدنا غوث الاعظم کے عظیم عقیدت مندوں میں سے تھے۔ علامہ ابن تیمیہ کی کتاب الاستقامۃ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اولیاء و صوفیاء میں سے سب سے زیادہ محبت و عقیدت سے جس شخصیت کا نام علامہ ابن تیمیہ نے لیا وہ حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ غوث، قطب، ابدال کے ٹائٹل ہمارے من گھڑت ہیں اور اکابر علماء، محدثین ان کو مانتے نہیں تھے۔ سن لیں! علامہ ابن تیمیہ، غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کا نام اس طرح لکھتے ہیں:

قطب العارفين ابا محمد بن عبد القادر بن عبد الله الجيلي.

قطب العارفین (سارے عارفوں کے اولیاء کے قطب) سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی۔

یعنی وہ حضور غوث الاعظم کے نام کو اس طرح القاب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جبکہ باقی کسی صوفیاء اور اولیاء میں سے کسی کا نام اس کے ٹائٹل کے ساتھ بیان نہیں کرتے۔ جس کا بھی ذکر کریں گے تو صرف اس صوفی یا ولی کا نام لکھ کر ان کی کسی بات کو نقل کریں گے۔ مثلاً:

نقل الشيخ شهاب الدين ابو حفص عمر بن محمد السهروردی ...نقل ابو القاسم القشيری ...نقل ابو عبد الرحمن السلمی ...نقل بشر الحافی ...قال الحارث المحاسبی ...قال الجنيد البغدادی...

www.waseemziyai.com

مگر سیدنا غوث الاعظم کی بات آئے تو الشیخ لکھیں گے یا قطب العارفین لکھیں گے یعنی ٹائٹل کے ساتھ نام لکھیں گے۔

سیدنا غوث الاعظم کا ایک کشف اور کرامت علامہ ابن تیمیہ الاستقامۃ کے صفحہ ۸۷ پر بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ:

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اوائل عمر میں ہی علوم کی کتب پڑھ لینے کے بعد میں علم الکلام، فلسفہ، منطق وغیرہ پڑھنا چاہتا تھا۔ اس حوالے سے میں متردد تھا کہ کس کتاب سے آغاز کروں؟ امام الحرمین الجوینی کی کتاب الارشاد پڑھوں یا امام شہرستانی کی کتاب نہایۃ الاقدام پڑھوں؟ یا اپنے شیخ ابونجیب سہروردی (اپنے وقت کے کامل اقطاب اور اولیاء میں سے تھے، یہ ان کے چچا بھی تھے اور شیخ بھی تھے) کی کتاب پڑھوں؟ میری یہ متردد صورتِ حال دیکھ کر میرے شیخ امام نجیب الدین سہروردی مجھے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئے۔ میرے شیخ حضرت ابونجیب سہروردی، حضور غوث پاک کی بارگاہ میں جا کر ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے۔ خیال تھا کہ نماز سے فارغ ہو کر جب مجلس ہوگی تو ہم حضور غوث الاعظم سے عرض کریں گے اور رہنمائی لیں گے اور پھر آپ جو فرمائیں گے وہ کتاب میں شروع کروں گا۔ ابھی ہم حاضر ہی ہوئے تھے، نماز بھی نہ ہوئی تھی اور مجلس بھی نہ ہوئی تھی، صرف خیال دل میں تھا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے دیکھتے ہی غوث الاعظم میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے فرمایا:

یا عمر ما هو من زاد القبر ما هو من زاد القبر.

جو کتابیں تم پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو کیا یہ قبر میں بھی کام آئیں گی۔ یعنی جو علم الکلام، منطق، فلسفہ، کلام کی کتابیں تم پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو اور تم پوچھنے آئے ہو، یہ قبر میں کام نہیں آئیں گی۔

شیخ سہروردی فرماتے ہیں:

فرجعت عن ذالک.

میں سمجھ گیا کہ حضور غوث الاعظم کو کشف ہو گیا ہے اور میرے قلب کا حال جان کر تصحیح کر دی۔ پھر میں نے اس علم کے حصول سے توبہ کر لی۔

اس واقعہ کو روایت کرنے کے بعد علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

ان الشیخ کاشفه بما کان فی قلبه.

جو ان کے دل میں تھا، شیخ عبدالقادر جیلانی کو اس کا کشف ہو گیا۔

ایک مقام پر علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ

کان شیخ عبد القادر الجیلی اعظم مشائخهم، مشائخ زمانهم امرا بالالتزام بالشرع والامر والنهی وتقدیمه علی الذوق والقدر ومن اعظم الشیخ من ترک الهواء والارادة النفسه.

امام ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ

محدثین اور آئمہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھ کر آپ سے تلمذ کرتے۔ ستر ہزار حاضرین ایک وقت میں آپ کی مجلس میں بیٹھتے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی میں لکھا ہے کہ ستر ہزار کا مجمع ہوتا، (اس زمانے میں (لاؤڈ سپیکر نہیں

www.waseemziyai.com

تھے) آواز ستر ہزار کے اجتماع میں پہلی صف کے لوگ سنتے اتنی آواز ستر ہزار کے اجتماع کی آخری صف کے لوگ بھی سنتے۔ اس مجلس میں امام ابن جوزی (صاحبِ صفۃ الصفوہ و اصول حدیث کے امام) جیسے ہزار ہا محدثین، ائمہ فقہ، متکلم، نحوی، فلسفی، مفسر بیٹھتے اور اکتسابِ فیض کرتے تھے۔

سیدنا غوث الاعظم ایک مجلس میں قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر فرما رہے تھے۔ امام ابن جوزی بھی اس محفل میں موجود تھے۔ اس آیت کی گیارہ تفاسیر تک تو امام ابن جوزی اثبات میں جواب دیتے رہے کہ مجھے یہ تفاسیر معلوم ہیں۔ حضور غوث الاعظم نے اس آیت کی چالیس تفسیریں الگ الگ بیان کیں۔ امام ابن جوزی گیارہ تفاسیر کے بعد چالیس تفسیروں تک نہ ہی کہتے رہے یعنی پہلی گیارہ کے سوا باقی انتیس تفسیریں مجھے معلوم نہ تھیں۔ امام ابن جوزی کا شمار صوفیاء میں نہیں ہے بلکہ آپ جلیل القدر محدث ہیں، اسماء الرجال، فن اسانید پر بہت بڑے امام اور اتھارٹی ہیں۔ سیدنا غوث الاعظم چالیس تفسیریں بیان کر چکے تو فرمایا:

الآن نرجع من القال إلى الحال.

اب ہم قال کو چھوڑ کر حال کی تفسیروں کی طرف آتے ہیں۔

جب حال کی پہلی تفسیر بیان کی تو پورا مجمع تڑپ اٹھا، چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوئیں۔ امام ابن جوزی بھی تڑپ اٹھے۔ محدث زماں نے اپنے کپڑے پکڑ کر پرزے پرزے کر دیئے اور وجد کے عالم میں تڑپتی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپتے ہوئے نیچے گر پڑے۔ یہ امام ابن جوزی کا حال ہے۔

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام یافعی (جن کی کتاب کی امام ابن حجر عسقلانی نے التلخیص الخبیر کے نام سے تلخیص کی) فرماتے ہیں:

اجتمع عنده من العلماء والفقهاء والصلحا جماعة كثيرون انتفعوا بكلامه وصحبته ومجالسته وخدمته وقاصد إليه من طلب العلم من الآفاق.

شرق تا غرب پوری دنیا سے علماء، فقہاء، محدثین، صلحا اور اہل علم کی کثیر جماعت اطراف و اکناف سے چل کر آتی اور آپ کی مجلس میں زندگی بھر رہتے، علم حاصل کرتے۔ حدیث لیتے، سماع کرتے اور دور دراز تک علم کا فیض پہنچتا۔

امام یافعی فرماتے ہیں کہ سیدنا غوث الاعظم کا قبول عام اتنا وسیع تھا اور آپ کی کرامات ظاہرہ اتنی تھیں کہ اول سے آخر کسی ولی اللہ کی کرامات اس مقام تک نہیں پہنچیں۔

امام یافعی شعر میں اس انداز میں حضور غوث پاک کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ

غوث الوراء، غيث النداء نور الهدى　　　بدر الدجى شمس الضحى بل الانور

(یافعی، مراۃ الجنان (۳۴۹:۳)

بعض لوگ نادانی میں کہتے ہیں کہ آپ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث الاعظم کہتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ غوث، اللہ کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔ غور کریں کہ امام، محدث اور امام فقہ ان کو غوث کہتے تھے۔ غوث الوریٰ کا مطلب ہے ساری خلق کے غوث۔ اسی طرح غیث

www.waseemziyai.com

الندا، نورالہدیٰ بدرالدجیٰ، شمس الضحیٰ یہ تمام الفاظ ان آئمہ کی حضورغوث الاعظم سے عقیدت کا مظہر ہیں۔

حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد، حافظ ابن کثیر اپنی کتاب البدایہ والنہایہ جلد (۱۲:۲۵۲) پر کہتے ہیں کہ حضورغوث اعظم سے خلقِ خدا نے اتنا کثیر نفع پایا جو ذکر سے باہر ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ آپ کے احوال صالحہ تھے اور مکاشفات وکرامات کثیرہ تھیں۔

امام ابنِ رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن قدامہ اور ابن رجب حنبلی وہ علماء ہیں جو علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن القیم کے اساتذہ ہیں اور ان کو سلفی شمار کیا جاتا ہے۔ یہ سلفی نہیں بلکہ غوث پاک کے مرید ہیں۔ لوگوں کے مطالعہ کی کمی ہے جس کی وجہ سے یہ غلط مباحث جنم لیتی ہیں۔ امام ابن رجب الحنبلی کو بھی پوری سلفیہ لائن کا امام سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے زیل الطبقات الحنابلہ میں سیدنا غوث اعظم کے حوالے سے بیان کیا کہ:

کان هو زاهد شيخ العصر وقدوة العارفين وسلطان المشائخ وسيد اهل الطريقه محی الدين ابو محمد صاحب المقامات والكرامات والعلوم والمعارف والاحوال المشهوره..

(ابن رجب الحنبلی، زیل الطبقات الحنابلہ (۲:۱۸۸)

یہ صرف نام کے القاب نہیں بلکہ یہ حضورغوث الاعظم کا مقام ہے جسے امام ابن رجب حنبلی نے بیان کیا ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

امام ذہبی (جلیل القدر محدث) سیر اعلام النبلاء میں بیان کرتے ہیں کہ:

ليس فی كبائر المشائخ من له احوال وكرامات اكثر من الشيخ عبد القادر الجيلانی.

کبائر مشائخ اور اولیاء میں اول تا آخر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا جس کی کرامتیں شیخ عبدالقادر جیلانی سے بڑھ کر ہوں۔

امام العزبن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

شافعی مذہب میں امام العزبن عبدالسلام بہت بڑے امام اور اتھارٹی ہیں۔ سعودی عرب میں بھی ان کا نام حجت مانا جاتا ہے۔ یہ وہ نام ہیں جن کو رد کرنے کی کوئی جرات نہیں کرسکتا۔ امام العزبن عبدالسلام کا قول امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں:

ما نقلت إلينا كرامات احد بالتواتر إلا شيخ عبد القادر الجيلانی.

آج تک اولیاء کرام کی پوری صف میں کسی ولی کی کرامتیں تواتر کے ساتھ اتنی منقول نہیں ہوئیں جتنی شیخ عبدالقادر الجیلانی کی ہیں اور اس پر اتفاق ہے۔

امام یحییٰ بن نجاح الادیب رحمۃ اللہ علیہ

جلیل القدر علماء آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوتے۔ ابوالبقا بیان کرتے ہیں کہ میں نے نحو، شعر، بلاغت اور ادب میں اپنے وقت کے امام یحییٰ بن نجاح الادیب سے سنا کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس میں گیا، ہر

www.waseemziyai.com

کوئی اپنے ذوق کے مطابق جاتا تھا، میں گیا اور میں نے چاہا کہ میں دیکھوں کہ غوث الاعظم اپنی گفتگو میں کتنے شعر سناتے ہیں۔ وہ چونکہ خود ادیب تھے لہذا اپنے ذوق کے مطابق انہوں نے اس امر کا ارادہ کیا۔ صاف ظاہر ہے حضور غوث الاعظم اپنے درس کے دوران جو اشعار پڑھتے تھے وہ اپنے بیان کردہ علم کی کسی نہ کسی شق کی تائید میں پڑھتے تھے۔ درس کے دوران اکابر، اجلاء، ادبا اور شعراء کو پڑھنے سے مقصود بطور اتھارٹی ان کو بیان کرنا تھا تاکہ نحو دین، فقہ، بلاغت، لغت، معانی کا مسئلہ دور جاہلیت کے شعراء کے شعر سے ثابت ہو، یہ بہت بڑا کام ہے۔

امام النحو والادب یحییٰ بن نجاح الادیب بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس میں گیا اور سوچا کہ آج ان کے بیان کردہ اشعار کو گنتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں دھاگہ ساتھ لے گیا کہ ہاتھ پر گنتے گنتے بھول جاؤں گا۔ جب آپ ایک شعر پڑھتے تو میں دھاگہ پر ایک گانٹھ دے دیتا تاکہ آخر پر گنتی کرلوں۔ جب آپ اگلا شعر پڑھتے تو پھر دھاگہ پر گانٹھ دے لیتا۔ اس طرح میں آپ کے شعروں پر دھاگہ پر گانٹھ دیتا رہا۔ اپنے کپڑوں کے نیچے میں نے دھاگہ چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ جب میں نے دھاگہ پر کافی گانٹھیں دے دیں تو سیدنا غوث اعظم ستر ہزار کے اجتماع میں میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا:

انا احل و انت تاكد.

میں گانٹھیں کھولتا ہوں اور تم گانٹھیں باندھتے ہو۔

(ذہبی، سیر اعلام النبلاء (۲۰: ۴۴۸))

یعنی میں الجھے ہوئے مسائل سلجھا رہا ہوں اور تم گانٹھیں باندھنے کے لیے بیٹھے ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے اسی وقت کھڑے ہو کر توبہ کرلی۔ اندازہ لگائیں یہ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آئمہ کا حال تھا۔

امام ابومحمد خشاب نحوی رحمۃ اللہ علیہ

امام الحافظ عبدالغنی المقدسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دور کے بغداد کے نحو کے امام ابو محمد خشاب نحوی سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نحو کا امام تھا، غوث اعظم کی بڑی تعریف سنتا تھا مگر کبھی ان کی مجلس میں نہیں گیا تھا۔ یہ نحوی لوگ تھے، اپنے کام میں لگے رہتے تھے۔ ضرب یضرب میں لگے رہتے ہیں، انہیں ایک ہی ضرب آتی ہے، دوسری ضرب یعنی ضرب قلب سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن خیال آیا آج جاؤں اور سنوں تو سہی شیخ عبدالقادر جیلانی کیا کہتے ہیں؟ میں گیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر انہیں سننے لگا۔

میں نحوی تھا، اپنے گھمنڈ میں تھا لہذا مجھے ان کا کلام کوئی بہت زیادہ شاندار نہ لگا۔ میں نے دل میں کہا:

آج کا دن میں نے ضائع کر دیا۔

بس اتنا خیال دل میں آنا تھا کہ منبر پر دوران خطاب سیدنا غوث الاعظم مجھے مخاطب ہو کر بولے:

اے محمد بن خشاب نحوی! تم اپنی نحو کو خدا کے ذکر کی مجلسوں پر ترجیح دیتے ہو۔ یعنی جس سیبویہ (امام النحو، نحو کے موضوع پر الکتاب کے مصنف) کے پیچھے تم پھرتے ہو، ہم نے وہ سارے گزارے ہوئے ہیں۔ آؤ ہمارے قدموں میں بیٹھو تمہیں نحو بھی سکھا دیں گے۔ امام محمد بن خشاب نحوی کہتے ہیں کہ میں اسی وقت تائب ہو گیا۔ آپ کی مجلس میں گیا اور سالہا سال گزارے۔ خدا کی قسم ان کی صحبت اور مجلس

www.waseemziyai.com

سے اکتساب کے بعد نحو میں وہ ملکہ نصیب ہوا جو بڑے بڑے آئمہ نحو کی کتابوں سے نہ مل سکا تھا۔

ان حوالہ جات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پتہ چلے کہ آئمہ حدیث وفقہ نے حضور غوث الاعظم کے علمی مقام و مرتبہ کو نہ صرف بیان کیا بلکہ آپ کو علم میں اتھارٹی تسلیم کیا ہے۔ مذکورہ جملہ بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کل امام کرامتوں کو ماننے والے تھے، اولیاء کو ماننے والے تھے اور سیدنا غوث الاعظم کے عقیدت مند تھے۔ یہ کہنا کہ حضور غوث الاعظم کے مقام و مرتبہ اور ان کے القابات کو اعلیٰ حضرت نے یا ہم نے گڑھ لیا ہے، نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ حدیث، فقہ، تفسیر اور عقیدہ کے کل آئمہ نوسو سال سے ان کی شان اسی طرح بیان کرتے چلے آئے ہیں۔

ترتیب وتدوین : محمد یوسف منہاجین

(ماخوذ از ماہنامہ منہاج القرآن، جنوری ۲۰۱۷)

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور امت مسلمہ کے حالات

اردو زبان میں حضرت شیخ کے جو تذکرے ملتے ہیں ان میں حضرت شیخ کے بہت تھوڑے حالات ملتے ہیں جب کہ اکثر میں حضرت شیخ کے فضائل اور ان کی کرامتوں کا ذکر زیادہ ملتا ہے۔ ان کرامتوں سے تو حضرت شیخ کی شخصیت کا ایک ہی پہلو سامنے آتا ہے لیکن پڑھنے والے کو حضرت شیخ کی تعلیمات اور زندگی کے عملی پہلو سے ناواقفیت رہتی ہے۔ جبکہ حقیقتاً بزرگان دین کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان ان کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں اختیار کرلے اور اس طرح اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار لے۔ اسی طرح ان کتابوں سے یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت شیخ جس دور میں پیدا ہوئے اس میں آپ نے امت کی اصلاح کا کام کس طرح کیا، ان کی تعلیمات کیا تھیں اور انہوں نے کن کن خرابیوں کی اصلاح کی۔ اگلے صفحات میں اس پہلو سے بھی حضرت کی شخصیت کا جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور امت مسلمہ کے حالات

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اصل تعلق تو جیلان (جس کو گیلان بھی کہا جاتا ہے) سے تھا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امت کی اصلاح کا کام بغداد جو اس دور میں مرکز اسلام تھا میں بیٹھ کر کیا۔ حضرت شیخ کے کام کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس وقت کے حالات کا جائزہ لیا جائے جن میں اس وقت امت مسلمہ گھری ہوئی تھی۔ اس جائزے سے ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ وہ کیا حالات تھے جن میں حضرت شیخ نے بغداد میں اپنے اصلاحی کام کا آغاز کیا، ان کے سامنے کیا مقاصد تھے، ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے انہوں نے کیا طریقہ کار اختیار کیا اور ان کے کام کے نتیجے میں امت میں کیا تبدیلی آئی۔

ان حالات کو پڑھتے ہوئے آپ کو بار بار یہ احساس ہوگا کہ گویا یہ ہمارے اپنے دور کا ذکر ہے۔ سیاسی ابتری، مذہبی انتشار اور معاشرتی خرابی جیسے مسائل جو حضرت شیخ سے پہلے اور ان کی زندگی میں مسلمانوں کو درپیش تھے آج بھی امت مسلمہ انہی تمام مسائل کا شکار ہے گویا زمانہ گھوم پھر کر اسی مقام پر آ کھڑا ہوا ہے جہاں آج سے صدیوں پہلے تھا۔

www.waseemziyai.com

سیاسی حالات

حضرت شیخ کی ولادت سے پہلے امت مسلمہ کو سیاسی ابتری، مذہبی انتشار اور معاشرتی خرابی نے مکمل طور پر گھیر رکھا تھا اور امت ایک ایسے دور میں تھی جس کو تاریخ دان امت مسلمہ کا سیاہ دور کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے سیاسی انتشار کا آغاز تیسری صدی ہجری میں عباسی خلیفہ مامون کے زمانے سے ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خلافت بغداد کی سیاسی مرکزیت روز بروز کمزور ہوتی چلی گئی۔ تعداد کے اعتبار سے مسلمان کم نہ تھے لیکن عالم اسلام مختلف ملکوں میں تقسیم تھا۔ جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی خود مختار ریاستیں وجود میں آچکی تھیں اور خلیفہ بغداد کی کوئی عملی حیثیت نہیں تھی۔ اس کی عزت کی جاتی تھی لیکن سارے اختیارات مختلف علاقوں کے طاقتور حکمرانوں کے ہاتھوں میں تھے۔

مسلمانوں میں انتشار کا آغاز اس وقت ہوا میں ہوا جب طاہر بن حسین نے خراسان میں خلافت بغداد سے الگ ایک آزاد ریاست قائم کی جو ھ تک قائم رہی۔ طاہر بن حسین مامون کی فوج کا سربراہ تھا۔ اس ریاست کا دارالحکومت نیشاپور تھا۔ اس کے بعد میں آل بویہ نے ایران میں ایک آزاد ریاست قائم کر لی اور ان کا اثر خلافت بغداد تک بڑھ گیا۔ آل بویہ شیعہ تھے اور وہ بغداد کی سیاست پر بڑی حد تک حاوی تھے۔ ھ میں سلاجقہ کی مملکت کی بنیاد پڑی۔ یہ مملکت قائم رہی۔ سلاجقہ جو ترک نسل سے تھے ان کی یہ سلطنت خراسان اور ماوراء النہر کے ان علاقوں میں قائم ہوئی جہاں پہلے سامانی اور غزنوی برسر اقتدار تھے۔ افریقہ میں بھی مختلف گروہوں میں اقتدار کی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ اسپین کا حال بھی مختلف نہ تھا۔ مسلمانوں کی یہ عظیم مملکت خانہ جنگیوں کا شکار تھی۔ مختلف علاقوں میں خود مختار ریاستیں قائم تھیں جس کا فائدہ عیسائیوں کو پہنچ رہا تھا اور وہ اس نا اتفاقی کا بھر پور فائدہ اٹھا رہے تھے اور مسلمانوں کو اسپین سے مٹانے کے لیے متحد ہو رہے تھے۔ مصر میں فاطمیوں کی حکمرانی تھی۔ فاطمی اصلاً شیعہ تھے اور انہوں نے شام پر بھی قبضہ کر لیا تھا ان کا اثر و رسوخ خلافت بغداد تک پھیلا ہوا تھا۔ فاطمی حکومت کے قیام سے اہلسنت والجماعت کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا۔ ہندوستان بھی مختلف سلطنتوں میں تقسیم تھا اور ہندو راجے اپنی ذلت آمیز شکستوں کا بدلہ لینے کے لیے پر تول رہے تھے۔ یمن جیسا چھوٹا ملک بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔ ہر شہر ایک خود مختار ریاست کی صورت اختیار کر چکا تھا۔ غرض یہ کہ عالم اسلام متعدد سرحدوں میں تقسیم ہو چکا تھا اور اسلامی ممالک میں خانہ جنگی چھڑی ہوئی تھی۔ بے سکونی کا دور دورہ تھا۔ نہ شہروں میں امن تھا اور نہ دیہات پر سکون تھے۔

ایک اور فتنہ جو حضرت شیخ کے دور میں موجود تھا وہ فدائیوں کی جماعت تھی جس کا بانی ایک شیطان صفت انسان حسن بن صباح تھا۔ وہ اپنے حامی کو جسے فدائی کہا جاتا تھا حشیش پلاتا اور نشے کے عالم میں اسے اپنی بنائی ہوئی جنت میں پہنچا دیتا۔ وہاں حوریں اس کی خاطر تواضع کرتیں۔ فدائی کو چند روز اس جنت میں رکھنے کے بعد دوبارہ دنیا میں لے آیا جاتا۔ وہ دوبارہ جنت میں جانے کی خواہش کرتا تو اسے کہا جاتا کہ اگر وہ فلاں کارنامہ انجام دے یا فلاں کو قتل کر دے تو اسے ہمیشہ کے لیے اس جنت میں بھیج دیا جائے گا۔ یہ فدائی مختلف بھیسوں میں پورے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے تھے اور گمراہیاں پھیلا رہے تھے۔ ان کا مقصد اہلسنت کو فنا کرنا تھا۔ ان فدائین کے ذریعے حسن بن صباح نے عالم اسلام کے بہت سے نامور علما اور فقہا قتل کروا دیئے۔ ان میں نظام الملک طوسی بھی تھا جس نے بغداد، نیشاپور، اور طوس میں مدارس نظامیہ قائم کر کے سنی علما کی کھیپ تیار کی جس نے دینی حلقوں میں گمراہ فرقوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی۔

www.waseemziyai.com

نظام الملک اہلسنت کا محسن تھا اور یہی بات حسن بن صباح کے دل میں کھٹکتی تھی۔

حضرت شیخ کے دور کا سب سے اہم تاریخی واقعہ صلیبی جنگیں ہیں۔اس وقت حضرت شیخ کی عمر سال تھی۔ میں عیسائیوں کے سب سے بڑے پادری نے تمام یورپ کے سب حکمرانوں کو حکم دیا کہ یروشلم کو مسلمانوں سے چھین لینے کے لیے جنگ کی تیاری کریں اور یہ فتوی جاری کیا کہ جو عیسائی اس جنگ میں شرکت کرے گا وہ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دے گا اور جان دینے والوں کو جنت میں جگہ دینے کا وعدہ کیا۔ پوپ کا وعدہ گویا خدا کا وعدہ تھا۔اس فتوے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سارا یورپ جنگ کی تیاریاں کرنے لگا۔اس کے چار سال بعد عیسائیوں نے بیت المقدس کو فتح کر لیا اور مسلمانوں کا اتنا خون بہایا کہ ان کے گھوڑوں کے پیر خون میں ڈوب گئے اور زندہ بچنے والوں پر زندگی دوبھر کر دی۔ شام وفلسطین سے مہاجرین کا تانتا بندھ گیا اور یہ مصیبت زدہ لوگ بغداد آنے لگے۔ فتح قدس کے بعد یورپ کی یہ متحدہ قوت سرزمین حجاز وعراق پر حملے کے لیے پر تول رہی تھیں۔

اجتماعی حالات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: اللہ کی قسم ! مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم مفلس ہو جاؤ گے میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر وسیع ہو جائے گی (یعنی مالدار ہو جاؤ گے) جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر وسیع ہوئی تھی اور ان ہی کی طرح تم لوگ اس کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلے میں لگ جاؤ گے (اور یہ مال کی طلب) تمہیں اسی طرح تباہ کر دے گی جس طرح تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے ہیں۔(صحیح مسلم)

اس خدشے کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو اس بات کی تعلیم دی: دنیا میں اس طرح زندگی گزار گویا تو اجنبی ہے یا مسافر ہے (جو راستے کی کسی چیز سے دل نہیں لگاتا تا کہ اپنی منزل تک جلد پہنچ جائے)۔(صحیح بخاری)

صحابہ کرام نے ان باتوں کو غور سے سنا اور پوری طرح اس پر عمل کیا۔ دنیا ان پر بارش کی طرح برسی لیکن ان کے ہاتھوں اور جیبوں میں رہی ان کے دلوں تک نہ پہنچ پائی۔ان کے دل دنیا کی محبت سے خالی رہے۔ان کے بعد تابعین میں بھی یہ معاملہ برقرار رہا کہ دنیا اور اس کا مال ومتاع ان کے دل پر کوئی اثر نہ کر سکا۔لیکن جیسے جیسے دور نبوت سے دوری ہوتی گئی مسلمان اس تعلیم کو بھلاتے چلے گئے، دنیا کی محبت ان پر چھاتی چلی گئی اور وہ اس میں ڈوبتے چلے گئے۔ساتھ ہی جب اسلامی سلطنت کی حدیں وسیع ہوئیں اور مسلمان حکمرانوں کے پاس بے تحاشا مال و دولت آنے لگی تو اس سے بھی مسلمانوں کی عملی زندگی میں بیشمار خرابیاں پیدا ہوئیں اور وہ دنیا کی محبت کا شکار ہو گئے اور آہستہ آہستہ وہ ان تمام خرابیوں میں ملوث ہو گئے جو کثرت مال کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ فضول خرچی کا سلسلہ شروع ہوا۔سب سے پہلے مساجد کی تعمیر اور ان کی سجاوٹ پر بے دریغ مال خرچ کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر فضول خرچی کا یہ سلسلہ لباس و آرائش اور کھانے پینے میں چل پڑا۔جب یہ سلسلہ آگے بڑھا تو پھر گانا بجانا اور شراب نوشی بھی عام ہو گئی۔ یہ تو حکمرانوں اور مالداروں کی حالت تھی۔اس کے برعکس عوام الناس کی اکثریت غربت اور فقر کی انتہائی پست حالت میں زندگی گزار رہی تھے۔

فکری ومذہبی انتشار

اسلام اپنے ماننے والوں کو طلب علم پر ابھارتا ہے یہی وجہ ہے مسلمان جب بھی کسی علاقے کو فتح کرتے تو جہاں وہ مسجد قائم کرتے

www.waseemziyai.com

وہیں مدرسے کا قیام بھی ضروری سمجھتے تھے۔ اسی تعلیم اور فکر کا نتیجہ تھا کہ مسلمان جہاں بھی علم پاتے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ ایران، ہندوستان، یونان جس جگہ بھی مسلمان پہنچے وہاں کے علوم اور تصانیف کو حاصل کیا۔ عباسی خلفاء کے دور میں بیت الحکمت قائم ہوا جہاں خاص طور پر یونانی فلسفے کا عربی زبان میں ترجمہ کیا جاتا تھا۔ اس یونانی فلسفے سے بعض اہل علم مسلمان جن کی دینی بنیاد کمزور تھی بہت متاثر ہوئے۔ بجائے اس کے کہ وہ اس فلسفے کو اسلام کی تعلیمات پر جانچتے انہوں نے اسلامی تعلیمات کو اس فلسفے کی بنیاد پر جانچنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں ان کے عقائد میں خرابی پیدا ہوئی، کمزور ذہنوں میں شک وشبہات پیدا ہونے لگے اور مسلمانوں میں مختلف گمراہ فرقے پیدا ہوئے جنہوں نے عقل کو اپنا معیار بنایا اور بے فائدہ اور بے حقیقت باتوں پر بحثیں ہونے لگیں۔ (آج یہی کام مغرب پرست مسلمان کر رہے ہیں)۔

سیاسی افراتفری اور فکری انتشار اور بدامنی کا ایک اثر یہ ہوا کہ علوم وفنون کی ترقی رک گئی۔ امت کا درد وغم رکھنے والے علمائے حق گوشہ نشین ہو گئے جس کے نتیجے میں دنیا پرست علماء علمی مجلسوں پر چھا گئے اور قرآن وحدیث کے بجائے بے مقصد اور غیر اہم مسائل موضوع بحث بن گئے اور دنیا پرست اور مال وجاہ کے طلب گار علماء جو عام لوگوں کی دین سے محبت اور تعلق لیکن ناواقفیت کا فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اور عوام الناس کو ان فروعی مسائل کو بنیاد بنا کر آپس میں لڑاتے رہے ہیں انہوں نے ان اختلافات کو اس درجے تک پہنچا دیا تھا کہ ایک دوسرے پر حملے کرنا، گھروں کو لوٹنا یہاں تک کہ مخالفین کی قبروں تک کو اکھاڑنے کے واقعات عام تھے۔ گالی گلوچ اور خون خرابہ تو ایک معمولی بات تھی۔ (غور فرمائیں آج بھی یہی کچھ ہو رہا ہے)۔

ان تمام خرابیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان عمل میں سست پڑ گئے، دنیاوی زندگی انہیں پیاری ہو گئی، ان کا آپس کا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا، جذبہ جہاد ختم ہو گیا اور وہ اپنی طاقت اور رعب کھو بیٹھے جس سے کفر کی طاقتیں خوف کھاتی تھیں۔

لوگوں کی اخلاقی حالت پر بھی اس کا بہت برا اثر پڑا تھا۔ خود غرضی، لالچ وحرص اور مکر وفریب جیسی خرابیاں عام تھیں۔ بزدلی، خوشامد، چاپلوسی، خیانت، دھوکہ دہی جیسی خرابیاں ان کی زندگیوں کا حصہ بن گئیں تھیں۔ ملی وقومی مفادات پر ذاتی مفادات کو ترجیح دی جانے لگی تھی اور اس کی خاطر دین وایمان تک داؤ پر لگا دیا جاتا تھا۔ حکمرانوں کی زندگیاں گناہوں میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ اور عوام الناس دنیا داری اور حرص وہوس میں آلودہ اور ظلم وستم کا شکار بنے ہوئے تھے۔ اقتدار پرستی اور چند افراد کی بالادستی نے نئی نئی سازشوں کو جنم دیا۔ مذہب سے دوری ایک فیشن بن گیا تھا۔ بدامنی عام ہو گئی تھی۔

ان حالات میں ایک ایسی شخصیت کی شدید ضرورت تھی جو نہ صرف امت محمدیہ کی منجدھار میں پھنسی کشتی کو سلامتی کی طرف موڑ دے بلکہ اسے آنے والے طوفانوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بھی بنا سکے۔ یہ ذات شاہ بغداد، محبوب سبحانی، پیران پیر، محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں اس دنیا میں تشریف لائی۔ یہی وہ ذات بابرکت تھی جس نے امت مسلمہ کی خستہ حالی کو ختم کیا، لوگوں سے مایوسی کو دور کیا، امید کا چراغ روشن کیا اور کشتی اسلام کو بھنور سے نکال کر صحیح سمت میں موڑ دیا۔

حضرت شیخ ۴۸۸ھ میں بغداد میں داخل ہوئے اور تقریباً تینتیس (۳۳) سال تک طلب علم اور اصلاح نفس میں گزارے۔ اس مدت میں تمام مذکورہ حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے۔ بغداد کی معاشرتی سماجی اور دینی زندگی کے بگاڑ کو دیکھا۔ ظلم وستم، فحاشی وتن

www.waseemziyai.com

آسانی اور عیش وعشرت میں ڈوبی ہوئی زندگی ان کے سامنے تھی۔انہوں نے مسلمانوں کی باہمی نا اتفاقی اور خانہ جنگی اور دشمنی کو بھی دیکھا، انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ ملک،صوبوں اور شہروں کی حکومت حاصل کرنے کے لیے لوگ سب کچھ کرگزرنے پر آمادہ ہیں۔انہوں نے درباری اور دنیا پرست علماء کا کردار بھی دیکھا جو ذلیل دنیا کی خاطر مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے تھے۔یقیناً حضرت شیخ نے ان حالات اور واقعات کا بھرپور اثر قبول کیا اور یہ احساس ان کے دل میں پیدا ہوا کہ ملت اسلامیہ زوال کی زد پر ہے جس سے بچاؤ کے لیے دوسری کوئی قوت عالم اسلام میں سرگرم عمل نہیں ہے۔حضرت شیخ کا ایک ملفوظ ملاحظہ فرمائیں:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں اور پکار رہی ہیں کہ کوئی ہے جو ان کی تعمیر کرے؟ دین محمدی کی نہر خشک ہوا چاہتی ہے۔اللہ کی عبادت اول تو ہوتی ہی نہیں اور کبھی ہوتی بھی ہے تو دکھاوے اور نفاق کے ساتھ ہوتی ہے۔کوئی ہے جو ان دیواروں کو سیدھا کرنے اور نہر کو وسیع کرنے اور اہل نفاق کو شکست دینے میں مدد کرے؟ (ملفوظات شیخ)

یہی تعمیر اور امت کو ہلاکت کے بھنور سے باہر نکال کرلانا ہی آپ کا اصلی مقصد تھا۔یہی آپ کے مواعظ کا اصلی محرک تھا اور اسی لیے آپ نے بغداد کو، جو اس وقت عالم اسلام کا علمی اور روحانی مرکز تھا، اپنی دعوت کا مرکز بنایا تھا تاکہ امت مسلمہ کے قلب میں بیٹھ کر اس کی اصلاح کا کام کیا جائے۔چنانچہ وہ اپنی پوری قوت اور اخلاص کے ساتھ وعظ وارشاد دعوت وتربیت، اصلاح نفوس اور تزکیہ قلوب کی طرف متوجہ ہوئے۔انہوں نے ان مسائل کی جڑ پر کلہاڑا چلایا جو امت کو دیمک کی طرح چاٹ رہے تھے۔انہوں نے توحید خالص، اخلاص کامل، تقدیر پر ایمان،عقیدہ آخرت کی یاددہانی، اس دنیا کے فانی ہونے اور اس کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کی ہمیشگی، نفاق اور حب دنیا کی برائی اور تہذیب اخلاق کی دعوت پر سارا زور صرف کر دیا۔ان مواعظ اور خطبات کا خواص وعوام پر بہت زبردست اثر پڑا اور وہ بہت جلد راہ راست پر آ گئے۔ہزاروں افراد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ سینکڑوں یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

آپ نے صرف واعظانہ کام ہی نہیں کیا بلکہ مجاہدانہ سرگرمیاں بھی آپ کی شخصیت کا حصہ رہیں۔گو براہ راست آپ نے ان سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیا لیکن تاریخ سے ثابت ہے کہ ان کے دور میں بلکہ بعد میں بھی عالم اسلام میں جو جذبہ جہاد بیدار ہوا اس کے پیچھے حضرت شیخ ہی کی تحریک جہاد کام کر رہی تھی۔اس بات کے ثبوت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ مجاہد اسلام نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے دربار میں حضرت شیخ کے مدرسہ قادریہ کے فارغ ہونے والوں کو اعلی عہدے حاصل تھے مثلاً: قطب الدین نیشاپوری اور شرف الدین عبدالمومن شوردہ۔اسی طرح حامد بن محمود حرانی جو حضرت شیخ ہی کے شاگرد تھے نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے دربار میں قاضی کے عہدے پر فائز تھے۔ایک اور شاگرد علی بن برداون بن زید کندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بھی نورالدین زنگی کے دربار میں خاص قدر ومنزلت حاصل تھی۔

فاتح بیت المقدس صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے دربار میں بھی حضرت شیخ کے شاگرد موجود تھے مثلاً: زین الدین علی بن ابراہیم بن نجاد دمشقی جو حضرت شیخ کے شاگرد تھے صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مشیروں میں شامل تھے۔فتح بیت المقدس کے وقت ابن نجار رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور موفق الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کے بھائی محمد صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ہمراہ

www.waseemziyai.com

تھے اور یہ تمام لوگ حضرت شیخ کے شاگرد تھے۔

ہندوستان میں جہاد کا پرچم شہاب الدین غوری نے بلند کیا۔ اس جہاد کے پیچھے بھی حضرت شیخ کے فیض یافتہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوشش کارفرما تھی۔ حضرت خواجہ حضرت شیخ کے آخری سالوں میں بغداد پہنچے تھے اور وہیں سے لوٹ کر آپ نے ہندوستان کا سفر کیا تھا اور پھر اجمیر کو اپنا مرکز بنایا۔ یہ علاقہ اس وقت کفر وشرک کا بہت بڑا مرکز تھا۔ وہیں سے آپ نے شہاب الدین غوری کو ہندوستان پر حملے کی دعوت دی۔ آپ کے بعد آپ کے خلفا نے اپنی دعوتی اور تبلیغی کوششوں سے پورے ہندوستان کو نور اسلام سے منور کر دیا۔

یہ انہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ حضرت شیخ کی زندگی ہی میں عیسائیوں کو شکستیں ہونے لگیں اور ان کے وصال کے چند سال کے بعد پورا عالم اسلام عیسائیوں کی یلغار کے مقابلے میں سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑا ہو گیا۔ جب حضرت شیخ کی وفات ہوئی اور اس کے تین چار سال بعد ہی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صلیبیوں کو شکست دے دی۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد شہاب الدین غوری نے ہندوستان میں بت پرستوں کو روند کر اسلام کا پرچم بلند کیا۔

حضرت شیخ کی تمام کرامتوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں آپ کی ان کوششوں کو جس کے نتیجے میں ہزاروں بھٹکے ہوئے راہ راست پر آ گئے اور گلشن اسلام میں دوبارہ بہار آ گئی۔ اسلام کے اصل عقائد اور تعلیمات واضح ہو گئیں امت مسلمہ عمل و جہاد کی طرف لوٹ آئی تو یقیناً یہی پلڑا بھاری ہوگا اور یہی آپ کی سب سے بڑی کرامت مانی جائے گی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت

حضرت شیخ کی طالب علمی کے حالات

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں علوم دین حاصل کرنے کے لیے آئے تھے اس لیے آپ نے اس پر بھرپور توجہ دی۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن کریم حفظ کیا اور اس کے بعد دوسرے علوم کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے دینی تعلیم اس وقت کے بہت بڑے عالم قاضی ابوسعید مخرمی کے مدرسہ باب الازج میں حاصل کی۔ مختلف علوم میں آپ کے اساتذہ کرام کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

ادب

ادب کی تعلیم ابوزکریا تبریزی سے حاصل کی، جو خود متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔

علم حدیث

علم حدیث اس وقت کے بڑے بڑے محدثین سے حاصل کیا جن میں ابوغالب محمد بن الحسن باقلانی، ابوبکر احمد بن مظفر، ابو قاسم علی بن بیان رزاز، ابومحمد جعفر بن احمد سراج، ابوسعید محمد بن خشیش، ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف، میں ابوبرکات طلحہ عاقولی، ابوغنائم محمد بن علی بن میمون خراصی، ابوطاہر عبدالرحمان بن محمد، ابومنصور عبدالرحمان قزاز، ابوالقاسم بن احمد بن بنان کرخی کے نام قابل ذکر ہیں۔

www.waseemziyai.com

فقہ اور اصول فقہ

یہ فنون آپ نے شیخ ابو خطاب محفوظ کلوذانی، ابو وفا علی بن عقیل حنبلی، ابو حسن محمد بن قاضی ابو یعلی، محمد بن حسین بن محمد سراج، قاضی ابو سعید مخرمی سے حاصل کیے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے حصول علم کا زمانہ تینتیس سال کی مدت تک پھیلا ہوا ہے جس کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہیں ملتیں شاید اس لیے کہ اس دوران آپ کئی بار سلسلہ تعلیم چھوڑ کر بغداد کے ویرانوں اور کھنڈرات کی طرف چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کو عبد القادر مجنون کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ طلب علم کی اس طویل مدت کے دوران میں آپ نے بے پناہ مشکلات کا سامنا کیا مگر ہمت نہ ہاری۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے ایسی ہولناک سختیاں جھیلیں کہ اگر وہ پہاڑ پر گزرتیں تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ جب مصیبتوں کی ہر طرف سے مجھ پر یلغار ہو جاتی تھی تو میں ویرانوں کی طرف نکل جاتا تھا اور شور پکار کرنے لگتا تھا۔

اس طرح کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک دن ویرانے میں میرے شور اور پکار کو سن کر علاقے کے ڈاکو گھبرائے ہوئے آئے مجھے پہچان کر کہنے لگے : یہ تو عبد القادر دیوانہ ہے۔ تو نے ہمیں ڈرا دیا۔

بعض اوقات یہ سختیاں جب برداشت سے باہر ہو جاتیں تو تنگ آ کر زمین پر لیٹ جاتے اور اس آیت کا ورد شروع کر دیتے:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾. (الانشراح)

ترجمہ: بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

ابو بکر تمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ قیام بغداد کے دوران مجھ پر ایک ایسا سخت وقت گزرا کہ میں نے چند روز تک کچھ نہیں کھایا حتی کے بھوک سے ایک دن دریا کے کنارے آیا تا کہ گری پڑی گھاس پھوس سے ہی پیٹ بھر لوں لیکن جس جگہ پہنچا وہاں مجھ سے بھی پہلے کچھ لوگ پہنچے ہوئے تھے۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ شاید یہ کوئی درویشوں کی جماعت ہے واپس ہو گیا اور اسی کیفیت میں شہر کی ایک مسجد کے اندر پہنچا جو ایک بازار میں تھی۔ اس وقت میں بھوک سے نڈھال تھا۔ مگر کسی سے سوال کرنا بھی میرے لئے ممکن نہیں تھا اور مجھے یوں لگا کہ میری موت واقع ہو جائے گی۔ اس وقت ایک عجمی نوجوان روٹی اور بھنا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانے بیٹھ گیا۔ اس کو دیکھ کر بھوک کی شدت سے میرا منہ بار بار کھل جاتا تھا حتی کہ میں نے خود کو ملامت کر کے کہا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ رب العالمین تیرے حال سے واقف ہے اور زیادہ سے زیادہ موت ہی تو واقع ہو سکتی ہے۔ یکا یک نوجوان نے مجھے مخاطب کر کے کہا : آیئے بسم اللہ کیجیے۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ پھر جب اس نے بہت اصرار کیا تو مجبوراً کھانے میں شریک ہو گیا۔

جب میں نے اس شخص کے بارے میں معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور عبد القادر کی تلاش میں آیا ہوں۔ میں نے اس کو بتایا کہ میں ہی عبد القادر ہوں تو اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا اور اس نے کہا کہ اللہ کی قسم جس وقت میں آپ کی تلاش میں بغداد پہنچا ہوں تو میرے پاس صرف تین دن کا سفر خرچ رہ گیا تھا جب کسی طرح آپ کا پتہ معلوم نہ ہو سکا اور میرے اوپر تین دن ایسے گزر گئے کہ میرے پاس کھانا خریدنے کو بھی سوائے اس رقم کے جو آپ کے لیے میرے پاس تھی کچھ باقی نہ رہا اور مزید تین دن گزرنے کے بعد میری حالت ایسی ہو گئی کہ جہاں شریعت مردار تک کھانے کی اجازت دے دیتی ہے تو میں نے آپ کی رقم میں سے یہ روٹی سالن

www.waseemziyai.com

خرید لیا ہے۔ لہذا یہ آپ ہی کا مال ہے۔ خوب اچھی طرح کھائیے اور مجھے اپنا مہمان جانیں اور جب میں نے اس سے پوچھا کہ تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کی والدہ نے میرے ذریعے آٹھ دینار بھجوائے تھے جس سے میں نے یہ روٹی سالن خرید لیا اور اس خیانت کے لیے آپ سے معذرت خواہ ہوں۔

آپ نے ایک واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ فصل کٹنے کے زمانے میں بغداد کے طالب علموں کی ایک جماعت دیہاتوں میں جا کر غلہ وغیرہ طلب کیا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں بھی ان کے ہمراہ چلا گیا۔ لیکن وہاں ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ حق کا ارادہ کرنے والے اور صالح لوگ کسی سے کچھ طلب نہیں کرتے۔ یہ کہہ کر مجھے سوال کرنے سے روک دیا۔ اس کے بعد میں کچھ طلب کرنے نہیں گیا۔

تزکیہ باطن

دینی علوم حاصل کرنے کے بعد آپ نے حضرت حماد بن مسلم دباس کی خدمت میں رہ کر طریقت وسلوک کی راہیں طے کیں جو کہ اصل ترتیب ہے۔ حضرت شیخ کے اپنے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

مخلوق سے کنارہ کشی سے قبل علم فقہ حاصل کرو کیونکہ جو شخص علم کے بغیر عبادت کرتا ہے وہ اصلاح سے زیادہ فساد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ شمع شریعت اپنے ہمراہ لے کر علم کی روشنی میں عمل کرو۔ پھر اللہ تمہیں علم لدنی کا وارث بنا دے گا۔ (قلائد الجواہر)

الفتح الربانی کی مجلس میں فرماتے ہیں:

تیرے لیے علم وتدریس میں داخل ہونا ضروری ہے اس کے بعد عمل کا نمبر ہے اور پھر اخلاص کا۔

حضرت شیخ کے نزدیک اس ترتیب کی اس قدر اہمیت ہے کہ اپنے وعظوں میں اس کا کئی بار ذکر کیا ہے۔ مثلاً دیکھئے شیخ کے مواعظ حضرت الفتح الربانی مجلس، وغیرہ۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی اسی طرح کی ایک بات منقول ہے۔ ان کا قول ہے:

تصوف پورا کا پورا اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت پر مبنی ہے۔ پس جو قرآن کا علم نہ رکھتا ہو اور حدیث سے واقف نہ ہو تو اس راہ تصوف میں اس کا اتباع نہ کیا جائے۔

درحقیقت یہ بہت اہم اصول ہے اسی لیے کتابوں میں لکھا ہے کہ صحبت ایسے شیخ کی اختیار کرنی چاہیے جو بقدر ضرورت علم دین رکھتا ہو اور عقائد، اعمال اور اخلاق میں شریعت کا پابند ہو۔

عالم کی فضیلت عابد پر کیسی ہے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری تم میں سے معمولی آدمی پر۔ (ترمذی)

حضرت شیخ کے مرشد حضرت حماد بن مسلم دباس نے آپ کی تربیت کے دوران بہت سخت امتحانات سے گزارا۔ خود حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ جب میں کبھی شیخ دباس کے پاس ہوتا تو آپ مجھ سے فرماتے تو ہمارے پاس کیا لینے آیا ہے تو فقیہ ہے اہل فقہ کے پاس جایا کر مگر میں خاموش رہتا تھا۔ ایک اور واقعہ میں حضرت شیخ اپنے مرشد کے ساتھ جمعہ کی نماز کے لیے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک پل پر سے گزر ہوا جو نہر دجلہ کے اوپر تھا تو ان کے مرشد نے انہیں پانی میں دھکا دے دیا۔ اس وقت سخت سردی کا موسم تھا لیکن حضرت شیخ فرماتے

www.waseemziyai.com

ہیں کہ میں نے غسل جمعہ کی نیت کر لی۔ ان کے ساتھی انہیں وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔ حضرت شیخ نے نہر سے نکل کر اپنے کپڑے نچوڑے اور اپنے مرشد کے پیچھے چل پڑے۔ اس واقعہ سے جہاں حضرت شیخ کا اپنے مرشد سے تعلق کا اظہار ہوتا ہے وہیں یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ حضرت شیخ تزکیہ نفس کی راہ پر آنے سے پہلے مفتی اور فقیہ بن چکے تھے۔

ایک اور واقعہ میں حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں حضرت دباس کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آج ہمارے پاس بہت سی روٹیاں آئیں لیکن ہم نے سب کھالیں اور تمہارے لیے کچھ نہیں بچا۔ حضرت دباس کا حضرت شیخ کے ساتھ یہ معاملہ دیکھ کر ان کے دیگر مرید بھی انہیں تکلیفیں پہنچانے لگے۔ وہ بار بار کہتے کہ تم تو فقیہ ہو تمھارا ہمارے پاس کیا کام۔ جب حضرت دباس کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ تم اس کو تکلیف کیوں پہنچاتے ہو۔ خدا کی قسم تم میں سے کوئی ایک بھی اس کے مقام کا نہیں ہے۔ میں تو صرف امتحان کے طور پر اس کو اذیت پہنچاتا ہوں۔ لیکن میں نے اس کو ایسا پہاڑ پایا جس میں ذرا حرکت نہیں ہے۔

تدریسی زندگی کا آغاز

حضرت شیخ کے استاد اور مرشد قاضی ابوسعید مخرمی کا قائم کردہ مدرسہ حضرت شیخ کے حوالے کیا گیا جس میں انہوں نے مختلف تیرہ علوم وفنون کی تدریس کا کام سنبھالا۔ اس سلسلے میں نحو، تفسیر، حدیث، اصول فقہ، حنبلی فقہ جس میں اختلاف مذاہب بھی شامل ہے قابل ذکر ہیں۔

آپ نے جب مدرسے میں درس شروع فرمایا تو طلبا کی تعداد کچھ زیادہ نہیں تھی لیکن آپ کی وسعت علم کی شہرت بہت جلد بغداد اور اس سے باہر پہنچ گئی اور دور دراز کے طلبا جوق در جوق آپ کے درس میں شریک ہونے لگے اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ مدرسہ تنگ پڑ گیا اور اس کو وسیع کرنے کی نوبت آ گئی۔ جب مدرسے کی توسیع کا کام پورا ہو گیا اس وقت اس مدرسے کا نام مدرسہ باب الازج کے بجائے مدرسہ قادریہ ہو گیا اور اس کی شہرت سارے عالم میں پھیل گئی۔

شخصیت و معمولات

آپ نازک بدن اور درمیانہ قد تھے۔ رنگ گندمی تھا۔ سینہ کشادہ تھا، بھویں ملی ہوئی تھیں، داڑھی طویل اور گنجان تھی، آواز بلند تھی۔

آپ ہفتے میں تین مرتبہ عوامی مجلس سے خطاب فرمایا کرتے تھے اور ہر روز صبح اور شام کے وقت آپ تفسیر، حدیث اور سنت نبوی کا درس دیا کرتے تھے۔ دن کے ابتدائی حصے میں تفسیر اور حدیث و اصول فقہ کی تعلیم دیتے اور ظہر کے بعد قرات کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔ ظہر کی نماز کے بعد آپ فتوے کا کام انجام دیا کرتے تھے۔ دور دراز کے شہروں اور ملکوں سے جو کچھ سوالات آپ کی خدمت میں آیا کرتے تھے ان کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔ آپ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں کے مسلک پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

آپ کی ذات مستجاب الدعوات، رقیق القلب اور علم دوست تھی۔ ایک طرف آپ روحانی علوم کے حامل، عارف باللہ اور باکمال صوفی نظر آتے ہیں تو دوسری طرف سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پابند، فقہ و حدیث کے استاد، مفتی، مصنف، مصلح اور مبلغ کی حیثیت سے بھی آپ نمایاں ہیں۔

www.waseemziyai.com

سید ہونے کی وجہ سے صدقہ لینا آپ کے لیے جائز نہیں تھا۔ ہدیہ بھی بہت مشکل سے قبول کرتے تھے کیوں کہ ہدیہ دینے والے کو اس بات کا ثبوت پیش کرنا ہوتا تھا کہ اس کا مال حلال طریقے سے کمایا ہوا ہے۔ حضرت شیخ کے پاس جب کوئی ہدیہ آتا تو آپ سب کا سب یا اس کا کچھ حصہ حاضرین مجلس میں تقسیم فرمادیتے اور ہدیہ بھیجنے والے کے پاس بطور اظہار تشکر خود بھی ہدیہ بھیجتے تھے۔ (قلائدالجواہر)

آپ کے پاس زمین کا ایک ٹکڑا تھا جس میں آپ دیہاتیوں سے کاشت کرواتے۔ آپ کے بعض اصحاب اناج پیس کر چار پانچ روٹیاں تیار کردیتے پھر آپ ان روٹیوں میں سے ایک ایک ٹکڑا حاضرین مجلس میں تقسیم فرمادیتے اور جو کچھ باقی بچتا اس کو اپنے لیے رکھ لیتے۔ (قلائدالجواہر)

آپ علما کے شایان شان لباس پہنتے تھے جو پر تکلف ہوتا تھا (قلائدالجواہر)۔ خود حضرت شیخ کا قول ہے:

اے دنیا بھر کے اہل مملکت وشاہان وسلاطین وحکام! میرے گھر میں اندر بہت سے کپڑے لٹکے ہوئے ہیں جس لباس کا جی کرتا ہے پہن لیتا ہوں۔ (ملفوظات شیخ)

اپنی تمام تر عبادات اور مجاہدوں کے باوجود آپ بیوی بچوں کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جو شخص حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں راہوں پر گامزن رہتا ہے وہ بہ نسبت دوسرے لوگوں کے مکمل اور جامع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی صفت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تھی۔ (قلائدالجواہر)

حضرت شیخ کے پاس عراق کے مختلف علاقوں سے کثیر تعداد میں فتوی آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بغداد میں ایک فتوی آیا جو تمام علمائے عراق کے سامنے پیش ہوا تھا لیکن کوئی بھی عالم اس کا مناسب جواب دینے سے قاصر رہا تھا۔ مسئلہ یوں تھا کہ اگر کسی شخص نے یہ قسم کھالی کہ وہ ایسی عبادت کرے گا جس میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہ ہو اور اگر وہ ایسا نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوجائیں گی۔ جب یہ فتوی دوسرے تمام علما کے پاس سے ہوتا ہوا حضرت شیخ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فوری طور پر جواب دیا کہ کچھ دیر کے لیے مطاف کعبہ خالی کرایا جائے اور مذکورہ شخص اس میں طواف کرے۔ اس طرح اس کی قسم پوری ہوجائے گی۔

ایک اور فتوی کی روداد اس طرح سے ہے:

حکایت کے طور پر نقل کیا گیا ہے کہ حضرت شیخ کے زمانے میں کسی شخص نے اپنی بیوی کے لیے طلاق کی قسم کے ساتھ کہا کہ میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے افضل ہوں اور جب علمائے عراق سے فتوی طلب کیا گیا تو کسی نے بھی فتوے کا جواب نہیں دیا۔ جب وہ شخص زیادہ پریشان ہوا تو لوگوں نے اس کو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس جانے کو کہا۔ چنانچہ اس نے آپ کے پاس آکر پورا واقعہ بیان کیا اور معلوم کیا کہ میں اپنی بیوی کو الگ کردوں یا ساتھ رکھوں؟ آپ نے ڈانٹ کر فرمایا: ساتھ رکھو کیونکہ تم بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ پر فضیلت اور سبقت اس اعتبار سے رکھتے ہو کہ تم نے فتوے کا علم حاصل کیا اور وہ مفتی نہیں تھے۔ تم نے نکاح کیا اور ان کا نکاح نہیں ہوا، تم اپنی اولاد کے رزق کا خیال رکھتے ہو اور وہ اس سے محروم تھے۔ (قلائدالجواہر)

حضرت شیخ بادشاہوں سے کبھی نہیں ملتے تھے مگر بادشاہ بڑے اصرار سے حاضری کی درخواست کرتے تھے۔ ان کے آنے سے پہلے حضرت مکان کے اندر تشریف لے جاتے تھے اور جب بادشاہ آکر بیٹھ جاتا تب آپ مجلس میں تشریف لاتے تاکہ بادشاہ کی تعظیم کی

www.waseemziyai.com

خاطر نہ اٹھانا پڑے۔ آپ ان کے مال کو بھی جائز اور حلال نہ سمجھتے تھے بلکہ آپ ان کو بیت المال میں خیانت کرنے والا سمجھتے تھے۔

آپ برسرِ منبر معاشرے کے بھٹکے ہوئے افراد کی اصلاح کی کوشش فرماتے رہتے اور بعض اوقات سخت گرفت فرماتے تھے اور اس میں کسی سے خوف نہ کھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے:

میں تم سے حق بات کہہ رہا ہوں اور نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ امید رکھتا ہوں۔ تم اور ساری زمین کے لوگ میرے نزدیک مچھر اور چیونٹی جیسے کمزور ہیں۔ کیونکہ میں نفع اور نقصان سب حق تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھتا ہوں۔ (الفتح الربانی مجلس)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا۔ (نسائی)۔ چنانچہ جب عباسی خلیفہ المقتفی بامراللہ نے ایک ظالم ابوالوفا جو ابن مرجم کے نام سے مشہور تھا کو گورنر مقرر کیا تو اسی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں جناب شیخ نے منبر پر خلیفہ کو یوں مخاطب کیا:

آج تو نے جس ظالم کو مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار مقرر کیا ہے کل قیامت کے دن اس تقرر کے بارے میں کیا جواب دے گا؟

یہ خطاب سن کر خلیفہ لرز گیا اور فوراً ابن مرجم کی برطرفی کا حکم جاری کیا۔ (قلائد الجواہر)

معاشرے کے مختلف طبقوں کو خطاب کرتے ہوئے حضرت شیخ فرماتے ہیں:

اے بادشاہو! اے غلامو! اے ظالمو! اے منصفو! اور اے مخلصو! دنیا ایک محدود وقت کے لیے ہے اور آخرت لامحدود مدت کے لیے۔ اپنے مجاہدے اور زہد سے اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو چھوڑ کر اپنے رب کے غیر سے اپنے دل کو پاک صاف بناو۔ (الفتح الربانی مجلس)

جلاء الخواطر کی مجلس نمبر میں ارشاد فرماتے ہیں:

تم اپنے محل کے اردگرد کے پہریدار سے اس سے زیادہ ڈرتے ہو جتنا کہ تم اپنے رب جلیل سے ڈرتے ہو۔ تم ان کو مال دیتے ہو اور ان کے لیے تحفے بھیجتے ہو۔ اس لیے کہ وہ تمہارے گھر کی خرابی اور تمہاری مہربانی سے مطلع ہیں۔

جلاء الخواطر کی چھٹی مجلس میں فرماتے ہیں:

اے منافق یہ مرتبہ تمہیں اپنے نفاق اور ریاکاری سے کب ہاتھ آسکتا ہے۔ تم تو اپنی مقبولیت لوگوں میں دیکھنا چاہتے ہو۔ اپنے ہاتھوں کو چومتے چماتے دیکھنا چاہتے ہو۔ تم اپنے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں منحوس ہو اور اپنے مریدوں کے لیے بھی جو تمہارے زیرِ تربیت ہیں۔ تم ریاکار ہو، جھوٹے ہو، لوگوں کا مال اڑانے والے ہو۔ جب غبار چھٹے گا تو دیکھو گے کہ گھوڑے پر سوار ہو یا گدھے پر۔

بے علم صوفیوں سے خطاب فرماتے ہوئے جلاء الخواطر میں فرماتے ہیں:

اے گھروں اور خانقاہوں میں نفس، طبیعت، خواہش نفسانی اور علم کی کمی کے ساتھ بیٹھنے والو! تم پر لازم ہے کہ علم پر عمل کرنے والے شیوخ کی صحبت اختیار کرو۔ تم میں سے بہت سارے حرص اور لالچ کا شکار ہیں۔ اپنی خانقاہوں میں بیٹھے لوگوں کی پوجا کرتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

جو شخص دین کا علم غیر اللہ کے لیے سیکھے وہ اپنے اس ٹھکانے میں ٹھہرنے کے لیے تیار ہو جائے جو دوزخ میں ہے۔ (ترمذی)

ایسے ہی بے عمل عالموں سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت شیخ فرماتے ہیں:

www.waseemziyai.com

تمہارے علوم کتنے زیادہ ہیں اور تمہارے اعمال کتنے کم۔تم نے علم کو اپنے نصیبہ کی حفاظت کا ذریعہ بنالیا ہے۔اور کہانیاں اور واقعات کا اضافہ کردیا ہے۔یہ بات تمہیں فائدہ نہ دے گی۔اتنی اور اتنی حدیثیں یاد کرتا ہے اور ان میں سے ایک حرف پر بھی عمل نہیں کرتا۔ (جلاء الخواطر مجلس)

حضرت شیخ کے بارے میں بعض اکابرامت کی رائے

حضرت شیخ کے متعلق شیخ معمر بیان کرتے ہیں

میری آنکھوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے سوا کسی کو اتنا خوش اخلاق، وسیع القلب، کریم النفس، مہربان، وعدوں اور دوستی کا نبھانے والا نہیں دیکھا۔لیکن اتنے بلند مرتبت اور وسیع العلم ہونے کے باوجود چھوٹوں کو شفقت سے بٹھاتے، بزرگوں کا احترام کرتے، سلام میں پہل کرتے اور درویشوں کے ساتھ حلم اور تواضع سے پیش آتے۔کبھی کسی حاکم یا بڑے آدمی کے لیے کھڑے نہ ہوتے نہ کبھی بادشاہ یا وزیر کے دروازے پر جاتے۔(قلائدالجواہر)

شیخ علی بن ادریس یعقوبی بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طرز عمل کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا:

ان کا طرز عمل اللہ کی موافقت وسپردگی تھا۔ان کا طریقہ خالص توحید تھا۔اور ان کا باطن حضوری کی وجہ سے مکمل توحید بن چکا تھا۔ان کو عبودیت کا وہ مقام حاصل تھا جہاں خدائے واحد کے سوا کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ان کی عبودیت پوری طرح ربوبیت سے مدد حاصل کرتی تھی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مصاحبت وقرب سے کبھی جدا نہ ہونے کی وجہ سے بہت بلند مراتب حاصل کیے اور ان کے حصول کی وجہ آداب شریعت کو ملحوظ رکھنا ہے۔آپ قضا وقدر کے فیصلوں پر بالکل ساکت رہتے اور قلب وروح کو قضا وقدر کے فیصلوں پر راضی رہنے والا بنا چکے تھے۔آپ کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔غیوبیت کا ایسا عالم طاری رہتا کہ نفسانی خواہشات سے جدا ہو کر سود وزیاں اور قرب و بعد سے یکسر بے گانہ ہو چکے تھے۔آپ کے قول وفعل میں یگانگت تھی، اخلاص وتسلیم آپ سے ہم کنار تھے اور اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہ کر اپنی واردات قلبی اور اپنے احوال کو ہر لحہ کتاب وسنت کے سانچے میں ڈھالے رکھتے تھے۔اللہ تعالیٰ سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ فنافی اللہ ہو کر رہ گئے تھے۔بڑے بڑے متقدمین اولیا آپ کے مقابلے میں کمزور معلوم ہوتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے تحقیق وتدقیق کے سلسلے میں آپ کا مقام بہت بلند کردیا تھا۔(قلائدالجواہر)

حضرت شیخ کے متعلق شیخ الاسلام شہاب الدین حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا شیخ عبدالقادر جیلانی سماع (قوالی) میں شریک ہوتے تھے اور کیا سماع میں نفر ادف یا دوسرے سازوں کا استعمال کرتے تھے؟ کیا شیخ نے کبھی سماع کے مباح یا حرام ہونے کے متعلق بھی کچھ فرمایا ہے؟

شیخ الاسلام نے جواب دیا:

جہاں تک ہمارے پاس شیخ کے صحیح حالات پہنچے ہیں وہ تو یہ ہیں کہ آپ فقیہ وزاہد اور عابد وواعظ تھے اور لوگوں کو زہد اختیار کرنے

www.waseemziyai.com

اور توبہ کرنے کا درس دیتے تھے۔ گناہ کی سزا سے لوگوں کو ڈراتے تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ آپ سے اس کثرت کے ساتھ کرامتیں منقول ہیں کہ آپ کے زمانے یا آپ کے بعد آنے والے اولیا سے منقول نہیں لیکن ہمیں مزامیر (موسیقی کے آلات) کے ذریعے سماع میں ان کی شرکت کا علم نہیں ہے۔ (قلائد الجواہر)

لیکن غنیۃ الطالبین میں حضرت شیخ نے اپنا نقطہ نظر واضح فرما دیا ہے۔ حضرت شیخ لکھتے ہیں:

سماع، قوالی مزامیر اور رقص کو ہم جائز نہیں جانتے۔

علامہ ابوالحسن مقری بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد موفق الدین بن قدامہ سے سنا:

جب میں بغداد میں داخل ہوا تو یہ وہ دور تھا جب شیخ عبدالقادر جیلانی علم و فضل، حال و قال کی انتہائی منزل پر تھے۔ کسی طالب علم کو دوسرے علما کے پاس جانے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ آپ کی ذات سرچشمہ علوم و فیض تھی۔ آپ کا طرز عمل طالب علموں کے ساتھ بہت اچھا تھا۔ آپ صبر و تحمل اور وسیع النظری سے کام لیتے اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ ان اخلاق کے حامل تھے کہ آپ کے بعد دوسرا کوئی شخص میری نظروں سے نہیں گزرا۔ آپ اکثر خاموش رہتے۔ لیکن جب گفتگو فرماتے تو لوگوں کے ظاہری اور باطنی حالات پر اظہار خیال فرماتے۔ نماز جمعہ یا خانقاہ جانے کے علاوہ کبھی مدرسے سے باہر نہ نکلتے۔ اہل بغداد کی بہت بڑی تعداد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ (قلائد الجواہر)

انہی موفق الدین کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت شیخ کے بالکل آخری ایام میں ان سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ آپ ان سے بہت شفقت سے پیش آئے۔ انہوں نے حضرت شیخ سے بعض کتابیں پڑھیں اسی قیام کے دوران حضرت شیخ کا انتقال ہو گیا۔ (قلائد الجواہر)

شیخ الاسلام عزالدین فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ نہایت درجہ حساس تھے اور شریعت پر سختی سے عمل پیرا تھے اور ان کی طرف تمام لوگوں کو متوجہ کرتے رہتے تھے۔ مخالفین شریعت سے ہمیشہ اظہار تنفر کرتے۔ (قلائد الجواہر)

حافظ زین الدین نے لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ وقت، علامۃ الدہر، قدوۃ العارفین، سلطان المشائخ اور سردار اہل طریقت تھے۔ آپ کو مخلوق میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اہلسنت کو آپ کی ذات سے بڑی قوت حاصل ہوئی اور بدعتیوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ (قلائد الجواہر)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ نے بغداد آنے کے بعد حدیث کی سماعت کی۔ پھر فقہ، علوم حقائق اور فن خطابت میں مہارت حاصل کی۔ آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ اکثر خاموش رہتے۔ آپ کا زہد و تقویٰ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ خوارق و کرامات و مکاشفات کا اکثر ظہور ہوتا تھا۔ آپ برسر منبر ظالم امیروں اور سلطنت کے اہل کاروں پر گرفت فرماتے اور اللہ کی راہ پر عمل میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی ذرا پرواہ نہ کرتے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا ہر فرد یہی محسوس کرتا کہ سب سے زائد شفقت آپ کی اسی پر ہے۔ غیر حاضر لوگوں کے حالات دریافت فرماتے۔ دوستی کو نبھاتے، لوگوں کی غلطیاں معاف فرماتے اور یہ جانتے ہوئے کہ اس شخص نے جھوٹی قسم کھائی ہے اس کی قسم کا یقین کر لیتے۔ (قلائد الجواہر)

www.waseemziyai.com

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی جامعہ نظامیہ بغداد ہی میں تعلیم حاصل کی جہاں حضرت شیخ مدرس رہے تھے۔شیخ سعدی کی ولادت حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی وفات سے سال بعد کی ہے۔اپنی مشہور تصنیف گلستان میں حضرت شیخ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: لوگوں نے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو کعبہ میں دیکھا کہ کنکریوں پر چہرہ رکھے ہوئے عرض کررہے تھے :اے مالک بخش دے اور اگر میں مستحق سزا ہوں تو قیامت میں مجھے نابینا اٹھانا تاکہ نیک لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

(بحوالہ فیوض غوث یزدانی ترجمہ الفتح الربانی)

آپ خود بھی اپنے مواعظ میں بار بار اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار فرماتے تھے۔مثلاً الفتح الربانی کی مجلس میں فرماتے ہیں:

یااللہ! میں تو گونگا بنا ہوا تھا پس تو نے ہی مجھے بلوایا لہذا میرے بولنے سے مخلوق کو نفع بخش اور میرے ہاتھوں ان کی درستی کامل فرما دے ورنہ مجھے پھر اسی گونگے پن کی طرف لوٹا دے۔

الفتح الربانی مجلس میں فرماتے ہیں:

یااللہ ! ہمارے ساتھ بھی سلامتی کا معاملہ فرما اگرچہ ہم مستحق نہیں۔ہمارے ساتھ اپنے کرم کا برتاؤ فرما۔ہماری جانچ مت کر نہ ہم کو اوجھل کرا اور نہ مقام امتحان میں کھڑا کر۔

یہی عبدیت اور عاجزی بندگی کا حاصل ہے جو ہزاروں کرامتوں سے بڑھ کر ہے۔اسی سے راہ کھلتی ہے اور بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کرتا ہے۔یہ عبدیت اتنا بڑا مقام ہے کہ جنت میں داخلے سے پہلے اللہ اپنے نیک بندوں کو اپنے عبد ہونے کا اعزاز بخشے گا۔

قرآن پاک میں میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ ٥ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ (الفجر-)

ترجمہ :تو میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے

حضرت شیخ سے ایک جملہ منسوب ہے کہ : میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔شیخ الاسلام شہاب الدین احمد عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے جس وقت یہ پوچھا گیا کہ حضرت شیخ کے اس قول کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے کہا:

اس کا ظاہری مفہوم تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سے ایسی کرامتیں ظاہر ہوں گی جن کا سوائے حاسدین اور مخالفوں کے اور کوئی انکار نہ کر سکے گا۔ (قلائدالجواہر)

بعض حضرات قدم سے مجازی معنی مراد لیتے ہیں اور ادب کا تقاضا بھی یہی ہے۔لہذا قدم سے مراد طریقہ بیان کیا ہے۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس طرح بزرگوں کا احترام بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔دوسرے یہ کہ ایسے عظیم عالم، عارف کامل کے قول کو فصاحت و بلاغت کے اعلی نمونے پر خیال نہ کرنا انصاف کے تقاضے کے خلاف ہے۔لہذا حضرت کے مقام کے مطابق یہی مطلب زیادہ دلنشیں ہے۔ باقی پوشیدہ مفہوم کا علم تو عالم الغیب حق سبحانہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (قلائدالجواہر)

اس کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس قول سے آپ کی عظمت و تکریم مقصود ہے۔ (قلائدالجواہر)

www.waseemziyai.com

وصال

آپ کا وصال نوے سال کی عمر میں ہوا۔ البتہ تاریخ کے بارے میں مورخین میں اختلاف ہے۔ وصال سے پہلے ایک دن رات آپ کی طبیعت ناساز رہی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی بیمار نہیں ہوئے۔

آپ کے بیٹوں نے غسل دیا اور آپ کے بیٹے عبدالوہاب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ رات کے وقت مدرسے ہی میں ادا کی گئی۔ اس موقع پر آپ کے شاگرد، مرید اور عقیدت مند بڑی تعداد میں موجود تھے۔ اسی رات مدرسہ ہی میں آپ کو دفن کیا گیا۔

الشیخ الجیلانی کے نزدیک تصوف یا تزکیہ باطن کی اہمیت

اسلام کی تمام تعلیمات کا سرچشمہ قرآن وسنت ہیں جس کی تعلیم مجلس نبوی میں دی جاتی تھی۔ چونکہ اسلام کے ابتدائی دور میں اہل اسلام اپنے اصلی مرکز میں موجود تھے جن کی تعداد بھی اس وقت اتنی زیادہ نہ تھی جتنی بعد میں ہوگئی اسی لیے درس گاہ محمدی میں تمام علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ اور تزکیہ باطن کی تعلیم دی جاتی تھی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی مفسر تھے، وہی محدث تھے، وہی فقیہ تھے اور وہی مرشد بھی تھے۔ آنے والے دور میں جب اسلام جزیرہ عرب سے نکلا اور ایک عالمی حیثیت اختیار کر گیا تو اس کی تعلیمات کو علمائے دین نے الگ الگ شعبوں میں بانٹ دیا۔ قرآن پاک کی تفسیر بیان کرنے والے مفسر کہلائے، حدیث کی خدمت کرنے والے محدث کہلائے اور جو فتوی اور فقہ کے کام میں لگے ان کو فقیہ کہا جانے لگا۔ اسی طرح تزکیہ باطن اور اصلاح نفس کے کام کو لے کر چلنے والے صوفیا کہلائے۔ اور اس علم کو تصوف یا طریقت کہا جانے لگا۔ اسی کو قرآن وحدیث میں تزکیہ اور احسان کا نام دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا﴾ (الشمس)

بے شک جس نے نفس کو پاک کیا وہ کامیاب رہا اور جس نے اس کو میلا کیا وہ ناکام رہا۔

اسی طرح فرمایا

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾ (الشعراء)

اس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس پاک دل لے کر آیا۔ پہلی آیت میں تزکیہ باطن کو فلاح کا سبب اور دوسری میں سلامتی قلب کو آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اسی پاکی اور اصلاح قلب کا نام اصطلاح اور عرف میں تصوف ہے۔

جس طرح قرآن مجید میں ظاہری اعمال جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ کا حکم موجود ہے اسی طرح باطنی اعمال کا بھی حکم ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں کئی بار ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ آتا ہے اسی طرح ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا﴾ یعنی اے ایمان والو! صبر کرو، اور واشکروا للہ یعنی اللہ کا شکر بجالاؤ بھی موجود ہے۔ اگر ایک مقام پر ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ اور لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ میں مسلمان پر روزے اور حج فرض ہونے کا ذکر ہے تو دوسرے مقام پر ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ ہمیں مسلمان کا محبت الٰہی میں سرگرداں ہونے کا ذکر موجود ہے۔ جہاں ﴿اِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى﴾ میں نماز میں سستی

www.waseemziyai.com

منافقوں کی علامت بتائی گئی ہے اسی کے ساتھ ہی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ کے ذریعے ریا کاری کی برائی بھی موجود ہے۔

اگر ظاہری اعمال کی مثال بدن کی طرح ہے تو باطنی اعمال کی مثال روح کی سی ہے۔گویا تزکیہ باطن یا تصوف دین کی روح ہے جس کا کام نفس کو رذائل یعنی برے اخلاق جیسے شہوت، غضب، حسد، حب دنیا، حب جاہ، بخل، حرص، ریا، عجب، غرور سے پاک کرنا اور فضائل یعنی پسندیدہ اخلاق جیسے توبہ، صبر، شکر، خوف، رجا، زہد، توحید، توکل، محبت، شوق، اخلاص، صدق، زبان کی حفاظت، مراقبہ، محاسبہ و تفکر سے آراستہ کرنا ہے۔تاکہ توجہ الی اللہ یعنی مقام احسان پیدا ہو جائے جس کی طرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور حدیث جبرئیل میں اشارہ فرمایا ہے۔اس میں جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (احسان یہ ہے کہ) تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر (یہ دھیان رکھو کہ) وہ تو تمھیں دیکھ رہا ہے۔(صحیح بخاری)

دین اسلام میں عبادت صرف نماز، حج، روزہ اور زکوٰۃ کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا ہر وہ کام جو وہ اللہ کی رضا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر کرتا ہے وہ اس کے حق میں اجر و ثواب کا ذریعہ بنتا ہے یہاں تک کہ اس کا کھانا پینا، سونا جاگنا، روزی کمانا، اپنی فطری ضروریات کو پورا کرنا اگر دین کے بتائے ہوئے طریقے پر کرے تو اس کے لیے قرب الٰہی کا ذریعہ بنتا ہے۔الفتح الربانی کی مجلس میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

دنیا میں تصرف کرنے کے متعلق جب نیت درست ہوتی ہے تو وہ آخرت ہی بن جاتی ہے۔

تصوف اور مقصد تصوف کے متعلق حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

تصوف لفظ صفا سے بنا ہے نہ کہ لفظ صوف (اون) سے۔سچا صوفی وہ ہے جو اپنے تصوف (یعنی صفائی) میں سچا ہو۔اس کا دل مولا کے سوا تمام چیزوں سے صاف ہوتا ہے۔یہ ایک ایسی چیز ہے جو کپڑوں کا رنگ بدلنے، چہروں کو زرد کرنے، کندھوں کو اکٹھا کرنے، بزرگوں کی حکایتیں بیان کرنے اور تسبیح پر انگلیاں چلانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ حق تعالیٰ کی طلب میں سچا بننے، دنیا سے بے رغبت بننے، مخلوق کو دل سے باہر نکالنے اور اپنے مولا عزوجل کے سوا ہر کسی سے بے تعلق ہو جانے سے حاصل ہوتی ہے۔(الفتح الربانی مجلس)

یہ وہ تصوف ہے جس کی حضرت شیخ نے دعوت دی جس کی انتہا توحید خالص ہے جو عین تقاضائے دین ہے۔

غنیۃ الطالبین، باب آداب المریدین میں فرماتے ہیں:

تصوف کے معنی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اللہ کے ساتھ صدق اور اس کے بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا تصوف ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت کے آئینے میں

گردش ایام سے اُفقِ کائنات پر کچھ ایسی مایہ ناز اور یکتائے روزگار شخصیتیں جلوہ بار ہوئی ہیں جن کے علمی و فکری اور عملی کارنامے تاریخ انسانیت کے لئے اصول و رہنما اور آنے والی ذاتوں و نسلوں کے لئے لائق فخر اور قابل تقلید ثابت ہوئے ہیں۔جن کی فقاہت

www.waseemziyai.com

دذہانت ،حق گوئی ،بے باکی ،بالغ نظری ،اصابت فکری اور محققانہ صلاحیت جیسی تمام خصوصیات ایک عالَم کو درخشاں وتابندہ کئے رہتی ہے۔خدائے وحدہ لاشریک ایسی شخصیتوں کو بیشتر ان ہی مقامات وعلاقوں میں پیدا فرماتا ہے جہاں کفر وشرک ،گمراہی ،بے حیائی ،دین حق سے دوری ،سنت رسول ﷺ کی خلاف ورزی اور معصیت عروج پر ہو ایسی جگہوں پر یہ مقدس شخصیتیں اپنے قدم رنجہ فرما کر لوگوں کے قلوب واذہان میں سنتِ رسول ﷺ کو عام اور محبت مصطفی ﷺ کا چراغ روشن کرتے ہیں۔اولیائے کرام نے انبیائے عظام کے مشن کو فروغ دینے اور انکی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو سیدھے راہ پر گامزن کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے،شرک وکفر ،بدعات وخرافات ،برے رسوم اور معاشرے میں پھیلی گندگی کو دور کر کے لوگوں کے دل کی دنیا کو بدلنا اور خدا اور رسول کی صحیح معرفت کرانا اللہ تعالیٰ کے مقدس اولیاء عظام کا کمال ہے ،اور کیوں نہ ہو جبکہ ان کا مقصد زیست ہی یہی ہے ،ان کی زندگی کا مقصد الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ہے اسی سلسلہ کی ایک عظیم کڑی سید الاولیاء ،سند الاسفیاء ،قطب ربانی ،محبوب سبحانی ،شہباز لامکانی ،شہنشاہ کشور ولایت ،شیخ الاسلام والمسلمین ،غوث الثقلین ،حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المعروف غوث اعظم ،پیران پیر ،پیر دستگیر) کی ذات بابرکات ہے ۔آپ (سنہ ۴۷۰ھ) میں ایران کے ایک مشہور ومعروف قصبہ جیلان نزد بغداد شریف میں پیدا ہوئے ۔آپ والد ماجد کی نسبت سے حسنی اور والدۂ ماجدہ کی نسبت سے حسینی سید ہیں ۔آپ کا خاندان اولیاء اللہ کا گھرانہ تھا۔آپ کے نانا جان ،دادا جان ،والد ماجد ،والدہ محترمہ ،پھوپھی جان ،بھائی اور صاحبزادگان سب اولیاء الرحمان تھے اور صاحب کرامات ظاہرہ وباہرہ اور مالک مقامات علیا تھے ،یہی وجہ تھی کہ شہر ،قریہ اور اطراف واکناف کے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے تھے ۔آپ کے والد ماجد کا نام شیخ ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اور والدۂ ماجدہ کا نام امۃ الجبار ام الخیر فاطمہ ہے۔اس کائنات گیتی میں اولیاء کرام تو بہت تشریف لائے اور قیامت تک تشریف لاتے رہیں گے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کشف وکرامات اور مجاہدات وتصرفات کی بعض خصوصیات کے لحاظ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اولیاء کی جماعت میں ایک خصوصی امتیاز حاصل ہے ۔یہی وجہ ہے کہ اولیاء متقدمین میں سے بہت سے باکمال اور بڑے بڑے صاحبان کشف وحال بزرگوں نے آپ کے ظہور کی بشارتیں دی ہیں ۔اور اولیاء متاخرین میں سے ہر ایک آپ کی مقدس دعوت کا نقیب اور آپ کی مدح وثنا کا خطیب رہا اور علماء سلف وخلف نے آپ کے بلند درجات اور تصرفات وکرامات کے بارے میں اس قدر کثرت کے ساتھ کتابیں تحریر فرمائیں کہ شاید ہی کسی دوسرے ولی کے بارے میں مستند تحریروں کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہو۔آپ کی بزرگی وولایت اس قدر مشہور اور مسلم الثبوت ہے کہ آپ کے غوث اعظم ہونے پر تمام امت کا اتفاق ہے ۔چنانچہ حضرت علامہ عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ کسی ولی کی کرامتیں اس قدر تواتر کے ساتھ ہم تک نہیں پہنچی ہیں جس قدر تواتر کے ساتھ حضرت غوث اعظم کی کرامتیں ثقات سے منقول ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے بڑے بڑے علماء دہر اور اولیاء عصر نے آپ کے تبحر علمی اور درجۂ ولایت کی عظمت کا اعتراف کیا اور آپ کی شان اقدس میں ایسے ایسے کلمات تحسین ارشاد فرمائے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں ۔نسبی شرافت اور خاندانی وجاہت کے علاوہ علمی جلالت ،علمی عظمت ،کمال ولایت ،کثرت کرامت کی جامعیت آپ کی یہ وہ اخص الخاص خصوصیات ہیں جو بہت کم اولیاء عظام کو حاصل ہوئیں ،یہی وجہ ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ اپنے اپنے دور میں چاند کی طرح چمکے اور چند دنوں ان کی شہرت ومقبولیت کا ڈنکا بجتا رہا مگر رفتہ رفتہ چودھویں کے چاند کی طرح ان کے ذکر وشہرت کی

www.waseemziyai.com

روشنی گھٹتی اور کم ہوتی چلی گئی اور وہ سب پردۂ خفا میں پنہا ہو گئے حتیٰ کہ دنیا ان کے ناموں کو بھی فراموش کر گئی۔مگر حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باوجودیکہ آٹھ سوسینتیس برس سے بھی زیادہ کا طویل عرصہ گزر گیا مگر آپ کی شہرت وعظمت کے آفتاب کو کبھی گہن نہیں لگا۔بلکہ ہمیشہ آپ کی ولایت وکرامت کا ڈنکا چاردانگ عالم میں بجتا ہی رہا اور آج بھی آپ کی عظمتوں اور کرامتوں کا آفتاب اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک دمک رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز قیامت تک چمکتا دمکتا ہی رہے گا۔

کیا خوب اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ارشاد فرمایا!

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے　　　　افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

اپنوں نے تو آپ کے علمی کمال اور عظمت ولایت کا اعتراف کیا ہی ہے،اغیار ومعاندین نے بھی آپ کو غوث اعظم ہی تسلیم کیا ہے۔آپ اپنے علم وفضل میں یگانۂ روزگار،بزرگی میں وحید عصر،اور علم وعمل میں بے مثال اور منفرد تھے،تقویٰ وطہارت،خشیت وللہیت،فقروفاقہ،مجاہدۂ نفس اور دنیا سے کنارہ کشی آپ کی اعلیٰ ترین خصوصیات ہیں۔آپ جہاں شریعت کے آفتاب وہیں طریقت کے ماہتاب بھی تھے،یعنی شریعت وطریقت کے مجمع البحرین تھے۔آپ کی بارگاہ میں وقت کے قدآور اولیاء کرام نے حاضری دیکر اکتساب فیض کیا ہے۔آپ عالم بیداری میں حضور اکرم نور مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ وقت کا درماندہ اور اپنی مراد وحاجت کا طلبگار اپنی آرزوں کی کلیاں کھلانے کے لئے آپ کے دربار فیض پرانوار میں حاضری دیتے ہیں۔آپ وعدہ کے پکے اور صداقت کے علمبردار تھے،اپنی والدۂ ماجدہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ نے کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا۔اے کاش! آج ہماری مائیں اور بہنیں بھی اپنے بچوں کو ایسی نصیحت کرتیں تو ہمارے گھروں سے بھی غوث اعظم کا متوالا اور ان کا خادم ضرور پیدا ہوتا۔ہماری نوجوان نسلوں کے لئے یہ بات کارآمد ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے شمار مصیبتوں،پریشانیوں اور کھانے پینے کے عدم انتظام وانصرام کے باوجود طلب علم وجہد مسلسل میں ہمہ تن گوش ہو کر لگے رہے اور ہمہ جہت شخصیت بن کر ابھرے۔آج ہمارے بچوں کے پاس ہر چند فراوانیاں ہیں پھر بھی دینی ودنیوی تعلیم سے جی چراتے ہیں۔آپ کا مقام ومرتبہ بہت ہی ارفع واعلیٰ ہے،چنانچہ شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تک پہنچنے کے لئے دو طریقے ہیں ایک مرتبۂ نبوت جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک ختم ہے اور دوسرا مرتبۂ ولایت جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پھر دیگر اہلبیت کرام سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ختم ہے،لیکن ایسا نہیں کہ ولایت کا دروازہ بند ہو گیا بلکہ جو بھی ولی ہوگا وہ بارگاہ غوث کا گدا اور انہیں کا فیض یافتہ کہلائیگا۔سلسلۂ رفاعیہ کے مسلم الثبوت بزرگ حضرت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ غوث پاک کے دو کندھوں میں سے ایک پر شریعت کا اور دوسرے پر طریقت کا بوجھ ہے۔آپ کی سب سے بڑی خوبی یہ کہ مسلسل فاقہ کشی کے باوجود عبادت وریاضت،تلاوت قرآن کریم،تسبیحات وتہلیلات واوراد ووظائف میں مشغول رہتے تھے۔بھوک وپیاس کی شدت سے نڈھال ہوتے مگر فرائض،واجبات،سنن،مستحبات کو ترک نہیں فرماتے۔آپ کی کرامات بے شمار ہیں جن کو اجلہ اولیاء کرام اور وقت کے امام ومحدث نے نقل فرما کر سند کا درجہ عطا کیا ہے۔اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ زمانہ طالب علمی ہی سے آپ کو اپنی ولایت کا علم ہو چکا تھا،بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ آپ کو مکتب جانے اور گھر واپس آنے میں فرشتے مدد کیا کرتے تھے۔جب بیٹھنے کے لئے جگہ کی تنگی ہوتی تو غیبی آواز

www.waseemziyai.com

آتی کہ اللہ کے ولی کو جگہ دے دو۔مہلک اور لاعلاج مریضوں کو بھی آپ کی کرامتوں سے اکثر شفا مل جاتی تھی، چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ بغداد کے مشہور تاجر ابو غالب نے آپ کی دعوت کی جب آپ اس کے مکان پر پہنچے تو عراق کے بڑے بڑے علماء و مشائخ پہلے ہی سے وہاں موجود تھے۔انواع واقسام کے کھانے دسترخوان پر رکھے گئے، پھر لوگوں نے ایک بند ٹوکرا لاکر مہمانوں کے سامنے رکھ دیا، تمام علماء ومشائخ آپ کی ہیبت وجلال سے خاموش بیٹھے رہے، مگر آپ نے فرمایا کہ ٹوکرا میرے سامنے لاکر کھولو جب ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں ابو غالب تاجر کا اندھا اور فالج زدہ لڑکا بیٹھا ہوا تھا، حضور غوث اعظم نے سمجھ لیا کہ اس دعوت کا مقصد یہی ہے کہ اس بچے کو علماء و مشائخ کے سامنے دعاء کے لئے پیش کیا جائے، چنانچہ حضور غوث اعظم نے اس بچے کو دیکھ کر فرمایا کہ

﴿قم باذن اللہ معافیبعنی﴾

اے لڑکے! تو خدائے تعالیٰ کے حکم سے شفایاب ہو کر کھڑا ہو جا۔آپ کا یہ فرمانا تھا کہ لڑکا بینا اور تندرست ہو کر زمین پر دوڑنے لگا۔آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مجلس میں ایک شور برپا ہو گیا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموشی کے ساتھ اٹھ کر بغیر کھانا کھائے ہوئے اپنی خانقاہ میں تشریف لے آئے۔کیا ہی خوب کسی نے کہا ہے!

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراضِ مہلک سے
عجب دارالشفا ہے آستانہ غوث اعظم کا

آپ نے اپنی وفات سے چند دنوں پہلے ہی اپنے عزیزوں واقرباء کو بتا دیا تھا کہ اب میری وفات کا زمانہ قریب آگیا ہے، اس کے بعد ہی آپ علیل ہو گئے اور دو ماہ تک علالت کا سلسلہ جاری رہا آخری وقت میں آپ نے کچھ دعاؤں کا ورد شروع فرمایا اور دعا کے آخر میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور اکیانوے برس کی عمر میں اا ربیع الثانی (۵۶۱ ھ) کو رات میں آپ نے وصال فرمایا ۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن ۔آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ عبدالوہاب قادری رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ مدرسہ قادریہ کے ایک سائبان کے نیچے مدفون ہوئے۔بغداد جدید میں آج بھی آپ کا مزار پرانوار عوام وخواص کے لئے فیض بخش ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا فیض ہم تمام مسلمانوں پر قیامت تک جاری وساری رہے اور آپ رضی اللہ عنہ کے صدقے میں ہم سب کا خاتمہ ایمان پر نصیب فرما آمین بجاہ النبی الامین۔

(محمد صدر عالم قادری مصباحی انڈیا)

تذکرہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے بندوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہیں۔اِن کا وجود پوری کائنات کے لئے خیر وبرکت ہے۔وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ ہستیاں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتی ہیں۔ان کا مقصد حیات فقط اپنے رب جل جلالہ کو راضی کرنا ہے۔دنیا کی محبت سے اپنے سینے کو پاک کر کے یہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ ہر ایک کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت داخل کرتے ہیں۔

ان کامل ہستیوں میں سے ایک ہستی ہمارے شیخ پیران پیر روشن ضمیر حضرت غوث اعظم دستگیر علیہ الرحمہ کی ذات ہیں جسے رب تعالیٰ

www.waseemziyai.com

نے بہت شان و عظمت سے نوازا۔ آپ کا تعارف، آپ کا نسب اور خدمات و کرامات کیا ہیں۔ اس پر مختصر تحریر آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ کا نام : سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ: کنیت : ابو محمد۔ القابات : محی الدین، محبوب سبحانی، غوث اعظم، غوث الثقلین، پیر دستگیر کی ولادت (۴۷۰ھ) میں بغداد شریف کے قریبی قصبے، قصبہ جیلان میں ولادت ہوئی۔

نسب شریف

آپ والد کی نسبت سے حسنی سید ہیں۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ سید عبدالقادر بن ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید عبداللہ بن سید یحیی بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سید عبداللہ محض بن امام حسن مثنی بن سید امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم

والدہ کی جانب سے آپ حسینی سید ہیں۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ سید عبدالقادر بن امۃ الجبار بنت سید عبداللہ موصعی بن سید محمد بن سید جواد بن سید علی رضا بن سید موسیٰ کاظم بن سید جعفر صادق بن سید محمد باقر بن سید زین العابدین بن امام حسین بن علی رضی اللہ عنہم۔

بعض لوگ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سید ہونے پر اعتراض کرتے ہیں لہذا ہم نے ان کی تسلی کے لئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نسب شریف تحریر کر دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حسنی حسینی سید ہیں۔

ولادت کی رات بشارت

سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کی ولادت کی رات آپ کے والد ماجد نے یہ مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات ﷺ بمع صحابہ کرام اور اولیاء عظام علیہم الرضوان ان کے گھر جلوہ افروز ہیں۔ اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرمایا اور بشارت سے نوازا:

یاابا صالح اعطاک اللہ ابنا وھو ولی و محبوبی و محبوب اللہ تعالیٰ و سیوکن لہ شان فی الاولیاء والاقطاب کشانی بین الانبیاء و الرسل.

ترجمہ : اے ابو صالح ! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء و مرسلین میں میری شان ہے (بحوالہ : تفریح الخاطر)

☆ مستجاب الدعوت

سرکار بغداد رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات تھے یعنی آپ جو بھی دعا فرماتے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف عطا ہوتا۔

☆ نکاح:

ایک شخص نے آپ سے پوچھا حضور ! آپ نے نکاح کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا۔ بے شک میں نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس سے میرے دوسرے معاملات میں خلل پیدا ہوگا مگر میرے آقا ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ اے عبدالقادر! تم نکاح کرلو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ پھر جب یہ وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بیویاں عطا فرمائیں جن میں سے ہر ایک مجھ سے کامل محبت رکھتی ہے (عوارف المعارف)

www.waseemziyai.com

☆ حلیہ مبارک

ضعیف البدن، میانہ قد، فراغ سینہ، چوڑی داڑھی، دراز گردن، گندمی رنگ، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں اور بلند آواز (بہجۃ الاسرار)

☆ علمی مقام : سرکار بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ تیرہ علوم میں تقریر فرماتے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول، علم نحو، علم الکلام پڑھاتے تھے۔ ایک آیت کے چالیس معنی بیان فرماتے۔ (بحوالہ : بہجۃ الاسرار)

☆ راہ خدا جل جلالہ میں تکالیف

سرکار بغداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے راہ خدا میں بڑی بڑی تکالیف اور مصیبتوں کو برداشت کیا۔ اگر وہ پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا (بحوالہ : قلائد الجواہر)

☆ شیاطین سے مقابلہ : شیخ عثمان الصریفنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کی زبان سے سنا کہ میں شب و روز بیابانوں اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا۔ میرے پاس شیاطین مسلح ہوکر ہیبت ناک شکلوں میں قطار در قطار آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے، مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا۔ اے عبدالقادر! اٹھو ان کی طرف بڑھو، مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے، اسی طرف بھاگتے جاتے پھر میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتا۔

☆ پہلا بیان

آپ رضی اللہ عنہ کا پہلا بیان اجتماع برانیہ میں ماہ شوال ۵۲۱ ھ میں ہوا جس پر ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی۔ اولیاء کرام رحمہم اللہ اور فرشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں کو رحمٰن جل جلالہ کی طرف بلایا تو وہ سب لوگ اطاعت و فرمانبرداری میں جلدی کرتے تھے (بحوالہ: بہجۃ الاسرار)

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی محفل وعظ میں ستر ستر ہزار افراد ہوتے تھے، دوران وعظ نزدیک والا جیسی آواز سنتا، آخر والا بھی وہی آواز سنتا تھا۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی محفل میں انبیاء کرام، ملائکہ، اولیاء اللہ اور جنات تشریف لاتے۔ حضرت خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات حاضرین میں شامل ہوتے (بحوالہ : اخبار الاخیار)

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے ۵۲۱ ھ سے ۵۶۱ ھ تک چالیس سال تک استقامت کے ساتھ وعظ و نصیحت فرمایا (بہجۃ الاسرار)

☆ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآن ختم فرماتے۔ ☆ ہر روز ایک ہزار نفل ادا فرماتے تھے (تفریح الخاطر)

☆ سخاوت

آپ نے ایک شخص کو مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا کیوں پریشان ہو؟ عرض کیا۔ دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا ہوں، کرایہ بھی نہیں۔ اتنے میں ایک عقیدت مند نے آپ کی خدمت میں تیس دینار نذرانہ پیش کیا تو آپ نے وہ تیس دینار اس شخص کو دے کر فرمایا جاؤ!

www.waseemziyai.com

یہ تیس دینار ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے (اخبار الاخیار)

☆ کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پہلے حنفی تھے؟

سوال: امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے۔ لہٰذا تم میرے مذہب میں آ جاؤ۔ میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی اس لئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنفی سے حنبلی ہو گئے؟

جواب: امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ غوث پاک رضی اللہ عنہ ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد میں عین الشریعہ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا۔ مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲، ص ۴۳۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

☆ کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ملک الموت سے زنبیل ارواح چھین لی؟

سوال: امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اور غصہ میں ہو کر چھین لی تھی؟

جواب: امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ زنبیل ارواح (روحوں کا تھیلا) چھین لینا خرافات جہال سے ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیاء بشر سے بالا جماع افضل ہیں تو مسلمانوں کو ایسی اباطیل واہیہ سے احتراز لازم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲۸، ص ۴۱۹، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

☆ باطن کے حالات سے باخبر

حضرت شیخ ابو الجونی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میں فاقہ کی حالت میں تھا اور میرے اہل وعیال نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ سلام کا جواب دے کر آپ نے فرمایا۔ اے ابو الجونی! بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس کو دوست رکھتا ہے، اس کو عطا کر دیتا ہے۔

(بحوالہ: قلائد الجواہر، ۵۷)

☆ سمندر طریقت

سیدنا احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دائیں ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ جس میں سے چاہیں پانی لیں۔ ہمارے اس وقت میں شیخ عبد القادر جیلانی رضی

www.waseemziyai.com

اللہ عنہ کا کوئی ثانی نہیں (بحوالہ : بہجۃ الاسرار)

☆ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات:

☆...... امام ابوحفص عمر بن صالح حداوی اپنی اونٹنی بارگاہ غوثیت میں لائے۔ عرض کیا کہ میرا حج کا ارادہ ہے۔ یہ میری ایک ہی سواری ہے جو چل نہیں سکتی۔ آپ نے اونٹنی کو انگلی لگائی اور پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ پہلے میری اونٹنی سب سے پیچھے رہتی تھی۔ اب سب سے آگے چلتی تھی۔

☆......حضرت ابوالحسن علی الازجی بیمار ہوئے تو سرکار بغداد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے گھر ایک کبوتری اور ایک قمری کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دے رہی اور قمری (فاختہ) نو مہینے سے بولتی نہیں۔ آپ نے کبوتری کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا۔ اپنے مالک کو فائدہ پہنچاؤ اور قمری سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ قمری نے اسی دن سے بولنا شروع کردیا اور کبوتری عمر بھر انڈے دیتی رہی (بہجۃ الاسرار)

☆...... ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زوردار سیلاب آ گیا۔ دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ پریشان ہوکر سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ آپ نے اپنا عصاء پکڑا اور دریا کی طرف چلے اور دریا کے کنارے پر پہنچ کر اپنا عصاء کو دریا کی اصلی حد پر نصب کردیا اور دریا کو فرمایا کہ بس! یہی تک آپ کا فرمانا تھا کہ اسی وقت پانی کم ہونا شروع ہوگیا اور آپ کے عصاء تک آ گیا۔

(بحوالہ : بہجۃ الاسرار)

☆...... ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرما رہے تھے۔ مجلس میں شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمہ بھی تھے۔ آپ کو نیند آئی۔ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ منبر سے اتر کر آپ کی جانب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے۔

جو میں خواب میں دیکھ رہا تھا۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ وہ بیداری میں دیکھ رہے تھے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات

☆......توکل کیا ہے؟ آپ فرماتے کہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگا رہے اور اس کے غیر سے الگ رہے جن چیزوں پر قدرت حاصل ہے، ان کے پوشیدہ راز کو معرفت کی آنکھ سے جھانکنا اور مذہب معرفت میں دل کے یقین کی حقیقت کا نام اعتقاد ہے کیونکہ وہ لازمی امور ہیں۔ ان میں کوئی اعتراض کرنے والا نقص نہیں نکال سکتا (بحوالہ : بہجۃ الاسرار)

☆......شکر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسان کو مانے اور سمجھ لے کہ وہ شکر ادا کرنے سے عاجز ہے (بحوالہ : بہجۃ الاسرار)

☆......وجد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ روح، اللہ تعالیٰ کے ذکر کی حلاوت میں مستغرق ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچے طور پر غیر کی محبت دل سے نکال دے (بہجۃ الاسرار)

☆......خوف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔

خوف : یہ گناہ گاروں کو ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

رہبہ : یہ عابدین کو ہوتا ہے۔

خشیت : یہ علماء کو ہوتی ہے:

گناہ گار کا خوف عذاب ہے۔ عابد کا خوف عبادت کے ثواب کے ضائع ہونے سے اور عالم کا خوف طاعات میں شرک خفی (ریاکاری) سے ہوتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا عاشقین کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے اور عارفین کا خوف ہیبت و تعظیم سے ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے کہ کیونکہ یہ کبھی دور نہیں ہوتا اور تمام اقسام کی حاملین جب رحمت ولطف کے مقابل ہوجائیں تو تسکین پا جاتے ہیں (المرجع السابق)

☆......سرکار بغداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سالتم اللہ حاجۃ فاسئلوہ بی جب تم اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرو تو میرے وسیلے سے طلب کرو (بحوالہ : بہجۃ الاسرار: ۶۳)

کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ وہابی تھے؟

آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنبلی تھے یعنی حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے، غیر مقلد نہیں تھے۔ جب آپ مقلد تھے تو وہابی کیسے ہوسکتے ہیں؟ وہ اس لئے کہ وہابی غیر مقلد ہوتے ہیں، امام کی تقلید کو حرام کہتے ہیں جبکہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ تقلید کو جائز سمجھتے تھے لہذا ماننا پڑے گا کہ آپ وہابی نہ تھے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنبلی اور ہم حنفی یہ کیسے؟

ہم غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں۔ ان کے سلسلہ طریقت میں داخل ہیں مگر ہم ان کے مقلد نہیں ہیں۔ مقلد ہم امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہیں لہذا مقلد کسی بھی امام کا ہو، وہ مرید غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ہوسکتا ہے۔

آپ کا وصال

آپ کا وصال ۱۱ ربیع الآخر (۵۶۱ھ) میں اکانوے برس کی عمر میں بغداد شریف میں ہوا۔ بغداد معلیٰ میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مرشد سلطان اولیاء حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے مزار پر اپنی رحمت و رضوان کی بارش فرمائے اور ہمیں آپ کے فیض سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین

سوال : کیا اسلام میں کسی کی یاد منانے کی کوئی گنجائش ہے

جواب : یہ سوال سائل کی کم علمی کی دلیل ہے۔ اگر وہ قرآن وسنت کا مطالعہ کرتے تو کبھی ایسا سوال نہ کرتے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یاد منانا جائز بلکہ ثواب ہے۔

القرآن : وذکرھم بایام اللہ۔

ترجمہ : اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ (سورہ ابراہیم، آیت: ۵)

www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ کے دن سے مراد وہ ایام ہیں جن ایام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام واکرام کیا، یعنی جس دن کو اہل اللہ سے نسبت ہو جائے، وہ ایام اللہ بن جاتے ہیں۔

☆ سرور کونین ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یاد منانے کا حکم دیا

حدیث شریف: كان يوم عاشوراء تعده اليهود عيداً، قال النبي ﷺ فصوموه انتم (بخاری، کتاب الصوم۔ حدیث: ۲۰۴۷)

ترجمہ: یوم عاشورہ کو یہود یوم عید شمار کرتے تھے، حضور اکرم ﷺ نے (مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے) فرمایا تم ضرور اس دن روزہ رکھا کرو۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی یاد

حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جسے حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔ اس میں یوم عاشورہ منانے کا یہ پہلو بھی بیان ہوا کہ عاشورہ حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام کا دن تھا۔ اس روز وہ بہ حفاظت جودی پہاڑ پر لنگر انداز ہوئے تھے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کی جماعت اس دن کو یوم تشکر کے طور پر منانے لگی، اور یہ دن بعد میں آنے والوں کے لئے باعث احترام بن گیا۔

☆ غلاف کعبہ کا دن حضور ﷺ نے منایا

كانوا يصومون عاشوراء قبل ان يفرض رمضان، وكان يوما تستر فيه الكعبة، فلما فرض الله رمضان، قال رسول الله ﷺ من شاء ان يصومه فليصمه، ومن شاء ان يتركه فليتركه

(بخاری، کتاب الحج، (۲:۵۷۸)

ترجمہ: اہل عرب رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر دیئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اس دن روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو ترک کرنا چاہے، وہ ترک کر دے۔

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ درج بالا حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فانه يفيد ان جاهلية كانوا يعظمون الكعبة قديما بالستورويقومون بها

(فتح الباری (۳:۴۵۴)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت سے ہی وہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کی تعظیم کرتے تھے اور یہ معمول وہ قائم رکھے ہوئے تھے۔

☆ جمعہ کا دن، ولادت آدم علیہ السلام کی یاد:

حدیث شریف: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ سے فرمایا۔

ان من افضل ايامكم يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه قبض، وفيه النفخة، وفيه الصعقة فاكثروا على من

www.waseemziyai.com

الصلاۃ فیہ، فان صلاتکم معروضۃ علی

(ابوداؤد، کتاب الصلاۃ (۲:۴:۵۷)

ترجمہ: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا ہے، اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہوئی (یعنی اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت ہوئی اور آپ کو لباس بشریت سے سرفراز کیا گیا) اس روز ان کی روح قبض کی گئی اور اسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

☆ ہر پیر کو روزہ رکھ کر رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کی یاد مناتے تھے

(مسلم شریف، جلد دوم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلثۃ ایام من کل شہر رقم الحدیث ۲۶۶۲ ۴)

☆ بکرے ذبح کر کے رسول پاک ﷺ نے اپنا میلاد منایا

(حسن المقصد فی عمل المولد: ۶۴)

معلوم ہوا کہ یادگار منانا، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ایام منانا جائز بلکہ مستحب عمل ہے۔

گیارہویں شریف علمائے اُمّت کی نظر میں

☆ مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمہ کا نظریہ

ملفوظات مرزا صاحب علیہ الرحمہ میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف کلمات طیبات میں ہے کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ دو زانو اور حضرت جنید علیہ الرحمہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسواء اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہوگئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں۔ پس مولیٰ علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش ہیں جو سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جب نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی کہ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہوگئے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا۔ آج غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں

(کلمات طیبات فارسی، ص ۷۷، مطبوعہ دہلی ہند)

☆ علامہ فیض عالم بن مُلّا جیون علیہ الرحمہ کا نظریہ

عاشورہ کے روز امامین شہیدین امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح پر فتوح کو پہنچاتے ہیں اور اسی قسم میں گیارہویں کا کھانا ہے جو کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہے، دیگر مشائخ

www.waseemziyai.com

کا عرس سال کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس ہر ماہ ہوتا ہے (بحوالہ : وجیز القراط فارسی:۸۲)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ کی جلد اول کے صفحہ نمبر ۷۱ پر فرماتے ہیں کہ نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے تو وہ کھانا برکت والا ہو جاتا ہے اور اس کا تناول کرنا بہت اچھا ہے۔

(بحوالہ : فتاویٰ عزیزی، جلد اول، :۷۱)

معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کرنے سے نہ صرف میت کو ثواب پہنچتا ہے بلکہ اس کے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

گیارہویں شریف صالحین کی نظر میں

☆......سراج الہند محدث اعظم ہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں کے متعلق فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی، اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی، تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔

(ملفوظات عزیزی، فارسی، مطبوعہ میرٹھ، یوپی بھارت:۶۲)

☆......گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

آپ اپنی کتاب ماثبت من السنہ میں لکھتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مہاجر مکی علیہ الرحمہ ۹ ربیع الآخر کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عرس کرتے تھے، بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔ (ماثبت من السنہ از : شاہ عبدالحق محدث دہلوی، عربی، اردو مطبوعہ دہلی:۲۶۷)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی دوسری کتاب اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ (المتوفی ۹۹۷ھ) گیارہ ربیع الآخر کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے۔

(اخبار الاخیار، از : محدث شاہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ ص ۴۹۸ (اردو ترجمہ مطبوعہ کراچی)

حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مکی علیہ الرحمہ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ یہ تمام بزرگ دین اسلام کے عالم فاضل تھے اور ان کا شمار صالحین میں ہوتا ہے، ان بزرگوں نے گیارہویں شریف کا ذکر کر کے کسی قسم کا شرک و بدعت کا فتویٰ نہیں دیا۔

تمام دلائل و براہین سے معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف کا انعقاد کرنا سلف و صالحین کا طریقہ ہے جو کہ باعث اجر و ثواب ہے۔

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ماثبت من السنہ کے صفحہ نمبر ۳۱۲) پر لکھتے ہیں کہ

www.waseemziyai.com

غوث اعظم علیہ الرحمہ کی اولاد و مشائخ عظام مقیم ہند و پاک) ہر سال غوث اعظم علیہ الرحمہ کا عرس مناتے تھے

(شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب عربی زبان میں ہے جس کا ترجمہ دیوبندی فرقے کے مولوی نے کیا اور انہی کے ادارے دارالاشاعت کراچی نے شائع کیا

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ما ثبت من السنہ کے صفحہ نمبر ۱۶۱) پر لکھتے ہیں کہ غوث اعظم علیہ الرحمہ کی اولاد و مشائخ عظام مقیم ہند (و پاک) ہر سال غوث اعظم علیہ الرحمہ کا عرس مناتے تھے

(شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب عربی زبان میں ہے جس کا اردو ترجمہ دیوبندی فرقے کے مولوی نے کیا اور انہی کے ادارے دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوئی)

سوال : کیا نذر و نیاز کرنا جائز ہے، کیونکہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز کرنا ناجائز ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا، ان نعمتوں میں سے ایک نعمت حلال اور طیب رزق ہے، جسے رب کریم اپنے بندوں کو محنت کر کے حلال ذرائع سے حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ بندے حرام سے بچ کر حلال طیب رزق حاصل کر کے اپنی زندگی گزاریں۔

انہی حلال وطیب رزق میں سے ایک بابرکت چیز نذر و نیاز ہے جو کہ رب کریم کی بارگاہ میں پیش کر کے اس کا ثواب نیک و صالح مسلمانوں کو ایصال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں نذر و نیاز کی حقیقت اور اسے حرام کہنے والوں کی اصلاح کی جائے گی۔

ختم قادریہ میں موجود بعض اشعار پر شیطانی وسوسہ

الحمدللہ ! ہمارے کثیر مسلمان اپنے گھروں میں اور مساجد میں ماہانہ ختم قادریہ شریف کا انعقاد کرتے ہیں جس میں درود غوثیہ، سورہ الم نشرح، سورہ یٰسین پڑھتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات کو وسیلہ بنا کر ان سے مدد طلب کرتے ہیں۔ ختم قادریہ شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ دردمندوں، بے سہاروں اور دلی مرادیں مانگنے والوں کی بگڑی بنا دیتا ہے۔

ختم قادریہ شریف میں موجود بعض اشعار جن میں حضور ﷺ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ ان اشعار کو پڑھتے وقت شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ رسول پاک ﷺ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کرنا ناجائز ہے لہذا ہم نے اس کے مخصوص اشعار کا ترجمہ اور جن اشعار کے پڑھنے سے وسوسہ آتا ہے اس کو دور کرنے کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت پیش کی جارہی ہے۔

یارسول اللہ انظر حالنا

اے اللہ کے رسول ! ہماری حالت پر توجہ فرمائیے

یاحبیب اللہ اسمع قالنا

اے اللہ کے حبیب ! ہماری عرض سماعت فرمائیے

www.waseemziyai.com

انني في بحرهم مغرق

بے شک میں غموں (پریشانیوں کے) سمندر میں غرق ہوں

خذيدي سهل لنا اشكالنا

میرا ہاتھ پکڑیں اور ہماری مشکلات کو (باذن خداوندی) آسان فرمادیں۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسلمانوں کے سپہ سالار جلیل القدر صحابی حضرت خالد بن ولید اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ کو براہ راست مدد کے لئے پکارا۔ چنانچہ منقول ہے۔

كان شعارهم يومئذ يامحمداه

یعنی اس دن مسلمانوں کا طریقہ اور شعار حضور ﷺ کو مدد کے لئے پکارنا تھا۔ (البدایہ والنہایہ (۶:۲۴)، مطبوعہ بیروت، لبنان)

ياحبيب الاله خذ بيدي

اے معبود برحق کے محبوب ! میری دستگیری فرمائیں

مالعجزي سواک مستندي

میری کمزوری کا سہارا آپ کے سوا کوئی نہیں

☆ اس درود کو بطور وسیلہ پڑھتے ہوئے یہ تصور رکھیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی جالیوں کے روبرو حاضر ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی نظر خاص کا طلب گار ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی نظر خاص کے ذریعے میری مشکلات کو آسان فرمادے گا۔

ياصديق يا عمر يا عثمان ياحيدر

اے حضرت ابوبکر صدیق اے حضرت عمر فاروق اے حضرت عثمان غنی اے حیدر کرار

دفع شر كن خيرا وريا شبيريا شبر

(اللہ کی عطا سے) شر دور کریں اور بھلائی لائیں اے شبیر (امام حسین رضی اللہ عنہما) اے شبر (امام حسن رضی اللہ عنہما)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا اضل احدكم شيا او اراد عوناً وهو بارض ليس بها انيس فليقل ياعبادالله اعينوني

(طبرانی، مصنف ابن ابی شیبہ، حصن حصین: ۲۲)

ترجمہ: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد حاصل کرنا چاہتا ہو اور ایسی جگہ میں ہو جہاں کوئی اس کا مونس و غمخوار نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ کہے

ياعبادالله اعينوني

اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو

نوٹ: اگر مدد مانگنا شرک ہوتا تو از حضور ﷺ اس کی ہرگز تعلیم نہ فرماتے۔ آیئے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اداؤں کا حسین تصور قائم کر کے خیر کی خیرات طلب کرتے ہوئے پڑھیں۔ صحابہ علیہم الرضوان کی عظمت کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمیں دونوں جہاں کی خوشیوں

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

سے مالا مال فرمادے۔

یا حضرت سلطان شیخ سید شاہ عبدالقادر جیلانی شیا للہ المدد

اے حضرت بادشاہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی اللہ کے لئے کچھ عطا کیجئے اور مدد فرمایئے۔

صحابہ علیہم الرضوان کے زمانے میں ایک ایسا گروہ تھا جو کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا لیکن شرک کی حقیقت نہ سمجھنے کی بناء پر انہوں نے صحابہ کرام پر شرک کا الزام لگایا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس قوم کو سمجھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ قرآن پڑھ کر سنایا مگر اس گروہ کے اکثر افراد نے آپ کی بات سمجھنے سے انکار کر دیا۔ آخر کیوں؟

اس عنوان کو تفصیل سے جاننے کے لئے قرآن کریم اور معیار ہدایت کا مطالعہ فرمائیں یا شرک کی حقیقت کیسٹ سماعت کریں۔

یادرکھیں

اللہ والوں سے مدد طلب کرنا درحقیقت انہیں وسیلہ بنانا ہے

قرآن پاک میں کئی مقامات پر بتوں کی مذمت کی گئی کہ وہ نہ حاجت روا ہیں اور نہ ہی مشکل کشا ہیں

قرآن پاک میں ارشاد ہے صالح مومنین مددگار ہیں (سورۃ التحریم:۴)

ماهمه محتاج تو حاجت روا

ہم سب محتاج ہیں اور آپ (اذن الٰہی سے) حاجتوں کو پورا کرنے والے ہیں

المدد یا غوث اعظم سیدا

اے غوث اعظم ! اے سردار ! مدد فرمائیں

بخاری شریف حدیث قدسی

اللہ عزوجل فرماتا ہے ! جب میرا بندہ فرائض کی پابندی کے ساتھ نوافل پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو

فکنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه

میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کی شرح میں ہے:

سمع القریب والبعید قدر علی التصرف فی الصعب والسهل والبعید والقریب

یعنی : جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے کان پر ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی پکار سن لیتا ہے اور مشکل کو آسان کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر، (۷: ۴۳۶) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مشکلات بے عدد داریم ما

ہماری مشکلات بے شمار ہیں اے غوث اعظم

المدد یا غوث اعظم پیرما

(اے) ہمارے پیر! ہماری (باذن اللہ) مدد فرمائیں

☆ ولی کامل امام نورالدین ابوالحسن علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف بہجۃ الاسرار میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ارشاد تحریر کرتے ہیں

ومن نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه

ترجمہ: جو کسی مصیبت میں میرا نام پکارے اس کی مصیبت دور کردی جائے گی۔

شارح بخاری علیہ الرحمہ تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوعلی نیشا پوری علیہ الرحمہ سخت ترین پریشانی میں مبتلا ہوئے تو حضور ﷺ نے خواب میں بشارت دی کہ

سر الیٰ قبر یحیی بن یحیی واستغفر وسل تقص حاجتک فاصبحت ففعلت ذلک فقصیت حاجتی

ترجمہ: یحییٰ بن یحییٰ کی قبر پر حاضری دو اور استغفار کرو اور سوال کرو۔ تمہاری حاجت پوری کی جائے گی تو میں صبح اٹھا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میری حاجت پوری کردی گئی (تہذیب التہذیب) (۳۹۸:۴)

یا حضرت شیخ محی الدین مشکل کشا بالخیر

اے حضرت شیخ محی الدین مشکل کشائی فرمانے والے (باذن الٰہی) بھلائی عطا ہو۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے (سورۃ التحریم:۴)

فان اللہ هو مولٰه وجبریل وصالح المومنین.

ترجمہ: بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور صالح مومنین مددگار ہیں۔

غور فرمائیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد نا کافی ہے؟ جو جبریل امین علیہ السلام اور صالح مومنین کو مددگار کہا گیا؟

قطعاً ایسا نہیں۔ یقیناً ذاتی وحقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کی عطاء وقدرت سے صالح مومنین مددگار ہیں۔

امداد کن امداد کن ازرنج غم آزاد کن

مدد فرمائیں، مدد فرمائیں، غم کی قید سے آزاد کریں

دردین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر

دین و دنیا میں خوشی عطا کریں۔ اے غوث اعظم مدد فرمانے والے۔

علم مصطفیٰ ﷺ کی وسعتیں

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی (بیہقی)

☆ (میری امت) اپنے اعمال میں دکھلاوا (ریاکاری) کرے گی (مسند احمد)

☆ **وانی واللہ ماأخاف علیکم ان تشرکوا بعدی** (بخاری (۲: ۹۷۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک میرے بعد میری امت شرک میں مبتلا نہیں ہوگی۔

www.waseemziyai.com

خوش بخت اور سعادت مند شخص وہ ہے جو فرمان مصطفیٰ ﷺ پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے شیطانی وسوسوں سے نجات حاصل کرتا ہے اور مسلمانوں کو مشرک (کافر) نہیں سمجھتا۔

(فرحان لا کھانی کراچی)۔

حضور غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی

تاریخ کے طالب علم خوب جانتے ہیں کہ تہذیب وتمدن کے اعتبار سے دنیا کی کوئی بھی قوم مسلمانوں کی ہم پلہ نہ تھی، پوری دنیا میں ان کے کارناموں، تہذیب وتمدن، علم وحکمت اور فہم وفراست کا شہرہ تھا آپ صرف بغداد ہی کو لیجئے، دنیائے اسلام میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل تھی کیونکہ علوم وفنون، حکمت ودانش اور فہم وفراست کے لحاظ سے دنیا کے لئے بغداد جاذبیت اختیار کر چکا تھا۔ جہاں ایک طرف مسلمان اگر رفعتِ عظمت کو چھو رہے تھے تو دوسری طرف بیرونی نظریات وخیالات کی یلغار ان کے یقین واعتماد کی دیواروں کی بنیادیں بھی اندر ہی اندر سے کھوکھلی کر رہی تھی۔ علم وحکمت کی پیاسی انسانیت کسی ایسے مسیحا کے انتظار میں تھی جو اپنے قد وقامت اور علم وحکمت کی بنیاد پر صدیوں پر بھاری ہو، ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر وہ بزرگ یکا یک اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے جو شخص وہاں حاضر ہوا وہ بھی پانی کا لوٹا بھر کر بزرگ کے پیچھے پیچھے چلا آیا لیکن انہوں نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ چلتے چلتے یہ بزرگ فصیلِ شہر کے دروازے پر پہنچے۔ دروازہ خود بخود کُھل گیا اور وہ شہر سے باہر نکل گئے۔ مذکورہ شخص بھی اُن کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ چند قدم چلے تھے کہ ایک عظیم الشان شہر نظر آیا، آپ اس میں داخل ہو کر ایک مکان کے اندر چلے گئے وہاں چھ شخص بیٹھے تھے وہ ازراہِ تعظیم کھڑے ہو گئے اور آپ کو سلام کیا۔ مکان کے ایک کونے سے کسی کے کراہنے کی آواز آ رہی تھی تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہو گئی اتنے میں ایک شخص آیا اور اس کونے سے ایک میت کندھے پر اٹھا کر چلا گیا پھر ایک نصرانی وضع کا شخص آپکے سامنے حاضر ہوا۔ اُس کا سر برہنہ تھا اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں بزرگ نے اس شخص کے سر اور لبوں کے بال تراشے پھر اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور اِن چھ اشخاص سے مخاطب ہو کر فرمایا!

میں بہ حکم الٰہی اس شخص کو متوفی کا قائم مقام کرتا ہوں ان اشخاص نے بیک زبان کہا ہمارے سر آنکھوں پر پھر آپ اِس شہر سے باہر تشریف لے آئے چند ہی قدم چلے تھے کہ بغداد کی شہر پناہ آ گئی۔ پہلے کی طرح اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اپنے دولت کدہ پر تشریف لے آئے صبح ہوئی اور وہ شخص اُن بزرگ سے درس لینے بیٹھا اور بزرگ کو قسم دے کر رات کے واقعہ کی تفصیل پوچھی، آپ نے فرمایا پہلے عہد کرو کہ جب تک میں زندہ ہوں اس واقعہ کا اظہار کسی سے نہ کرو گے اُس شخص نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا جس پر بزرگ نے فرمایا رات کو جس شہر میں ہم گئے تھے اُس کا نام نہاوند تھا جو بغداد سے دور دراز فاصلہ پر واقع ہے۔ مکان میں جو چھ آدمی تھے وہ ابدالِ وقت ہیں۔ جس شخص کے کراہنے کی آواز تم نے سُنی وہ ساتواں ابدال تھا۔ اس وقت اس کا عالمِ نزع تھا جب وہ واصل بحق ہو گیا تو اُس کی میت کو حضرت خضر علیہ السلام اُٹھا کر لے گئے۔ جس آدمی کو میں نے کلمہ شہادت پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا ایک عیسائی تھا۔ میں نے اللہ کے حکم سے مرحوم ابدال کی جگہ اسے ساتواں ابدال مقرر کیا وہ شخص جو بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ ابوالحسن بغدادی تھے اور جس بزرگ کی

www.waseemziyai.com

خدمت میں انہوں نے حاضری دی وہ شیخ عبدالقادر جیلانی تھے۔اولیاء اللہ نے ان کی آمد کی اطلاع ان کی ولادت سے پہلے دے دی تھی، قطبِ دوراں شیخ ابو بکر ہوار نے ایک دن اپنی مجلس میں شیخ غراز سے کہا عراق میں ایک ایسا مردِ خُدا پیدا ہوگا جو اللہ اور اُس کے بندوں کے نزدیک بے حد رتبے کا حامل ہوگا اس کی سکونت بغداد میں ہوگی وہ کہے گا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے اس کے زمانے کے اولیاء اس کی بات مانیں گے اُس کے دور میں اُس جیسا کوئی نہیں ہوگا۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ساداتِ کرام کے ایک مقدس گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں ہر وقت قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدائیں گونجتی تھیں ان کے نانا سید عبداللہ صومعی اور والد محترم سید ابو صالح موسیٰ دوست جنگی رضی اللہ عنہ اولیاء کامل تھے۔اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سیدہ ام الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اور پھوپھی سیدہ عائشہ عارفات ربانی میں سے تھیں ان تمام ہستیوں کا شمار عالی مرتبت عابد وزاہد اور منکسر المزاج بزرگانِ دین میں ہوتا تھا۔

چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین، حجۃ اللہ علی العالمین، قطب الاقطاب، رائس الاغیاث سیدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ ۴۷۰ھ میں طبرستان کے قصبے جیلان میں پیدا ہوئے حضور غوثِ اعظم کی ولادت کے حوالے سے متعدد روایات بیان کی گئی ہیں جن میں معتبر روایت یہی ہے کہ حضور غوث الاعظم یکم رمضان المبارک جمعۃ المبارک ۴۷۰ ہجری بمطابق ۱۰۷۵ء گیلان میں پیدا ہوئے۔

پیدا ہونے والے سب بچوں کا بچپن ایک جیسا نہیں ہوتا، بعض بچے تربیت کی بنیاد پر صالحیت کی منازل طے کرتے ہیں اور بعض مادرزاد ولایت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں۔حضور غوث پاک کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ پورے عہدِ رضاعت میں آپ کا یہ حال رہا کہ سال کے تمام مہینوں میں آپ دودھ پیتے تھے لیکن جوں ہی رمضان المبارک کا چاند نظر آتا آپ دن کو سورج غروب ہونے تک دودھ کی بالکل رغبت نہیں فرماتے تھے خواہ کتنی ہی دودھ پلانے کی کوشش کی جاتی ہر بار آپ کی والدہ محترمہ آپ کو دودھ پلانے میں ناکام رہتیں۔

بچپن ہی میں سایہ پدری سر سے اٹھ گیا ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی، مزید تعلیم کے لئے (۴۸۸ھ) میں بغداد پہنچے جو اس وقت علم وفضل کا گہوارہ، علماء ومشائخ کا مسکن اور علمی وسیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا دارالسلطنت تھا، یہاں آپ نے اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور آئمہ فن سے اکتساب فیض کیا، آپ کے اساتذہ میں ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی، ابوزکریا یحییٰ بن عبدالکریم نہایت نامور اور معروف بزرگ تھے۔کہا جاتا ہے آپ کا بچپن نہایت پاکیزہ تھا، بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ بندے پر اپنی روحانی ونورانی نوازشات اور فیوضاتِ الٰہیہ کی بارش کا نزول شروع کیا ہوا تھا چنانچہ حضور غوث پاک اپنے لڑکپن سے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں کہ عمر کے ابتدائی دور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غیب سے آواز آتی کہ لہو ولعب سے باز رہو، جسے سن کر میں رک جایا کرتا تھا اور اپنے گردوپیش پر جو نظر ڈالتا تو مجھے کوئی آواز دینے والا دکھائی نہ دیتا تھا جس سے مجھے وحشت سی معلوم ہوتی تھی اور میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدہ محترمہ کی آغوش میں چھپ جایا کرتا تھا، اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سنا کرتا ہوں اگر مجھ کو کبھی نیند آتی ہے تو وہ آواز فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے متنبہ کر دیتی ہے کہ تم کو اس لیے نہیں پیدا کیا کہ تم سویا کرو۔

صاحبزادہ مفتی نعمان قادر مصطفائی (۲۷،۱۲،۲۰۱۷)

www.waseemziyai.com

شیخ عبدالقادر جیلانی کے دھوبی والے واقعے میں کتنی صداقت ہے؟

السلام علیکم جناب عالی ! میرے درج ذیل سوالات ہیں براہِ کرم راہنمائی فرما دیں:

عام طور پر جلسے جلوس میں ایک واقعہ شد و مد سے بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کا دھوبی قبر میں منکر نکیر کے سوال کے جواب میں یہ کہتا رہا کہ وہ شیخ عبدالقادر کا دھوبی ہے اور شیخ عبدالقادر نے آ کر منکر نکیر کو بتایا کہ وہ انکا غلام ہے تو اس سے سوال و جواب نہیں کیا گیا۔اس واقعے کی صداقت پر قیل وقال کرنا کیسا ہے؟ اس کا درست ماننا کیسا ہے

جواب

یہ واقعہ اکابر دیو بند اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے۔ظنی طور پر درست ہونے کے امکانات ہیں ،مگر یقینی اور قطعی نہیں ہے۔ اگر کوئی اس واقعہ کو درست مانتا ہے تو بھی ٹھیک اور اگر کوئی انکار کرتا ہے تو وہ بھی غلط نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کوئی نصِ قطعی نہیں ہے۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب.

ملفوظات غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خوف خدا

حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی بہت سی قسمیں ہیں

☆......(۱) خوف .. یہ گنہگاروں کو ہوتا ہے (۲) رہبہ ... یہ عابدین کو ہوتا ہے (۳) خشیت ... یہ علماء کو ہوتی ہے۔ نیز ارشاد فرمایا : گنہگار کا خوف عذاب سے، عابد کا خوف عبادت کے ثواب کے ضائع ہونے سے اور عالم کا خوف طاعات میں شرک خفی سے ہوتا ہے۔پھر آپ نے فرمایا :عاشقین کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے اور عارفین کا خوف ہیبت و تعظیم سے ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے کیوں کہ یہ کبھی دور نہیں ہوتا اور ان تمام اقسام کے حاملین جب رحمت ولطف کے مقابل ہو جائیں تو تسکین پا جاتے ہیں۔(بہجۃ الاسرار)

☆......اطاعت الٰہی

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں : اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے، اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ تو اللہ عزوجل کا بندہ ہے اور اللہ عزوجل ہی کی ملکیت میں ہے، اس کی کسی چیز پر اپنا حق ظاہر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اُس کا ادب کرنا چاہیے کیوں کہ اس کے تمام کام صحیح و درست ہوتے ہیں، اللہ عزوجل کے کاموں کو مقدم سمجھنا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر قسم کے امور سے بے نیاز ہے اور وہ ہی نعمتیں اور جنت عطا فرمانے والا ہے، اور اس کی جنت کی نعمتوں کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اس نے اپنے بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ چھپا رکھا ہے، اس لئے اپنے تمام کام اللہ عزوجل ہی کے سپرد کرنا چاہیے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا فضل ونعمت تم پر پورا کرنے کا عہد کیا ہے اور وہ اسے ضرور پورا فرمائے گا۔

www.waseemziyai.com

بندے کا شجرِ ایمانی اس کی حفاظت اور تحفظ کا تقاضا کرتا ہے، شجرِ ایمانی کی پرورش ضروری ہے، ہمیشہ اس کی آبیاری کرتے رہو، اسے (نیک اعمال کی) کھاد دیتے رہو تاکہ اس کے پھل پھولیں اور میوے برقرار رہیں اگر یہ میوے اور پھل گر گئے تو شجرِ ایمانی ویران ہو جائے گا اور اہلِ ثروت کے ایمان کا درخت حفاظت کے بغیر کمزور ہے لیکن تفکرِ ایمانی کا درخت پرورش اور حفاظت کی وجہ سے طرح طرح کی نعمتوں سے فیضیاب ہے، اللہ عزوجل اپنے احسان سے لوگوں کو توفیق عطا فرماتا ہے اور ان کو ارفع و اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر، سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑ اور اس کے دربار میں عاجزی سے معذرت کرتے ہوئے اپنی حاجت دکھاتے ہوئے عاجزی کا اظہار کر، آنکھوں کو جھکاتے ہوئے اللہ عزوجل کی مخلوق کی طرف سے توجہ ہٹا کر اپنی خواہشات پر قابو پاتے ہوئے دنیا و آخرت میں اپنی عبادت کا بدلہ نہ چاہتے ہوئے اور بلند مقام کی خواہشات دل سے نکال کر رب العالمین عزوجل کی عبادت و ریاضت کرنے کی کوشش کرو۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر)

رضائے اللہ تبارک وتعالیٰ

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کوئی دعا قبول فرماتا ہے اور جو چیز بندے نے اللہ تعالیٰ سے طلب کی وہ اسے عطا کرتا ہے تو اس سے ارادۂ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ نوشتۂ تقدیر نے جو لکھ دیا ہے اس کی مخالفت لازم آتی ہے کیونکہ اس کا سوال اپنے وقت پر رب تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوتا ہے اس لیے قبول ہو جاتا ہے اور روزِ ازل سے جو چیز اس کے مقدر میں ہے وقت آنے پر اسے مل کر رہتی ہے۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر)

وجد

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وجد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: روح اللہ عزوجل کے ذکر کی حلاوت میں مستغرق ہو جائے اور حق تعالیٰ کے لئے سچے طور پر غیر کی محبت دل سے نکال دے۔ (بہجۃ الاسرار)

وفا

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ وفا کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: وفا یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں میں اللہ عزوجل کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے نہ تو دل میں ان کے وسوسوں پر دھیان دے اور نہ ہی ان پر نظر ڈالے اور اللہ عزوجل کی حدود کی اپنے قول اور فعل سے حفاظت کرے، اُس کی رضا والے کاموں کی طرف ظاہر و باطن سے پورے طور پر جلدی کی جائے۔ (بہجۃ الاسرار)

صدق

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صدق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اقوال میں صدق تو یہ ہے کہ دل کی موافقت قول کے ساتھ اپنے وقت میں ہو۔

(۱) اعمال میں صدق یہ ہے کہ اعمال اس تصور کے ساتھ بجالائے کہ اللہ عزوجل اس کو دیکھ رہا ہے اور خود کو بھول جائے۔

www.waseemziyai.com

(۲) احوال میں صدق یہ ہے کہ طبیعتِ انسانی ہمیشہ حالتِ حق پر قائم رہے اگر چہ دشمن کا خوف ہو یا دوست کا ناحق مطالبہ ہو۔ (بہجۃ الاسرار)

صبر کی حقیقت

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صبر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ بلا اور مصیبت کے وقت اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ادب رکھے اور اُس کے فیصلوں کے آگے سرِ تسلیم خم کر دے۔ (بہجۃ الاسرار)

شکر

سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شکر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے رہئے اللہ عزوجل کے احسان کو مانے اور یہ سمجھ لے کہ وہ شکر ادا کرنے سے عاجز ہے۔ (بہجۃ الاسرار)

دُنیا

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دنیا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ دنیا کو اپنے دل سے مکمل طور پر نکال دے پھر وہ تجھے ضرر یعنی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (بہجۃ الاسرار)

توکل کی حقیقت

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے توکل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ دل اللہ عزوجل کی طرف لگا رہے اور اس کے غیر سے الگ رہے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ جن چیزوں پر قدرت حاصل ہے ان کے پوشیدہ راز کو معرفت کی آنکھ سے جھانکنا۔ (بہجۃ الاسرار)

محبت

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ محبت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: محبت، محبوب کی طرف سے دل میں ایک تشویش ہوتی ہے پھر دنیا اس کے سامنے ایسی ہوتی ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ یا چھوٹا سا ہجوم، محبت ایک نشہ ہے جو ہوش ختم کر دیتا ہے، عاشق ایسے محو ہیں کہ اپنے محبوب کے مشاہدہ کے سوا کسی چیز کا ان میں ہوش نہیں، وہ ایسے بیمار ہیں کہ اپنے مطلوب (یعنی محبوب) کو دیکھے بغیر تندرست نہیں ہوتے، وہ اپنے خالق عزوجل کی محبت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے اور اُس کے ذکر کے سوا کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتے۔ (بہجۃ الاسرار)

ہر حال میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو

حضور سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: پروردگار عزوجل سے اپنے سابقہ گناہوں کی بخشش اور موجودہ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے سوا اور کچھ نہ مانگ، حسن عبادت، احکام الٰہی عزوجل پر عمل کر، نافرمانی سے بچنے قضاء وقدر کی

www.waseemziyai.com

سختیوں پر رضامندی، آزمائش میں صبر، نعمت وبخشش کی عطاپرشکر کر، خاتمہ بالخیراور انبیاء علیہم السلام صدیقین، شہداء صالحین جیسے رفیقوں کی رفاقت کی توفیق طلب کر، اور اللہ تعالیٰ سے دنیا طلب نہ کر، اور آزمائش وتنگ دستی کے بجائے تونگر ودولت مندی نہ مانگ: بلکہ تقدیر اور تدبیر الٰہی عزوجل پر رضامندی کی دولت کا سوال کر۔ اور جس حال میں اللہ تعالیٰ نے تجھے رکھا ہے اس پر ہمیشہ کی حفاظت کی دعا کر، کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ ان میں تیری بھلائی کس چیز میں ہے محتاجی وفقر فاقہ میں ہے یا دولت مندی اور تونگری میں آزمائش میں یا عافیت میں ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اشیاء کا علم چھپا کر رکھا ہے۔ ان اشیاء کی بھلائیوں اور برائیوں کے جاننے میں وہ یکتا ہے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں کس حال میں صبح پاؤں گا آیا اس حال پر جس کو میری طبیعت ناپسند کرتی ہے، یا اس حال پر کہ جس کو میری طبیعت پسند کرتی ہے، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میری بھلائی اور بہتری کس میں ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کی تدبیر پر رضامندی اس کی پسندیدگی اور اختیار اور اس کی قضاء پر اطمینان وسکون ہونے کے سبب فرمائی۔

(فتوح الغیب مع قلائد الجواہر)

طریقت کے راستے پر چلنے کا نسخہ

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طریقت کے راستے پر چلنے کا بہترین نسخہ بتایا ہے جو آج کل کے نام نہاد صوفی اور اپنے آپ کو طریقت کے راستے پر چلنے والا کہنے والوں کے لئے درس عبرت ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں: اگر انسان اپنی طبعی عادات کو چھوڑ کر شریعتِ مطہرہ کی طرف رجوع کرے تو حقیقت میں یہی اطاعت الٰہی عزوجل ہے، اس سے طریقت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ، الحشر:)

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع ہی اللہ عزوجل کی اطاعت ہے، دل میں اللہ عزوجل کی وحدانیت کے سوا کچھ نہیں رہنا چاہیے، اس طرح تُو فنا فی اللہ عزوجل کے مقام پر فائز ہوجائے گا اور تیرے مراتب سے تمام حصے تجھے عطا کیے جائیں گے اللہ عزوجل تیری حفاظت فرمائے گا، موافقتِ خداوندی حاصل ہوگی۔ اللہ عزوجل تجھے گناہوں سے محفوظ فرمائے گا اور تجھے اپنے فضل عظیم سے استقامت عطا فرمائے گا، تجھے دین کے تقاضوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے ان اعمال کو شریعت کی پیروی کرتے ہوئے بجالانا چاہیے، بندے کو ہر حال میں اپنے رب عزوجل کی رضا پر راضی رہنا چاہیے، اللہ عزوجل کی نعمتوں سے شریعت کی حدود ہی میں رہ کر لطف وفائدہ اٹھانا چاہیے۔ (فتوح الغیب، مترجم)

اللہ تعالیٰ کے ولی کا مقام

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا ارشاد مبارک ہے: جب بندہ مخلوق، خواہشات، نفس، ارادہ، اور دنیا وآخرت کی آرزوؤں سے فنا ہوجاتا ہے تو اللہ عزوجل کے سوا اس کا کوئی مقصود نہیں ہوتا اور یہ تمام چیز اس کے دل سے نکل جاتی ہیں تو وہ اللہ عزوجل تک پہنچ جاتا ہے، اللہ عزوجل اسے محبوب ومقبول بنالیتا ہے اس سے محبت کرتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کردیتا ہے۔ پھر بندہ ایسے مقام پر فائز ہوجاتا ہے کہ وہ صرف اللہ عزوجل اور اس کے قرب کو محبوب رکھتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل اس پر سایہ فگن

www.waseemziyai.com

ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اللہ عزوجل نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اس سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ رحمت الٰہی عزوجل کے یہ دروازے کبھی اس پر بند نہیں ہوں گے اس وقت وہ اللہ عزوجل کا ہو کر رہ جاتا ہے، اس کے ارادہ سے ارادہ کرتا ہے اور اس کے تدبر سے تدبیر کرتا ہے، اس کی چاہت سے چاہتا ہے، اس کی رضا سے راضی ہوتا ہے، اور صرف اللہ عزوجل کے حکم کی پابندی کرتا ہے۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر) مومن کی کیفیت کے متعلق حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی مومن کی حالت اور اس کی عادات وخصلت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: محبت الٰہی عزوجل کا تقاضا ہے کہ تو اپنی نگاہوں کو اللہ عزوجل کی رحمت کی طرف لگا دے اور کسی کی طرف نگاہ نہ ہو یوں کہ اندھوں کی مانند ہو جائے، جب تک تو غیر کی طرف دیکھتا رہے گا اللہ عزوجل کا فضل نہیں دیکھ پائے گا پس تو اپنے نفس کو مٹا کر اللہ عزوجل ہی کی طرف متوجہ ہو جا، اس طرح تیرے دل کی آنکھ فضلِ عظیم کی جانب کھل جائے گی اور تو اس کی روشنی اپنے سر کی آنکھوں سے محسوس کرے گا اور پھر تیرے اندر کا نور باہر کو بھی منور کر دے گا، عطائے الٰہی عزوجل سے تُو راحت وسکون پائے گا اور اگر تُو نے نفس پر ظلم کیا اور مخلوق کی طرف نگاہ کی تو پھر اللہ عزوجل کی طرف سے تیری نگاہ بند ہو جائے گی اور تجھ سے فضلِ خداوندی رُک جائے گا۔ تو دنیا کی ہر چیز سے آنکھیں بند کر لے اور کسی چیز کی طرف نہ دیکھ جب تک تُو چیز کی طرف متوجہ رہے گا تو اللہ عزوجل کا فضل اور قرب کی راہ تجھ پر نہیں کھلے گی، توحید، قضائے نفس، محویت ذات کے ذریعے دوسرے راستے بند کر دے تو تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا عظیم دروازہ کھل جائے گا تو اسے ظاہری آنکھوں سے دل، ایمان اور یقین کے نور سے مشاہدہ کرے گا۔ مزید فرماتے ہیں: تیرا نفس اور اعضاء غیر اللہ کی عطا اور وعدہ سے آرام وسکون نہیں پاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سے آرام وسکون پاتے ہیں۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر) اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں ان ملفوظات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فیضان غوث پاک سے فیضیاب فرمائے۔ آمین۔

توحید احمد خاں رضوی ضیائے اصلاح

(۱۹،۱۲،۲۰۱۷)

شیخ الشیوخ سلطان الاولیاء

تعلیم وتربیت

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ہوش سنبھالنے سے قبل آپ کے والد بزرگوار اس دارفانی سے کوچ کر چکے تھے۔ چنانچہ آپ کے نانا عبداللہ صومعی نے آپ کی پرورش کی۔ آپ بچوں کے ساتھ نہیں کھیلتے تھے۔ جب بھی وہ کھیلنے کے لئے جاتے تو انہیں آواز آتی کہ اے اللہ کے بندے میں نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے کھیلنے کے لئے نہیں۔ یہ آواز سن کر وہ اپنی والدہ کی گود میں جا بیٹھتے۔ دس برس کی عمر میں آپ نے شہر کے مدرسے میں تعلیم حاصل کی۔ جب مکتب کو جاتے تو انہیں محسوس ہوتا کہ فرشتے ان کے پیچھے آ رہے ہیں اور وہ یہ کہتے کہ اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔ جب آپ کے دل میں تعلیم کا شوق بڑھا تو آپ نے والدہ سے اجازت طلب کی کہ شریعت وطریقت کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وہ بغداد کا سفر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی والدہ نے ۸۰ اشرفیاں دیں۔ آپ نے صرف

www.waseemziyai.com

۴۰ اشرفیاں لیں اور باقی اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیں۔ آپ کی والدہ نے یہ اشرفیاں آپ کے لباس میں سی دیں اور یہ ہدایت کی کہ کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔ سفر میں ڈاکوؤں والا قصہ پیش آیا۔ آپ نے والدہ کی ہدایت کے مطابق سچ کہہ دیا کہ اشرفیاں لباس میں سلی ہوئی ہیں۔ ڈاکوؤں کا سردار آپ کی سچ گوئی سے متاثر ہوا۔ اس نے کہا کہ افسوس تم نے اپنی ماں کا عہد نہیں توڑا اور میں اتنی مدت سے اپنے اللہ کا عہد توڑ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ ان کے قدموں میں گر پڑا اور گناہوں سے توبہ کی۔ اس کے ساتھی ڈاکو بھی بدل گئے اور سب نے توبہ کرتے ہوئے قافلے کا لوٹا ہوا سامان واپس کر دیا۔ یہ سب حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حق گوئی سے ہوا۔

حصول علم

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے چار سو میل کا سفر طے کیا اور بغداد پہنچے۔ وہاں علمائے کرام سے شریعت کے علوم حاصل کرنے لگے تھے۔ آپ پیدائش سے ہی قران پاک کا بہت سے حصہ یاد کئے ہوئے تھے۔ اور بچپن سے ہی حافظ قران تھے۔ قران کے رموز سیکھے۔ علم فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ اساتذہ سے قران حدیث فقہ اور ادب کی تعلیم حاصل کی۔

مشقت اور ریاضت

علم سیکھنے کے دوران حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کافی مشقت اور ریاضت کا سامنا کیا۔ والدہ کے دئے ہوئے دینار جلد ہی ختم ہو گئے تھے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ بیس دن تک فاقہ کرنا پڑا۔ ایک کھنڈر گئے تو وہاں ان جیسے ستر لوگ بھوکے نظر آئے وہاں سے بغداد چلے آئے تو ایک شخص نے ایک سونے کا ٹکڑا دیا اور کہا کہ تمہاری والدہ نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے اس کا ایک حصہ کیا اور اس کے پیسے کھنڈر میں بیٹھے غریب لوگوں کے کھانے پر خرچ کئے دوسرے ٹکڑے سے خود کے لئے اور دیگر مساکین کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ مشائخ اور اساتذہ سے سبق پڑھنے کے بعد عمامہ باندھے جنگل کی طرف نکل جاتے تھے اور دریا کے کنارے ملنے والی سبزی ترکاری کھا کر گذارا کر لیتے تھے۔ علم کے حصول کے لئے انہوں نے بڑی ریاضتیں کیں۔ علم تفسیر، علم قرائت، علم حدیث، علم فقہ، علم کلام، علم لغت، علم ادب، علم نحو، علم مناظرہ، علم عروض، علم تاریخ، اور علم فراست وغیرہ میں انہوں نے کمال پیدا کیا اور وہ شہرت پائی کہ تمام علمائے کرام میں سبقت لے گئے۔ حضرت غوث اعظم نے بغداد میں حضرست ابوالخیر حماد بن مسلم دباس سے علم طریقت سیکھا۔

بیعت

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے جملہ علوم میں مہارت اور شریعت وطریقت میں کمال حاصل کرنے کے بعد اپنے پیر بزرگ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخرمی رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ اور ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ شیخ نے انہیں اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ کے ہاتھ سے جو لقمہ میرے پیٹ میں جاتا وہ میرے اندر نور بھر دیتا۔ شیخ نے خرقہ ولایت عطا کرتے وقت فرمایا۔ اے عبدالقادر یہ وہی خرقہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ ان سے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو ملا بعد میں ان سے مجھ تک پہنچا۔

درس وتدریس

ولایت کے حصول کے بعد حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ لوگوں کے درس وتدریس میں لگ گئے۔ بغداد

www.waseemziyai.com

میں مسند ارشاد قائم کیا۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ بھٹکے ہوؤں کو راہ ہدایت دکھائیں۔ گناہ گاروں کو گناہ کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت اور نیکی کی روشن منزل تک پہنچائیں۔ بیماریوں کا علاج کریں اور مردہ دلوں کو زندگی عطا کریں۔ آپ کی مجلس میں لوگ اس کثرت سے آنے لگے کہ مدرسہ کی جگہ ناکافی ہوگئی۔ (۵۲۸) ہجری میں مدرسہ کی عالی شان عمارت تعمیر کی گئی۔ دور دراز ممالک سے لوگ آپ کی مجلس میں آتے اور فیض کے حصول کے بعد واپس جاتے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی مجلس میں ایک ایک وقت میں ستر ہزار لوگ شرکت کرتے جس میں علمائے کرام اور مشائخ بھی شامل ہوتے تھے۔

فتاویٰ

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فتوے دیا کرتے تھے آپ نے چالیس سال تک لوگوں کو وعظ فرمایا اور تینتیس سال تک درس و تدریس اور افتا کے کام میں مشغول رہے۔

شادی

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے چار شادیاں کیں۔ آپ کی تمام ازواج آپ کے روحانی فیوض وکمالات سے فیضیاب ہوئیں۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ جب میری والدہ کسی کے مکان میں داخل ہوتیں تو اس میں شمع کی طرح روشنی دکھائی دیتی۔

اولاد

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی چار ازواج سے انچاس بچے پیدا ہوئے۔ بیس لڑکے اور باقی لڑکیاں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے کا نام شیخ عبدالوہاب تھا۔ جنہوں نے اپنے والد بزرگوار کے ساتھ مدرسہ میں درس و تدریس کا کام کیا۔ ان کے ایک فرزند حافظ عبدالرزاق بلند پایہ کے عالم تھے۔

لباس

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ لباس کے بارے میں بڑے نفاست پسند تھے اور عالم یہ تھا کہ ہر روز نیا لباس تبدیل کرتے اور اتارا ہوا لباس مساکین اور محتاجوں میں بطور خیرات دے دیتے تھے۔ آپ کی پوشاک کے لئے دور دراز سے نفیس کپڑا آتا تھا۔ روزمرہ کی تبدیلی غالباً مساکین کو خیرات کرنے کا بہانہ تھی آپ کی طبیعت نفاست پسند تھی اس لئے بہت اچھی خوشبو کا بھی استعمال کرتے تھے ہر جمعہ کو جوتے بھی تبدیل کرتے تھے اور اتارا ہوا جوتا مستحق کو خیرات کر دیتے تھے۔

غذا

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نہایت سادہ غذا استعمال کرتے تھے۔ روزانہ چار پانچ چپاتیاں مغرب کے وقت آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی تھیں۔ اول آپ روٹیوں کے ٹکڑے کر لیتے اور بعد میں کچھ غربا میں تقسیم کر لیتے تھوڑی سی اپنے لئے رکھ لیتے اکثر اوقات دن میں صرف ایک ہی مرتبہ کھانا کھاتے گوشت گھی اور دودھ کا استعمال کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com

سراپا

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ درمیانے قد کے تھے۔ رنگ گندمی سینہ کشادہ ریش مبارک بہت گنجان بھنویں باریک اور ملی ہوئیں چہرہ نورانی اور پرشوکت تھا اور آپ کی آواز بہت بلند تھی۔

اخلاق وعادات

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ تھے۔ خاموشی کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ اپنے مدرسے سے صرف جمعہ کو باہر نکلتے تھے۔ اور اسی روز جامعہ مسجد اور مسافر خانہ کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ حق بات کہنے میں دریغ نہیں کرتے تھے چاہے وہ وقت کے بادشاہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ امرا، وزرا اور دنیاداروں کی تعظیم کے لئے کبھی نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ بلکہ ایسے لوگ آتے تو سامنے سے ہٹ جاتے تھے۔ مال دنیا سے محبت نہیں تھی۔ اولاد اور بیویوں سے بھی اس حد تک محبت رکھتے تھے کہ دین کے کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ مسکینوں اور غریبوں کا بہت خیال رکھتے تھے اور ان پر ہمیشہ شفقت کا معاملہ کرتے تھے۔ خلاف شرع کام کرنے والے سے بیزاری کا اظہار کرتے تھے۔ اپنے گھر کے لئے ضروری سامان بازار سے خود ہی لے آتے۔ سفر میں اپنے ہاتھ سے آٹا گوندھ کر روٹی پکاتے۔ اہلیہ بیمار ہوئیں تو گھر کے کام کرتے۔ اور اس میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے تھے۔ ذاتی معاملات میں کبھی کسی پر غصہ نہیں کرتے تھے۔ عادات اور خصائل میں نبی اکرم ﷺ کی پوری اطاعت کرتے تھے۔

تصانیف

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں غنیۃ الطالبین کے علاوہ فتوح الغیب فتح ربانی قصیدہ غوثیہ وغیرہ مشہور ہیں۔

عبادات

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے مجاہد اور عبادت گذار تھے۔ نفس کشی کرتے روزے رکھتے۔ راتوں کو جاگ کر عبادت کرتے۔ ہر رات دوسو کے قریب نفل نمازیں پڑھتے اور رکعتوں میں سورہ رحمٰن اور سورہ مزمل کی تلاوت کرتے۔ سورہ اخلاص ایک ایک رکعت میں سوسو مرتبہ پڑھتے۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ بڑھاپے میں بھی ساری رات قران کی تلاوت اور رکوع وسجود میں رہتے۔ صبح کی نماز کے بعد طالب علموں خادموں اور صوفیا کو شریعت کی تعلیم دیتے۔ زندگی کے آخری لمحات تک فرائض سے کبھی غفلت نہیں برتی۔

وصال

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے زندگی کے ابتدائی سترہ سال اپنے وطن میں گذارے۔ نو سال بغداد میں رہ کر علوم ظاہری وباطنی حاصل کئے۔ چالیس سال تک لوگوں میں دین کو عام کرتے رہے۔ رشد وہدایت اصلاح خلق اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کام کیا۔ نوے سال کی عمر پائی اور ۱۱ ربیع الاول ۵۶۱ ہجری کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ بغداد میں آپ کا روضہ مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

یہ تھے ولی کامل پیران پیر حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اولیا اللہ کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں لائیں اور نیک بنیں۔

(ڈاکٹر محمد اسلم فاروقی نظام آباد انڈیا)

www.waseemziyai.com

حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

نام وکنیت

آپ کا اسم گرامی عبدالقادر تھا۔ کنیت ابو محمد تھی اور لقب محی الدین تھا۔ عامۃ المسلمین میں آپ غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کے عرف سے مشہور ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین سید ہیں۔ والد ماجد حضرت ابو صالح موسیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) تھے اور والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ (رحمۃ اللہ علیہا) تھیں۔ ان کا لقب امۃ الجبار تھا۔

جائے ولادت

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مولد مبارک اکثر روایات کے مطابق قصبہ نیف علاقہ گیلان بلاد فارس ہے۔ عربی میں گیلان کے گ کو بدل کر جیلان لکھا جاتا ہے۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کو گیلانی یا جیلانی کہا جاتا ہے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے بھی قصیدہ غوثیہ میں اپنے آپ کو جیلی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:

انا الجیلی محی الدین اسمی　　　واعلامی علی راس الجبال

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا سن ولادت ووصال

حضرت قدس سرہ العزیز کی ولادت باسعادت کے متعلق تمام تذکرہ نویسوں اور سوانح نگاروں بلکہ جملہ محققین نے متفقہ طور پر بیان کیا ہے کہ آپ کی ولادت ملک ایران کے صوبہ طبرستان کے علاقہ گیلان (جیلان) کے نیف نامی قصبہ میں میں گیارہ ربیع الثانی ۴۷۰ھ کو سادات حسنی وحسینی کے ایک خاندان میں ہوئی۔ اس وجہ سے آپ گیلانی یا جیلانی کے لقب سے معروف ہوئے اور بغداد شریف میں گیارہ ربیع الاول ۵۶۱ کو ۹۱ سال کی عمر پا کر واصل بحق ہوئے۔ (تذکرے اور صحبتیں، ڈاکٹر محمد طاہر القادری: ۹۳)

زمانہ رضاعت

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مادر زاد ولی تھے۔ شب ولادت کی صبح رمضان المبارک کی سعادتوں اور برکتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے تھی گویا یکم رمضان المبارک اس دنیائے رنگ وبو میں آپ کی آمد کا پہلا دن تھا۔ حضرت نے روز اول ہی روزہ رکھ کر ثابت کردیا کہ آپ جن صلاحیتوں سے بہرہ مند تھے ان کی سعادت کسبی نہیں وہبی تھی۔ پورے رمضان شریف میں یہ حالت رہی کہ دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے۔ جس وقت افطار کا وقت ہوتا دودھ لے لیتے۔ نہ وہ عام بچوں کی طرح روتے چلاتے تھے اور نہ کبھی ان کی طرف سے دودھ کے لئے بے چینی کا اظہار کرتے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے خود بھی ایک شعر میں اپنے زمانہ رضاعت کے روزوں کا ذکر کیا ہے:

بدایة امری ذکرہ ملاء الفضا　　　وصومی فی مهدی به کان

میرے زمانہ طفولیت کے حالات کا ایک زمانہ میں چرچا ہے اور گہوارہ میں روزہ رکھنا مشہور ہے۔

آغاز تعلیم

جیلان میں ایک مقامی مکتب تھا۔ جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو

www.waseemziyai.com

اس مکتب میں بٹھا دیا۔ حضرت کی ابتدائی تعلیم اسی مکتب مبارک میں ہوئی۔ دس برس کی عمر تک آپ کو ابتدائی تعلیم میں کافی دسترس ہوگئی۔ (تذکرہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ، طالب ہاشمی: ۳۶)

اعلیٰ تعلیم کا حصول

حضرت سیدنا غوث اعظم ۴۸۸ھ میں ۱۸ سال کی عمر میں حصول علم کی غرض سے بغداد شریف لائے تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ نے راہ طریقت کی تلاش میں مسند تدریس سے علیحدگی اختیار کی اور بغداد کو خیر باد کہا۔ گویا مشیت ایزدی یہ تھی کہ ایک سربر آوردہ علمی شخصیت نے بغداد کو چھوڑا ہے تو نعم البدل کے طور پر بغداد کی سرزمین کو ایک دوسری نادر روزگار ہستی کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرما دیا جائے۔

بغداد پہنچنے کے چند دن بعد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ وہاں کے مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوگئے۔ یہ مدرسہ دنیائے اسلام کا مرکز علوم وفنون تھا اور بڑے بڑے نامور اساتذہ اور آئمہ فن اس سے متعلق تھے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نہ صرف اس جوئے علم سے خوب خوب سیراب ہوئے بلکہ مدرسہ کے اوقات سے فراغت پا کر اس دور کے دوسرے علماء سے بھی خوب استفادہ کیا۔

علم قرات، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم لغت، علم شریعت، علم طریقت غرض کوئی ایسا علم نہ تھا جو آپ نے اس دور کے باکمال اساتذہ وآئمہ سے حاصل نہ کیا ہو۔ غرض آٹھ سال کی طویل مدت میں آپ تمام علوم کے امام بن چکے تھے اور جب آپ رضی اللہ عنہ نے ماہ ذی الحجہ ۴۹۶ھ میں ان علوم میں تکمیل کی سند حاصل کی تو کرہ ارض پر کوئی ایسا عالم نہیں تھا جو آپ کی ہم عصری کا دعویٰ کر سکے۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عمر بھر دینی علوم کی ترویج واشاعت کا بھرپور کام کیا۔ آپ علم کو اپنے مرتبہ کی بلندی کا راز گردانتے۔ فرماتے ہیں:

درست العلم حتی صرت قطبا   ونلت السعد من مولی الموالی

میں علم پڑھتے پڑھتے قطبیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگیا اور تائید ایزدی سے میں نے ابدی سعادت کو پالیا۔

مسند تدریس

آپ رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی اپنے جدِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان: تعلموا العلم وعلموا الناس۔ علم پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ سے عبارت تھی۔ تصوف وولایت کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح وتربیت کی مشغولیت کے باوصف آپ نے درس وتدریس اور کار افتاء سے پہلو تہی نہ کی۔

آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لئے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر تھا۔ اگلے اور پچھلے پہر تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہب اربعہ، اصول اور نحو کے اسباق ہوتے۔ ظہر کے بعد تجوید وقرات کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی۔ مزید برآں افتاء کی مشغولیت تھی۔

شیخ موفق الدین ابن قدامہ آپ کے تدریسی انہماک کا حال یوں بیان کرتے ہیں:

ہم ۵۶۱ھ میں بغداد حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو علم، عمل اور فتویٰ نویسی کی اقلیم کی حکمرانی حاصل تھی۔ آپ کی ذات میں متعدد علوم ودیعت کئے گئے تھے۔ علم حاصل کرنے والوں پر آپ کی شفقت کے باعث کسی طالب علم کا آپ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

www.waseemziyai.com

اتباع شریعت

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تمام زندگی اپنے نانا جان حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں بسر کی۔ آپ جاہل صوفیوں اور نام نہاد پیروں کی طرح طریقت وشریعت کو جدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کی نظر میں راہ تصوف وطریقت کے لئے شریعت محمدیہ پر گامزن ہونا ضروری ہے، بغیر اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ سچ یہ ہے کہ آپ کی ذات بابرکات شریعت وطریقت کی مجمع البحرین ہے۔

مسند وعظ وارشاد

سرکار غوثیت مآب رضی اللہ عنہ نے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد درس وتدریس اور وعظ وارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح، منگل کی شام اور اتوار کی صبح کو وعظ فرماتے، جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے۔ بادشاہ، وزراء اور اعیان مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے۔ علماء وفقہاء کا جم غفیر ہوتا۔ بیک وقت چار چار سو علماء قلم دوات لے کر آپ کے ارشادات عالیہ قلم بند کرتے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں:

حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائم پیشہ، بدکردار، ڈاکو، بدعتی، بدمذہب اور فاسد عقائد رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں۔

تمام مے کدہ کو سیراب کر دیا جس نے　　وہ چشم یار تھی، جام شراب تھا، کیا تھا؟

آپ رضی اللہ عنہ کے مواعظ حسنہ توحید، قضا وقدر، توکل، عمل صالح، تقویٰ وطہارت، ورع، جہاد، توبہ، استغفار، اخلاص، خوف و رجاء، شکر، تواضع، صدق وراستی، زہد واستغنا، صبر ورضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔

آپ رضی اللہ عنہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے حکمرانوں کو بلاخوف خطر تنبیہ فرماتے۔ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رقمطراز ہیں:

آپ رضی اللہ عنہ خلفاء ووزراء، سلاطین، عدلیہ اور خواص وعوام سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی حکمت و جرات کے ساتھ بھرے مجمع اور کھلی محافل ومجالس میں بر سر منبر علی الاعلان ٹوک دیتے۔ جو شخص کسی ظالم کو حاکم بناتا اس پر اعتراض کرتے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کی پرواہ نہ کرتے۔

(سفر محبت، محمد محب اللہ نوری، ص ۶۲)

ملفوظات عالیہ

آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اکابر صوفیاء ومشائخ اور عرفاء وفقراء حاضر ہو کر اسرار ومعارف کی نسبت سوال کرتے تو آپ

www.waseemziyai.com

جواب مرحمت فرماتے تھے:

محبت

محبت ایک نشہ ہے جس کے ساتھ ہوش نہیں، ذکر ہے جس کے ساتھ محو نہیں۔ اضطراب ہے جس کے ساتھ سکون نہیں۔

ہمت

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے نفس کو دنیا سے، روح کو تعلقات آخرت سے، اپنے قلب کو ارادوں سے اور اپنے سر کو موجودات سے علیحدہ کر لینا ہمت ہے۔

ذکر

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دلوں میں حق کے اشاروں سے ایک ایسا اثر ہو جس کو غفلت مکدر نہ کرے۔ اس وصف کے ساتھ چپ رہنا، سانس لینا، قدم چلنا، پھرنا سب ذکر ہی ہوگا۔

شوق

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمدہ شوق یہ ہے کہ مشاہدہ سے وہ ملاقات سے سست نہ پڑ جائے، دیکھنے سے ساکن ہو، قرب سے ختم نہ ہو اور محبت سے زائل نہ ہو بلکہ جوں جوں ملاقات بڑھتی جائے شوق بھی بڑھتا جائے۔

توکل

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ سے توکل کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ دل کا خدا کی طرف مشغول ہونا اور غیر خدا سے الگ ہونا توکل ہے۔ جس پر پہلے بھروسہ کرتا تھا اس کی وجہ سے اب اس کو بھول جائے اور اس کے سبب ہر غیر سے مستغنی ہو جائے۔

توبہ

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا توبہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے کی طرف اپنی عنایت سے دیکھے اور اس عنایت سے اپنے بندے کے دل کی طرف اشارہ کرے، اس کو خاص اپنی شفقت سے اپنی طرف قبضہ کرتے ہوئے کھینچ لے۔

صبر

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبر یہ ہے کہ بلا کے ہوتے ہوئے اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ادب وثبات پر قائم رہے اور اس کے کڑوے فیصلوں کو فراخ دلی کے ساتھ احکام کتاب وسنت کے مطابق مانے۔

صدق

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا صدق کی تین اقسام ہیں:

صدق اقوال میں یہ ہے کہ ان کا قیام دل کی موافقت پر ہو۔

اعمال میں یہ کہ ان کا قیام حق کی رویت پر ہو۔

احوال میں یہ ہے کہ ان کا قیام خود حق پر مبنی ہو، انہیں نہ رقیب کا مطالبہ مکدر کرے اور نہ فقیہہ کا جھگڑا۔

www.waseemziyai.com

رضا

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ سے رضا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ تردد کو اٹھا دیا جائے اور جو کچھ اللہ کی طرف سے ہو اسی پر کفایت کرے اور جب کوئی قضا نازل ہو تو دل اس کے زوال کی طرف نہ جھانکے۔

دعا

حضرت شیخ سے دعا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے تین درجے ہیں:

☆......تصریح ☆......اشارہ ☆......تعریض

تصریح

تصریح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس قول میں ہے کہ اے میرے رب ! مجھے اپنا آپ دکھا دے کہ میں تجھ کو دیکھ لوں۔ یہ رویت کی تصریح ہے۔

اشارہ

یہ وہ قول ہے جو قول میں چھپا ہوا ہو یعنی اشارہ قول مخفی ہے۔ اشارہ ابراہیم خلیل علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ اے میرے رب ! مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ یہ روایت کی طرف اشارہ ہے۔

تعریض

تعریض وہ التجا ہے جو دعا میں چھپی ہوئی ہو۔ تعریض میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول ہے کہ خداوند ہم کو ایک لحظہ کے لئے بھی ہمارے نفسوں کے سپرد نہ کر۔

محمد احمد طاہر

(ماخوذ از ماہنامہ دخترانِ اسلام، جنوری ۲۰۱۷)

غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

خالقِ ارض و سما نے حضور سیدنا غوث الاعظم، شہباز لا مکانی قندیل نورانی عکس آیات قرآنی محبوب سبحانی کو غوثِ اعظم کا اعزاز بخشا۔ غوث: اہلِ حق کے نزدیک بزرگی کا ایک خاص مقام ہوتا ہے صدیوں سے روحانی دنیا میں شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ غوث کے لغوی معنی فریادرس یعنی فریاد کو پہنچنے والا چونکہ آپ غریبوں مسکینوں بے کسوں حاجت مندوں کے مسائل حل کرتے تھے اِس لیے آپ کو غوث اعظم کا خطاب دیا گیا۔ عقیدت مند آپ کو پیرانِ پیر اور دستگیر کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں آپ آسمان تصوف کے روشن ترین چاند اولیائے کرام میں سب سے زیادہ محبوب آپ کا خاندانی نام ابو محمد عبدالقادر اور لقب محی الدین (مذہب کو زندہ کرنے والا) آپ کی ولادت (۴۷۰ھ) میں ایران کے شہر جیلان میں ہوئی اولیاء کے سردار رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو اس رنگ و بو کی دنیا میں تشریف لائے۔

www.waseemziyai.com

اسی رات آپ کے والد محترم حضرت ابو صالح نے سرور کائنات سردار الانبیاء کو خواب میں دیکھا آقائے دو جہاں فرما رہے تھے اے ابو صالح تجھے اللہ تعالیٰ نے فرزند صالح عطا فرمایا ہے وہ میرے بیٹے کی مانند ہے اور اولیاء میں اُس کا نام بہت اونچا ہے جس رات محبوب سبحانی اس کرہ ارض پر تشریف لائے اُس رات پورے شہر میں جس قدر بچے پیدا ہوئے وہ تمام کے تمام لڑکے تھے اور پھر یہ تمام لڑکے جوان ہو کر ولایت کی اعلیٰ منازل پر فائز ہوئے آپ کی اماں جان فرماتی ہیں کہ عبدالقادر رمضان میں پیدا ہوئے اور آپ نے پورا رمضان دن کو دودھ نہیں پیا جب اگلا سال آیا تو اہل شہر بادلوں کی وجہ سے چاند نہ دیکھ سکے تو لوگ شبہ میں پڑ گئے کچھ لوگوں نے حضرت شیخ عبدالقادر کی والدہ محترمہ سے پوچھا کہ سیدہ کیا تمھیں چاند نکلنے کا پتہ ہے تو عظیم ماں نے فرمایا آج میرے عبدالقادر نے دن کے وقت دودھ نہیں پیا اِس لیے میں سمجھتی ہوں کہ آج پہلا روزہ ہے پھر بعد میں معتبر شہادتوں سے بھی اِس بات کی تصدیق ہوگئی کیونکہ دوسرے شہروں میں چاند نظر آ گیا تھا۔ پھر عبدالقادر کی یہ کرامت قرب و جوار میں پھیل گئی کہ یہ سید بچہ دن کو رمضان میں دودھ نہیں پیتا۔ پھر بچپن میں ہی آپ کے والد کا سایہ اٹھ گیا تو آپ کے نانا اور والدہ ماجدہ نے آپ کی پرورش شروع کر دی، عظیم والدہ کی زیرِ نگرانی آپ نے ۲۶ سال کی عمر تک علم قرآن، علمِ فقہ، علم کلام، علم تفسیر، علم وحدت، علم نعت، علم ادب، علم نحو، علم عروض، علم مناظرہ، علم تاریخ اور علم انساب کی تکمیل کر لی۔

اتنی کم عمری میں اِس قدر علم پر عبور بھی شیخ کی زندہ کرامت ہے اور پھر وہ وقت بھی آیا جب آپ نے فتویٰ دینا شروع کیا تو دنیاوی علما کی صفوں میں کہرام مچ گیا کہ ۲۶ سالہ نوجوان علم شریعت کی گہرائیوں سے کیسے واقف ہو سکتا ہے۔ اِسطرح علما ظاہر نے آپ کے خلاف دشمنی کا محاذ بنالیا کہ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دینے کا اجازت نامہ کس سے حاصل کیا تو آپ دلنواز تبسم سے فرماتے میرے اساتذہ میرے علم سے واقف ہیں اُن کا اطمینان ہی میرا اجازت نامہ ہے۔ کیونکہ عبدالقادر کے اساتذہ زیادہ تر گوشہ نشین تھے جن کی دربارِ خلافت تک رسائی نہ تھی اور نہ ہی اُنہیں اِس کی خواہش تھی۔ لیکن علما ظاہر کی تسلی نہ ہوئی اُنہوں نے باقاعدہ مہم چلائی کہ جب تک یہ نوجوان بغداد کے نامور علما سے اجازت نہ حاصل کر سکے اُس وقت تک یہ فتویٰ نہیں دے سکتا اور اجازت نامے کے لیے علما بغداد کے سامنے امتحان سے گزرنا پڑے گا اگر اِن علما کے سوالات کا تسلی بخش جواب دے پایا تو ہی اجازت نامہ ملے گا۔ آپ اِس کے لیے بالکل تیار نہیں تھے اہل دنیا کے سلوک سے جنگلوں بیابانوں میں جانا چاہتے تھے لیکن عقیدت مندوں کے اصرار پر علما بغداد کے سامنے طالب علم کے طور پر حاضر ہونے کے لیے تیار ہو گئے علما ظاہر بہت خوش تھے کہ ہم عبدالقادر کو کبھی بھی پاس نہیں کریں گے۔ جبکہ عقیدت مند پریشان تھے۔

آخر وہ گھڑی آ پہنچی کہ تمام علما بغداد ایک بڑی عمارت میں جمع ہوئے بہترین ریشمی لباس پہن کر سروں پر عمامے سجائے پیشانیوں پر علم کی آگہی کا غرور اور تکبر کی لکیریں اور یہ اولیا کے سردار ایک معمولی جبہ پہنے عاجزی کا پیکر بنے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر علما کے سامنے بڑی نشست پر بیٹھ گئے علما بغداد غور سے نوجوان کو دیکھ رہے تھے کہ یہ علم کی گہرائیوں سے کیسے واقف ہو سکتا ہے مجلس پر سکوت طاری تھا آخر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نرم آواز گونجی حضرات میں اِس قابل تو نہیں کہ کسی امتحان سے گزر سکوں لیکن کیونکہ یہ مجلس اسی لیے آراستہ ہوئی ہے اِس لیے بسم اللہ کریں یہ کہہ کر اولیا کے سب سے بڑے ولی اللہ نے ایک نظر بھر کر علما بغداد کو دیکھا اور پھر ایک نظر نے ہی کمال کر دیا۔ سب کچھ زیر و زبر ہو گیا علما بغداد کی نظر جیسے ہی عبدالقادر کی نظر سے ٹکرائی تو عجیب انقلاب رونما ہوا اولیا کے سرتاج کی نظر میں اللہ کا نور تھا دنیا کی کون سی قوت ہے جو خدا کے نور کے سامنے ٹھہر سکے۔ علمائے بغداد کے ذہنوں پر تاریک اندھیرے مسلط ہو چکے تھے اُن

www.waseemziyai.com

کی دماغ تاریک ویرانوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔علمائے بغداد کی زبانیں گنگ ہو چکی تھیں شیخ عبدالقادر نے حالت جذب وکن فیکون کی ایسی نظر سے دیکھا کے علما بغداد کے ذہنوں کے چراغ تاب نہ لاتے ہوئے بجھ گئے۔علماء بغداد کو پتہ ہی نہ چلا جب اِن کے علم کے خزانے چوری ہو گئے اُن کی علمی متاع لٹ چکی تھی وہ بے بسی اور فالجی کیفیت میں پتھر کے مجسموں کا روپ دھار چکے تھے۔علماء بغداد آپ کا امتحان کیا لیتے وہ تو اپنی سب سے قیمتی چیز کے چھن جانے کی وجہ سے تصویر حیرت اور سوالی بنے کھڑے تھے۔

نگاہِ مرد، مومن کی ایک نظر نے اُن کی ساری عمر کا علمی ذخیرہ سلب کر لیا علماء بے بسی کی تصویر بنے بیٹھے تھے۔

اُنہیں لگ رہا تھا کسی غیر مرئی قوت نے اُن کے ذہنوں کی سلیٹ کو صاف کر دیا تھا بقول امیر خسرو

چھاپ تلک سب چھین لی موسے نیناں ملائے کے (وہ تیری ایک نظر کیا تھی کہ جس نے میرے ماتھے سے بت پرستی کی تمام نشانیاں مٹا ڈالی)

سرور دو جہاں ﷺ کی حدیث پاک ہے۔مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

دنیاوی علما اِس حقیقت کو نہ پا سکے کہ اُن کے سامنے شیخ عبدالقادر اِس وقت کے اللہ کے نور سے دیکھ رہے تھے۔علماء بغداد کی بے بسی اور لاچارگی دیکھ کر غوث اعظم شفیق لہجے میں بولے جناب آپ مجھ سے کوئی سوال کیوں نہیں کر رہے آپ کے بار بار کہنے پر حالت شرمندگی میں غرق علماء بولے ہم کیا سوال کریں علم تو ہمارے ذہنوں سے رخصت ہو گیا علما نے اپنی بے بسی اور شکست کا اقرار کیا تو جناب شیخ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا مجھے اجازت دیں جب آپ واپس جانے لگے تو اہل بغداد نے عجیب منظر دیکھا علماء بغداد سراپا التجا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی منت سماجت اور گریہ زاری کرنے لگے کہ ہمیں ہمارا علم واپس کر دیں ہم تو خالی غباروں اور مشکیزوں کی طرح ہو گئے ہیں۔

در و دیوار علماء کی فریادوں سے گونجنے لگے اہل بغداد عجیب منظر دیکھ رہے تھے کہ امتحان لینے والے خود امتحان میں پھنس چکے تھے علماء بغداد طالب علم سے علم کی واپسی اور بھیک مانگ رہے تھے پھر غوث اعظم رضی اللہ عنہ عالم جذب میں بولے میں عشق خداوندی کی آگ ہوں حال احوال سلب کرنے والا دریائے بے کراں اور راہنمائے وقت ہوں، میں نے آپ سب کو معاف کیا اللہ بھی آپ کو معاف فرمائے پھر آپ نے سوالی علماء کو علم کی بھیک دے دی آپ کے جاتے ہی علمائے بغداد کے دماغ دوبارہ علم کے نور سے روشن ہو گئے اُن کے مردہ دماغ زندگی پا گئے۔اِس واقعہ کے بعد زمانے کو آپ کے ظاہری اور باطنی علم و مقام کا پتہ چل گیا۔

تحریر: پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی

غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ہم سب جانتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اولیاء کرام نے اسلام کی تبلیغ اور پھیلانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ان نیک بندوں نے اللہ تعالی کے اور رسول ﷺ کے احکامات عوام کی اکثریت تک پہنچائے اور ان کو اللہ کی وحدانیت اور قادر مطلق ہونے کا یقین دلایا۔اسلامی تاریخ میں لاتعداد اَولیاء کرام گزرے ہیں اور ان کی کرامات کی تفصیلات موجود ہیں۔اس سلسلے میں سب سے مشہور کتاب تذکرۃ الاولیاء ہے جس کو ۸۰۰ سال پیشتر ایک ولی اللہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تحریر کیا ہے۔اس میں آپ

www.waseemziyai.com

نے تقریباً ۹۵ جید اَولیاء کرام اور ان کی کرامات تفصیل سے بیان کی ہیں۔

آپ اس انمول، معلومات سے پُر کتاب کا مطالعہ کرینگے تو علم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے زیادہ تر اَولیاء کرام افغانستان، ایران، عراق و شام میں پیدا کئے تھے۔ برصغیر میں جو جید اولیاء کرام گزرے ہیں وہ بھی زیادہ تر مشرق وسطیٰ سے ہی تشریف لائے تھے۔ ہندوستان میں بابا تاج الدین، حضرت نظام الدین اَولیا، خواجہ معین الدین چشتی، پاکستان میں داتا صاحب اور ملتان، جلال پور شریف اور اوچھ شریف میں جن اَولیاء کرام کے مزارات ہیں ان سب کا تعلق بھی وسط ایشیا سے ہی رہا ہے۔

برصغیر کے مسلمان پیری مُریدی کے بہت قائل ہیں اور آپ نے دیکھا ہے جب کسی پیر یا وَلی اَللہ کا عُرس منایا جاتا ہے تو ہزاروں بلکہ بعض جگہوں پر لاکھوں لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے ولی اللہ کا رتبہ اور مرتبہ اپنی جگہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور ان کی معرفت، وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جاسکتی ہے۔

آج آپ کی خدمت میں پیروں کے پیر، غوث اعظم حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ برصغیر کا ہر مسلمان ان کی کرامات ورتبے سے واقف ہے اور قائل ہے، بہت سے لوگ اپنے نام کے آگے آپ رضی اللہ عنہ کے اسم مُبارک کی نسبت سے جیلانی یا قادری لکھتے ہیں۔

کلام مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سن لو ! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ (سورۃ یونس، آیت ۶۲)۔ اور ایک جگہ اللہ نے فرمایا ہے تم (رسول ﷺ) فرمادو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے دیدے۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۷۳)۔

غوث اعظم کا پورا نام عبدالقادر، کنیت ابو محمد اور القابات محی الدین، غوث الاعظم وغیرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ (۴۷۰) ہجری میں بغداد کے قریب قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱) میں بغداد ہی میں وصال پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزار بغداد میں ہی ہے۔ لفظ غوث کے لغوی معنی ہیں فریاد کو پہنچنے والا یا سننے والا ہے اور کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت آپ رضی اللہ عنہ کو غریبوں، مجبوروں، بے کسوں اور حاجت مندوں کا مددگار، ہمدرد اور سننے والا سمجھتی ہے اس لئے آپ کو غوث اعظم کہتے ہیں۔ برصغیر کے مسلمان آپ رضی اللہ عنہ کو پیرانِ پیر دستگیر کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔ والد کی طرف سے آپ کا نسب حضرت اِمام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور والدہ کی طرف سے آپ کا نسب حضرت اِمام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے والدین اور ان کے جدِّ امجد جیلان کے علماء اور مشائخ میں سے تھے اور بہت عزّت و تکریم کے حامل تھے۔

کئی کتب میں مصدقہ حوالہ جات سے بیان کیا گیا ہے کہ کئی انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ کی پیدائش مُبارکہ کی بشارتیں دی تھیں۔ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غوث اعظم کے والد محترم ابو صالح رضی اللہ عنہ سے خطاب کر کے اس بشارت سے نوازا تھا۔ اے ابو صالح رضی اللہ عنہ اللہ پاک نے تم کو ایسا فرزند عطا کیا ہے جو ولی ہے، میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور اسکی اولیاء میں ویسی ہی شان (اور رتبہ) ہوگا جس طرح انبیاء اور مُرسلین علیہم السلام میں میری شان (اور رتبہ) ہے۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا۔ تمام اولیاء اللہ تمھارے فرزند ارجمند کے مطیع ہونگے اور ان کی گردنوں پر ان رضی اللہ عنہ کا قدم ہوگا۔ گردنوں پر قدم رکھنے کا غالباً یہ مطلب ہے کہ

www.waseemziyai.com

دوسرے اولیاء کرام رتبہ اور مرتبے میں ان سے بہت ہی کم تر ہونگے۔

حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی اور کرامات پر مکتب المدینہ باب المدینہ، کراچی نے ایک بہت مختصر سا مگر نہایت مفید معلوماتی کتابچہ شائع کیا ہے اور ساٹھ ہزار سے زیادہ کا پیاں آٹھ جلدوں میں دستیاب ہیں۔ یہ نادر کتابچہ ایک سو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کتابچے میں جو مواد موجود ہے اسکی حیثیت دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ آپ کو اس جوہر نامہ میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا حلیہ مُبارک آپ کے علم وعمل اور تقویٰ اور پرہیز گاری، مختلف علوم میں خطبات، قرآنی آیات کو مختلف معنوں میں بیان کرنا، مشکل مسائل کے آسان جوابات دینا، آپ کی ریاضت وعبادت، استقامت، آپ کی کرامات، آپ کے بیان میں اولیاء کرام وجنوں کی شرکت، مشرکوں اور کافروں کو قبول اسلام پر راغب کرنا ملیں گے۔ علاوہ ازیں اس میں آپ کے مریدوں اور چاہنے والوں کے درجات کی بلندی، دُعا کی برکات، حکمرانوں اور بادشاہوں کا آپ کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرنا، اندھوں اور برص کے مریضوں کی صحتیابی، روشن ضمیری، شیطان کے شرو بہکانے سے محفوظ رہنا، غریبوں اور محتاجوں پر رحم کرنا، سخاوت، غیب کے حالات جاننا، مومن کی خصوصیات، ولی کے مقام کی شناخت، طریقت کے راستے پر چلنے کی ہدایت، توکل اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا، محبت اِلٰہی کا طریقہ کار، صلوٰۃ الغوثیہ کا طریقہ کار اور اسکی برکتوں کے بارے میں تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ آپ یعنی قارئین اس کتاب اوران ہدایات سے بہت کچھ سیکھ کر اپنی آخرت سنوار سکتے ہیں۔

غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف کردہ کتاب غنیۃ الطالبین ایک نادر خزینہ معلومات ہے۔ آپ اس کو ہاتھ میں لینگے تو ختم کئے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو جی نہ چاہے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کلام مجید پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی سعادت سے محروم رکھا ہے یہ کتاب ان کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ آپ یہ سمجھ لیجئے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ تمام ہدایات کو نہایت سادہ وسلیس طریقے سے بیان کیا ہے اور تشریح کردی ہے۔ آپ جب اس کتاب کا مطالعہ کرینگے تو یہ احساس ہوگا کہ گویا آپ کلام مجید کا اردو ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔

غوث الاعظم کے بارے میں ایک روایت ہے کہ جب ایک مرتبہ آپ حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور فاتحہ پڑھ کر ان سے درخواست کی کہ اے شیخ! اللہ پاک سے میرے لئے دُعا فرمائیے تو قبر سے ندا آئی کہ اے عبدالقادر! اللہ پاک نے تم کو بہت بڑا رُتبہ دیا ہے میرے لئے اللہ پاک سے دُعا کیجئے۔ الحمدللہ۔

سحر ہونے تک ڈاکٹر عبدالقدیر خان

تذکرۂ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.
اَمَّا بَعْدُ اِفَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم.

www.waseemziyai.com

ہر انسان کی تخلیق کا مقصد رب العالمین کی عبادت اور اس کی بندگی ہے۔ بندگان خدا اپنے مولیٰ کے حضور اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے عبادت کرتے ہیں، اسے راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہمیشہ اس کی رضا حاصل کرنے کی فکر کرتے ہیں اور پروردگار عالم انہیں دارین میں اس کا صلہ عنایت فرماتا ہے، انہیں اپنی بارگاہ میں اعلی درجات مرحمت فرماتا ہے، اپنا خاص قرب عطا فرماتا ہے اور انہیں مقبول بارگاہ بنا کر منصب ولایت سے سرفراز فرماتا ہے اور یہ ایسا عظیم منصب ہے جو رب العالمین اولیاء کرام کو ان کی ریاضتوں اور مجاہدات کے صلہ میں عطا فرماتا ہے اور بعض خوش نصیب وہ ہوتے ہیں جنہیں حق تعالی ریاضت ومجاہدہ کے بغیر ہی اپنی بارگاہ میں مقبول بنالیتا ہے اور درجۂ ولایت پر فائز فرماتا ہے، جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے

اللّٰهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی بارگاہ کے لئے چن لیتا ہے اور جو رجوع ہوتا ہے اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے۔ (سورۃ الشوریٰ :۱۳)

پروردگار عالم جن اولیاء کاملین ومحبوبین بارگاہ کو بغیر ریاضت ومجاہدہ، محنت ومشقت کے محض اپنی عطا وکرم سے چن لیتا ہے اور اپنا محبوب بنالیتا ہے اور انہیں اپنے خوان کرم سے انعام واکرام سے سرفراز فرماتا ہے، انہی خاصان خدا بزرگ وباعظمت، محبوب ومقرب نفوس قدسیہ میں بے مثال شان والی ہستی محبوب سبحانی، قطب ربانی غوث صمدانی قندیل نورانی ابومحمد محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں خدائے کریم نے اپنی بارگاہ میں خصوصی مقام عطا فرمایا ہے اور آپ کو تمام اولیاء کرام کا سردار اور ان کا پیشوا ومقتدی بنایا ہے اس عطائے الٰہی اور انتخاب خداوندی کے آثار آپ کی ولادت سے قبل ہی ظاہر ہو رہے تھے، جیسے جب ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں تو رحمت باراں کے نزول کی خوشخبریاں دیتی ہوئی گزر جاتی ہیں، اسی طرح آپ کی ولادت باسعادت سے قبل خوشخبریاں دی گئیں اور آپ کی ولادت اور محبوبیت سے متعلق نوید مسرت سنائی گئی۔

ولادت باسعادت کی خوشخبری

طبقات کبری، بہجۃ الاسرار، قلائد الجواہر، نفحات الانس، جامع کرامات اولیاء، نزہۃ الخاطر الفاتر اور اخبار الاخیار وغیرہ کتب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت کے واقعات اس طرح مذکور ہیں:

محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح سید موسی جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ کی ولادت کی شب مشاہدہ فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی مبارک جماعت کے ساتھ آپ کے گھر جلوہ افروز ہیں اور آپ کے ساتھ اولیاء کرام بھی حاضر ہیں، حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں یہ خوشخبری عطا فرمائی:

یا ابا صالح !اعطاک اللہ ابنا وھو ولیی و محبوبی ومحبوب اللہ تعالی، و سیکون لہ شان فی الاولیاء و الاقطاب کشانی بین الانبیاء والرسل.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسا فرزند صالح سرفراز فرمایا ہے جو میرا مقرب ہے، وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور عنقریب ان کی اولیاء اللہ و اقطاب میں وہ شان ظاہر ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔

حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے اور سبھی نے آپ کو یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء کرام تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور ان سب کی گردنوں پر ان کا قدم ہوگا۔

جس رات حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں ولادت ہوئی، ان سب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور وہ ہر لڑکا، اللہ تعالیٰ کا ولی بنا۔

آپ کا نام نامی اسم گرامی: عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔

کنیت شریفہ: ابو محمد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے اور القاب مبارکہ: محی الدین، محبوب سبحانی، غوث الثقلین پیران پیر اور غوث اعظم دستگیر وغیرہ ہیں۔

آپ کی ولادت ۲۹ شعبان المعظم ۴۷۰ھ، ملک عراق کے ایک قصبہ جیلان، نزد بغداد شریف میں ہوئی۔ اور آپ کا وصال مبارک ۹! ۱۷ ربیع الآخر ۵۶۱ھ میں ہو، تاہم دیار ہند میں گیارھویں شریف مشہور ہے۔ (ما ثبت بالسنۃ: ۶۸)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنی اور حسینی سادات ہیں، والد ماجد سے سلسلۂ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کے بتوسط حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے اور آپ کا خانوادۂ عالیہ اولیاء اللہ کا مبارک گھرانہ ہے، آپ کے دادا جان، نانا جان، والد ماجد، والدۂ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی صاحب اور صاحبزادگان سب باکمال اولیاء کرام میں سے ہیں اور صاحبانِ کرامات عالیہ، مقامات رفیعہ و درجات عظیمہ ہیں۔

ولادت کے ساتھ ہی ولایت کا اعلان

بچپن ہی سے آپ پر ولایت کے آثار نمایاں تھے چنانچہ انتیس ۲۹) شعبان المعظم کو آپ کی ولادت ہوئی اور یکم رمضان المبارک ہی سے آپ نے روزہ رکھا، سحری سے لے کر افطار تک آپ اپنی والدۂ محترمہ کا دودھ نہ پیتے، جیسا کہ آپ کی والدۂ ماجدہ کا بیان ہے کہ میرے فرزند ارجمند عبدالقادر رمضان شریف میں کبھی دن کے اوقات میں دودھ نہ پیتے تھے۔

ایک مرتبہ موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان شریف کا چاند دکھائی نہ دیا، لوگوں نے جب دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ میرے لڑکے نے آج دودھ نوش نہیں کیا ہے،

بعد ازاں تحقیقات کرنے پر اس حقیقت کا انکشاف ہوگیا کہ اُس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہی تھی، اس طرح سارے شہر میں یہ بات مشہور ہوگئی

واشتهر ببلدنا فی ذلک الوقت انه ولد فی الاشراف ولد لا یرضع فی نهار رمضان.

www.waseemziyai.com

ترجمہ: ہمارے شہر میں اس وقت مشہور ہوگیا کہ سادات گھرانہ میں ایک صاحبزادہ تولد ہوئے ہیں جو رمضان شریف میں دن تمام دودھ نہیں پیتے۔ بلکہ روزہ رکھتے ہیں۔

(طبقات کبری (۱:۱۲۶)، بہجۃ الاسرار-۸۹، قلائد الجواہر ص ۳ نفحات الانس، فارسی، ص ۴۵۱،

(جامع کرامات اولیاء (۲:۲۰۴)

(نزہۃ الخاطر الفاتر: ۲۳) اخبار الاخیار، فارسی، ص ۲۳، سفینۃ الاولیاء: ۶۳)

محترم حضرات! ابھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہی ہوئی تھی کہ رب قدیر نے آپ کی ذات عالی صفات سے فیض کے چشمے بہادئے، خود بھی بارگاہ الٰہی میں تحفہ بندگی پیش کررہے ہیں اور خلق کثیر کو بھی مولی تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کررہے ہیں، درباطن اس بات کا اعلان کردیا گیا کہ آپ کی ذات کو امت مرحومہ کی رہنمائی کے لئے وجود بخشا گیا ہے اور سارے عالم کے لئے آپ کو مقتدا اور پیشوا بنادیا گیا، گہوارہ میں آپ کے کمال کا یہ عالم ہے کہ آپ کے روزہ کو دیکھ کر لوگ روزہ رکھ رہے ہیں، آپ کی عبادتوں سے سلیقہ حاصل کرکے اپنی عبادتوں کو کامل بنارہے ہیں، تو جس وقت آپ باضابطہ منصب رشد و ہدایت پر متمکن ہوکر مخلوق کی رہنمائی فرماتے تو فیض رسانی کا کیا عالم ہوتا ہوگا؟

حضرت غوث پاک کی ولایت

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا، آپ کو کب سے معلوم ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

انـا ابـن عشر سنين، في بلدنا اخرج من دارنا و اذهب الى المكتب فارى الملائكة عليهم السلام تمشى حولى، فاذا وصلتُ الىٰ المكتب سمعت الملائكة يقولون "افسحوا لولى الله!حتى يجلس".

میں دس) سال کا لڑکا تھا کہ اپنے شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا تو میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے دیکھا کرتا، اور جب مدرسہ پہنچتا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ اللہ تعالیٰ کے ولی کے لئے راستہ فراہم کرو! یہاں تک کہ وہ تشریف رکھیں"

(بہجۃ الاسرار، ۲۱، قلائد الجواہر ص ۹، اخبار الاخیار، فارسی، ص ۲۲ فینۃ الاولیاء، ص: ۶۳)

قلائد الجواہر میں منقول ہے کہ:

قال رضى الله عنه :لـماكنت صغيرا فى المكتب كان ياتينى فى كل يوم ملك لا اعرف انه ملك على صورة بنى آدم يوصلنى من دارنا الى المكتب وكان يامر الصبيان ان يوسعوا لى فى المجلس ويجالسنى حتى انصرف الى دارنا فسالته يوما، من تكون؟ فقال :انا ملك من الملائكة عليهم السلام ارسلنى الله تعالىٰ اليک اكون معک ما دمت فى المكتب.

ترجمہ

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں صغر سنی کے عالم میں مدرسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فرشتہ انسانی

www.waseemziyai.com

شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مدرسہ لے جاتا، اورلڑکوں کو حکم دیتا کہ وہ میرے لئے مجلس کشادہ کریں، خود بھی اس وقت تک میرے پاس بیٹھا رہتا یہاں تک کہ میں اپنے گھر واپس آتا، میں اس کو مطلقا نہ پہچانتا تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔ایک روز میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا۔ میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں اس وقت تک مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں جب تک کہ آپ وہاں تشریف فرما ہیں۔(قلائد الجواہر:۱۳۴)

بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر میں منقول ہے

وقال رضی الله عنه :كنت صغيرا فی اهلی ، كلما هممت ان العب مع الصبيان اسمع قائلا يقول لی " الی يا مبارک "فاهرب فزعاً منه والقی نفسی فی حجر امی.

ترجمہ

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں جب کبھی میں ساتھیوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں غیب سے کسی کہنے والے کی آواز سنا کرتا"اے برکت والے،تم میرے پاس آجاؤ! تو میں فوراً والدہ ماجدہ کی گود میں چلا جاتا۔

(بہجۃ الاسرار،ص ۲۱۔قلائد الجواہر،ص ۹،اخبار الاخیار،مترجم:۵۱)

آپ کی شان وعظمت دیکھیں! آپ کو بچپن ہی سے رجوع الی اللہ کی فکر دی جارہی ہے، دنیا اور اس کی رنگینیوں سے آپ کی حفاظت کی جارہی ہے کہ آپ کا منصب دنیا میں منہمک ہونا نہیں، بلکہ دنیا داروں سے دنیوی افکار کو نکال کر مولی کے ذکر وفکر اور اس کی یاد میں مشغول کرنا اور ان کے تاریک دلوں کو انوار وتجلیات سے منور کرنا ہے۔

علم دین حاصل کرنے کا اشارہ

حضرت شیخ محمد بن قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں

قال كنت صغيرا فی بلدنا فخرجنا الی السواد فی يوم عرفة وتبعت بقرة حراثة فالتفتت الی بقرة وقالت : يا عبدالقادر إمالهذا خلقت، فرجعت فزعا الی دارنا وصعدت الی سطح الدار، فرايت الناس واقفين بعرفات، فجئت الی امی وقلت لها :هبينی لله عزوجل ، وائذنی لی فی المسير الی بغداد ، اشتغل بالعلم وازور الصالحين فسالتنی عن سبب ذلک فاخبرتها خبری فبكت . . . واذنت لی فی المسير وعاهدتنی علی الصدق فی كل احوالی.

ترجمہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ بچپن میں مجھے ایک دفعہ حج کے ایام میں جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور میں ایک گائے کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، اچانک اُس گائے نے میری طرف دیکھ کر کہا": اے عبدالقادر! تمہیں اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا!، میں متفکر ہوکر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو میں نے میدان عرفات کا مشاہدہ کیا لوگ وہاں وقوف کئے ہوئے ہیں۔یہ سارا واقعہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا اور اجازت طلب کی: اے مادر مہربان! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف کردیں اور مجھے سفر بغداد کی اجازت مرحمت فرمائیں، تاکہ میں علم

www.waseemziyai.com

دین حاصل کروں صالحین کی زیارت کرتا رہوں اور ان کی صحبت میں رہوں۔ والدہ ماجدہ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا؟ میں نے سارا واقعہ عرض کیا تو آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عطا فرمائی، اور یہ نصیحت کی کہ میں ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپناؤں۔

(قلائد الجواہر فی مناقب عبد القادر:۹)

حضرت پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدۂ ماجدہ کی خدمت میں جو معروضہ کیا ہے اس میں ہمیں کئی نصیحتیں ملتی ہیں، اس کمسنی کے عالم میں آپ کا حصول علم کیلئے گھر بار کو چھوڑ دینا، والدہ محترمہ اور عزیز بھائی سے دوری اختیار کرنا، وطن مالوف سے دور کوچ کر جانا، محض اخلاص و توکل کی اساس پر بغداد شریف کا سفر کرنا اور سب سے اہم یہ بات ہے کہ حصول علم کے ساتھ ساتھ بزرگوں کی ہمنشینی کو مطمح نظر بنانا، اولیاء کرام اور صالحین کے دیدار کی تڑپ اور ان کی صحبت کو مدنظر رکھنا، یہ سب ایسے امور ہیں جو ہماری فکر و نظر کو شعور و آگہی اور عقل و خرد کو احساس و روشنی بخشتے ہیں۔

ہمارے لئے مقام غور ہے کہ دین و دنیا کی ترقی صرف حصول علم ظاہری پر منحصر نہیں ہوتی، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صالحین کی قربت اور بزرگوں کی صحبت انسانیت کیلئے نقطۂ کمال ہوا کرتی ہے، سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے سفر بغداد کے سلسلہ میں حصول علم کے ساتھ ساتھ بزرگان دین کی زیارت کو اپنا نصب العین بنایا اور یہ اہل حق کی ابتداء ہی سے فطرت رہی کہ وہ صالحین کی قربت اور صحبت کو ترجیح دیا کرتے تھے۔

ریاضتیں اور مجاہدے

سرکار پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابتدائے جوانی میں مجھ پر نیند غالب آتی تو میرے کانوں میں یہ آواز آتی: اے عبد القادر! ہم نے تجھ کو سونے کے لئے پیدا نہیں کیا۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۲۱، سفینۃ الاولیاء،:۶۳)

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں عرصہ دراز تک شہر کے ویران اور بے آباد مقامات پر زندگی بسر کرتا رہا، نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا، پچیس (۲۵) برس تک عراق کے بیابان جنگلوں میں تن تنہا پھرتا رہا، چنانچہ ایک سال تک میں ساگ گھاس وغیرہ سے گزارا کرتا رہا اور پانی مطلق طور پر نہ پیا، پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا، پھر تیسرے سال میں نے صرف پانی پر ہی گزارا کیا، کچھ بھی نہیں کھاتا تھا، پھر ایک سال تک نہ ہی کچھ کھایا، نہ پیا اور نہ ہی سویا۔ (قلائد الجواہر:۵۴)

چالیس سال عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا فرمانا

اخبار الاخیار، ص ۴۰، قلائد الجواہر ص ۷۶ میں مذکور ہے

وقال ابو الفتح الھروی :خدمت سیدی الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اربعین سنۃ، فکان فی مدتھا یصلی الصبح بوضوء العشاء۔

حضرت ابو الفتح ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں چالیس)

www.waseemziyai.com

سال تک رہا اور اس مدت کے دوران میں نے آپ کو ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(اخبار الاخیار مترجم، ص ۴۰، قلائد الجواہر: ۷۶)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن پاک ختم کرتے رہے۔

(اخبار الاخیار مترجم، ص ۴۰ جامع کرامات اولیاء)

ان مجاہدات اور سرفرازی نعمت کا اظہار بذات خود آپ نے اس طرح فرمایا:

حضرت شیخ ابو عبداللہ نجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ (قلائد الجواہر: ۱۰)

حضرت غوث اعظم سید الاولیاء

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ ارشاد فرمایا: "قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله" "میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے، اولیاء کرام نے آپ کے اس ارشاد کو سماعت کیا اور اپنے اپنے مقامات سے ہر ولی نے اس ارشاد کو قبول کیا اور سر تسلیم خم کیا، چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسا ادب بجالایا کہ اس ارشاد کے وقت آپ خراسان کی پہاڑیوں کے غاروں میں مجاہدے اور ریاضتوں میں مشغول تھے، آپ نے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اعلان سنتے ہی اپنا سر مبارک زمین پر رکھ دیا اور زبان حال سے عرض کیا: حضور والا گردن پر کیا بلکہ میرے سر پر آپ کا مبارک قدم ہے۔

وضع راسه علی الارض و قال بل علی راسی.

(تفریح الخاطر۔ شمائم امدادیہ۔ لطائف الغرائب للشیخ امیر محمد الحسینی)

خواجۂ خواجگاں، شاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ ارشاد مبارک کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: گردن ہی نہیں آپ کا قدم مبارک میری آنکھوں اور بصیرت پر ہے۔

(علی عینی و علی بصیرتی). (تفریح الخاطر)

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مقاصد الاسلام، حصۂ ہشتم میں ایک عنوان "غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سلطنت" قائم فرمایا اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اس طرح نقل فرمائی "دائرۃ المعارف میں معلم بطرس بستانی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میری ایک لڑکی گھر کے چھت پر چڑھی تھی، وہاں سے وہ غائب ہوگئی! آپ نے فرمایا کہ آج رات تم محلّہ کرخ کے ویرانہ میں جاؤ اور پانچویں ٹیلہ کے پاس بیٹھو اور زمین پر یہ کہتے ہوئے ایک دائرہ اپنے اطراف کھینچ لو کہ (بسم اللہ علی نیۃ عبد القادر) جب اندھیرا ہو جائے گا تو جن کی ٹکڑیاں مختلف صورتوں میں تم پر گزریں گی، ان کی ہیبت ناک صورتوں کو دیکھ کر ڈرنا نہیں، صبح کے قریب ان کا بادشاہ ایک بڑے لشکر میں آئے گا اور تم سے پوچھے گا کہ تمہاری کیا حاجت ہے؟ تو کہہ دینا کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے، اور

www.waseemziyai.com

اس وقت لڑکی کا واقعہ بھی بیان کردو ! اس شخص نے اس مقام پر جا کر حکم کی تعمیل کی اور کل واقعات وقوع میں آئے، جب بادشاہ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ نے بھیجا ہے، یہ سنتے ہی وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور زمین بوسی کرکے دائرہ کے باہر بیٹھ گیا اور اس کی حاجت دریافت کی، جب اس نے اپنی لڑکی کا واقعہ بیان کیا تو اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ جس نے یہ کام کیا ہے فورا اسے پکڑ کے لاؤ ! چنانچہ ایک سرکش جن لایا گیا، جس کیساتھ میری لڑکی بھی تھی، حکم دیا کہ اس سرکش کی گردن ماردی جائے، اور لڑکی کو میرے حوالہ کر کے رخصت ہو گیا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ کرامت نقل فرما کر حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں" اس سے جنوں کے علم کا بھی حال معلوم ہوتا ہے کہ دائرہ تو کرخ میں کھینچا گیا اور مسافت بعیدہ پر بادشاہ کو خبر ہوگئی کیونکہ رات بھر چل کر قریب صبح اس دائرہ کے پاس پہنچا جو صرف حضرت شیخ کی نیت سے کھینچا گیا تھا، اور اس سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کے تصرف کا حال بھی معلوم ہو گیا کہ جنوں پر آپ کا کیا اثر تھا کہ لکیر جو آپ کی نیت سے کھینچی گئی تھی وہاں بادشاہ بذات خود حاضر ہوا اور زمین بوسی کی۔"

(مقاصد الاسلام، حصہ ہشتم (۱:۱۷۲)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی اس کرامت سے یہ حقیقت بھی آشکار ہو رہی کہ جن اور انس ہر دو آپ کی ذات عالی سے وابستہ ہیں، اور تابع فرمان ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلا کر دنیا و آخرت کی کامیابی عطا فرمائے!

آمین بجاہ سیدنا طہ ویس صلی اللہ تعالی وبارک وسلم علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین.

از: مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری صاحب دامت برکاتہم
شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدر آباد

حضرت غوث پاک کی ولایت

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی نے پوچھا، آپ کو کب سے معلوم ہے کہ آپ اللہ تعالی کے ولی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ::

کنت وانا ابن عشر سنین، فی بلدنا اخرج من دارنا و اذھب الی المکتب فاری الملائکۃ علیھم السلام تمشی حولی، فاذا وصلتُ الی المکتب سمعت الملائکۃ یقولون: افسحوا لولی اللہ ؛ حتی یجلس .

ترجمہ

میں دس) سال کا لڑکا تھا کہ اپنے وطن میں پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مدرسہ کی جانب چلتا تو میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے

www.waseemziyai.com

دیکھا کرتا، اور جب مدرسہ پہنچتا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ اللہ تعالیٰ کے ولی کے لئے راستہ فراہم کرو! یہاں تک کہ وہ تشریف رکھیں"
(قلائد الجواہر، ص ۹، بہجۃ الاسرار، ۲۱)

قلائد الجواہر میں منقول ہے کہ :

قال رضی اللہ عنہ :لما کنت صغیرا فی المکتب کان یاتینی فی کل یوم ملک لا اعرف انہ ملک علی صورۃ بنی آدم یوصلنی من دارنا الی المکتب وکان یامر الصبیان ان یوسعوا لی فی المجلس ویجالسنی حتی انصرف الی دارنا فسالتہ یوما، من تکون؟ فقال :انا ملک من الملائکۃ علیھم السلام ارسلنی اللہ تعالیٰ الیک اکون معک مادمت فی المکتب.

ترجمہ

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں صغر سنی کے عالم میں مدرسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مدرسہ لے جاتا، اور لڑکوں کو حکم دیتا کہ وہ میرے لئے مجلس کشادہ کریں، خود بھی اس وقت تک میرے پاس بیٹھا رہتا یہاں تک کہ میں اپنے گھر واپس آتا۔ ایک روز میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں اس وقت تک مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں جب تک کہ آپ وہاں تشریف فرما ہیں۔

(قلائد الجواہر: ۱۳۵)

بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر میں منقول ہے:

وقال رضی اللہ عنہ :کنت صغیرا فی اھلی، کلما ھممت ان العب مع الصبیان اسمع قائلایقول لی الی یا مبارک، فاھرب فزعاً منہ والقی نفسی فی حجر امی.

ترجمہ

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں جب کبھی میں ساتھیوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں غیب سے کسی کہنے والے کی آواز سنا کرتا "اے برکت والے، تم میرے پاس آ جاؤ! تو میں فوراً والدہ ماجدہ کی گود میں چلا جاتا۔
(قلائد الجواہر، ص ۴۹۔ بہجۃ الاسرار، ۲۱)

آپ کی شان وعظمت دیکھیں! آپ کو بچپن ہی سے رجوع الی اللہ کی فکر دی جا رہی ہے، دنیا اور اس کی رنگینیوں سے آپ کی حفاظت کی جا رہی ہے کہ آپ کا منصب دنیا میں منہمک ہونا نہیں، بلکہ دنیا داروں سے دنیوی افکار کو نکال کر مولیٰ کے ذکر وفکر اور اس کی یاد میں مشغول کرنا اور ان کے تاریک دلوں کو انوار و تجلیات سے منور کرنا ہے۔

علم دین حاصل کرنے کا اشارہ

حضرت شیخ محمد بن قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

قال کنت صغیرا فی بلدنا فخرجت الی السواد فی یوم عرفۃ وتبعت بقرۃ حراثۃ فالتفتت الی بقرۃ

www.waseemziyai.com

وقالت :یا عبدالقادر إمالهذا خلقت، فرجعت فزعا الی دارنا وصعدت الی سطح الدار، فرایت الناس واقفین بعرفات، فجئت الی امی وقلت لها :هبینی لله عزوجل، وائذنی لی فی المسیر الی بغداد، اشتغل بالعلم وازور الصالحین فسالتنی عن سبب ذلک فاخبرتها خبری فبکت واذنت لی فی المسیر وعاهدتنی علی الصدق فی کل احوالی.

ترجمہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ہم سے فرمایا کہ بچپن میں مجھے ایک دفعہ حج کے ایام میں جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور میں ایک ہل جوتنے والے بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، اچانک اُس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا" :اے عبدالقادر ! تمہیں اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا! ، میں متفکر ہو کر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو میں نے میدان عرفات کا مشاہدہ کیا لوگ وہاں وقوف کئے ہوئے ہیں۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اور اجازت طلب کی :اے مادر مہربان! آپ مجھے اللہ تعالی کی خاطر وقف کر دیں اور مجھے سفر بغداد کی اجازت مرحمت فرمائیں، تاکہ میں علم دین حاصل کروں صالحین کی زیارت کرتا رہوں اور ان کی صحبت میں رہوں۔ والدہ ماجدہ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا؟ میں نے سارا واقعہ عرض کیا تو آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عطا فرمائی، اور یہ نصیحت کی کہ میں ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اختیار کروں۔

(قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر:۹۸)

حضرت پیران پیر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی والدۂ ماجدہ کی خدمت میں جو معروضہ کیا ہے اس میں ہمیں کئی نصیحتیں ملتی ہیں، اس کمسنی کے عالم میں آپ کا حصول علم کیلئے گھر بار چھوڑ دینا، والدہ محترمہ اور عزیز بھائی سے دوری اختیار کرنا، وطن مالوف سے دور کوچ کر جانا، محض اخلاص وتوکل کی اساس پر بغداد شریف کا سفر کرنا اور سب سے اہم بات یہ کہ حصول علم کے ساتھ ساتھ بزرگوں کی ہمنشینی اختیار کرنا، اولیاء کرام اور صالحین سے ملاقات اور انکے دیدار کی تڑپ رکھنا، یہ سب ایسے امور ہیں جو ہماری فکر ونظر کو شعور و آگہی اور عقل وخرد کو احساس وروشنی بخشتے ہیں۔

ہمارے لئے مقام غور ہے کہ دین ودنیا کی ترقی صرف علم ظاہر حاصل کرنے پر منحصر نہیں ہوتی، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صالحین کی قربت اور بزرگوں کی صحبت انسانیت کیلئے نقطۂ کمال ہوا کرتی ہے، سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے سفر بغداد کے سلسلہ میں حصول علم کے ساتھ ساتھ بزرگان دین کی زیارت کو اپنا نصب العین بنایا اور یہ ابتداء ہی سے اہل حق کی فطرت رہی کہ وہ صالحین کی قربت اور صحبت کو ترجیح دیا کرتے۔

علمی مقام ومرتبہ

علامہ محمد بن یحیی حلبی علیہ الرحمۃ قلائد الجواہر میں آپ کے علمی مقام ومرتبہ سے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

غوث الاغیاث رضی اللہ تعالی عنہ یتکلم فی ثلاثۃ عشر علما.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضرت غوث الاغیاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرہ علوم میں مباحث فرمایا کرتے تھے۔

(طبقات الکبری، (۱:۱۲۷)، قلائد الجواہر، :۳۸)

امام شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور کلام کا علم پڑھتے تھے۔ آپ دو پہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو لوگوں کو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قراءتوں کے ساتھ قرآن پاک پڑھاتے تھے۔

(طبقات الکبری، جلد۱: ۱۲۷) ۔ قلائد الجواہر، ص: ۳۸)

بغرض امتحان ایک سو فقہاء کی حاضری

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے علم وعرفان کی شہرت جب دور دراز کے ملکوں اور شہروں میں ہوئی تو بغداد شریف کے اجلۂ فقہاء میں سے ایک سو فقہاء آپ کے علم کا امتحان لینے کی غرض سے حاضر ہوئے اور ان فقہاء میں سے ہر ایک فقیہ بہت سے پیچیدہ مسائل لے کر حاضر ہوا، جب وہ سب فقیہ بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی گردن مبارک جھکالی اور آپ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک کرن ظاہر ہوئی جو اُن سب فقہاء کے سینوں پر پڑی، جس سے ان کے دل میں جو جو سوالات تھے وہ سب محو ہو گئے، وہ سخت پریشان اور مضطرب ہوئے، سب نے مل کر زور سے چیخ ماری اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے، اپنی پگڑیاں پھینک دیں۔

ثم صعد الكرسي و اجاب الجميع عما كان عندهم فاعترفوا بفضله.

اس کے بعد آپ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اور ان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے جس پر سب فقہاء نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔

(جامع کرامات الاولیاء للعلامۃ النبھانی، (۱:۱۰۸)، قلائد الجواہر، ۳۳، الطبقات الکبری (۱:۱۲۸)

ایک آیت شریفہ کی تفسیر

محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس شریف میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دوسرے معنی اس کے بعد تیسرے معنی یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرمائے، بعد ازیں اسی آیت کے دیگر معانی بیان فرمائے جن کی تعداد چالیس تھی۔ اور ہر وجہ کی تائید میں دلائل قاطعہ بیان فرمائے، ہر معنے کے ساتھ سند بیان فرمائی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجب ہوئے۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص ۱۷)، قلائد الجواہر، :۳۸)

حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے:

كان له اليد الطولى في الحديث والفقه والوعظ وعلوم الحقائق.

www.waseemziyai.com

آپ علم حدیث، فقہ، وعظ اور علوم حقائق میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ (قلائد الجواہر: ۸)

فتاوی مبارکہ

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں نقل کیا ہے: حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ سیدی عبدالوہاب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ نے ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ تینتیس سال درس وتدریس اور فتاوی نویسی کے فرائض سرانجام دیئے۔

(اخبار الاخیار، ص ۱۵، قلائد الجواہر: ۳۳)

فقہاء عراق اور گردونواح کے اہل علم کی جانب سے اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ کے پاس استفتاء آتے:

"آنحضرت بے سبق مطالعه و تفکر جواب برصواب ثبت فزودی و هیچکس را از حذاق علماء و بحار عظماء مجال خلاف تکلم دراں متصور نبودے"

ترجمہ: آپ بغیر مراجعہ، تفکر اور غور وخوض کے فی البدیہ جواب باصواب دیتے۔ بلند پایہ علماء اور متبحر فضلاء میں سے کسی کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف کلام کرنے کی کبھی جرات نہیں ہوئی۔ (اخبار الاخیار فارسی: ۱۷)

امام شعرانی۔ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ۔ نے لکھا:

كانت فتواه تعرض على العلماء بالعراق فتعجبهم اشد الاعجاب فيقولون سبحان من العم عليه .

ترجمہ

فقہاء عراق کے پاس جب آپ کے فتاوی پہنچتے تو وہ اُسے حد درجہ پسند کرتے اور یوں کہنے لگتے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے حضرت پر انعامات کی بارش کی ہے۔

(الطبقات الکبری (۲: ۱۲۷)

ایک عجیب مسئلہ

بلاد عجم میں سے آپ کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہوگا لوگوں میں سے کوئی شخص وہ عبادت نہ کرتا ہوگا، اگر وہ ایسا نہ کرسکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوجائیں گی، اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے:

علماء عراقین در جواب ایں سوال متحیر و بعجز از دریافت آں معترف گشته بودند.

اس سوال سے عراق عجم وعراق عرب کے فقہاء حیران اور ششدر رہ گئے اور اس کا جواب دینے سے معذرت کرنے لگے۔

اور انہوں نے اس مسئلہ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کرکے اپنی قسم پوری کرے، فاعجب علماء العراق وکانوا قد عجزوا عن الجواب۔ پس اس تشفی بخش جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیونکہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہوگئے تھے۔

(الطبقات الکبری، (۱: ۱۲۷)، اخبار الاخیار، فارسی، ص ۱۱، قلائد الجواہر (۳۸)

www.waseemziyai.com

آپ کے فیضان علمی سے استفادہ کرنے والے علماء عظام جو آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوا کرتے:

قاضی ابویعلی محمد بن محمد فراء حنبلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن اخضر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابویعلی سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا اور

شیخ فقیہ ابوالفتح نصر المنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ ابومحمد محمود بن عثمان بقال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، امام ابوحفص عمر بن ابونصر بن علی غزال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ ابومحمد الحسن فارسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ عبداللہ بن احمد خشاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، امام ابوعمرو عثمان الملقب بشافعی زمانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ محمد بن کیزان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ فقیہ رسلان بن عبداللہ بن شعبان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ محمد بن قائد اوانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ عبد اللہ بن سنان ردینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ حسن بن عبداللہ بن رافع انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ طلحہ بن مظفر بن غانم علثمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ احمد بن سعد بن وھب بن علی ہروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ محمد بن الازہر صیرفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ یحیی بن برکۃ محفوظ دیبقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ علی بن احمد بن وھب ازجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، قاضی القضاۃ عبدالملک بن عیسی بن ہرباس مارائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ عثمان بن عیسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ عبدالرحمان عبدالملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ عبداللہ بن نصر بن حمزہ بکری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ عبدالجبار بن ابوالفضل قفصی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ علی بن ابوطاہر انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی الحافظ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، امام موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد قدامہ مقدسی حنبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، شیخ ابراھیم بن عبدالواحد مقدسی حنبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

بھی آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوا کرتے تھے۔

(قلائدالجواہر فی مناقب عبدالقادر:۵۵)

مجلس وعظ میں ہجوم

حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابتداء میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے پھر جب شہرت ہوئی تو میرے پاس خلقت کا ہجوم آنے لگا، اس وقت میں بغداد شریف کے محلہ حلبہ کی عیدگاہ میں بیٹھا کرتا تھا، لوگ رات کو مشعلیں اور لالٹینیں لے کر آتے پھر اتنا اجتماع ہونے لگا کہ یہ عیدگاہ بھی لوگوں کے لئے ناکافی ہوگئی، اس وجہ سے باہر بڑی عیدگاہ میں منبر رکھا گیا، لوگ کثیر تعداد میں دور دراز سے گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہوکر آتے، تقریباً ستر ہزار کا اجتماع ہوتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۹۲۔ قلائدالجواہر:۱۳۰)

حضرت کے صاحبزادہ والاشان سیدنا عبدالوہاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

كان يحضره العلماء والفقهاء و المشائخ وغيرهم و يكتب ما يقول في مجلسه اربعمائة محبرة عالم.

ترجمہ

آپ کی مبارک مجلس میں علماء، فقہاء اور مشائخ وغیرہم بکثرت تعداد حاضر ہوتے تھے، اور آپ کی مجلس میں افاضل علماء جن کی تعداد چار سو تھی، قلم اور دوات لے کر حاضر ہوتے تھے۔

(قلائدالجواہر، ص ۱۸ بہجۃ الاسرار:۹۸)

www.waseemziyai.com

آوازِ مبارک کا فیضانِ اثر

آپ کی مجلس مبارک میں باوجودیکہ ہجوم بہت زیادہ ہوتا تھا،لیکن آپ کی آواز مبارک جتنی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی اتنی ہی دوروالوں کو سنائی دیتی تھی،یعنی دوراورنزدیک والے حضرات یکساں آپ کی آواز مبارک بالکل صاف سنتے تھے۔

(قلائدالجواہر،ص۷۴۔بہجۃ الاسرار:۹۴)

مجلس وعظ سے بارش کا موقوف ہوکراردگرد برسنا

ایک دفعہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ بعض اہل مجلس سے خطاب فرمارہے تھے کہ اس دوران میں بارش ہونے لگی،آپ نے آسمان کی طرف نظرمبارک اٹھاکر کہا: میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں اورتوان کو منتشر کرتا ہے،آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مدرسہ پر بارش کا برسنا موقوف ہوگیااوراس کے اردگرد بارش برستی رہی۔

(قلائدالجواہر،ص۲۹۔بہجۃ الاسرار،:۷۵)

مجلس کی کیفیت

آپ کی مجلس شریف میں نہ توکسی کوتھوک آتا تھا،نہ کوئی کھنکارتا تھااورنہ ہی کوئی کسی سے کلام کرتا تھا،کسی فردکومجلس میں سے کھڑے ہونے کی جرات بھی نہ ہوتی تھی،آپ کی تقریردلپذیر سے لوگوں کی وجدانی کیفیت ہوتی تھی۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسے عظیم المرتبت محدث پرآپ کی مجلس مبارک میں وجد طاری ہوگیا تھا۔

(قلائدالجواہر،ص۷۴۔بہجۃ الاسرار:۵۹)

مجلس میں لوگوں کا تائب ہونا

آپ کے دست حق پرست پرکثیر تعداد میں لوگوں نے توبہ کی،شیخ عمرکیمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

لم تكن مجالس سيدنا الشيخ عبدالقادر رحمة الله عليه تخلوممن يسلم من اليهود والنصارى ولا ممن يتوب من قطاع الطريق و قاتل النفس و غير ذالک من الفساد ولا ممن يرجع عن معتقد شيء .

ترجمہ

یعنی آپ کی مجالس شریفہ میں سے کوئی مجلس ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں یہود ونصاری اسلام قبول نہ کرتے ہوں،یاڈاکو،قزاق، قاتل،مفسداوربداعتقادلوگ آپ کے دست حق پرست پرتوبہ نہ کرتے ہوں۔

(بہجۃ الاسرار،ص۹۶ قلائدالجواہر:۱۸)

پانچ ہزار یہودونصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

محبوب سبحانی،قطب ربانی،شہباز لامکانی،قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں:

قد اسلم على يدى اكثر من خمسة آلاف من اليهود والنصارى و تاب على يدى من العيارين والمسالحة اكثر من مائة الف خلق كثير.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

بے شک میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود ونصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکوؤں، قزاقوں، فساق، فجار، مفسد اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔

(قلائدالجواہر، ۱۹:)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے پادری کا مشرف بہ اسلام ہونا

ایک دفعہ سنان نامی عیسائی پادری نے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس شریف میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا: اور اجتماع میں کھڑا ہو کر بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں، میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام قبول کرلوں اور اس پر میرا مصمم ارادہ ہوگیا کہ یمن میں سب سے افضل واعلیٰ شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔

اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے نیند آئی اور میں نے حضرت عیسیٰ۔علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔کو خواب میں دیکھا، آپ نے مجھے ارشاد فرمایا

یا سنان اذهب الی بغداد و اسلم علی ید الشیخ عبدالقادر فانه خیر اهل الارض فی هذا الوقت.

ترجمہ

اے سنان ! بغداد شریف جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے دست حق پر اسلام قبول کرو؛ کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل واعلیٰ ہیں۔

(قلائدالجواہر ص ۱۸ بہجۃ الاسرار، (۶۹)

شیخ عمر کیمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت اقدس میں تیرہ افراد اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے، مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عرب کے عیسائی تھے، ہم نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تھا اور یہ سوچ رہے تھے کہ کسی مرد کامل کے دست حق پرست پر اسلام قبول کریں۔

اسی اثناء میں ہاتف غیب سے آواز آئی کہ بغداد شریف جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے مبارک ہاتھوں پر اسلام قبول کرو۔

فانه یوضع فی قلوبکم من الایمان عنده ببرکته مالم یوضع فیها عند غیره من سائر الناس فی هذا الوقت.

ترجمہ

پس اس وقت جس قدر ایمان ان کی برکت سے تمہارے دلوں میں جاگزیں ہوگا، اس قدر ایمان اس زمانہ میں کسی دوسری جگہ سے ناممکن ہے۔

(قلائدالجواہر ص ۱۸ -بہجۃ الاسرار:۹۶)

سابقہ امتوں میں بھی آپ جیسا کوئی نہیں گزرا

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد شریف میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ سرورِ کائنات۔عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلوٰاتِ

www.waseemziyai.com

وَالتَّسْلِیْمَات ۔کی زیارت سے مشرف ہوا۔آپ سوار تھے اور آپ کی ایک جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔آپ نے فرمایا

یَا مُوْسٰی اَفِیْ اُمَّتِکَ رَجُلٌ ھٰکَذَا..

؟اے موسیٰ ۔علیہ السلام۔! کیا آپ کی امت میں بھی اس شان کا کوئی شخص ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

نہیں ۔اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے خلعت پہنائی۔) قلائد الجواہر:۲۲)

آپ کی ریاضتیں اور مجاہدات

سرکار پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابتدائے جوانی میں مجھ پر نیند غالب آتی تو میرے کانوں میں یہ آواز آتی: اے عبدالقادر ! ہم نے تجھ کو سونے کے لئے پیدا نہیں کیا۔(بہجۃ الاسرار:۲۷)

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں عرصہ دراز تک شہر کے ویران اور بے آباد مقامات پر زندگی بسر کرتا رہا، نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا، پچیس) برس تک عراق کے جنگل و بیابان میں تن تنہا پھرتا رہا، چنانچہ ایک سال تک میں ساگ، گھاس وغیرہ سے گزارا کرتا رہا اور پانی مطلق طور پر نہ پیا، پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا، پھر تیسرے سال میں نے صرف پانی پر ہی گزارا کیا، کچھ بھی نہیں کھاتا تھا، پھر ایک سال تک نہ ہی کچھ کھایا، نہ پیا اور نہ ہی سویا۔(قلائد الجواہر:۱۱)

چالیس سال عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا فرمانا

قلائد الجواہر میں مذکور ہے:

وقال ابوالفتح الھروی :خدمت سیدی الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اربعین سنۃ ، فکان فی مدتھا یصلی الصبح بوضوء العشاء .

ترجمہ

حضرت ابوالفتح ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں چالیس سال تک رہا اور اس مدت کے دوران میں نے آپ کو ہمیشہ عشاء کے وضوء سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(قلائد الجواہر:۷۶)

ایک رات میں قرآن پاک ختم فرمانا

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن پاک ختم کرتے رہے۔

(اخبار الاخیار فارسی ص ۱۷۔جامع کرامات الاولیاء(۲:۲۰۲)

شیخ ابوعبداللہ نجار سے مروی ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں، اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔(قلائد الجواہر ص ۱۰۔طبقات الکبریٰ(۱:۲۲۲)

حضرت غوث اعظم سید الاولیاء

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ ارشاد فرمایا :(قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ لِلّٰہِ) میرا یہ قدم اللہ کے ہر

www.waseemziyai.com

ولی کی گردن پر ہے۔

اولیاء کرام نے آپ کے اس ارشاد کو سماعت کیا اور اپنے اپنے مقامات سے ہر ولی نے اس ارشاد کو قبول کیا اور سر تسلیم خم کیا۔

خواجۂ خواجگاں، شاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ ارشاد مبارک کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: گردن ہی نہیں آپ کا قدم مبارک میری آنکھوں اور بصیرت پر ہے:

(عَلٰی عَیْنِیْ وَ عَلٰی بَصِیْرَتِیْ) (تفریح الخاطر: ۲۰)

تین سو) اولیاء کرام اور سات سو) رجال غیب کا آپ کے فرمان کے آگے سر جھکانا

شیخ ابو محمد عاقولی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا، تو حضرت نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں رہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ بغداد شریف کا رہنے والا ہوں، اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مریدین میں سے ہوں! یہ سن کر آپ نے فرمایا: بہت خوب! بہت خوب ! وہ تو قطب وقت ہیں، جب آپ نے (قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ لِلّٰہ) میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے فرمایا تو اس وقت تین سو) ۳۰۰) اولیاء کرام اور سات سو ۷۰۰) رجال غیب نے اپنی گردنوں کو جھکا دیا، اور ان حضرات میں بعض زمین پر بیٹھنے والے اور بعض ہوا میں پرواز کرنے والے تھے۔ آپ کی عظمت شان، رفعت و منزلت کے لئے میرے نزدیک یہی بات کافی ہے۔

قال الشیخ الصالح ابو محمد یوسف العاقولی :قصدت زیارۃ الشیخ عدی بن مسافر وفقال :من این؟ فقلت :من بغداد، من اصحاب الشیخ عبد القادر، فقال :بخ ، بخ ! ذلک قطب الارض الذی وضعت ثلثمائۃ ولی للہ وسبعمائۃ غیبی .مابین جالس فی الارض ومارٍ فی الھواء .اعناقھم لہ فی وقت واحد حین قال:قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ فعظم ذالک عندی.(قلائد الجواھر: ۲۲)

شان غوث اعظم رضی اللہ عنہ مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں

حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مقام رفیع، علو شان، کمالات اور باطنی فیوض سے متعلق امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شریفہ سے چند اقتباسات رقم کئے جا رہے ہیں، تاکہ اندازہ ہو کہ ایک آفتاب شریعت و ماہتاب طریقت، مجدد دین وملت، دنیائے علم و معرفت کی مسلّم الثبوت شخصیت نے حضرت قطب الاقطاب، باز اشہب، تاجدار ولایت، سردار اولیاء حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کس طرح نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے:

حضرت غوث اعظم کی فیض رسانی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے دو طریقے ہیں: ایک طریقہ نبوت کا ہے۔ اس طریقہ سے انبیاء کرام علیہم السلام بغیر کسی وسیلہ کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں، اور یہ طریقہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے۔ دوسرا طریقہ ولایت کا ہے۔ اس طریقہ پر چلنے والے اللہ تعالیٰ تک بالواسطہ پہنچتے ہیں، اور یہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور اولیاء ہیں، اور قرب وولایت اور راہ سلوک و طریقت اور اس کے واصلین کے امام و پیشوا اور اس کے سرگروہ، میر کارواں، اور ان بزرگوں

www.waseemziyai.com

کے فیض کا منبع حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں، اور یہ عظیم الشان منصب آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مبارک قدم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سر مبارک پر ہیں، اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مقام میں ان کے شریک ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نشاۃ عنصری سے پیشتر بھی اس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے جیسا کہ آپ نشاۃ عنصری کے بعد ہیں۔ اور جس کسی کو بھی اس راہ سے فیض و ہدایت پہنچتی ہے وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہی توسط سے پہنچتی ہے کیونکہ آپ اس راہ کے نقطۂ منتہیٰ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بعد یہ عظیم القدر منصب حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بالترتیب سپرد اور مسلّم ہوا، اور وہی منصب ائمۂ اثنا عشر (بارہ ائمۂ اہل بیت) میں سے ہر ایک کو علی الترتیب اور تفصیل وار قرار پایا، اور ان بزرگوں کے زمانے میں اور اسی طرح ان کے انتقال کے بعد بھی جس کسی کو فیض اور ہدایت پہنچتی رہی وہ ان ہی بزرگوں کے توسط سے اور ان ہی کے حیلولہ سے پہنچتی رہی، خواہ وہ اقطاب و نجباءِ وقت ہی کیوں نہ ہوں، سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگوار ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ لاحق ہونے کے بغیر چارہ نہیں ہے، یہاں تک کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی۔ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ۔ تک یہ نوبت پہنچ گئی اور جب یہ نوبت حضرت کے پاس آئی تو منصب مذکور آپ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ کے سپرد ہو گیا۔ ائمہ مذکورین اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ کے درمیان اس مرکز پر کوئی اور نظر نہیں آتا۔

اور اس راہ سلوک، طریقت و معرفت میں فیض و برکات کا وصول جس کو بھی ہوا خواہ وہ اقطاب و نجباء ہوں آپ ہی کے توسطِ شریف، اور آپ ہی کے واسطہ اور وسیلہ سے ملتا ہے، کیونکہ یہ مرکز و منصب آپ کے علاوہ کسی اور کو میسر نہیں ہوا، اسی لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ.

سورج تمام اگلوں کے جب ہو گئے غروب — سورج ہمارا روشنی دے گا ابد تلک

شمس سے مراد فیضانِ ہدایت وارشاد کا آفتاب ہے اور اُفُوْل (غروب) سے مراد فیضانِ مذکور کا نہ ہونا ہے، اور چونکہ وہ معاملہ جو پہلے حضرات سے متعلق تھا اب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ۔ کے سپرد ہوا، اور آپ رشد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے، جیسا کہ آپ سے پیشتر پہلے حضرات تھے، اور پھر یہ بھی ہے کہ جب تک فیض کے توسط کا معاملہ قائم ہے آپ ہی کے توسل سے ہے، لہٰذا لازمی طور پر یہ درست ہوا کہ

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا — اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ.

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۲۳)

حضرت غوث اعظم سے کثرت کرامات کے ظہور کی وجہ

جس قدر خوارق حضرت سید محی الدین جیلانی قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہٗ سے ظاہر ہوئے ہیں اس قدر خوارق کسی اور سے ظاہر نہیں ہوئے ہیں۔۔۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس معمّہ کا راز ظاہر کر دیا اور معلوم ہوا کہ آپ کا عروج اکثر اولیاء سے بلند تر واقع ہوا ہے، اور نزول کی

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

جانب میں مقام روح تک نیچے اترے ہیں جو عالم اسباب سے بلند تر ہے۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، ص ۹۸، مکتوب نمبر: ۲۱۶)

آپ کا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے

اور نفحات میں شیخ حماد دباس نے جو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ تعالی سرہ کے شیوخ میں سے ہیں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فراست کے طور پر فرمایا تھا کہ اس عجمی (حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ تعالی سرہ) کا ایسا مبارک قدم ہے کہ اس وقت کے تمام اولیاء کرام کی گردن پر ہوگا، اور وہ اس بات کے کہنے پر مامور ہوں گے کہ

﴿قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ﴾ (میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے)۔ اور جس وقت وہ یہ کہیں گے تو یقیناً تمام اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔

اس کے بعد امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مختصر یہ کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی۔ قدس اللہ تعالی سرہ۔ ولایت میں بہت بڑی شان اور بلند درجہ رکھتے ہیں، اور آپ رضی اللہ عنہ نے ولایتِ خاصہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ لطیفہ سر کی راہ سے آخری نقطہ تک پہنچایا ہے اور اس دائرہ کے سرحلقہ ہوئے ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب نمبر ۲۹۳)

غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامت

حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مقاصد الاسلام، حصہ ہشتم میں ایک عنوان الغوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی سلطنت قائم فرمایا اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامت اس طرح نقل فرمائی "دائرۃ المعارف میں معلم بطرس بستانی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میری ایک لڑکی گھر کے چھت پر چڑھی تھی، وہاں سے وہ غائب ہوگئی! آپ نے فرمایا کہ آج رات تم محلہ کرخ کے ویرانہ میں جاؤ اور پانچویں ٹیلہ کے پاس بیٹھو اور زمین پر یہ کہتے ہوئے ایک دائرہ اپنے اطراف کھینچ لو کہ (بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نِيَّةِ عَبْدِ الْقَادِرْ) جب اندھیرا ہو جائے گا تو جنات کی ٹکڑیاں مختلف صورتوں میں تم پر گزریں گی، ان کی ہیبت ناک صورتوں کو دیکھ کر ڈرنا نہیں، صبح کے قریب ان کا بادشاہ ایک بڑے لشکر میں آئے گا اور تم سے پوچھے گا کہ تمہاری کیا حاجت ہے؟ تو کہہ دینا کہ مجھے عبد القادر نے بھیجا ہے، اور اس وقت لڑکی کا واقعہ بھی بیان کردو! اس شخص نے اس مقام پر جاکر حکم کی تعمیل کی اور کُل واقعات وقوع میں آئے، جب بادشاہ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ نے بھیجا ہے، یہ سنتے ہی وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور زمین بوسی کر کے دائرہ کے باہر بیٹھ گیا اور اس کی حاجت دریافت کی، جب اس نے اپنی لڑکی کا واقعہ بیان کیا تو اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ جس نے یہ کام کیا ہے فوراً اسے پکڑ کے لاؤ! چنانچہ ایک سرکش جن لایا گیا، جس کیساتھ میری لڑکی بھی تھی، حکم دیا کہ اس سرکش کی گردن ماردی جائے، اور لڑکی کو میرے حوالہ کر کے رخصت ہوگیا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ کرامت نقل فرما کر حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: اس سے جنوں کے علم کا بھی حال معلوم ہوتا ہے کہ دائرہ تو کرخ میں کھینچا گیا اور مسافت بعیدہ پر بادشاہ کو خبر ہوگئی کیونکہ رات بھر چل کر قریب صبح اس دائرہ کے

پاس پہنچا جو صرف حضرت شیخ کی نیت سے کھینچا گیا تھا، اور اس سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کے تصرف کا حال بھی معلوم ہو گیا کہ جنوں پر آپ کا کیا اثر تھا کہ لکیر جو آپ کی نیت سے کھینچی گئی تھی وہاں بادشاہ بذات خود حاضر ہوا اور زمین بوسی کی۔

(قلائد الجواہر، ص ۳۳۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ۲۶۹)۔ مقاصد الاسلام، حصہ ہشتم، ۱۶۶:)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت سے یہ حقیقت بھی آشکار ہو رہی کہ جن اور انس ہر دو آپ کی ذات عالی سے وابستہ ہیں، اور تابع فرمان ہیں۔

تعلیمات حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام توانائیاں تحفظِ اسلام اور اعلاءِ کلمۃ الحق کے لئے صرف فرمادیں، اپنی زندگی کا ہر لمحہ فروغ دین اور اصلاح امت کے لئے وقف فرمادیا۔

آپ ہر وقت اللہ کے دربار میں متوجہ رہا کرتے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت، اتباع واطاعت اور پیروی شریعت کا آپ پر اس قدر غلبہ ہوتا کہ خلاف شرع کوئی کام نہ فرماتے، سفر وحضر، خلوت وجلوت، بزم ورزم میں کبھی کوئی سنت ومستحب عمل ترک نہ فرماتے، ہمیشہ مشتبہ امور سے گریز فرماتے۔

ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، چند روز گزرنے کے بعد اس نے رخصت کی اجازت مانگی اور عرض کیا کہ میں نے آپ کی کرامات سے متعلق سنا تھا؛ لیکن حالیہ قیام کے دوران میں نے کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے اس دوران مجھے کوئی خلاف شریعت کام کرتے دیکھا؟ فرائض وواجبات، سنن ونوافل ترک کرتے دیکھا؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں! تب آپ نے فرمایا: شریعت پر استقامت ہی بڑی کرامت ہے۔

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے امت مسلمہ کو خصائل رذیلہ وعادات مذمومہ سے بالکلیہ طور پر گریز کرنے اور اخلاق حسنہ، خصائل حمیدہ اور برگزیدہ صفات اپنانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے کثرت نوافل، اصلاح باطن وصفائی قلب، تفقہ فی الدین کی تاکید کی اور اپنے آپ کو تقوی سے آراستہ کرنے کی تعلیم دی۔

آپ نے فرمایا کہ منکرات ومنہیات سے رُک کے رہنا عوام کا تقوی ہے اور اس کے ساتھ مشتبہ چیزوں سے بچتے رہنا خواص کا تقوی ہے، آپ نے ظاہر وباطن دونوں کو پاکیزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے حرص وطمع سے پرہیز کرنے کی تعلیم دی، آپ نے فرمایا: لفظ طمع بے نقط اور خالی ہے، ایسے ہی طمع وحرص کرنے والا بھی خیر سے خالی اور نعمت سے محروم رہتا ہے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ملفوظات میں ہے کہ انسان کو ہمیشہ راضی بقضاء رہنا چاہئے، بندۂ مؤمن احکام الٰہی کے سامنے چوں وچرا نہیں کرتا، کیا اور کیوں نہیں پوچھتا؛ بلکہ تمام احکام کی بابت سرِ تسلیم خم کرتا ہے اور ان کی بجا آوری میں مصروف ہو جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا: مصیبت وآزمائش کے وقت صبر کرنا ہی بڑی شجاعت ہے، حضرت نے فرمایا کہ لوگ تنگی وآزمائش کے وقت جزع فزع کرتے ہیں اور راحت وآسودگی میں شکر نہیں کرتے، مصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے!۔

www.waseemziyai.com

انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے، ہمیشہ اصلاحِ نفس کی فکر کرنی چاہیے۔ جب نفس کی خلاف ورزی کی جائے اور اس پر مکمل کنٹرول کرلیا جائے تب یہی نفس امارہ، نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے؛ جو خیر کی طرف لے جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

آمِین بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا

محمد عبداللہ قادری رضوی

﴿درجاتِ ولایت کی بلندی کا طریق علم ہے﴾

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.﴾ سورۃ یونس)

خبردار ! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔

امتِ مسلمہ میں ولایت کے باب میں جو مقام و مرتبہ حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے وہ کسی اور ولی کو نصیب نہیں ہوا۔ آپ تمام اولیاء کے نہ صرف سردار ہیں بلکہ کسی کی مرتبہ ولایت پر تقرری بھی آپ کی بارگاہ کی منظوری سے ہی مشروط ہے۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہمہ جہتی اوصاف کے مالک ہیں۔ آپ نہ صرف روحانیت بلکہ علوم و معارف کا بھی بحرِ بے کنار ہیں۔ عموماً ہم جب بھی سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہیں تو سارا بیان ان کی کرامات کا ہی ہوتا ہے۔ ہم ان کی ولایت اور مقام و مرتبے کو حسّی کرامات کے ساتھ پرکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات کے تواتر کو صرف صوفیاء نے ہی بیان نہیں کیا بلکہ محدثین بھی انہیں بیان کرتے آئے ہیں۔ ائمہ، علماء اور محدثین نے لکھا ہے کہ جس تواتر کے ساتھ آپ کی کرامات مروی اور ثابت ہیں، اتنے تواتر کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں کسی اور ولی کی کرامات ثابت نہیں۔ مگر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا ایک گوشہ ایسا بھی ہے کہ جسے کبھی علماء، خطباء اور واعظین نے بیان نہیں کیا اور نہ اس حوالے سے کوئی کتاب لکھی گئی۔ گذشتہ نو سو سال میں اس پہلو کو نہ اجاگر کیا گیا اور نہ اس سمت دھیان ہی نہیں دیا گیا۔

کرامت کی اقسام

کرامت کی دو قسمیں ہیں:

کرامتِ حسّی

کرامتِ معنوی

کرامتِ حسّی وہ ہے جس کا عامۃ الناس ادراک کرسکیں اور کوئی خارق العادت واقعہ ہوتا دیکھ یا سُن سکیں جبکہ کرامتِ معنوی میں بظاہر کوئی خارق العادت واقعہ ہوتا نظر نہیں آتا مگر اس ولی کی دین اسلام کے فروغ کے لیے کی گئی علمی و فکری خدمات اس قدر اعلیٰ و عظیم ہوتی

www.waseemziyai.com

ہیں کہ وہ خدمات اپنے اثرات کی بناء پر کرامت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کرامت کو کرامتِ معنوی کہا جاتا ہے۔

ولایت میں کرامتِ معنوی ہی اصل اور عظیم چیز ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ کسی بھی ولی کی کرامت اُس امت کے نبی کے معجزے کا تسلسل ہوتی ہے، یہ ایک اصول ہے۔ لہٰذا ہر ولی کی کرامت مِنْ وَجہٖ اُس امت کے نبی کے معجزات کا تسلسل ہے، گویا وہ کرامت حقیقت میں اس نبی کا معجزہ ہوتی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بہت سے معجزات عطا ہوئے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ کیا تھا؟ پھر اُسی معیار پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اولیاء کی کرامات کی نوعیت کو دیکھا جائے گا۔ کسی نبی کے معجزات میں جو معجزہ سب سے اعلیٰ ہوگا، اس نبی کے اولیاء کی اُسی نوعیت کی کرامات سب سے اعلیٰ ہوں گی۔ اگر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ جاننا چاہیں تو کسی کا ذہن چاند کو دو ٹکڑے کرنے کی طرف جائے گا۔۔۔ کسی کا ذہن معراج شریف کی طرف جائے گا۔۔۔ کسی کا ذہن ڈوبے سورج کو پلٹانے کی طرف جائے گا۔ کوئی شک نہیں کہ یہ سارے معجزات عظیم ہیں مگر ائمہ، اولیاء، محدثین اور فقہاء سب کے ہاں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی فہرست بنتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید قرار پاتا ہے۔ اس لئے کہ اس شان کا حامل معجزہ پہلے انبیاء کو بھی حاصل نہیں۔

سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ پہلے انبیاء و رسل پر بھی تو صحائف و کتب نازل ہوئی ہیں، پھر قرآن مجید کو یہ امتیاز کیوں حاصل ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ تورات نہیں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ انجیل نہیں ہے۔ داؤد علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ زبور نہیں ہے۔ اگر اُن انبیاء کے معجزات میں بھی سب سے بڑا معجزہ اُن کی کتابیں ہوتیں تو اُن کی کتابوں میں تحریف نہ ہوسکتی، اُن کی کتابیں اسی طرح محفوظ و مامون ہوتیں جیسے قرآن مجید محفوظ و مامون ہے۔ اس لئے کہ معجزہ کبھی انسانی کاوشوں سے مغلوب نہیں ہوسکتا۔ معجزے پر کبھی کوئی حاوی اور غالب نہیں آسکتا۔ معجزہ ہر ایک پر غالب ہوتا ہے اور ہر ایک کو عاجز کر دیتا ہے۔ دیگر آسمانی کتابیں بھی انبیاء و رسل پر نازل ہوئیں، بلا شبہ وہ منزل من اللہ کتابیں تھیں مگر معجزات کے باب میں یہ کتابیں ان انبیاء کا سب سے بڑا معجزہ نہیں ہیں جبکہ دوسری طرف آقا علیہ السلام کو قرآن مجید کی شکل میں جو سب سے بڑا معجزہ اللہ نے عطا کیا اس کتاب جیسی کوئی کتاب نہیں، جو ۱۴۰۰ سال گزرنے کے بعد بھی تحریف سے کلیتاً پاک ہے۔ اس کی مثل و مثال آج تک کوئی پیش نہیں کرسکا اور یہ ایک مفصل علم کی حامل ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو معجزات عطا کئے، ان میں جادوگروں کے جادوؤں کو ختم کر دینا، دریائے نیل کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو لے کر نکلنا، عصا مبارک کا عطا کیا جانا اور ید بیضاء وغیرہ شامل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ملنے والا سب سے بڑا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا تھا۔ ان معجزات نے اُس دور کی انسانیت کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ جب آقا علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیگر معجزات بھی عطا ہوئے اور وہ سارے معجزات حق ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سب سے عظیم الشان معجزہ قرآن ہے، جس کی بلاغت و فصاحت، علمی شان اور دیگر خصوصیات کا زمانہ نزول کے وقت بھی کوئی مقابلہ نہ کرسکا اور نہ کوئی قیامت تک کرسکتا ہے۔

www.waseemziyai.com

قرآن مجید عظیم ترین معجزۂ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ نکتہ ذہن نشین رہے کہ معجزہ اثباتِ رسالت کے لیے ہوتا ہے۔ چاند دو ٹکڑوں میں تو ایک بار ہوا تھا اور اس واقعہ کو چودہ سو سال گزر گئے، چاند کا ٹکڑے ہونا آج کس نے دیکھا ہے۔۔۔؟ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے، کفار و مشرکین نے پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانا اور آنکھ جھپکنے میں پلٹ کر آنا، آج کوئی کس طرح دیکھے گا۔۔۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کے سامنے پتھروں کو کلمہ پڑھا دیا، لوگ دیکھ کر ایمان لے آئے مگر آج تو اس طرح ہونا کوئی نہیں دیکھے گا۔۔۔؟ درخت زمین کو چیر کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے، دیکھنے والے ایمان لے آئے، اس وقت ان کے سامنے نبوت و رسالت ثابت ہو گئی مگر آج اُس معجزہ کو اُس طرح ہوتے کون دیکھے گا۔۔۔؟ یہ سارے معجزات حسّی تھے، زمانی و مکانی تھے۔ ایک زمانہ گزر گیا ہے، آج ان تمام معجزات کو دیکھنے والے لوگ موجود نہیں ہیں جبکہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تو آج بھی موجود ہے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم کر دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت قیامت تک رہے گی۔ پہلے نبی تو ایک مخصوص مدت کے لیے ہوتے تھے، پھر نیا نبی آ گیا اور ہر دور میں نئی بعثت ہوتی رہی مگر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت قیامت تک رہے گی اور وہی رسول رہیں گے۔

جب تک رسالت ہے تو اس کا لازمی تقاضا ہے کہ کوئی معجزہ بھی برقرار رہے جو آنے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا ایک ثبوت دیتا رہے۔ آج حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے معجزات میں سے قرآن مجید کے علاوہ کوئی اور معجزہ ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں ہے۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک ہے اور قرآن مجید بھی قیامت تک ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے نزول کے ساتھ ہی ارشاد فرما دیا تھا کہ قرآن میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے سچے ہونے کا معجزہ ہے، اگر کوئی اس کا انکار کرتا ہے تو اس جیسا قرآن لا کر دکھا دے (بنی اسرائیل، ۸۸)۔ دوسرے مقام پر فرمایا کہ دس سورتیں ہی اس جیسی لا کر دکھا دو (ھود: ۱۳) پھر فرمایا کہ دس سورتیں نہیں لا سکتے تو اس جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ (البقرہ، ۲۳:)

قرآن مجید کے حوالے سے یہ challenge قیامت تک کے لیے ہے۔ انکار کرنے والوں نے انکار بھی کیے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس پر لغویات بکنے والوں نے لغویات بھی بکیں، تہمت لگانے والوں نے تہمتیں بھی لگائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت و تقدس پر کیچڑ اچھالنے والوں نے سیکڑوں کتابیں بھی لکھیں، عالم مغرب ایسی کتابوں سے بھرا پڑا ہے، سب کچھ کیا گیا مگر کسی بڑے سے بڑے دشمن کو بھی قرآن مجید کے مقابلے میں کوئی کتاب لکھنے کی جرات نہیں ہو سکی۔ اس کو عظیم معجزہ کہتے ہیں۔

غیر مسلموں کی طرف سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس پر کیچڑ اچھالنے کے لئے کتابیں لکھی جا رہی ہیں اور ہم اپنی کتابوں میں اُن کا رد کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک علمی جنگ ہے۔ وہ تہمت لگاتے رہتے ہیں اور ہم دفاع کرتے رہتے ہیں، اس لئے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوکر جو ہوئے۔ دشمن تہمت لگاتا ہے تو ہم اپنے مالک اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع کے لیے جنگ لڑتے رہتے ہیں۔ دشمنوں نے ہر طریق سے دشمنی کی مگر ساری دنیا کی دشمنی مل کر بھی قرآن کے مقابلے میں کوئی کتاب بنا کر نہیں لا سکی۔ ان کے لئے یہ کتنا ہی آسان ہوتا کہ انہیں سیکڑوں کتابیں لکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی، قرآن کے مقابلے میں ایک ہی کتاب لکھ

www.waseemziyai.com

دیتے اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس پر الزام اور بہتان تراشی کی ضرورت ہی نہ رہتی، بات ختم ہو جاتی اور ہر کوئی دیکھ لیتا کہ یہ قرآن کے بدلے میں کتاب ہے۔ نتیجتاً بڑی وزنی دلیل لوگوں کے ہاتھ میں ہوتی اور لوگ رسالت کا انکار کر دیتے۔ مگر اسی کو تو معجزہ کہتے ہیں کہ سیکڑوں ہزاروں کتابیں لکھ ڈالی ہیں مگر قرآن کے ایک پارہ یا ایک سورت کے مقابلے میں بھی کچھ نہیں لکھا جا سکا۔ اس لئے کہ قرآن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے، یہ دائمی، ابدی اور مستقل معجزہ ہے جو زمان و مکان کی حدود سے ماوریٰ ہے۔

قرآن کی شان علم ہے

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی شکل میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے معجزہ کی حیثیت کیا ہے؟

قرآن مجید نے خود اپنی حیثیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ.﴾

اور بے شک ہم ان کے پاس ایسی کتاب (قرآن) لائے جسے ہم نے (اپنے) علم (کی بنا) پر مفصّل (یعنی واضح) کیا، وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

(الأعراف:۵۲)

گویا قرآن مجید مفصل علم ہے۔ اس میں وہ باتیں کہہ دی گئی ہیں جنہیں قیامت تک کوئی زمانہ کسی بھی علمی معیار پر غلط ثابت نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید کے معجزہ ہونے کا مرتبہ یہ ہے کہ یہ علم میں سب سے اونچا ہے۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہوا اور قرآن مجید کی سب سے بڑی شان علم ہے۔

عظیم ترین کرامات کا قرآنی معیار

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے جس طرح انبیاء و رسل علیہم السلام کے معجزات بیان کیے، اسی طرح پہلے زمانوں کے کئی اولیاء کی کرامات بھی قرآن نے بیان کیں۔ اس موقع پر قرآن میں مذکور اُن کرامتوں میں سے دو کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے:

☆...... حضرت سلیمان علیہ السلام کا امتی اور ملکہ سبا کا تخت

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے پوچھا: کوئی ہے جو ملکہ سبا کا تخت میرے پاس لے آئے؟

﴿قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ.﴾

ترجمہ

ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا: میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اُٹھیں اور بے شک میں اس (کے لانے) پر طاقتور (اور) امانت دار ہوں۔

(النّمل، ۳۹:)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُس کی پیشکش کو قبول نہیں کیا۔ درباریوں میں سے ایک اور درباری کھڑا ہوا، قرآن مجید اس کا تعارف کرواتے ہوئے کہتا ہے:

www.waseemziyai.com

﴿قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ.﴾

ترجمہ

(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)۔(النمل، ۴۰)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی پیشکش کو قبول کیا اور اس نے اپنے دعوے کے مطابق تخت لا کر دربارِ سلیمان علیہ السلام میں پیش بھی کر دیا۔ قرآن مجید نے اُس کی کرامت کو علم کے ساتھ متعلق کیا۔ تخت لانے کی پہلی پیشکش کرنے والا جن تھا، اُس کے پاس تو صاف ظاہر ہے ماورائے علم طاقت تھی، اُس کی پیش کش کو قبول نہیں کیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا، اُس کے تعارف میں قرآن مجید نے یہ نہیں کہا کہ ایسا شخص کھڑا ہوا جو عابد و زاہد تھا، تہجد گزار تھا، کرامات والا تھا، ایسی کسی چیز کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا :عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ اُس نے آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت پیش کر دیا۔ دربارِ نبوت میں کرامت ظاہر ہو رہی ہے، اللہ کے نبی تخت پر جلوہ افروز ہیں، ان کے سامنے ان کی امت کا ایک ولی کرامتاً تخت لا رہا ہے اور اُس کرامت کا عنوان قرآن مجید نے اَلَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ کے الفاظ کے ذریعے علم کو بیان فرمایا۔ معلوم ہوا کہ قرآن مجید نے کرامت کا سب سے بڑا جو پیمانہ عطا کیا ہے اس کا عنوان علم ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کا امتیازی وصف

قرآن مجید میں مذکور دوسری عظیم کرامت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات والے واقعہ میں مذکور ہے۔ اللہ کے برگزیدہ رسول سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں نکلے تو جس جگہ مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی، اس جگہ پر وہ پلٹ کر واپس گئے اور وہاں انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کا تعارف کرواتے ہوئے اس مقام پر قرآن مجید میں فرمایا:

﴿فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾

تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علمِ لدنی (یعنی اَسرار و معارف کا اِلہامی علم) سکھایا تھا۔ (الکہف)

حضرت موسیٰ علیہ السلام جس ولی کی تلاش میں گئے ہیں اُس ولی کی پہچان اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے کہ ہماری بارگاہ اور خزانہ علم میں سے اُسے خصوصی علم کا خزانہ عطا ہوا ہے۔ گویا اس ولی کی امتیازی شان بھی علم ہے۔

بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ سفر کے دوران جو تین کرامتیں صادر ہوئی ان تینوں کرامتوں کا تعلق بھی علم کے ساتھ ہے۔

کشتی کو توڑنا اور بعد میں بتانا کہ پیچھے ایک بادشاہ آ رہا ہے، حالانکہ اس کو دیکھا نہیں تھا، اُس خبر کے بیان کا تعلق بھی باطنی علم کے ساتھ ہے۔

بچے کو مار دینا اور بتانا کہ جوان ہو کر کافر بنتا، اُس کا تعلق بھی علم کے ساتھ ہے۔

www.waseemziyai.com

گرتی ہوئی دیوار کو تعمیر کر کے بتانا کہ اس کے نیچے خزانہ دفن ہے، اُس کا تعلق بھی علم کے ساتھ ہے۔

ان دونوں واقعات سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید نے کرامت و ولایت کو علم کے ساتھ متعلق کیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں جس شخص سے کرامت صادر ہوئی، اس کے پاس بھی علم تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اُس شخص سے ملنے گئے جس کو اللہ نے اپنے خزانہ علم سے بڑا حصہ عطا کیا تھا۔

معیارِ قرآن یہ ہے کہ معجزہ کے باب میں بھی علم سب سے بلند ہے اور کرامت کے باب میں بھی علم سب سے بلند ہے۔

کرامتِ علمیہ کا مقام

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں کہ تمام کرامات میں سب سے اونچے رتبے کی کرامت کرامتِ علمیہ ہوتی ہے۔ شیخ اکبر نے کرامت پر بحث کر کے اس کا خلاصہ اور نچوڑ اس طرح بیان کیا کہ اگر کوئی ہواؤں میں اڑے تو یہ کرامت ہے مگر اونچی کرامت نہیں کیونکہ پرندے بھی تو ہوا میں اڑتے ہیں۔ اگر کوئی پانی پر چلے تو یہ بھی کرامت ہے مگر اعلیٰ کرامت نہیں، اس لئے کہ مچھلیاں بھی تو پانی پر چلتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حسّی کرامتیں اور خوارق العادات واقعات کرامات ضرور ہیں مگر یہ کرامات اعلیٰ و عظیم مرتبے کی حامل نہیں ہیں۔ بلند مرتبے کی کرامت کرامتِ علمیہ ہے جس کو قرآن مجید نے واضح کیا ہے۔

ولایت کا اعلیٰ رتبہ کیا ہے؟

حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بے شک مردے زندہ کیے، وہ قُم باِذنِ اللہ کہتے تو مُردے کو زندہ کر دیتے۔ اِن سے یہ کرامت تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ اسے اولیاء و صوفیاء نے تو بیان کیا ہی ہے مگر ائمہ، فقہاء اور محدثین نے بھی اپنی کتب میں تواتر کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں کرامت کے باب میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مُردوں کو زندہ کرنے والی کرامت کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی کرامات بیان کیں۔ مقصد بات کا یہ ہے کہ آپ کی کرامات بے حساب ہیں جن کا کوئی شمار نہیں مگر آپ کی ساری کرامتوں میں سے سب سے بڑی کرامت جس نے آپ رضی اللہ عنہ کی ولایت کو قطبیت کے مرتبے تک پہنچایا، وہ کرامت علم ہے۔

یاد رہے کہ قطبیت ولایت کا آخری مرتبہ ہے۔ قطب سے اوپر ولایت کا کوئی رتبہ نہیں ہوتا، ولایت قطبیت پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ لفظ غوث- itself ولایت کا مرتبہ نہیں بلکہ یہ روحانی دنیا میں انتظامی عہدہ (managerial rank) ہے۔ اقطاب میں سے جن کو روحانی تقرر کا انتظام و انصرام (management,administration) سونپا جاتا ہے اُس قطب کو غوث کا title دیتے ہیں۔ قطب کئی ہوتے ہیں مگر senior most قطب کو دیگر اقطاب اور عالم ولایت کی management اور administration سونپی جاتی ہے، اُس کو غوث کا title دے دیتے ہیں۔ حقیقت میں غوث، ولایت میں مراتب کے اعتبار سے قطب ہوتا ہے۔

سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ جب ولایت میں آخری مرتبہ قطبیت پر پہنچے جو غوثیت عظمیٰ بھی ہے تو اس وجہ سے آپ غوث الاعظم کہلائے۔ اس آخری مقام پر پہنچنے کے حوالے سے جو کرامت کارفرما ہے، وہ طریقِ علم ہے۔ مرتبہ ولایت میں حاصل مکانتِ علمیہ

www.waseemziyai.com

(مرتبہ علم) نے آپ کو سب سے اعظم قطبیت اور غوثیت کے درجے تک پہنچایا۔ اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مُوْلَی الْمَوَالِی

میں علم حاصل کرتا گیا، طریقِ علم پر چلتا گیا اور علم حاصل کرتے کرتے قطب ہو گیا۔

ولایت کے اور باب بھی ہیں۔ طریقِ صدق بھی ایک باب ہے مگر یہ ولایت میں اونچا جانے کا دوسرا باب ہے۔ ولایت کے رتبات اور درجات میں سب سے منتہائے کمال پر پہنچنے کا جو طریق ہے وہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ولایت عظمیٰ کا طریقِ علم ہے اور یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔

افسوس! ہمارے ہاں علم اِس حد تک زوال کا شکار ہو چکا ہے کہ ہم نے مرتبہ علم کو ولایت کے ساتھ کبھی جوڑا ہی نہیں اور ہم اس کا تعلق ہی نہیں سمجھتے۔ ہم نے ولایت کے باب میں جہالت کو زیادہ جگہ دے رکھی ہے۔ ہم نے کاروبار اور دھندہ چلانے کے لیے جہالت based ولایت بنادی ہے۔

یاد رکھیں! جہالت پر مبنی ولایت کی کوئی حقیقت نہیں۔ علم کے بغیر کوئی ولایت نہیں ہوتی۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس علم طریقِ ظاہر سے نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ طریقِ باطن سے ان کی ضرورتِ علمی کو پورا کر دیتا ہے۔ جیسے حضرت خضر علیہ السلام کسی مدرسہ سے پڑھے ہوئے نہیں مگر اللہ تعالیٰ انہیں مختلف طریقے سے اپنی بارگاہ سے علم عطا کر دیتا ہے اور علم کے ذریعے ولایت کے آخری مرتبے تک پہنچا دیتا ہے۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مقامِ علمی

حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ۴۶۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ۴۸۸ ہجری میں آپ بغداد تشریف لائے۔ ۵۲۱ ہجری سے ۵۶۱ ہجری تک ۴۰ سال آپ نے اپنے مدرسہ باب الشیخ پر لوگوں کو خطبہ علمی دیا اور علم کی خیرات بانٹی۔ آپ ہفتے میں ۳ دن، جمعہ کو جمعہ سے قبل، اتوار کی صبح اور منگل کی شام خطاب فرماتے تھے۔ آپ ایک معلم، شیخ اور مدرس تھے اور ہفتہ کے ساتوں دن طلبہ کو باقاعدہ پڑھاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خطاب کی مجلس میں ۷۰ ہزار سے لے کر ۱ لاکھ تک افراد آپ کے علم و فکر سے ہفتے میں ۳ دن استفادہ کرتے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی جملہ کرامات اپنی جگہ مگر وہ تمام کرامات آپ رضی اللہ عنہ کے مرتبہ علمی کی گرد ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ۔

میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔

آپ کا یہ فرمان آپ رضی اللہ عنہ کا رتبہ ولایت ظاہر کرتا ہے اور اس رتبہ کا طریق علم ہے۔ آپ کا لقب محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حسّی کرامتوں سے دین کو زندہ نہیں کیا بلکہ علم سے دین کو زندہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے مدرسہ میں اپنے شیخ سے ملنے والی مسندِ علمی پر (۵۲۸) ہجری سے (۵۶۱ھ) تک ۳۳ سال روزانہ کی بنیادوں پر تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ ہم نے کبھی سیدنا حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان کے اس گوشہ کے حوالے سے سوچا ہی نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ہر روز

www.waseemziyai.com

تفسیرِ قرآن، حدیث مبارک، فقہ، تصوف و معرفت، ادب، نحو، لغت اور بلاغت وغیرہ سمیت ۱۳ علوم وفنون (subjects) پڑھاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خطابات میں علم کا اتنا ذخیرہ ہوتا تھا کہ ۷۰ ہزار سے ۱لاکھ سامعین کی مجلس میں تقریباً ۴۰۰ علماء یا کاتب آپ رضی اللہ عنہ کے خطابات کو لکھتے تھے۔

آپ کے زمانے کے اکابر علماء، محدثین اور فقہاء بھی آپ رضی اللہ عنہ کے حلقہ تدریس وارادت میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے ایک نام امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ شافعی اور حنبلی دونوں مذاہب پر فتویٰ دیتے۔ عراق اور اردگرد کے ممالک سے لوگ شرعی رہنمائی چاہتے اور آپ بغیر کسی تاخیر کے فوراً جواب مرحمت فرماتے۔ یعنی علم اتنا مستحضر رہتا تھا، علم پر اتنا تمکن، مضبوطی، دسترس، گہرائی اور گیرائی تھی کہ ایک دن بھی تامل اور تفکر نہیں فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ۱۰۰ نامور فقہاء امتحان لینے آئے کہ سمجھ نہیں آتا کہ ان کے پاس اتنا علم کہاں سے آتا ہے۔ کتابیں ہم بھی پڑھتے ہیں، مدارس میں ہم بھی جاتے ہیں، مطالعہ ہم بھی کرتے ہیں مگر جو علم یہ بیان کرتے ہیں ہم نہیں جانتے، اس علم کا کہاں سے ورود ہوتا ہے؟ چنانچہ ۱۰۰ فقہاء کی جماعت نے آپ سے سوالات کیے، آپ نے ان کے ایسے جامع ومانع جوابات مرحمت فرمائے کہ سو کے سو فقہاء پر حالت وجد طاری ہوگئی اور وہ پکار اٹھے کہ ان کے علم کے جو وسائل، ذرائع اور مصادر ہیں وہ ہمارے فہم سے بھی بالا ہیں۔

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ فقہ حنبلی کی تقریباً سب سے بڑی اور معتمد مصدر ومرجع کتاب المغنی کے مصنف ہیں۔ آپ کی یہ تصنیف ۱۵ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب امام ابوالقاسم الخرقی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک چھوٹی سی کتاب المختصر کی شرح ہے۔ یعنی کتاب المغنی کا اصل متن مختصر الخرقی ہے۔ امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المختصر الخرقی حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی اور پھر اس کی عظیم شرح لکھی۔

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ۵۶۱ ہجری میں ہم حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بغداد پہنچے، یہ آپ کی عمرِ مبارک کا آخری سال تھا۔ میں نے اور امام عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ (حنبلی امام ہیں، بہت بڑے جید محدث اور فقیہ) نے صرف ۴۹ دن آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گزارے، دوسری روایت میں ہے کہ صرف ۳۹ دن آپ رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ اُن ۳۹ دنوں میں آپ رضی اللہ عنہ سے میں نے مختصر الخرقی پڑھی اور امام عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث الاعظم سے فقہ حنبلی کی کتاب الہدایۃ پڑھی۔ ایک الہدایۃ فقہ حنفی کی کتاب بھی ہے، یہ امام مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے، اس کا زمانہ بعد کا ہے۔ جبکہ فقہ حنبلی کی بھی ایک کتاب کا نام الہدایہ ہے، عام لوگوں کو اس کے متعلق معلوم نہیں چونکہ ہم دوسرے مذاہب کے بارے زیادہ نہیں جانتے۔ امام عبدالغنی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک سے روزانہ الہدایۃ پڑھتے اور امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ مختصر الخرقی پڑھتے۔ اس طرح دیگر علماء وطلبہ میں سے کوئی تفسیر پڑھتا، کوئی حدیث پڑھتا، کوئی عقیدہ پڑھتا، کوئی تصوف ومعرفت پڑھتا اور کوئی لغت وبلاغت کی تعلیم حاصل کرتا۔

اس زمانے میں نحو کے ایک بہت بڑے عالم ابو محمد خشاب نحوی تھے، وہ کہتے ہیں کہ ہم کئی بار سوچتے کہ ہم نے حضور غوث الاعظم

www.waseemziyai.com

رحمۃ اللہ علیہ سے کیا سننے جانا ہے، اتنے وقت میں ہم نحو پڑھ لیتے ہیں۔ نحو ایک ایسا علم ہے کہ اس کو جاننے والوں کا اپنے اوپر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے۔ بعض فنون پر دسترس کی وجہ سے بندوں کو گھمنڈ ہوتا ہے۔ معقولات کے فنون فلسفہ، منطق، بلاغت، نحو، لغت وغیرہ انسان میں بڑی میں پیدا کر دیتے ہیں۔ ابو محمد خشاب نحوی کہتے ہیں کہ ایک روز سوچا کہ چلو آج حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا درس سنتے ہیں۔ چنانچہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کے درس میں گئے ہم چونکہ نحوی تھے اور فنون، بلاغت، لغت اور نحوی چیزوں کو سننے کے عادی تھے جبکہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کا درس معرفت پر ہو رہا تھا: لہذا ہمیں مزہ نہیں آیا۔ فرماتے ہیں کہ جونہی خیال آیا کہ آج نحو کا سبق بھی گیا اور یہاں بھی مزہ نہیں آیا، اسی وقت دُور منبر پر جلوہ افروز حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ (جو معرفت کا مضمون بیان فرمار ہے تھے) نے میرا نام لے کر مخاطب کیا اور فرمایا:

تمہیں اپنی صحبت میں اس لیے نہیں بٹھایا کہ تمہیں نحو کا سیبویہ بنادوں۔ تم نحو کا اللہ کی معرفت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہو؟

یعنی اگر آپ کے پاس بیٹھے کسی شخص کے دل میں کوئی خیال آتا تو آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت اسے مخاطب کر کے اصلاح فرما دیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس طرح حجابات اٹھے ہوئے تھے مگر اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ مرتبہ علم سے نہ ہٹتے۔ یاد رکھیں! عبادت اور زہد وورع کے بغیر علم نور نہیں لاتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ۴۰ سال عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا کی۔

۳ ہزار علماء اور تربیت یافتہ اشخاص ہر سال آپ کے دست مبارک سے علم اور تربیت پا کر فارغ التحصیل ہو کر نکلتے تھے۔ فلسطین آزاد کرنے والی سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں اکثریت ان علماء کی تھی جو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ آپ کے طلبہ معرفت، توحید، تصوف، علم فقہ، علم العقیدہ بھی پڑھتے، اللہ کے دین کی طرف دعوت بھی دیتے اور دوسری طرف میدان کے غازی بھی تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی میں لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ستر ہزار کا مجمع ہوتا۔ (اس زمانے میں لاؤڈ سپیکر نہیں تھے۔) جو آواز ستر ہزار کے اجتماع میں پہلی صف کے لوگ سنتے، اتنی ہی آواز ستر ہزار کے اجتماع کی آخری صف کے لوگ بھی سنتے۔ اس مجلس میں علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (صاحبِ صفۃ الصفوہ اور اصول حدیث کے امام) جیسے ہزار ہا محدثین، ائمہ فقہ، متکلم، نحوی، فلسفی اور مفسر بیٹھتے اور اکتسابِ فیض کرتے تھے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اُس زمانے میں اس طریقِ علم سے دین کو زندہ کیا۔ اپنی ولایت کی بنیاد آپ رضی اللہ عنہ نے صدق پر رکھی اور درجاتِ ولایت کی بلندی کا طریق علم پر رکھا۔

پیغام!

افسوس! آج ہمارا تعلق علم سے ٹوٹ گیا ہے حالانکہ قرآن مجید نے بھی فرق کا معیار علم کو قرار دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ.﴾

فرما دیجیے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں۔

(الزمر: ۹)

اللہ تعالیٰ نے آقا علیہ السلام کی شانِ علم کو یوں بیان فرمایا:

www.waseemziyai.com

﴿وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾

اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

(البقرۃ:۱۵۱)

یعنی نبوت ورسالت کی شان ہو یا ولایت کی شان، اللہ رب العزت نے جتنی شانیں تقسیم فرمائیں، اِن تمام کا مدار علم پر رکھا۔ یادرکھیں! امت، قوم اور ہمارے جملہ طبقات کی کامیابی علم کے ساتھ وابستہ ہونے میں ہے۔ لہٰذا مطالعہ کی عادت بنائیں۔ ہمارے پاس قرآن مجید ہے، جس کا مرتبہ علم ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ نے مفصل علم رکھا ہے۔ علم کا شغف اور ذوق پیدا کریں۔ علم سے تعلق پیدا کریں۔ روز علم کو حاصل کرنے کے لیے تھوڑا وقت ضرور نکالیں خواہ سن کر ہو یا پڑھ کر۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے تعلق کی مضبوطی اور نبوت وولایت کی حامل شخصیات کی بارگاہ میں قربت صدق اور علم سے ہی نصیب ہوتی ہے۔

ترتیب وتدوین: محمد یوسف منہاجین

سرکار بغداد رضی اللہ عنہ

قطب الاقطاب، غوث اعظم، محبوب سبحانی، محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی حسنی وحسینی سید اور مادرزاد ولی تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظیمہ کا مرتبہ عطا فرمایا، یہاں تک کہ تمام عالم کے فقہاء علماء طلباء اور فقراء کی توجہ آپ کے آستانہ مبارک کی طرف ہوگئی، حکمت ودانائی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہوگئے اور عالم ملکوت سے عالم دنیا تک آپ کے کمال وجلال کا شہرہ ہوگیا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے علاماتِ قدرت وامارت اور دلائل وبراہین کرامت آفتاب نصف النہار سے زیادہ واضح فرمائے اور جود وعطا کے خزانوں کی کنجیاں اور قدرت وتصرفات کی لگامیں آپ کے قبضہ اقتدار اور دست اختیار کے سپرد فرمائیں تمام مخلوق کے قلوب کو آپ کی عظمت کے سامنے سرنگوں کردیا اور تمام اولیاء کو آپ کے قدم مبارک کے سائے میں دے دیا کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس منصب پر فائز کیے گئے تھے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے، میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ نے فرمایا، اے عبدالقادر! تم لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے وعظ کیوں نہیں کرتے؟ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں عجمی ہوں اس لئے عرب کے فصحاء کے سامنے کیسے وعظ کروں؟ فرمایا اپنا منہ کھولو پھر حضور علیہ السلام نے میرے منہ میں سات بار اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا جاؤ اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلاؤ۔ بعد ظہر جب آپ نے وعظ کا ارادہ فرمایا تو کچھ جھجک طاری ہوئی حالت کشف میں دیکھا کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سامنے موجود ہیں اور فرما رہے ہیں منہ کھولو آپ نے تعمیل ارشاد کی تو باب علم وحکمت نے اپنا لعاب چھ بار آپ کے منہ

www.waseemziyai.com

میں ڈالا۔ عرض کی یہ نعمت سات بار کیوں عطا نہیں فرمائی، ارشاد فرمایا رسول معظم ﷺ کا ادب ملحوظ خاطر ہے۔ یہ فرما کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غائب ہو گئے اور جب سرکار غوث اعظم نے خطاب فرمایا تو فصحائے عرب آپ کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

آپ کے وعظ میں ستر ہزار سے زائد لوگ شرکت کرتے جن میں علماء فقہاء اور اکابر اولیاء کرام کے علاوہ ملائکہ، جنات اور رجال الغیب بکثرت شریک ہوتے۔ اخبار الاخیار میں ہے کہ جتنے لوگ آپ کی مجلس میں نظر آتے ان سے کہیں زیادہ ایسے حاضرین ہوتے جو نظر نہیں آتے۔ آپ کی آواز دور و نزدیک کے سامعین کو یکساں سنائی دیتی تھی۔ کبھی آپ وعظ کے دوران فرماتے کہ قال ختم ہوا اور اب ہم حال کی طرف آتے ہیں، یہ کہتے ہی لوگوں میں اضطراب اور وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی، کتنے لوگ گریہ وزاری کرتے کپڑے پھاڑ کر جنگل کی طرف نکل جاتے۔ آپ کے تصرف و ہیبت اور عظمت و جلال کے باعث کئی کئی جنازے اٹھائے جاتے اور سینکڑوں بیہوش ہو جاتے۔ آپ کی مجلس میں جو کرامات و تجلیات اور عجائب و غرائب ظاہر ہوئے ان کی تعداد شمار نہیں کی جا سکتی۔

شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ طریقت کے بادشاہ اور موجودات کے تصرف کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کرامات کا تصرف و اختیار ہمیشہ حاصل رہا۔ امام عبداللہ یافعی فرماتے ہیں کہ آپ کی کرامات کی حد یں تو انتہاء کو پہنچ گئی ہیں اور بالاتفاق سب کو اس کا علم ہے دنیا کے کسی شیخ میں ایسی کرامات نہیں پائی گئیں (اخبار الاخیار)۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! قرب و ولایت کا مرکزی منصب ائمہ اہل بیت سے منتقل ہو کر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا اور آپ ہی کیلئے مخصوص کر دیا گیا، ائمہ اہل بیت اور آپ کے درمیان کوئی اور اس مقام پر فائز نہ ہوا۔ پس راہ ولایت میں اقطاب اور نجباء سب آپ ہی کے ذریعہ فیض پاتے ہیں کیونکہ یہ مقام آپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اسی لیے آپ نے فرمایا!

افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی افق العلی لاتغرب

پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے لیکن میرا سورج ہمیشہ بلند آسمان پر چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔ (مکتوبات)

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کے طواف کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

تفسیر مظہری میں سورۂ رعد کی آیت کے تحت مذکور ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے دونوں صاحبزادے ایک عالم ملا طاہر لاہوری سے درس لیتے تھے۔ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے کشف سے دیکھا کہ اس عالم کی پیشانی پر شقی (بدبخت) لکھا ہے۔ آپ نے اپنے بیٹوں سے اس بات کا ذکر کر دیا۔ بیٹے استاد کی شفقت و محبت کے باعث بضد ہوئے کہ حضرت مجدد ان کیلئے دعا فرمائیں کہ ان کی شقاوت سعادت سے بدل دی جائے۔ حضرت نے فرمایا! میں نے لوح محفوظ میں لکھا دیکھا ہے کہ یہ قضاء مبرم ہے جس کو بدلا نہیں جا سکتا۔ بیٹوں نے اصرار کیا تو فرمایا! مجھے یاد آیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میری دعا سے قضاء مبرم بھی بدل دی جاتی ہے اسلئے میں دعا کرتا ہوں، اے اللہ تیری رحمت وسیع ہے تیرا فضل کسی ایک پر ختم نہیں ہو جاتا میں پر امید ہو کر تیرے فضل و کرم کا طالب ہوں کہ تو ملا طاہر کی پیشانی سے شقاوت مٹا کر اس کی جگہ سعادت تحریر فرما۔ جیسے تو نے میرے آقا حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی دعا قبول فرمائی تھی۔ سبحان اللہ! حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی شقاوت سعادت سے بدل گئی۔ سبحان اللہ حضرت مجدد الف ثانی

www.waseemziyai.com

نے حضور غوث اعظم کو آقا کہہ کر ان کے وسیلے سے دعا فرمائی اور وہ قبول ہوئی یہ شان ہے حضرت پیران پیر دستگیر کی۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں!

کس گلستان کو نہیں فصل بہاری سے نیاز — کون سے سلسلے میں فیض نہ آیا تیرا
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام — باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو غوثیت کبریٰ کا منصب اور مقام تکوین عطا فرمایا، اسی لیے فرماتے ہیں، اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو بھی میں اسکی ستر پوشی کرتا ہوں۔(بہجۃ الاسرار)

دوسری جگہ فرمایا،

مریدی تمسک بی و کن بی واثقا — فاحمیک فی الدینا و یوم القیامة

اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری حمایت دنیا میں بھی کروں گا اور قیامت کے دن بھی۔

امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں! اگر دوسرے لوگ قطب ہیں تو یہ خلف صادق قطب الاقطاب ہیں اگر دوسرے لوگ سلطان ہیں تو یہ خلف صادق شہنشاہ سلاطین ہیں اور آپ کا اسم گرامی شیخ سید سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی ہے جنہوں نے دین اسلام کو دوبارہ زندہ کیا اور طریقہ کفار کو ختم کر دیا اور نبی کریم ﷺ کا بھی یہی ارشاد ہے کہ الشیخ یحیی ویمیت۔شیخ کامل زندہ کرتا اور مارتا ہے۔

حکم نافذ ہے تیرا خامہ تیرا سیف تیری — دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا
عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر — آنکھیں اے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا

امام المحدثین مزید فرماتے ہیں! شیخ کے مقام کا اس سے اندازہ کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ جو حی وقیوم ہے اس نے ہمیں اسلام عطا فرمایا اور غوث الثقلین نے اسے دوبارہ زندہ کیا۔غوث الثقلین کے معنی ہی یہ ہیں کہ جنات اور انسان اسکی پناہ لیں، چنانچہ میں بیکس ومحتاج بھی انہی کی پناہ کا طلبگار اور انہی کے دربار کا غلام ہوں مجھ پر انکا کرم اور عنایت ہے اور انکی مہربانیوں کے بغیر کوئی فریاد سننے والا نہیں ہے۔

پھر فرماتے ہیں: غوث اعظم دلیل راہ یقین، بالیقین رہبرا کابر دیں۔

یعنی حضرت غوث اعظم راہ یقین کی دلیل ہیں آپ بلاشبہ اکابر دین کے راہبر ورا ہنما ہیں۔

اوست درجملہ اولیاء ممتاز — چون پیمبر در انبیاء ممتاز

یعنی آپ تمام اولیاء اللہ میں اس طرح منفرد ہیں جس طرح نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں نمایاں وممتاز ہیں۔

در دو عالم بہ اوست امیدم — ہست باوے امید جاویدم

یعنی دونوں جہاں میں میری امیدیں آپ کی ذات سے وابستہ ہیں، آپ میری ہمیشہ کی امیدوں کے محور ہیں۔

مزید فرماتے ہیں، امید ہے کہ اگر کبھی راہ سے بھٹک جاؤں تو وہ راہبری کریں اور اگر ٹھوکر کھاؤں تو وہ مجھے سنبھال لیں، کیونکہ

www.waseemziyai.com

انہیں نے اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ایک رجسٹر بنا دیا ہے جس میں میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کا نام لکھا ہوا ہے۔ حکم الٰہی ہو چکا ہے کہ میں نے ان سب کی مغفرت فرمادی ہے کاش میرا نام بھی آپ کے مریدوں کے رجسٹر میں لکھا ہو، پھر مجھے کوئی غم نہ ہوگا کیونکہ میری خواہش کے مطابق میرا کام پورا ہوگیا ہے، میں نامراد بھی حضرت غوث الثقلین کا مرید بن گیا ہوں، قبول کرنا یا انکار کردینا یہ ان کے ہاتھ میں ہے میں ان کے طلب گاروں میں ہوں اور ان کا چاہنا ان کے اختیار میں ہے۔ (اخبار الاخیار)

غور فرمائیے کہ اتنے عظیم محدث، عالم اسلام کے جلیل القدر امام شیخ عبدالحق محدث دہلوی جب بارگاہ غوثیت میں یوں عاجزی فرمائیں، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی جب انہیں اپنا آقا کہہ کر بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنائیں، سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور تمام اولیاء ان کے ارشاد پر اپنے سروں کو جھکا دیں، حضرت قطب الدین بختیار کاکی، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند، حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی، حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری، حضرت سلطان باہو، حضرت عبدالرحمٰن جامی، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ ان کی بارگاہ میں مدح سرائی کرتے ہوئے انہیں غوث الثقلین، غوث اعظم، محبوب سبحانی، پیر پیراں اور پیر دستگیر کے القاب سے یاد کریں تو ان کے حقیقی مقام کو ہم آپ کیسے سمجھ سکتے ہیں؟ یہ ان کی دلوں پر حکمرانی ہے کہ پوری دنیا میں ان کا عرس یعنی گیارہویں بڑے جوش وخروش سے منائی جاتی ہے اگر چند لوگ ان کی عظمت نہ بھی تسلیم کریں تو کیا فرق پڑتا ہے؟ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا!

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر — بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے — نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جو شخص خود کو میری طرف منسوب کرے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر اس پر رحمت فرمائیگا اگر اسکے اعمال مکروہ ہوں تو اسے توبہ کی توفیق دے گا، ایسا شخص میرے مریدوں میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں، میرے سلسلے والوں، میرے پیروکاروں اور میرے عقیدت مندوں کو جنت میں داخل فرمائیگا۔ (اخبار الاخیار)

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں، ایسی کر — کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا
نزع میں گور پہ سر پل پہ کہیں — نہ چھٹے ہاتھ سے دامان معلّٰی تیرا

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو غوث اعظم کہنا شرک ہے اس بارے میں ائمہ دین کے اقوال ارشاد فرمایئے نیز یہ بھی بتایئے کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غوث اعظم کے معنی ہیں بڑا فریاد رس اور غوث الثقلین کے معنی ہیں جن وانس کے فریاد رس، جیسے مددگار وحاجت روا حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس کی دی ہوئی طاقت سے اسکے محبوب بندے بھی مددگار وحاجت روا ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عطا سے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے الامن والعلی میں حضور علیہ السلام کے دافع بلا ومشکل کشا ہونے کے ثبوت میں

www.waseemziyai.com

۰۰ آیات اور ۰۰ احادیث پیش فرمائیں ہیں ان میں حدیث شریف میں ہے کہ خلافت فاروقی میں جب قحط پڑا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو مصر میں فرمان بھیجا اور اس میں یہ بار بار تحریر کیا، فیا غوثاہ ثم غوثاہ یعنی ارے فریاد کو پہنچوا رے فریاد رسی کرو۔ اس حدیث کو ابن خزیمہ نے صحیح میں، حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ غوث کا لفظ مخلوق کیلئے بولنا جائز ہے، اب ہم دیکھتے ہیں کہ ائمہ دین میں سے کن ائمہ نے یہ لفظ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کیلئے استعمال فرمایا۔

مرزا مظہر جانِ جاناں نے اپنے ملفوظات میں غوث الثقلین اور غوث اعظم کے لقب آپ کیلئے تحریر فرمائے، قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی تصنیف سیف المسلول میں متعدد بار غوث الثقلین کا لقب ارشاد فرمایا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ہمعات میں غوث اعظم لکھا جبکہ انفاس العارفین میں انکے والد اور نانا نے بھی غوث اعظم ہی کے لقب سے پیرانِ پیر کو یاد کیا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر عزیزی میں غوث الثقلین اور مکتوبات میں غوث اعظم کے لقب سے یاد فرمایا، شیخ نورالدین ابوالحسن علی نے بہجۃ الاسرار میں غوث الوریٰ کا لقب ارشاد فرمایا، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور مولانا عبدالرحمٰن جامی نے غوث الثقلین فرمایا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں غوث اعظم اور غوث الثقلین فرمایا۔ ائمہ دین کے حوالے پیش کرنے کے بعد اب دیوبندی وہابی حضرات کے پیشوا اور امام مولوی اسماعیل دہلوی کا حوالہ پیش کرتا ہوں کہ۔

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

انکی کتاب صراط مستقیم (اردو) مطبوعہ سعید اینڈ سنز کراچی ملاحظہ فرمائیے: سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم کہا گیا ہے جبکہ کچھ مقام پر غوث الثقلین کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ الحمد للہ یہ ثابت ہو گیا کہ پیرانِ پیر دستگیر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم یا غوث الثقلین کہنا ہرگز شرک یا ناجائز نہیں ہے۔

اب آپ کے دوسرے مسئلے کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، سورۃ البینہ کی آخری آیت میں ارشاد ہے! (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ یعنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ) ان لوگوں کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابی رضی اللہ عنہ ہو یا غیر صحابی جو خشیت الٰہی رکھتا ہو اسکے لیے رضی اللہ عنہ کا اطلاق جائز ہے علامہ شامی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ! صحابہ کرام کیلئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا مستحب ہے اور تابعین وغیرہ کیلئے رحمۃ اللہ علیہ۔ اور اس کا الٹ یعنی صحابہ کیلئے رحمۃ اللہ علیہ اور تابعین اور انکے بعد کے علماء و اولیاء کیلئے رضی اللہ عنہ بھی جائز ہے۔ امام قاضی عیاض مالکی کتاب الشفا میں فرماتے ہیں کہ! انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ علماء و اولیاء کو غفران و رضا سے یاد کیا جائے یعنی غفر اللہ تعالیٰ لھم اور رضی اللہ عنہ کہا جائے۔ (شرح شفا) اکابرین امت کا اسی پر عمل ہے۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں امام اعظم کو جبکہ محدث علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں امام اعظم، امام شافعی اور کئی اولیاء کرام کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں امام شافعی کو اور امام بخاری کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا ہے نیز اخبار الاخیار میں کئی جگہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ لکھا ہے، فقیہ اعظم علامہ شامی نے فتاویٰ شامی کی پہلی جلد میں امام اعظم ابوحنیفہ (تابعی) کو جگہ اور امام شافعی کو جگہ رضی اللہ عنہ تحریر فرمایا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے انفاس العارفین میں حضرت غوث اعظم کے نام کے ساتھ کئی جگہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے نیز القول الجمیل میں بھی حضور غوث اعظم، خواجہ نقشبند اور خواجہ غریب نواز کے اسماء گرامی کے

www.waseemziyai.com

ساتھ رضی اللہ عنہم تحریر کیا ہے۔ اسی طرح بیشمار مثالیں دی جاسکتی ہیں لیکن سب سے اہم گواہی معترضین کے گھر سے ملاحظہ فرمائیں، تذکرۃ الرشید میں اکابرین دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے ناموں کیساتھ بھی رضی اللہ عنہما لکھا گیا ہے، غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن بھوپالی کی کتاب الداء والدواء میں ختم خواجگان وختم مجدد کے ساتھ رضی اللہ عنہم جبکہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے اسم گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ تحریر کیا گیا ہے۔ ثابت ہوا کہ غیر صحابہ کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا ہر مکتبہ فکر کے نزدیک جائز ہے۔

سوال: گیارہویں شریف کیا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہوجاتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ گیارہویں شریف تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے شروع کی اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھی، راہنمائی فرمائیے؟

جواب: حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی، ذکر واذکار اور فاتحہ ولنگر وغیرہ پر مشتمل محفل عموماً کسی بھی دن اور خصوصاً چاند کی تاریخ کو منعقد ہوتی ہے اسے گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔ اسکی اصل ایصالِ ثواب ہے جو کہ قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا! عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (سورۂ حشر)

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت کرنا قرآن سے ثابت ہے اور ایصال ثواب بھی دراصل دعا ہی کی ایک صورت ہے۔

ابوداود اور نسائی نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ام سعد کا وصال ہوگیا ہے اب ان کے ایصالِ ثواب کیلئے کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا، پانی، لہٰذا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوا کر فرمایا! یہ ام سعد کیلئے ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شے کو میت کی طرف منسوب کرنا نہ تو گناہ ہے اور نہ ہی اس طرح وہ شے حرام ہوتی ہے جیسے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنوئیں کو اپنی والدہ کی طرف منسوب کیا اسی طرح ہم گیارہویں شریف کو سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث پاک بخاری ومسلم میں ہے جس میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے اپنی والدہ کے ایصال ثواب سے متعلق سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارے صدقہ خیرات کا انہیں ثواب پہنچے گا۔ ترمذی کی ایک حدیث میں ایک شخص کا اپنی والدہ کے ایصال ثواب کیلئے باغ کا صدقہ دینا بیان ہوا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بارہ گاہ نبوی میں عرض کی ہم اپنے مردوں کیلئے دعائیں، صدقات وخیرات اور حج کرتے ہیں کیا یہ چیزیں انکو پہنچتی ہیں؟ فرمایا! ہاں ضرور پہنچتی ہیں اور وہ ان سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم ایک دوسرے کے ہدیے سے خوش ہوتے ہو۔ (مسند احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضور علیہ السلام کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمائی۔ (مسلم، ابوداود، ترمذی)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ایصال ثواب سنت سے ثابت ہے، نیز مالی وبدنی عبادات کا ایصال ثواب ارواح مسلمین کو ہوتا ہے اور وہ ایصال ثواب کا ہدیہ پاکر خوش ہوتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں! امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ان کی اولاد کو تمام امت اپنے مرشد کی طرح سمجھتی ہے اور امور تکوینیہ کو انہی سے وابستہ جانتی ہے اور فاتحہ، درود، صدقات اور انکے نام کی نذریں مسلمانوں میں رائج و معمول ہیں چنانچہ تمام اولیاء سے بھی یہی معاملہ کیا جاتا ہے۔ (الامن والعلیٰ بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ)

آپ اپنے فتاویٰ کی پہلی جلد میں فرماتے ہیں! نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل اور درود پڑھا جائے تو وہ کھانا برکت والا ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

شاہ صاحب کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانے پر فاتحہ پڑھتے وقت سورۃ فاتحہ، چاروں قل اور درود شریف پڑھا جاتا ہے اور اس سے طعام متبرک ہو جاتا ہے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی عوارف المعارف میں اسکی حکمت یوں بیان فرماتے ہیں کہ تلاوت کرنے سے کھانے کے اجزاء ذکر کے انوار سے معمور ہو جاتے ہیں اور کھانے میں کوئی خرابی بھی پیدا نہیں ہوتی اور ایسا طعام کھانے سے دل کی کیفیت بھی بدل جاتی ہے۔

کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا اور دعائے برکت کرنا متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ غزوہ تبوک کے دن حضور علیہ السلام نے کھانے پر برکت کی دعا فرمائی، بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھا اور دعا فرمائی۔ بخاری و مسلم ہی کی ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ کا حلوہ پر دعائے برکت فرمانا مذکور ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر اس پر تلاوت کرنا اور دعا مانگنا بلاشبہ جائز ہے۔ بلکہ مسلم شریف میں ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے شیطان اسے اپنے لیے حلال سمجھتا ہے یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا چاہیے۔

سورۃ انعام، میں ارشاد ہوا! تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔

آپ بتائیے کہ فاتحہ میں کیا پڑھا جاتا ہے۔ کیا چاروں قل اور سورۃ فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہو جاتا ہے؟ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ پڑھنے سے شیطان اس کھانے کو حلال نہیں سمجھتا اور قرآن سے معلوم ہوا کہ جس طعام پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے وہ کافر نہیں کھاتے۔ سچ ہے کہ پاک چیزیں پاک لوگوں کیلئے اور اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ میں لکھتے ہیں! ثواب پہنچانے کی جو شکل اس زمانے میں رائج ہے کسی ایک قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے حضور غوث اعظم کی گیارہویں، دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی برسی وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ، شب برات کا حلوہ اور ایصال ثواب کے دوسرے طریقے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں! بیشک ہمارے شہروں میں غوث اعظم کی گیارہویں شریف مشہور ہے اور یہی تاریخ اہل ہند میں سے آپ کی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔ (ماثبت بالسنہ)

شیخ امان اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ ماہ ربیع الآخر کی گیارہ تاریخ کو غوث الثقلین کا عرس کیا کرتے تھے۔ (اخبار الاخیار)

امام عارف کامل شیخ عبدالوہاب متقی مکی قدس سرہ بھی غوث الثقلین کا عرس کیا کرتے تھے۔ (ماثبت بالسنہ)

www.waseemziyai.com

محدث دہلوی علیہ الرحمہ اسی کتاب میں عرس کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بعض متاخرین مشائخ مغرب نے فرمایا ہے کہ جس دن اولیاء کرام وصال فرما کر بارگاہ قدس میں پہنچتے ہیں اس دن میں تمام دنوں سے زیادہ خیر و برکت اور نورانیت کی امید ہے اور یہ متاخرین ہی کے بتائے ہوئے مستحسن اعمال میں سے ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں، حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ اور اکابرین شہر وغیرہ جمع ہوتے، نماز عصر تا مغرب تلاوت قرآن کرتے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تعریف میں قصائد اور منقبت پڑھتے بعد مغرب سجادہ نشین مریدین و حاضرین کے درمیان بیٹھ کر انہیں ذکر بالجہر کراتے اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی پھر طعام و شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء ادا کر کے لوگ رخصت ہوتے۔ (ملفوظات عزیزی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اپنی کتاب کلمات طیبات میں جمع فرمائے ہیں اس کا فارسی نسخہ مطبوعہ دہلی سے ایک مقام پر ملاحظہ ہو۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع چبوترے پر بہت سے اولیاء کرام حلقہ کی صورت میں مراقبہ میں ہیں جن میں خواجہ نقشبند اور حضرت جنید بغدادی بھی تشریف فرما ہیں، پھر یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے استقبال کو چل دیئے۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو آپ کے ساتھ چادر اوڑھے برہنہ پاؤں ایک صاحب بھی تھے جن کا ہاتھ تعظیم سے آپ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ایک صاف و شفاف حجرہ مبارک ظاہر ہوا جس پر نور کی بارش ہو رہی تھی یہ تمام بزرگ اس میں داخل ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس یعنی گیارہویں شریف ہے اور یہ تمام بزرگ اس عرس کی تقریب میں تشریف لے گئے ہیں۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ عبدالوہاب متقی مکی، شیخ امان اللہ پانی پتی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مرزا مظہر جان جاناں، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور اکابر اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ نہ صرف گیارہویں شریف کے جواز کے قائل تھے بلکہ خود گیارہویں شریف کیا کرتے تھے اور یہ سب اعلیٰحضرت سے پہلے زمانے کے بزرگ ہیں بلکہ ما ثبت بالسنۃ کی عبارت سے تو یہ ثابت ہوا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کے زمانے میں گیارہویں شریف تمام شہروں میں مشہور ہو چکی تھی۔ جبکہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہ بعد میں پیدا ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف اور اعراس اولیاء کرام رحمہم اللہ امت مسلمہ کا صدیوں سے معمول رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بنیادی اصول حدیث پاک کے حوالے سے سن لیجئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)۔ یعنی کوئی جائز کام جو نیا ہو اور مسلمانوں میں رائج ہو جائے تو اسے ناجائز یا گناہ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ بدعت سیئہ بھی ہوتی ہے اور حسنہ بھی۔ فتاویٰ عزیز میں زیر بحث موضوع پر ایک عبارت پیش کیے دیتا ہوں، فرماتے ہیں! صورت مروجہ جس میں بہت سے لوگ جمع ہو کر قرآن پاک ختم کرتے ہیں پھر طعام و شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کی جاتی ہے یہ صورت حضور ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں معمول نہ تھی لیکن اگر کوئی اس طرح کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس طریقے میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ زندوں اور مردوں دونوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

www.waseemziyai.com

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مظہر شان نبوت

﴿وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ.﴾
(النحل ٦٠)

اور بلند تر صفت اللہ ہی کی ہے۔

اللہ کی بلند تر صفت سب سے بڑی شان سے کیا مراد ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ نبوت، الوہیت کی دلیل ہوتی ہے اور ولایت امت میں نبوت کی دلیل ہوتی ہے۔ نبی، اللہ کی شان ہوتا ہے اور ولی اپنے نبی کی شان ہوتا ہے جیسی شان کا حامل نبی ہو اسی کا مظہر ولی ہوتا ہے۔ آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کو بڑے بڑے ولی ملے جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کو آصف بن برخیا جیسے ولی بھی ملے جو آنکھ جھپکنے سے پہلے سینکڑوں میلوں کی مسافت سے بلقیس کا تخت حاضر کرتے ہیں۔ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے مگر کسی نبی کو غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی جیسا ولی نہیں ملا اس لئے کہ کوئی نبی، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نہیں ہوا۔ جو نبی کی شان ہوتی ہے وہ ولی اس شان کی برہان ہوتا ہے۔ ولی، نبی کی شان کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ لہذا جس طرح نبی کا مرتبہ ہوگا اس کی امت میں ولایت بھی اس کے مرتبے کا عکس ہوگی۔ نبوت حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے نکتہ کمال پر جا پہنچی اور نبوت کا کمال نکتہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے حرکت نہیں کر سکتا۔ نبوت کا ارتقاء مقام محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک قدم بھی آگے بڑھ نہیں سکتا۔ اسی طرح نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ولایت کا ارتقاء اور ولایت کا کمال نکتہ وجود غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضور سیدنا غوث الاعظم کو سلطان الاولیاء بنایا جیسے آقا خود سلطان الانبیاء ہیں۔ حضرت آدم علیہ اسلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہر نبی اللہ کی شان ہوتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام کیا ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ تمام انبیاء کے سردار ہیں لہذا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کی سب سے بڑی شان ہیں اور اللہ فرماتا ہے۔ (وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ) اللہ کی شان سب سے بڑی ہے۔ خدا کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں کوئی نہیں ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اللہ کی شان کا سب سے بڑا عنوان ہے۔ اللہ کی رحمت کا عنوان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ کے ذکر کا عنوان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اللہ کی اطاعت کا عنوان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ کی محبت کا عنوان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اسی طرح اللہ کی قدرت کا عنوان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ کی عظمت کا عنوان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اللہ پاک نے فرمایا

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾
(الرعد: ٢٨)

جان لو اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے ذکر سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا ذکر ہیں۔ گویا اللہ فرما رہا ہے لوگو دلوں کا اطمینان چاہتے ہو تو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو جاؤ کہ میرا ذکر،

www.waseemziyai.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی میں سب دلوں کا چین ہے۔

سورہ الفاتحہ میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾

ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سیدھی راہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔ یہ عظیم قول حضرت امام حسن بصری تک پہنچا تو امام حسن بصری رضی اللہ عنہ تڑپ اٹھے کہنے لگے خدا کی قسم درست معنی کیا ہے۔ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ صراط مستقیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا.﴾

(آل عمران:۱۰۳)

اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ (حَبْلِ اللّٰہ) سے مراد کیا ہے؟ اللہ کی رسی جس کو تھامنا ہے وہ کیا ہے؟ فرمایا: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پس جبل اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔ ذکر اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔ صراط مستقیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔ نور اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اطاعت اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔ وجہ اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔ بس اک رب، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں باقی سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ بس ایک رب کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب نہ کہو باقی سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، ایمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، اسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، کعبے کا کعبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جس کی طرف ہاتھ کر کے کہہ دیا یہ کعبہ ہے وہی کعبہ ہو گیا، جس سمت اشارہ کر دیا وہ قبلہ ہو گیا، جس کو قرآن کہہ دیا وہ قرآن ہو گیا، کسی نے قرآن اور جبرئیل کو اترتے، وحی کا نزول ہوتے نہیں دیکھا، جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہہ دیا وہی قرآن اور وہی کعبہ ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا بن دیکھے کہہ دو خدا ہے۔۔۔ سب نے کہا خدا ہے اور چودہ سو سال گذر گئے کسی نے خدا کو دیکھا نہیں ہر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے پر مانتا چلا آ رہا ہے پس یہ عقیدہ اور ایمان ہے۔

ہر نبی اللہ کی شان ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی سب سے بڑی شان۔ اسی طرح حضور کی امت میں ہر ولی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور غوث الاعظم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی شان ہیں۔ جس نے خدا کو اور خدا کی شان کو دیکھنا ہو تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھے اور جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان دیکھنی ہو وہ سرکار بغداد غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کو دیکھے۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ امت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی شان کا عنوان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہے۔ کائنات نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی شان اور

www.waseemziyai.com

کائناتِ ولایت میں غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان۔

میثاقِ نبوت اور میثاقِ ولایت

عالم ارواح میں سب انبیاء علیہم السلام کی روحوں کو جمع کیا اور ان سے میثاق لیا فرمایا:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُواْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُواْ وَأَنَاْ مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ﴾ (آل عمران:۸۱)

اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اِقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس میثاق پر رب نے خود کو گواہ قرار دیا۔ کیوں کہ اللہ کی سب سے بڑی شان تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ گویا اپنی شان پر خدا خود گواہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا معاملہ آیا تو سب نبیوں نے گردنیں جھکا لیں۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب وعدہ ہو رہا تھا۔ اچانک ایک نور چمکا اور سب انبیاء کے اُوپر بادل کی طرح چھا گیا تو انبیاء علیہم السلام نے پوچھا یہ نور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کی نبوت کی وفاداری کا عہد کیا ہے یہ اُسی محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے۔

گویا نبوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات آئی تو سب نبیوں نے گردنیں جھکا دیں اور اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بات آئی تو سب ولیوں نے گردنیں جھکا دیں وہ میثاقِ نبوت تھا اور یہ میثاقِ ولایت تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی اور نبی کے لئے نبیوں کی گردنیں نہ جھکیں اور سرکارِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور ولی کے لئے ولیوں کی گردنیں نہ جھکیں۔ ایک واقعہ کائناتِ نبوت میں ہوا اور ایک واقعہ کائناتِ ولایت میں ہوا۔ اس لئے میں نے کہا نبوت کی دُنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کی سب سے بڑی شان ہیں اور ولایت کی دُنیا میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی شان ہیں۔ کوئی اعتراض کرے کہ تم شاہِ جیلاں، غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا وظیفہ کیوں کرتے ہو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم تو کچھ بھی نہیں کرتے۔ ہم تو صرف حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نام پکارتے ہیں اور اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی صفت اور شان کا تذکرہ کرتے ہیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف اور شمائل کا ذکر کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی مالا جپتے ہیں تو حقیقت میں خدا کی شان کا ورد کرتے ہیں۔

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں کائناتِ ولایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی شان بنایا۔ لہٰذا آپ کی ولایت کو ولایتِ عظمیٰ اور آپ کی غوثیت کو غوثیتِ عظمیٰ بنایا اور آپ کی قطبیت کو

www.waseemziyai.com

قطبیتِ کبریٰ سے نوازا اور اس کا اقرار حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے اللہ پاک نے (قَدَمِیْ ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ) کے کلمات سے کروایا۔ یہ اَمر کسی اور کے لئے نہ کروایا۔ سب انبیاء کو معجزات دیئے مگر کثرتِ معجزات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے۔ (اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنی کثرتیں دیں کہ کثرتیں بھی ختم ہوگئیں۔ کثرتوں کی اِنتہا کر دی تو شانِ نبوت میں کوثر منصبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور شانِ ولایت میں کوثر منصبِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہے۔ وہاں معجزات کی کثرت ہے۔ یہاں کرامات کی کثرت ہے۔ ولی کی ہر کرامت اس کے نبی کے معجزے کا تسلسل ہوتی ہے۔ ان کی ساری کرامتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کے تذکرے میں لکھی جاتی ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب ولیوں کی کرامتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب معجزہ کی فصلیں بنتی ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ولی نبی کی شان ہوتا ہے۔ اس لئے قاعدہ ہے کہ ولی کی کرامت اپنے نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی جیسے نبی کا معجزہ اللہ کی قدرت ہوتی ہے۔ نبی کا معجزہ رب کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے اور ولی کی کرامت نبی کے معجزے کا اظہار ہوتی ہے۔

حلقہ ارادت میں وسعت کی حکمت

اللہ تعالیٰ نے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرتِ امت عطا کی۔ حدیث پاک ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں جنتیوں کی ۱۲۰ صفیں ہونگیں۔ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی اُمتیں ہیں۔ سب نبیوں کی اُمتوں میں کچھ نہ کچھ اُمتی جنت میں جائیں گے ہر ایک کو حصہ ملے گا۔ فرمایا کل انبیاء کی امت کے جنتی لوگوں کی ٹوٹل صفیں ۱۲۰ ہونگیں اُن ۱۲۰ صفوں میں ۸۰ صفیں میری اُمت کی ہونگیں اور باقی ایک لاکھ چوبیس ہزار باقی انبیاء کی اُمتوں میں ۴۰ صفیں تقسیم ہونگیں۔ جس طرح کثرتِ امت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئی اس طرح حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو کثرتِ ارادت کی نعمت ملی یعنی سلسلہ قادریہ میں کثیر تعداد میں مریدین عطا کئے گئے۔ اِس کائنات دُنیا میں جتنے مرید حضور غوثِ پاک کے ہوئے اوّل سے آخر تک کسی ولی کے نہ ہوئے اور نہ کبھی ہونگے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھا وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہوگزرے، ایمان لانے کے خواہشمند تھے مگر کلمہ نہ پڑھ سکے وہ بھی امت میں سے ہیں اور جملہ انبیاء بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے ہیں۔ اِسی طرح جنہوں نے حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ان کے سلسلہ میں بیعت کی وہ بھی اُن کے مریدوں میں اور جو اس سلسلے میں بیعت نہ کر سکے مگر گردن جھکا لی وہ بھی مرید ہو گئے۔ جو زبان سے کہہ دے یا غوث میں آپ کا مرید ہوں وہ غوث پاک کا مرید ہو گیا اور پھر وہ لاج رکھ لیتے ہیں۔ سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھنے والے تو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں ہی مگر جملہ سلاسل سلسلہ چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ کے مربی و رہنما اور مریدین بھی حضور غوث الاعظم کے مرید اور فیض یافتہ ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ) میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔۔۔ یہ نہیں فرمایا کہ مرید کی گردن پر۔۔۔ یا میرے سلسلے کے ہر ولی کے کندھوں پر ہے۔۔۔ یہ نہیں کہا۔۔۔ بلکہ فرمایا ہر ولی کی گردن پر ہے۔ گویا جو حضور غوثِ پاک کو نہ مانے وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا اور جو ولی حضور غوثِ پاک کے زیرِ قدم ہونے کا انکار کر دے اگلے ہی لمحے اس سے ولایت سلب ہو جائے گی۔

www.waseemziyai.com

سلسلہ چشتیہ اور فیضانِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

خواجہ ہند حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے پہاڑوں میں محوِ مراقبہ ہیں۔ آپ نے عالم کشف میں دیکھا اور حضور غوثِ پاک کا یہ فرمان سن کر اپنی گردن اور سر جھکا لیا اور عرض کیا یا سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ آپ کا قدم مبارک میری گردن پر ہی نہیں بلکہ میرے سر اور میری آنکھوں پر ہے۔ صاحب قلائد الجواہر بیان کرتے ہیں جب آپ نے یہ اعتراف کر لیا تو آپ حضور غوثِ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ۵۰ دن سے زائد حضور غوثِ پاک کی صحبت میں اکتسابِ فیض کے لئے رہے۔ جب فیض پالیا تو عرض کیا حضور اب عراق مجھے دے دیں، فرمایا: معین الدین عراق میں شہاب الدین سہروردی (سلسلہ سہروردیہ کے امام صاحب عوارف المعارف حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی) کو دے چکا ہوں۔ تمہیں ہندوستان عطا کرتا ہوں۔ بس حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید قیامت تک حضور غوثِ پاک کے مرید ہیں۔ اس فیض کی لطافت سے سلسلۂ چشتیہ حضور غوثِ پاک کی شاخ اور فیضانِ غوثیتِ مآب کی برانچ ہوگئی۔

سلسلہ سہروردیہ اور فیضان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

اسی طرح سلسلہ سہروردیہ کے امام حضرت خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری عمر ۱۴ سال تھی۔ تمام عقلی و نقلی علوم میں نے پڑھ لئے۔ علمِ ظاہری میں جو کچھ تھا وہ میں نے پڑھ لیا تو میرے شیخ حضرت ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مجھے حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے کر گئے اور عرض کیا۔ حضور میرے اس بیٹے نے تمام علوم پڑھ لئے ہیں اب فیض کے لئے آپ کی بارگاہ میں لایا ہوں۔ حضرت شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر پھیرا اور سارے علوم کا صفایا ہوگیا۔ اس کے بعد چند سوالات کئے کہ ان کا جواب دو، میں نے جو کچھ پڑھا تھا کچھ بھی پاس نہ رہا لہٰذا جواب نہ دے سکا۔ آپ مسکرا پڑے، فرمایا: پریشان نہ ہو۔ تختی پر کچھ لکھنا ہو تو پہلا لکھا ہوا صاف کرنا پڑتا ہے۔۔۔ پہلے علم تھا اب معرفت لکھیں گے۔۔۔ اُس کے بعد دوبارہ دستِ اقدس رکھا تو سینہ معرفت کے سمندروں سے موجزن کر دیا پس سہروردی سلسلے میں غوث بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر قیامت تک جس کو حضرت شیخ سہروردرحمۃ اللہ علیہ کا فیض ملے گا۔ وہ فیض دراصل دستِ غوثیتِ مآب کا فیض ہے۔ وہ حضور غوثِ پاک کا فیض ہے اور اسی طرح سب ان کے مرید ہوگئے۔ گویا سلسلہ سہروردیہ بھی شجرِ غوثیت کی باثمر شاخ ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ اور فیضان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

تیسرا سلسلہ نقشبندیہ ہے جس کے بانی حضرت خواجہ شاہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ صاحب قلائد الجواہر نے لکھا ہے۔ حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ ایک سفر کے دوران شہر بخارا کے قریب سے گزرے تو اس طرف چہرۂ مبارک کیا اور کھڑے ہو کے فرمایا میرے بعد شہر بخارا میں میرا بیٹا بہاء الدین پیدا ہوگا جو میرے فیض کا امین ہوگا۔ شاہِ نقشبند رضی اللہ عنہ ۱۵۷ سال بعد آئے اور حضور غوثِ پاک کے فیض سے مامور ہوئے۔ گویا سلسلۂ نقشبندیہ میں بھی حضور غوث پاک کا فیض ہے اور یہ سلسلہ نقشبندیہ بھی حضور غوثِ پاک کے شجرِ ولایت کی سرسبز شاخ ہے۔ اس لئے کیوں نہ کہیں پکارو ہر گھڑی یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ مکتوبات شریف میں فرماتے

www.waseemziyai.com

ہیں کہ طریقہ ولایت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں حضور سیدنا مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ نے پوری ولایت کا منبع اور فاتح بنایا۔ حضرت سیدہ کائنات خاتونِ جنت ولایت کا منبع ہوئیں۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہ ہوئے۔ بعد ازاں زین العابدین رضی اللہ عنہ، امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم اور یکے بعد دیگرے گیارہ امام آئے۔ اِن کے ہاں سے ولایتِ عظمیٰ کا فیض آتا رہا اور جب حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی باری آئی تب سے لے کر آج تک اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کی آمد تک اب ہر ولی غوث پاک کا محتاج ہے۔ اب سب کو غوثِ پاک کے فیض کی ضرورت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے شاہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کوئی ولی اس وقت تک ولی نہیں بن سکتا جب تک دفتر رسالت میں اس کی ولایت پر حضور سیدنا غوث الاعظم اور حضرت مولا علی شیر خدا مہر نہ لگا دیں۔ گویا سب ولیوں کا مرجع غوث پاک ہوئے۔

سلسلہ شاذلیہ اور فیضان حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

عالم عرب میں اور مشہور سلسلے بھی ہیں، ان میں سے ایک سلسلہ شاذلیہ ہے ان کے امام حضرت امام ابوالحسن شاذلی ہیں جن کا وظیفہ حزب البحر کا بڑا اہم مقام ہے اور بڑے بڑے اولیاء وعرفاء پڑھتے ہیں۔ حضرت امام ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ مغرب میں ہوئے ہیں ان کا مزار مبارک مصر میں ہے، ان کے شیخ ابومدین غوث المغربی ہیں۔ ابومدین غوث المغربی ملک مغرب کے گاؤں فاس میں اپنے منصب پر بیٹھے تھے جب حضور غوث پاک نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا اعلان فرمایا ادھر بغداد میں اعلان ہوا، غوث المغربی نے وہیں گردن کو جھکا دیا اور اطاعت غوث میں آ گئے۔ پس سلسلہ شاذلیہ بھی حضور غوث پاک کے فیض کا ایک طریق ہے۔

سلسلہ رفاعیہ اور فیضان حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

اسی طرح سلسلہ رفاعیہ بھی حضور غوث پاک کے فیض کا سرچشمہ ہے۔ اس سلسلہ کے بانی شیخ السید احمد الرفاعی ہیں آپ مصر میں ایک سفر پر تھے کہ اچانک ایک مقام آیا کہ آپ نے گردن زمین تک جھکا لی اور کہا بل علی راسی وعینی میرے سر اور آنکھوں پر بھی ہے۔ سب نے پوچھا حضور یہ ماجرا کیا ہے فرمایا تمہیں کیا خبر آج بغداد کے منبر پر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان جاری کیا ہے۔ ہر ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔ میں نے گردن جھکائی ہے تاکہ ولایت رہ جائے۔ ولایت غوث پاک کے قدموں کی محتاج ہے پس سلسلہ رفاعیہ بھی شجر ولایت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فیض کی شاخ ہے۔

مرتبہ نبوت ہو تو ہر طرف فیض رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور مرتبہ ولایت ہو تو ہر طرف فیض غوث العالمین کا ہے۔ لوگ تو فقط غوث الثقلین کہتے ہیں، میں کہتا ہوں وہ تو سب جہانوں کے غوث ہیں، جن وانس کے غوث ہیں، سب ولیوں کے غوث ہیں، تمام انسانوں کے غوث ہیں کیونکہ ان کا فیض حقیقت میں فیض رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔۔۔ بات تو ساری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی ہے۔ جب کل عالم میں حضور غوث پاک کا فیض ہے پھر کیوں نہ کہیں غوث پاک مرتبہ ولایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بڑی شان ہیں۔ اللہ نے حبیب کو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنایا اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے اِس بیٹے کو کائنات ولایت میں غوث العالمین بنایا۔

www.waseemziyai.com

بعض اولیاء اللہ نے تو یہاں تک لکھا ہے جب کسی کے لئے ولایت کا فیصلہ ہونے لگتا ہے تو سب سے پہلے اس کی فائل بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے بیٹے عبدالقادر کے پاس لے جاؤ جس منزل پہ چاہے گا فائز کردے گا۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے دستخط سے ولی Appoint ہوتا ہے اور توثیق کے لئے پھر فائل بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جاتی ہے، حضور غوث پاک کے دستخطوں کو دیکھ کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستخط ثبت ہوتے ہیں۔

حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ

کائنات نبوت میں اللہ کی مثلِ اعلیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے کائنات ولایت میں حضور کی مثل اعلیٰ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات ہے۔ اس دور میں، پورے زمانے میں، پورے عالم کے اندر غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مثل اعلیٰ حضور قدوۃ الاولیاء سیدنا ومرشدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں ہے۔ یہ دعویٰ میں اس لئے نہیں کر رہا کہ میں ان کا مرید ہوں، ان کا غلام ہوں، ان کے در کا منگتا ہوں، ان کی خیرات پر پلنے والا ہوں۔ اس وجہ سے نہیں بلکہ قدوۃ الاولیاء حضور سیدنا طاہر علاؤالدین جیسا میں نے کسی کو نہ دیکھا نہ ظاہر میں، نہ باطن میں، نہ حسن میں، نہ جمال میں، نہ ولایت میں، نہ کمال میں، نہ تقویٰ میں اور نہ طہارت میں، نہ اتباع سیرت میں، نہ پاکیزگی کردار میں۔ ان کو جس طرف سے دیکھتے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مثل اعلیٰ نظر آتے۔ ان کی عزت نفس دیکھ کر غوث پاک رضی اللہ عنہ کی عزت نفس یاد آجاتی، وہ کسی دنیا کے در کے محتاج نہ تھے، سائل نہ تھے ہر کوئی ان کا سائل تھا، ساری زندگی میں نے اپنے شیخ قدوۃ الاولیاء حضور سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی رضی اللہ عنہ کو جس پہلو سے بھی دیکھا ان کو پہاڑ پایا اور خود کو ذرہ پایا ان کو سمندر پایا خود کو قطرہ حضور قدوۃ الاولیاء اپنی سولہ پشتوں میں کسی کی بات نہ کرتے مگر جب بولتے تو غوث پاک کی بات کرتے یا سیدنا سلطان الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے۔

آپ نے کبھی دنیا والوں سے کچھ بھی طلب نہ کیا۔ کوئٹہ میں شروع شروع میں جب خداداد روڈ پر حضور قدوۃ الاولیاء آباد ہوئے تو ایوب خان کا دور تھا۔ ایوب خان نے خصوصی نمائندے کو بھیجا، عرض کیا: آپ پاکستان تشریف لائے ہیں، ہمارے مہمان ہیں، جو حکم کریں آپ کے لئے حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا: ہم اللہ کا فقیر ہے، اس کا خیرات بہت ہے جب اس کا ختم ہو جائے گا تو آپ سے مانگ لے گا۔ یہ اولیاء کاملین اور سلف صالحین کا کردار تھا، آپ مقام تکوین پر فائز تھے۔۔۔ وہ کیا تھے۔۔۔ میں نے بات اس لئے یہ کہہ کر ختم کردی کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مثل اعلیٰ تھے۔۔۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان تھے۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے دامن سے وابستگی، ان کی نوکری اور ان کی خیرات پر پلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ترتیب محمد یوسف منہاجین)

www.waseemziyai.com

منصبِ غوثیت کبریٰ

اللہ عزوجل کے مقرب ومحبوب بندے جو اولیاء اللہ کہلاتے ہیں کائنات کی ہر شے پر اللہ عزوجل کے اذن سے دسترس وتصرف رکھتے ہیں اور جو کائنات میں ہے اس وسیع نظام سے خوب واقف ہوتے ہیں عام لوگ اس کائنات کے خفیہ نظام ومعاملات اور اشیاء کے متعلق لاعلم ہوتے ہیں مگر یہ اولیاء اللہ اپنے رب عزوجل کے راز دار ہوتے ہیں جو ظاہر و باطن سب کی خبر رکھتے ہیں ان اولیاء اللہ کے بھی مختلف مراتب اور درجے ہوتے ہیں جن میں ابدال، اقطاب، غوث وغیرہ ہیں۔

غوث

رب عزوجل کا بہت ہی خاص اور مقرب بندہ ہوتا ہے جو تمام اولیاء اللہ پر فوقیت رکھتا ہے اور آپ کی ذات قدرت الٰہی کا مظہر ہوتی ہے اس کا ہر قول اور ہر فعل اسمائے الٰہی کا مظہر ہوتا ہے اور اپنے اس امتیازی درجے کے سبب وہ معرفت الٰہی کے رازوں کو پالیتا ہے اس کی نظر لوح محفوظ پر بھی رہتی ہے اور وہ اسرار الٰہی کی تصویر بن جاتا ہے۔

سیدنا غوث الاعظم دستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بلند وبالا درجہ غوثیت پر فائز ہیں جو کسی کو حاصل نہیں اور نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ آپ اپنے وقت کے تمام غوث پر برتری اور امتیاز رکھتے ہیں اور بلاشبہ غوث الاعظم ہیں۔ خود حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، میں نے سعادتِ کبریٰ پالی میں اسرار الٰہی ہوں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں زمینوں میں میرا ڈنکا بج رہا ہے تمام شہر میرے حکم کے ماتحت ہیں۔ میں احوال کو سلب کرسکتا ہوں متقدمین کے سورج غروب ہوگئے مگر میرا سورج بلندی اور عظمت کے آسمان پر ہمیشہ جلوہ افروز رہے گا انسان اور جن سب کے مشائخ ہوتے ہیں مگر میں شیخ کل ہوں مجھے اللہ نے اپنی نگاہ خاص میں رکھا ہے مجھے میرا رب فرماتا ہے اے عبدالقادر! تمہیں میری قسم یہ چیز کھالو تمہیں میری قسم ہے یہ چیز پی لو جب میں گفتگو کرتا ہوں تو میرا رب فرماتا ہے، مجھے اپنی قسم تم سچ کہتے ہو۔ میں قرب الٰہی کی بارگاہ میں تنہا ہوں میرا رتبہ تم سب سے برتر ہے اور ہمیشہ کیلئے برتر ہے۔ جس شخص نے اپنے آپ کو میرے سے منسوب کیا از میرے عقیدت مندوں میں شامل ہوا اللہ پاک اُسے قبول فرما کر اپنی رحمت سے نوازتا ہے میرے سارے محبین جنت میں داخل کئے جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ (ماخوذ از قصیدہ غوثیہ)

الغرض غوث الاعظم اولیاء اللہ میں وہ امتیازی شان رکھتے ہیں جو کسی کو حاصل نہیں ہر ولی آپ کے زیر سایہ ہے اور رہے گا آپ کی نسبت ہی کسی ولی اور عارف کو منصب ولایت پر فائز کرسکتی آپ کی نسبت کے بغیر یہ درجہ کسی کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا آپ حقیقتاً پیرانِ پیر ہیں اور رہتی دنیا تک رہینگے۔

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف   کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب غوثیت کبریٰ اور مقام تکوین عطا فرمایا اسی لئے آپ فرماتے ہیں اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہوجائے اور میں مغرب میں ہوں تو بھی اس کی ستر پوشی کرتا ہوں۔ (بہجۃ الاسرار)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری حمایت دنیا میں بھی کروں

www.waseemziyai.com

گا اور قیامت کے دن بھی۔

آپ کے درجہ غوثیت کی بلندی کا اندازہ آپ کے اس ارشاد پاک سے بھی بخوبی ہو جاتا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو شخص خود کو میری طرف منسوب کرے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول فرما کر اس پر رحمت فرمائے گا اگر اس کے اعمال مکروہ ہوں تو اسے توبہ کی توفیق دے گا ایسا شخص میرے مُریدوں میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں میرے سلسلے والوں میرے پیروکاروں اور میرے عقیدت مندوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (اخبار الاخیار)

بارگاہ غوثیت میں علمائے کرام و پیران عظام کا خراج عقیدت

یہ ایک اٹل حقیقت ہے حضور غوث اعظم غوثیت کے اعلیٰ و بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں جہاں کسی اور کی پہنچ ممکن نہیں۔ آپ کا فیض اس پوری کائنات میں جاری و ساری ہے اور رب عزوجل کے اذن سے یہ کائنات آپ کے حکم کے ماتحت ہے۔ آپ کے درجہ فضیلت کی تصدیق و تائید تمام پیران عظام، اولیائے کرام و علماء مشائخ نے کی۔ وہ امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہوں یا امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی، سلطان الہند معین الدین چشتی اجمیری ہوں یا حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی، حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی و حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند ہوں یا حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری (حضرت سلطان باہو، الغرض حضرت عبدالرحمٰن جامی ہوں یا امام اہلسنت احمد رضا محدث بریلوی ہر کوئی آپ کی بارگاہ غوثیت میں سر جھکائے ہوئے ہے اور اپنا آقا و مولیٰ جانتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں انہیں وسیلہ بنائے ہوئے ہے ان کے ارشادات و تعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ ان پیران عظام و اولیائے کرام کا اعتراف غوثیت و فضیلت غوث الاعظم کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا خراج عقیدت

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی حضور غوث الاعظم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظیمہ کا مرتبہ عطا فرمایا یہاں تک کہ تمام عالم کے فقہاء علماء طلباء اور فقراء کی توجہ آپ کے آستانہ مبارک کی طرف ہو گئی حکمت و دانائی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہو گئے اور عالم الملکوت سے عالم دنیا تک آپ کے کمال و جلال کا شہرہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے علامات قدرت و امارت اور دلائل و براہین کرامت آفتاب نصف النہار سے زیادہ واضح فرمائے اور جود و عطا کے خزانوں کی کنجیاں اور قدرت و تصرفات کی لگام میں آپ کے قبضہ اقتدار اور دست اختیار کے سپرد فرمائیں تمام مخلوق کے قلوب کو آپ کی عظمت کے سامنے سرنگوں کر دیا، اور تمام اولیاء کو آپ کے قدم مبارک کے سائے میں دے دیا کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس منصب پر فائز کئے گئے تھے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے۔،، میرا یہ قدم اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ امام المحدثین فرماتے ہیں اگر دوسرے لوگ قطب ہیں تو یہ خلف صادق قطب الاقطاب ہیں اگر دوسرے لوگ سلطان ہیں تو یہ خلف صادق شہنشاہ سلاطین ہیں اور آپ کا اسم گرامی شیخ سید سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی ہے جنہوں نے دین اسلام کو دوبارہ زندہ کیا اور طریقہ کفار کو ختم کر دیا اور نبی کریم ﷺ کا بھی یہی ارشاد مبارک ہے کہ، الشیخ یحیی و یمیت؛ شیخ کامل زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے امام المحدثین مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

غوث الثقلین کے معنٰی ہی یہ ہیں کہ جنات اور انسان اس کی پناہ لیں چنانچہ میں بیکس ومحتاج بھی انہیں کی پناہ کا طلبگار اور انہی کے دربار کا غلام ہوں مجھ پر ان کا کرم اور عنایت ہے اور ان کی مہربانیوں کے بغیر کوئی فریاد سننے والا نہیں ہے۔ مزید فرماتے ہیں امید ہے کہ اگر کبھی راہ سے بھٹک جاؤں تو وہ راہبری کریں اور اگر ٹھوکر کھاؤں تو وہ مجھے سنبھال لیں کیونکہ انہوں نے اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالٰی نے میرے لئے ایک رجسٹر بنا دیا ہے جس میں میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کا نام لکھا ہوا ہے حکم الٰہی ہو چکا کہ میں نے ان سب کی مغفرت فرمادی ہے، کاش میرا نام بھی آپ کے مریدوں کے رجسٹر میں لکھا ہوا ہو پھر مجھے کوئی غم نہ ہوگا کیونکہ میری خواہش کے مطابق کے میرا کام پورا ہو گیا ہے میں نامراد بھی حضرت غوث الثقلین کا مرید بن گیا ہوں قبول کرنا یا انکار کر دینا یہ ان کے ہاتھ میں ہے میں ان کے طلب گاروں میں ہوں، ان کا چاہنا ان کے اختیار میں ہے۔ (اخبار الاخیار)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کا خراج عقیدت

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی حضور غوث اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ جس قدر خوارق حضور سید محی الدین جیلانی قدس سرہ سے ظاہر ہوئے ویسے خوارق ان میں کسی سے ظاہر نہیں ہوئے۔ (مکتوبات شریف دفتر اوّل حصہ سوم: ۱۲۰)

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اسی راہ (ولایت) سے داخل ہونے والوں کے پیشوا ہیں گویا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قدم آنحضرت کے قدم مبارک پر ہے اور حضرت فاطمہ زہراء و حضرات حسنین رضی اللہ عنھما بھی اسی مقام پر ان کے ساتھ شامل ہیں ان کے بعد یہ منصب بالترتیب بارہ اماموں تک پہنچتا رہا یہاں تک کہ نوبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تک پہنچتی ہے اور یہ مرتبہ آپ کو مل گیا مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں اب جس قدر فیض وبرکات تمام اقطاب اور ولیوں کو پہنچتے ہیں آپ ہی کے ذریعے پہنچتے ہیں ان کے مرکز فیض کے بغیر ولایت کا منصب کسی کو نہیں مل سکتا۔ (مکتوبات شریف فارسی جلد ۳: ۲۵۱)

خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کا خراج عقیدت!

خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری دربار غوثیت میں یوں عرض کرتے ہیں۔

یا غوث معظم نور ھدٰی — مختار نبی مختار خدا
سلطان دوعالم قطب علٰی — حیران زجلالت ارض وسما
صدق عھد صدیق وشی — ور عدل وعدالت چوں عمری
اے کان حیا عثمان منشی — مانند علی باوجود وسخا
درعزم نبی عالی شانی — ستار عیوب مریدانی
درملک ولایت سلطانی — اے منبع فضل وجودوسخا
چوپائے نبی شد تاج سرت — تاج عھد عالم شد قامت
اقطاب جھان درپیش درت — افتادہ چوپیش شاہ وگدا
گرداد مسیح بہ مردہ رواں — راوی تو بدیں محمد جان

www.waseemziyai.com

عھد عالم محی الدین گویاں بر حسن و جماعت گشتہ فدا

حضرت شاہ ولی اللہ کا خراج عقیدت

حضرت شاہ ولی اللہ غوث اعظم دستگیر کا مقام محبوبیت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ۔حضرت غوث الاعظم کی اصل نسبت،، نسبت اویسیہ، ہے جس میں بنت سکینہ کی برکات شامل ہیں اس مقام محبوبیت کے ذریعے ایسی تجلیات الٰہی کا ظہور ہوتا ہے جن کی انتہا نہیں ۔ (ہمعات)

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندیہ کا خراج عقیدت

سلسلہ نقشبندیہ کے سردار حضرت بہاؤالدین نقشبند حضور غوث اعظم کا بلند بالا مرتبہ اور سب پر ان کی برتری بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں!

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کا خراج عقیدت

سرگروہ سہروردیاں ہند حضرت خواجہ بہاؤالدین ملتانی حضور غوث الاعظم کی نیابت نبوت کے بارے میں فرماتے ہیں!

دستگیر بے کساں و چارہء بے چارگاں شیخ عبد القادر است آں رحمۃ اللعالمین

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا روم قصیدہ غوثیہ میں کیے گئے حضور غوث الاعظم کے فضائل و مناقب سے بھرپور بلند و بانگ دعوؤں کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، فقیر کہتا ہے کہ قصیدہ غوثیہ شریف بھی اسی مقام قرب کی ایک خوددار آواز ہے جس کو غوث اعظم کے باطنی احوال کی اجمالی تفسیر سمجھنی چاہیے ۔

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز چشتی

خانوادہ چشتیہ کے چشم و چراغ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز چشتی بارگاہ غوثیت میں یوں عرض گزار ہیں!

یاقطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر بندہ ام تابند ام جز تو نند ازم دستگیر
بر در درگاہ والا سائلم یا آفتاب خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی

پیر طریقت حضرت امداد اللہ مہاجر مکی بارگاہ غوثیت الاعظم میں یوں التجا کرتے ہیں!

خداوند بحق شاہ جیلاں محی الدین غوث و قطب دوراں
بکن خالی مرا از ھر خیالے لیکن آں کہ زور پیدا است حالے

شیخ ابوالبرکات

شیخ ابوالبرکات اعتراف کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم کے اذن و اجازت کے بغیر کوئی ولی ظاہر اور باطن میں تصرف نہیں کرسکتا۔ (تحفہ قادریہ صفحہ ۶۵ از شاہ ابوالمعالی)

www.waseemziyai.com

علامہ عبدالقادر اربلی

حضرت علامہ فرماتے ہیں ہر زمانہ میں تمام قطب، غوث اور اولیاء اللہ آپ کی بابرکات سے مستفیض ہوتے رہینگے۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۳۸، مطبوعہ مصر)

حضرت مخدوم صابر کلیری

حضرت صابر کلیری بارگاہ غوثیت میں یوں صدا لگاتے ہیں۔

من آمدم تو پیش تو سلطان عاشقان ذات تو ہست قبلہ ایمان عاشقان

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر دستم بگیر از محرم اے جان عاشقان

حضرت قطب الدین بختیار کاکی چشتی

حضرت قطب الدین حضور الاعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

قبلہ اھل صفا حضرت غوث الثقلین دستگیر عھد جا حضرت غوث الثقلین

بے نواختہ دلم نیست کسے آنکہ وھد خستہ راجز تو دوا حضرت غوث الثقلین

خاک پائے تو بود روشنی اھل نظر دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین

مردہ دل گشتہ ام ونام تو محی الدین است مردہ رازندہ نما حضرت غوث الثقلین

شیخ ماجد الکروی

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی اللہ ایسا باقی نہ رہا جس نے آپ کے اعلیٰ مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۹، قلائد الجواہر صفحہ ۹۴

شیخ لولوالامنی

شیخ موصوف حضور غوث الاعظم کی تمام ولیوں پر برتری ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں میں نے (آپ کے ارشاد پر) مشرق ومغرب میں اولیاء اللہ کو اپنی گردنیں جھکاتے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا ایک شخص نے گردن نہ جھکائی تو اس کا حال دگرگوں ہوگیا۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۲۵)

حضرت سید احمد رفاعی

حضرت رفاعی خود حضور غوث الاعظم کی شان ومرتبہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ کس میں قدرت ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے رتبہ کے شایان شان مناقب بیان کرے وہ تو اس پائے کے بزرگ ہیں کہ ان کے ایک جانب شریعت کا دریا اور دوسری جانب حقیقت کا دریا موجزن ہے جس میں چاہتے ہیں وہ غوطہ زن ہوجاتے ہیں۔

(خزینۃ الاصفیاء جلد ا صفحہ ۹۸، اخبار الاخیار صفحہ ۱۷، طبقات الکبریٰ جلد ا صفحہ)

(محمد عبداللہ قادری رضوی)

www.waseemziyai.com

بڑے پیر گیارھویں والے

کالم کا عنوان بڑا عام فہم ہے کیونکہ ہماری اکثریت بہت زیادہ ثقیل مضامین اور بھاری بھرکم الفاظ سے بے بہرہ ہے اور بعض اوقات سر کے اوپر سے ہی گزر جاتا ہے اس لئے میری کوشش یہ ہوتی ہے مضمون میں سادگی ہو اور مضمون اس سے بھی زیادہ سادہ ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھاسکیں ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بڑے پیر گیارھویں والے کے وصال کی تاریخ ہے۔ وصال کا معنی ملاقات بھی ہے یعنی اولیاء کاملین اپنی دنیاوی زندگی گزار کر دائمی زندگی کیلئے اللہ سے ملاقات کرتے ہیں اسی لئے ہم ان کے وصال کے دن کو عرس کے طور پر مناتے ہیں عرس کا ایک معنی شادی بھی ہے ہماری زبان میں دلہن کو عروسہ کہا جاتا ہے گویا کہ اللہ والے مرتے ہیں جن پر ماتم یا غم کیا جائے بلکہ وہ وصال کرتے ہیں اور شادی کے دن غمی نہیں کیا کرتے لیکن یہ خوشی ہماری تمام خوشیوں سے مختلف ہوتی ہے اس لئے اس خوشی کے موقع پر ہم سب سے پہلے قرآن خوانی کرتے ہیں پھر سرکار دو عالم کی نعت خوانی کرتے ہیں اور پھر ہمارے علماء کرام قرآن وحدیث کی روشنی میں اللہ والوں کی شان بیان کرتے ہیں جن کی شان خود خالق کائنات نے اپنے کلام مجید میں بیان فرمائی ہے ارشاد فرماتا ہے بے شک جو میرے اولیاء ہیں وہ بے خوف اور بے غم ہیں جو مومن تھے اور متقی تھے ان کیلئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے اور اللہ کا کلام تبدیل نہیں ہوتا کامیابی اسی کے پاس ہے بڑے پیر سرکار غوث پاک نجیب الطرفین سید تھے والد کی طرف سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد تھے اسی طرح جس امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ہم انتظار کر رہے وہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ بڑے پیر صاحب سراپا جمال اور جلال تھے۔ سیرت کی کتابوں میں ان کی جاہ جلال و جمال کے شاندار قصے مرقوم ہیں۔ آنکھوں میں قدرتی چمک اور مقناطیسی قوت تھی ایک مرتبہ کچھ علماء بغداد نے آپ کو آزمانے کی کوشش کی آپ کی بھرپور نگاہ نے ان کا سارا علم و کمال غائب کر دیا ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ معافی کے طلب گار ہوئے آپ نے آئندہ علماء کا ادب کرنے کی ہدایت پر معاف کر دیا۔ آپ نے دنیا چھوڑتے وقت فرمایا کہ میں وصیت کرتا ہوں ظاہری شریعت کی پابندی اور دل کی صفائی کی وصیت کرتا ہوں۔ دل کی صفائی اور سخاوت نفس کی وصیت کرتا ہوں خندہ پیشانی، خوش اخلاقی فضل وکرم کی وصیت کرتا ہوں ایذاء رسانی کے ترک، اذیت کی برداشت اور تحمل فقر (یعنی بھوک) کی وصیت کرتا ہوں۔ آداب مشائخ کی حفاظت، بھائیوں سے حسن سلوک اور چھوٹوں اور بڑوں کی خیر خواہی کی وصیت کرتا ہوں ترک خصومت (یعنی جھگڑا) نرمی کو اختیار اور ایثار پر کاربند رہنے کی وصیت کرتا ہوں ذخیرہ اندوزی سے اجتناب صالحین کے علاوہ صحبت سے پرہیز کی وصیت کرتا ہوں دین اور دنیا کے باہمی تعاون کی وصیت کرتا ہوں اور ایک آخری اور خصوصی وصیت کرتا ہوں کہ دولت مندوں کے ساتھ خودداری اور وقار و استغنا کے ساتھ پیش آنا جبکہ فقراء کے ساتھ تواضع کے ساتھ پیش آنا اللہ تعالیٰ بڑے پیر گیارہویں والے کی قبر شریف پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش فرمائے اور ہمیں بھی اس کا صدقہ عطا فرمائے قارئین کرام آپ کی وصیت کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور غور بھی کریں شائد کہ ہمارے دل میں اتر جائے تیری بات۔

مفتی عبدالرحمٰن قمر، نیو یارک

www.waseemziyai.com

عظمت غوث اعظم اور امام احمد رضا

غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہ رحمۃ الباری کی شان وعظمت پر آپ کے دور سے لے کر آج تک مسلسل لکھا جا رہا ہے بلا شبہ آپ کی باکمال شخصیت اہل بغداد ہی کے لیے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے سحاب کرم بن کر جلوہ گر ہوئی۔ اس قادری چشمۂ علم و عرفاں سے لاکھوں دلوں کی روحانی تشنگی بجھی اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے، آپ کے عقیدت مندوں میں نہ صرف عوام بلکہ اولیائے کاملین اور صوفیا واقطاب وابدال بھی ہیں اور سب نے آپ کی عظمتوں کا خطبہ پڑھا اور اپنا سید وآقا مانا۔ چنانچہ شیخ ابو الغنائم بطلائحی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ چار شخص آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں، جنہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا جب یہ لوگ اُٹھ کر چلے گئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ تم ان سے اپنے لیے دعائے خیر کراؤ۔ میں مدرسہ کے صحن میں ان سے آکر ملا اور ان سے اپنے لیے دعا کرنے کا خواستگار ہوا تو ان میں ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے لیے بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تم ایسے شخص کی خدمت میں ہو جس کی برکت سے خدائے تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا اور جس کی دعا کی برکت سے تمام خلائق پر رحم کرے گا۔ دیگر اولیا کی طرح ہم لوگ بھی ان کے سایۂ عاطفت میں رہ کر ان کے حکم کے تابعدار ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چاروں بزرگ چلے گئے پھر میں نے نہیں دیکھا۔

میں آپ کے پاس متعجب ہو کر واپس آیا تو قبل اس کے کہ میں آپ سے کچھ کہوں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے تم سے کہا میری حیات میں تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔ میں نے پوچھا: حضرت یہ کون لوگ تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ لوگ کوہ قاف کے رؤسا تھے اور اب یہ اپنی اپنی جگہ پر پہنچ گئے۔ (رضی اللہ عنہم) (قلائد الجواہر اردو)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ السامی غوث اعظم کے سچے شیدائی تھے، ان کے فدائی تھے، زندگی بھر ان کی شان وعظمت اور علم وعرفان کے گن گاتے رہے، محبت وعقیدت غوثیت آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ کی بارگاہ کا ادب واحترام کا یہ عالم کہ زندگی بھر آپ نے بغداد شریف کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے۔ آپ کی مجلسوں میں غوث پاک کے تذکرے بڑے والہانہ انداز میں ہوتے رہتے، آپ نے سرکار بغداد کی عظمت ورفعت کا بیان زبان سے بھی کیا اور قلم کے ذریعہ بھی، متعدد فتاویٰ اور کتب ورسائل لکھ کر عقیدتوں کا خراج پیش کیا۔ زندگی بھر ان کی محبت وفدائیت کا چراغ سینے میں جلتا رہا بلکہ ان کی غلامی پر ناز کرتے رہے، ذرا نسبت قادریت کا یہ انداز دیکھیں

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

امام احمد رضا نے نغمۂ غوثیت کیا چھیڑا کہ ہزاروں قلوب واذہان مسلمین عش عش کر اٹھے اور خود بارگاہ غوثیت مآب میں آپ کو یاد کیا گیا بلکہ سرکار غوث جیلانی نے آپ کو اپنا نائب فرمایا امام احمد رضا نے عظمت شاہ بغداد میں جو گلہائے عقیدت پیش کئے ان کے کچھ

www.waseemziyai.com

نمونے ملاحظہ کریں۔فرماتے ہیں: اے مسلمان !اے سنی بھائی !اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ کے فدائی آفتاب وماہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے؟ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب ان کے وارث ان کے فرزندان کے دل بند غوث الثقلین، غیث الکونین حضور پرنور سیدنا ومولانا امام ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کرلے۔
(الامن والعلی: مطبوعہ مالیگاؤں)

آگے ایک مستند کتاب بہجۃ الاسرار کے حوالے سے امام احمد رضا خاں رقمطراز ہیں: امام اجل حضرت ابوالقاسم عمر بن مسعود برادر حضرت ابوحفص عمر کیماتی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارے شیخ حضور سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر مشی فرماتے (چلتے) اور ارشاد فرمایا کرتے آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے، نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھ پر خبر کردیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔

مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم کہ تمام سعید وشقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے، میں اللہ عزوجل کے علم ومشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہوں اور زمین میں حضور کا وارث ہوں۔ (ایضا)

حضور غوث جیلانی امت مصطفوی میں ایسی روحانی بلندیوں پر فائز ہیں جہاں تک کسی ولی کو رسائی حاصل نہیں ہوسکی، تمام اولیائے امت کی گردنیں آپ کے فضل وکمال کے سامنے جھکی ہوئی ہیں، آپ کا یہ اعلان (قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ) یعنی میرا یہ قدم تمام اولیا اللہ کی گردن پر ہے، ایک مسلمہ حقیقت ہے۔امام احمد رضا سے اس سلسلے میں سوال ہوا کہ اس (ارشاد) سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کی تفصیل قرآن واحادیث سے منصوص نہیں ایسے ماورا متقدمین ومتاخرین سے ان کو فضیلت ہے اور حضرت شیخ احمد سرہندی کے آخر مکتوبات میں ہے کہ مجدد ونائب مناب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہیں اصل منبع فیوض حضرت غوث الثقلین ہیں پس اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت غوث الاعظم ان سب اولیا سے افضل ہیں اور ان کے بعد خواجہ خواجگاں بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ وحضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ سب کے سب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب ہیں تو یہ عقیدہ بخیال صوفیہ جائز ہے یا جائز نہیں۔

اب امام احمد رضا کا جواب سنئے، فرماتے ہیں عقیدہ وہ چیز ہے جس کا اعتقاد مدار سنیت اور اس کا انکار بلکہ اس میں تردد گمراہی وضلالت اس قسم کے امور ان مسائل سے نہیں ہوتے ہیں وہ مسلک جو ہمارے نزدیک محقق ہے اور بشہادت اولیا وشہادت سیدنا خضر علیہ السلام مرویات اکابر ائمہ کرام ثابت ہے یہی ہے کہ باستثناان کی جنکی فضیلت منصوص ہے جیسے جملہ صحابہ کرام وبعض اکابر تابعین عظام کہ والذین اتبعو ھم باحسان ہیں اور اپنے ان القاب سے ممتاز ہیں ولہذا اولیا وصوفیہ ومشائخ ان الفاظ سے ان کی طرف ذہن نہیں جاتا اگرچہ وہ خود سرداران اولیا ہیں۔ وہ کہ ان الفاظ سے مفہوم ہوئے ہیں۔حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہوں جیسے سائر اولیائے عشرہ کہ احیائے موتیٰ فرماتے تھے خواہ حضور سے متقدم ہوں جیسے حضرت معروف کرخی وبایزید بسطامی وسیدالطائفہ جنید وابوبکر شبلی وابوسعید خراز اگرچہ وہ خود حضور کے مشائخ ہیں اور حضور کے بعد ہیں جیسے حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند وحضرت شیخ الشیوخ شہاب

www.waseemziyai.com

الدین سہروردی وحضرت سیدنا بہاؤ الملۃ والدین نقشبند اور ان کے اکابر کے خلفا و مشائخ وغیرہم قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا برکاتہم وانوارہم حضور سرکار غوثیت مدار بلا استثنا ان سب سے اعلیٰ واکمل وافضل ہیں اور حضور کے بعد جتنے اکابر ہوئے اور تا زمانہ سیدنا امام مہدی ہوں گے کسی سلسلہ کے ہوں یا سلسلہ سے جدا افراد ہوں غوث قطب امامین اوتاد اربعہ بدلائے سبعہ ابدال سبعین نقبا نجبا ہر دور کے عظما کبرا سب حضور سے مستفیض اور حضور کے فیض سے کامل ومکمل ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

بحمدہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں خدا اور سول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کے ساتھ تمام محبوبان الٰہی کی عقیدت والفت ہے، ان کی شان وعظمت کے چراغ روشن ہیں ہم ان سب کو ان کے مرتبہ ومقام کے اعتبار سے جانتے اور مانتے ہیں مگر کچھ لوگوں کے ذہنوں میں عجیب قسم کے سوالات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے سوال ہوا کہ امام اعظم ابو حنیفہ افضل ہیں حضرت غوث اعظم پر یا عکس اس کا؟

جواب میں امام احمد رضا یوں گویا ہوئے: امام عبدالوہاب شعرانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں

الامام ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل عن الاسود والعطا وعلقمۃ ایھم افضل فقال واللہ ما نحن باھل ان نذکرھم فکیف نفاضل بینھم.

یعنی ایک روز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا امام علقمہ وامام اسود شاگردان حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم میں کون افضل تھا؟ فرمایا: ہم ان کے ذکر کرنے کے قابل نہیں نہ کہ ان میں ایک کو دوسرے سے افضل بتائیں۔ حضرت امام رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد تو اضعاً تھا اور یہاں قطعاً حقیقت امر ہے، حاشاللہ! ہمارے منہ اس قابل نہیں کہ حضور سیدنا امام اعظم یا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہما کا نام پاک اپنی زبان سے لیں، یہ بھی رحمت الٰہیہ ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوبوں کے ذکر کی اجازت دی ہے، ہم کس منہ سے ان میں تفاضل بیان کریں وہ ہماری شریعت کے امام اور یہ ہماری طریقت کے امام۔ (فتاویٰ رضویہ)

دیکھا آپ نے ادب واحترام کے موتی ہر ہر سطر میں چمک رہے ہیں، کتنے خوبصورت پیرایۂ بیان میں مسئلہ کا حل بتا دیا۔ عقیدت اکابرین سے لبریز دل ہی سے ایسی باتیں نکل سکتی ہیں۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ رب العزت کی عطا سے کئی اختیارات وتصرفات سے مالا مال تھے۔ آپ کی حیات وسیرت کے درخشاں پہلوؤں میں اس کی متعدد مثالیں ملتی ہیں، آپ کی کرامتوں سے کتب سیرت غوث اعظم بھری ہوئی ہیں۔ آپ اپنے چاہنے والوں کی دستگیری اور فریاد رسی فرماتے ہیں اور مصیبتوں کو ٹالتے ہیں، دور ونزدیک جہاں سے آپ کو پکارا گیا فوراً مدد کو آپہنچے۔ خود فرماتے ہیں:

جو شخص اپنی مصیبت میں میری مدد چاہے گا تو اس کی مصیبت رفع کر دی جائے گی اور جو شخص شدت کرب میں میرا نام لے کر پکارے گا تو اس کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ (شانِ غوث اعظم)

امام احمد رضا سے پوچھا گیا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دستگیر کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں خامۂ رضا یوں چلا:

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دستگیر ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز۔

www.waseemziyai.com

سیدنا امام ابوالحسن نورالدین بہجۃ الاسرار شریف میں سیدنا ابوالقاسم بزاز قدس سرہ سے روایت فرماتے ہیں:
یعنی میں نے اپنے مولیٰ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو بارہا فرماتے سنا کہ میرے بھائی حسین حلاج کا پاؤں پھسلا ان کے وقت میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کی دستگیری کرتا، اس وقت میں ہوتا تو ان کی دستگیری فرماتا اور میرے اصحاب اور میرے مریدوں اور مجھ سے محبت رکھنے والوں میں قیامت تک جس سے لغزش ہوگی میں اس کا دستگیر ہوں۔ والحمدللہ رب العالمین۔
شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب درکنار خود اسمٰعیل دہلوی نے جابجا حضور کو سرکار غوث اعظم سے یاد کیا ہے، فریادرسی و دستگیری نہیں تو کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)
اس طرح کی درجنوں مثالیں امام احمد رضا کی کتب و رسائل اور فتاویٰ میں ملتی ہیں جو غوث پاک رضی المولیٰ عنہ کی عظمت و شان بیان کرتی ہیں، امام موصوف بے شک محب غوث اعظم تھے بلکہ فنافی الغوث تھے۔ زندگی بھر ان کی محبت کے گن گاتے رہے اور مسلمانوں کو محبت غوثیت کا جام پلاتے رہے

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں　　　ہاں اصیل ایک نواسنج رہے گا تیرا

(حدائق بخشش)

(از مولانا غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

سیدنا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

سلسلہ نسب وولادت

قطب الاقطاب فرد الاحباب استاذ شیوخ، عالمِ اسلام والمسلمین حضرت محی الدین ابومحمد عبدالقادر الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ، نجیب الطرفین ہیں۔ والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی اور والد ماجد کی جانب سے حسنی تھے۔ یہ شرافت و بزرگی بہت ہی کم بانصیب لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ والد ماجد کا نام سید ابوصالح اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام الخیر فاطمہ بنت ابوعبداللہ صومعی الحسینی تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ آپ ایران کے مشہور قصبہ جیل میں یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ کو پیدا ہوئے۔

آپ مادرزاد ولی تھے

یہ بات نہایت ہی مشہور و معروف ہے کہ سیدنا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ، ایام رضاعت میں ماہِ رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیا کرتے تھے۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔ کہ فلاں شریف گھرانے میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان شریف میں دن کے وقت ماں کا دودھ نہیں پیتا۔ اور روزہ سے رہتا ہے۔؛ اس سے ثابت ہوا کہ آپ مادرزاد ولی تھے۔
ایک دفعہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں؟ فرمایا میں دس برس کا تھا کہ گھر سے مدرسے جاتے وقت دیکھا کہ فرشتے میرے ساتھ چل رہے ہیں۔ پھر مدرسہ میں پہنچنے کے بعد وہ فرشتے دوسرے بچوں سے کہتے کہ "ولی اللہ " کیلئے جگہ دو، فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے ایک ایسا شخص نظر آیا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے ایک فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کون لڑکا ہے؟ جس

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

کی اتنی عزت کرتے ہو؟ اس فرشتہ نے جواب دیا کہ یہ ولی اللہ ہے جو بڑے مرتبے کا مالک ہوگا۔ راہِ طریقت میں یہ وہ شخصیت ہے جسے بغیر روک ٹوک کے نعمتیں دی جارہی ہیں اور بغیر کسی حجاب کے تمکین وقرار عنایت ہورہا ہے۔ اور بغیر کسی حجت کے تقربِ الٰہی مل رہا ہے۔ الغرض چالیس سال کی عمر میں میں نے پہچان لیا کہ وہ پوچھنے والا شخص اپنے وقت کا ابدال تھا۔

آپ کا حلیہ شریف

آپ نحیف البدن، میانہ قد، کشادہ سینہ لمبی چوڑی داڑھی، گندمی رنگ، ابرو پیوستہ، بلند آواز تھے۔ آپ علم کامل اور اثر کامل کے حامل تھے۔

آپ کا علم وفضل

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ، علم ظاہری اور باطنی کے ایک تبحر عالم فاضل تھے۔ ایک دن آپ کی مجلس میں ایک قاری نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی۔ آپ نے اس کی تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ پہلے ایک تفسیر پھر دوسری، اور پھر تیسری یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق اس ایک آیت کی گیارہ تفاسیر بیان فرمائیں۔ یہاں تک کہ چالیس وجوہ بیان کیں اور ہر معنی اور تفسیر کی علیحدہ علیحدہ تفصیل سے سند اور دلیل اس طرح دی کہ حاضرین دم بخود رہ گئے۔

تمام علمائے عراق بلکہ دنیا کے تمام طلب گارانِ حال وقال کے آپ مرجع ووسیلہ تھے۔ دنیا کے ہر گوشہ سے آپ کے پاس فتوے آیا کرتے تھے جن پر فوراً بغیر مطالعہ کتب اور غور وفکر جواب لکھتے۔ کسی بڑے سے بڑے حاذق فاضل عالم کو آپ کے جواب کے خلاف لکھنے یا کہنے کی طاقت نہ تھی۔

آپ کی ریاضت وعبادت

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ، کا طریقہ اسلوب بے انتہاء مشکل اور بے نظیر تھا۔ آپ کے کسی ہمعصر شیخ میں اتنی مجال نہ تھی کہ آپ جیسی ریاضت ومجاہدہ میں آپ کی ہمسری کرسکے۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنے ہر عضو کو اس کی طاقت کے موافق عبادت میں سپرد کردیا کرتے تھے۔ غائب وحاضر دونوں حالتوں میں نفس کی صفات کو علیحدہ کرکے نفع ونقصان اور دور ونزدیک کا فرق مٹادیا کرتے۔ کتاب وسنت کی پیروی میں مطابقت ایسی تھی کہ آپ ہر حالت میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور حضور قلب کے ساتھ توحید الٰہی میں مشغول رہتے۔

آپ کے اخلاقِ کریمہ

سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، نہایت پاکیزہ اور خوش اخلاق تھے۔ آپ اپنی ظاہری شان وشوکت اور وسیع علم کے باوجود کمزوروں اور ضعیفوں میں بیٹھتے۔ فقیروں سے عاجزی کے ساتھ پیش آتے۔ بڑوں کی عزت کرتے اور چھوٹوں پر شفقت ومہربانی فرماتے۔ سلام کرنے میں پہل کرتے اور مہمانوں اور طالب علموں کی مجلسوں میں نشست کرتے اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرتے جو کوئی آپ کے سامنے کتنی ہی جھوتی قسم کیوں نہ کھاتا آپ اس کا یقین کرلیتے اور اپنے علم وکشف کو اس پر ظاہر نہ فرماتے۔ اپنے مہمانوں اور ہم نشستوں کے ساتھ دوسروں کی بہ نسبت بہت خوش خلقی اور کشادہ روئی سے پیش آتے۔ سرکشوں۔ ظالموں۔ مال داروں اور فاسقوں اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے۔ کسی امیر ووزیر کے گھر نہ جاتے۔ آپ کے کسی ہم عصر مشائخ کو آپ جیسا حسن

خلق۔ کشادہ سینہ، کرمِ نفس حفاظت وامانت میں برابری کی قوت وطاقت نہ تھی۔

آپ کی مریدوں پر شفقت

مشائخ کرام کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ قیامت تک میں اپنے تمام مریدوں کا ضامن ہوں کہ ان کی موت توبہ پر واقع ہوگی۔ یعنی بغیر توبہ نہ مریں گے۔ چند مشائخ نے حضور سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرے اور نہ ہی آپ کے ہاتھ سے خرقہ پہنا ہو، بلکہ صرف آپ کا ارادتمند ہو اور آپ کی طرف اپنے کو منسوب کرتا ہو تو کیا ایسے شخص کو آپ کے اصحاب میں شمار کیا جاسکتا ہے؟ اور آیا ایسا شخص ان فضیلتوں میں شریک ہوگا جو آپ کے مریدوں کو حاصل ہوگی؟ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور مجھ سے ارادت وعقیدت رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرے گا۔ اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا اور اس کو توبہ کی توفیق دے گا اگر چہ اس کے کام مکروہ ہوں۔ اور ایسے شخص کا شمار میرے مریدوں اور اصحاب میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم کے صدقہ وعدہ کیا ہے کہ میرے دوستوں، میرے اہلِ مذہب، میرے راہ پر چلنے والے، میرے مریدوں اور مجھ سے محبت کرنے والے کو جنت مرحمت فرمائے گا۔

آپ کے تعلیم کردہ نوافل

آپ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ جو کسی تکلیف میں مجھ سے امداد چاہے یا مجھے آواز دے اور پکارے اس کی تکلیف دور کی جائے گی، جو کوئی میرے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے مانگے اس کی ضرورت پوری کی جائے گی۔ اور جو کوئی دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور پھر سرور عالم ﷺ پر درود شریف پڑھے اس طرح دونوں رکعتیں ختم کر کے سلام پھیرنے کے بعد درود شریف پڑھے۔ اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی مراد اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی مراد اپنے فضل وکرم سے پوری کرے گا۔ (عراق ہمارے پاکستان سے شمال مغرب میں ہے)۔

عداوت غوث کا انجام

جو شخص حضرت پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ، سے تھوڑی سی بھی عداوت رکھے گا یا ان کی ادنیٰ سی بھی بے ادبی کرے گا تو دنیا میں ذلیل ورسوا ہوگا۔ اور ذلت کی موت مرے گا۔

ایک مرتبہ آپ کا خادم ابوالفضل بزاز کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے وہ کپڑا درکار ہے جو ایک اشرفی فی گز ہو کم نہ ہو۔

بزاز نے پوچھا، کس کے لئے خریدتے ہو؟

خادم نے جواب دیا کہ اپنے آقا سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، کیلئے درکار ہے۔

یہ سن کر بزاز کے دل میں آیا کہ شیخ نے بادشاہ وقت کے لئے بھی کپڑا نہیں چھوڑا۔ اور بزاز کے دل میں ابھی یہ خیال پورا ہی نہیں ہوا تھا کہ غیب سے اس کے پاؤں میں ایک کیل چبھی اور ایسی چبھی کہ مرنے کے قریب ہوگیا۔ لوگوں نے پاؤں سے کیل نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن مطلب براری نہ ہوسکی۔ آخر کار لوگ بزاز کو اٹھا کر حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ، کے پاس لے گئے۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: اے ابوالفضل ! تم نے اپنے دل میں ہم پر اعتراض کیوں کیا۔ فرمایا مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم کہ اللہ جل شانہ، نے حکم دیا کہ

www.waseemziyai.com

اے عبدالقادر وہ کپڑا پہنو جس کی قیمت فی گز ایک اشرفی ہو

مزید فرمایا کہ ابوالفضل ! یہ کپڑا میت کا کفن ہے۔ اور میت کا کفن عمدہ اور نفیس ہونا چاہئے جو ہزار موت کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنا دست اقدس ابوالفضل کی تکلیف کے مقام پر رکھا۔ آپ کے ہاتھ رکھتے ہی تکلیف اس طرح جاتی رہی گویا بالکل تھی ہی نہیں۔ پھر اس کے بعد فرمایا۔ ابوالفضل کا اعتراض ہمارے پاس پہنچا اور کیل کی صورت میں اسکے پاس لوٹ کر جو کچھ چاہا کیا۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ، کا وعظ و نصیحت:

آپ کی مجلس وعظ میں چار سو اشخاص قلم دوات لئے آپ کی نصیحتیں قلمبند کرتے رہتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ابتدائی زمانہ میں سرورِ عالم ﷺ اور سیدنا حضرت مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو میں نے خواب میں دیکھا جنہوں نے مجھے وعظ کرنے کا حکم دیا اور میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ٹپکایا اور مجھ پر ابواب سخن کھول دیے۔

حاضرینِ وعظ

ایک شیخ کا بیان ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ، جب وعظ کرنے کیلئے منبر پر بیٹھتے تو پہلے الحمد للہ کہتے تا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر ولی جو غائب ہو یا حاضر خاموش ہو جائے۔ اور پھر دوسری مرتبہ الحمد للہ کہتے اور دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کیلئے سکوت فرماتے اس عرصہ میں فرشتے اور تمام اولیاء اللہ آپ کی مجلس میں حاضر ہو جاتے۔ جتنے لوگ آپ کی مجلس میں دکھائی دیتے اس سے زیادہ نظر نہ آنے والے جنات ہوتے۔

آپ کے ہم عصر ایک شیخ کا بیان ہے کہ میں نے اپنی عادت کے موافق جنات کی حاضری کے لئے عزیمت پڑھی لیکن کوئی جن حاضر نہ ہوا۔ میں بہت دیر تک عزیمت پڑھتا رہا۔ پھر حیران ہوا کہ جنات کی حاضری کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ ان کے نہ آنے کا سبب کیا ہے؟ تھوڑی دیر بعد کچھ جن حاضر ہوئے تو میں نے ان سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، وعظ فرما رہے تھے اور ہم سب جنات وہاں حاضر تھے۔ آپ آئندہ ہم کو اس وقت طلب کریں جب کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، وعظ نہ فرما رہے ہوں ورنہ ہماری حاضری میں تاخیر ہو گی۔ میں نے پوچھا کیا تم لوگ حضرت شیخ کی مجلس میں وعظ میں حاضر ہوتے ہو؟ اس پر جنات نے جواب دیا کہ شیخ کی مجلس میں انسانوں کی نسبت ہماری تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہم جنات سے اکثر قبائل حضرت شیخ کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں اور توبہ و استغفار میں مشغول ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ، کی مجلس وعظ میں اولیائے عظام اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی شریک ہوتے ہیں اور خود محبوب رب العالمین ابھی تربیت و تائید کیلئے تشریف لایا کرتے تھے۔ اور سیدنا حضرت خضر علیہ السلام بھی شریک ہوتے۔

مواعظ کا اثر

آپ کا وعظ بڑا پرتاثیر ہوتا تھا۔ حاضرین مجلس مضطرب اور بے چین ہو جاتے اور ان پر وجد و حال کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ کوئی گریہ و فریاد کرتا۔ کوئی اپنے کپڑے پھاڑ کر جنگل کی طرف بھاگ جاتا۔ کوئی بے ہوش ہو کر جان دے دیتا۔ آپ کی مجلس وعظ سے اکثر لوگوں کے جنازے نکلتے۔ جس کا سبب یہ تھا کہ وہ آپ کے ذوق و شوق، ہیبت و تصرف، عظمت و جلال کی تاب نہ لا سکتے اور دم توڑ دیتے

www.waseemziyai.com

تھے۔ پانچ سو سے زیادہ یہودی اور عیسائی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکوؤں اور بدمعاش آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے بدکرداریوں سے باز آئے۔ اس کے علاوہ عام مخلوق کی فیض یابی کی تعداد بے انتہا اور بے شمار ہے۔

آپ کا وصال مبارک

آپ نے نوے سال کی عمر میں بتاریخ ۱۱ ربیع الآخر (۵۶۱ھ/۱۱۸۲ء) میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ نماز جنازہ میں بے شمار لوگ حاضر ہوئے۔ کثرتِ ہجوم کے باعث رات کے وقت آپ کے مدرسہ میں سائبان کے نیچے آپ کا جسم اقدس سپردِ خاک کیا گیا۔ بغداد شریف میں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔

غوث پاک محدثین کی نظر میں

حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کا ایک عظیم اظہار علم کے باب میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ علمِ شریعت کے باب میں ان سے متعلقہ بہت سے اقوال صوفیاء و اولیاء کی کتابوں میں ہیں اور ہم لوگ بیان کرتے رہتے ہیں مگر اس موقع پر میں حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقامِ علم صرف آئمہ محدثین اور فقہاء کی زبان سے بیان کروں گا کہ آئمہ علم حدیث وفقہ نے ان کے بارے کیا فرمایا ہے، تاکہ کوئی ردنہ کر سکے۔ اس سے یہ امر واضح ہو جائے گا کہ کیا صرف عقیدت مندوں نے ہی آپ کا یہ مقام بنا رکھا ہے یا جلیل القدر آئمہ علم، آئمہ تفسیر، آئمہ حدیث نے بھی ان کے حوالے سے یہ سب بیان کیا ہے؟

یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ولایت میں غوث الاعظم تھے بلکہ آپ علم میں بھی غوث الاعظم تھے۔ اگر آپ کے علمی مقام کے پیش نظر آپ کو لقب دینا چاہیں تو آپ امام اکبر تھے۔ آپ جلیل القدر مفسر اور امام فقہ بھی تھے۔ اپنے دور کے جلیل القدر آئمہ آپ کے تلامذہ تھے جنھوں نے آپ سے علم الحدیث، علم التفسیر، علم العقیدہ، علم الفقہ، تصوف، معرفت، فنی علوم، فتویٰ اور دیگر علوم پڑھے۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہر روز اپنے درس میں تیرہ علوم کا درس دیتے تھے اور ۹۰ سال کی عمر تک یعنی زندگی کے آخری لمحہ تک طلبہ کو پڑھاتے رہے۔ قرآن مجید کی مذکورہ آیتِ مبارکہ (الکہف ۱۸) میں بیان کردہ علم لدنی کا اظہار آپ کی ذات مبارکہ میں بدرجہ اتم نظر آتا ہے۔ بغداد میں موجود آپ کا دارالعلوم حضرت شیخ حماد کا قائم کردہ تھا، جوانہوں نے آپ کو منتقل کیا۔ آپ کے مدرسہ میں سے ہر سال ۳۰۰۰ طلبہ جید عالم اور محدث بن کر فارغ التحصیل ہوتے تھے۔ میں آج آپ کے متعلقہ وہ باتیں اور میادین بیان کروں گا جو آپ نے پہلے نہیں سنے اور جو بیان بھی نہیں کیے جاتے۔

بہت عجیب تر بات جس کا نہایت قلیل لوگوں کو علم ہوگا اور کثیر لوگوں کے علم میں شاید پہلی بار آئے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے جب القدس فتح کیا تو جس لشکر (Army) کے ذریعے بیت المقدس فتح کیا، اس آرمی میں شامل لوگوں کی بھاری اکثریت حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی تھی۔ گویا آپ کے مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ صرف متجد ہی نہیں تھے بلکہ عظیم مجاہد بھی تھے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی آدھی سے زائد فوج حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم مدرسہ کے طلبہ اور کچھ فیصد

www.waseemziyai.com

لوگ فوج میں وہ تھے جو امام غزالی کے مدرسہ نظامیہ کے فارغ التحصیل طلبہ تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے چیف ایڈوائزر امام ابن قدامہ المقدسی الحنبلی حضور سیدنا غوث الاعظم کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ آپ براہِ راست حضور غوث پاک کے شاگرد، آپ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ گویا تاریخ کا یہ سنہرا باب جو سلطان صلاح الدین ایوبی نے رقم کیا وہ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض تھا۔

امام ابن قدامہ المقدسی الحنبلی اوران کے ماموں امام عبدالغنی المقدسی الحنبلی دونوں حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ یہ دونوں فقہ حنبلی کے جلیل القدر امام اور تاریخ اسلام کے جلیل القدر محدث ہیں۔

امام ابن قدامہ مقدسی کہتے ہیں کہ جب میں اور امام عبدالغنی المقدسی حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں کسبِ علم وفیض کے لئے پہنچے تو افسوس کہ ہمیں زیادہ مدت آپ کی خدمت میں رہنے کا موقع نہ ملا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۹۰ برس تھی، یہ آپ کی حیات ظاہری کا آخری سال تھا۔ اسی سال ہم آپ کی خدمت میں رہے، تلمذ کیا، حدیث پڑھی، فقہ حنبلی پڑھی، آپ سے اکتساب فیض کیا اور خرقہ خلافت پہنا۔

امام الذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے کہ امام ابن قدامہ الحنبلی المکی المقدسی فرماتے ہیں : حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات جتنی تواتر سے ہم تک پہنچی ہیں اور جتنی متواتر النقل ہیں، ہم نے پہلے اور بعد میں آج تک روئے زمین کے کسی ولی اللہ کی کرامتوں کا اتنا تواتر نہیں سنا۔ ہم آپ کے شاگرد تھے اور آپ کے مدرسہ کے حجرہ میں رہتے تھے۔ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے یحییٰ بن عبدالقادر کو بھیجتے اور وہ ہمارے چراغ جلا جاتا تھا۔ یہ تواضع، انکساری، ادب، خلق تھا کہ بیٹا چراغ جلا جاتا اور گھر سے درویشوں کے لیے کھانا پکا کر بھیجتے تھے۔ نماز ہمارے ساتھ آ کر پڑھتے اور ہم آپ سے اسباق پڑھتے تھے۔

علامہ ابن تیمیہ بارے ایک غلط فہمی کا ازالہ

امام ابن قدامہ المقدسی ایک واسطہ سے علامہ ابن تیمیہ کے دادا شیخ ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ کے عقائد کے بعض معاملات میں بعد میں انتہاء پسندی آ گئی۔ مجموعی طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ منکرِ تصوف تھے، حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ان کے بعض معاملات میں، تشریحات و توضیحات مین انتہاء پسندی تھی، جن سے ہمیں اختلاف ہے مگر مجموعی طور پہ وہ منکرِ تصوف نہیں تھے، وہ تصوف کے قائل تھے، تصوف پر ان کا عقیدہ تھا، اولیاء، صوفیاء کے عقید تمند تھے اور طریقہ قادریہ میں بیعت تھے۔

علامہ ابن تیمیہ کے شیخ کا نام الشیخ عزالدین عبداللہ بن احمد بن عمر الفاروثی ہے۔ بغداد میں انہوں نے سیدنا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت کا خرقہ پہنا۔ گویا ایک طریق سے ان کا سلسلہ طریقت سہروردیہ ہوگیا۔ شیخ عزالدین الفاروثی، امام موفق الدین ابی محمد بن قدامہ المقدسی کے خلیفہ اور مرید بھی ہیں اور ابن قدامہ المقدسی، حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور شاگرد ہیں۔ جنہوں نے طریقہ قادریہ میں خود غوث الاعظم سے خرقہ پہنا۔

آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ علامہ ابن تیمیہ کو ان کی وصیت کے مطابق دمشق میں صوفیاء کے لئے وقف قبرستان

www.waseemziyai.com

مقابر الصوفیہ میں دفنایا گیا۔ اس کو امام ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ، امام ابن حجر عسقلانی نے الدرر الکاملہ، امام ذہبی نے العبر اور کل محدثین جنہوں نے علامہ ابن تیمیہ کے احوال لکھے، تمام نے بلا اختلاف اس کو بیان کیا ہے۔ یہ قبرستان صرف صوفیائے کرام کے لئے وقف تھا، وہاں دیگر علماء کی تدفین نہیں ہوتی تھی۔ آج کے دن تک علامہ ابن تیمیہ کی قبر مقابر صوفیا میں ہے۔ بعدازاں ان کے بیٹے کی وفات ہوئی تو وہ بھی مقابر صوفیا میں دفن ہوئے۔

علامہ ابن تیمیہ کا حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اظہار عقیدت : علامہ ابن تیمیہ کے شیخ، امام ابن قدامہ کے شاگرد تھے اور امام ابن قدامہ، حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ علامہ ابن تیمیہ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم عقیدت مندوں میں سے تھے۔ علامہ ابن تیمیہ کی کتاب الاستقامۃ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اولیاء وصوفیاء میں سے سب سے زیادہ محبت وعقیدت سے جس شخصیت کا نام علامہ ابن تیمیہ نے لیا وہ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ غوث، قطب، ابدال کے ٹائٹل ہمارے من گھڑت ہیں اور اکابر علماء، محدثین ان کو مانتے نہیں تھے۔ سن لیں ! علامہ ابن تیمیہ، حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کا نام اس طرح لکھتے ہیں :

قطب العارفين ابا محمد بن عبد القادر بن عبد الله الجيلي .

ترجمہ : قطب العارفین (سارے عارفوں اور اولیاء کے قطب) سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی۔

یعنی وہ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کو اس طرح القاب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جبکہ باقی کسی صوفی اور اولیاء میں سے کسی کا نام اس کے ٹائٹل کے ساتھ بیان نہیں کرتے۔ جس کا بھی ذکر کریں گے تو صرف اس صوفی یا ولی کا نام لکھ کر ان کی کسی بات کو نقل کریں گے۔ مثلاً

نقل الشيخ شهاب الدين ابو حفص عمر بن محمد السهروردى ...نقل ابو القاسم القشيرى ...نقل ابو عبد الرحمن السلمى ...نقل بشر الحافى ...قال الحارث المحاسبى ...قال الجنيد البغدادى ...

مگر حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بات آئے تو الشیخ لکھیں گے یا قطب العارفین لکھیں گے یعنی ٹائٹیل کے ساتھ نام لکھیں گے۔

حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کشف اور کرامت علامہ ابن تیمیہ الاستقامۃ کے صفحہ ۷۸ پر بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ: شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اوائل عمر میں ہی علوم کی کتب پڑھ لینے کے بعد میں علم الکلام، فلسفہ، منطق وغیرہ پڑھنا چاہتا تھا۔ اس حوالے سے میں متردد تھا کہ کس کتاب سے آغاز کروں؟ امام الحرمین الجوینی کی کتاب الارشاد پڑھوں یا امام شہرستانی کی کتاب نہایۃ الاقدام پڑھوں؟ یا اپنے شیخ ابونجیب سہروردی (اپنے وقت کے کامل اقطاب اور اولیاء میں سے تھے، یہ ان کے چچا بھی تھے اور شیخ بھی تھے) کی کتاب پڑھوں؟ میری یہ متردد صورتِ حال دیکھ کر میرے شیخ امام ابونجیب الدین سہروردی مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئے۔ میرے شیخ حضرت ابونجیب سہروردی، حضور غوث

www.waseemziyai.com

پاک کی بارگاہ میں جا کر ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ۔خیال تھا کہ نماز سے فارغ ہو کر جب مجلس ہو گی تو ہم حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کریں گے اور رہنمائی لیں گے اور پھر آپ جو فرمائیں گے وہ کتاب میں شروع کروں گا۔ ابھی ہم حاضر ہی ہوئے تھے، نماز بھی نہ ہوئی تھی اور مجلس بھی نہ ہوئی تھی، صرف خیال دل میں تھا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے دیکھتے ہی غوث الاعظم میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے فرمایا

یا عمر ما ھو من زاد القبر ما ھو من زاد القبر .

جو کتابیں تم پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو کیا یہ قبر میں بھی کام نہیں آئیں گی ۔یعنی جو علم الکلام، منطق، فلسفہ، کلام کی کتابیں تم پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو اور تم پوچھنے آئے ہو، یہ قبر میں کام نہیں آئیں گی۔

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (فرجعت عن ذالک) میں سمجھ گیا کہ حضور غوث الاعظم کو کشف ہو گیا ہے اور میرے قلب کا حال جان کر تصحیح کر دی۔ پھر میں نے اس علم کے حصول سے توبہ کر لی۔

اس واقعہ کو روایت کرنے کے بعد علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں

ان الشیخ کاشفه بما کان فی قلبه .

ترجمہ : جو ان کے دل میں تھا، شیخ عبدالقادر جیلانی کو اس کا کشف ہو گیا۔

ایک مقام پر علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ

کان شیخ عبد القادر الجیلی اعظم مشائخھم، مشائخ زمانھم امرا بالالتزام بالشرع والامر والنھی وتقدیمه علی الذوق والقدر ومن اعظم الشیخ من ترک الھواء والارادۃ النفسه .

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

محدثین اور آئمہ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھ کر آپ سے تلمذ کرتے۔ ستر ہزار حاضرین ایک وقت میں آپ کی مجلس میں بیٹھتے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی میں لکھا ہے کہ ستر ہزار کا مجمع ہوتا، (اس زمانے میں (لاؤڈ سپیکر نہیں تھے) جو آواز ستر ہزار کے اجتماع میں پہلی صف کے لوگ سنتے اتنی آواز ستر ہزار کے اجتماع کی آخری صف کے لوگ بھی سنتے۔ اس مجلس میں امام ابن جوزی (صاحب صفۃ الصفوہ اور اصول حدیث کے امام) جیسے ہزار ہا محدثین، آئمہ فقہ، متکلم، نحوی، فلسفی، مفسر بیٹھتے اور اکتسابِ فیض کرتے تھے۔

حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مجلس میں قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر فرما رہے تھے۔ امام ابن جوزی بھی اس محفل میں موجود تھے۔ اس آیت کی گیارہ تفاسیر تک تو امام ابن جوزی اثبات میں جواب دیتے رہے کہ مجھے یہ تفاسیر معلوم ہیں۔ حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی چالیس تفسیریں الگ الگ بیان کیں۔ امام ابن جوزی گیارہ تفاسیر کے بعد چالیس تفسیروں تک نہ ہی کہتے رہے یعنی پہلی گیارہ کے سوا باقی انتیس تفسیریں مجھے معلوم نہ تھیں۔ امام ابن جوزی کا شمار صوفیاء میں نہیں ہے بلکہ آپ جلیل القدر محدث ہیں، اسماء الرجال، فن اسانید پر بہت بڑے امام اور اتھارٹی ہیں۔ حضرت سیّدنا غوث

www.waseemziyai.com

الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چالیس تفسیریں بیان کر چکے تو فرمایا

الآن نرجع من القال إلى الحال .

ترجمہ : اب ہم قال کو چھوڑ کر حال کی تفسیروں کی طرف آتے ہیں۔

جب حال کی پہلی تفسیر بیان کی تو پورا مجمع تڑپ اٹھا، چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوئیں۔ امام ابن جوزی بھی تڑپ اٹھے۔ محدث زماں نے اپنے کپڑے پکڑ کر پرزے پرزے کر دیئے اور وجد کے عالم میں تڑپتی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپتے ہوئے نیچے گر پڑے۔ یہ امام ابن جوزی کا حال ہے۔

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام یافعی (جن کی کتاب کی امام ابن حجر عسقلانی نے تلخیص الخبیر کے نام سے تلخیص کی) فرماتے ہیں :

اجتمع عنده من العلماء والفقهاء والصلحا جماعة كثيرون انتفعوا بكلامه وصحبته ومجالسته وخدمته وقاصد إليه من طلب العلم من الآفاق .

ترجمہ : شرق تا غرب پوری دنیا سے علماء، فقہاء، محدثین، صلحا اور اہل علم کی کثیر جماعت اطراف واکناف سے چل کر آتی اور آپ کی مجلس میں زندگی بھر رہتے، علم حاصل کرتے۔ حدیث لیتے، سماع کرتے اور دور دراز تک علم کا فیض پہنچتا۔

امام یافعی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قبول عام اتنا وسیع تھا اور آپ کی کراماتِ ظاہرہ اتنی تھیں کہ اول سے آخر کسی ولی اللہ کی کرامات اس مقام تک نہیں پہنچیں۔

امام یافعی شعر میں اس انداز میں حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ :

غوث الوراء، غیث الندا، نور الہدی — بدر الدجی شمس الضحی بل الانور

(یافعی، مراۃ الجنان ۳:۳۴۹)

بعض لوگ نادانی میں کہتے ہیں کہ آپ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث الاعظم کہتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ غوث، اللہ کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔ غور کریں کہ امام، محدث اور امام فقہ ان کو غوث کہتے تھے۔ غوث الوریٰ کا مطلب ہے ساری خلق کے غوث۔ اسی طرح غیث الندا، نور الہدیٰ بدر الدجی، شمس الضحیٰ یہ تمام الفاظ ان آئمہ کی حضور غوث الاعظم سے عقیدت کا مظہر ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد، حافظ ابن کثیر اپنی کتاب البدایہ والنہایہ (۱۲:۲۵۲) پر کہتے ہیں کہ حضور غوث اعظم سے خلقِ خدا نے اتنا کثیر نفع پایا جو ذکر سے باہر ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ آپ کے احوال صالحہ تھے اور مکاشفات و کرامات کثیرہ تھیں۔

امام ابن قدامہ اور ابن رجب حنبلی وہ علماء ہیں جو علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن القیم کے اساتذہ ہیں اور ان کو سلفی شمار کیا جاتا ہے۔ یہ سلفی نہیں بلکہ غوث پاک کے مرید ہیں۔ لوگوں کے مطالعہ کی کمی ہے جس کی وجہ سے یہ غلط مباحث جنم لیتی ہیں۔ امام ابن رجب الحنبلی کو بھی پوری سلفیہ لائن کا امام سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے ذیل الطبقات الحنابلہ میں سیدنا غوث اعظم کے حوالے سے بیان کیا کہ :

www.waseemziyai.com

(کان هو زاهد شيخ العصر وقدوة العارفين وسلطان المشائخ وسيد اهل الطريقه محى الدين ابو محمد صاحب المقامات والكرامات والعلوم والمعارف والاحوال المشهوره)

(ابن رجب الحنبلی ، ذیل الطبقات الحنابلہ (۲:۱۸۸)

یہ صرف نام کے القاب نہیں بلکہ یہ حضور غوث الاعظم کا مقام ہے جسے امام ابن رجب حنبلی نے بیان کیا ہے۔

امام ذہبی (جلیل القدر محدث) سیر اعلام النبلاء میں بیان کرتے ہیں کہ

ليس فى كبائر المشائخ من له احوال وكرامات اكثر من الشيخ عبد القادر الجيلانى .

ترجمہ : کبائر مشائخ اور اولیاء میں اول تا آخر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا جس کی کرامتیں شیخ عبد القادر جیلانی سے بڑھ کر ہوں۔

شافعی مذہب میں امام العزبن عبد السلام بہت بڑے امام اور اتھارٹی ہیں۔ سعودی عرب میں بھی ان کا نام حجت مانا جاتا ہے۔ یہ وہ نام ہیں جن کو رد کرنے کی کوئی جرات نہیں کرسکتا۔ امام العزبن عبد السلام کا قول امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں:

ما نقلت إلينا كرامات احد بالتواتر إلا شيخ عبد القادر الجيلانى .

ترجمہ : آج تک اولیاء کرام کی پوری صف میں کسی ولی کی کرامتیں تواتر کے ساتھ اتنی منقول نہیں ہوئیں جتنی حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں اور اس پر اتفاق ہے۔

امام یحیٰی بن نجاح الادیب رحمۃ اللہ علیہ

جلیل القدر علماء آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوتے۔ ابو البقا بیان کرتے ہیں کہ میں نے نحو، شعر، بلاغت اور ادب میں اپنے وقت کے امام یحیٰی بن نجاح الادیب سے سنا کہ میں حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں گیا، ہر کوئی اپنے ذوق کے مطابق جاتا تھا، میں گیا اور میں نے چاہا کہ میں دیکھوں کہ غوث الاعظم اپنی گفتگو میں کتنے شعر سناتے ہیں۔ وہ چونکہ خود ادیب تھے لہذا اپنے ذوق کے مطابق انہوں نے اس امر کا ارادہ کیا۔ صاف ظاہر ہے حضور غوث الاعظم اپنے درس کے دوران جو اشعار پڑھتے تھے وہ اپنے بیان کردہ علم کی کسی نہ کسی شق کی تائید میں پڑھتے تھے۔ درس کے دوران اکابر، اجلاء، ادبا اور شعراء کو پڑھنے سے مقصود بطور اتھارٹی ان کو بیان کرنا تھا تاکہ، فقہ، بلاغت، لغت، معانی کا مسئلہ دور جاہلیت کے شعراء کے شعر سے ثابت ہو، یہ بہت بڑا کام ہے۔

امام النحو والادب یحیٰی بن نجاح الادیب بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس میں گیا اور سوچا کہ آج ان کے بیان کردہ اشعار کو گنتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں دھاگہ ساتھ لے گیا کہ ہاتھ پر گنتے گنتے بھول جاؤں گا۔ جب آپ ایک شعر پڑھتے تو میں دھاگہ پر ایک گانٹھ دے دیتا تاکہ آخر پر گنتی کرلوں۔ جب آپ اگلا شعر پڑھتے تو پھر دھاگہ پر گانٹھ دے لیتا۔ اس طرح میں آپ کے شعروں پر دھاگہ پر گانٹھ دیتا رہا۔ اپنے کپڑوں کے نیچے میں نے دھاگہ چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ جب میں نے دھاگہ پر کافی گانٹھیں دے دیں تو سیدنا غوث اعظم ستر ہزار کے اجتماع میں میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا

(انا احل و انت تاكد)

www.waseemziyai.com

ترجمہ : میں گانٹھیں کھولتا ہوں اور تم گانٹھیں باندھتے ہو۔

(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، (۲۰:۴۴۸)

یعنی میں الجھے ہوئے مسائل سلجھا رہا ہوں اور تم گانٹھیں باندھنے کے لیے بیٹھے ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے اسی وقت کھڑے ہو کر توبہ کر لی۔ اندازہ لگائیں یہ آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آئمہ کا حال تھا۔

امام الحافظ عبد الغنی المقدسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دور کے بغداد کے نحو کے امام ابو محمد خشاب نحوی سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نحو کا امام تھا، غوث اعظم کی بڑی تعریف سنتا تھا مگر کبھی ان کی مجلس میں نہیں گیا تھا۔ یہ نحوی لوگ تھے، اپنے کام میں لگے رہتے تھے۔ ضرب یضرب میں لگے رہتے ہیں، انہیں ایک ہی ضرب آتی ہے، دوسری ضرب یعنی ضرب قلب سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن خیال آیا آج جاؤں اور سنوں تو سہی شیخ عبد القادر جیلانی کیا کہتے ہیں؟ میں گیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر انہیں سننے لگا۔

میں نحوی تھا، اپنے گھمنڈ میں تھا لہذا مجھے ان کا کلام کوئی بہت زیادہ شاندار نہ لگا۔ میں نے دل میں کہا آج کا دن میں نے ضائع کر دیا۔

بس اتنا خیال دل میں آنا تھا کہ منبر پر دوران خطاب سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مجھے مخاطب ہو کر بولے : اے محمد بن خشاب نحوی ! تم اپنی نحو کو خدا کے ذکر کی مجلسوں پر ترجیح دیتے ہو۔ یعنی جس سیبویہ (امام النحو، نحو کے موضوع پر الکتاب کے مصنف) کے پیچھے تم پھرتے ہو، ہم نے وہ سارے گزارے ہوئے ہیں۔ آؤ ہمارے قدموں میں بیٹھو تمہیں نحو بھی سکھا دیں گے۔ امام محمد بن خشاب نحوی کہتے ہیں کہ میں اسی وقت تائب ہو گیا۔ آپ کی مجلس میں گیا اور سالہا سال گزارے۔ خدا کی قسم ان کی صحبت اور مجلس سے اکتساب کے بعد نحو میں وہ ملکہ نصیب ہوا جو بڑے بڑے آئمہ نحو کی کتابوں سے نہ مل سکا تھا۔

آئمہ حدیث و فقہ علیہم الرحمہ نے حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام و مرتبہ کو نہ صرف بیان کیا بلکہ آپ کو علم میں اتھارٹی تسلیم کیا ہے۔ مذکورہ جملہ بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کل امام کرامتوں کو ماننے والے تھے، اولیاء کو ماننے والے تھے اور حضرت سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند تھے۔ یہ کہنا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ اور ان کے القابات کو اعلیٰ حضرت نے یا ہم نے گڑھ لیا ہے، نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ حدیث، فقہ، تفسیر اور عقیدہ کے کل آئمہ نو سو سال سے ان کی شان اسی طرح بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ (ڈاکٹر فیض چشتی)

سیرت غوث پاک رضی اللہ عنہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباء و اجداد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خاندان صالحین کا گھرانا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب متقی و پرہیز گار تھے، اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم

www.waseemziyai.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم حضرت ابو صالح سیّد موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، آپ کا اسم گرامی سیّد موسیٰ کنیت ابو صالح اور لقب جنگی دوست تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیلان شریف کے اکابر مشائخ کرام رحمھم اللہ میں سے تھے۔

جنگی دوست لقب کی وجہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب جنگی دوست اس لئے ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خالصۃً اللہ عزوجل کی رضا کے لئے نفس کشی اور ریاضتِ شرعی میں یکتائے زمانہ تھے، نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لئے مشہور تھے، اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پروانہ کرتے تھے، چنانچہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اٹھائے جارہے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب ان کی طرف دیکھا تو جلال میں آگئے اور ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رعب اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جرات نہ ہوئی تو انہوں نے خلیفہ وقت کے سامنے واقعہ کا اظہار کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف خلیفہ کو ابھارا، تو خلیفہ نے کہا سیّد موسیٰ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔ چنانچہ حضرت سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دربار میں تشریف لے آئے خلیفہ اس وقت غیظ وغضب سے کرسی پر بیٹھا تھا، خلیفہ نے للکار کر کہا: آپ کون تھے جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟ حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں محتسب ہوں اور میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا آپ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟ حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رعب دار لہجہ میں جواب دیا جس کے حکم سے تم حکومت کررہے ہو۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سر بزانو ہو گیا (یعنی گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا) اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اٹھا کر عرض کیا حضور والا! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟ حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔

حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے متوکلانہ انداز میں فرمایا جب میں حق تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں تو پھر مجھے خلق کی طرف سے مامور ہونے کی کیا حاجت ہے۔ اُسی دن سے آپ جنگی دوست کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (سیرت غوث الثقلین)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان

حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیلان شریف کے مشائخ میں سے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت زاہد اور پرہیز گار ہونے کے علاوہ صاحب فضل وکمال بھی تھے، بڑے بڑے مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

پھوپھی صاحبہ بھی مستجاب الدعوات تھیں

ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی ہوگئی لوگوں نے نماز استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ آپ کی پھوپھی جان حضرت سیدہ اُم

www.waseemziyai.com

عائشہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی اے رب العالمین! میں نے تو جھاڑو دے دیا اور اب تو چھڑکاؤ فرما دے۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو ایسے حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان خوشحال ہو گیا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیک سیرت بیویاں

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف عوارف المعارف میں تحریر فرماتے ہیں:

ایک شخص نے حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا یا سیدی! آپ نے نکاح کیوں کیا؟ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بے شک میں نکاح کرنا نہیں چاہتا تھا کہ اس سے میرے دوسرے کاموں میں خلل پیدا ہو جائے گا مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ عبدالقادر ! تم نکاح کر لو، اللہ عزوجل کے ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ پھر جب یہ وقت آیا تو اللہ عزوجل نے مجھے چار بیویاں عطا فرمائیں، جن میں سے ہر ایک مجھ سے کامل محبت رکھتی ہے۔

(عوارف المعارف، الباب الحادی والعشر ون فی شرح حال المتجر دو المتاہل من الصوفیۃ ۔۔۔ الخ ملخصا)

حضور سیدی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیویاں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی کمالات سے فیض یاب تھیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب بھی والدہ محترمہ کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتی تھیں تو وہاں چراغ کی طرح روشنی ہو جاتی تھیں۔ ایک موقع پر میرے والد محترم غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی فوراً غائب ہو گئی، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان تھا جو تیری خدمت کرتا تھا اسی لئے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں۔ اس کے بعد والدہ محترمہ جب بھی کسی تاریک مکان میں جاتی تھیں تو وہاں ایسا نور ہوتا جو چاند کی روشنی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ذکر فضل اصحابہ۔۔۔ الخ)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کی رات مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات، فخر موجودات، منبع کمالات، باعث تخلیق کائنات، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بمع صحابہ کرام آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اِن کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا۔

یَا اَبَا صَالِح اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا وَ ھُوَ وَلِیٌّ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ سَیَکُوْنُ لَه شَانٌ فِی الْاَوْلِیَآءِ وَ الْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الرُّسُلِ

www.waseemziyai.com

ترجمہ

یعنی اے ابوصالح ! اللہ عزوجل نے تم کوایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ عزوجل کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اقطاب میں ویسی شان ہوگی جیسی انبیاء اور مرسلین علیہم السلام میں میری شان ہے۔(سیرت غوث الثقلین ،ص بحوالہ تفریح الخاطر)

غوث اعظم رحمة الله تعالیٰ علیه درمیان اولیاء
چون محمد صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم درمیان انبیاء

انبیاءکرام علیہم السلام کی بشارتیں

حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوخواب میں شہنشاہ عرب وعجم، سرکار دو عالم ،محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزندار جمند کے مطیع ہوں گے اوران کی گردنوں پران کا قدم مبارک ہوگا۔(سیرت غوث الثقلین ،ص بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی منبر بنی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت

جن مشائخ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قطبیت کے مرتبہ کی گواہی دی ہے روضۃ النواظر اور نزہۃ الخواطر میں صاحبِ کتاب ان مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے اللہ عزوجل کے اولیاء میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کی بشارت دی، چنانچہ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانۂ مبارک تک تفصیل سے خبردی کہ جتنے بھی اللہ عزوجل کے اولیاء گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خبر دی ہے۔(سیرت غوث الثقلین)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ایک قطبِ عالم ہوگا، جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے اور وہ غوث اعظم ہوگا اور جیلان میں پیدائش ہوگی ان کو خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ائمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین وآخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے۔ کہنے کا حکم ہوگا۔(سیرت غوث الثقلین)

شیخ ابوبکر علیہ الرحمۃ کی بشارت

شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روز اپنے مریدین سے فرمایا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ عزوجل اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا اُس کا نام عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کرے گا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

www.waseemziyai.com

یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکراخبارالمشائخ عنہ بذالک)

وقت ولادت کرامت کا ظہور

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے کر افطاری تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے، چنانچہ سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزندار جمند عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر نسبہ وصفتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کی برکتیں

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا ام الخیر فاطمہ بنت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرمایا کرتی تھیں: جب میں نے اپنے صاحبزادے عبدالقادر کو جنا تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتا تھا اگلے سال رمضان کا چاند غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔ پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ سیّدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن ہی میں راہِ خدا عزوجل کے مسافر بن گئے

شیخ محمد بن قائدالاوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہم سے فرمایا کہ حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا:

﴿یَاعَبْدَالْقَادِرِ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ﴾

اے عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میدان عرفات میں لوگ کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا مجھے راہِ خدا عزوجل میں وقف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں وہاں جا کر علم دین حاصل کروں۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا میں نے بیل والا واقعہ عرض کردیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ ۸۰ دینار جو میرے والد ماجد کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے ۴۰ دینار لے لئے اور ۴۰ دینار اپنے بھائی سید ابواحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے چھوڑ دیئے، والدہ ماجدہ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرمادی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی تاکید فرمائی اور جیلان کے باہر تک مجھے الوداع

www.waseemziyai.com

کہنے کے لئے تشریف لائیں اور فرمایا اے میرے پیارے بیٹے ! میں تجھے اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچپن میں ہی اپنی ولایت کا علم ہوگیا تھا

حضور پرنور محبوب سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آپ کو ولی کب سے جانا؟ ارشاد فرمایا کہ میری عمر دس برس کی تھی میں مکتب میں پڑھنے جاتا تو فرشتے مجھ کو پہنچانے کے لئے میرے ساتھ جاتے اور جب میں مکتب میں پہنچتا تو وہ فرشتے لڑکوں سے فرماتے کہ اللہ عزوجل کے ولی کے بیٹھنے کے لیے جگہ فراخ کردو۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بھا الخ)

علوم وفنون کی بادشاہت

حضرت شیخ امام موفق الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم، عمل اور حال وفتوی نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے، کوئی طالب علم یہاں کے علاوہ کسی اور جگہ کا ارادہ اس لئے نہیں کرتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تمام علوم جمع ہیں اور جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم حاصل کرتے تھے آپ ان تمام طلبہ کے پڑھانے میں صبر فرماتے تھے، آپ کا سینہ فراخ تھا اور آپ سیر چشم تھے، اللہ عزوجل نے آپ میں اوصاف جمیلہ اور احوال عزیزہ جمع فرما دیے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

تیرہ علوم میں تقریر فرماتے

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی اور شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحیی حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیرہ علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ ایک جگہ علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور علم الکلام پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قراتوں کے ساتھ قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

علم کا سمندر

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس شریف میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دو اس کے بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرما دیئے اور پھر دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی اور ہر وجہ کی تائید میں علمی دلائل بیان فرمائے اور ہر معنی کے ساتھ سند بیان فرمائی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجب ہوئے۔ (اخبار الاخیار)

مشکل مسئلے کا آسان جواب

بلادِ عجم سے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس

www.waseemziyai.com

وقت وہ عبادت میں مشغول ہو تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی، تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے؟ اس سوال سے علماء عراق حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور اس مسئلہ کو انہوں نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔ اس شافی جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔ (اخبار الاخیار)

تین طرے

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسہ میں خواب دیکھا کہ ایک بڑا وسیع مکان ہے اور اس میں صحراء اور سمندر کے مشائخ موجود ہیں اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے صدر ہیں، ان میں بعض مشائخ تو وہ ہیں جن کے سر پر صرف عمامہ ہے اور بعض وہ ہیں جن کے عمامہ پر ایک طرہ ہے اور بعض کے دو طرے ہیں لیکن حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عمامہ شریف پر تین طرے (یعنی عمامہ پر لگائے جانے والے مخصوص پھندنے) ہیں۔ میں ان تین طرّوں کے بارے میں متفکر تھا اور اسی حالت میں جب میں بیدار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے سرہانے کھڑے تھے ارشاد فرمانے لگے کہ خضر! ایک طرّہ علم شریعت کی شرافت کا اور دوسرا علم حقیقت کی شرافت کا اور تیسرا شرف و مرتبہ کا طرّہ ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اظہارِ عقیدت

حضرت شیخ امام ابوالحسن علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روضۂ اقدس کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبر سے باہر تشریف لائے اور حضور سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے سینے سے لگالیا اور انہیں خلعت پہنا کر ارشاد فرمایا اے شیخ عبدالقادر! بے شک میں علم شریعت، علم حقیقت، علم حال اور فعل حال میں تمہارا محتاج ہوں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ثابت قدمی

حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہ النورانی نے اپنی ثابت قدمی کا خود اس انداز میں تذکرہ فرمایا ہے کہ میں نے (راہِ خدا عزوجل میں) بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا۔

(قلائد الجواہر)

شیاطین سے مقابلہ

شیخ عثمان الصریفینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے سنا کہ میں شب و روز بیابانوں اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبت ناک شکلوں میں قطار در قطار آتے اور

www.waseemziyai.com

مجھ سے مقابلہ کرتے، مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا اے عبدالقادر! اُٹھو ان کی طرف بڑھو، مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔ پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اسی طرف بھاگ جاتے، ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ یہاں سے چلے جاو۔ تو میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا پھر میں (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ظاہری و باطنی اوصاف کے جامع

مفتی عراق محی الدین شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی توحیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد رونے والے، نہایت خوف والے، باہیبت، مستجاب الدعوات، کریم الاخلاق، خوشبودار پسینہ والے، بُری باتوں سے دُور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے، نفس پر قابو پانے والے، انتقام نہ لینے والے، سائل کو نہ جھڑکنے والے، علم سے مہذب ہونے والے تھے، آداب شریعت آپ کے ظاہری اوصاف اور حقیقت آپ کا باطن تھا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

سمندرِطریقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں میں

قطب شہیر، سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دائیں ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی لیں، ہمارے اس وقت میں سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر احترام المشائخ والعلماء لہ وثناءہم علیہ)

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی

شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھ لیتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

پندرہ سال تک ہر رات میں ختم قرآن مجید

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ)۔

اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ (تفریح الخاطر)

مہمان نوازی

روزانہ رات کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دسترخوان بچھایا جاتا تھا جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول

www.waseemziyai.com

فرماتے، کمزوروں کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے، بیماروں کی عیادت فرماتے، طلب علم دین میں آنے والی تکالیف پر صبر کرتے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر شیٔ من شرائف اخلاقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

غریبوں اور محتاجوں پر رحم

شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بھوکوں کو کھانا کھلانا اور حسنِ اخلاق کامل زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کردوں اور بھوکے لوگوں کو کھانا کھلادوں۔ (قلائد الجواہر، ملخصا)

سخاوت کی ایک مثال

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو کچھ مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی حضور والا! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اتنے میں ایک عقیدت مند نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر تیس دینار نذرانہ پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تیس دینار اس شخص کو دے کر فرمایا جاؤ! یہ تیس دینار اس ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔

(اخبار الاخیار)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان مبارک کی برکتیں

حضرت بزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے سنا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کرسی پر بیٹھے فرمارہے تھے کہ میں نے حضور سید عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا اے میرے نانا جان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں فصحاء کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: بیٹا! اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ میں سات دفعہ لعاب مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب عزوجل کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے، اس کے بعد میں نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کی زیارت کی کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے بیٹے تم بیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا اے میرے والد! لوگ مجھ پر چلاتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اے میرے فرزند اپنا منہ کھولو۔

میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ لعاب ڈالا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے سات دفعہ کیوں نہیں ڈالا؟ تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ پھر وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔

فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کے لئے غوطہ لگاتا ہے پھر وہ ان کو سینے کے کنارہ کی طرف نکال لاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

اس کی زبان کے ترجمان کا تاجر بولی دیتا ہے پھر وہ ایسے گھروں میں کہ اللہ عزوجل نے ان کی بلندی کا حکم دیا ہے جو طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ خرید لیتا ہے۔(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعابشی من عجائب)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا بیان مبارک

حضورِ غوثِ اعظم حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا بیان اجتماع برانیہ میں ماہ شوال المکرّم ہجری میں عظیم الشان مجلس میں ہوا جس پر ہیبت ورونق چھائی ہوئی تھی اولیاء کرام اور فرشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب وسنت کی تصریح کے ساتھ لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بلایا تو وہ سب اطاعت وفرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔(بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ)

چالیس سال تک استقامت سے بیان فرمایا

سیدی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزندِ ارجمند سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال مخلوق کو وعظ ونصیحت فرمائی۔(بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان مبارک کی تاثیر

حضرت ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے شیخ حضورِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالموں والا لباس پہن کر اونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر بیان فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بغور سنتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے۔(المرجع السابق)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز مبارک کی کرامت

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس مبارک میں باوجود یہ کہ شرکاء اجتماع بہت زیادہ ہوتے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز مبارک جیسی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی ویسی ہی دُور والوں کو سنائی دیتی تھی یعنی دور اور نزدیک والوں کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز مبارک یکساں تھی۔(بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

شرکاء اجتماع پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہیبت

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرکاء اجتماع کے دلوں کے مطابق بیان فرماتے اور کشف کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ منبر پر کھڑے ہو جاتے تو آپ کے جلال کی وجہ سے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن سے فرماتے کہ چپ رہو۔ تو سب ایسے خاموش ہو جاتے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے ان کی سانسوں کے علاوہ کچھ بھی سنائی نہ دیتا۔(المرجع السابق)

مجلس وعظ میں برکت ہی برکت

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس شریف میں کل اولیاء علیہم الرحمۃ اور انبیاء کرام علیہم السلام جسمانی حیات اور ارواح کے ساتھ نیز جن اور ملائکہ تشریف فرما ہوتے تھے اور حبیب رب العالمین عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی تربیت وتائید فرمانے کے لئے جلوہ افروز ہوتے تھے اور حضرت سیدنا خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات مجلس شریف

www.waseemziyai.com

کے حاضرین میں شامل ہوتے تھے اور نہ صرف خود آتے بلکہ مشائخ زمانہ میں سے جس سے بھی آپ علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو ان کو بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ جس کو بھی فلاح و کامرانی کی خواہش ہو اس کو غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس شریف کی ہمیشہ حاضری ضروری ہے۔ (اخبار الاخیار)

جنات بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان سنتے ہیں

شیخ ابوزکریا یحییٰ بن ابی نصر صحراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ عمل کے ذریعے جنات کو بلایا تو انہوں نے کچھ زیادہ دیر کردی پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جب شیخ سید عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی قدس سرہ النورانی بیان فرما رہے ہوں تو اس وقت ہمیں بلانے کی کوشش نہ کیا کرو۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے کہا تم بھی ان کی مجلس میں جاتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں! ہم مردوں میں کثیر تعداد میں ہوتے ہیں، ہمارے بہت سے گروہ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان سب نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

پانچ سو یہودیوں اور عیسائیوں کا قبول اسلام

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فساق و فجار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ڈاکو تائب ہوگئے

سرکار، بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں علم دین حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ہمراہ روانہ ہوا اور جب ہمدان سے آگے پہنچے ساٹھ ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا لیکن کسی نے مجھ سے تعرض نہ کیا، ایک ڈاکو میرے پاس آ کر پوچھنے لگا اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا چالیس دینار۔ اس نے پوچھا کہاں ہیں؟ میں نے کہا گدڑی کے نیچے۔

ڈاکو اس راست گوئی کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال کی تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس دینار ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا کہ تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا: والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔ تو ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ سے منحرف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے رب عزوجل

www.waseemziyai.com

سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی ہے۔اسی وقت وہ ان ساٹھ ڈاکوؤں سمیت میرے ہاتھ پر تائب ہوا اور قافلہ کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

چور قطب بن گیا

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاوں بغداد شریف کی طرف آ رہے تھے کہ راستہ میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا کہ اس کو لوٹ لے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ دیہاتی ہوں۔مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف کے ذریعے اس کی معصیت اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا اور اس چور کے دل میں خیال آیا: شاید یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیال کا علم ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں عبدالقادر ہوں۔

تو وہ چور سنتے ہی فوراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر (یَا سَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ) (یعنی اے میرے سردار عبدالقادر میرے حال پر رحم فرمایئے) جاری ہو گیا۔آپ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہ الٰہی عزوجل میں متوجہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی اے غوث اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔چنانچہ آپ کی نگاہ فیض رساں سے وہ قطبیت کے درجہ پر فائز ہو گیا۔(سیرت غوث الثقلین)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکومت

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ غوثیہ شریف میں فرماتے ہیں:

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی یعنی اللہ عزوجل کے تمام شہر میرے تحت تصرف اور زیر حکومت ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا الخ،)

عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہو گیا

حضرت عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات حضور پرنور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اندر سے ایک عصا دست اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ کاش حضور اپنے اس عصا سے کوئی کرامت دکھلائیں۔ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور نے عصا کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ عصا مثل چراغ کے روشن ہو گیا اور بہت دیر تک روشن رہا پھر حضور پرنور نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ عصا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اس کے بعد حضور نے فرمایا بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ الخ)

انگلی مبارک کی کرامت

ایک مرتبہ رات میں سرکار بغداد حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی اور عدی بن مسافر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پُر انوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، مگر اس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے آگے آگے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر

www.waseemziyai.com

کے پاس سے گزرتے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتا تھا اور اس طرح وہ سب حضرات آپ کے مبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔ (قلائد الجواہر، ملخصا)

اللہ عزوجل کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وعدہ

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان تمہارے مدرسے کے دروازے سے گزرے گا اس کے عذاب میں تخفیف فرماؤں گا۔

(الطبقات الکبریٰ، منہم عبدالقادر جیلانی، ج، ص، وبہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم)

مدرسے کے قریب سے گزرنے والے کی بخشش

☆...... ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ فلاں قبرستان میں ایک شخص دفن کیا گیا ہے جس کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اس کی قبر سے چیخنے کی آواز آتی ہے جیسے عذاب میں مبتلا ہے۔ حضور پرنور نے ارشاد فرمایا: کیا وہ ہم سے بیعت ہے؟ عرض کی معلوم نہیں۔ فرمایا ہمارے یہاں کے آنے والوں میں تھا؟ عرض کی معلوم نہیں۔ فرمایا کبھی ہمارے گھر کا کھانا اس نے کھایا ہے؟ عرض کی یہ بھی معلوم نہیں۔ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مراقبہ فرمایا اور ذرا دیر میں سر اقدس اٹھایا ہیبت وجلال روئے انور سے ظاہر تھا ارشاد فرمایا: فرشتے ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ایک بار اس نے ہم کو دیکھا تھا اور دل میں نیک گمان لایا تھا اس وجہ سے بخش دیا گیا۔ پھر جو اس کی قبر پر جا کر دیکھا تو فریاد وبکا کی آواز آنا بالکل بند ہو گئی۔

(الطبقات الکبریٰ، منہم عبدالقادر جیلانی، ج، ص، وبہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم)

☆...... حضور غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک جوان حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے میں نے آج رات ان کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں جاؤ اور میرے لئے ان سے دعا کا کہو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نوجوان سے فرمایا: کیا وہ میرے مدرسہ کے قریب سے گزرا تھا؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر دوسرے روز اس کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ میں نے آج رات اپنے والد کو سبز حلہ زیب تن کیے ہوئے خوش وخرم دیکھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں عذاب قبر سے محفوظ ہو گیا ہوں اور جو لباس تو دیکھ رہا ہے وہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی برکت سے مجھے پہنچایا گیا ہے پس اے میرے بیٹے! تم ان کی بارگاہ میں حاضری کو لازم کرلو۔ پھر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں اس مسلمان کے عذاب میں تخفیف کروں گا جس کا گزر (تمہارے) مدرسۃ المسلمین پر ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر اصحابہ وبشراہم)

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت قبر میں کام آ گئی

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ مبارکہ میں ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں سرکار

www.waseemziyai.com

بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت ضرور تھی، اس کے مرنے کے بعد جب اس کو دفن کیا گیا اور قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کئے تو منکر نکیر کو رب قدیر عزوجل کی بارگاہِ عالیہ سے ندا آئی: اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوب صادق سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے محبت ہے پس اسی سبب سے میں نے اس کی مغفرت کردی اور حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حسن اعتقاد کی وجہ سے اس کی قبر کو وسیع کر دیا۔ (سیرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عذابِ قبر سے نجات مل گئی

بغداد شریف کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے مردہ کے چیخنے کی آواز سنائی دینے کے متعلق لوگوں نے حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: کیا اس قبر والے نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضور والا! اس کا ہمیں علم نہیں ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس نے کبھی میری مجلس میں حاضری دی تھی؟ لوگوں نے عرض کیا: بندہ نواز! اس کا بھی ہمیں علم نہیں۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا کہ کیا اس نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں جانتے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: (المفرط اولی بالخسارۃ) یعنی بھولا ہوا شخص ہی خسارہ میں پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مراقبہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک سے جلال، ہیبت اور وقار ظاہر ہونے لگا، آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھے کہا ہے: اس شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے حسن ظن اور محبت رکھتا تھا تو اللہ عزوجل نے آپ کے سبب اس پر رحم فرما دیا ہے۔ اس کے بعد اس قبر سے کبھی بھی آواز نہ سنائی دی۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراہم)

مرغی زندہ کردی

ایک بی بی سرکار بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس کی تربیت فرمائیں۔ آپ نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگا دیا اور ایک روز ان کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت کمزور اور زرد رنگ ہو گیا ہے اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھا جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تناول فرمایا تھا، عرض کی: اے میرے مولیٰ! حضور تو مرغی کھائیں اور میرا بچہ جو کی روٹی۔ یہ سن کر حضور پرنور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا:

﴿قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیْمٌ﴾

یعنی جی اُٹھ اس اللہ عزوجل کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی، حضور اقدس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جب تیرا بیٹا اس درجہ تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے کھائے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ الخ)

www.waseemziyai.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کی برکت

حضرت شیخ صالح ابوالمظفر اسماعیل بن علی حمیری زریرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میری زمین کی طرف جو کہ زریران میں تھی تشریف لاتے اور وہاں کئی دن گزارتے ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوگئے تو ان کے پاس میرے غوث صمدانی، قطب ربانی، شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی بغداد سے تیمارداری کے لئے تشریف لائے، دونوں میری زمین پر جمع ہوئے، اس میں دو کھجور کے درخت تھے جو چار برس سے خشک تھے اور انہیں پھل نہیں لگتا تھا ہم نے ان کو کاٹ دینے کا ارادہ کیا تو حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دونفل ادا کیے تو وہ سبز ہوگئے اور ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آ گیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا وقت نہیں تھا میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر کردیں آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ سے کہا: اللہ عزوجل تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔ حضرت شیخ اسماعیل بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میری زمین میں اس سال کی مقدار سے دو سے چار گنا پیدا ہونا شروع ہوا، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک درہم خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دو سے تین گنا آجاتا ہے اور جب میں گندم کی سو (۱۰۰) بوری کسی مکان میں رکھتا ہوں پھر اس میں سے پچاس بوری خرچ کر ڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا ہوں تو سو بوری موجود ہوتی ہے میرے مویشی اس قدر بچے جنتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی برکت سے اب تک باقی ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ الخ)

خلیفہ کا مال و دولت خون میں بدل گیا

حضرت ابوعبداللہ محمد بن ابوالعباس موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک رات اپنے شیخ عبدالقادر جیلانی، غوث صمدانی، قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے مدرسہ بغداد میں تھے اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بادشاہ المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر ہوا اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کیا اور نصیحت کا خواستگار ہوا اور آپ کی خدمت میں دس تھیلیاں پیش کیں جو دس غلام اٹھائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: میں ان کی حاجت نہیں رکھتا۔ اور قبول کرنے سے انکار فرما دیا اس نے بڑی عاجزی کی، تب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک تھیلی اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور دوسری تھیلی بائیں ہاتھ میں پکڑی اور دونوں تھیلیوں کو ہاتھ سے دبا کر نچوڑا کہ وہ دونوں تھیلیاں خون ہو کر بہہ گئیں، آپ نے فرمایا: اے ابوالمظفر! کیا تمہیں اللہ عزوجل کا خوف نہیں کہ لوگوں کا خون لیتے ہو اور میرے سامنے لاتے ہو۔ وہ آپ کی یہ بات سن کر حیرانی کے عالم میں بے ہوش ہوگیا۔ پھر حضرت سیدنا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! اگر اس کے حضور نبی پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رشتے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں خون کو اس طرح چھوڑتا کہ اس کے مکان تک پہنچتا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ الخ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کرامت کا مطالبہ

راوی کا قول ہے کہ میں نے خلیفہ کو ایک دن حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

www.waseemziyai.com

خدمت میں دیکھا کہ عرض کررہا ہے کہ حضور میں آپ سے کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میرا دل اطمینان پائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں غیب سے سیب چاہتا ہوں۔ اور پورے عراق میں اس وقت سیب نہیں ہوتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہوا میں ہاتھ بڑھایا تو دو سیب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان میں سے ایک اس کو دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو نہایت سفید تھا، اس سے مشک کی سی خوشبو آتی تھی اور المستنجد نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو اس میں کیڑے تھے وہ کہنے لگا: یہ کیا بات ہے میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں نہایت عمدہ سیب دیکھا؟ آپ نے فرمایا: ابوالمظفر! تمہارے سیب کو ظالم کے ہاتھ لگے تو اس میں کیڑے پڑ گئے۔ (المرجع السابق)

اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کرنا

حضرت شیخ برگزیدہ ابوالحسن قرشی فرماتے ہیں کہ میں اور شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں موجود تھے تو ان کے پاس ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی ازجی سوداگر حاضر ہوا وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ: اے میرے سردار! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد امجد حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ جو شخص دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہیئے۔ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤں گا۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے مراقبہ کر کے فرمایا: ہاں آؤں گا۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خچر پر سوار ہوئے، شیخ علی نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی اور جب اس کے گھر میں ہم آئے دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ، علماء اور معززین جمع ہیں، دسترخوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور ترش چیزیں کھانے کے لئے موجود تھیں اور ایک بڑا صندوق لایا گیا جو سربمہر تھا دو آدمی اسے اٹھائے ہوئے تھے اسے دسترخوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا، تو ابو غالب نے کہا: بسم اللہ اجازت ہے۔ اس وقت حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مراقبہ میں تھے اور آپ نے کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کھانے کی اجازت دی تو کسی نے بھی نہ کھایا، آپ کی ہیبت کے سبب مجلس والوں کا حال ایسا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے شیخ علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ صندوق اٹھا لایئے۔ ہم اٹھے اور اسے اٹھایا تو وہ وزنی تھا ہم نے صندوق کو آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا آپ نے حکم دیا کہ صندوق کو کھولا جائے۔ ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو مادرزاد اندھا تھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کہا: کھڑا ہو جا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا دوڑنے لگا اور بینا بھی ہو گیا اور ایسا ہو گیا کہ کبھی بیماری میں مبتلا نہیں تھا، یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور برپا ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔

اس کے بعد میں شیخ ابوسعد قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مادرزاد اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور خداعزوجل کے حکم سے مردے بھی زندہ کرتے ہیں۔ (الف، بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ الخ)

www.waseemziyai.com

مانگ کیا چاہتا ہے؟

ایک دن میں حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت مجھے کچھ حاجت ہوئی تو میں فی الفور حاجت سے فراغت پا کر حاضر خدمت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا: مانگ کیا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں یہ چاہتا ہوں۔ اور میں نے چند امور باطنیہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: وہ امور لے لے۔ پھر میں نے وہ سب باتیں اسی وقت پالیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ)

مرگی کی بیماری بغداد سے بھاگ گئی

ایک شخص حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں اصبہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور اس پر کسی تعویذ کا اثر نہیں ہوتا۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ ایک جن ہے جو وادی سراندیپ کا رہنے والا ہے، اُس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہنا کہ اے خانس! تمہارے لئے شیخ عبدالقادر جو کہ بغداد میں رہتے ہیں ان کا فرمان ہے کہ آج کے بعد پھر نہ آنا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ تو وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں نے شیخ کے حکم کے مطابق کیا پھر اب تک اس پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔

جھاڑ پھونک کرنے والوں کا مشترکہ بیان ہے: حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی مبارک میں چالیس برس تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا، جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال فرمایا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ)

بادلوں پر بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکمرانی ہے

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن منبر پر بیٹھے بیان فرما رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں تو جمع کرتا ہوں اور (اے بادل) تو متفرق کر دیتا ہے۔ تو بادل مجلس سے ہٹ گیا اور مجلس سے باہر برسنے لگا راوی کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ بارش ہم سے بند ہوگئی اور ہم سے دائیں بائیں برستی تھی اور ہم پر نہیں برستی تھی۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ الخ)

مریض کا علاج

حضرت ابوعبداللہ محمد بن خضری کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تیرہ برس خدمت کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بہت سی کرامات دیکھی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ جب تمام طبیب کسی مریض کے علاج سے عاجز آ جاتے تو وہ مریض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لایا جاتا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مریض کے لئے دُعائے خیر فرماتے اور اس پر اپنا رحمت بھرا ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ عزوجل کے حکم سے صحت یاب ہو کر آپ کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا، ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں سلطان المستنجد کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جو مرض استسقاء میں مبتلا تھا اس کو پیٹ کی

www.waseemziyai.com

بیماری تھی آپ نے اس کے پیٹ پر مبارک ہاتھ پھیرا تو وہ اللہ عزوجل کے حکم سے لاغر پیٹ ہونے کے باوجود کھڑا ہو گیا گویا کہ وہ پہلے کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ الخ)

بخار سے رہائی عطا فرمادی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ابوالمعالی احمد مظفر بن یوسف بغدادی حنبلی آئے اور کہنے لگے کہ میرے بیٹے محمد کو پندرہ مہینے سے بخار آرہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کے کان میں کہہ دواے ام ملدم! تم سے عبدالقادر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے سے نکل کر حلہ کی طرف چلے جاو۔ ہم نے ابوالمعالی سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں گیا اور جس طرح مجھے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا تھا اسی طرح کہا تو اس دن کے بعد اس کے پاس پھر کبھی بخار نہیں آیا۔(المرجع السابق)

لاغر اونٹنی کی تیز رفتاری:

حضرت شیخ محی الدین حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ابوحفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا کہ میرا حج کا ارادہ ہے اور یہ میری اونٹنی ہے جو چل نہیں سکتی اور اس کے سوا میرے پاس کوئی اونٹنی نہیں ہے۔ پس آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو ایک انگلی لگائی اور اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ بلکل ٹھیک ہوگئی وہ کہتا تھا کہ اس کی حالت یہ تھی کہ تمام سواریوں سے آگے چلتی تھی حالانکہ وہ اس سے قبل سب سے پیچھے رہتی تھی۔(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب)

سانپ سے گفتگو فرمانا

حضرت شیخ ابوالفضل احمد بن صالح فرماتے ہیں کہ میں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ مدرسہ نظامیہ میں تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس فقہاء اور فقراء جمع تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گفتگو کر رہے تھے اتنے میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گود میں آگرا تو سب حاضرین وہاں سے ہٹ گئے اور آپ کے سوا وہاں کوئی نہ رہا، وہ آپ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہوا اور آپ کے جسم پر سے گزرتا ہوا آپ کی گردن کی طرف سے نکل آیا اور گردن پر لپٹ گیا، اس کے باوجود آپ نے کلام کرنا موقوف نہ فرمایا اور نہ ہی اپنی جگہ سے اٹھے پھر وہ سانپ زمین کی طرف اُترا اور آپ کے سامنے اپنی دُم پر کھڑا ہو گیا اور آپ سے کلام کرنے لگا آپ نے بھی اس سے کلام فرمایا جس کو ہم میں سے کوئی نہ سمجھا۔

پھر وہ چل دیا تو لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا کہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے بہت سے اولیاء کرام کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے اس سے کہا: تم ایسے وقت مجھ پر گرے کہ میں قضا و قدر کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اور تُو ایک کیڑا ہی ہے جس کو قضا حرکت دیتی ہے اور قدر سے ساکن ہو جاتا ہے۔ تو میں نے اس وقت ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کے مخالف نہ ہو۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب)

www.waseemziyai.com

ایک جن کی توبہ

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابوعبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والدگرامی سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشادفرماتے ہیں کہ میں ایک رات جامع منصور میں نماز پڑھتا تھا کہ میں نے ستونوں پر کسی شے کی حرکت کی آواز سنی پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ میرے سجدہ کی جگہ میں کھول دیا، میں نے جب سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا پھر جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلتے ہوئے میری گردن پر چڑھ کر اس سے لپٹ گیا، جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا۔

دوسرے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بلی کی طرح تھیں اور قد لمبا تھا تو میں نے جان لیا کہ یہ جن ہے اس نے مجھ سے کہا: میں وہی جن ہوں جس کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کل رات دیکھا تھا میں نے بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس طرح آزمایا ہے جس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آزمایا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح ان میں سے کوئی بھی ثابت قدم نہیں رہا، ان میں بعض وہ تھے جو ظاہر و باطن سے گھبرا گئے ،بعض وہ تھے جن کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت قدم رہے،بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت قدم رہے لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ آپ نہ ظاہر میں گھبرائے اور نہ ہی باطن میں۔اس نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کروائیں۔ میں نے اسے توبہ کروائی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ادائے دستگیری

حضرت سیدنا عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہمدان میں ایک شخص سے ملا جو دمشق کا رہنے والا تھا اس کا نام ظریف تھا ان کا کہنا ہے کہ میں بشر قرظی کو نیشاپور کے راستے میں ملا۔یا۔ یہ کہا کہ خوارزم کے راستے میں ملا،اس کے ساتھ شکر کے چودہ اونٹ تھے اس نے مجھے بتایا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے جو اس قدر خوفناک تھا کہ اس میں خوف کے مارے بھائی بھائی کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتا تھا جب ہم نے شب کی ابتداء میں گٹھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو سامان سے لدے ہوئے تھے میں نے انہیں تلاش کیا مگر نہ پایا قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کو تلاش کرنے کے لئے قافلے سے جدا ہو گیا، ساربان نے میری امداد کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا، ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا فرمان یاد آیا کہ اگر تُو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارنا تو تجھ سے مصیبت دور ہو جائے گی۔(میں نے یوں پکارا) اے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ! میرے اونٹ گم ہو گئے،اے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ! میرے اونٹ گم ہو گئے۔پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو صبح ہو چکی تھی جب روشنی ہو گئی تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اس نے مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کیا کہ اوپر آؤ۔ جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلے سے جا ملے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

www.waseemziyai.com

روشن ضمیر

حضرت امام شیخ ابوالبقا مکبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا، میں پہلے کبھی حاضر نہ ہوا تھا اور نہ ہی کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام سنا تھا، میں نے دل میں کہا کہ اس مجلس میں حاضر ہو کر اس عجمی کا کلام سنوں؟ جب میں مدرسہ میں داخل ہوا اور دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام شروع ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا کلام موقوف فرما دیا اور فرمایا: اے آنکھوں اور دل کے اندھے! تو اس عجمی کے کلام کو کیا سنے گا؟ تو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منبر کے قریب پہنچ گیا پھر میں نے اپنا سر کھولا اور بارگاہ غوثیت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں عرض کیا: یا حضرت! مجھے خرقہ پہنائیں۔ تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے خرقہ پہنا کر ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے تمہارے انجام کی خبر نہ دی ہوتی تو تم ہلاک ہو جاتے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

شیطان لعین کے شر سے محفوظ رہنا

حضرت شیخ ابو نصر موسیٰ بن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں اپنے ایک سفر میں صحرا کی طرف نکلا اور چند دن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملتا تھا جب مجھے پیاس کی سختی محسوس ہوئی تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے مجھ پر بارش کے مشابہ ایک چیز گری، میں اس سے سیراب ہو گیا پھر میں نے ایک نور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سنی: اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں، تو میں نے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ کر کہا: اے شیطان لعین! دور ہو جا۔ تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدل گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی پھر اس نے مجھ سے کہا: اے عبدالقادر! تم مجھ سے اپنے علم، اپنے رب عزوجل کے حکم اور اپنے مراتب کے سلسلے میں سمجھ بوجھ کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے سَتّر مشائخ کو گمراہ کر دیا۔ میں نے کہا: یہ صرف میرے رب عزوجل کا فضل واحسان ہے۔ شیخ ابو نصر موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر شیء من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باطن کے حالات جان لیتے تھے

حضرت شیخ ابو محمد الجونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میں فاقہ کی حالت میں تھا اور میرے اہل وعیال نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: اے الجونی! بھوک اللہ عزوجل کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اس کو عطا فرما دیتا ہے۔ (قلائد الجواہر)

مصائب وآلام دور فرما دیتے

حضرت شیخ ابوالقاسم عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جو کوئی مصیبت میں مجھ

www.waseemziyai.com

سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو مَیں اس کی مصیبت کو دور کردوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ عزوجل سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔(بہجۃ الاسرار، ذکرفضل اصحابہ وبشراہم)

عورت کی فریاد پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدد فرمانا

ایک عورت حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرید ہوئی، اس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا، ایک دن وہ عورت کسی حاجت کے لئے باہر پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اس فاسق شخص کو بھی اس کا علم ہوگیا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا حتیٰ کہ اس کو پکڑلیا، وہ اس کے دامن عصمت کو ناپاک کرنا چاہتا تھا تو اس عورت نے بارگاہِ غوثیہ میں اس طرح استغاثہ کیا:

الغیاث یاغوث اعظم الغیاث یاغوث الثقلین

الغیاث یاشیخ محی الدین الغیاث یاسیدی عبدالقادر

اس وقت حضور سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مدرسہ میں وضو فرمارہے تھے آپ نے اس کی فریاد سن کر اپنی کھڑاوں (لکڑی کے بنے ہوئے جوتے) کو غار کی طرف پھینکا وہ کھڑاویں اس فاسق کے سر پر لگنی شروع ہوگئیں حتیٰ کہ وہ مرگیا، وہ عورت آپ کی نعلین مبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں سارا قصہ بیان کردیا۔(تفریح الخاطر)

جانور بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرمانبرداری کرتے

حضرت ابوالحسن علی الازجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہوئے تو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے گھر ایک کبوتری اور ایک قمری کو بیٹھے ہوئے دیکھا، حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا: حضور والا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) یہ کبوتری چھ مہینے سے انڈے نہیں دے رہی اور قُمری (فاختہ) نو مہینے سے بولتی نہیں ہے تو حضورِ غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبوتری کے پاس کھڑے ہوکر اس سے فرمایا: اپنے مالک کو فائدہ پہنچاو۔ اور قمری سے فرمایا کہ اپنے خالق عزوجل کی تسبیح بیان کرو۔ تو قمری نے اسی دن سے بولنا شروع کردیا اور کبوتری عمر بھر انڈے دیتی رہی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکرفصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب)

مریضوں کو شفاء دینا اور مردوں کو زندہ کرنا

☆......حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ القوی نے فرمایا: حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ عزوجل کے اذن سے مادرزاد اندھوں اور برص کے بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکرطریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

☆......شیخ خضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں تقریباً سال تک رہا، اس دوران میں نے آپ کے بہت سے خوارق وکرامات کو دیکھا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس مریض کو طبیب لاعلاج قرار دیتے تھے وہ آپ کے پاس آکر شفایاب ہوجاتا، آپ اس کے لئے دعائے صحت فرماتے اور اس کے جسم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تو اللہ عزوجل اسی وقت اس مریض کو صحت عطا فرمادیتا۔(بہجۃ الاسرار، ذکرفصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب)

www.waseemziyai.com

دریاؤں پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکومت

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زوردار سیلاب آگیا، دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ ہراساں اور پریشان ہو گئے اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مدد طلب کرنے لگے حضرت نے اپنا عصاء مبارک پکڑا اور دریا کی طرف چل پڑے اور دریا کے کنارے پر پہنچ کر آپ نے عصاء مبارک کو دریا کی اصلی حد پر نصب کر دیا اور دریا کو فرمایا کہ بس یہیں تک۔ آپ کا فرمانا ہی تھا کہ اسی وقت پانی کم ہونا شروع ہو گیا اور آپ کے عصاء مبارک تک آ گیا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجایب)

اولادِ نرینہ نصیب ہوگئی

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس دربار میں حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور یہ نجات پانے کی جگہ ہے پس میں اس بارگاہ میں ایک لڑکا طلب کرنے کی التجا کرتا ہوں۔ تو سرکار بغداد، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کر دی ہے کہ اللہ عزوجل تجھے وہ چیز عطا فرمائے جو تو چاہتا ہے۔ وہ آدمی روزانہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس شریف میں حاضر ہونے لگا، قادر مطلق کے حکم سے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی، وہ شخص لڑکی کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: حضور والا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! ہم نے تو لڑکے کے متعلق عرض کیا تھا اور یہ لڑکی ہے۔ تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس کو لپیٹ کر اپنے گھر لے جاؤ اور پھر پردہ غیب سے قدرت کا کرشمہ دیکھو۔ تو وہ حسب ارشاد اس کو لپیٹ کر گھر لے آیا اور دیکھا تو قدرت الٰہی عزوجل سے بجائے لڑکی کے لڑکا پایا۔ (تفریح الخاطر)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کی تاثیر

ابوالسعود الحریمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ابوالمظفر حسن بن نجم تاجر نے شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضور والا! میرا ملک شام کی طرف سفر کرنے کا ارادہ ہے اور میرا قافلہ بھی تیار ہے، سات سو دینار کا مال تجارت ہمراہ لے جاؤں گا۔ تو شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا مال و اسباب لوٹ لیا جائے گا۔ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد سن کر مغموم حالت میں باہر نکلا تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوگئی اس نے شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد سنایا تو آپ نے فرمایا اگر تم سفر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ تم اپنے سفر سے صحیح و تندرست واپس آؤ گے، میں اس کا ضامن ہوں۔ آپ کی بشارت سن کر وہ تاجر سفر پر چلا گیا اور ملک شام میں جا کر ایک ہزار دینار کا اس نے اپنا مال فروخت کیا اس کے بعد وہ تاجر اپنے کسی کام کے لئے حلب چلا گیا، وہاں ایک مقام پر اس نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور رکھ کر دیناروں کو بھول گیا اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر آ گیا، نیند کا غلبہ تھا کہ آتے ہی سو گیا، خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ عرب بدوؤں نے اس کا قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلے کے کافی آدمیوں کو قتل بھی کر دیا ہے اور خود اس پر بھی حملہ کر کے اس کو مار ڈالا ہے، گھبرا کر بیدار ہوا تو اسے اپنے دینار یاد آ گئے فوراً دوڑتا ہوا اس جگہ پر پہنچا تو دینار وہاں ویسے ہی پڑے ہوئے مل گئے، دینار لے کر اپنی قیام گاہ پر پہنچا اور واپسی کی تیاری کر کے

www.waseemziyai.com

بغداد لوٹ آیا۔ جب بغداد شریف پہنچا تو اس نے سوچا کہ پہلے حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ وہ عمر میں بڑے ہیں یا حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سفر کے متعلق جو فرمایا تھا بالکل درست ہوا ہے اسی سوچ و بچار میں تھا کہ حسن اتفاق سے شاہی بازار میں حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے میری ملاقات ہوگئی تو آپ نے اس کو ارشاد فرمایا کہ پہلے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری دو کیوں کہ وہ محبوب سبحانی ہیں انہوں نے تمہارے حق میں سَتّر (۷۰) مرتبہ دعا مانگی ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل فرمادیا اور مال کے ضائع ہونے کو بھول جانے سے بدل دیا۔ جب تاجر غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاہی بازار میں تجھ سے بیان فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہے کہ میں نے سَتّر (۷۰) مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تمہارے لئے دعا کی کہ وہ تمہارے قتل کے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل فرمادے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لئے بھول جانے سے بدل دے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعابشی من عجائب)

بیداری میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

ایک دن حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرمارہے تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آگئی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اہل مجلس سے فرمایا خاموش رہو اور آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہوگئے اور ان کی طرف دیکھتے رہے۔ جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ نے خواب میں تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اسی لئے باادب کھڑا ہوگیا تھا پھر آپ نے پوچھا کہ نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟ تو کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری کو لازم کرلو۔ بعد ازیں لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اسی لئے باادب کھڑا ہوگیا تھا۔ تو شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ الباری نے فرمایا: میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو بیداری میں دیکھ رہے تھے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعابشی من عجائب)

اللہ عزوجل کی اطاعت کرو

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے، اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ تو اللہ عزوجل کا بندہ ہے اور اللہ عزوجل ہی کی ملکیت میں ہے، اس کی کسی چیز پر اپنا حق ظاہر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اُس کا ادب کرنا چاہیے کیوں کہ اس کے تمام کام صحیح ودرست ہوتے ہیں، اللہ عزوجل کے کاموں کو مقدم سمجھنا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر قسم کے امور سے بے نیاز ہے اور وہ ہی نعمتیں اور جنت عطا فرمانے والا ہے، اور اس کی جنت کی نعمتوں کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اس نے اپنے بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ چھپا رکھا ہے، اس لئے اپنے تمام

www.waseemziyai.com

کام اللہ عزوجل ہی کے سپرد کرنا چاہیے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا فضل ونعمت تم پر پورا کرنے کا عہد کیا ہے اور وہ اسے ضرور پورا فرمائے گا۔ بندے کا شجرِ ایمانی اس کی حفاظت اور تحفظ کا تقاضا کرتا ہے، شجرِ ایمانی کی پرورش ضروری ہے، ہمیشہ اس کی آبیاری کرتے رہو، اسے (نیک اعمال کی) کھاد دیتے رہو تا کہ اس کے پھل پھولیں اور میوے برقرار رہیں اگر یہ میوے اور پھل گر گئے تو شجرِ ایمانی ویران ہو جائے گا اور اہلِ ثروت کے ایمان کا درخت حفاظت کے بغیر کمزور ہے لیکن تفکرِ ایمانی کا درخت پرورش اور حفاظت کی وجہ سے طرح طرح کی نعمتوں سے فیضیاب ہے، اللہ عزوجل اپنے احسان سے لوگوں کو توفیق عطا فرماتا ہے اور ان کو ارفع واعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر، سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑ اور اس کے دربار میں عاجزی سے معذرت کرتے ہوئے اپنی حاجت دکھاتے ہوئے عاجزی کا اظہار کر، آنکھوں کو جھکاتے ہوئے اللہ عزوجل کی مخلوق کی طرف سے توجہ ہٹا کر اپنی خواہشات پر قابو پاتے ہوئے دنیا و آخرت میں اپنی عبادت کا بدلہ نہ چاہتے ہوئے اور بلند مقام کی خواہشات دل سے نکال کر رب العالمین عزوجل کی عبادت وریاضت کرنے کی کوشش کرو۔

(فتوح الغیب مع قلائد الجواہر)

ایک مومن کو کیسا ہونا چاہیے؟

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا فرمان عالی شان ہے کہ محبت الٰہی عزوجل کا تقاضا ہے کہ تو اپنی نگاہوں کو اللہ عزوجل کی رحمت کی طرف لگا دے اور کسی کی طرف نگاہ نہ ہو یوں کہ اندھوں کی مانند ہو جائے، جب تک تو غیر کی طرف دیکھتا رہے گا اللہ عزوجل کا فضل نہیں دیکھ پائے گا پس تو اپنے نفس کو مٹا کر اللہ عزوجل ہی کی طرف متوجہ ہو جا، اس طرح تیرے دل کی آنکھ فضلِ عظیم کی جانب کھل جائے گی اور تو اس کی روشنی اپنے سر کی آنکھوں سے محسوس کرے گا اور پھر تیرے اندر کا نور باہر کو بھی منور کر دے گا، عطائے الٰہی عزوجل سے تُو راحت وسکون پائے گا اور اگر تُو نے نفس پر ظلم کیا اور مخلوق کی طرف نگاہ کی تو پھر اللہ عزوجل کی طرف سے تیری نگاہ بند ہو جائے گی اور تجھ سے فضلِ خداوندی رُک جائے گا۔

تو دنیا کی ہر چیز سے آنکھیں بند کر لے اور کسی چیز کی طرف نہ دیکھ جب تک تُو چیز کی طرف متوجہ رہے گا تو اللہ عزوجل کا فضل اور قرب کی راہ تجھ پر نہیں کھلے گی، توحید، قضائے نفس، محویت ذات کے ذریعے دوسرے راستے بند کر دے تو تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا عظیم دروازہ کھل جائے گا تو اسے ظاہری آنکھوں سے دل، ایمان اور یقین کے نور سے مشاہدہ کرے گا۔

مزید فرماتے ہیں: تیرا نفس اور اعضاء غیر اللہ کی عطا اور وعدہ سے آرام وسکون نہیں پاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سے آرام و سکون پاتے ہیں۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر)

اللہ عزوجل کے ولی کا مقام

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا ارشاد مبارک ہے: جب بندہ مخلوق، خواہشات، نفس، ارادہ، اور دنیا و آخرت کی آرزوؤں سے فنا ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل کے سوا اس کا کوئی مقصود نہیں ہوتا اور یہ تمام چیزیں اس کے دل سے نکل جاتی ہیں تو وہ اللہ عزوجل تک پہنچ جاتا ہے، اللہ عزوجل اسے محبوب ومقبول بنا لیتا ہے اس سے محبت کرتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ پھر بندہ ایسے مقام پر فائز ہو جاتا ہے کہ وہ صرف اللہ عزوجل اور اس کے قرب کو محبوب رکھتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل اس پر سایہ فگن

www.waseemziyai.com

ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اللہ عزوجل نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اس سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ رحمت الٰہی عزوجل کے یہ دروازے کبھی اس پر بند نہیں ہوں گے اس وقت وہ اللہ عزوجل کا ہو کر رہ جاتا ہے، اس کے ارادہ سے ارادہ کرتا ہے اور اس کے تدبر سے تدبیر کرتا ہے، اس کی چاہت سے چاہتا ہے، اس کی رضا سے راضی ہوتا ہے، اور صرف اللہ عزوجل کے حکم کی پابندی کرتا ہے۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، المقالہ السادسۃ والخمسون)

طریقت کے راستے پر چلنے کا نسخہ

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنی طبعی عادات کو چھوڑ کر شریعتِ مطہرہ کی طرف رجوع کرے تو حقیقت میں یہی اطاعت الٰہی عزوجل ہے، اس سے طریقت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (الحشر)

کیونکہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہی اللہ عزوجل کی اطاعت ہے، دل میں اللہ عزوجل کی وحدانیت کے سوا کچھ نہیں رہنا چاہیے، اس طرح تُو فنافی اللہ عزوجل کے مقام پر فائز ہو جائے گا اور تیرے مراتب سے تمام حصے تجھے عطا کیے جائیں گے اللہ عزوجل تیری حفاظت فرمائے گا، موافقتِ خداوندی حاصل ہوگی۔

اللہ عزوجل تجھے گناہوں سے محفوظ فرمائے گا اور تجھے اپنے فضل عظیم سے استقامت عطا فرمائے گا، تجھے دین کے تقاضوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے ان اعمال کو شریعت کی پیروی کرتے ہوئے بجالانا چاہیے، بندے کو ہر حال میں اپنے رب عزوجل کی رضا پر راضی رہنا چاہیے، اللہ عزوجل کی نعمتوں سے شریعت کی حدود ہی میں رہ کر لطف و فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان دنیوی نعمتوں سے تو حضور تاجدارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حدودِ شرع میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: خوشبو اور عورت مجھے محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقائق، الفصل الثالث، الحدیث)

لہٰذا ان نعمتوں پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا واجب ہے، اللہ عزوجل کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کو نعمتِ الٰہیہ حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کو اللہ عزوجل کی حدود میں رہ کر استعمال فرماتے ہیں، انسان کے جسم وروح کی ہدایت ورہنمائی کا مطلب یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ احکامِ شریعت کی تعمیل ہوتی رہے اور اس میں سیرتِ انسانی کی تکمیل جاری وساری رہتی ہے۔

(فتوح الغیب، مترجم)

رضائے الٰہی عزوجل

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کوئی دعا قبول فرماتا ہے اور جو چیز بندے نے اللہ تعالیٰ سے طلب کی وہ اسے عطا کرتا ہے تو اس سے ارادہ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ نوشتۂ

www.waseemziyai.com

تقدیر نے جو لکھ دیا ہے اس کی مخالفت لازم آتی ہے کیونکہ اس کا سوال اپنے وقت پر رب تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوتا ہے اس لیے قبول ہو جاتا ہے اور روز ازل سے جو چیز اس کے مقدر میں ہے وقت آنے پر اسے مل کر رہتی ہے۔

(فتوح العیوب مع قلائد الجواہر، القالۃ الثامنۃ والستون)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل پر کسی کا کوئی حق واجب نہیں ہے، اللہ عزوجل جو چاہتا ہے کرتا ہے، جسے چاہے اپنی رحمت سے نواز دے اور جسے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے، عرش سے فرش اور تحت الثریٰ تک جو کچھ ہے وہ سب کا سب اللہ عزوجل کے قبضے میں ہے، ساری مخلوق اسی کی ہے، ہر چیز کا خالق وہ ہی ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے تو ان سب کے باوجود تُو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا ہے؟

اللہ عزوجل جسے چاہے اور جس طرح چاہے حکومت وسلطنت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، اللہ عزوجل کی بہتری سب پر غالب ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔(فتوح الغیب، مترجم،)

ہر حال میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو

حضور سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: پروردگار عزوجل سے اپنے سابقہ گناہوں کی بخشش اور موجودہ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے سوا اور کچھ نہ مانگ، حسن عبادت، احکام الٰہی عزوجل پر عمل کر، نافرمانی سے بچنے قضاء وقدر کی سختیوں پر رضامندی، آزمائش میں صبر، نعمت وبخشش کی عطا پر شکر کر، خاتمہ بالخیر اور انبیاء علیہم السلام صدیقین، شہداء صالحین جیسے رفیقوں کی رفاقت کی توفیق طلب کر، اور اللہ تعالیٰ سے دنیا طلب نہ کر، اور آزمائش وتنگ دستی کے بجائے تونگر ودولت مندی نہ مانگ، بلکہ تقدیر اور تدبیر الٰہی عزوجل پر رضامندی کی دولت کا سوال کر۔ اور جس حال میں اللہ تعالیٰ نے تجھے رکھا ہے اس پر ہمیشہ کی حفاظت کی دعا کر، کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ ان میں تیری بھلائی کس چیز میں ہے محتاجی وفقر فاقہ میں ہے یا دولت مندی اور تونگری میں آزمائش میں یا عافیت میں ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اشیاء کا علم چھپا کر رکھا ہے۔ ان اشیاء کی بھلائیوں اور برائیوں کے جاننے میں وہ یکتا ہے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں کس حال میں صبح کروں گا آیا اس حال پر جس کو میری طبیعت ناپسند کرتی ہے، یا اس حال پر کہ جس کو میری طبیعت پسند کرتی ہے، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میری بھلائی اور بہتری کس میں ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کی تدبیر پر رضامندی اس کی پسندیدگی اور اختیار اور اس کی قضاء پر اطمینان وسکون ہونے کے سبب فرمائی۔

(فتوح الغیب مع قلائد الجوہر، القالۃ التاسعۃ والستون)

محبت کیا ہے؟

ایک دفعہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ محبت کیا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: محبت، محبوب کی طرف سے دل میں ایک تشویش ہوتی ہے پھر دنیا اس کے سامنے ایسی ہوتی ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ یا چھوٹا سا ہجوم، محبت ایک نشہ ہے جو ہوش ختم کر دیتا ہے، عاشق ایسے محو ہیں کہ اپنے محبوب کے مشاہدہ کے سوا کسی چیز کا ان میں ہوش نہیں، وہ

www.waseemziyai.com

ایسے بیمار ہیں کہ اپنے مطلوب (یعنی محبوب) کو دیکھے بغیر تندرست نہیں ہوتے، وہ اپنے خالق عزوجل کی محبت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے اور اُس کے ذکر کے سوا کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شیٔ من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

توکل کی حقیقت

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے توکل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ دل اللہ عزوجل کی طرف لگا رہے اور اس کے غیر سے الگ رہے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ جن چیزوں پر قدرت حاصل ہے ان کے پوشیدہ راز کو معرفت کی آنکھ سے جھانکنا اور مذہب معرفت میں دل کے یقین کی حقیقت کا نام اعتقاد ہے کیوں کہ وہ لازمی امور ہیں ان میں کوئی اعتراض کرنے والا نقص نہیں نکال سکتا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شیٔ من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

دُنیا کو دل سے نکال دو

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دنیا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دنیا کو اپنے دل سے مکمل طور پر نکال دے پھر وہ تجھے ضرر یعنی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر شیٔ من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

شکر کیا ہے؟

سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شکر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ عزوجل کے احسان کو مانے اور یہ سمجھ لے کہ وہ شکر ادا کرنے سے عاجز ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شیٔ من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

صبر کی حقیقت

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ بلا و مصیبت کے وقت اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ادب رکھے اور اُس کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شیٔ من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

صدق کیا ہے؟

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صدق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

☆......اقوال میں صدق تو یہ ہے کہ دل کی موافقت قول کے ساتھ اپنے وقت میں ہو۔

☆......اعمال میں صدق یہ ہے کہ اعمال اس تصور کے ساتھ بجالائے کہ اللہ عزوجل اس کو دیکھ رہا ہے اور خود کو بھول جائے۔

☆......احوال میں صدق یہ ہے کہ طبیعتِ انسانی ہمیشہ حالتِ حق پر قائم رہے اگرچہ دشمن کا خوف ہو یا دوست کا ناحق مطالبہ ہو۔

(بہجۃ الاسرار)

www.waseemziyai.com

وفا کیا ہے؟

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ وفا کیا ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: وفا یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں میں اللہ عزوجل کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے نہ تو دل میں ان کے وسوسوں پر دھیان دے اور نہ ہی ان پر نظر ڈالے اور اللہ عزوجل کی حدود کی اپنے قول اور فعل سے حفاظت کرے، اُس کی رضا والے کاموں کی طرف ظاہر و باطن سے پورے طور پر جلدی کی جائے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شئی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

وجد کیا ہے؟

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وجد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: روح اللہ عزوجل کے ذکر کی حلاوت میں مستغرق ہو جائے اور حق تعالیٰ کے لئے سچے طور پر غیر کی محبت دل سے نکال دے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شئی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ)

خوف کیا ہے؟

حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس کی بہت سی قسمیں ہیں

☆ خوف یہ گنہگاروں کو ہوتا ہے ☆ رہبہ یہ عابدین کو ہوتا ہے ☆ خشیت یہ علماء کو ہوتی ہے۔ نیز ارشاد فرمایا: گنہگار کا خوف عذاب سے، عابد کا خوف عبادت کے ثواب کے ضائع ہونے سے اور عالم کا خوف طاعات میں شرک خفی سے ہوتا ہے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: عاشقین کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے اور عارفین کا خوف ہیبت و تعظیم سے ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے کیوں کہ یہ کبھی دور نہیں ہوتا اور ان تمام اقسام کے حاملین جب رحمت و لطف کے مقابل ہو جائیں تو تسکین پا جاتے ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر شئی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ، ص)۔

(ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

فارسی مضامین

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ کیست

عبدالقادر گیلانی (جیلانی)با نام کامل عبدالقادر بن صالح جنگی دوست گیلانی، عارف، صوفی، محدث، و شاعر ایرانیقرن پنجم و ششم قمری بود .وی مؤسس سلسله تصوف قادریه (منتسب به عبدالقادر) بود .او از مشاهیر مشایخ صوفیه و شیخ طریقه قادریه میباشد .کنیه وی ابومحمد و لقبش محی الدین است.

نام کامل او شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح موسی جنگی دوست گیلانیاست و برخی القاب او ثموت الثقلین، شیخ کل، شیخ مشرق، محی الدین میباشد .از دیگر القاب او میتوان به غوث گیلانی، غوث، غوث اعظم، غوث الثقلین، باز اشهب، باز اللّه و جنگی دوست اشاره کرد.

در حالیکه علی قادری هروی در رساله ای به نام نزهة الخاطر تلاش میکند که نسبت عبدالقادر را به حسن مثنی از نسل حسن مجتبی (امام دوم شیعیان)برساند، در فوات الوفیات این نسبت به حسین بن علی (امام سوم شیعیان) رسانده شدهاست .در قاموسالاعلام و طبقات شعرانی نیز وی بر همین اساس از نسل حسن مجتبی دانسته شدهاست اما تقی الدین واسطی در کتاب تریاق المحبین این نسبتها را مردود شمرده و مولف کتاب عمدة المطالب خاطرنشان میکند که گیلانی خود هرگز مدعی چنین نسبتی نبوده است و تنها نوادگانش بعد از مرگ او چنین ادعایی کرده اند .اما از اسنادی چون تاریخ بغداد، تحفة الازهار، الانساب سمعانی، سیر اعلام النبلاء ، وفیات، مروج الذهب و الکامل نتیجه گیری میشود که نسب وی از جانب پدر به حسن مجتبیو از جانب مادر به علی بن موسی الرضا میرسد و شاید رد بر این مسئله همراه با غرضی بوده است نسب او از نژاد گیل یا همان دیلم می باشد .پدرش سید موسی جنگیدوست، فرزند سید ابیعبدالله گیلانی بود .عبدالقادر دخترزاده ابوعبداللّه صومعهای از نوادگان محمد تقی (امام نهم شیعیان) و از بزرگان مشایخ گیلان و نام مادرش امالخیرامة الجبار فاطمه بود.

زندگینامہ

در تاریخ و مکان زادروز او اختلاف وجود دارد و قمری تاریخهای زادروز او ذکر شدهاند .محل تولد وی گیلان غرب کرمانشاه (یکی از شهرهای گرد-کرد نشین) و بر اساس روایتی روستای گیلان ده از توابع چابکسر میباشد که محل سکونت ابوالعباس قصاب آملی نیز بودهاست .بعضی نیز ولادت او را در قریه بشتیر از توابع گیلان (گیلان غرب کرمانشاهان) و در شب رمضان • قمری (اسفند خورشیدی) دانستهاند .گیلان غرب یکی از شهرهای استان کرمانشاه است و شیخ عبدالقادر گیلانی به آنجا نسبت دارد .ایشان متولد صومعه سرا از شهر های استان گیلان می باشند .مقبره مادر بزرگوارشان نیز در این شهر می باشد .و می گویند که او در گیلان عراق، یک روستای تاریخی در

www.waseemziyai.com

نزدیکی شهرهای ۴۰ کیلومتری جنوب بغداد متولد شد، که توسط مطالعات علمی تاریخی و تصویب شده توسط خانواده اش در بغداد نشان .وی در زمان حکومت ملکشاه سلجوقی متولد شد .به سبب حمایتهای ملکشاه و وزیرش خواجه نظام الملک اوج دوره شهرت علم بود .اما به دلیل کشمکش وارثان تخت شاهی پس از قتل ملکشاه و همچنین ظهور فرقه نزاریه از اسماعیلیه به رهبری حسن صباح و جنگهای صلیبی و فتح بیت المقدس بدست مسیحیان، ثبات و آرامش زندگانی مردم از بین رفت.

تحصیلات

در جوانی در سن هجده سالگی به بغداد رفت و در آنجا نشو و نما یافت .در ابتدا علوم ادبی را از ابو زکریای تبریزی آموخت.

وی در بغداد، از ابوبکر محمد بن احمد و ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان و ابوطالب بن یوسف، علم حدیث فرا گرفت.

سپس به نزد علی بن ابی سعید مخرمی، و در مدرسه او فقه آموخت.

وی با شیخ احمد یا حماد دباس مصاحب بود و از او فنون طریقت را آموخت .او در زمان تحصیل از دسترنج خود ارتزاق میکرد .وی در یادداشتن علم و دانش کوشش فراوان کرد و ملازم سیاحت و مجاهده و ریاضت و تفکر در تنهایی شد .او یازده سال از عمر خود را در انزوای کامل به سر برد.

فعالیتها

علی بن ابی سعد مخرمی مدرسه خود را به وی تفویض نمود و او در آن مدرسه به وعظ و ارشاد پرداخت و آوازه زهد و تقوای او در همه جا پیچید .مردم از همه نقاط به زیارتش میشتافتند و از نصایحش استفاده میکردند.لباس روحانیت (خرقه مشایخ) را از دست ابو سعد مخرمی پوشید .وی در این مدرسه، مجلس وعظ و خطابه برپا میکرد و مطابق هر دو مذهب شافعی و حنبلی فتوا میداد و در سیزده شاخه از علوم دینی تدریس میکرد.

وی از محدثان شافعی یا حنبلی بود .وی از ابوغالب باقلانی و احمد بن مظفر بن سوسن تمار و ابوالقاسم بن بیان و جعفر بن احمد سراج و ابوسعد بن خشیش و ابوطالب یوسفی و دیگران حدیث شنید .ابوسعد سمعانی و عمر بن علی قرشی و حافظ عبدالغنی و شیخ موفقالدین ابنقدامه و شیخ علی بن ادریس و احمد بن مطیع باجسرائی و محمد بن لیث وسطانی و اکمل بن مسعود هاشمی و دیگران از وی حدیث شنیدند .رشید احمد بن مسلمه با اجازه از او روایت کردهاست.

در اصول و فروع فقه و تصوف تألیفات زیادی به وی منسوب است.

دیوان شعر او به دیوان غوث اعظم معروف است .وی در شاعری متخلص به محیی است.

وفات

www.waseemziyai.com

در روز و ماه درگذشت شیخ عبدالقادر گیلانی اختلاف وجود دارد .سالهای ۰ یا یا قمری بهعنوان تاریخ درگذشت او ذکر شدهاست .اما همه مورخان و صاحبان کتابهای رجال درگذشت او را در سال قمری نوشتهاند.

در شب شنبه ربیعالاول قمری (دی خورشیدی) در مدرسهای که وعظ و ارشاد میکرد در بغداد درگذشت و همانجا در مدرسهاش به خاک سپرده شد .مقبره وی توسط شاه اسماعیل یکم در جریان فتح بغداد تخریب شد.

خانواده

پدرش سیدموسی جنگیدوست، فرزند سید ابیعبدالله گیلانی بود .عبدالقادر دخترزاده ابوعبداللّه صومعهای، از بزرگان مشایخ گیلان و نام مادرش امالخیرامة الجبار فاطمه بود.در سی و چند سالگی ازدواج کرد و حدود چهل و نه فرزند از او باقیماند، که بیست و هفت تن پسر و مابقی دختر بودند.بازماندگان نسبی وی نیز پس از فتح بغداد به وسیله ی شاه اسماعیل یکم از بین النهرین اخراج شدند/.ویکی پدیا

برچسبها :عبدالقادر گیلانی ,قطب گیلانی ,عبدالقادر ,صوفی ,کیست

+نوشته شده در سه شنبه بیست و پنجم آبان ساعت: ۵ ۱ توسط پیراسته فر | نظرات.

یادداشت

عبدالقادر گیلانی کیست؟

عبدالقادر از سادات حسنی گیلان است نام پدرش سید موسی و مادرش امالخیر است و در یکي از روستاهای صومعهسرا در استان گیلان مدفون است و مورد احترام اهالی منطقه و هواداران و دوستان عبدالقادر گیلانی در میان کردهای ایران و عراق و سوریه و ترکیه است و در احوالات سید آوردهاند که نورالدین عبدالرحمان جامی در کتاب نفحاتالانس من حضراتالقدس و شیخ مصلحالدین سعدی، یادی ازعرفان اسلامی او ذکر کردهاند و خدماتی که عبدالقادر گیلانی به دومین زبان جهان اسلام یعنی زبان و ادب فارسی نموده است .آثار مکتوب او به عربی و فارسی موجود است و بارها در ایران و هند و عراق به چاپ رسیده است.

عبدالقادر در سال ۴۰۷ قمری به دنیا آمد و در سال از گیلان به بغداد رفت و به تحصیل علوم دینی پرداخت و شهرة آفاق شد و به القاب (غوث اعظم) و (سلطانالاولیاء) مشهور شد و طریقه (قادریه) را بنیاد نهاد و در سال وفات یافت و در بغداد مدفون شد .نقش او در جغرافیای ایران فرهنگی و شبه قاره ممتاز است .به دلیل التفاتش به زبان و ادب فارسی و پیوند ناگسستنیاش با اندیشه و آداب اهلبیت عصمت و طهارت و اخلاصش به

www.waseemziyai.com

آل رسول اسلام، بر سر در آرامگاهش در بغداد این دو بیت چشم نواز است:

این بارگه حضرت غوثالثقلین است — نقد کمر حیدر و نسل حسنین است

مادرش، حسینی نسب است و پدر او — اولاد حسن، یعنی کریمالابوین است

عبدالقادر شاعری زبردست و تخلص او (محی) بود که چند بیت از اشعارش چنین است:

با کس نگیرم الفتی، از خلق دارم وحشتی
جویم ز هر کس تهمتی، از دست عشق از دست عشق
(محی) خدا را خوان و بس، این غم مگو با هیچ کس
نعره مزن تو زین سپس، از دست عشق از دست عشق

اعتقاد و اخلاص عبدالقادر گیلانی به پیامبر اسلام(ﷺ) و اهل بیت مطهرش در اشعارش قابل توجه است:

چو ذره ذره شود این تنم به خاک لحد — تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم
کمینه خادم خدام خاندان توام — ز خادمی تو دایم بود مباهاتم
گناه بی حد من بین تو یا رسول الله — شفاعتی بکن و محو کن خیالاتم
زنیک و بد همه دانند که من محمدیام — خلایقی که کند گوش بر مقالاتم
بگوی (محی) که بهر نجات میگویند — درود سرور کونین در مناجاتم

امید است بدون حب و بغض مفاخر و مشاهیر ایرانی را بشناسیم و بشناسانیم و افتخارات ایرانی را نه خوشبینانه و یا بدبینانه بلکه واقعبینانه معرفی کنیم، نام عبدالقادر گیلانی را در کردستان ایران و سلیمانیه عراق و بغداد و دمشق بر روی خودروهای عمومی دیدهام و شاید علت علائق فرهنگی بین کردستان و گیلان همزه وصلی چون عبدالقادر گیلانی باشد و مسئولین گیلانی میتوانند زمینه جذب توریست فرهنگی بین کردها و گیلکان را بدون هزینه فراهم آورند.

محمدحسن اصغرنیا

پنجشنبه اسفند

عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ

عبدالقادر گیلانی، عارف، صوفی، محدث، و شاعر ایرانی قرن پنجم و ششم قمری .مؤسس سلسله تصوف قادریه.

محتویات

منبعدار ویرایش

فرزند !اگر خداوند زیان یا بلایی را بر تو وارد کند جز خود او کسی قادر به رفع آن نخواهد بود ! پس چرا به ناتوانی همچون خود میگویی :درد مرا دوا و یا خسارت مرا جبران کن!؟ هرگاه بیماری یا

www.waseemziyai.com

آزاری از دیگران بر تو رسید و باعث از دست دادن ثروت و حرمت و مال و نام و نشانت گردید، بجز خداوند کسی نمیتواند آن را جبران نماید ...از اعماق قلب یقین پیدا کن که مشکلگشا (و فریادرسی) جز خداوند وجود ندارد و تنها اوست که میتواند مشکلات شما را بر طرف نماید .عاقل باشید و انسان و اسباب را با خدا شریک نکنید و تنا یک خدا را برای خود انتخاب کنید نه خدایان متعددی را.

عبدالقادر گیلانی، در کتاب جلاء الخاطر)

ای کسانی که انسانها و اشیاء را خدای خویش نمودهاید !ای بندگان حلقه به گوش بت ثروت و بت حکومت !بدانید که آنها میان شما و خدای واحد دیوار استواری را ایجاد کردهاند .هر کس تصور کند نفع و زیانش در دست غیر خداوند است به راستی بنده خداوند نیست بلکه عبد همان چیزی است که نفع و ضرور خود را از او میطلبد.

فتح الربانی، برگرفته از مجالس سخنرانی و نصیحت مریدان)

تویی که به خویشتن، به مردم به پول و سرمایه به معامله و سلطان و حاکم و دیگر چیزها توکل نمودهای بدان که همه آنها به راستی خدای تو شدهاند !زیرا هر چیزی که از آن میهراسی بدان امید میبندی و نفع و زیان خویش را از آن میطلبی و متوجه نیستی که آنها وسیله اراده خداوند هستند، برایت و به صورت خدا در میآیند.

فتح الربانی، برگرفته از مجالس سخنرانی و نصیحت مریدان)

هرگاه که بنده خدا را شناخت، اتکاء و التجاء به خلق از قلبش رخت بر میبندد و همچنانکه برگهای خشک از درخت میریزد، حس مردمپرستی از دل و جان او کنده میشود، باطنش از دیدار خلق کور، و از شنیدن گفتارشان کر میگردد .هر وقت نفسش به مقام مطمئنه رسید، به تمامی به خدا تسلیم میشود، به سوی او متوجه میگردد و از آنچه نزد اوست بهرهمند و کامیاب شده، و دنیا نیز به جهت مصاحلش بدو روی میآورد.

فتح الربانی، برگرفته از مجالس سخنرانی و نصیحت مریدان.)

هوای نفس و آرزوها و آمال خویش را، در امور مربوط به خدا و اراده او شرکت ندهید .تقوی داشته باشید .یکی از اولیاء درود خدا بر او باد گفتهاست :رضایت مخلوق را در رضایت خالق بجوئید؛ نه رضایت خالق را در رضایت خلق .آنکه را که باید به امر خداوند بشکنی، بشکن؛ و آنکه را باید درمان نمایی به درمانش بپرداز .تسلیم بودن در برابر خواست و مشیت حق را از بندگان صالح یاد بگیر.

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری.)

علم به عمل بستگی دارد، تنها به مجرد حفظ کردن و برای دیگران بازگو نمودن کسی عالم نمی

www.waseemziyai.com

شود .اول بیاموز و خود عمل کن سپس به تعلیم دیگران بپرداز .هرگاه علم آموختی و بدان عمل نمودی، علم خود معرف تو می شود، هر چند خاموش باشی زبان عملت گویا می شود .پس با زبان علم مع العمل با مردم سخن بگوی، تا گفتارت مورد قبول واقع شود.

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری)

آغاز کار قوم، کسب روزی مشروع است و آن هم به قدر نیاز .این تا زمانی است که به مرحله توکل برسی، و بر تمام جوارح و قلبت مهر توکل زده شود .آنگاه بدون رنج و زحمت روزی گوارا به سویت سرازیر می شود.

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری.)

از شریک نمودن خلق با خالق و در خواست نیاز از آنان اجتناب نما حوائج خویش را تنها از ذات حق طلب کن تمام اعمالت را خالصانه برای لقاء الله انجام ده، نه به جهت کسب نعمت .به خواست و مقدرات حق راضی باش که هرگاه بر این شیوه بودی از خود بریده و مرده، و بدو پیوسته و زنده ای. خدای را در دل جای دهید که هرگونه می خواهد در آن دخل و تصرف کند و به کعبه قرب خویش نایلش سازد آگاه بر اسرارش نماید دائم الذکرش گرداند و از غفلت بازش دارد.

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری)

چه نیکوست حال مومنین در دنیا و آخرت .در دنیا همینکه احساس کرد که خدا از او راضی است دیگر به هیچ چیز نمی نگرد،و به کسی اعتنایی ندارد هرجا افتاد برداشته و بر کشیده می شود هر جا بنگرد نور خدا می بیند .تیرگی و ظلمت برایش مطرح نیست تمام اشاراتش بسوی خداست و تمام اعتمادش بدو، و در کلیه امور به او متوکل می شود.

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری.)

ای منافق شک و نفاق بر قلبت چیره شده و ظاهر و باطنت را پوشانده توحید واخلاص را در تمام احوال رعایت کن تا بدینوسیله معالجه شده و بیماری شک و نفاق از تو بدور شود .چه بسیار از شما که از حدود شریعت تجاوز می کنید و لباس تقوا را پاره می نمائید و لباس توحید را آلوده می سازید و نور ایمان را در دلهای خود خاموش می گردانید و در تمام گفتار و رفتارتان بغض الهی مشهود است.

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری.)

برشما لازم است ابتدا ایمان آورده سپس یقین حاصل کرده و بدنبال آن در ذات حق عزوجل فنا

www.waseemziyai.com

شوید .و این ممکن نخواهد بود مگر با رعایت حدود شرع و اجرای دستورات رسول اکرم(ص) و متابعت از قرآن .هرکس اعتقادی غیر از این داشته باشد بزرگوار نمی باشد زیرا این دستور عین دستور قرآن و امر رسول است.

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری)

ای کسیکه دنیا را بدون آخرت و خلق را بدون خالق تصور نموده ای و تمام توجهت بدان است آگاه باش، آنچه که بدان گرویده ای برایت سودمند نخواهد بوداین طرز فکر کالایی است که خریدار ندارد بلکه در روز قیامت وبال گردنت می شود

اینها کالای نفاق و ریاء و معاصی است که در بازار آخرت ارزش و بهایی ندارند

مجلس بیست و چهارم از بیانات امام عبدالقادر گیلانی، بامداد روز یکشنبه چهارم ذی الحجه سال قمری.)

بدون منبع ویرایش

مرغ با غ ملکوتیم در این دیر خراب میشود نور تجلای خدا دانه ما)

گفتا کیی تو با ما گفتم کمین غلام گفتا مگر تو مستی گفتم بلی ز جامت گفتا چه پیشه داری گفتم که عشق بازی گفتار که حالتت چیست گفتم غم و ملامت گفتا چه چیست حالت گفتم حال شاکر / گفتا کجا فتادی گفتم میان دامت گفتا ز من چه خواهی گفتم که درد بیحدگفتا که درد تا کی گفتم که تا قیامت گفتا چی میپرستی گفتم جمال رویت گفتا چه داری با من گفتم بسی ندامت گفتا چرا گذازی گفتم ز بیم هجرت گفتا که با که سازی گفتم به یک سلامت گفتا که کیست محیی گفتم همانکه دانی گفتا نشان چه داری گفتم که صد علامت)

شکر الله که نمردیم و رسیدیم به دوست آفرین باد بر این همت مردانه ما)

آرزوی یار داری یار میگوید بیا تاکند دلداری تو در دل شبهای تارگر تماشای جمال حق تعالی بایدت در میان عاشقان انداز خود را روز باردر دل شبها بگریم گویم آن دلدار را یا دلی ده یا دلی کز بیدلان بروی بیآر)

دنیا را از قلبها ی خود خارج کنید و در دستان خود نگاه دارید، آنگاه دیگر به شما آسیب نمیرساند.)

اسم اعظم خدا آن است که بگوئی الله و در قلبت غیر از خدا چیزی نباشد.)

دربان قلب خود باشید .چیزی را که خدا دستور داده که وارد شود وارد سازید و چیزی را که دستور داده تا بیرون بیندازید بیرون کنید .هوای نفس را به دلتان راه ندهید زیرا هلاک میشوید.

به هیچکس ظلم نکنید حتی به اندازه یک بد گمانی، زیرا خداوند ازظلم ظالم نمیگذرد.)

هرگاه با نفس خود خود مبارزه کنی و با طاعات خویش آن را بمیرانی در حقیقت زنده شدهاست و هرگاه به او احترام کنی و او را برای رضای خدا از بدی باز نداری در اصل مردهاست. .اینست معنی

www.waseemziyai.com

حدیث >ما از جهاد اصغر بازگشتیم و هنوز جهاد اکبر باقی است.
ای فرزند تو را سفارش میکنم به تقوی و فرمانبرداری خداوند و ملازمت شرع و حفظ حدود آن. بدان ای فرزندم خداوند ما و تو همهمسلمین را موفق بدارد که راه ما بر کتاب قرآن و سنت پیامبر و سعه صدور و بخشندگی و خودداری از ظلم و تحمل رنج و چشمپوشی از لغزشهای برادران استوار است .فرزندم تو را سفارش میکنم به فقر، و آن عبارت است از حفظ احترام مشایخ و برخورد خوب با برادران و نصیحت کوچکتران و بزرگتران و ترک دشمنی، نه ترک امور دین .پس بدان ای فرزندم خداوند ما و تو و همه مسلمانان را موفق بدارد که حقیقت فقر این است که پیش امثال خودت اظهار فقر ننمایی و حقیقت بینیازی آن است که نزد امثال خودت اظهار بینیازی نکنی و تصوف حال است با قیل و قال به دست نیامده .هرگاه فقیر را دیدی با وی از در علم وارد مشو، بلکه با مدارا شروع کن، چون علم او را به وحشت میاندازد ولی مدارا مانوس میکند .و بدان ای فرزندم خداوند ما و تو و همه مسلمین را موفق بدارد که تصوف بر هشت خصلت بنا شده :اولش بخشندگی است، دوم رضایت، سوم صبر، چهارم رایزنی، پنجم غربت، ششم پشمینهپوشی، هفتم سیاحت و هشتم فقر میباشد.
ملاارکان هکری

عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ

عارف، صوفی، محدث، و شاعر،نقشهای برجسته:مؤسس سلسله تصوف قادریه،لقب:غوث گیلانی، محی الدین، ثموت الثقلین، شیخ کل، شیخ مشرق، غوث، غوث اعظم، غوث الثقلین، باز اشهب، باز الله و جنگی دوستمذهب:اسلام سنی، حنبلی ،مکتب :سلسله تصوف قادریه

آثار

بشائر الخیرات، الغنیة لطالبی طریق الحق، الفتح الربانی و الفیض الرحمانی، جلاء الخاطر فی الباطن و الظاهر، الکبریت الاحمر، تفسیر الجیلانی، فتوح الغیب، سر الاسرار و مظهر الانوار فیما یحتاج الیه الابرار، آداب السلوک و التوصل الی منازل الملوک، تحفة المتقین و سبیل العارفین، حزب الرجاء و الانتهاء ، یواقیت الحکم، معراج لطیف المعانی

فرزندان

چهل و نه فرزند
والدین:سیدموسی جنگیدوز و امالخیرامة الجبار فاطمه.

القاب ونسب ویرایش

نام کامل او شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح موسی جنگی دوست گیلانیاست و

www.waseemziyai.com

برخی القاب او ثموت الثقلین، شیخ کل، شیخ مشرق، محی الدین میباشد .از دیگر القاب او میتوان به غوث گیلانی،غوث، غوث اعظم، غوث الثقلین، باز اشهب، باز اللّه و جنگی دوست اشاره کرد.

در حالیکه علی قادری هروی در رسالهای به نام نزهة الخاطر تلاش میکند که نسبت عبدالقادر را به حسن مثنی از نسل حسن مجتبی (امام دوم شیعیان) برساند، در فوات الوفیات این نسبت به حسین بن علی (امام سوم شیعیان) رسانده شدهاست.(در قاموسالاعلام و طبقات شعرانی نیز وی بر همین اساس از نسل حسن مجتبی دانسته شدهاست .اما تقی الدین واسطی در کتاب تریاق المحبین این نسبتها را مردود شمرده و مؤلف کتاب عمدة المطالب خاطرنشان میکند که گیلانی خود هرگز مدعی چنین نسبتی نبودهاست و تنها نوادگانش بعد از مرگ او چنین ادعایی کردهاند .اما از اسنادی چون تاریخ بغداد، تحفة الازهار، الانساب سمعانی، سیر اعلام النبلاء ، وفیات، مروج الذهب و الکامل نتیجهگیری میشود که نسب وی از جانب پدر به حسن مجتبی و از جانب مادر به علی بن موسی الرضا میرسد و شاید رد بر این مسئله همراه با غرضی بودهاست.نسب او از نژاد گیل یا همان دیلم میباشد .پدرش سید موسی جنگیدوست، فرزند سید ابیعبدالله گیلانی بود .(نیازمند منبع) عبدالقادر دخترزاده ابوعبداللّه صومعهای از نوادگان محمد تقی (امام نهم شیعیان) و از بزرگان مشایخ گیلان و نام مادرش امالخیرامة الجبار فاطمه بود.

زندگینامه ویرایش

در تاریخ و مکان زادروز او اختلاف وجود دارد و ۰۰۰ یا یا ۰ یا قمری تاریخهای زادروز او ذکر شدهاند .محل تولد وی روستای گیلان ده از توابع چابکسر میباشد که محل سکونت ابوالعباس قصاب آملی نیز بودهاست .بعضی نیز ولادت او را در قریه بشتیر از توابع گیلان و در شب رمضان ۰ قمری (اسفند خورشیدی) دانستهاند.() ایشان متولد صومعه سرا از شهرهای استان گیلان میباشند . مقبره مادر بزرگوارشان نیز در این شهر میباشد .وی در زمان حکومت ملکشاه سلجوقی متولد شد .به سبب حمایتهای ملکشاه و وزیرش خواجه نظام الملک اوج دوره شهرت علم بود .اما به دلیل کشمکش وارثان تخت شاهی پس از قتل ملکشاه و همچنین ظهور فرقه نزاریه از اسماعیلیه به رهبری حسن صبّاح و جنگهای صلیبی و فتح بیتالمقدس بدست مسیحیان، ثبات و آرامش زندگانی مردم از بین رفت.(نیازمند منبع)

تحصیلات ویرایش

در جوانی در سن هجده سالگی به بغداد رفت و در آنجا نشو و نما یافت .در ابتدا علوم ادبی را از ابو زکریای تبریزی آموخت.

وی در بغداد، از ابوبکر محمد بن احمد و ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان و ابوطالب بن یوسف، علم حدیث فرا گرفت.

www.waseemziyai.com

سپس به نزد علی بن ابی سعید مخرمی، و در مدرسه او فقه آموخت.

وی با شیخ احمد یا حماد دباس مصاحب بود و از او فنون طریقت را آموخت .او در زمان تحصیل از دسترنج خود ارتزاق میکرد .وی در یادداشتن علم و دانش کوشش فراوان کرد و ملازم سیاحت و مجاهده و ریاضت و تفکر در تنهایی شد .او یازده سال از عمر خود را در انزوای کامل به سر برد.(نیازمند منبع)

فعالیتها و یرایش

علی بن ابی سعد مخرمی مدرسه خود را به وی تفویض نمود و او در آن مدرسه به وعظ و ارشاد پرداخت و آوازه زهد و تقوای او در همه جا پیچید.() مردم از همه نقاط به زیارتش میشتافتند و از نصایحش استفاده میکردند.()(نیازمند منبع)

لباس روحانیت (خرقه مشایخ) را از دست ابو سعد مخرمی پوشید.() وی در این مدرسه، مجلس وعظ و خطابه برپا میکرد و مطابق هر دو مذهب شافعی و حنبلی فتوا میداد و در سیزده شاخه از علوم دینی تدریس میکرد .وی از محدثان شافعی یا حنبلی بود .وی از ابوغالب باقلانی و احمد بن مظفر بن سوسن تمار و ابوالقاسم بن بیان و جعفر بن احمد سراج و ابوسعد بن خشیش و ابوطالب یوسفی و دیگران حدیث شنید .ابوسعد سمعانی و عمر بن علی قرشی و حافظ عبدالغنی و شیخ موفقالدین ابنقدامه و شیخ علی بن ادریس و احمد بن مطیع باجسرائی و محمد بن لیث وسطانی و اکمل بن مسعود هاشمی و دیگران از وی حدیث شنیدند .رشید احمد بن مسلمه با اجازه از او روایت کردهاست.در اصول و فروع فقه و تصوف تألیفات زیادی به.وی منسوب است.

دیوان شعر او به دیوان غوث اعظم معروف است .وی در شاعری متخلص به محیی است.

درگذشت و یرایش

در روز و ماه درگذشت شیخ عبدالقادر گیلانی اختلاف وجود دارد .سالهای • یا یا قمری بهعنوان تاریخ درگذشت او ذکر شدهاست.اما همه مورخان و صاحبان کتابهای رجال درگذشت او را در سال قمری نوشتهاند.

در شب شنبه ربیعالاول قمری (دی خورشیدی) در مدرسهای که وعظ و ارشاد میکرد در بغداد درگذشت و همانجا در مدرسهاش به خاک سپرده شد .مقبره وی توسط شاه اسماعیل یکم در جریان فتح بغداد تخریب شد.

خانواده و یرایش

پدرش سیدموسی جنگیدوست، فرزند سید ابیعبدالله گیلانی بود.(نیازمند منبع) عبدالقادر دخترزاده ابوعبدالله صومعهای، از بزرگان مشایخ گیلان و نام مادرش امالخیر امة الجبار فاطمه بود.در سی و چند سالگی ازدواج کرد و حدود چهل و نه فرزند از او باقیماند، که بیست و هفت تن پسر و مابقی

www.waseemziyai.com

دختر بودند .بازماندگان نسبی وی نیز پس از فتح بغداد به وسیله شاه اسماعیل یکم از بینالنهرین اخراج شدند.

دیدگاهها و باورها

میناتوری هندی از شش شیخ صوفیه .عبدالقادر گیلانی با نام غوث الاعظم مشخص شدهاست.
وی حنبلی مذهب و اشعری مسلک بودهاست و شیعه، مرجئه، جهیمیه، کرامیه، معتزله، قدریه، مشبهه و سالمیه را اهل بدعت و انحراف میدانستهاست.(فتاوی او موافق هر دو مذهب شافعی و حنبلی است و در مشرب حنبلی و شافعی فتوا میداد.علمای عراق با نظر او در مسائل فقهی با تقدیر و احترام برخورد میکردند.(نیازمند منبع)او فقیه و محدثی بود که اوراد و اذکاری را به نوعی پایهریزی کرده بود که قرائت و تکرار آنها در درون افراد اثر بگذارد .وی مریدان خود را وامیداشت تا ذهن خود را از تصورات فیلسوفان یونانی و سفسطهپردازان پاک کنند و به سیر و سلوک شرعی برای رسیدن به حکمت و اشراقات روی آورند.(نیازمند منبع)
در حالی که در قرن پنجم قمری تصوف و طریقت در حال جدایی از شریعت بودند، عبدالقادر گیلانی به عنوان یکی از سرسختترین مخالفان این عقاید، در جهت هماهنگی طریقت با شریعت تلاش کرد و اطاعت و پیروی از قرآن و سنت و حاکمیت بخشیدن به آنها را در همه شئون زندگی، اساس همه امور میدانست عز بن عبدالسلام شافعی در این باب سخنها گفته.(نیازمند منبع)در نظر او، تصوف نتیجه بحث و گفتار نیست، بلکه حاصل جوع و حرمان است متضمن بخشندگی، تسلیم شادمانه، صبر، ارتباط دایم با خدا از طریق دعا، خلوت، پشمینهپوشی، سیاحت و سیر در آفاق و انفس، فقر و تواضع، یکرنگی راستی است .(نیازمند منبع)او تا جایی بر ارزشهای دینی تأکید میکرد که در گفتار پنجاهوچهارمش از کتاب فتح الربانی به مردم پند میداد که نسبت به جهان بیتفاوت باشند و آرزوها و هواهای نفسانی خود را از هر نوع که باشد بکشند و لذت و سرور را در فناء بجویند .او در اثر دیگر خود الفیوضات الربانیه که کتابی است مشتمل بر چندین ورد و دعا در موضوعهای مختلف در قسمتهای اولیه آن مطالبی را آوردهاست که بالکل میتوان استنباط کرد که وی قائل به مذهب جبر بودهاست .او در این کتاب (الفیوضات الربانیه) آوردهاست:
خداوند بلند مرتبه فرمود :ای غوث بزرگ گفتم لبیک ای پروردگار غوث فرمود :هر اندازه (انسان) مابین عالم ماده و ملکوت قرار گرفته باشد پس او (درمرحله) شریعت است و هر مقدار (تطور یافته) بین عالم ملکوت و جبروت (عقل) باشد پس آن (مرحله) طریقت است و هر مقدار (تطور یافته) بین عالم جبروت (عقل) و لاهوت (الوهیت) باشد پس آن حقیقت است سپس خداوند به من فرمود :ای غوث بزرگ درهیچ چیزی ظاهر نمیشوم همانند شدت ظهورم در انسان پس پرسیدم ای پروردگارم آیا مکان برای تو ممکن است به من فرمود :ای غوث بزرگ من ایجادکننده

www.waseemziyai.com

مکان هستم ولی برایم مکانی نیست سپس او به من فرمود :ای غوث بزرگ انسان چیزی نمیخورد و نمینوشد و نمیایستد و برنمیخیزد و صحبت نمیکند و هیچ کاری انجام نمیدهد و به هیچ چیز توجه نمیکند و از چیزی نمیگذرد مگر اینکه من در آن و متحرک هستم.او فقر را مرکب انسان برای وصول به منزل میداند و همچنین حال را چیزی میداند که به زبان مقال (گفتار) نمیآید و اصل و حقیقت محبت را فنا محب در محبوب میداند .از سخنان او بر میآید که او رویت خداوند را قبول دارد، البته تجلی و ظهور و درک او را نه با چشم ظاهر بلکه با چشم باطن و جان .(نیازمند منبع)او اختیار فقر را برای رسیدن به حق توصیه میکند، چنانکه بعد از وادی فقر سالک به وادی حق میرسد .
اگرچه عبدالقادر در مسئله آزادی اراده به مذهب جبر نزدیکتر است ولی با توسل به نظریه کسب که در میان متکلمان رواج دارد جنبه افراط و تفریط آن را رها میکند.(نیازمند منبع)
براساس اندیشه او، صفای روح لازمه وجود صوفی است و صوفی کمال نمییابد مگر آنگاه که در مکتب رنج و مصیب پرورش یابد و شیخ حدیثی را از پیامبر نقل میکند :ما پیامبران بنابر درجاتمان با آزمونهای بسیار احاطه شدهایم آنچه مهم است ثابت قدم بودن در ایمان است تا سرانجام خیر بر شر غلبه کند.(نیازمند منبع) .
بنابه باور او، مردم چهار دستهاند(نیازمند منبع):گروه اول نه زبان دارند و نه دل، تابع حواس هستند، توجهی به حقیقت ندارند .گروه دوم زبان دارند ولی دل ندارند، سخنان اینان زیبا و دلشان تاریک است و کامجو و عصیان طلبند.
گروه سوم دل دارند ولی زبان ندارند، آنان مؤمنان راستین هستند که برای سلامت روح اینان سکوت و خلوت بهتر است.
گروه چهارم که هم دل دارند و هم زبان که مالک حقیقی معرفت خدا و صفات او هستند، اینان به والاترین مرحله میتوانند دست یابند که همان تالی مقام نبوت است.
عبدالقادر با توجه به مقامات صوفیانه چهار مرحله را به دست میدهد(نیازمند منبع):
نخستین مرحله، مرحله ورع است که بنده مطیع شریعت است و تنها به خدا امیدوار و هرگز به مردم دیگر متوسل نمیشود.
دومین مرحله، مرحله حقیقت است که با مقام ولایت یکی است بنده از امر خدا اطاعت میکند که خود این اطاعت و انقیاد دو نوع است، اول حفظ انسان از هرگونه گناه آشکار و پنهان همراه با ارضاء نیازهای اولیه، نوع دوم اطاعت از ندای باطن است که همه برای خدا میشود.
مرحله سوم تفویض است و آن زمانی است که بنده یکسره خود را تسلیم میکند.
مرحله چهارم و آخرین مرحله، فناست که خاص ابدال یعنی موحدان راستین و عارفان است.
او در عصر خود تحولی فرهنگی در میان مسلمانان پدید آورد و مردم را از توسل به عمال حکام عباسی بر حذر داشت، و آنها را به تجدیدنظر در رفتار خود و توجه به خدا دعوت کرد.()(نیازمند

www.waseemziyai.com

منبع) او در یکی از مجالس وعظ (ثبت شده در کتاب فتح الربانی) چنین گفت :تویی که به خویشتن، به مردم به پول و سرمایه به معامله و سلطان و حاکم و دیگر چیزها توکل نمودهای بدان که همه آنها به راستی خدای تو شدهاند ...!ای بندگان حلقه به گوش بت ثروت و بت حکومت !بدانید که آنها میان شما و خدای واحد دیوار استواری را ایجاد کردهاند .هر کس تصور کند نفع و زیانش در دست غیر خداوند است به راستی بنده خداوند نیست بلکه عبد همان چیزی است که نفع و ضرر خود را از او میطلبد.(نیازمند منبع)

وی از آن روی که میپنداشت در مورد تبلیغ و ارشاد و وعظ، مسئولیت و تکلیف دارد به آن میپرداخت .اشتغال او به وعظ و ارشاد و تربیت، مانع از تدریس و ترویج علم و سنت و مبارزه با بدعت و انحرافات توسط او نشد .(نیازمند منبع) تقی الدین واسطی در ترياق المحبين میگوید :شیخ در دوران حیات خویش بیشتر به سبب مواعظ شهرت یافتی و فقط بعد از وفاتش بود که خرقه تصوف را بدو نسبت دادند. بعضی از محققین نقدهایی به این سخن وارد ساختهاند.

خدمات وفعالیتها و پرایش

در حالی که در قرن پنجم قمری تصوف و طریقت در حال جدایی از شریعت بودند، عبدالقادر گیلانی به عنوان یکی از سرسختترین مخالفان این عقاید، در جهت هماهنگی طریقت با شریعت تلاش کرد و اطاعت و پیروی از قرآن و سنت و حاکمیت بخشیدن به آنها را در همه شئون زندگی، اساس همه امور میدانست.

او تلاش زیادی برای اصلاح تصوف کرد .تلاشهای او در ابعاد زیر قابل ذکر است:

پالایش تصوف از چیزهایی که با آن آمیخته شده بود و باز گرداندنش به رسالت اصلی، و تبدیل تصوف به یک مکتب تربیتی که هدف اصلی آن کاشتن و زراعت معانی تجرد و دلبریدگی خالص از دنیا و زهد صحیح است.

حمله به آنانی که از راه تصوف منحرف گشته بودند و آن را وسیله ظاهرسازی خود قرار داده و معنایش را تغییر داده بودند .وی بدون آنکه از طایفههای صوفیه نام ببرد آنها را دستهبندی کرد تا خصوصیاتی را که باعث پایبندی تصوف به کتاب و سنت است، را بنمایاند؛ و هم بدون برانگیختن دشمنی یا ناراحتی امکان اصلاح منحرفان را فراهم سازد .فرقههایی با عنوانهای اباحیه، متکامله، متجاهله و غیره.

ایجاد نظام میان طریقتهای صوفیه و وحدت بخشیدن بین مشایخ آنها؛ او بدین منظور دعوتهایی به منظور گردهمایی از مشایخ صوفیه کرد که نخستین گردهمایی آنان در رباط (کائن) واقع در منطقه حلب بغداد انجام گرفت که در آن پنجاه شیخ عراق و کشورهای دیگر شرکت کردند .گام بعد، ایجاد ارتباط با مشایخ طریقت بیرون از عراق بود که بدین منظور گردهمایی شیخ عبدالقادر در ایام

www.waseemziyai.com

حج، با حضور شیخ عثمان ابن منصور قرشی که تربیت مریدان در مصر بر عهده او بود، شیخ ابومدین مغربی که عهده‌دار توسعه تصوف در مغربزمین بود، و شیخ ارسلان دمشقی که تربیت مریدان و ریاست پیروان طریقت در شام را عهده‌دار بود و نیز شیوخ یمن و شمار زیادی از مشایخ طریقتهای تصوف اسلامی صورت پذیرفت .از مهمترین نتایج این گردهمایی ایجاد اتحاد میان طریقتهای صوفیه تحت رهبری واحد بود .از جمله آثار این گردهمایی در احیاء دین را در موارد زیر برشمردهاند:

وحدت عمل در حرکت صوفیه طریقتهای گوناگون، مریدان و طلبههای سطحبالای خود را که شایسته شیخشدن در آینده بودند را به مدرسه قادریه.میفرستادند .(برای نمونه ابومدین مغربی که مریدش صالح ابن ویرجان زرکانی را به نزد عبدالقادر فرستاد یا شیخ ارسلان دمشقی که به مریدانش میگفت شیخ ما و شما عبدالقادر است.

ارتباط بین فقه و تصوف را به سمت نزدیکی و ناپدیدی پیش برد، تا جایی که کسی که فقیه میشد فقه و تصوف را با هم داشت و این را کاملشدن شریعت و طریقت میخواندند.

خروج تصوف از گوشهگیری و عزلت و رویارویی آن با تهدیداتی که متوجه جهان اسلام بود .اخبار بهجا مانده نشان میدهد که مدرسه قادریه نقش اساسی در تجهیز و آمادهسازی نیروها برای رویارویی با خطر صلیبیون در شام داشت .این مدرسه جوانانی را که به دلیل ورود صلیبیها مجبور به فرار شده بودند را آماده میکرد و تحت فرماندهی ورزیده به جبهه جنگ بازمیگرداند.

وی همواره حاکمان خودکامه را مورد انتقاد قرار میداد، اما حاکمان با توجه به محبوبیتش در میان مردم، امکان رویارویی با وی را نداشتند .ابن کثیر دمشقی میگوید :امام عبدالقادر هیچگاه از اندرز حکیمانه و انتقاد غیرتمندانه حاکمان و قاضیان غفلت نمیورزید و به سختی سلوک سرسپردگان سلاطین را مورد مذمت قرار میداد؛ و آنها را به صراط مستقیم دین خداوند فرا میخواند .(نیازمند منبع)

او در عصر خود تحولی فرهنگی در میان مسلمانان پدید آورد و مردم را از توسل به عمال حکام عباسی بر حذر داشت، و آنها را به تجدیدنظر در رفتار خود و توجه به خدا دعوت کرد.()(نیازمند منبع) او در یکی از مجالس وعظ (ثبت شده در کتاب فتح الربانی) چنین گفت :تویی که به خویشتن، به مردم به پول و سرمایه به معامله و سلطان و حاکم و دیگر چیزها توکل نمودهای بدان که همه آنها به راستی خدای تو شدهاند ...!ای بندگان حلقه به گوش بت ثروت و بت حکومت !بدانید که آنها میان شما و خدای واحد دیوار استواری را ایجاد کردهاند .هر کس تصور کند نفع و زیانش در دست غیر خداوند است به راستی بنده خداوند نیست بلکه عبد همان چیزی است که نفع و ضرر خود را از او میطلبد.(نیازمند منبع)در کتاب قلائد الجواهر نقل شدهاست :هنگامی که المقتضی لامر الله خلیفه عباسی مقام قاضی القضاتی بغداد را به آدم بیکفایتی مانند ابوالوفا یحیی بن سعید سپرد، حضرت عبدالقادر در نماز جمعهای که خلیفه نیز در آن حضور داشت، خطاب به او گفت :ای خلیفه !تو که

www.waseemziyai.com

آدم بیکفایت و نامقبولی را به مقام قضاوت و رسیدگی به مظالم مردم گماشتهای در فردای قیامت و به هنگام حضور در محضر حضرت حق و بررسی نامه اعمالت چه جوابی برای گفتن خواهی داشت؟ خلیفه از سخنان صادقانه و خیرخواهانه و در عین حال غیرتمندانه امام عبدالقادر منفعل گردید و فردای همان روز دستور عزل قاضی القضات را صادر نمود.

مجالس موعظه او در مدرسه قادریه رونق فروانی میبافت .گاه چنان جمعیت زیادی در مجالس موعظه او حاضر میشد که مجبور میشد در مکانهایی خالی در خارج از بغداد سخن بگوید .مردم با اسب و قاطر و الاغ نزدش میآمدند و در حاشیه مجلسش چون دیوار میایستادند .برخی از مورخین گفتهاند که در مجلسش حدود هفتاد هزار نفر حاضر میشدند و کلامش گوش میکردند.

وی از ابوغالب باقلانی و احمد بن مظفر بن سوسن تمار و ابوالقاسم بن بیان و جعفر بن احمد سراج و ابوسعد بن خشیش و ابوطالب یوسفی و دیگران حدیث شنید.() ابوسعد سمعانی و عمر بن علی قرشی و حافظ عبدالغنی و شیخ موفقالدین ابنقدامه و شیخ علی بن ادریس و احمد بن مطیع باجسرائی و محمد بن لیث وسطانی و اکمل بن مسعود هاشمی و دیگران از وی حدیث شنیدند .رشید احمد بن مسلمه با اجازه از او روایت کردهاست.

در اصول و فروع فقه و تصوف تألیفات زیادی به وی منسوب است.دیوان شعر او به دیوان غوث اعظم معروف است .وی در شاعری متخلص به محیی است.

وی دیدارهایی با جماعتی از زاهدان وقت کرده بود و با عارفان بزرگی در ایران و عراق رایزنی میکرد.

آثار و تالیفات

در اصول و فروع فقه و تصوف تألیفاتی به او منسوب است .از آثار وی:

بشائر الخیرات (در دعا و اوراد)☆......الغنیة لطالبی طریق الحق یا غنیة الطالبین لطریق الحق، در تصوف (مجموعهای از مواعظ وی)؛☆......الفتح الربانی و الفیض الرحمانی، در تصوف(شامل مجلس وعظ از وی و مربوط به سالهای قمری)☆......☆......جلاء الخاطر فی الباطن و الظاهر، و الکبریت الاحمر، در صلوات بر پیامبر اسلام)

فتوح الغیب، در تصوف (مشتمل بر مجلس وعظ از وی؛ در پارهای موضوعات که فرزندش شیخ عبدالرزاق بعد از وی گردآوری نموده، و نسبنامه پدرش را به آن ضمیمه کردهاست

☆......ملفوظات قادریه☆...... ☆......الفیوضات الربانیه فی الاوراد القادریه☆...... (مجموعهای مناجات)☆......ملفوظات گیلانی☆......سر الاسرار و مظهر الانوار فیما یحتاج الیه الابرار☆......آداب السلوک و التوصل الی منازل الملوک☆......تحفة المتقین و سبیل العارفین☆...... ☆......حزب الرجاء و الانتهاء ☆......یواقیت الحکم☆......معراج لطیف

www.waseemziyai.com

المعانی؛☆......☆......المواهب الرحمانيه و الفتوح الربانيه (در مراتب اخلاق پسنديده و مقامات عرفانی)؛(نیازمند منبع)

جلال الظاهر (مجموعه‌ای از مواعظ)؛(نیازمند منبع)

دیوان غوث اعظم، دیوان شعر؛

کرامات منتسب ویرایش

کرامات و افسانه‌های بسیاری به او منتسب شده‌اند، با این حال در انتساب این رفتارها و سخنان به عبدالقادر اطمینانی وجود ندارد.

در بهجة الاسرار آمده که وی در جمع مشایخ گفته‌است :قدم من بر گردن تمام اولیاء است .در نفحات الانس جامی آمده‌است که :از شیخ عبدالقادر پرسیدند که :سبب چه بود که لقب شما محی الدین کردند، فرمود که روز جمعه‌ای از بعض سیاحات به بغداد می‌آمدم با پای برهنه، به بیماری متغیر اللون نحیف البدن بگذشتم، مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر اجواب گفتم، گفت نزدیک من آی، نزدیک وی رفتم، گفت مرا باز نشان، وی را بازنشاندم، جسد وی تازه گشت و صورت وی خوب شد و رنگ وی صافی گشت .از وی بترسیدم، گفت مرا نشناسی؟ گفتم :نه، گفت :من دین اسلام هستم، همچنان شده بودم که دیدی، مرا خدای تعالی به تو زنده گردانید .انت محی الدین!

کتابهایی که کرامات و خوارق عادات او را برشمرده‌اند فراوانند، از جمله آنان:

بهجة الاسرار علی بن یوسف الطنوخی.

خلاصة المفاخر فی اختصار مناقب الشیخ عبدالقادر امام یافعی مؤلف مرآة الجنان.

قلائد الجواهر اثر محمد بن یحیی التاوفی.

نفحات الانس عبدالرحمن الجامی

از جمله کرامات و افسانه‌ها درباره او این است که مادرش در سن ۰ سالگی بدو حامله شد و در ماه رمضان این طفل شیر نخورد .از مادرش (امالخیر) نقل شده‌است که :وقتی عبدالقادر را به دنیا آوردم در ماه رمضان هنگام روز شیرم را نمی‌نوشید .یکبار هلال ماه رمضان پوشیده ماند، نزد من آمدند و از من در مورد او (یعنی حضرت عبدالقادر) سؤال کردند به آنها گفتم که او امروز شیر نخورد، سپس روشن شد که آن روز از روزهای ماه رمضان بود . این موضوع در سرزمینشان زبانزد شد و گفته شد که از سادات فرزندی زاده شده‌است که در روزهای ماه رمضان شیر نمی‌نوشد.

همچنین آمده‌است که در نوجوانی چون قصد بغداد کردی، خضر (از پیامبرانی که به باور شیعیان زنده‌است و ظهور خواهد کرد) او را اذن ورود ندادی و هفت سال در کنار دجله او را تعلیم و تربیت دادی و بعد از آن اذن ورود به بغداد یافت.

از فرزندش شیخ عبدالوهاب روایت شده‌است که پدرش چهل سال برای مردم سخن گفت و موعظه کرد و آنچه را که می‌گفت چهارصد دانشمند و دیگران می‌نوشتند .از عبدالقادر روایت شده‌است که

www.waseemziyai.com

گفت :آرزو داشتم که مثل همان اوایل در بیابانها باشم، هیچکس را نبینم و کسی مرا نبیند .سپس گفت :خدای عزوجل از من خواست تا به خلق سود برسانم پس بردست من بیش از پانصد یهودی و نصاری اسلام آوردند و بیش از صدهزار عیار و سلاحدار بر دستم توبه کردند و این خیری کثیر بود.

روایت شده که در یکی از سالها رود دجله طغیان کرد تا جایی که شهر بغداد در خطر افتاد، مردم نزد عبدالقادر رفتند از او یاری خواستند .او به کنار دجله رفت و عصایش را بر زمین زد و گفت تا اینجا و آب در همان زمان کم شد.

عمر بزاز آوردهاست :روز جمعه پانزدهم جمادیالاول سال همراه با شیخ عبدالقادر به مسجد جامع رفتم، دیدم که هیچکس به او سلام نکرد .در دلم گفتم >عجیب است ما هر جمعه به خاطر ازدحام مردم در اطراف مردم با مشقت وارد مسجد میشد یم <هنوز این فکر در سرم جریان داشت که شیخ به من نگاه کرد و لبخند زد و مردم به سوی او هجوم آوردند که به او سلام کنند .تا حدی که بین من و او قرار گرفتند .من در دلم گفتم که حالت قبلی بهتر از این حالت بود .ایشان فکرم را دریافت و گفت>:ای عمر این چیزی است که خودت خواستی.

از احمد ابن شافع جیلی نقل شدهاست که گفت :با سرور خویش عبدالقادر در مدرسه نظامیه بودم فقیهان و درویشان بر او گرد آمده بودند .ایشان در مورد قضا و قدر سخن میگفت .در هنگام صحبت ماری بزرگ از سقف بر دامنش افتاد و در نتیجه تمام حاضران از دور او فرار کردند و کسی جز خود ایشان باقی نماند .مار به درون لباس شیخ خزید، روی بدن او خزید تا به یقه اش رسید و رو به طرف گردنش کرد .با این همه شیخ سخن خود را قطع نکرد و حالت نشستنش نیز تغییر نیافت .مار بر زمین فرود آمد و بر قامت خویش در پیشگاه او راست ایستاد .سپس صدایی از خود بیرون آورد و با کلامی که ما آن را نفهمیدیم با ایشان سخن گفت و سپس رفت .مردم به طرف حضرت عبدالقادر بازگشتند و پرسیدند :مار چه گفت؟ ایشان فرمود :مار گفت من عده زیادی از اولیاء را آزمایش کردم ولی ثبات و مقاومت تو را در آنها ندیدم .من هم به او پاسخ دادم :وقتی که تو روی من افتادی من داشتم در مورد قضاء و قدر سخن میگفتم .آیا تو، کرم کوچک را چیزی جز قضاء و قدر حرکت میدهد؟.

کرامات زیادی به شیخ گیلانی نسبت داده میشود که شفای ناقص مادرزاد، مفلوج، و ابرص از آن جملهاند و حتی گفته شده که مرده را به اذن خدا زنده میکردهاست .()(نیازمند منبع) مشهور است که از آنچه در دل دیگران میگذشت سخن میگفت و آنچه که در درون آدمیان نهفته بود را میدید.

شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ

شیخ عبدالقادر گیلانی (جیلانی) در زمانی متولد شد که ملکشاه سلجوقی برامپراتوری اسلامی حکومت می کرد به سبب حمایتهای وی و وزیرش نظام الملک(کشته شده ۴۸۵ هـ -ق) دوره

www.waseemziyai.com

شهرت علم بود ولی به سبب کشمکش وارثان تخت شاهی و همچنین ظهور فرقه نزاریه از اسماعیلیه به رهبری حسن صباح و جنگهای صلیبی و فتح بیت المقدس بدست مسیحیان ثبات و آرامش زندگانی مردم از بین رفت.

کنیه وی ابومحمد و لقبش محی الدین و محل تولدش گیلان و از سادات رفیع الدرجات حسنی است ولادت او ۴۷۱ و وفاتش را ۵۶۱ هـ .ق گفته اند و بیش از نود سال زیسته است .مادر وی ام الخیر بنت ابوعبداله معصومی است او در سال ۴۸۸ به بغداد رسیده است و به جد و جهد تمام علوم ادبی و فقه و حدیث را یاد گرفت و بعد از تحصیل علوم ظاهر، باطن پرداخت و به مجاهدت و ریاضت مشغول شد.

مادر وی امالخیر گفته است :که چون فرزند من عبدالقادر متولد شد هرگز در روز رمضان شیر نخورد و یکبار هلال ماه رمضان به جهت ابر پوشیده مانده بود واز مادر عبدالقادر پرسیدند گفت: امروز عبدالقادر شیر نخورده است، بعد معلوم شد که آنروز، روز رمضان بوده است وی گفته است : که خرد بودم روز عرفه به صحرا رفتم بدنبال گاوی به جهت چراء آن گاو روی برگرداند و گفت یا عبدالقادر :ما لهذا خلقت و لا بهذا امرت ترسیدم و بازگشتم وبه بام سرای خود برآمدم حاجیان را دیدم که در عرفات ایستاده بودند .پیش مادر خود رفتم و گفتم مرا در کار تعالی کن و اجازت ده تا به بغداد روم و به علم مشغول شوم و صالحان را زیارت کنم .مادر سبب آن داعیه را پرسید بدو گفتم و گریست و برخاست هشتاد دینار بیرون آورد که میراث پدر بود چهل درهم را به من داد و مرا به صدق سفارش نمود.

چون عبدالقادر مرد بسیار هوشیاری بود آنچه را که نظام آموزشی آنروز ارائه می داد به زودی کسب کرد .وی ادبیات را نزد ابوزکریای تبریزی و فقه و حدیث را از بزرگان بغداد آموخت پس از آن شاگرد یک شیخ صوفی بنام حماد شد که توانست مهارت عظیمی در تصوف کسب کند .و یازده سال از عمر خود را در انزوای کامل به سر برد.

تصوف؛ معرفتی است که در آن از ذات حضرت حق و از اسماء و صفات او بحث می شود از آن جهت که هر یک از اسماء و صفات ما را به ظاهر منسوب به آن اسماء و صفات می رساند و موضوعش عبارت از وجود حضرت حق به اعتبار ارتباط حق با خلق به لحاظ چگونگی صدور کثرات از واحد، مسایل آن عبارتست از چگونگی صدور ونشات گرفتن و پیدایش کثرات امکانی از حضرت واحدیت و بازگشت کثرات به وحدت است امام باقر (رضی الله عنه) می فرماید:

تصوف عبارتست از نیکوخویی و هرکس خلق و اخلاقش از تو بهتر باشد تصوف او از تو بهتر و بیشتر است.

امام محمد غزالی در تعریف تصوف می گوید:

تهی کردن دل از هرچه که جزء حق است و کوچک شمردن ماسوی ا.

www.waseemziyai.com

درخصوص ریشه کلمه تصوف اختلاف است صاحب رساله قشیریه آنرا غیر عربی و ابوریحان بیرونی ریشه آن را یونانی می داند و برخی ریشه آن را برگرفته از اصحاب صفّه می دانند.

راه تصوف و عرفان مبتنی بر شهود و اشراق و انجزاء عرفاست که معرفت دقیق و عمیق است که حقایق اشیاء را به طریق کشف و شهود آنچنان که هست و حقیقت دارد می بیند و متوقل در امور الهی است و به عبارتی عرفان همان تصوف و عارف همان صوفی دَر معنی اخص است.

در نظر شیخ گیلانی ، تصوف نتیجه بحث و گفتار نیست حاصل جوع و حرمان است متضمن بخشندگی ، تسلیم شادمانه، صبر، ارتباط دایم با خدا از طریق دعا، خلوت، پشمینه پوشی سیاحت و سیر در آفاق و انفس، فقر و تواضع، یکرنگی راستی است.

باید دانست در مباحث عرفانی زاهد، عابد و عارف از نظر معنی متفاوت هستند.

المعرض عن متاع الدنیا و طیباتها یخص به اسم زاهد و المواظب علی نفل العبادات من القیام و الصیام و نحوما یخصّ به اسم العابد و المتصرف بفکره الی قدس الجبروت مستدیماً لشروق نور الحق فی سرّه یخص به اسم العارف.

کسی که از بهره های دنیا و رزق و روزهای پاکش دوری کننده است به او نام زاهد اختصاص دارد و کسی که مواظب عبادات مستحب از نماز و روزه وهمانند این هاست نام عابد مختص اوست و کسی که فکرش را به قدس جبروت صرف می کند و دائما طلب اشراق نور حق در ضمیرش می نماید نام عارف اختصاص به او داد.

شیخ گیلانی آنقدر به ارزشهای دینی تکیه می کند که راه افراط گونه ای را پیش می کشد و در پنجاه و چهارمین گفتار خود، عموما به مردم پند می دهد که نسبت به جهان بی تفاوت باشند و آرزوها و هواهای نفسانی خود را از هر نوع که باشد بکشندو آدمی باید لذتی و سرور را در فناء بجوید.

شیخ در اثر دیگر خودالفیوضات الربانیه که کتابی است مشتمل برچندین ورد و دعا در موضوعهای مختلف در قسمتهای اولیه آن مطالبی را آورده است که بالکل می توان استنباط کرد که وی قائل به مذهب جبر بوده است قال ا تعالی یاغوث الاعظم قلت لبیک یا رب الغوث قال کل طور بین الناسوت و الملکوت فهو شریعه و کل طور بین الملکوت و الجبروت فهو طریقه و کل طور بین الجبروت و اللاهوت فهو حقیقه، ثم قال لی یاغوث الاعظم ماظهرت فی شی، کظهوری فی الانسان ثم سئلت یا رب هل لک مکان قال لی یا غوث الاعظم انا مکون المکان و لیس لی مکان ثم قال لی یا غوث الاعظم ما اکل الانسان شیئا و ما شرب و ما قام و ماقعد و ما نطق و ما صمت و ما فعل فعلا و ما توجه لشیء و ما غاب عن شی الا انا فیه و متحرکه.

خداوند بلند مرتبه فرمود :ای غوث بزرگ گفتم لبیک ای پروردگار غوث فرمود :هر اندازه (انسان) مابین عالم ماده و ملکوت قرار گرفته باشد پس او (درمرحله) شریعت است و هر مقدار (تطور یافته) بین عالم ملکوت و جبروت (عقل) باشد پس آن (مرحله)شریعت است و هر مقدار

www.waseemziyai.com

(تطوریافته) بین عالم ملکوت و جبروت (عقل) باشد پس آن (مرحله) طریقت است و هر مقدار (تطور یافته) بین عالم ملکوت و جبروت (عقل) باشد پس آن (مرحله) طریقت است و هر مقدار (تطور یافته) بین عالم جبروت (عقل) و لاهوت (الوهیت) باشد پس آن حقیقت است سپس خداوند به من فرمود :ای غوث بزرگ درهیچ چیزی ظاهر نمی شوم همانند شدت ظهورم در انسان پس پرسیدم ای پروردگارم آیا مکان برای تو ممکن است به من فرمود :ای غوث بزرگ من ایجاد کننده مکان هستم ولی برایم مکانی نیست.

سپس او به من فرمود :ای غوث بزرگ انسان چیزی نمی خورد و نمی نوشد و نمی ایستد و برنمی خیزد و صحبت نمیکند و هیچ کاری انجام نمی دهد و به هیچ چیز توجه نمی کند و از چیزی نمیگذردمگر اینکه من در آن و متحرک هستم.

مراحل سیرسلوک از نظر عارفان و صوفیان مراحل شریعت، طریقت و حقیقت است اگر برای فهم آن خلق را به بیمار تشبیه نماییم نسخه ای که طبیب تجویز می کند به منزله شریعت است عمل به آن به عنوان طریقت است و حصول به نتیجه و بهبودی به منزله حقیقت است.

صاحب رساله قشیریه :شریعت را التزام عبودیت خوانده است و شیخ لاهیجی گفته است شریعت احکام ظاهر است به منزله پوست وقتی عارف مطابق شریعت به ذکر خداوند پرداخت خود را آماده مرحله طریقت می نماید.

صاحب رساله قشیریه طریقت را سلوک طریق شریعت و عمل به مقتضای آن می داند و مقصود از آن تهذیب اخلاق و تحصیل مکارم عالیه انسانی و تشبه به اولیاء الهی به قول شیخ لاهیجی وصول به حقیقت در واقع ظهور ذات حق است بی حجاب و تعینات و محو کثرات موهومه که اولین مرتبه آن شهود و آخرین آن فناء است.

شیخ گیلانی (فقر)را مرکب انسان برای وصول به منزل می داند و همچنین حال را چیزی می داند که به زبان مقال (گفتار) نمیآید سپس می گویدالمحبه لبینی و بین المحب و المحبوب فاذا فنی المحب عن المحبه و صل با المحبوب بر این اساس که اصل و حقیقت محبت را فنا محب در محبوب می داند همچنین جمله ای دارد که :قال لی یاغوث الاعظم من سالنی عن الرؤیه بعد العلم فهو محجوب بعلم الرویه از این سخن و گفتار قبل او چنین برمیآید که رؤیت خداوند را قبول داردالبته تجلی و ظهور و درک او را نه با چشم ظاهر بلکه با چشم باطن و جان .نیز جملهای بدین مفهوم دارد قال لی یا غوث الاعظم قل لاصحابک و احبابک من اراء منکم جنابی فعلیه باختیار الفقر ثم فقرا الفقر فاذا ثم الفقر فلا ثم الاانا. می بینیم که وی اختیار فقر را برای رسیدن به حق توصیه می کند چنانکه بعد از وادی فقر سالک به وادی حق می رسد لازم به توضیح است که دیگر القاب عبدالقادر شیخ مشرق وغوث گیلانی می باشد .اگرچه عبدالقادر در مسئله آزادی اراده به مذهب جبر نزدیکتر است ،ولی با توسل به نظریه کسب که در میان متکلمین رواج دارد جنبه افراط و تفریط آن را رها میکند .خیر وشر میوه

www.waseemziyai.com

های همزاد یک درختند همه آنها مخلوق خداست اگرچه ما باید همه شرها را به خودمان نسبت دهیم. براساس اندیشه شیخ گیلانی صفای روح لازمه وجود صوفی است و صوفی کمال نمی یابد مگر آنگاه که در مکتب رنج و مصیب پرورش یابد و شیخ حدیثی را از پیامبر (ﷺ)نقل می کند :ما پیامبران بنابر درجاتمان با آزمونهای بسیار احاطه شده ایم آنچه مهم است ثابت قدم بودن در ایمان است تا سرانجام خیر بر شر غلبه کند.

بنابرعقیده شیخ، مردم چهار دسته اند .گروه اول نه زبان دارند و نه دل، تابع حواس هستند، توجهی به حقیقت ندارند .گروه دوم زبان دارند ولی دل ندارند، سخنان اینان زیبا و دلشان تاریک است و کامجو و عصیان طلبند .گروه سوم دل دارند ولی زبان ندارند، آنان مؤمنان راستین هستند که برای سلامت روح اینان سکوت و خلوت بهتر است و گروه چهارم که هم دل دارند وهم زبان که مالک حقیقی معرفت ا و صفات او هستند، اینان به والاترین مرحله می توانند دست یابند که همان تالی مقام نبوت است.

عبدالقادر با توجه به مقامات صوفیانه چهار مرحله را به دست می دهد نخستین مرحله، مرحله ورع است که بنده مطیع شریعت است و تنها به خدا امیدوار و هرگز به مردم دیگر متوسل نمی شود. دومین مرحله ، مرحله حقیقت است که با مقام ولایت یکی است بنده از امر خدا اطاعت می کند که خود این اطاعت و انقیاد دو نوع است، اول حفظ انسان از هرگونه گناه آشکار و پنهان همراه با ارضاء نیازهای اولیه، نوع دوم اطاعت از ندای باطن است که همه برای خدا می شود .مرحله سوم تفویض است و آن زمانی است که بنده یکسره خود را تسلیم می کند و مرحله چهارم و آخرین مرحله، فناست که خاص ابدال یعنی موحدان راستین و عارفان است.

توضیح این نکته ضروری است که واژه های (فقر) ، (محبت)، (فنا)، (حال) و (مقام) از اصطلاحات عرفانی است و هر یک در عرفان معنای بسیار عمیق تری از معنای لفظی دارند .وقتی پیامبر اسلام(ص) می فرماید :الفقر فخری و جمله ای منسوب به حضرت علی (رضی الله عنه) که الفقر موت الاکبر این فقر نه فقر به معنای تنگدستی ظاهری است بلکه فقر و نداری در مقابل غنی مطلق است و همین فقر است که باعث کفر می شود یعنی کفر به ماسوی ا که عین ایمان به خداست.

به همین منوال است که ابراهیم خواص می گوید:الفقر وراء الشرف و لباس المرسلین و عبادی الصالحین و سهل بن عبدا می گوید فقیر سوال نمی کند و چیزی را رد نمی کند و چیزی را حبس نمی نماید.

حقیقت محبت آن است که سالک عاشق، دل از همه چیز بازگیرد :المحبه افناء الحیوه فی امر المحبوب محبت فنا کردن زندگی در امور مربوط به محبوب است و شیخ جنیدبغدادی رحمه ا علیه می گوید محبت عبارتست از پیدا گشتن صفات و نشانه های محبوب در محب به جای صفات خود.

فنا آخرین مرحله سیر و سلوک عارف است که به مقامی می رسد که همه چیز و همه کس را فدای

www.waseemziyai.com

محبوب مینماید، عبارتست از سیر الی ا با این مردن خود در واقع زنده می شود و به بقاء هدایت سیر الی ا می رسد.

حال همچون برقی است گذران که از موهبت خدای تعالی پدیدار می شود و نمی توان آنرا کسب نمود و از جمله امور بیرونی است که دارای ده مرتبه است -مراقبه - قرب - محبت و عشق ،خوف ، رجاء - شوق -انس -اطمینان - مشاهده ،حال یقین.

مقام و مقامات در مباحث عرفان اکتسابی توصیف شده اند و آن جایگاهی است که عارف بخاطر اعمال و عبادتش درآن مرتبه واقع شده است که مراتب آن عبارتند از:

توبه -ورع -زهد - فقر - صبر - توکل -رضا(فناء فی ا بقاء .

مرحله فنا مرحله وحدت بخش است که در آن بنده به قرب نائل می شود و در دار وجود چیزی جز خدا نمی بیند به مرحلهای می رسد که نیروی آفرینش و تکوین همانند خدا مییابد و فرمان او همانند فرمان خدا نافذ میشود(عبدی اطعنی حتی اجعلک مثلی.

اهل تصوّف با تمام اختلافاتی که در شعایر و آدابشان وجود دارد جملگی نیل را از طریق کشف و شهود میدانند و تزکیه نفس و ریاضت عملی را ترجیح میدهند زیرا که با علم حضوری میتوان به کُنه اشیاء پی برد امّا این معرفت ذومراتب بوده و شدت و ضعف دارد و براین اساس عارفان میان کشف،شهود، حضور، رؤیت مراتبی قایل شدهاند از طرفی وصف دقیق تجربههای عرفانی ناممکن بوده و در قالب زبان عادی نمیگنجد و به قول فلوطین مشاهده راه را برگفتار میبندد و سّر بسیاری از شطحیّات در عرفان نیز در همین نکته نهفته است .

کرامات زیادی به شیخ گیلانی نسبت داده می شود که مؤید آن است وی به مرحله تکوین و آفرینش رسیده است که شفای مادرزاد، مفلوج، ابرص و حتی مرده را باذن خدا زنده می کرده است هر وقت می خواست پنهان و هر وقت می خواست پیدا می شد .شیخ حماد از جمله مشایخ عبدالقادر گفته است این عجمی را قدمهایی است که برگردن همه اولیاء خواهد بود و هرآیینه مامور شود به اینکه بگوید :قدمی هذه علی رقبه کل ولی ا عبدالقادر گیلانی دارای آثار و نوشته ها و اشعاری از جمله الغنیه الطالبی طریق الحق، الفتح الربانی و الفیض الرحمانی، دیوان اشعار ، الفیوضات الربانی، ملفوظات قادریه و ملفوظات گیلانی، فتوح الغیب می باشد که از جمله اشعار وی قصیده غوثیه است.

شرح حال عارفان وعاشقان

زندگی نامہ وشرح حال عرفا وصالحین

نگاهی به زندگی و اشعار حضرت غوث الثقلین بحرالمعانی

قطب ربانی ابا محمد محیی الدّین شیخ عبدالقادر گیلانی (قدس سرّه)

www.waseemziyai.com

تولّد و کودکی

شب اول ماه مبارک رمضان سال(۴۷۰ھ) هجری بر آسمان سایه افکنده بود که خبر تولد کودکی در صومعه سرای گیلان قلب خانواده اش را به هیجان در آورد .

این کودک که او را "عبدالقادر "نامیدند در آغوش خانواده ای که در دینداری و زهد و تقوی سر آمد روزگار بودند روز به روز بزرگ ترشد و اخلاق و رفتار قرآنی و توحیدی را از محیط خانوادگی خویش جذب کرد .

پدرش "ابوصالح موسی جنگی دوست "نام داشت و نسب پاکش به امام حسن ابن علی ابن ابیطالب(رضی الله عنه) می رسید و مادرش نیز "امه الجبار ,فاطمه خیرالنساء "دختر سیدعبدالله صومعی- زاهد نامدار- و از نسل امام شهیدان حسین ابن علی (رضی الله عنه) بود .

در مورد جد مادری حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی (قدس الله سره العزیز) گفته اند " :شیخ عبدالله صومعی مجاب الدعوه بوده است و چون از کسی خشمگین می گردید خدا فوراً از او انتقام می‌گرفت و یا اگر کاری رادوست داشت خداوند فوراً طبق دلخواهش فراهم می ساخت :با وجود ضعفِ بنیه و سن زیاد مرتب نماز سنّت می خواند و دل و زبانش به ذکر مشغول بود و خوف و خشیت او از خدا ظاهر و در حفظ وقت و ضایع نکردن ایّام عمر بسیار دقیق بود و از اتفاقاتی که هنوز نیافتاده بود خبر می داد."

شیخ عبدالله محمد قزوینی می گوید " :بعضی از یاران ما حکایت کرده اند که با قافله تجاری به صحرای سمرقند رسیدیم ,در سفری که شیخ عبدالله صومعی همراه ما نبود ,ناگهان به دو دسته عظیم از راهزنان برخورد کردیم که بر ما حمله کردند ناگهان شیخ عبدالله دربین ما ظاهر شد ,به او متوسل شدیم ,او فریاد کشید ,خداوند پاک و منزه است ,ای گروه از ما دور شوید ,آن گروه چنان از این صدا وحشت کردند که به قلّه کوه ها و قعر دره ها گریختند و کاروان ما از شر آنان سالم ماند .پس از رفع خطر شیخ زاهد را در بین خود نیافتیم و ندیدیم و نمی دانیم کجا رفت .چون به گیلان بازگشتیم و مردم را از واقعه خبر دادیم گفتند ,به خدا سوگند شیخ هرگز از ما غایب نبوده است.

سید عبدالله صومعی دو دختر داشت یکی به نام بی بی نصیبه که سیدحیدر اصفهانی او را به همسری برگزید و سید حسن شاه خاموش را به دنیا آورد و دیگری نیز بی بی فاطمه که همسر ابوصالح گردید و حضرت عبدالقادر از او زاده شد،سلسله پدری ایشان به این ترتیب به حضرت علی (رضی الله عنه) می رسد:

سیدابوصالح نورالدین موسوی جنگی دوست ابن سیدابی عبدالله گیلانی ,ابن سید عمر یحیی زاهد ابن سید محمد روحی ابن سید داوود ابن سید موسی ثانی ابن سید عبدالله ثانی ابن سید حسن الجان ,

www.waseemziyai.com

ابن سید عبدالله محسن ابن سید حسن المثنی ابن حضرت امام حسن المجتبی ابن حضرت امیرالمومنین علی مرتضی (رضی الله عنه)

در مورد تولّد حضرت عبدالقادر (قدس سره) قطب یونینی رحمت الله علیه گفته است که :حضرت عبدالقادر در سال ۴۷۰ متولد شده است و پسرش عبدالرزاق گفته است " :از پدرم سال تولدش را پرسیدم فرمود :حقیقتاً نمی دانم ولی سالی که من به بغداد آمدم همان سالی بود که تمیمی (فقیه و دانشمند بسیار معروف و محدث نامدار) وفات یافت در آن موقع من هجده ساله بودم و تمیمی در سال ۴۸۸فوت کرده است ."پس چنانکه گفتیم سال تولد ایشان ۴۷۰یعنی ۱۸ سال قبل از فوت تمیمی بوده است .علامه شیخ شمس الّدین بن ناصر الّدین دمشقی رحمت الله علیه گوید :

"وی به سال ۴۷۰ در شهر جیل که اسم بیابانی بزرگ و هم شهری از شهر های دیلم است متولد شده و جیل که محل تولد حضرت عبدالقادر است و آن را گیل نیز می گویند از همان شهرهای کوچک دیلم است" .

آورده اند که بی بی فاطمه روزی گفت ":وقتی فرزندم عبدالقادر را به دنیا آوردم و او بچه بود از پستان هیچکس در ماه رمضان شیر نخورد".حضرت ابی صالح پس ازتولد پسرش با قرآن تفالی زد که نتیجه آن را حضرت عبدالقادر (قدس سره) اینگونه بیان کرده است :

عشق و مستی و جنون در طالع ما دیده اند

چون ز مادر زاده گشتیم و پدر بگشاد فال

حضرت عبدالقادر می فرماید :پدرم با قدرت و تسلط بر دنیا از دنیا کناره گرفت مادرم نیز با زهد او همدم و همقدم شد و به کارش راضی بود زیرا هردو اهل صلاح و دیانت و شفقت با خلق خدا بودند و چیزی از آنان یا کسان دیگر برای من نماند جز عقیده به خدا و رسول و پیغمبران وفرشتگان (درود خدا بر آنها) لذا با این دو فرد صالح خدای تعالی مرا به هر خیر و نعمت موفق کرد (جلاء الخاطر-ترجمه حواری نسب : ۱۰۹)

در مورد هجده سال نخست زندگی ایشان اطلاعات زیادی دردست نیست ,ولی ظاهراً طی این مدت پدرش از دنیا رفته (و به قولی کشته شده است) و وی در کنار مادر زندگی می کرده است .

دوران کودکی شیخ گاه با دریافت نشانه ها و پیام هائی همراه بود که روحش را برای یک زندگی غیر عادی آماده می ساخت ,از او پرسیدند از کی دانستی که ولی خدا هستی؟ گفت :من ده ساله بودم و در شهر خودمان به مکتب می رفتم ,فرشتگان را می دیدم که به دور من در حرکت بودند و چون به مکتب رسیدم شنیدم که فرشتگان می گفتند " :راه را باز کنید برای دوست خدا تا بنشیند ."

من در میان خانواده خود طفل کوچکی بودم .هرگاه با بچه ها قصد بازی می کردم ندائی می شنیدم که به من می گفت :ای مبارک نزد من بیا من از ترسفرار می کردم و خود را به دامن مادرم می انداختم و حالا در خلوت خود چنین صدائی را نمی شنوم.

www.waseemziyai.com

و به این ترتیب بود که عبدالقادر سنین کودکی و نوجوانی را طی کرد .

ہجرت

در سن هیجده سالگی اتفاق عجیبی برای او افتاد ,حضرت خود در این باره فرمود:

"روز عرفه به بیرون شهر رفتم و برای کشاورزی به دنبال گاو شخمی افتادم ناگهان متوجه شدم که گاو به من می گوید :ای عبدالقادر توبرای این کارخلق نشده ای ترسان برگشتم و به پشت بام خانه رفتم و دیدم که همه مردم در عرفات ایستاده اند .آنگاه نزد مادرم آمده و گفتم :مرا به خدا ببخش یا مرا در راه خدا نذر کن و اجازه بده به بغداد بروم و به آموختن علم بپردازم و صالحانی را که در آنجا زندگی می کنند زیارت کنم ."

"مادرم گریست آنگاه هشتاد دینار بیرون آورده و گفت نصف آن مبلغ از میراث برادری که داشتم به من رسیده است و چون آن را به من داد از من خواست تا سوگند یاد کنم که هرگز دروغ نگویم . پس از آن به من گفت :ای فرزند تو را به خدا می سپارم ,دیدار ما به قیامت خواهد افتاد ,من به راه افتادم چون به نزدیک همدان رسیدم شصت سوار به قافله ما حمله کردند و قافله را به یغما بردند یکی ازدزدان از من پرسید چه داری ؟ گفتم چهل دینار در زیر جامه ام دوخته دارم آن مرد چنان پنداشت که مزاح وشوخی می کنم ,به خنده آمد .

دیگری همان سئوال را کرد وهمان جواب شنید .وقتی که اموال را تقسیم می کردند مرا به نقطه ای بلند که امیرشان در آنجا ایستاده بود بردند .از من پرسید چه داری ؟ من گفتم دو نفر از شما از من پرسیدند و من به ایشان گفتم چهل دینار در زیر جامه دوخته دارم حکم کرد که بیرون آرم چو آن را به وی نشان دادم تعجب کرد و پرسید چرا مال مخفی خود را به ما نشان دادی ؟ پاسخ دادم که به مادرم قول داده ام هرگز دروغ نگویم .

امیر دزدان گفت :ای پسر تو در این سن حق مادر را رعایت میکنی و من حق خدا را فراموش کرده ام .سپس دست خود را دراز کرد و گفت :دست خود را به من بده تا در دست تو توبه کنم .من چنان کردم و او از کرده خود اظهار پشیمانی نمود .پیروان وی نیز چون این وضع را دیدند از او پیروی کرده و به دست من استغفار کردند .آنگاه امیر حکم کرد تا اموال قافله را که به یغما برده بودند بازگردانند ".

ورود بہ بغداد

عبد القادر جوان بالاخره به بغداد رسید اما هنگامی که می خواست وارد این شهر شود پیری از ورود او جلوگیری کرد و از او خواست تا جز به اشاره وی به شهر بغداد داخل نشود .به همین خاطر ایشان هفت سال بر در بغداد و در کنار دجله ریاضت کشید و از گیاهان خورد تا اینکه اجازه ورود دریافت کرد .آن پیر حضرت خضر (علیہ السلام) بود.در بغداد برای ریاضت به برجی پناه برد که بعدها به خاطر

www.waseemziyai.com

اقامت وی "برج عجمی "نامیده شد ایشان می فرماید :
"یازده سال در یک برج نشستم و با خدای خود عهد کرده بودم که نخورم تا نخورانند و لقمه در دهان من نرود تا مرا نیاشامانند .یکبار چهل روز هیچ نخوردم پس از چهل روز شخصی آمد و قدری طعام آورد و بنهاد و رفت و نزدیک بود که نفس من بر بالای طعام افتد از بس که گرسنه بودم گفتم و الله که از عهدی که با خدا بسته ام برنگردم .
میشنیدم که از باطن من شخصی فریاد می کند و به آواز بلند می گوید :الجوع الجوع ناگاه شیخ ابوسعید مخزومی رحمت الله تعالی علیه بر من گذشت و آن آواز شنید و گفت :عبدالقادر این چیست ؟ گفتم :این ناآرامی و اضطراب نفس است .اما روح بر قرار خود است و در مشاهده خداوند خود ,گفت " :بر خیز و به خانه ما بیا "این بگفت و برفت .من در دل خود گفتم بیرون نخواهم رفت .ناگاه ابوالعباس خضر (ﷺ) درآمد و گفت بر خیز و پیش ابوسعید برو آنوقت من برخاستم و رفتم ,دیدم که ابوسعید بر در خانه خود ایستاده است و انتظار من می برد گفت " :ای عبدالقادر آنچه من تو را گفتم بس نبود که حضرت خضر (ﷺ) را نیز می بایست گفت ؟ ,پس مرا به خانه درآورد و طعامی که مهیا کرده بود لقمه لقمه در دهان من نهاد تا سیر شدم .بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت وی را لازم گفتم ."
ریاضت های حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی (قدس الله سره) پایان نداشت ":بیست و پنج سال در بیابان ها به قدوم تجرید و تفرید (به تنهائی) ریاضت نمودم و تا چهل سال با وضوی عشاء نماز بامداد گزارده بودم و پانزده سال بعد از نماز به یک پا ایستاده ختم قرآن کردم شبی نفس من آرزوی خواب کرد گفته او را نشنیدم و در آن حال زهد و ریاضت روزه می داشتم و بعد از چهل روز افطار به برگ درختان کردم.
ایشان در کنار سیروسلوک عرفانی علوم دیگر را نیز از استادان زمان می آموخت ".ادبیات را از علی ابن زکریا یحیی ابن علی تبریزی فرا گرفت و حدیث را از جماعتی چون ابوغالب محمد حسن باقلانی و ابوسعید محمد بن عبدالکریم ابن خشیشاو ابولغنائم محمد بن محمد ابن علی ابن میمون فرسی وَ ابوبکر احمد ابن مظفّر و ابوجعفر احمد ابن حسین و ابوالقاسم علی ابن احمد ابن نیان کرخی و ابوطالب عبدالقادر ابن محمد ابن یوسف و غیره
آموخت و در تصوف و عرفان آن حضرت ملازمت و خدمت و صحبت "حماد بن مسلم ابن دروه دباس "را برگزید و علم طریقت را از او فراگرفت و تحت توجه و مراقبت او سلوک کرد تا به خدا رسید .
به هر حال حضرت عبدالقادر گیلانی تحت عنایت پیر وقت و غوث زمان خویش شیخ ابوسعید مخزومی المبارک و صحبت "حماد دباس "پله های طریقت را پشت سر گذاشت و به جائی رسید که گروهی او را خدا پنداشتند که البته نه اینچنین بلکه ایشان مظهر صفات خدا در میان بندگانش بوده

www.waseemziyai.com

است .

ایشان برای رسیدن به چنین مقامی بارهای سنگینی را بر دوش کشیده بود چنانکه خود می فرماید :
"من بارهای سنگین را تحمل کرده ام که اگر آن ها را بر کوه ها می نهادند از هم می پاشیدند ,وقتی این بارها زیاد شد پهلویم را برزمین نهادم و گفتم ":پس از هر تلخی خوشی هست و به حقیقت پس از هر سختی گشایشی و پس از هر گرانی ارزانی می آید .پس سربلند کردم و دیدم آن سنگینی ها از هم پاشیدند و بارمن سبک شد .

در این دوران تنهائی ,بیابان و آوازهای غیبی دوستان جدائی ناپذیر حضرت شیخ (قدس الله سره) بوده اند :ابوعبدالله نجارمی می گوید که حضرت عبدالقادر به من گفت " :من نزد استادان بغداد درس فقه می خواندم و بیشتر به بیابانها می رفتم و در خود بغداد سکونت نمی کردم .شب و روز در یک خرابه می نشستم ,جبّه ای از پشم پوشیده و پارچه کهنه ای به دور سر پیچیده و برهنه راه می رفتم در میان غارها و خارها و سنگلاخها و از ریشه گیاهان کنار رود گرسنگی خود را فرو می نشاندم .

هیچ چیز مرا نمی ترسانید جز این که با آن خو می گرفتم و نفس خود را به مجاهدت و سلوک و تحمل هر گونه سختی در راه خدا وا می داشتم تا ندائی غیبی از طرف خدای تعالی مرا ندا در داد و شب و روز در صحرا و کوه هشدار می داد و بر من فریاد می زد و به هیجان می آورد و به حرکت در عبادت و کوشش در فکر و ذکر تشویق می کرد و نهیب می زد و من حقیقت حال را نمی فهمیدم .
"گاه شیطان تنها خود پیش من می آمد و به من می گفت از اینجا برو آنگاه مرا تهدید می کرد و از چیزهای سخت می ترسانید .پس من با دست خود بر روی او سیلی می زدم و او می گریخت آنگاه می گفتم لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم

رودرروئی حضرت شیخ (قدس الله سره العزیز) با موانع نفس و طی مراحل سلوک را می توان در این گفتار به خوبی دید :
یکبار شخصی بد منظر و بدبو پیش من آمد و گفت من شیطانم و آمدم تا خدمتگزار تو باشم زیرا تو من و پیروانم را عاجز کردی .گفتم برو ,زیرا من از تو ایمن نیستم و به تو باور ندارم پس دستی از بالا آمد و بر مغز او کوبید و او در زمین فرو رفت .
بار دوم آمد در حالیکه شعله ای از آتش در دست داشت و به وسیله آن با من می جنگید .ناگهان مردی سوار بر اسب ابلق ظاهر شد و یک شمشیر به من داد و شیطان از ترس به عقب فرارکرد .
بار سوم او رادیدم که دور از من نشسته می گریست و خاک بر سر می ریخت و می گفت :همانا از تو مأیوس شدم ای عبدالقادر پس به او گفتم کورشو ,من همواره از مکر تو می ترسم .شیطان گفت این از قیچی های آتشین عذاب جهنم در من بیشتر اثر کرد و برای من سخت تر بود .در این هنگام دام ها و وسایل فریب و شکار و چنگال ها وانبرها را به من نشان داد .گفتم این ها

www.waseemziyai.com

چیست؟ گفت :اینها دامهایی است که امثال تو را با آن شکار می کنند .حضرت عبد القادر فرمود در این موقع بر او حمله کردم و او فرار کرد .یکسال در فکر مکائد او بودم تا این که تمام مکر ها و نیرنگ های او را قطع کردم .بعد از آن اسباب زیادی را که از هر طرف با من ارتباط داشت نشانم داد پرسیدم این ها چیستند ؟ گفت این ها علائق خلق جهان اند .یکسال نیز به آن ها توجه کردم تا آنها نیز نابود شدند وخلاصی یافتم .سپس قلب مرا به من نشان داد دیدم که با علائق و عوائق زیادی مربوط است گفتم این چیست ؟ جواب داد این ها "اراده "وخواسته های تو است سال دیگر نیز به رفع و دفع آنها پرداختم تا قلبم از هر علاقه ای فارغ وخلاص شد .آنگاه نفس اماره مرا آشکار ساخت دیدم دردها و گرفتاری هایش زیاد و آرزوهایش زنده و شیطانش گستاخ است یک سال نیز متوجه نفس خود شدم تا از همه دردها ونقص های نفس اماره نیز رهایی یافتم .آرزو در من مرد وشیطان من تسلیم شد و کارهای من همه خدائی گردید یعنی نقصی در من نماند و خود تنها بدون هیچگونه غلّ و غشی باقی ماندم ولی به مطلوب نرسیدم .لذا به باب توکّل جذب شدم تا بلکه از آنجا به مقصود برسم موانع آن را برطرف ساختم و از آنجا نیز گذشتم و وارد باب شکر گشتم زحمات و موانع ورود به این باب را نیز از میان برداشتم سپس به امید وصول به باب غِنی روی بردم وبرای شایستگی ورود به آن نیز موانعی در خود یافتم که رفع کردم و همچنان بالاتر رفتم و به باب قرب رسیدم ,آنجا نیز موانع راه را زدودم و طالب باب مشاهده گشتم و از آنجا به باب فقر وارد شدم . اینجا را دیگر خالی و بدون مانع یافتم و پس از ورود مقصود خویش را در آن یافتم و گنج بزرگی برایم فتح شد و به عزّت بزرگ و بی نیازی ابدی و آزادی کامل وخالص رسید م به این ترتیب بود که شیخ عبدالقادر گیلانی پس از خلاصی از نیرنگ های نفس و نفی اراده و خواسته های خود در برابر اراده خدا پله های تسلیم ,توکل ,شکر ,غنی ,قرب و مشاهده را طی کرده و به فقر و درویشی رسید که بالاترین مقام در طریقت است چنانکه خود در مورد مرحله درویشی می فرماید :

محرم اندر حرم خاص خدا درویش است
مخزن سر الهی به خدا درویش است
هست در صورت انسان ولی مظهر ذات
جامع جمله صفت ها به صفا درویش است

ایشان خرقه فقر را از دست ابوسعید مبارک مخزومی پوشیده بود که خود مخزومی از شیخ علی هکاری و او از ابوالفرج طرطوسی و او از عبدالواحد یمانی و او از ابوبکر شبلی و او از جنید بغدادی و او از سری سقطی و او از معروف کرخی دریافت کرده بودند .

این سلسله مبارکه از اینجا به دو شاخه تقسیم می شود شاخه ذهبی که به امام علی الرضا (رضی الله عنه) و امام موسی کاظم (رضی الله عنه) و امام جعفر صادق (رضی الله عنه) و امام محمد باقر (رضی الله عنه) و امام سجاد (رضی الله عنه) و امام حسین ابن علی (رضی الله عنه) و امام علی ابن ابیطالب

www.waseemziyai.com

(رضی الله عنه) و حضرت محمد مصطفی (ﷺ) و از ایشان به جبرئیل (علیه السلام) وحضرت عزّت جلّ جلاله میرسد و شاخه مشایخ که به داوود طائی ,حبیب عجمی ,حسن بصری و علی ابن ابی طا لب رضی الله عنه و حضرت ختمی مرتبت (ﷺ) و حضرت جبرئیل (علیه السلام) و خداوند تبارک و تعالی باز می گردد .

یعنی به این ترتیب از دو طریق نسب سلسله طریقتی قادری به علی مرتضی رضی الله عنه و پیامبر (ﷺ) می رسد و هردو معتبر و قابل استناد است .

مدرسہ ابوسعید مخزومی

ابوسعید مخزومی در باب ازج بغداد مدرسه ای داشت که آن را در اختیار شیخ عبدالقادر (قدس سره) قرارداده بود .ایشان در آنجا مردم را نصیحت می کرده و کرامات زیادی نیز از خود نشان داده است .

سپس مردم از تمام طبقات فقیر و ثروتمند با بذل مال و توان خویش آن را توسعه دادند و اطاق ها و ایوان هائی بدان افزودند تا این که همگان با آرامش بیشتری سخنان شیخ را بشنوند و از آن بهره گیرند .

روزی زن و شوهری به خدمت حضرت عبدالقادر (قدس سره) آمدند ,زن اظهار داشت که ۲۰ دینار طلا بابت مهریه ام از شوهر خویش طلب دارم و با او قرار گذاشته ام به شرط آن که به اندازه نصفش در بنای مدرسه کار کند نصف دیگر را به او ببخشم و شوهرم نیز قبول کرده و رسید نصف مهریه را به او داده ام .آن مرد در ساخت مدرسه شیخ کار کرد و هر روز مزد خود را دریافت داشت (از محل نصف مهریه (شیخ عبدالوهاب فرزند حضرت عبدالقادر (ره) می گوید :

پدرم در هفته سه مجلس صحبت می فرمود ,صبح جمعه و غروب سه شنبه در مسجد و یکشنبه در محل اجتماع شهر و در مجلس او علماء و فقهاء و غیره حاضر می شدند و چهل سال این روش را ادامه داد ، ابتدایش سال ۵۲۱ و انتهایش سال ۵۶۱ بود و مدت تصدی فتوا و تدریس او ۳۳سال از سال۵۲۸ تا ۵۶۱ و در مجلسش برادرانی با قرائتی ساده و بدون الحان و به اصطلاح امروز مرتّل قرآن می خواندند .

در این مدرسه علوم مختلفی توسط شیخ (قدس سره) آموزش داده می شد ,محمد ابن حسین موصلی می گوید " :از پدرم شنیدم که گفت شیخ عبدالقادر از سیزده علم صحبت می فرمود و در مدرسه خود درسی از مذهب و درسی از خلاف و اصول و صرف و نحو درس می داد و بعد از ظهر قرآن را به چند قرائت تلاوت می فرمود .

فتوا دادان و آموزش حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی(قدس سره) نیز حالت ویژه ای داشت .

شیخ عمر بزاز گفت ":از شهرهای عراق و دیگر شهرها همیشه در مسائل شرعی از حضورش

www.waseemziyai.com

استفتاء می کردند و او به آنها پاسخ می گفت و فتوا صادر می فرمود و هرگز ندیدم شبی فتوایی نزد او مانده باشد تاپس از مطالعه به آن پاسخ بگوید بلکه بعد از قرائت بلافاصله جواب را می نوشت .

احمد ابن مبارک مرقعانی گفت " :از جمله کسانی که در محضر حضرتش فقه آموخته بود مردی غیر عرب به نام "ابی "بود .او بسیار کم هوش و کند ذهن بود و جز با زحمت زیاد چیزی نمی فهمید ,در اثنای آن که یک روز نزد شیخ درس می خواند ناگهان ابن سمحل به زیارت شیخ آمد و از صبر و حوصله شیخ در تدریس به چنین طالبی بسیار تعجب کرد وقتی "ابی "برخاست و رفت ابن سمحل به شیخ عرض کرد که من از شدت صبر و مدارای تو در تدریس این طلبه واقعاً متعجب شدم حضرت عبدالقادر فرمود :تنها یک هفته باقی مانده است که من برای این طلبه زحمت بکشم زیرا او به همین زودی دعوت حق را لبیک می گوید .احمدابن سمحل گوید که من از این سخن بر تعجبم افزوده شد ونزد خود روز به روز می شمردم تا هفته به آخر رسید ودر روز آخر "ابی "وفات یافت .

ای عبد القادر حرف بزن:

همانطور که گفتم حضرت شیخ عبد القادر (قدس سره) میل زیادی به بیابان وتنهائی داشت اما بر خلاف میل خویش در میان مردم زندگی کرد وبا آنها سخن گفت :

جبائی میگوید که شیخ عبد القادر گفته است ":از باطنم ندائی رسید که ای عبدالقادر داخل بغداد شو و با مردم سخن بگوی وچون وارد بغداد شدم مردم را در حالی عجیب دیدم به همین خاطر از آنجا خارج شدم .برای بار دوم ندائی شنیدم که ای عبدالقادر داخل شو و با مردم حرف بزن زیرا آنها از سخن تو نفع می برند گفتم مردم بغداد به من چه ؟ من می خواهم دینم سالم بماند ندای باطنی گفت برگرد .دین تو سالم است . "همچنین استاد وسرور ما شیخ عبد القادر گفت ":پیش از ظهری حضرت رسول (ﷺ) را دیدم .به من گفت ای فرزند چرا سخن نمی گویی ؟ گفتم ای پدر من مردی ایرانی ام نزد فصیحان بغداد چگونه تکلم کنم ؟ به من فرمود دهان بگشای من دهان گشودم و ایشان هفت بار دهانم را با رطوبت دهان خویش مرطوب ساخت و گفت :اکنون برای مردم سخن بگوی و با دلایل عقلی و موعظه ای نیکو مردم را دعوت کن .پس نماز ظهر را خواندم در حالی که مردمی زیاد حاضر بودند .نشستم .ناگهان بدنم لرزید .پس نگریستم علی ابن ابیطالب را دیدم که به من گفت :دهان باز کن او نیز شش بار دهانم را مرطوب ساخت .گفتم چرا هفت بار این کار را نکردی ؟ گفت به خاطر ادب و احترام نسبت به رسول خدا ﷺ وآنگاه از من دور شد".

از این رو بود که شیخ بزرگوار به سخن گفتن و امر به معروف و نهی از منکر آغاز کرد چنانکه خود گفته است :

"من در خواب و بیداری امر و نهی می کنم و گاهی امر و نهی بر سخنان من غالب می شود و قلب مرا فرا میگیرد که اگر صحبت نکنم خفه می شوم .

www.waseemziyai.com

باز اشہب

حضرت شیخ عبد القادر گیلانی مرد عمل بود ودر مورد این صفت می فرماید " :تمام مرغان می خوانند و عمل نکنند جز بازها که نمی خوانند و عمل کنند از این روی بالای دست پادشاهان پناهگاه و لانه آنها است .

در واقع بازی که ایشان از آن سخن می گوید خود وی بوده است زیرا شیخ سلیمان داود منبجی نقل می کند :

"نزد شیخ عقیل بودم به او گفتند به تازگی مردی جوان و شریف و غیر عرب در بغداد شهرت یافته است که نامش عبدالقادر است ,شیخ عقیل گفت :کار او در آسمان از زمین مشهور تر است ,آن جوان بلند قدر را در عالم قدس باز اشهب می نامند و در وقت خود میان مسلمانان یگانه خواهد بود ".

مجلس قدم

روزی شیخ "حماد دباس "در میان مریدان خویش با اشاره به شیخ عبدالقادر (قدس سره) که از میانشان بر خواسته و دور می شد گفته بود " :این عجمی را قدمی است که در وقت خود بر گردن همه اولیاء خواهد بود ,هر آینه مامور شود به این که بگوید :

قَدمی هذِهِ عَلی رَقَبَةِ کُلِّ وَلیِّ الله

این قدم های من بر گردن همه اولیاء خداست.

دیری نپائید که حضرت شیخ مراتب طریقت را طی کرد و به جائی رسید که پیر صحبتش پیش بینی کرده بود .

حافظ ابولعز عبدالمغیث بن حرب بغدادی و غیره گفته اند ما در حلبه بغداد در رباط شیخ درحضور او بودیم و عموم مشایخ عراق در مجلس او حاضر بودند و شیخ برای آنان سخن می گفت در حالی که قلبش حاضرو ذاکر بود ,پس گفت ":این قدمهای من بر گردن تمام اولیاء خداست پس شیخ علی هیتی برخاست و بالای کرسی رفت و قدم شیخ را برداشت و برگردن خود نهاد .

شیخ پیشوا ابوسعید قیلوی گوید

"همین که شیخ عبدالقادر گفت (قدم من) نورخدابرقلب او تجلی کرد و خلعتی ازجانب رسول خداﷺبرای او آمد به وسیله دسته ای از فرشتگان مقرّب که آن را در حضور اولیاء سلف و خلف به او پوشانیدند و ملائکه و رجال الغیب محل مجلس را طواف می کردند

و دور می زدند و درفضا و صف های مرتب ایستاده بودند و آنقدر جمعیت روحانی زیاد بود که فضای افق را مسدود کرده بودند و یک ولی در زمین نماند جز این که گردن خود را در مقابل عظمت او خم کردند.

تمامی اولیاء زمان شهادت داده اند که حضرت شیخ این سخن را به امر رسول خدا (ﷺ) بر زبان

www.waseemziyai.com

رانده است .

شیخ بقا گفت " :همین که شیخ عبدالقادر گفت قدم من بر گردن اولیاء خواهد بود ابراهیم اغرب ابن شیخ ابی الحسن علی رفاعی بطائحی گفت که پدرم به دائی ام "شیخ احمد رفاعی "گفته است که آیا جمله (قدم من بر گردن "اولیاء حق "است) به امر است یا بدون امر ؟ جواب داد حتماً به امر است ".

شیخ لولو ارمنی ملقب به مخاطب علی الانفاس گفت :

"و نه از یک منبع بلکه از منابع فراوان اولیاء خدا خبر داده اند که حضرت عبدالقادر این جمله را فقط به امرخدا و به واسطه حضرت رسول (ص) بر زبان آورده است .و ازآن جمله اند شیخ عدی ابن مسافر ,ابوسعید قیلوی ,علی ابن هیتی ,احمد رفاعی و "...

در مورد این حقیقت که جمله (قدم) به امرخدا بوده است حضرت شیخ فرموده است :

انا الواصف الموصوف شیخ الطریقه و ما قلت هذا القول فخرا و انما
اتی الاذن حتی یعرفوا بحقیقتی وما قلت حتی قیل لی قل ولا تخف

من به پیر طریقت توصیف شده ام و این را نه به خاطر فخر فروشی بلکه از آن ,رو گفته ام که دستور یافته ام حقیقت خویش را آشکار کنم .به من گفته اند بگو ونترس .

اما پیرامون این که چرا به شیخ چنین دستوری داده شده سلطان العلماء عزالدین ابن عبدالسلام گفته است :

شیخ عبدالقادر با تمام وجود به شریعت اسلام پایبند بود و مریدان را به طرف آن دعوت می کرد و از مخالفت آن تنفر داشت و مردم را به اجرای احکام شرع توصیه می فرمود و همواره با اصرار در طاعت و عبادت به مجاهده در سلوک و طریقت نیز تشویق می کرد و این همه مجاهدات و عبادات در عین حال آمیخته با مخالطت مشاغل و متدین و سالک به امور دنیوی مانند اداره زن و فرزند بوده و کارو شغل و صنعت برای تامین امور معاش می نمود ...از این روایت که شیخ فرمود قدم من بر گردن همه اولیاء خدا قراردارد و دیگری نگفت مستفاد می شودکه در زمان او کسی چون اوجامع این اوصاف و کمال نبوده است .

حضرت غوث الاعظم در مورد اسراری که در سینه داشت می فرماید " :من همان را به شما می گویم که حضرت امیرالمومنان علی ابن ابیطالب فرموده است (همانا بین دو شانه من علمی است که اگر حاملی برای آن پیدا می شد باب اسرار را نمی بستم نگاه داشتم تا اهلش بیاید .

ازدواج

شیخ شهاب الدین سهروردی(شیخ اشراق)که یکی از دست پروردگان شیخ عبدالقادر بوده است در باب ۲۱ کتاب عوارف المعارف می گوید " :شنیدم یکی از صلحابه شیخ عبدالقادر گفت چرا ازدواج کردی ؟ جواب داد :ازدواج نکردم تا این که حضرت رسول (ﷺ) به من فرمان داد که

www.waseemziyai.com

ازدواج کن .

ثـمره ایـن ازدواج فرزندانی بود با نام هادی، عبدالوهاب ,ابراهیم ,عبدالرّزاق ,عبـدالعزیز و یحیی ونـوه هـائـی با نام های عبدالسلام ,داوود ,محمد ,ابـوالـصـالـح و نـصر که همگی در علم و ایمان شهرت یافتند .

وفات

در شب هشتم ربیع الاول سال(۵۶۱)هـجـری حضرت ابامحمدمحیی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی آخرین لحظات را در این دنیای فانی می گذراند .

هنگامی که دربستر آرمیده بودفرزندبزرگش عبدالوهاب گفت :

اوصینی یا سیّدی ...بما اعمل به

ای آقای من وصیتی کن تا پس از تو به آن عمل کنم

شیخ فرمود :عـلیـک بتقوَی الله وَ لا تخف احداً سوَی اللهِ وَ لا تَرج احدا سَوَی اللهِ وَکُلّ الحوائج اِلی الـلـه بر تو باد تقوی خداوند و این کـه از کسی جز خدا نترسی ,بـه کسی جز خدا امید نبندی و همه نیازها را تنها نزد خدا ببری .

التّـوحیـد التّـوحیـد اِجـما ع الکُل اَصّح القلبُ مَعَ اللهِ لا یخلومنه شیء و بِما لا یخرج منه شی اَنا لبّ بِلا قشور

توحید ,تـوحید را در نظر داشته باشید که همه در مورد آن اجماع و اتفاق دارند تنها پاک ترین قلب ها با خداست ,ازآن چیزی خالی نمی ماند وچیزی از آن خارج نمی شود .من مغزی بدون پوستم .

قَد حَصر عِندی غیرکم

کسانی غیر از شما دورم را گرفته اند

فَاَوْسَعُوا لهم و تَادّبوا معهُم هیهنا رَحُمَه عظیمه

بر ایشان جاباز کنید در مقابلشان مودب باشید ,در اینجا رحمتی بزرگ فرود آمده است .

علیکم سلام وَ رَحمت اللهِ وَ برکاته غفرالله لی وتابَ اللهُ عَلیَّ وَ علیکم .

سلام خدا و رحمت و برکات او بر شما باد ,خدا مرا بیامرزد و توبه من و شما را بپذیرد .

آنگاه پسرش عبدالعزیز پرسید که ای پدر بیماری ات چیست ؟ شیخ پاسخ داد :

لا یسالُـنـی اَحـد من شیْءٌ اَنا اَنقلِبُ فی عِلمِ الله اِنَّ مَرَضی لا یَعْلَمُهُ واحِداً اِلسّی و لا جِنیّ وَلا مَلَکَ ما یَـنقُص عِلمَ الله بِحُکم الله اَلحُکم یَتَغیَّروَالْعِلْمُ لا یَتَغیَّر والحکم یَنسخ والعلم لا یَنسخ یَمحو الله ما یَشاء و یُثبت وَعِنده ام الکتاب لا یُسال عَما یَفعل وَهُم یُسالون .

هیچکس از من در مورد چیزی سئوال نکند ,من در علم خداوند دگرگون می شوم ,بیماری مرا هیچ انسـان و جن و فرشته ای نمی داند علم خدا با حـکمش آسیب نمی بیند ,حـکم تغییر می کند و علم

www.waseemziyai.com

تغییر نمی کند ,حکم منسوخ می شود و علم منسوخ نمی شود ,خدا هر چه را که بخواهد محو ونابود می کند و هر چه را بخواهد تثبیت و پا برجا می دارد و ام الکتاب نزد اوست .از آنچه انجام می دهد سئوال نمی شود امّا آنان _مردم _مسئول کرده های خوداند .

آنگاه گفت :استنعتُ بلا اِله الا الله سُبحانه و تعالی وَ الحَیّ الذی لا یَخشی الفَوت .

از لااله الا الله یاری می جویم .خداوند منزه و متعالی است و زنده ای است که از مرگ نمی ترسد .

و آنگاه ۳ بار از دهان مبارکش شنیده شد :

الله الله الله

و صدایش خاموش گشت زبانش در کام آرام گرفت و روح بزرگوارش از جسم خارج گردید .

هنگامی که حضرت عبدالقادر (قدس سره) وفات یافت پسرش عبدالوهّاب بر جنازه اش نماز خواند و جماعتی از فرزندان،اصحاب و مریدانش حاضر بودند و آنگاه در رواق مدرسه خود دفن شد و در مدرسه را تا ظهر باز گذاشتند .مردم برای نماز می شتافتند .بعد ازنماز به قبر او روی آوردند و او را زیارت کردند .خلیفه بغداد در آن روز المستنجد بالله بود .

در دوران حیات شیخ شش خلیفه حکومت کرده اند ,مقتدی ،مستظهر ,مسترشد ,راشد ,مقتضی و مستنجد و در زمان مستظهرایشان به بغداد وارد شده بود .

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی در اشعار خود فرموده است :

یارب آن کس رابیامرزی که بعدازمرگ ما روح ما را او به تکبیری کند گهگاه یاد

و همچنین گفته است :

گر به خاکم بگذری یا بگذرم بر خاطرت این دعا می کنکه یارب گور او پر نور باد

اِنَّ بازالله سلطان الرّجال جاء فی "عشق "و مات فی "کمال * * "

غوث اعظم فریادرس بزرگ

شیخ علی خباز گفت :از شیخ ابوالقاسم عمر شنیدم که خبر داد از حضرت عبدالقادر شنیدم که فرمود " :کسی که در بلائی از من فریاد رسی خواهد آن بلا را از او بردارم و کسی که در سختی مرا ندا کند مشکلش را حل کنم و کسی که نزد خدا به من توسل جوید نیازش بر آورده شود.

حضرت شیخ به مریدان خویش اجازه داده است که در حال سختی او را به کمک بطلبند ,امّا مقام غوثی ایشان از این هم بالا تر است .

شیخ عمربزاز گفت از حضرت عبدالقادر شنیدم که گفت " :حسین ابن منصور حلاّج لغزید و در زمانش کسی نبود که اورا دستگیری وهدایت کند واگر من با او همزمان بودم نجاتش می دادم .من تا قیامت نجات دهنده ودستگیر هر مرید ومنسوب به خود هستم که مرکبش بلغزد "

www.waseemziyai.com

شیخ مظفر گفت

یکبار اورا تکیه زده بالین یافتم .به او گفتند فلان کس (اسم مردی را بردند) در این زمان کراماتش مشهور است ودر عبادات وسلوک وزهد وطاعت معروف از او نقل می کنند که ادعا کرده است من از مقام حضرت یونس هم گذشته ام وبالاتر رفته ام .ناگهان آثار خشم در چهره شیخ آشکار شد تا این که مستقیم بر زمین نشست وبالش را به دست گرفت وبه دور انداخت وفرمود :به قلبش راه یافتم به فریادش رسیدم واو را در راه خدا وبه امر او اصلاح کردم .پس من با سرعت به نزد آن شخص رفتم ودیدم همان وقت جان تسلیم کرده بود در حالی که قبل از آن سالم وتندرست بود ومرضی نداشت .پس اورا خوشحال در خواب دیدم .به اوگفتم خدا با تو چگونه رفتار کرد ؟ جواب داد مرا بیامرزید وسخنی را که در مورد یونس گفته بودم به من بخشید وشفیع من ووسیله نجاتم از این خطر سرورم شیخ عبدالقادر بود که در حضور حضرت حق نزد یونس برای من شفاعت کرد واینک به برکت شفاعت حضرت عبدالقادربه خیرفراوانی نائل گردیده) حضرت عبدالقادر (قدس سره) فرموده است :

از مالک دربان جهنم پرسیدم که آیا از یاران ومریدان من کسی نزد تو هست ؟ گفت به عزت خدا سوگند می خورم که نیست

و نیز فرمود " :دست من بر سر مریدان مثل آسمان بالای زمین است واگر مرید من خوب نبود من خوبم وبه عزت وجلال پروردگارم سوگند از حضور خدا دور نمی شوم تا خودم وشما را به بهشت نبرم.

غوثنی گفت " :به شیخ عبد القادر گفتند ,آیا شخصی که به تو منسوب باشد اما بهره ای از تو نیابد وخرقه از دست تو نپوشد آیا از مریدان تو محسوب می شود ؟ جواب داد کسی که نام من روی او باشد یا به من نسبت داده شود خداوند اورا قبول می کند اگرچه به اکراه آمده باشد .

البته این قدرت فریاد رسی بعد از وفات به اذن خداوند به ایشان داده شده است چنانکه شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر مسافر(رضی الله عنه)گفت " :او تنها ولی باشد که به اذن خدا در حضرت قدس کبریا اجازه سخن دارد ونیز او کسی است که بعد از مرگش هم تصریف ودگرگونی در عالم هستی به او اجازه داده شده است همچنان که قبل از وفات این اختیار راداشته است "در مورد شیوه توسل به حضرت عبدالقادر از قول ایشان آورده اند که :

"هرکه دو رکعت نماز بخواند وبعد از فاتحه در هر رکعت یازده دفعه سوره اخلاص (قل هوا ...) بخواند وبعد از سلام بر حضرت رسول یازده بار صلوات بفرستد وبعد بر من سلام کند وحاجت خود را بگوید ویازده قدم به طرف شرق مقابل قبرم جلو برود ومرا یاد کند واحتیاج خود رادوباره بگوید انشاالله نیازش بر آورده خواهد شد .

www.waseemziyai.com

در ضمن قرائت "قصیده غوثیه "را که توسط حضرت عبد القادر ودر حال جذبه الهی سروده شد را برای نیل به حاجات وتوسل به روح گرامی ایشان مجرب دانسته اند .
همچنانکه گفته اند ": هر که شب جمعه قدری شیرینی را به روح پر فتوح آن حضرت(رضی الله عنه) هدیه کند وفاتحه خوانده باشد وبعد پخش کند ومدد جوید مر وی را از آن جناب امداد باشد بسیار بسیار.

ظاہر شیخ (قدس سرہ)

در مورد صورت ایشان در کتاب قلائد الجواهر می خوانیم "کسانی که این مختصر گنجایش نام آنها را ندارد متفقند براین که شیخ موفق الدین ابن قدامه مقدسی رحمت الله علیه گفته است که ",شیخ ما محیی الدین عبد القادر لاغر بدن وچهار شانه وسینه فراخ ودارای ریش پهن وچهره گندمگون وابروهایش به هم پیوسته وصدایش بم ودر قدر ومنزلت وهیبت بلند ودر علم بسیار بود.
ابراهیم ابن سعد داری در مورد ظاهر شیخ گفته است "شیخ ما عبدالقادر لباس علما می پوشید وطیلسان بر سر می بست سوار بر استر می شد ولگام آن را در دست خود بلند نگه می داشت .هنگام وعظ بر صندلی می نشست در سخنش سرعت ودر بیانش فصاحت آشکار بود .کلام او شنیدنی بود ومردم برای سماع خاموش می نشستند .

خلق وخوی شیخ (قدس سرہ)

در کتاب قلائد الجواهر آمده است "او هر شب سفره می گسترد وبا میهمانان غذا می خورد وبا ضعفا همنشینی می کرد ورفتارش با طالبان علم طوری بود که هیچکدام از آنان گمان نمی کردند که دیگری نزد استادش از او عزیز تر باشد .
"شیخ عبدالقادر (قدس سره) اطعام فقیران را بهترین کار می دانست ,علامه ابن نجار در تاریخ خود می گوید جبائی به من می گفت ":شیخ عبد القادر مرا فرمودند تمام اعمال نیک رابررسی کردم وکاری بهتر از اطعام طعام نیافتم ونیز از خوش اخلاقی وگشاده روئی صفتی نیکوتر ندیدم ,دوست دارم که تمام دنیا در دست من باشد وبا آن گرسنگان را سیر کنم تا تمام شود "ونیز ایشان به من فرمودند اگر هزار دینار به دستم برسد فوراً می بخشم مال دنیا در نزد من دوامی ندارد.
در مورد سکوت ایشان گفته اند":شیخ عبد القادر سکوتش بیش از کلامش بود ومطابق دل های حاضران صحبت می فرمود وخطرات قلبی آنها را افشا می کرد .
حال وهوای ایشان در هنگام عبادت نیز بسیار درس آموز است ,ابوالفتح هروی می گوید ":من چهل سال خدمتگزار حضرت شیخ عبدالقادر بودم و در آن مدت نماز صبح را با وضوی عشا می خواند وچون نقض وضو می کرد فوراً به تجدید وضو می پرداخت وبعد از وضو فوراً دو رکعت نماز می خواند وچون نماز عشا را به جا می آورد به خلوت خود می رفت وهیچکس را با خود داخل نمی

www.waseemziyai.com

کرد .

اخلاق اجتماعی

از خصوصیات بی نظیر حضرت ابا محمد محیی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی (قدس سره) نوع رفتارش با طبقات مختلف مردم واوضاع واحوال زمانش بود .ایشان "مرد عمل "بوده وهمچون راهبان خودرا از سرنوشت مردم دور نمی دانست همچنین نوع رفتارش با هر گروه از مردم نماینده اخلاق علوی وقرآنی را به نمایش می گذاشت .

شیخ معمر جراده گفت :چشمان من خوش اخلاق تر نجیب تر رحیم تر وصادق تر از حضرت عبدالقادر را ندیده است .وی با وجود بزرگی وبلندی مقام وفراوانی علم با اشخاص کم سن وسال صحبت می کرد و بزرگتران را احترام می گذاشت ودر سلام پیش دستی می فرمود وبا بیچارگان نشست وبرخاست می نمود با فقرا متواضع وخوش رو بود وبرای بزرگان وثروتمندان دنیا دوست ومتکبر قیام نمیکرد وهیچگاه به در گاه پادشاه یا وزیری نرفت .

محمدابن خضر از پدرش حکایت کرد که او گفته است "سه سال خدمتگزار حضرت عبد القادر بودم ...هرگز به احترام صاحبان مقامات دنیوی از جای خود برنخاست .غالباً وزرا وپادشاهان وصاحبان قدرت به خدمت او می آمدند در حالی که او در خانه اش بی باک نشسته بود شیخ بر می خاست وهنگام ورود آنها به اطاق دیگر می رفت چون آنان می نشستند شیخ به نزد آنان می آمد تا مجبور نشود که به احترامشان قیام کند وغالبا "آمرانه وبدون ترس به آنان تذکر می داد ودر نصیحت امرا مبالغه می فرمود وایشان دستش را می بوسیدند ودر عین فروتنی واظهار حقارت در حضورش می نشستند و چون به خلیفه (بزرگترین مقام دنیوی آن زمان) نامه می نوشت .در ابتدا پس از حمد وثنای خدا مرقوم می فرمود که " :عبدالقادر به تو امر می کند که فلان کار را انجام دهی یا انجام ندهی آیا امر بر تو نافذ واطاعتش واجب است ؟ واو ترا پیشوا و حجّت است ؟ و چون نامه به دست خلیفه می رسید آن را می خواند و می بوسید و می گفت :شیخ راست فرموده است .

شیخ فقیه ابوالحسن ابن الوزیر ابن مغیره نیز گفته است که خلیفه المقتضی لامرالله نزد من از شیخ شکایت کرد و اظهار داشت که عبدالقادر مرا تحقیر می کند و به من تذکر می دهد و به درخت خرمائی که در حیاط خود دارد اشاره می کند که ای نخل به حریم من تجاوز نکن و الاّ سرت را می برم و منظور او اشاره به من است ؛ تو از طرف من نزد او برو و در خلوت به او بگو که خوب نیست که تو بر امام وقت تعرض می کنی و به ضرر او سخن می گوئی در حالیکه خود خدمت خلافت را می دانی .ابوالحسن گفت بعد از آن به خدمت شیخ رسیدم در حالی که عده ای نزد او بودند نشستم و انتظار خلوت کشیدم و شنیدم که او در اثناء سخن

خود با آن جماعت گفت :

www.waseemziyai.com

بلی سرش را می برم
فهمیدم که اشاره به من است
پس بلند شدم و رفتم .

شیخ ابوالعباس خضرحسینی موصلی نیز گفته است ":ما شبی در مدرسه شیخ محیی الدّین عبدالقادر در بغداد بودیم ,امام مستنجدبالله ...به حضورش آمد و سلام کرد و ا زاو طلب نصیحت نمود و ده کیسه پول در حضور او نهاد که ده نفر خدمه آنها را حمل می کردند .حضرت شیخ فرمود :من احتیاجیمل می کردند .ر او نهاد که دو خلوت به او بگو که خوب نیست که تو که ای نخل به حریم من تجاوز نکن و الاّ سرت را به آنها ندارم و پول ها را تحویل نگرفت و چون خلیفه اصرار زیاد کرد دو کیسه که بهترین و تمیزترین آنها بودیکی به دست راست و دیگری به دست چپ گرفت و آنها را به دست خود فشار داد ,از کیسه ها خون سیلان پیدا کرد و حضرت شیخ به خلیفه گفت :

ای "ابوالمظفر "آیا ازخدا حیا نمی کنی که خون مردم را جمع کرده نزد من آورده ای ؟ خلیفه در حال غش کرد ,پس شیخ فرمود :به خدا سوگند اگر حرمت اتصّال و خویشاوندی با رسول خدا مانع نمی شد خون را می گذاشتم از خانه خلیفه جریان پیدا کند .

حضرت شیخ عبدالقادر حکومت خلیفه را حاکمیت ستمگران می دانست ,و در یکی از اشعار خود به خدا عرض می کند

سلطنت غیرتوکس را نسزد زانکه به لطف
هیچ دیّار ننالد ز تو در هیچ دیار

در دیداری که خلیفه با شیخ داشته است سخنانی ا زاو می شنود که بیانگر این حقیقت است ,شیخ ابوالعباس خضرحسینی موصلی گفته است :روزی شاهد بودم که المستنجد بالله ...در خدمت شیخ عبدالقادر (رض) بود .پس به شیخ گفت میخواهم از کرامات تو چیزی ببینم .شیخ فرمود چه می خواهی ؟ خلیفه در جواب عرض کرد ":سیبب می خواهم از غیب "و حال آنکه آن روز وقت سیب نبود .شیخ دستش را رو به هوا دراز کرد ,ناگهان دو سیب در دستش پیدا شد یکی از آنهارا به المستنجد داد و دیگری را خود شکست که سفید بود وبوی مشک می داد ,امّا وقتی مستنجد سیب خود را شکست کرمی در آن بود .مستنجد گفت این چه سرّی است که آنچه در دست من است چنین و آنچه در دست تو است چنان باشدکه می بینم ؟ شیخ گفت :ای ابوالمظفر سیب تو را دست "ظلم "لمس کرده است لذا به کرم تبدیل شده و سیب مرا دست "ولایت خدا "لمس کرده و معطر و شیرین شده است .

ایشان از یاری کردن ستمگران مانع می شد و در برابر عزل و نصب های حکومتی بی تفاوت نبود , در کتاب قلائد الجواهر آمده است " :کسانی را که به ظالمان کمک می کردند منع می کرد ,حتی هنگامی که خلیفه عباسی ,المقتضی لا مرالله قاضی ابوالوفا یحیی ابن سعید ابن یحیی ابن مظفر

www.waseemziyai.com

مشهور به ابن مزاحم ظالم را حکم قضاوت بغداد داد .بدون ترس خطاب به خلیفه روی منبر فرمود : توکه ستمکارترین مردمان را قاضی مسلمین کردی فردا جواب خدای احکم الحاکمین و ارحم الرّاحمین را چه خواهی داد ؟ و خلیفه از این تذکر برخود لرزید و گریه کرد و قاضی را عزل نمود .

خصوصیات طریقتی

حضرت شیخ (قدس سره) به شدت به قوانین شریعت پایبند بود .سلطان العلماء و شیخ الاسلام عزالدّین عبدالسلام گفته است ":شیخ عبدالقادر با تمام وجود به قوانین شریعت اسلام متمسک بود و مریدان را به طرف آن دعوت می کرد و از مخالفت آن تنفر داشت و مردم را به اجرای احکام شرع توصیه می فرمود ".و شیخ ابوسعید قیلوی علت برتری ایشان بر سایر اولیاء خدا را همین می داند و می گوید :

"پیشوای ما شیخ عبدالقادر همواره با خدا و در خدا و برای خدا "بود و قوای

بزرگان طریق در برابر قوه معنوی او ضعیف بود و از متقدّمان بسیار کسان بودند که بر اثر ریاضت و سلوک به عروه الوثقای حقیقت که گسستگی برای آن نیست دست یافتند و سبقت گرفتند امّا خداوند حضرت عبدالقادر را با دقتی که در انجام طاعات و عبادات می کرد به مقام مهمّی رفعت داد .

خصوصیات دیگر شیخ تکیه بر ریاضت و سختی دادن به نفس بود ,ایشان می فرماید ":تصوّف را به قیل و قال نمی توان یافت .فقط به جوع و حرمان می توان بدست آورد .

و بالاخره اصلی ترین خصوصیت طریقتی حضرت عبدالقادر (قدس سره) حضور دائم ایشان در نزد پروردگار و به عبارت دیگر "صحو "بوده است چنانچکه حضور در میان خلق او را از مشاهده حق غافل نمی کرد ,(حالت صحوپس از محو فرا می رسد .

خلیل ابن احمد صرصری گوید که از شیخ بقاء ابن بطو شنیدم که گفت طریق شیخ عبدالقادر اتحاد "گفتار و کردار "و اتحاد "نفس و وقت "و اتحاد "اخلاص وتسلیم "و پیروی از کتاب و سنت در هر لحظه و هر نفس بود و هر برکت که وارد قلب او شده و در هرحال و و مقام ثابت بودن با خدا ی عزّو جلّ ای ما شیخ عبدالقادر همواره با خدا و در وصیه می فرمود ".کرد و مریدان عبدالقادر با تمام وجود به قوانین قاضی ابوالوفا حیی ابن بوده است .

چند گفتار از حضرت شیخ (قدس سره۔

کن مع الله عزّوجلّ کانّ لا خلق و مع الخلق کانّ لا نفس فاذا کنت مع الخلق بلا نفس عدلت و اتّقیت ومن التّبعات سلمت و اترک الکلّ علی باب خلوتک وادخل وحدک ترمونسک فی خلوتک بعین سّرک و تشاهد ماوراء العیان و تزول النّفس و یاتی مکانها امر الله و قربه فاذن جهلک علم و بعدک قرب و صمتک ذکر و وحشتک انس .

www.waseemziyai.com

با خدا چنان باش که گوئی خلق وجود ندارند و با خلق چنان باش که گوئی نفس وجود ندارد .پس هنگامی که بدون نفس باخلق بودی عدالت و تقوا خواهی داشت ودیگرآن که سلامت می مانی .هنگامی که به درگاه خلوت خود رسیدی همگان را ترک کن و خود تنها داخل شو .آنگاه مونس خود (خدا) را در خلوت خود خواهی دید ,باچشم باطن خویش آن سوی پدیدار ها را مشاهده خواهی کرد .آنگاه نفس تو به مرور از میان می رود و به جای آن "امر "خدا و "قرب "به او می آید .آنگاه جهل تو به آگاهی ,دوری ات به نزدیکی و سکوت تو به ذکر و گریز تو به انس بدل میشود .

اعلم یا ولدی وفّقنا الله ایّاک والمسلمین ,انّ التّصوّف علی ثمانی خصال اوّلها السّخاء و ثانیها الرّضا و ثالثها الصّبرورابعها الاشاره وخامسها الغربه و سادسها لبس التّصوّف و سابعها السّیاحه وثامنها الفقر فالسّخا لنبیّ الله ابراهیم والرّضا لنبیّ الله ۂ اِیّاکَ وَالمُسلمینَ "به او می آید .ده و در هر حال و اسحق و الصّبرلنبیّ الله ایّوب و الاشاره لنبیّ الله یوسف و لبسر التّصوّف لنبیّ الله یحیی والسّیاحه لنبیّ الله عیسی والفقرلسّیدنا محمّدصلّی الله تعالی علیه وسلم.

فرزندم بدان که خدا ما و تو وهمه مسلمانان را توفیق دهد تصوف بر هشت خصلت استوار است , اول سخاوت دوم رضا سوم صبر چهارم اشارت ,پنجم غربت و بیگانگی ششم لباس تصوف هفتم سفر هشتم درویشی و فقر ,سخاوت از آن پیامبر خدا ابراهیم است و رضا از آن پیامبر خدا اسحق و صبر از آن پیامبر خدا ایّوب و اشارت مشورت از آن پیامبر خدا یونسف و لباس تصوف از آن پیامبر خدا یحیی و سفر از آن پیامبر خدا عیسی و فقر از آن سرور ما محمّد که درود و سلام خدا بر او باد .

اَمِتْ نفسکَ حتّی تحیی.

نفست را بمیران تا زنده شوی

اذا وجدت فی قلبک بغض شخص اوحبّه فاعرض اعماله علی الکتاب و السّنه فان کانت فیهما مبغوضه فالبشربموافقتک لله و لرسوله وان کانت اعماله فیهما محبوبه وانت تبغضه بهواک .ظالم ... وعاص للّه عزّوجلّ ولرسوله فتب الی الله تعالی من بغضک و اساله محبّت ذالک الشّخص و غیره من احباب الله واولیاء ہ .

اگردر قلب خویش نفرت کسی را یافتی و یا محبّت او را ,پس کارهایش را بر قرآن و روش پیامبر (ص) عرضه کن .اگر در آنها مورد بغض و نفرت بود ,پس به خاطر موافقت خویش با خدا و پیامبر شادباش و اگر کارهایشان در آنجاها محبوب بود و توبه خاطر هوای نفس با او دشمن بودی , ستمگرو عاصی از خدا و رسولش هستی .پس به سوی خدا باز گرد و محبت آن شخص و دیگر دوستان خدا را بخواه .هِلِمُ...وَعاصِ لِلّهِ عَزضه فَالبشِربلبشِر

حضرت شیخ از زبان دیگرا

www.waseemziyai.com

عارف نامی حضرت عبد الرحمن جامی قدس سره در کتاب شواهد النبّوه در اتمام احوال دوازده امام نوشته است :می باید که فضایل وکمالات اهل بیت را مختصر در این دوازده تن ننمائی زیرا که اهل فضیلت از اهل بیت بسیار بوده اند چنانکه حضرت سلطان الاولیا غوث الارض والسماء محبوب سبحانی وبرگزیده یزدانی شیخ محیی الدین عبد القادر گیلانی رضی الله عنه بوده است .

حضرت شیخ محمد نقشبند فرموده است

پادشاه هر دو عالم شاه عبدالقادر است
سرور اولاد آدم شاه عبد القادر است

آفتاب وماهتاب وعرش وکرسی وقلم
نور قلب از نور اعظم شاه عبد القادر است .

- سعدی (علیه الرحمه) در گلستان می فرماید :
عبدالقادر گیلانی را در حرم کعبه دیدند روی بر حصبا(سنگریزه) نهاده همی گفت ای خداوند ببخشای واگر هر آینه مستوجب عقوبتم در روز قیامتم نا بینا بر انگیز تا در روی نیکان شرمسار نباشم

کتاب ہای شیخ (قدس سرہ

از حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی کتاب های دیوان اشعار,ملفوضات قادریه ,الغنیه لطالبیه ,فتوح الغیب الفتح الربانی والفیض الرحمانی وملفوظات گیلانی برجای مانده است .

اشعاری در مدح حضرت غوث گیلانی

ای عیان نور خدا از روی تو
قبله ایمان ما ابروی تو

ای نگاه پاکبازان سوی تو
ناتوان افتاده ام در کوی تو

غوث اعظم قطب عالم دستگیر
دست من گیر ای شه روشن ضمیر

ای فروغ شمع بزم انبیا
وای بهار بوستان اولیا

ای چراغ دودمان مرتضی
رحم کن برمن برای مصطفی

غوث اعظم قطب عالم دستگیر
دست من گیر ای شه روشن ضمیر

یت رحمت رخ نیکوی توست
رایت وحدت قد دلجوی تواست

سجده گاه ما غریبان کوی تو است
بیکسان را تکیه بر بازوی تواست

غوث اعظم قطب عالم دستگیر
دست من گیر ای شه روشن ضمیر

گر روم بعد از فنا در زیر خاک
از عذاب قبر نبود هیچ باک

اندر آن وحشت سرای هولناک
بر زبان رانم بدینسان نام پاک

غوث اعظم قطب عالم دستگیر
دست من گیر ای شه روشن ضمیر

رحمی ای مسند نشین مصطفی
رحمی ای محبوب محبوب خدا

رحمی ای ملجا ی هر شاه وگدا
رحمی ای مولای اهل اقتدا

www.waseemziyai.com

غوث اعظم قطب عالم دستگیر   دست من گیر ای شه روشن ضمیر
الغیاث ای غوث دوران الغیاث   الغیاث ای پیر پیران الغیاث
الغیاث ای شاه گیلان الغیاث   الغیاث ای نوح طوفان الغیاث
غوث اعظم قطب عالم دستگیر   دست من گیر ای شه روشن ضمیر
الغیاث ای سید عالیجناب   الغیاث ای رهنمای شیخ وشاب
الغیاث ای مرشد راه ثواب   الغیاث ای مرشد وحدت مآب
غوث اعظم قطب عالم دستگیر   دست من گیر ای شه روشن ضمیر

مدد یا غوث گیلانی

معلا حب سبحانی مقدس قطب ربانی   علی سیرت حسن سانی مدد یا غوث گیلانی
شفابخش محبانی عطابخش مریدانی   خطابخش مسلمانی مدد یا غوث گیلانی
رخت لعل بدخشانی لبت یا قوت رمانی   حدیث فیض سبحانی مدد یا غوث گیلانی
چه ایرانی چه تورانی مکان درشش جهت داری   تو خورشید فلک شانی مدد یا غوث گیلانی
نظّام جمله دیوانی قوام چار ارکانی   توئی محبوب یزدانی مدد یا غوث گیلانی
زهی نظّام پیغمبر گلی از باغ آن سرور   زهی طوطّی رضوانی مدد یا غوث گیلانی
به همت شاه مردانی به صورت یوسف ثانی   به قدرت شیر یزدانی مدد یا غوث گیلانی
سگ در گاه گیلان شو چو خواهی قرب ربانی   که برشیران شرف دارد سگ در گاه گیلانی
بکن کاری که بتوانی مرا از غم تو برهانی   تو قطب عرش یزدانی مدد یا غوث گیلانی

دیگر

از آن روزی که دل پرزد به سوی یار پنهانی   نشان می جویم از هر کس ز کوی پیر ربانی
منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی   دل و دین را ز کف دادم زغیر عشق آزادم
در این صحرای بی پایان چومجنونم تو میدانی   منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی
توئی آن باده باقی توئی میخانه وساقی   توئی آن جذبه پنهان که سوی خویش می خوانی
منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی   در این شبهای بی ساحل من وعشق وتو واین دل
به راه حی بی همتا مرا سردار وسلطانی   منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی
چو درویشان به هم آیند همه خمّار رسوایند   سرودستار می بازند تو شمع بزم آنانی
منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی   درون ظلمت جانم به سان ماه تابانی
به تلخی های دورانم تو روح وراحت جانی   منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی
شبی ازپرده بیرون شوطبیب این دل خون شو   که تا غرقم کند ای جان تجلی های سبحانی
منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی   توئی شاهین سلطانی یگانه شاه ایمانی

www.waseemziyai.com

مرا بربال خود می بر بر اوج عرش رحمانی — منم سرگشته و حیران مدد یا غوث گیلانی

حضرت میران خداوند جهان — غوث جن وانس شاه عارفان

محیی الدین شیخ عبد القادر است — آن که اورا عرش باشد آستان

سید السادات و فخر اولیا — شیر دین شهباز اوج لامکان

قائل قول قدم معشوق ربّ — از تواضع کرده خم سر سرور

رهنمای شاهراه احمدی — دستگیر جمله در ماندگان

هر کجا پا می نهادی بر زمین — فخر کردی آن زمین بر آسمان

کی توانم گفت خود را قادری — قادری باشد سگ این آستان

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)
www.waseemziyai.com

گیارہویں شریف کب اور کیوں شروع ہوئی؟

www.waseemziyai.com

سوال : گیارھویں شریف کی حقیقت اور اصل روح کیا ہے؟ کب اور کیوں شروع ہوئی؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں؟

جواب

گیارھویں شریف پر تفصیلی بات کرنے سے پہلے چند اصولی باتیں ذہن نشین کر لینا ضروری ہیں۔ اسلام کا عمومی مزاج یہ ہے کہ

☆ ہر ایک کے لیے فائدہ ہو ممکن فائدہ ہو۔

☆ انسانیت کے محسنوں کو بھلایا نہ جائے بلکہ بہتر انداز میں یاد رکھا جائے تاکہ آنے والوں کو ترغیب ہو۔

☆ انفرادی سے زیادہ اجتماعی مفاد کو پیش نظر رکھا جائے۔

☆ خیر خیر ہے جہاں بھی پائی جائے جب بھی پائی جائے، شر شر ہے جہاں بھی ہو جب بھی ہو اس کا زمان و مکان سے تعلق نہیں۔

☆ ہر ایک کے لیے ہر ممکن فائدہ اسی کے پیش نظر اسلام کا معاشی و معاشرتی، سیاسی ڈھانچہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے لیے تعلیم و تربیت، نیکی پھیلانا، برائی مٹانا اور ہر ایک کی بنیادی ضروریات مہیا کرنا، ضروری قرار پایا اس میں مسلم غیر مسلم کی تفریق نہیں، سب کی بھلائی پیش نظر ہے۔

☆ وہ لوگ جنہوں نے دوسروں کو اپنے علم، اپنے عمل، اپنے مال اور اپنی جان سے فائدہ پہنچایا وہ انسانیت کے محسن ہیں ان کو بھلانا احسان فراموشی ہے ان کا ذکر خیر رہتی دنیا تک رہنا چاہیے۔ اسی لیے قرآن کریم، احادیث طیبہ اور بائبل و تاریخ ایسی ہستیوں کے کارناموں کے ذکر سے پر ہیں۔ جن سے بے شمار عبرتیں و نصیحتیں حاصل کی جا سکتی ہیں اور کی جانی چاہئیں۔

☆ اسلام بالخصوص اور دنیا کا ہر اچھا قانون انفرادی بہبود کے مقابلہ میں اجتماعیت کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ نماز ایک ادا کر رہا ہے یا پوری جماعت۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ سورة الفاتحة رقم الآية ۴، ۵)

ترجمہ

(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ سورة ابراهيم رقم الآية : ۴۰، ۴۱)

اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے)

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

سورة البقرة رقم الآية ۲۰۱)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب

www.waseemziyai.com

سے محفوظ رکھ۔

نماز جنازہ ایک میت کا ادا ہو رہا ہے مگر دعا یہ مانگی جا رہی ہے۔

اللھم اغفر لحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا و ذکرنا وأنثانا، اللھم من أحییته منا فاحیه علی الإسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان﴾

المستدرک للحاکم (۱:: ۵۱۱)

ترجمہ

اے اللہ! بخش دے ہمارے زندہ کو اور ہمارے مرنے والے کو، ہمارے حاضر اور غیر حاضر کو ہمارے چھوٹے اور بڑے کو ہمارے مرد کو ہماری عورت کو۔ اے اللہ: ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دے۔

جنازہ ایک کا مگر دعا ساری امت کے لیے۔ بت پرستی کفر ہے، مخلوق کی عبادت شرک ہے، حرام ہے، بدکاری، سود، ظلم، غصب، حق تلفی، جھوٹ حرام ہے، جوا، شراب، رشوت حرام ہے، جب بھی ہو، جہاں بھی ہو خنزیر، مردار، حرام ہے جب بھی ہو، جہاں بھی ہو جو بھی کھائے، بیچے، خریدے مسئلہ صرف گیارہویں شریف کا نہیں محفل میلاد محفل خواجہ، محفل عرس، محفل سوم، ساتا، دسواں، چہلم، برسی۔ ان سب میں یہی اصول کارفرما ہیں، جس کی یاد میں محفل منعقد ہو رہی ہے اس کے عقیدہ و عمل اس کی علمی، تدریسی، تبلیغی، فلاحی خدمات کا ذکر کیا جائے اس کے اخلاق و اطوار کا ذکر کیا جائے یہ ہماری طرف سے اپنے محسن کی احسان شناسی اور احساس تشکر کا اظہار، اظہار عقیدت اور اس کے کارناموں کے ذکر سے دوسروں کو نیکی کی ترغیب ہے ہم یہ بھی ظاہر کریں کہ ہم احسان فراموش نہیں اپنے محسنوں کو یاد رکھتے ہیں۔ ان محافل میں تلاوت قرآن کریم ہوتی، حمد و نعت منقبت پیش کی جاتی ہے۔ اولیاء اللہ کی سیرت و فضائل کا ذکر ہوتا ہے یونہی پوری قوم کے لیے یہ تعلیم و تربیت کا ذریعہ بن جاتا ہے کچھ سن سنا کر شریک محفل ہوتے ہیں کچھ سفر کر کے اپنی حاضری سے محفل کی رونق بڑھا کر شریک محفل ہوتے ہیں، کچھ صاحب ثروت آنے والے زائرین کے لیے کھانے اور مشروب کے ذریعہ شرکت کرتے ہیں کچھ انتظام و انصرام میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرتے ہیں، کچھ صدقہ و خیرات کر کے، کچھ تلاوت قرآن کے ذریعے، کچھ ذکر و درود و سلام کے ذریعے، کچھ دور و نزدیک سے آنے والے زائرین کی خدمت کر کے اپنا حصہ ادا کرتے ہیں الغرض نیکی حاصل کرنے کا ایک وسیع و عریض میدان مہیا ہے۔ جس میں ہر شخص بقدر استطاعت، نیکیوں، بھلائیوں اور صاحب مزار و صاحب محفل کے فیوض و برکات و توجہات کی دولت سمیٹتا ہے مخلوق خدا کو یہاں آرام و سکون ملتا ہے، صاحب محفل کی عوام و خواص کی نظروں میں عزت و تکریم ہوتی ہے۔ حاجت مندوں کی اللہ تعالیٰ حاجت براری فرماتا ہے گمراہوں کو ہدایت اور دھتکارے ہوؤں کو راحت ملتی ہے اس نیک کام کے لیے کوئی جانور لاتا ہے کوئی پکا پکایا لاتا ہے کوئی نقد مال پیش کرتا ہے تاکہ آنے والے زائرین کے لیے بہتر رہائش، بہتر خوراک اور پرسکون ماحول مہیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگ موسم کے مطابق غلہ اور دودھ، کھانا وغیرہ پیش کرتے تھے، سرکار قبول فرماتے اور لانے والے کے لیے خیر و برکت کی دعا فرماتے ایسی اشیاء خود بھی تناول فرماتے، حاضرین مجلس اور آنے والے زائرین میں بھی تقسیم فرماتے۔

www.waseemziyai.com

کھانا کھلانا

قرآن وحدیث میں کسی کو کھانا کھلانے کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے مسلمان کی شان میں فرمایا۔

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا، إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا﴾سورة الدهر

ترجمہ

اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب وحاجت ہونے کے باؤجود ایثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہشمند) ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منکرین کی یہ خرابیاں بیان کیں۔

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ، وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾سورة الفجررقم الاية ١٧.١٨)

ترجمہ

یہ بات نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ عزت اور مال و دولت کے ملنے پر) تم یتیموں کی قدر و اکرام نہیں کرتے۔ اور نہ ہی تم مسکینوں (یعنی غریبوں اور محتاجوں) کو کھانا کھلانے کی (معاشرے میں) ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ٥وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ٥فَكُّ رَقَبَةٍ ٥أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ٥يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ٥أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ٥﴾سورة البلدرقم الآية ١١ تا١٦)

ترجمہ

وہ تو (دینِ حق اور عملِ خیر کی) دشوار گزار گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ وہ (دینِ حق کے مجاہدہ کی) گھاٹی کیا ہے وہ (غلامی و محکومی کی زندگی سے) کسی گردن کا آزاد کرانا ہے یا بھوک والے دن (یعنی قحط و افلاس کے دور میں غریبوں اور محروم المعیشت لوگوں کو) کھانا کھلانا ہے (یعنی ان کے معاشی تعطل اور ابتلاء کو ختم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے (قرابت دار یتیم کو یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو جو محض خاک نشین (اور بے گھر) ہے۔

کھانا کھلانے ۔سلام پھیلا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ :تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

ترجمہ

ہمیں عمر بن خالد نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں لیث نے یزید نے بیان کی، انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کونسا اسلام

www.waseemziyai.com

بہترین ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تو لوگوں کو کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کرے جس کو تو جانتا ہے یا نہیں جانتا۔

(صحیح البخاری : محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (۱۲:۱) دار طوق النجاۃ

تیرا کھانا کھلانا اور جس سے جان پہچان ہو اس پر اور جس سے جان پہچان نہیں اس پر سلام کہنا کوئی دانشمند آدمی کھانا کھلانے کی حکمت، فائدہ اور حسن کا انکار نہیں کرسکتا۔ گیارھویں، عرس اور چہلم وغیرہ کے موقع پر یہی کچھ ہوتا ہے پھر اس کے جواز میں کلام کیا؟

جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ.﴾سورۃ المائدہ رقم الآیۃ ۳)

ترجمہ

خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور گلا گھٹ کر مرا ہوا (جانور) اور (دھاردار آلے کے بغیر کسی چیز کی) ضرب سے مرا ہوا اور اوپر سے گر کر مرا ہوا اور (کسی جانور کے) سینگ مارنے سے مرا ہوا اور وہ (جانور) جسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جسے (مرنے سے پہلے) تم نے ذبح کر لیا، اور (وہ جانور بھی حرام ہے) جو باطل معبودوں کے تھانوں (یعنی بتوں کے لیے مخصوص کی گئی قربان گاہوں) پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ (بھی حرام ہے) کہ تم پانسوں (یعنی فال کے تیروں) کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرو (یا حصے تقسیم کرو)، یہ سب کام گناہ ہیں۔

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.﴾سورۃ المائدہ رقم الآیۃ ۳)

ترجمہ

پھر اگر کوئی شخص بھوک (اور پیاس) کی شدت میں اضطراری (یعنی انتہائی مجبوری کی) حالت کو پہنچ جائے (اس شرط کے ساتھ) کہ گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو (یعنی حرام چیز گناہ کی رغبت کے باعث نہ کھائے) تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کا ذکر فرمایا جن کا گوشت حرام ہے۔ مردار، خون، سور کا گوشت، جس جانور کے ذبح میں غیر اللہ کا نام بلند کیا جائے بعض تنگ نظر اور کم علم لوگوں نے اس سے خواہ مخواہ گیارھویں شریف اور تبرکات، مٹھائی، کھانے اور مشروب وغیرہ کو ما اُہل بہ لغیر اللہ میں شامل کر کے حرام قرار دیدیا ہے خود پر ہی ظلم نہیں کیا بلکہ امت میں فتنہ، افتراق اور اسلام کو بدنام کیا اور مسلمانوں کو مشرک قرار دیا اور فرقہ واریت کو خوب خوب ہوا دی پس مناسب ہے کہ ما اُہل کی عہد نبوت سے آج تک جو تفسیر و تصریح کی گئی ہے اسے لغت، تفسیر اور حدیث و عقل کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کریں جس شخص نے قرآن کریم کو خدا خوفی اور حیاء کے ساتھ سمجھ کر پڑھا ہے وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ حلال حرام جانوروں کے ذکر میں مٹھائی، حلوہ کھیر، فرنی پلاؤ، قورمہ، دودھ، شربت، پھل کہاں سے آ گئے؟

www.waseemziyai.com

یہاں صرف گوشت کی بات ہورہی ہے مگر خدا ناترسوں نے کھینچا تانی کر کے بات کہاں سے کہاں تک پہنچا دی؟

قرآن کریم میں جن جانوروں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے ان میں ایک وہ جانور بھی ہے جو حلال ہے مگر جس کو ذبح کرتے وقت کسی بت، انسان یا دیوتا وغیرہ کا نام لیا جائے اگر بوقت ذبح صرف اللہ کا نام لیا جائے اور ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو، مسلمان سے کتابی نہ بنا ہو، نسلی ہو یا کسی اور مذہب سے ہٹ کر کتابی بنا ہو تو گوشت حلال ہے خواہ ذبح سے پہلے اور بعد میں اس پر کسی کا نام پکارا جائے حرمت کا تعلق صرف وقت ذبح سے ہے۔ ان آیات میں لفظ ما سے مراد صرف جانور ہیں کہ پہلے پیچھے جانوروں کا ہی ذکر ہے اس سے مٹھائی، دودھ، کھانے، کپڑے، روپیہ، پیسہ وغیرہ ہرگز مراد نہیں کہ ان کا ذبح سے کوئی تعلق نہیں۔ الحمد للہ ہر مسلمان حلال جانوروں کو اللہ کے نام پر بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتا ہے اس کے حلال ہونے میں شک وہی کرے گا جو پرلے درجہ کا جاہل، تنگ نظر اور سخت متعصب جھگڑالو ہے۔

حلال کو حرام نہ کہو

اے ایمان والو!

﴿لاَ تُحَرِّمُواْ طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾سورۃ المائدہ رقم الآیۃ : ۸۷)

ترجمہ

(اپنے اوپر) حرام مت ٹھہراؤ اور نہ (ہی) حد سے بڑھو، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

حرام حلال کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب ہے کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنی مرضی سے جسے چاہے حلال اور جسے چاہے حرام کرتا پھرے یہ اللہ کے قانون سے بغاوت ہے۔

گیارہویں شریف

قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین، سیدی وسندی، غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی قدس سرہ کے نام پر منعقد ہونے والی تقریب ہے جس میں آپ سرکار کے حوالہ سے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ولایت اولیاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ اللہ پاک آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا فرمائے اور آپ کے علمی وعملی کارناموں سے امت آگاہ ہو، اس سے ایک طرف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سینوں میں پیدا ہوتی ہے اولیاء اللہ سے انس پیدا ہوتا ہے اللہ والوں کی صحبت میسر آتی ہے روحانی، فیض اور ذہنی آسودگی ملتی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی عبادت کی ترغیب ملتی ہے اللہ والوں کی اتباع واطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے نیکی کی ترویج اور برائی کے مٹانے میں مدد ملتی ہے۔ کہنے کو یہ ایک شخص کی تقریب ہوتی ہے مگر درحقیقت یہ اللہ و رسول کی بزم ہوتی ہے جہاں اللہ و رسول کا ذکر ہوتا ہے نذرانوں کی صورت میں کھانے پینے کی اشیاء آتی ہیں جو حاضرین، زائرین، بھوکے مسافر بے بسوں کے کام آتی ہیں دینے والوں کو ثواب اور کھانے والوں کو سیری وسیرابی ملتی ہے اس صدقہ سے زبانوں اور دلوں سے نکلتی دعاؤں، تلاوتوں، اذکار کا ثواب زائرین، ان کے آباؤ امہات ان کے اساتذہ، مشائخ اور تمام مسلمانان عالم، زندہ مومنین اور بالخصوص اہل قبور ومزارات کو پہنچایا جاتا ہے ان

www.waseemziyai.com

دعاؤں کو سننے والا اللہ تعالیٰ ہے اس کی بارگاہ سے یقین ہے کہ یہ پرخلوص دعائیں قبول ہونگی مشکلات حل ہونگی، خالی جھولیاں بھریں گی، خشک ہونٹوں پر تری آئے گی پریشاں دلوں کو سکون اور بہتی آنکھوں کو خنکی ملے گی، زخمی دلوں کو مرہم اور دھتکارے ہوؤں کو ٹھکانے ملیں گے۔شرکاء، محافل کو اطمینان قلب اور عالم اسلام کو ان دعاؤں کا سننے والا مولیٰ سکون قلوب واذہان عطا فرمائے گا۔

رسم کی نہیں حقیقت کی ضرورت ہے

ہمارا آج کا المیہ علم وتحقیق کی کمی نہیں، عمل سے فرار ہے۔ہم حقائق کو جانتے ہیں ان کی حکمتوں سے اچھی طرح سے واقف ہیں ان کے فوائد اور عملی زندگی میں ان کی ناگزیریت کے دل سے قائل ہیں مگر افسوس کہ علم وآگہی کی جس قدر فراوانی ہوئی ہے عمل سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے اسی لیے ہمارا معاشرہ ہزار ہا تدابیر کے باوجود دن بدن تیزی سے زوال کی طرف جارہا ہے۔آج ہم جن رسوم سے نالاں ہیں ان پر کبھی ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ یہ رسوم اتنی ہی غلط تھیں تو ہمارے اسلاف نے اس پر غور کیوں نہ کیا اور ان کو کیوں رواج دیا؟ کیا وہ اپنی آنے والی نسلوں کے خیرخواہ نہ تھے؟ کیا کوئی شخص اپنی اولاد کی تباہی کو پسند کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہوتا یہ ہے کہ مختلف نیک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ادوار میں مختلف تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔عرصہ تک وہ مقاصد حاصل ہوتے رہتے ہیں اور معاشرہ زندہ وخوشحال ہوتا ہے مگر مرور زمانہ کے ساتھ وہ مقاصد نظروں سے اوجھل ہوتے جاتے ہیں اور اصول، رسوم میں ڈھلتے جاتے ہیں نتیجہ یہ کہ اچھے نام بے معنی ہوکر رہ جاتے ہیں اولیاء اللہ سے منسوب دن اور ساعتیں، ان کے نام پر منعقد ہونے والی تقریبات کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا۔

گیارہویں شریف کے مقاصد

اولیاء اللہ کی اصطلاح قرآنی اصطلاح ہے ان کا ذکر خیر کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ ہے امت نے روز اول سے اس نام اور اس کے مصداق پاکیزہ نفوس کی ہمیشہ تعظیم وتکریم کی ہے اولیاء اللہ اس دین کے شعائر ہیں ان سے منسوب ہر چیز اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ہے یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے دین کے خادم اور مخلوق خدا کے خیرخواہ ہوتے ہیں ان کی صحبت سے مردہ دلوں کو حیات جاوید ملتی ہے ان کے پاس زخمی دلوں کو مرہم، پریشان حالوں کو سکون اور دنیا کی نظروں سے دھتکارے ہوؤں کو امان ملتی ہے یہ خالق وخلق دونوں کی نظر میں محبوب ہوتے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کثیر فضائل ومحاسن بیان فرمائے ہیں۔قرآن کریم میں ان کی تاریخ وواقعات، فضائل ومحاسن بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا:

﴿وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ﴾سورۃ ابراھیم رقم الآیۃ : ۱۴)

ترجمہ

اور انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔

اللہ کے دن تو سارے ہی ہیں سبھی اس کے پیدا کردہ ہیں پھر اللہ کے دنوں کی یاد دہانی کا اس کے سوا کیا مفہوم ہے کہ لوگوں کو اللہ والوں کا ذکر سناؤ اور بالخصوص ان دونوں کا جو اللہ والوں سے منسوب ہیں تاکہ اولاً ان کا ذکر ہمیشہ زندہ رہے جنھوں نے عمر بھر اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کیے رکھا اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ ہے۔

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾سورۃ البقرۃ رقم الآیۃ : ۱۵۲)

www.waseemziyai.com

ترجمہ

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔

گیارہویں شریف کا عمل ایک ولی کامل حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے یوم وفات ۱۱ ربیع الثانی کی نسبت سے کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو لوگ آپ کی یاد میں محفلیں سجایا کرتے ہیں۔ گیارہویں شریف چالیسواں سالانہ عرس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اللہ والوں کا ذکر خیر ہو، اللہ تعالیٰ کا ذکر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام اور سرکار کی سیرۃ طیبہ اور قرآن و سنت کے جس چشمہ صافی سے ان بزرگوں نے اپنے آپ کو اور پھر ایک جہان کو سیراب کیا ہے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا جائے اور ان کو عبادت خداوندی کی رغبت دلائی جائے۔ محافل میلاد، محافل اعراس، سوم چالیسواں، یوم پاکستان، یوم اقبال، یوم قائداعظم، صحابہ کرام واہل بیت کے ایام، مدارس، دارالعلوموں، کالجوں اور جامعات کی سالانہ پچیس سالہ، پچاس سالہ، سو سالہ تقریبات، تبلیغی وتربیتی اجتماعات، کانفرنسز، سیمینارز۔ یہ تمام سرگرمیاں اسی مقصد کے لیے تو ہوتی ہیں کہ لوگوں تک اپنے بزرگوں کے مقام ومرتبہ، علمیت، جدوجہد، تعلیم وتزکیہ، خدمت خلق، اعلیٰ اخلاق وکردار کے کارنامے پہنچائے جائیں جس سے ایک طرف ان محسنین کا ذکر خیر ہوتا رہے۔ دوسری طرف آنے والی نسلیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتی رہیں اور بلندیوں، عظمتوں اور عزیمتوں کا سفر جاری وساری رہے اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگاتی رہے۔ گیارہویں شریف ہو یا کسی اور بزرگ کا عرس یا دیگر مواقع ان پر معمول سے زیادہ قرآن خوانی ہوتی ہے نعت ومنقبت پڑھی وسنی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک کا ذکر خیر ہوتا ہے احکام شرع کی تعلیم وتبلیغ کا موقع ملتا ہے رزق حلال سے حاضرین کی تواضع کی جاتی ہے ماحول میں نیکی کا غلبہ اور بدی کی پسپائی ہوتی ہے صدقہ وخیرات کے ذریعے انفاق فی سبیل اللہ پر عمل ہوتا ہے۔ شریک محفل لوگوں میں میل ملاقات ہوتی ہے محبت وا خوت کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں غریبوں کو اچھا کھانا ملتا ہے۔ اب کچھ نیک لوگوں نے ان نیکیوں کو مزید وسعت دی ہے جو لائق تحسین ہے کہیں ترغیب کے طور پر حج وعمرہ کی قرعہ اندازی ہوتی ہے اور ان محافل کے ذریعے نادار لوگ بھی ان سعادتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں کہیں غریب بچیوں کی شادیاں کروائی جاتی ہیں ایک بڑے فرض کی ادائیگی اور والدین کی ایک بڑی پریشانی کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ بعض تقریبات پر نادار طلبہ کی تعلیمی ضروریات کا اہتمام کیا جاتا ہے بعض مقامات پر بے گھروں کو گھر تک مہیا کیے جاتے ہیں انہی ترغیبات کا نتیجہ ہے کہ اہل ثروت میں فیاضی، کرم اور سخاوت کے اوصاف پیدا ہوئے۔ اللہ کے رستے میں یعنی مخلوق خدا کی فلاح وبہبود کے لیے کثرت سے مدارس، سکولز، کالجز، جامعات، ہسپتال، انڈسٹریل ہومز اور دیگر رفاہی ادارے قائم ہیں اور اعلیٰ ترین مقاصد کے حصول کے لیے وسائل مہیا کیے جاتے ہیں۔ ہمارے حکمران اس قوم کے سچے خیر خواہ ہوں تو زکوۃ وعشر کی رقم سے عوام کی بنیادی ضرورتیں باعزت طور پر پوری ہوسکتی ہیں۔ آج بھی دنیا کے کونے کونے میں اولیاء اللہ کے مزارات پر بندگان خدا کو بغیر کسی مذہبی ونسلی امتیاز کے مفت کھانا ملتا ہے اور ہر وقت ملتا ہے ہر ایک کو ملتا ہے ضرورت مندوں کا پیٹ بھرتا ہے اور کھلانے والے اجر وثواب کے مستحق بنتے ہیں مرحوم عزیزوں، بزرگوں کو اس تمام نیک کام کا اجر وثواب ملتا رہتا ہے۔ جہاں کام ہوتا ہے وہاں کمی، کوتاہی اور غلطی بھی ہوسکتی ہے اس لیے ہر کام کتنا ہی مفید اور اچھا کیوں نہ ہو اصلاح طلب رہتا ہے۔ خوب سے خوب تر کا سلسلہ رکتا نہیں۔

چند تلخ گزارشات

گیارہویں شریف کے اسباب ومقاصد اور طریقہ کار ہم نے بیان کر دیئے ہیں مگر فکری اور قدرتی امر ہے کہ وقت کے ساتھ اچھے کاموں

www.waseemziyai.com

میں بھی نقائص ہو جاتے ہیں یہی حالت گیارہویں شریف کی ہے۔ان تقریبات میں چند خامیاں اکثر نظر آتی ہیں جن کا تدارک علماء، واعظین، مرشدین اور منتظمین کا ذمہ ہے۔لوگوں سے لپٹ لپٹ کر بلکہ لڑ جھگڑ کر زبردستی اور گھٹیا طریقوں سے ان تقریبات کے لیے چندہ کرنا لاؤڈ سپیکر پر سارا سارا دن چندوں کی اپیلیں کرنا اسلام اور تصوف وولایت کو بدنام کرنا ہے۔ایک آدھ مرتبہ محض اطلاع کے لیے اعلان کرنا معیوب نہیں بعض لوگ جس طرح مسلسل ومتواتر کئی کئی دن تک سپیکر پر چندہ مانگتے ہیں اور بھانت بھانت کی بولیاں بولتے اور مختلف حربے استعمال کرتے ہیں وہ باعث شرم ہیں اس کے ذمہ دار امام، خطیب اور مسجد کی انتظامیہ ہے اس رسم قبیح کو ختم ہونا چاہیے نعت ومنقبت پڑھنا ایک پاکیزہ اور خوشگوار فرض ہے مگر اس کے مقام ومرتبہ کا تقاضا ہے کہ اسے احتیاط ووقار کے ساتھ ادا کیا جائے۔اولاً نعت خواں غیر شرعی، غیر معیاری اور ادب واحترام سے عاری کلام سے پرہیز کریں۔ثانیاً مقررین ونعت خواں حضرات نماز باجماعت کی پابندی کریں اور مسلمانوں کی سی شکل وصورت بنائیں اور بصورت دیگر انہیں مائیک پر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ثالثاً وہ اختتام مجلس تک شامل محفل رہیں مختلف بہانوں سے کھسکنے کی کوشش نہ کریں رابعاً معیاری کلام کے لیے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور بعد والے باعلم وباعمل علماء وکاملین کا کلام پیش کریں۔

تبرک

گیارہویں شریف اور اس طرح کی دیگر تقاریب میں کھلائے جانے والے کھانے کو انفاق فی سبیل اللہ سمجھ کر وسعت دیں لوگوں کے پاس بے حساب مال ہے۔ختم شریف کے لیے عمدہ کھانے، مستحقین کے لیے کپڑے اور نقدی، بیماریوں اور ذہنی مریضوں کے لیے کھانے، پھل اور دوائیاں، بیروزگاروں کے لیے زکوۃ، خیرات، چرمہائے قربانی، فطرانہ اور دیگر عطیات سے فنڈ مقرر کریں ان سے بیروزگاروں کو گزارا الاونس، غریب بچیوں کے لیے شادی کا بندوبست، نادار طلبہ کو تعلیمی وظائف معذوروں کے لیے کفالت خانے اور حادثات کے متاثرین کے لیے امداد کی جائے رفاہی وتعلیمی وتربیتی ادارے قائم کیے جائیں بیواؤں، یتیموں کے لیے کفالت عامہ کا بندوبست کیا جائے اور ان تمام نیک کاموں کا ثواب اپنے نیک بزرگوں کو پہنچایا جائے تاکہ ان کے احسانات کا کسی قدر حق ادا ہو۔اور ان کے درجات مزید بلند اور ان کے فیوض وبرکات مزید وسیع ہوں اور گناہ گاروں کو اس کا ثواب پہنچایا جائے تاکہ ان کی اخروی نجات ہو۔ان نیکیوں کے صدقہ ووسیلہ سے پروردگار سے دعائیں مانگی جائیں کہ مسلمانوں پر پڑنے والی مصیبتوں کا خاتمہ ہو ان کی عزت وآزادی بحال ہو، ان کی کمزوریاں، محکومیاں اور محرومیاں ختم ہوں۔ان کے باہمی اختلافات وتنازعات نابود ہوں وہ علم وعمل اور جہد مسلسل کے اسلحہ سے لیس ہو کر میدان مسابقت میں اتریں اور اپنا کھویا ہوا مقام ووقار دوبارہ حاصل کریں۔یہ ہے میری نظر میں عرس گیارہویں شریف، چالیسویں اور برسی منانے کا صحیح طریقہ نیکی نیکی ہے جب بھی کی جائے جہاں بھی کی جائے یہ سوال بے معنی ہے کہ یہ کب شروع ہوئی ایصال ثواب کے مختلف طریقے اور نام ہیں ہر دور میں تھے ہر دور میں رہیں گے ان میں درپیش آنے والی خرابیوں کا ازالہ کریں ہر عمل میں خلوص وللہیت کا رنگ پیدا کریں خدا ورسول کی رضا اور مخلوق خدا کی بہتری پیش نظر رکھیں نیکی کی راہیں کثرت سے کھلی ہیں لیکن خلوص اور جذبہ وعمل کی ضرورت ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

مفتی : عبدالقیوم ہزاروی

تاریخ اشاعت: ۲، ۷، ۲۰۱۲)

www.waseemziyai.com

گیارہویں شریف کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا، ان نعمتوں میں سے ایک نعمت حلال اور طیب رزق ہے، جسے رب کریم اپنے بندوں کو محنت کر کے حلال ذرائع سے حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ بندے حرام سے بچ کر حلال طیب رزق حاصل کر کے اپنی زندگی گزاریں۔

انہی حلال وطیب رزق میں سے ایک بابرکت چیز نذر ونیاز ہے جو کہ رب کریم کی بارگاہ میں پیش کر کے اس کا ثواب نیک وصالح مسلمانوں کو ایصال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں نذر ونیاز کی حقیقت اور اسے حرام کہنے والوں کی اصلاح کی جائے گی۔

نذر ونیاز کو حرام کہنے والے یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

﴿انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ ﴾سورة البقرة :رقم الآیة ۱۷۳)

ترجمہ

درحقیقت (ہم نے) تم پر حرام کیا مردار اور خون سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا نام) پکارا گیا ہو۔

﴿ حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وماا ھل لغیر اللہ بہ ﴾سورة المائدة :رقم الآیة : ۳)

ترجمہ

حرام کر دیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔

ان آیات میں ما اہل بہ لغیر اللہ سے کیا مراد ہے:

☆......تفسیر وسیط علامہ واحدی میں ہے کہ ما اہل بہ لغیر اللہ کا مطلب ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

☆......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنے ترجمان القرآن میں ما اہل بہ لغیر اللہ سے مراد لکھا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

☆......تفسیر روح البیان میں علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ نے ما اہل بہ لغیر اللہ سے مراد یہی لیا ہے کہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

☆......تفسیر بیضاوی پارہ ۲ رکوع نمبر ۵ میں ہے کہ ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ جانور کے ذبح کے وقت خدا کے نام کے بجائے بت کا نام لیا جائے۔

☆......تفسیر جلالین میں ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، بلند آواز سے بتوں کا نام لے کر وہ حرام کیا گیا۔

ان تمام معتبر تفاسیر کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ یہ تمام آیات بتوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہیں، لہٰذا اسے مسلمانوں پر چسپا کرنا

www.waseemziyai.com

کھلی گمراہی ہے۔

مسلمانوں کا نذر و نیاز کرنا

مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق و مالک جانتے ہیں اور جانور ذبح کرنے سے پہلے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں پھر کھانا پکوا کر اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے لہذا اس میں کوئی شک والی بات نہیں بلکہ اچھا اور جائز عمل ہے۔

ایصال ثواب کیلئے بزرگوں کی طرف منسوب کرنا

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ :سَمِعْتُ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ :أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ :سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ.

ترجمہ

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔کیا میں ان کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں کیجئے، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

(السنن الصغریٰ للنسائی : ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (۶:۲۵۴)

رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کی طرف سے قربانی کرنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ :أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ، سَمِينَيْنِ، أَقْرَنَيْنِ، أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ، فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ، لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ، بِالتَّوْحِيدِ، وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ

محمد بن یحیی، عبدالرزاق ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل، ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو مینڈھے خریدتے جو موٹے تازے سینگ دار کالے اور سیاہ رنگ دار ہوتے۔ایک اپنی امت کی جانب سے ذبح کرتے جو بھی اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہو اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا قائل ہو، اور دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی جانب سے ذبح فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ :ابن ماجۃ ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی (۲:۱۰۴۳)

www.waseemziyai.com

رسول اللہ ﷺ کا اپنی آل مبارک کی طرف سے قربانی کرنا

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ :قَالَ حَيْوَةُ :أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ، فَقَالَ لَهَا :يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ، ثُمَّ قَالَ :اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ، فَفَعَلَتْ :ثُمَّ أَخَذَهَا، وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ :بِاسْمِ اللهِ، اللهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحَّى بِهِ

ترجمہ

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کی ٹانگیں، پشت اور آنکھیں سیاہ ہوں، اسے پیش کیا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اے عائشہ! چھری لاؤ، پھر فرمایا :اسے پتھر پر تیز کرلو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے چھری پکڑی، مینڈھے کو پکڑ کر اسے لٹایا اور پھر اسے ذبح کر دیا اور پڑھا بسم اللہ ! (پھر دعا کی) اے اللہ ! محمد ﷺ آل محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی امت کی جانب سے اسے قبول کر (سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کی قربانی کردی

(صحیح مسلم :مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۳:۱۵۵۷)

مولا علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنا

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ :مَا هَذَا؟ فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ.

ترجمہ

حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا، یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی، اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ (ارشاد عالی کے تحت) ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔

(سنن أبي داود : أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (۳:۹۴)

:فائدہ؛ ایصال ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بزرگان دین کے لئے کیا جاتا ہے، دوسرا عام مسلمانوں کے لئے کیا جائے کہ دعاؤں اور ایصال ثواب کے ذریعے ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے۔ جبکہ بزرگان دین کے لئے ایصال ثواب کرنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس بزرگ سے اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصال ثواب کر کے ان کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرے۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصال ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔ بعض حضرات

www.waseemziyai.com

جن کے دل مقربین بارگاہ الٰہیہ کی کدورت سے بھرے رہتے ہیں۔وہ کہا کرتے ہیں کہ بزرگوں کے لئے ایصال ثواب کرنے والے ان کو ارباباً من دون اللہ بنائے بیٹھے ہیں۔ ورنہ بزرگوں کو تو ثواب کی ضرورت نہیں اور یہ آئے دن بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصال ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟

پوری امت کی طرف سے قربانی

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ .فَقَالَ :يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ .ثُمَّ قَالَ :اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ . فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ، فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ :بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ .ثُمَّ ضَحَّى بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کے لئے حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضا سیاہ ہوں۔پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔فرمایا کہ اے عائشہ! چھری تو لاؤ، پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا۔اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔اے اللہ تعالیٰ! اسے قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے اور آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امت محمد ﷺ کی طرف سے پھر اس کی قربانی پیش کر دی۔

(سنن أبي داود : أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (۳:۹۴)

فائدہ:

نبی کریم ﷺ کے جانور کو ذبح کرتے وقت بھی آل محمد ﷺ کی جانب منسوب فرمادیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے۔معلوم ہوا کہ جو جانور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصال ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کر دینے سے یہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں شمار نہیں ہوتا۔جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لئے ایصال ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو اسے حرام اور مردار ٹھہرانے والے شریعت مطہرہ پر ظلم کرتے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

الغرض کہ نام نذر و نیاز کا ہے مگر درحقیقت ایصال ثواب ہی بنیاد ہے لہٰذا بدگمان لوگ اپنی بدگمانی دور کریں اور شریعت مطہرہ کو سمجھیں کیونکہ یہی اسلامی عقیدہ ہے۔

www.waseemziyai.com

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ، قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے تو وہ کھانا برکت والا ہوجاتا ہے اور اس کا تناول کرنا بہت اچھا ہے۔

معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کرنے سے نہ صرف میت کو ثواب پہنچتا بلکہ اس کے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

(فتاوی عزیزی:۱۷)

گیارہویں شریف صالحین کی نظر میں

☆......سراج الہند محدث اعظم ہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں کے متعلق فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی، تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوجاتے۔

(ملفوظات عزیزی، فارسی، مطبوعہ میرٹھ، یوپی بھارت:۶۲)

☆......تیرہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ گیارہویں شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ماثبت من السنہ میں لکھتے ہیں کہ میرے پیر ومرشد حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مہاجر مکی علیہ الرحمہ ۹ ربیع الثانی کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے، بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد ومشائخ میں متعارف ہے۔

(ماثبت من السنہ از: شاہ عبدالحق محدث دہلوی، عربی، اردو مطبوعہ دہلی:۱۶۷)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی دوسری کتاب اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ (المتوفی ۹۹۷ھ) گیارہ ربیع الثانی کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے۔

(اخبار الاخیار، از: محدث شاہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ ص ۴۹۸ (اردو ترجمہ) مطبوعہ کراچی)

☆......حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مکی علیہ الرحمہ، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ یہ تمام بزرگ دین اسلام کے عالم فاضل تھے اور ان کا شمار صالحین میں ہوتا ہے، ان بزرگوں نے گیارہویں شریف کا ذکر کر کے کسی قسم کا شرک وبدعت کا فتویٰ نہیں دیا۔

تمام دلائل وبراہین سے معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف کا انعقاد کرنا سلف وصالحین کا طریقہ ہے جو کہ باعث اجر وثواب ہے۔

(اسلامی عقائد, عقائد اہلسنت, مولانا شہزاد قادری ترابی

www.waseemziyai.com

گیارہویں شریف کا ثبوت

☆ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ جن سے خدا کی رحمت حاصل ہوتی ہے اور جن لوگوں کو ان روحانی مراکز سے کوئی تعلق نہیں وہ اخروی روحانی اور باطنی نعمتوں سے محروم ہیں اور تعلق والے ان تمام نعمتوں سے مستفیض ہیں اور بارگاہ غوثیت وہ مقام ہے کہ ان کے بغیر بارگاہ رسالت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا جب کسی کی بارگاہ رسالت تک رسائی نہیں ہوتی تو وہ بارگاہ ربوبیت میں کیسے جاسکتا ہے؟ یہ تمام اولیاء اللہ کی پشت پناہ ہیں اور تمام عزت وعظمت انہیں کی مرہونِ منت ہے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو انکی بارگاہ سے متنفر ہیں۔

شبہ

☆ کسی نے کہا کہ گیارہویں شریف کیوں منائی جاتی ہے یہ رواج صحیح ہے یا غلط مستند حوالہ بیان کیا جائے۔

شبہ کا ازالہ

☆ اس کے متعلق میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ گیارہویں کی خصوصیت کہ جس کیلئے ہم کتاب وسنت سے دلیل ثابت کریں اسکی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم محض اپنا تعلق پیدا کرنے کیلئے ثواب کا ہدیہ پیش کرتے ہیں جسکو ہر مسلمان مانے گا اور کوئی دلیل طلب نہیں کرے گا۔

☆ البتہ ایصال وثواب کے ثبوت کیلئے مشکوٰۃ شریف سے روایت پیش کرتا ہوں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہوگئی ہے میں انکی طرف کچھ ہدیہ پیش کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا! اے سعد! ایک کنواں اپنی والدہ کے نام سے کھدوالو تو اسکا ثواب تیری والدہ کو ملتا رہے گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا اور اس کنویں کا نام ام سعد ہوگیا معلوم ہوا کسی چیز کا غیر کے نام سے موسوم ہونا شرک نہیں بلکہ جائز ہے اور میں تو یہ کہوں گا کہ کسی بزرگ کے نام سے موسوم ہونا موجب اجر ہے۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ جسکا اصل کتاب وسنت سے ثابت ہو وہ کیسے ناجائز ہوسکتا ہے باقی رہا خصوصیت کی دلیل تو اس کیلئے اتنا ضرور جان لینا چاہیے کہ یہ لوگ جو مدارس پڑھاتے ہیں اور تنخواہیں لیتے ہیں کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی تنخواہ لی تھی کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی تنخواہیں لی تھیں اور یہ جو نماز روزہ حج وزکواۃ وغیرہ کی نیت زبان سے کرتے ہو کیا صحابہ کرام مجتہدین عظام نے بھی اسی طرح زبان سے نیت کی تھی؟ ہرگز نہیں۔ لہذا تمہارا یہ کہنا کہ جو کام حضور ﷺ نے نہیں کیا وہ بدعت ہے تو تم بھی بدعتی ہوئے اور گمراہ بھی کیونکہ ہر شخص نماز کی نیت زبان سے کرتا ہے حالانکہ نیت کا معنی ہے (النیۃ قصد القلب) یعنی فقط دل کا ارادہ نیت کیلئے کافی ہے۔

☆ لہذا تمہارا ہر ایک کام کو بدعت قرار دینا اور خاص طور پر وہ فعل جسکا ماخذ کتاب وسنت ہو کو ناجائز کہنا ہی ناجائز ہے۔ اسی طرح مسجد کے مینار وغیرہ بنانا اور یہ نقش نگار کا بنانا کہاں ہے اسکا ثبوت کہیں نہیں مگر یہ جائز ہے اگر کوئی انگوٹھے چوم لے تو یہ بدعت کیونکہ یہ ضعیف حدیث سے ثابت ہے۔ گردن کا مسح کرنا جو ہر متوفی اس پر عمل کرتا ہے یہ بھی ضعیف حدیث سے ثابت ہے اسکو بدعت نہیں کہیں گے اور کوئی بھی ثابت نہیں کرسکتا کہ یہ حدیث مسح علی الرقبۃ مرفوع ہے۔ تعجب ہے اس پر تو عمل کرتے ہیں اور انگوٹھے چومنے کو بدعت وگمراہی قرار دیتے ہیں تو اب لامحالہ کہنا پڑے گا کہ جو کام ثواب کی نیت سے کیا جائے وہ جائز ہے (خواہ اسکے ثبوت کیلئے حدیث ہو یا نہ) اب بتاؤ

www.waseemziyai.com

کیا گیارہویں شریف ثواب کی نیت سے کی جاتی ہے یا نہیں اور جب یہ ثواب کی نیت سے کی جاتی ہے اور پھر اسکی اصل حدیث میں بھی موجود ہے تو پھر یہ کیسے ناجائز ہوگی؟

☆ شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضور ﷺ کے حکم سے ہندوستان میں آئے اور سرکار ﷺ کی حدیث کے فیض کو جاری فرمایا اور انکو غیر بھی مانتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ آقا ﷺ کے دربانوں میں سے ہیں وہ اپنی کتاب ماثبت باسنہ مطبعہ نل کشور میں تحریر فرماتے ہیں

ہمارے ملک میں ان دنوں ربیع الثانی ہی زیادہ مشہور ہے اور غوث الاعظم کی اولاد و مشائخ عظام ہند و پاک میں گیارہویں تاریخ کو عرس مناتے ہیں نیز اسیطر ح پیر و مرشد سیدنا سیدی ابوالمحاسن سید شیخ موسیٰ حسنی جیلانی ابن شیخ کامل عارف حق معظم و مکرم ابوالفتح شیخ حامد حسنی جیلانی ایک متفق علیہ ولی اللہ تھے جنکا لقب مخدوم ثانی اور عبدالقادر ثانی تھا انہوں نے اپنے آباء کرام کی زبانی آپ کے عرس کی تاریخ گیارہویں لکھی ہے۔

(مومن کے ماہ و سال از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

☆ یعنی انکے طریقوں پر چلنا نجات ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہی راہ بتائی ہے کہ ہر نمازی ہر رکعت میں یہی دعا مانگتا ہے کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ .

☆ اے اللہ تعالیٰ مجھے راہ مستقیم پر چلا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔

☆ اور راہ مستقیم کیا ہے وہ یہ ہے اور انعام یافتہ بندے کون ہیں وہ یہ ہیں کہ

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ.

ترجمہ

جس پر اللہ نے انعام فرمایا وہ انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین ہیں۔

☆ معلوم ہوا نجات ان دروازوں سے ملتی ہے اور یہ پیران پیر جو بے شمار ولیوں کے پیر ہیں غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں اور ان کا اور انکی اولاد کا فعل میرے لئے محبت ہے اگر انکی اولاد غلط ہے تو پھر سلسلہ ہی ختم ہو جائے گا۔

☆ حضرات محترم! بے شک دین کی جڑ اور بنیاد فقط توحید ہے اور توحید کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک جاننا اور ماننا ہے اور جاننے کے بغیر ماننا محال ہے اور ماننا حقیقت توحید ہے لیکن جاننے کا ذریعہ بھی جاننا چاہیے تم اللہ تعالیٰ کو بغیر دیکھے واحدہ لاشریک مانتے ہو کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہو ہرگز نہیں ارے جب موسیٰ کلیم اللہ نے عرض کی ربّ ارنی تو ارشاد ہوا لَنْ تَرَانِیْ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔

شبہ

☆ اب اگر کوئی کہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا رد ہوگئی تو پھر یہ دعا (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) اولیاء اللہ کے حق میں کیسے قبول ہوگئی؟۔

www.waseemziyai.com

شبہ کا ازالہ

☆ تو میں کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا رد نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ مومنین کی دعائیں بھی رد نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ ہماری بہت سی دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو اسکی وجہ یہی ہے کہ ہماری دعائیں اس قابل نہیں ہوتیں کے قبول ہو جائیں تو پھر کیا موسی علیہ السلام کی دعا بھی اس قابل نہ تھی کہ قبول نہ ہوئی میں کہوں گا کہ موسی علیہ السلام کی دعا رد نہیں کی گئی بلکہ فرمایا اے کلیم میں تو اپنی تجلی فرماؤں گا مگر تو نہیں دیکھ سکے گا اگر تو دیکھنا ہی چاہتا ہے تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنے مکان پر برقرار رہا تو فسوف ترانی عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا لیکن

فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا (الاعراف)

ترجمہ ☆ پھر ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسی علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

☆ یعنی جب تجلی ہوئی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسی علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اگر دعا رد کی جاتی تو پہاڑ پر تجلی نہ فرمائی جاتی پہاڑ پر تجلی فرمانا یہ دلیل ہے کہ دعا قبول کی گئی اگر دعا رد ہوتی تو تجلی فرمانے کا کیا مطلب؟

شبہ

☆ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ موسی علیہ السلام میں اتنی قوت پیدا فرما دے کہ وہ دیکھ سکیں۔

شبہ کا ازالہ

☆ تو میں کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک ذات ہے اور اسکی بے شمار صفات ہیں اور تمام انبیاء کرام علیھم السلام اللہ کی صفات کا مظہر ہیں اور ہمارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہیں اور (فعل الحکیم لایخلوعن الحکمۃ) حکم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ قادر تھا کہ ہماری زبان کو دوسری جگہ رکھ دیتا۔ آنکھ، کان، ناک پاؤں اور سر وغیرہ کو اپنی جگہ بدل دیتا لیکن حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ پاؤں نیچے ہوں اور سر اوپر ناک منہ کے ساتھ ہوتا کہ جو کچھ کھایا جائے تو پہلے اس کی بو معلوم ہو جائے کہ بدبودار ہے یہ چیز کھانے کے قابل ہے اور یہ چیز کھانے کے قابل نہیں ہے لہذا اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے مگر اپنی حکمت کے تحت کرتا ہے مظہر صفات میں صفات دیکھنے کی قوت پیدا فرمائی اور مظہر ذات کے اندر ذات کے دیکھنے کی قوت رکھ دی اس لئے میرے آقا ﷺ نے جسمانی بیداری کے عالم میں آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا۔

شبہ

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام کو مظہر ذات کیوں نہ بنایا تا کہ موسی علیہ السلام بھی مظہر ذات ہو کر ذات کو دیکھتے۔

شبہ کا ازالہ

☆ اس کا جواب بس اوپر دے چکا ہوں کہ جب ذات ایک ہے تو مظہر کیسے کثیر ہو سکتے ہیں لہذا مظہر ذات بھی ایک ہونا چاہیے اور صفات کثیر ہیں لہذا مظہر صفات بھی کثیر ہونا چاہیے۔ اب پتہ چلا دعا رد نہیں کی گئی بلکہ جو کہتے ہیں کہ دعا رد کی گئی ہے وہ خود رد ہوئے۔

☆ حضرات مکرم! میں عرض کر رہا تھا تم نے دیکھا نہیں تو مانا کیسے؟ اگر رسالت کی زبان کی تصدیق نہ ہوتی تو ہمیں توحید حاصل

www.waseemziyai.com

نہ ہوتی۔ توحید کی معرفت حاصل نہ ہوتی لہذا جب تک رسول کو نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کو نہیں مان سکتے جس نے بارگاہ رسالت سے اعتزال کیا اسکو بارگاہ الوہیت سے کوئی تعلق نہیں میرے آقا ﷺ کی تشریف آوری سے قبل کوئی سورج کو پوجتا تھا تو کوئی چاند کو کہیں ستاروں کی پوجا تھی اور کہیں درختوں کی کہیں لات وعزیٰ مسجود تھے اور کہیں نباتات و جمادات مسجود تھے۔ الغرض کفر کی ظلمت چھائی ہوئی تھی لیکن آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد تمام سعادت مندوں نے زبان رسالت سے توحید کی معرفت حاصل کی اور سینہ نبوت سے نور معرفت حاصل کیا اسلئے بغیر سرکار دو عالم ﷺ خدا تعالیٰ تک رسائی ناممکن ہے اور معرفت توحید محال ہے جب تک زبان رسالت کو پاک معصوم اور بے عیب نہ سمجھا جائے اسوقت تک آقا ﷺ پر اعتماد کیسے ہوگا۔ جب اعتماد نہ ہو تو دولت ایمان چلی جائی گی کیونکہ جنکی زبان پر کبھی کبھی غلطی کا امکان ہو تو انکا ہر قول کیسے قابل اعتماد ہوگا۔

شبہ

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ رسالت کے کاموں میں تو غلطی نہیں کرتے البتہ دیگر کاموں میں غلطی کر جاتے ہیں۔

شبہ کا ازالہ

☆ تو میں عرض کروں گا کہ یہ بات کہ دیگر کاموں میں غلطی ہو سکتی ہے تو یہ بات بھی کس نے کہی اگر یہ بات بھی اسی ذات نے کہی ہے تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات بھی غلط ہو۔ لہذا جب تک معصوم بے عیب اور غلطی سے پاک نہ مانو گے تو ہر بات غلط تصور کی جائے گی اسلئے آپ ﷺ ہر غلطی اور خطا سے پاک ہیں اور آپ ﷺ کی زبان اقدس سے حق کے سوا کچھ نکلتا ہی نہیں۔ ابوداؤد شریف کتاب العلم مطبوعہ مجیدی کی پہلی حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آقا ﷺ کی ہر بات لکھ لیا کرتے تھے۔ قریش کے کچھ لوگوں نے مجھے روکا و قالوا اور انہوں نے کہا: انہ بشر یتکلم فی الغضب والرضا وہ تو بشر ہیں کبھی غصے میں بات کرتے ہیں اور کبھی راضی ہو کر۔ میرے آقا ﷺ کیا میں آپ ﷺ کی ہر بات لکھ لیا کروں تو سرکار ﷺ نے فرمایا اکتب یا عبداللہ! اے عبداللہ ! میری ہر بات لکھ لیا کرو۔ اس ذات پاک کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ مایخرج منہ الاحق اس دھن پاک سے حق کے سوا کچھ نکلتا ہی نہیں۔ اور دھن کی طرف اشارہ ہی فرمایا تو جس زبان مقدس سے حق ظاہر ہو وہ غلط کیسے ہو سکتا ہے؟۔

شبہ

☆ اگر کوئی کہے کہ انبیاء کی غلطیوں کا ذکر تو بہت جگہ آیا ہے جیسے

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا (البقرہ)

ترجمہ

تو شیطان نے انہیں اس درخت کے ذریعے سے پھسلایا۔

☆ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام غلطیوں سے پاک ہوں۔

شبہ کا ازالہ

☆ تو میں یہی کہوں گا کہ نبی کی ذات کی صورۃً زلت ہوتی ہے حقیقۃً نہیں۔

☆ جیسا کہ آدم علیہ السلام نے بھولے سے دانہ کھالیا تو یہ نسیان بھی صورۃً نسیان ہے ہمارے نسیان جیسا نہیں ہے کیونکہ ہمارا

www.waseemziyai.com

نسیان غفلت سے ہوتا ہے اور انبیاء کا نسیان حکمت سے ہوتا ہے بلکہ وہ بھولتے نہیں بھولائے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

☆ یعنی میں بھولتا نہیں بلکہ بھلایا جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے سنت ہو جائے اسیطرح بخاری شریف کی حدیث پڑھ لی جائے کہ آقا علیہ السلام نے چار رکعت کی بجائے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر لیا تو بعد از فراغت ذوالیدین کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃ کیا آپ بھول گئے ہو یا نماز قصر کی گئی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا لم انس ولم تقصر نہ میں بھولا ہوں اور نہ قصر کی گئی ہے اگر آپ کہیں ان میں ایک بات ضرور ہونی چاہیے تو میں کہوں گا کہ ابوداؤد شریف کی حدیث کو سامنے رکھو کہ کیا آپ نے حق کہا یا نہ کہا اگر حق کہا تو مطلب کیا ہوگا؟ تو مطلب یہ ہوگا کہ ذوالیدین نے نسیت کی نسبت حضور علیہ السلام کی طرف کی اسلئے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ قصر ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں بلکہ میں بھلایا جاتا ہوں۔

☆ حضرات محترم! اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کا زمین پر آنا بھی حکمت سے خالی نہیں کیونکہ اگر آپ جنت میں رہتے اور زمین پر نہ آتے تو تمام اولاد جنت میں ہوتی حالانکہ جنت تو مومنین کا گھر ہے کفار ومشرکین کے رہنے کی جگہ نہیں اس لئے ابوجہل ابولہب فرعون اور انکے خوارین کو باہر پھینکنے کیلئے زمین پر تشریف لائے۔

☆ اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسا کہ ایک مالدار امیر آدمی ایک خوبصورت محل میں رہتا ہو جسکے تکیے بستر ریشمی ہوں اور وہ خوشبوؤں سے معطر ہو تو اب ایمان سے کہنا وہ اگر رفع حاجت کیلئے اپنے گھر سے باہر ٹی خانہ میں جائے اور دشمن کہے کہ میں نے اسکو مکان سے باہر نکال دیا تو یہ عجیب بات ہوگی وہ مالک مکان ہے وہ نجس باہر ڈالنے کیلئے گیا ہے تو اسی طرح آدم علیہ السلام ابوجہل ابولہب اور فرعون جیسے خبیثوں کو باہر پھینکنے کیلئے زمین پر تشریف لائے کیونکہ یہ نجس ہیں اور جنت نجس وخبیث کیلئے نہیں بنائی گئی بلکہ وہ جگہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم جیسے پاکوں کی جگہ ہے اور آدم اور حوا جب جنت سے باہر تشریف لائے تو فقط دو تھے لیکن جائیں گے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور دیگر مومنین کیساتھ۔ لہذا آدم علیہ السلام کا غلبہ ہوا کہ شیطان کا کیونکہ شیطان اس وقت پچھتائے گا اور کہے گا کہ میں نے دو کو نکالا تھا مگر اب لاکھوں اور کروڑوں مومنین جنت میں جارہے ہیں لہذا انبیاء کی زلت صورۃً ہوتی ہے حقیقۃً نہیں ہوتی بلکہ حقیقت میں اطاعت عبادت اور معرفت ہوتی ہے۔

؎ آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے — دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

شبہ

☆ اگر کوئی کہے کہ بے عیب ذات تو صرف خدا کی ہے مخلوق تو بے عیب نہیں ہوسکتی۔

شبہ کا ازالہ

☆ تو میں کہوں گا اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت میں بے عیب ہے رسول اپنی رسالت میں بے عیب ہے خدا خالق ہونے میں بے عیب نبی اپنے مخلوق ہونے میں بے عیب ہے خدا اپنے مالک ہونے میں اور نبی علیہ السلام اپنے مملوک ہونے میں بے عیب ہے خدا اپنے واجب الوجود ہونے میں بے عیب ہے خدا اپنے معبود ہونے میں بے عیب ہے اور نبی علیہ السلام اپنے عبد ہونے میں بے عیب ہے۔

☆ حضرات مکرم! میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا ایمان ہے کہ اصل دین توحید ہے لیکن اسکے حصول کا ذریعہ رسالت ہے اور بارگاہ رسالت میں پہنچنے کا

www.waseemziyai.com

ذریعہ یہی اولیاء اللہ ہیں اور ہماری روحانی غذا یہاں سے آتی ہے کیونکہ جسطرح کپڑا پاک کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پانی کپڑے کو مس کرے اور دھویا جائے تب پاک ہوگا۔ اسی طرح روح کی پاکی کیلئے ضروری ہے کہ روحانی لوگوں کے ساتھ تعلق ہو اور نجات کا ذریعہ بھی انہیں لوگوں کا دروازہ ہے آج بڑا پرفتن دور ہے ایمان کی حفاظت ضروری ہے عمل میں کمزور ہو تو ایمان پار پہنچا دیگا اگر ایمان کے اندر کمزوری آگئی تو بیڑا غرق ہو جائیگا کیونکہ عمل بغیر ایمان کے کام نہیں آتا دنیا میں کوئی فرد ایسا نہ ہوگا جسکی کوئی نیکی نہ ہو اور بغیر نبی ولی کے کوئی نہیں ہوگا جسکے اندر برائی نہ ہو اتنا یاد رکھنا کہ عمل کی کمی سے نجات ضرور ہوگی مگر درجات میں کمی ہوگی اور اگر ایمان نہیں ہے تو پھر نجات ناممکن ہے لہذا ایمان کی حفاظت کی جائے اور اصل ایمان توحید ہے اور توحید بغیر رسالت کے محال ہے۔ لہذا کوئی رابطہ قائم کریں اور یہ رابطہ محبت مصطفی علیہ السلام ہے اسلئے حضور علیہ السلام نے فرمایا

لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَلِدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف)

ترجمہ

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھے پیارا نہ جانے اپنے آپ سے اور اپنے والدین سے اور اپنی اولاد سے اور تمام لوگوں سے۔

☆ یہ رابطہ ایک پل ہے جیسے پل کے بغیر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نہیں جاسکتے اسی طرح اس رابطہ کے بغیر بارگاہ ربوبیت حاصل نہیں ہوسکتی اور محبت کی علامت نماز روزہ حج زکواۃ اور امر ونواہی کو بجالانا ہے اگر کسی نے اور امر ونواہی کا کلیۃ انکار کردیا تو وہ دل کلیۃ خالی اور فانی ہے اور جس نے انکار نہیں کیا بلکہ اقرار کرتے ہوئے عمل میں کمزوری کردی ہے تو یاد رکھنا جتنا عمل کی کمی ہوگی اتنا محبت کی کمی ہوگی تم نے سن لیا ہوگا کہ ایران میں زلزلہ آیا اور ستر ہزار آدمی ہلاک ہوئے تو اس سے یہ مت سمجھنا کہ سب گناہ گار ہونگے نہیں ان میں محبوب خدا اور اولیاء اللہ بھی ہونگے لیکن ولی کی ہلاکت ہلاکت نہیں بلکہ شہادت ہے اور گناہ گاروں کی ہلاکت کو عذاب تصور کیا جائے۔ آج خدا سے خوف کرنا چاہیے کل یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا جس دل میں خوف خدا نہیں وہ دل زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے لہذا عمل کی کمزوری کو دور کیا جائے۔ ایک تاجر کی طرح جو دن بھر اپنی کمائی رات کو شمار کرتا ہے انسان بھی رات کو اپنے گناہوں کو شمار کرے اور پھر اس سے توبہ کرے۔ حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ہم آخری امت کیوں ہیں اسلئے ہیں کہ پچھلی امتوں کے واقعات سے عبرت حاصل کریں انہوں نے ایک مثال دیتے ہوئے اپنی بات سمجھائی کہ ایک شیر بھیڑیا اور ایک لومڑی شکار کیلئے روانہ ہوئے ایک ہرن ایک گائے اور ایک خرگوش شکار کیا جب شکار سے واپس آئے اور شکار کی تقسیم کا وقت آیا تو شیر نے بھیڑ ے سے کہا کہ تقسیم کسطرح کیجائے تو اس نے جواب دیا کہ ظاہر ہے کہ گائے آپ کیلئے ہرن میرے لئے اور خرگوش لومڑی کیلئے تو شیر نے غصہ میں آکر ایک طمانچہ مارا اور سر پھوڑ دیا اب لومڑی کو بلایا کہ بتاؤ تقسیم کیسے کیا جائے تو لومڑی نے کہا سرکار گائے تو اب تناول فرمالیں ہرن شام کو کھانا اور خرگوش آپ کیلئے صبح کا ناشتہ ہے تو شیر یہ سن کر بہت خوش ہوا اور کہا کہ یہ تقسیم تجھے کس نے بتائی ہے تو لومڑی نے جواب دیا کہ اس ہرن نے مجھے سبق دیا ہے کہ تقسیم اسطرح کی جاتی ہے بلکہ اگر میں ایسا کرتی جیسے اس (بھیڑیا) نے کیا تو میرے ساتھ بھی وہی معاملہ ہوتا لیکن تو نے کرم کیا کہ مجھ کو بعد میں بلایا لہذا ہمیں چاہئے کہ گذشتہ واقعات سن کر عبرت حاصل کریں کہ انہوں نے کیا کام کیئے اور کس وجہ سے ہلاک ہوئے۔ (وما علینا الا البلاغ المبین)

مقالات کاظمی۔

www.waseemziyai.com

وما اہل لغیر اللہ کا صحیح مفہوم

قرآن مجید میں ایسے چار مقامات ہیں جہاں مردار، خون، خنزیر کے گوشت اوران جانوروں کو جن پر بوقتِ ذبح غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام قرار دیا گیا ہے، وہ مقامات یہ ہیں:

سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (سورة البقرة : ۱۷۳)

ترجمہ:

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے، پھر جو شخص سخت مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر (زندگی بچانے کی حد تک کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۃ المائدۃ میں فرمایا

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ (سورة المائدة : ۳)

ترجمہ

تم پر مردار (یعنی بغیر شرعی ذبح کے مرنے والا جانور) حرام کر دیا گیا ہے اور (بہایا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔

سورۃ الانعام میں فرمایا

﴿قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ سورة الانعام : ۱۴۵)

ترجمہ

آپ فرما دیں کہ میری طرف جو وحی بھیجی گئی ہے اس میں تو میں کسی (بھی) کھانے والے پر (ایسی چیز کو) جسے وہ کھاتا ہو حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ مُردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سُور کا گوشت ہو کیونکہ یہ ناپاک ہے یا نافرمانی کا جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (بھوک کے باعث) سخت لاچار ہو جائے نہ تو نافرمانی کر رہا ہو اور نہ حد سے تجاوز کر رہا ہو تو بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

سورۃ النحل میں اللہ رب العزت نے فرمایا

www.waseemziyai.com

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (سورة النحل : ١١٥)

ترجمہ :اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کیا ہے، پھر جو شخص حالتِ اضطرار (یعنی انتہائی سخت مجبوری کی حالت) میں ہو، نہ (طلبِ لذت میں احکامِ الٰہی سے) سرکشی کرنے والا ہو اور نہ (مجبوری کی حد سے) تجاوز کرنے والا ہو، تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ان آیات میں ﴿وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو) کے الفاظ آئے ہیں جن کا بعض لوگ غلط اطلاق کرتے ہیں۔ یہی خودساختہ اطلاق کسی کے ایصالِ ثواب کے لئے دیئے گئے صدقہ وخیرات اور نذر و نیاز پر بھی کیا جاتا ہے۔ ان قرآنی آیات کی غلط اور من گھڑت تاویل کی بنیاد پر وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس پر صدقہ اور نذر و نیاز کے لئے غیر اللہ کا نام لیا جائے اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہے، جس کے باعث وہ شے حرام ہے۔ اس طرح ان کے باطل خیال کے مطابق وہ صدقہ وخیرات اور گیارہویں شریف جو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ یا دیگر اولیاء و بزرگانِ دین اور صالحین کی طرف منسوب ہوتی ہے نہ صرف حرام ہے بلکہ یہ عمل معاذ اللہ شرک ہے۔ یہ ان قرآنی آیات کی غلط تفسیر ہے اور ایسی چیزیں جو فقط ایصالِ ثواب کے لئے کسی بزرگ ہستی کی طرف منسوب کی جائیں ہرگز وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ کے زمرے میں داخل نہیں، نہ ہی انہیں شرک پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ دراصل نذر کے تعین میں یہ اختلاف حرمت پر مبنی آیاتِ کریمہ کا معنی و مفہوم غلط سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ ذیل میں ہم وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور اس کے متعلقات پر تفصیلاً بحث کرتے ہیں۔

اُهِلَّ کا لغوی معنی ومفہوم

دراصل لفظِ اُهِلَّ ثلاثی مزید فیہ کے باب اِفعال اِهْلَالٌ سے مشتق صیغہ ماضی مجہول ہے۔ اہلِ لغت نے اِهْلَال کے متعدد معانی بیان کیے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

وانهلت السماء إذا صبت، واستهلت إذا ارتفع صوت وقعها و كان استهلال الصبى منه. اِنْهَلَّتِ السَّمَاءُ

ترجمہ

اس وقت کہا جاتا ہے جب بارش برسے اور اِسْتَهَلَّتْ اس خاص وقت کو کہتے ہیں جب بارش کے قطرے بلند آواز کے ساتھ زمین پر گریں۔ اسی سے اِسْتِهْلَالُ الصَّبِي (عین پیدائش کے وقت بچے کا رونا) بھی ہے۔

(ابن منظور، لسان العرب، (۱۱:۷۰۱) زبیدی، تاج العروس (۱۵:۸۰۹))

واستهل الصبى بالبكاء

رفع صوته و صاح عند الولادة، و كل شيء ارتفع صوته فقد استهل والإهلال بالحج :رفع الصوت بالتلبية، و كل متكلم رفع صوته أو خفضه فقد أهل و استهل.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اِسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ کا معنی ولادت کے وقت بچے کا بلند آواز اور چلا کر رونا ہے۔ (اس معنی میں) ہر وہ چیز جس کی آواز بلند ہو اسے اِسْتَهَلَّ کہتے ہیں۔ حج کے موقع پر بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنے کو اِھْلال کہا جاتا ہے، اور ایسا ہی ہر بولنے والے کی آواز بلند کرنے کو اَھَلَّ اور اِسْتَهَلَّ کہا جاتا ہے۔

(ابن منظور، لسان العرب، (۱۱:۷۰۱) زبیدی، تاج العروس (۱۵:۸۰۹)

و أصل الإهلال رفع الصوت. و كل رافع صوته فهو مهل، و كذلك قوله عزوجل :(وَ مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ) هو ما ذبح للآلهة و ذلك لأن الذابح كان يسميها عند الذبح، فذلك هو الإهلال .

ترجمہ

اِھْلال کا اصل معنی آواز بلند کرنا ہے۔ ہر آواز بلند کرنے والا مُھِلٌّ ہے، اور اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ) اس سے مراد ہر وہ جانور ہے جسے جھوٹے معبودوں کیلئے ذبح کیا گیا ہو اور یہ مفہوم اس بنا پر ہے کہ ذبح کرنے والا عین ذبح کے وقت اس بت کا نام لیتا تھا۔ پس یہی اِھْلال ہے۔

(ابن منظور، لسان العرب، (۱۱:۷۰۱)

قال أبو العباس :وسمى الهلال، هلالاً لأن الناس يرفعون أصواتهم بالإخبار عنه .

ترجمہ

ابوالعباس نے کہا: چاند کو ہلال اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اسے دیکھتے ہی اپنی آوازیں بلند کر کے اس کا اعلان کرتے ہیں۔

(ابن منظور، لسان العرب (۱۱:۷۰۱)(زبیدی، تاج العروس (۱۵:۸۰۱۲)

اُہِلَّ کا صحیح اطلاق

ائمہ لغت کی درج بالا تصریحات کی روشنی میں اُہِلَّ کا اطلاق کئی معانی پر ہوتا ہے جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

اِہلال : پہلی رات کا چاند دیکھ کر آواز بلند کرنا : ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو طلوع ہونے والے چاند کو ہلال کہتے ہیں جس کا مختلف وجوہ کی بنا پر لوگ شدت سے انتظار کرتے ہیں لہٰذا نیا چاند دیکھنے والوں کی طرف سے ایک آواز بلند ہوتی ہے : استجابة الا ہلالوہ چاند نظر آ گیا اس خاص وقت میں بلند ہونے والی آواز کو اِھْلال کہتے ہیں جبکہ کسی اور آواز کو اھلال سے موسوم نہیں کیا جاتا۔

اِہلال : پیدائش کے وقت بچے کا آواز بلند کرنا : اِھْلال کا ایک معنی ہے پیدائش کے وقت بچے کا رونا جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پیدا ہوتے ہی اس کے منہ سے رونے چیخنے کی آواز نکلتی ہے۔ جسے عربی میں اَھَلَّ الصَّبِيُّ کہا جاتا ہے۔ عام حالات میں بچے کا چیخنا اور رونا اھلال الصبی نہیں کہلاتا بلکہ عین پیدائش کے وقت آواز بلند کرنے اور چیخنے کو اھلال الصبی کہتے ہیں۔

اِہلال : عین وقتِ ذبح آواز کو بلند کرنا : کفار و مشرکین جب کسی جانور کو ذبح کرتے تو وہ یہ اعلان کرنے کے لئے کہ وہ اپنے کس بت کے نام پر اسے ذبح کر رہے ہیں۔ آواز بلند کرتے جسے رَفْعُ الصَّوْتِ عِنْدَ الذِّبْحِ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ آواز وہ اس لیے لگاتے

www.waseemziyai.com

کہ ان کے معبودانِ باطلہ بے شمار تھے۔ لہٰذا وقتِ ذبح آواز بلند کرتے ہوئے اپنے خاص بت کا نام لیتے۔ اس بلند کی جانے والی آواز کو اِھلال کہا جاتا۔

اِہلال : خاص مواقع پر آواز بلند کرنا: کسی خاص موقع پر کوئی اعلان کرنے کے لئے آواز بلند کرنا بھی اِھْلال کے معنی میں لیا جاتا ہے۔

اِہلال: تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا : اِھْلال کا ایک معنی بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا بھی ہے جیسا کہ دورانِ حج حجاجِ کرام بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہیں۔

عربی لغت کے حوالے سے درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ بنیادی طور پر اہلال میں کسی خاص موقع پر آواز بلند کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اس کے لغوی معنی کی رو سے آیتِ مبارکہ وَمَا اُہِلَّ میں بھی لازماً رفعِ صوت کا مفہوم موجود ہوگا۔ وَمَا وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ سے محدثین اور مفسرینِ کرام نے کیا معنی مراد لیا ہے؟ ذیل میں ہم اسی پہلو پر تفصیلی بحث رقم کریں گے تاکہ اس آیت میں بیان کردہ قرآن مجید کا صحیح منشا اور مقصود اہلِ حق کے لئے قلبی سرور کا باعث بن سکے اور اہلِ باطل کے بطلان کا قلع قمع ہونے کا ساماں فراہم ہو سکے۔

وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ کا معنی ائمہ حدیث علیہم الرحمہ کی نظر میں

محدثینِ کرام اور شارحینِ حدیث علیہم الرحمہ وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ سے مراد آوازِ بلند بتوں کے نام پر ذبح کئے جانے والے جانور لیتے ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

امام بیہقی، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول اس آیت (وَمَا اُہِلَّ لِغَیْرِ اللہِ بِہٖ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں :

أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي ,ثنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّرَائِفِيُّ ,ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ :(وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ) يَعْنِي :مَا أُهِلَّ لِلطَّوَاغِيتِ كُلِّهَا ,(وَالْمُنْخَنِقَةُ) الَّتِي تَنْخَنِقُ فَتَمُوتُ ,(وَالْمَوْقُوذَةُ)الَّتِي تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ حَتَّى تَقِذَهَا فَتَمُوتَ (وَالْمُتَرَدِّيَةُ) (المائدة 3 :) :الَّتِي تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ فَتَمُوتُ ,(وَالنَّطِيحَةُ) الشَّاةُ تَنْطَحُ الشَّاةَ ,(وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ) يَقُولُ :مَا أَخَذَ السَّبُعُ فَمَا أَدْرَكْتَ مِنْ هَذَا كُلِّهِ فَتَحَرَّكَ لَهُ ذَنَبٌ أَوْ تَطْرِفُ لَهُ عَيْنٌ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَهُوَ حَلَالٌ .وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ هَذَا التَّفْسِيرِ قَالَ :هِيَ الْأَصْنَامُ ,وَفِي قَوْلِهِ :وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ يَعْنِي الْقِدَاحَ ,كَانُوا يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ ,ذَلِكُمْ فِسْقٌ يَعْنِي :مَنْ أَكَلَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَهُوَ فِسْقٌ.

﴿يعنى ما أهل للطواغيت كلها﴾

ترجمہ :اس سے مراد وہ جانور ہیں جنہیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(السنن الکبری: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (۹:۴۱۸)

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ ما ذبح لآلهتهم .

www.waseemziyai.com

ترجمہ

وَمَا اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ کا معنی وہ جانور ہیں جو مشرکین اپنے جھوٹے معبودوں کے نام ذبح کیا کرتے تھے۔

(شعب الإیمان: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۷:۴۳۲)

امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں

وَأَصْلُ الْإِهْلَالِ فِی اللُّغَةِ رَفْعُ الصَّوْتِ وَكُلُّ رَافِعٍ صَوْتَهُ فَهُوَ مُهِلٌّ وَمِنْهُ قِيلَ لِلطِّفْلِ إِذَا سَقَطَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ فَصَاحَ قَدِ اسْتَهَلَّ صَارِخًا وَالِاسْتِهْلَالُ وَالْإِهْلَالُ سَوَاءٌ وَمِنْهُ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ لِأَنَّ الذَّابِحَ مِنْهُمْ كَانَ إِذَا ذَبَحَ لِآلِهَةٍ سَمَّاهَا وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِذِكْرِهَا.

ترجمہ

اہلال کا اصل لغوی معنی آواز بلند کرنا ہے لہٰذا آواز بلند کرنے والا ہر شخص مُہِلّ ہے اور اسی سے بچے کا استہلال کرنا ہے یعنی جب عین پیدائش کے وقت وہ بلند آواز سے روتا ہے۔ استہلال اور اہلال ہم معنی ہیں۔ اسی مفہوم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد (وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ) ہے کیونکہ کفار و مشرکین میں سے ذبح کرنے والا جب اپنے بت کے نام پر ذبح کرتا تو اس کا نام لیتے وقت آواز کو بلند کرتا۔

(التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی (۱۳:۱۶۸)

www.waseemziyai.com

(وَ مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) ائمہ تفسیر علیہم الرحمہ کی نظر میں

آیت وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ کی تشریح وتفسیر معروف ائمہ تفسیر علیہم الرحمہ کی آراء کی روشنی میں بیان کریں گے۔ جن سے یہ بات مترشح ہے کہ کسی ایک مفسر قرآن نے بھی ایصالِ ثواب کے لئے ذبح کیے گئے جانور کا تعلق ان حرمت والی آیات سے نہیں جوڑا اور نہ کسی نے اولیاء وصالحین کے ایصالِ ثواب کے لئے اللہ کے نام پر ذبح کیے گئے جانور کو حرام قرار دیا۔

سورۃ البقرۃ کی آیتِ کریمہ ملاحظہ کیجئے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (سورۃ البقرۃ : ۱۷۳)

ترجمہ

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے، پھر جو شخص سخت مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر (زندگی بچانے کی حد تک کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ کے جو الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ ان کا مفسرینِ کرام نے شرعی معنی بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ جانور ہے جس پر عین وقتِ ذبح غیر اللہ کا نام بلند کر کے چھری پھیر دی جائے۔ ذیل میں مشہور ائمہ تفسیر کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

رئیس المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی تفسیر تنویر المقباس میں (وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) کا معنی یہ لکھا ہے

وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ ماذبح لغير اسم الله عمداً للأصنام.

(وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) کا معنی ہے وہ جانور جس کو جان بوجھ کر اللہ کا نام لیے بغیر بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس : لعبد اللہ بن عباس ۔ رضی اللہ عنہما: ۲۴)

امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

عن قتادة في قوله (وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) قال :ما ذبح لغير الله مما لم يسم عليه.

ترجمہ

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ وہ (وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) سے مراد وہ جانور ہے جس کو اللہ تعالیٰ کا نام لیے بغیر غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہو۔

(تفسیر عبد الرزاق : أبو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی (۱:۱:۳۰۱)

امام زہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

عن الزهرى قال :الإهلال أن يقولوا :باسم المسيح .

ترجمہ

امام زہری فرماتے ہیں کہ اِہلال کا مطلب ہے کہ بوقت ذبح یوں کہا جائے :بِاِسمِ المسیح (یعنی حضرت عیسیٰ کے نام پر ذبح کرتا ہوں)

تفسیر عبدالرزاق : أبوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیر ی الیمانی الصعانی (۱:۱:۳۰۱)

نوٹ :واضح ہو کہ امام زہری نے اِہْلال کے حوالے سے اپنی تفسیر میں ان عیسائیوں کا معمول بیان کیا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے۔

امام طبری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

و أما قوله :(وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) فإنه يعنى به وما ذبح للآلهة و الأوثان يسمى عليه بغير اسمه أو قصد به غيره من الأصنام .و إنما قيل (وَمَا أُهِلَّ بِهِ) لأنهم كانوا إذا أرادوا ذبح ما قربوه لآلهتهم سموا اسم آلهتهم التى قربوا ذلك لها وجهروا بذلك أصواتهم .فجرى ذلك من أمرهم على ذلك حتى قيل لكل ذابح يسمى أو لم يسم، جهر بالتسمية أو لم يجهر مُهل .فرفعهم أصواتهم بذلك هو الإهلال الذى ذكره الله تعالى فقال :(وَ مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) ومن ذلك قيل للملبى فى حجة أو عمرة مهل لرفعه صوته بالتلبية .و منه استهلال الصبى إذا صاح عند سقوطه من بطن أمه .واستهلال المطر وهو صوت وقوعه على الأرض كما قال عمرو بن قميئة :ظلم البطاح له انهلال حريصة.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے ارشاد (وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ) سے مراد وہ جانور ہیں جو معبودانِ باطلہ یعنی بتوں کے لئے ذبح کیے گئے ہوں جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو یا اس کے علاوہ بتوں میں سے کسی ایک کا نام لینے کا ارادہ کیا گیا ہو۔وَمَا اُہِلَّ بِہٖ اس لیے ارشاد فرمایا گیا : کیونکہ جب مشرکین اپنے جھوٹے معبودوں کے تقرب کے لئے کسی جانور کو ذبح کرنے کا ارادہ کرتے تو وہ اس مخصوص بت کا نام لیتے جس کے تقرب کے لئے وہ جانور ذبح کیا جانا ہوتا اور اس پر وہ اپنی آواز کو بلند کرتے پس پھر یہ ان کا معمول بن گیا حتی کہ ہر ذبح کرنے والے کو خواہ اس نے بآواز بلند اپنے معبود کا نام لیا ہو یا نہ مُہِلّ کہا جانے لگا۔پس ان کا جانور پر آواز بلند کرنا اِہلال کہلاتا ہے۔اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ) اسی بلندی آواز کے مفہوم کی وجہ سے حج اور عمرہ کے دوران بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے والے کو بھی مُہِلّ کہا گیا۔اسی مفہوم میں استھلال الصبی ہے جب بچہ پیدائش کے وقت اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی روتا ہے۔اسی سے استھلال المطر ہے، یہ وہ آواز ہے جو بارش کے قطرے زمین پر گرتے وقت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ عمر بن قمیہ نے اپنے ایک شعر میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے: وادیوں کی ظلمت زوردار بارش کا ہونا ہے۔

جامع البیان فی تاویل القرآن : محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبوجعفر الطبری (۲:۰۵)

www.waseemziyai.com

امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

(وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) أى ذكر عليه غير اسم الله تعالى، و هى ذبيحة المجوسى والوثنى والمُعَطِّل. فالوثنى يذبح للوثن، والمجوسى للنار، والمُعَطِّل لا يعتقد شيئًا فيذبح لنفسه. والإهلال: رفع الصوت، يقال: أهلّ بكذا، أى رفع صوته. ومنه إهلال الصبىّ و استهلاله، و هو صياحه عند ولادته. و قال ابن عباس وغيره: المراد ما ذبح للأنصاب والأوثان.

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ) سے مراد وہ جانور ہے جس پر اللہ کے غیر کا نام لیا گیا ہو اور یہ مجوسی، بت پرست اور معطل کا ذبیحہ ہے۔ بت پرست اپنے بت کے لئے ذبح کرتا ہے، مجوسی آگ کے لئے اور معطل کا کسی چیز پر اعتقاد نہیں ہوتا وہ صرف اپنی ذات کے لیے ذبح کرتا ہے۔ اہلال آواز بلند کرنے کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: اس شخص نے اس طرح آواز بلند کی۔ اسی سے اہلال الصبی اور نومولود بچے کا استھلال ہے جس سے مراد عین پیدائش کے وقت اس کا چیخنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر ائمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ جانور ہے جس کو نصب شدہ مورتیوں اور بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(الجامع لأحکام القرآن: بوعبداللہ محمد بن أحمد بن أبی بکر شمس الدین القرطبی (۲:۲۲۳)

قاضی شوکانی کا قول (غیر مقلد)

تفسير فتح القدير شوكانى: الإهلال: رفع الصوت، يقال أهلّ بكذا: أى رفع صوته، قال الشاعر يصف فلاة: تهلّ بالفرقد ركبانها. كما يهلّ الراكب المعتمر. و منه إهلال الصبىّ، واستهلاله: وهو صياحه عند ولادته، والمراد هنا: ما ذكر عليها اسم غير الله كاللات والعزّى.

ترجمہ

اہلال: کا معنی آواز بلند کرنا ہے، کہا جاتا ہے کہ فلاں نے اس طرح آواز بلند کی۔ یعنی اپنی آواز کو اونچا کیا۔ کسی شاعر نے بنجر بیابان زمین کی تعریف یوں بیان کی ہے: بنجر و ہموار زمین میں چلنے والے مسافروں نے زور سے آواز دی جیسے عمرہ کرنے والا سوار با آوازِ بلند تلبیہ کہتا ہے۔ اسی سے اہلال الصبی اور استھلال الصبی ہے، جس سے مراد عین پیدائش کے وقت بچہ کا با آواز بلند چیخنا ہے۔ یہاں اس آیت کا مطلب ہے کہ وہ جانور جس پر غیر اللہ مثلاً لات و عزیٰ کا نام لیا گیا ہو۔

(فتح القدیر: محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ الشوکانی الیمنی (۱:۱۶۰)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ: أى ما ذبح فذكر عليه اسم غير الله فهو حرام.

ترجمہ

یعنی وہ جانور جسے ذبح کرتے ہوئے اللہ کے غیر کا نام لیا جائے پس ایسا جانور حرام ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم: أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۲:۸)

www.waseemziyai.com

اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ کی درست تفسیر

ہم نے اہلِ لغت، محدثینِ کرام اور مفسرینِ عظام علیہم الرحمہ کی آراء کی روشنی میں اُہِلَّ کا درست مفہوم تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔جس کے مطابق صرف وہ جانور حرام ہے جس پر عین ذبح کے وقت اللہ کے نام کی جگہ کسی دوسرے کا نام اس طرح لیا جائے کہ میں اس جانور کو فلاں بت یا شخص کے نام پر اس کے تقرب کے لئے ذبح کرتا ہوں۔ یہ عمل شرک ہوگا اور یہ ذبیحہ از روئے نص حرام ہوگا۔لیکن اگر صدقہ وخیرات اور نذر و نیاز کے لئے جانور خرید کر اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے نام پر ذبح کر دیا جائے اور اس کا ثواب کسی بزرگ یا اپنے عزیز رشتہ دار کے نام کر دیا جائے تو یہ عمل حرام اور شرک نہیں۔

لفظِ اُہِلَّۃ سے استشہاد

ائمہ لغت اور محدثین ومفسرین نے اس کے معانی بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ چاند دیکھتے ہی لوگ اچانک آواز بلند کرنے لگتے ہیں کہ : وہ چاند ہوگیا، بعدازاں اسی وجہ سے پہلی رات کے چاند کو ھِلال کا نام دیدیا گیا۔ ذیل میں ہم سورۃ البقرہ کی ایک اور آیت سے اس مفہوم کا استشہاد کرتے ہیں جس میں لفظ اُہِلَّۃ سے مراد چاند ہی ہے جب کہ مفسرینِ کرام نے اس لفظ اُہِلَّۃ کے تحت اِہلال کے وہ تمام معروف ومتداول معنی بیان کئے ہیں جن کا ذکر ہم نے پچھلے صفحات میں کر دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَـٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (سورۃ البقرۃ : ۱۸۹)

ترجمہ

(اے حبیب) لوگ آپ سے نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرمادیں یہ لوگوں کے لئے اور ماہِ حج (کے تعین) کے لئے وقت کی علامتیں ہیں، اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم (حالتِ احرام میں) گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی تو (ایسی الٹی رسموں کی بجائے) پرہیز گاری اختیار کرنا ہے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

سابقہ مکمل بحث کا لبِ لباب ذیل کے چار نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے

کسی خاص وقت میں کی گئی بات عام وقت میں کی گئی بات سے مختلف ہوتی ہے۔

کسی خاص وقت میں آواز بلند کرنا عام وقت میں آواز بلند کرنے سے مختلف ہوتا ہے۔پس معلوم ہوا کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو ہم کسی اور کی طرف منسوب کر دیتے ہیں مثلاً ہم کچھ چیزیں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسی طرح جانوروں کی طرف کچھ چیزیں منسوب کی جاتی ہیں۔ چوں کہ یہ چیزیں کسی خاص وقت میں نہیں بلکہ عام وقت اور حالت میں ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اس لئے اس پر حکم شرک نہیں لگایا جاسکتا۔

ذبح ایک ایسا عمل ہے جو کہ ایک خاص وقت میں کیا جاتا ہے اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اھلال رفع الصوت عند الذبح

www.waseemziyai.com

عین وقتِ ذبح جانور پر آواز بلند کرنے کو کہتے ہیں۔

وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ سے مراد وہ جانور ہیں جن پر ذبح کے وقت اللہ کی بجائے غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ اس خاص موقع پر اللہ کے بجائے غیر اللہ کا نام بلند کرنا شرک ہے اور ایسے جانور کا کھانا حرام ہے۔

غیر اللہ کے نام پر بطور عبادت ذبح کرنا حرام ہے

مشرکین جب کسی جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے تو ان کے اس عمل سے ان کا مقصود اپنے معبودانِ باطلہ کی عبادت، تعظیم و تکریم، ان کی رضا و خوشنودی اور تقرب کا حصول ہوتا تھا۔ لہٰذا ان آیات میں بطورِ خاص اس طرح کے عمل کو جو غیر اللہ کے تقرب اور عبادت کے لئے ہو حرام ٹھہرایا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ﴾(سورة المائدة : ٣)

ترجمہ

تم پر مردار (یعنی بغیر شرعی ذبح کے مرنے والا جانور) حرام کر دیا گیا ہے اور (بہایا ہوا) خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور گلا گھٹ کر مرا ہوا (جانور) اور (دھاردار آلے کے بغیر کسی چیز کی) ضرب سے مرا ہوا اور اوپر سے گر کر مرا ہوا اور (کسی جانور کے) سینگ مارنے سے مرا ہوا اور وہ (جانور) جسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جسے (مرنے سے پہلے) تم نے ذبح کر لیا، اور (وہ جانور بھی حرام ہے) جو باطل معبودوں کے تھانوں (یعنی بتوں کے لئے مخصوص کی گئی قربان گاہوں) پر ذبح کیا گیا ہو۔

مفسرینِ کرام نے سورۃ المائدۃ کی آیت :٣ کے تحت اس کی وضاحت کی ہے

﴿وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ .﴾قال مجاهد و قتادة :كانت حول البيت ثلاثمائة وستون حجرًا منصوبة، كان أهل الجاهلية يعبدونها و يعظمونها و يذبحون لها، و ليست هي بأصنام إنما الأصنام هي المصورة المنقوشة، و قال الآخرون :هي الأصنام المنصوبة، و معناه :وما ذُبح على اسم النصب، قال ابن زيد : و ما ذبح على النصب و ما أهل لغير الله به :هما واحد.

ترجمہ

امام مجاہد اور امام قتادہ کا قول ہے کہ بیت اللہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ ان کی عبادت اور تعظیم کیا کرتے تھے اور ان کی خوشنودی کے لئے جانور ذبح کیا کرتے تھے، وہ حقیقی بت نہیں تھے بلکہ صرف نقش و نگار والی تصاویر تھیں۔ بعض ائمہ کا قول ہے کہ یہ نصب شدہ بت تھے۔ اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر ذبح کے گئے ہوں۔ ابن زید کا قول ہے کہ (وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) اور (وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ) دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

(معالم التنزیل فی تفسیر القرآن: محیی السنۃ، ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی (٢:٩)

www.waseemziyai.com

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قوله تعالى :(وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) فى النصب قولان :أحدهما :أنها أصنام تنصب، فتعبد من دون الله، قاله ابن عباس، و الفراء، و الزجاج، فعلى هذا القول يكون المعنى، و ما ذبح على اسم النصب، وقيل : لأجلها .و الثانى :أنها حجارة كانوا يذبحون عليها، و يشرحون اللحم عليها و يعظمونها، و هوقول ابن جريج .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے قول (وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) میں لفظ نُصُب کے بارے میں دو اقوال ہیں :ایک یہ کہ اس سے مراد نصب شدہ بت ہیں جن کی اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کی جاتی۔حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ، فراء اور زجاج کا یہی قول ہے۔اس قول کے مطابق اس کا معنی یہ ہوگا :جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے، اور یہ بھی قول ہے کہ جو جانوران بتوں کی رضا اور خوشنودی کے حصول کیلئے ذبح کیا جائے۔

(زاد المسیر فی علم التفسیر :جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی (۲:۲۸۳)

جار اللہ زمخشری کا قول

دوسرا قول یہ ہے کہ :نُصُب وہ پتھر تھے جن پر مشرکین جانور ذبح کئے کرتے تھے اور ان پر گوشت کے ٹکڑے کرتے اور ان کی تعظیم کیا کرتے تھے۔یہ ابنِ جریج کا قول ہے۔

(وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) كانت لهم حجارة منصوبة حول البيت، يذبحون عليها و يشرحون اللحم عليها، يعظمونها بذلك و يتقربون به إليها.

ترجمہ :(وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) کی تفسیر یہ ہے کہ زمانہء جاہلیت میں لوگوں نے بیت اللہ کے ارد گرد پتھر سے بنی ہوئی مورتیاں نصب کر رکھی تھیں اور تھان بنا رکھے تھے جن پر وہ جانور ذبح کرتے تھے اور گوشت کے ٹکڑے کرتے تھے، اس سبب سے وہ ان مورتیوں کی تعظیم کرتے اور ان کی خوشنودی حاصل کرتے تھے۔

(الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل :أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشری جار اللہ (۲:۶۲)

امام بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

(وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ)النصب واحد الأنصاب، و هى أحجار كانت منصوبة حول البيت يذبحون عليها و يعدون ذلك قربة.

ترجمہ

انصاب کا واحد نصب ہے اور ان سے مراد وہ پتھر ہیں جو بیت اللہ کے ارد گرد نصب تھے، مشرکین ان کے اوپر جانور ذبح کرتے اور اس عمل کو باعثِ تقرب سمجھتے تھے۔

(أنوار التنزیل وأسرار التأویل :ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیر ازی البیضاوی (۲:۱۸۰)

www.waseemziyai.com

امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

(وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) كانت لهم حجارة منصوبة حول البيت يذبحون عليها يعظمونها بذلك و يتقربون إليها.

ترجمہ

خانہ کعبہ کے اردگرد مشرکین کے پتھر سے بنے بت نصب تھے جن پر وہ جانور ذبح کرتے تھے۔ اس کے باعث وہ ان کی تعظیم کرتے تھے اور (عملِ ذبح کے ذریعے) ان کا تقرب حاصل کرتے تھے۔

(تفسیر النسفی (مدارک التنزیل وحقائق التأویل: أبوالبرکات عبداللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین النسفی (۱:۳۸۸)

امام طستی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

و أخرج الطستي في مسائله عن ابن عباس أن نافع بن الأزرق قال له : أخبرني عن قوله (الأنصاب) قال : الأنصاب الحجارة التي كانت العرب تعبدها من دون الله و تذبح لها.

ترجمہ:

امام طستی نے مسائل میں نافع بن ازرق کے حوالے سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے انصاب کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ ان سے مراد وہ پتھر (کے بت) ہیں جن کی مشرکینِ عرب عبادت کرتے اور ان کی خوشنودی کے لئے جانور ذبح کرتے۔

(الدر المنثور : عبدالرحمٰن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی (۳:۱۶) دار الفکر - بیروت

امام ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

قال ابن جريج :كانت العرب تذبح بمكة و تنضح بالدم ما أقبل من البيت، و يشرحون اللحم و يضعونه على الحجارة، فلما جاء الإسلام، قال المسلمون للنبي صلى الله عليه وآله وسلم :نحن أحق أن نعظم هذا البيت بهذه الأفعال، فكأنه عليه الصلاة و السلام لم يكره ذلك، فأنزل الله تعالى :(لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا) و نزلت (وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) المعنى :و النية فيها تعظيم النصب لا أن الذبح عليها غير جائز.

ترجمہ

ابنِ جریج نے کہا : مشرکینِ عرب مکہ مکرمہ میں جانور ذبح کرتے اور بیت اللہ کے سامنے خون چھڑکاتے، اور گوشت کے ٹکڑے کرکے اسے پتھروں کی مورتیوں پر رکھ دیتے۔ جب زمانۂ اسلام آیا تو مسلمانوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش کا اظہار کیا کہ بیت اللہ کے پاس اس طرح کے تعظیمی افعال کے ہم زیادہ حقدار ہیں۔ شاید حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کی) اس خواہش کو ناگوار نہ سمجھتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: (ہرگز اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون) اور یہ آیت بھی نازل فرمائی (اور (وہ جانور بھی حرام ہے) جو باطل معبودوں کے تھانوں (یعنی بتوں کے لئے مخصوص کی گئی قربان گاہوں) پر ذبح کیا گیا ہو)۔ اس کے ناجائز ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس طرح ذبح کرنے میں بتوں کی تعظیم کی نیت شامل ہے اس وجہ سے

www.waseemziyai.com

نہیں کہ یہاں مطلقاً ذبح ناجائز ہے۔

(الجامع لأحکام القرآن: بوعبداللہ محمد بن أحمد بن أبي بکر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدین القرطبي (٦: ٥٧)

وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ کے اطلاق میں فرق

اکثر لوگ (وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ) اور (وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ) کے معنی و مفہوم کو آپس میں خلط ملط کر دیتے ہیں درحقیقت ان دونوں کا اطلاق الگ الگ ہے۔

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سے مراد باطل معبود کے لیے تھان یعنی مخصوص چبوترہ بنا کر ان کی خوشنودی و رضا کے لئے جانور ذبح کرنا ہے۔

اہلِ اسلام کا عمل اس تصور سے پاک ہے۔ وہ اولیاء و صالحین اور مرحومین کو نہ تو کفار و مشرکین کی طرح جانور کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور نہ ان کے مجسمے اور مورتیاں بنا کر عبادت کرتے ہیں۔

اسی طرح وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد جیسا کہ ہم نے گذشتہ صفحات میں بیان کر دیا یہ ہے کہ بوقتِ ذبح بلند آواز سے کسی کا نام لینا اس میں مخصوص مقام اور تھان کا تصور نہیں بلکہ کسی جگہ بھی جانور ذبح کر کے اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی خوشنودی اور تقرب کے لیے بطورِ عبادت اس کا نام لیا جائے یہ عمل شرک ہے۔

مسلمان جانور کی جان کا نذرانہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور بوقتِ ذبح بصورتِ تکبیر صرف اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں۔ اس لیے ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کیے گئے جانور پر شرک کا اطلاق نہیں ہوتا۔

ائمہ تفسیر نے وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کفار و مشرکین کے اس مشرکانہ عمل اور مسلمانوں کے جائز اعمال میں بُعد المشرقین ہے کیونکہ کفار و مشرکین نے بتوں کی خوشنودی اور رضا کے لئے ذبح کے تھان بنائے تھے۔

وہ تقرب اور عبادت کے لئے اپنے باطل معبود کی تعظیم میں ان تھانوں پر جانور ذبح کرتے تھے۔

وہ ان جانوروں کا خون مورتیوں پر مل دیتے تھے اور گوشت کے ٹکڑے کر کے ان پر رکھتے تھے۔ اس وجہ سے ان کا یہ عمل شرک ٹھہرا۔

مسلمان جب کسی جانور کو ایصالِ ثواب کے لئے ذبح کرتے ہیں تو: اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقرب ہی پیش نظر ہوتا ہے، ہرگز کسی غیر اللہ کا تقرب اور خوشنودی و رضا کا حصول مدنظر نہیں ہوتا۔

وہ شرعی طریقے پر جانور ذبح کرتے ہیں اور یہ عمل بطور خیرات خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔ اس کا ایصالِ ثواب اولیاء و صالحین اور مرحومین کے لئے ہوتا ہے اور گوشت پکا کر شرکاء و حاضرین اور فقراء و مساکین کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہوتا کہ جانور کا گوشت فی نفسہ مرحومین کو پہنچتا ہے بلکہ اس عمل میں یہ عقیدہ کارفرما ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندگی و عاجزی پہنچتی ہے جبکہ اولیاء و صالحین اور مرحومین کو ہدیہ ثواب پہنچتا ہے اور موجود زندہ افراد کھانے سے مستفید ہوتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

نذر و نیاز کے بارے میں صحیح عقیدہ

نذر و نیاز کے بارے میں درست اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ یہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور صرف اسی کے لئے جائز ہے۔ عرف عام میں اولیاء اللہ کے لئے نذر کا لفظ استعمال کئے جانے پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ اس حوالے سے یہ ذہن نشین کر لیا جائے کہ اس سے مراد ان کے نام پر ہدیہ اور تحفہ پیش کرنا ہے جو کہ عبادت نہیں۔ بعض لوگ نذور اور ایصالِ ثواب کو آپس میں خلط ملط کرتے ہیں اور پھر ایصالِ ثواب کے جائز طریقوں کو بھی شرک اور ناجائز کہنے لگتے ہیں یہ تصور درست نہیں۔ ایصال ثواب ثابت شدہ شرعی طریقہ ہے کوئی چیز محض کسی بزرگ کی طرف منسوب کرنے سے حرام نہیں ہوتی جسے بعض لوگ غلط فہمی کی بنا پر مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ سے تعبیر کر کے اس کا غلط اطلاق دوسری چیزوں پر کرتے ہیں۔ اِہلال کا معنی منسوب کرنا کسی طرح بھی ثابت نہیں۔ شرعی نذر اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہے اور یہ شاملِ عبادت ہوتی ہے جبکہ اس کی نسبت اہل اللہ کی طرف کر دی جاتی ہے آپ منت مان کر کھانا پکائیں یا کچھ اور کریں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی نذر ہو گی جبکہ اس کا ایصالِ ثواب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور بزرگ کی طرف منسوب کرنا امرِ جائز ہے۔ یہ عمل شرک تب ہو گا جب کسی غیر کی خوشنودی کے لئے نذر مانی جائے۔

نذر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے مانی جاتی ہے

نذر صدقہ کے معنی میں استعمال ہوتی ہے اس میں عبادت، نیاز مندی، جھکنے اور غایتِ تعظیم کے معانی پائے جاتے ہیں۔ نذر کے بارے میں درست عقیدہ یہی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور صرف اسی کے لئے ماننا جائز ہے۔ اس لئے نذر شرعی نہ تو کسی رسول اور نبی کے لئے جائز ہے اور نہ ہی اولیاء و صلحاء کے لئے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ انبیاء و اولیاء کے لئے جو نذر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ مجازی معنی میں ہوتا ہے حقیقی معنی میں نہیں۔ ان کے لئے جب نذر کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد نذر عرفی بمعنی ہدیہ، نذرانہ اور ایصالِ ثواب ہے جو انبیاء، اولیاء اور عام مسلمانوں کے لئے ہے اور یہ بہترین ہدیہ ہے۔ جس طرح قربانی، عبادت اور دعا، خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اسی طرح ہم نذر اللہ رب العزت کی رضا و خوشنودی کے لئے مانتے ہیں جب کہ اس کا فائدہ اطعام الطعام اور صدقہ و خیرات کی صورت میں غریب، مسکین محتاج، مفلس، یتیم اور بے سہارا افراد کو پہنچاتے ہیں۔ قربانی کی حقیقت کے بارے قرآن میں ارشاد فرمایا گیا:

﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ﴾

ترجمہ: ہرگز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

(سورۃ الحج: ۳۷)

قربانی کے اندر تقویٰ اور اخلاص کی نیت مضمر ہوتی ہے اور وہی اس کی روح ہے جبکہ گوشت سے ناداروں اور غریبوں کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔ یہ طے شدہ امر ہے کہ نذر خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے مگر اس کے ذریعے ثواب انبیاء علیھم السلام اور اولیائے کرام کو پہنچایا جاتا ہے۔

یہاں یہ بات ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے کہ اہلِ علم جب نذر کا لفظ استعمال کریں تو بہتر ہے کہ وہ اسے حقیقی معنی میں استعمال

www.waseemziyai.com

کریں۔ اگر وہ اس کو مجازی یا عرفی معنی میں استعمال کرنا چاہیں تو پھر درست عقیدے کی وضاحت بھی کر دیں تا کہ عوام میں کسی قسم کا مغالطہ اور عقیدے کا بگاڑ بوجہِ جہالت پیدا نہ ہونے پائے۔

خیرات وصدقات اور عملِ صالح کی نذر ماننا شرک نہیں

کوئی عملِ صالح بطورِ نذر مانا جا سکتا ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جب ایک مرتبہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما علیل ہوئے تو ان کے لئے بطورِ نذر روزے رکھے گئے اور حقداروں کو کھانا کھلایا گیا۔ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ ہر عملِ صالح دوگونہ تعلق کا حامل ہے :

(التفسیر الکبیر : أبوعبداللہ محمد بن عمر فخر الدین الرازی خطیب الری (۳۰:۲۴۴) دار إحیاء التراث العربی - بیروت

ایک تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس میں اس عمل کی نیت اور اس کے متعلق عقیدے کا اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہونا ہے۔

اس عمل کا دوسرا تعلق مخلوق کے ساتھ ہے مثلاً مزاراتِ اولیاء پر اظہارِ تعظیم کے لئے چادر چڑھانا جو شعائر اللہ ہونے کے باعث تعظیماً جائز عمل ہے۔ صاحبِ مزار کے ساتھ یہ تعلق اس امر کا مظہر ہے کہ اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حصول مقصود ہے کہ اللہ والوں کے مزارات کی تعظیم شعائر اللہ سمجھ کر حکمِ الٰہی کی تعمیل میں کی جاتی ہے۔

لہٰذا اگر کوئی گیارہویں شریف کی نذر مانتا ہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں دوں گا تو جان لیجئے کہ یہ صدقہ و خیرات ہی کی ایک صورت ہے۔ اس میں نیت کے ساتھ دعا ہو گی کہ مولیٰ کریم تیری رضا کے لئے یہ کھانا پکانا، قرآن پڑھنا پڑھانا تیرے حضور پیش کیا جاتا ہے اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اس عمل سے جو ثواب ملے اسے میں جملہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام بشمول شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ارواح کو بالخصوص تحفۃً پیش کرتا ہوں۔ پس اس دعا کے ساتھ ایصالِ ثواب کرنا شرک نہیں۔

صدقات وخیرات ذرائع ایصالِ ثواب ہیں وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ میں شامل نہیں

صدقات اور خیرات پر اللہ کے محبوب ومقرب بندوں کا نام لینے سے وہ حرام نہیں ہوتے کیوں کہ نام لینے سے صرف ایصالِ ثواب مقصود ہوتا ہے لہٰذا خیرات وصدقات کا ایصالِ ثواب کے لئے دینا وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ میں شامل ہی نہیں۔ شرعاً یہ امر جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی نیک عمل اور صدقہ وخیرات کو کسی دوسرے کے نام منسوب کر دے۔ اس کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے لئے تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ میں سے چند ایک ذیل میں دیئے جا رہے ہیں تا کہ کسی کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کا مستند ومعتبر جواز ثابت ہو جائے۔

پہلی حدیث شریف

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ :أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا :أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ :نَعَمْ.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقتِ نزع) گفتگو کرسکتی تو صدقہ کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (۲:۱۰۲) دار طوق النجاۃ

دوسری حدیث شریف

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا، وَلَمْ يُوصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے مگر اس بارے میں کوئی وصیت نہیں کی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ (صدقہ کرنا) اس (کے گناہوں) کا کفارہ بن جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۳:۱۲۵۴) دار إحیاء التراث العربی - بیروت

تیسری حدیث شریف

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا، فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا.

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہوچکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے کوئی نفع دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں کہ میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کردیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے، وہ فرماتے ہیں: میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے۔

(سنن الترمذی: محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (۲:۴۹) دار الغرب الإسلامی - بیروت

چوتھی حدیث شریف

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، وَابْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ

www.waseemziyai.com

عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ :إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجرا سے برابر ملتا رہتا ہے): ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشیری النیسابوری (۳:۱۲۵۵) دار إحیاء التراث العربی - بیروت

امام طاؤس رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَالِكٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا أَبِي، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ :قَالَ طَاوُسٌ :إِنَّ الْمَوْتَى يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ سَبْعًا، فَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ الْأَيَّامِ. وَ قَالَ السُّيُوطِيُّ :إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

ترجمہ

امام سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ حضرت طاوس نے فرمایا: بے شک سات دن تک مردوں کو ان کی قبروں میں آزمایا جاتا ہے اس لئے لوگ ان دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے۔ امام سیوطی نے کہا ہے کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔

(المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ : أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۵:۳۳۰)

(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء: أبونعیم أحمد بن عبداللہ بن أحمد الأصبہانی (۴:۱۱) دار الکتاب العربی - بیروت

درج بالا روایات سے ثابت ہوا کہ ایصالِ ثواب اور صدقات و خیرات کے لئے کسی کے نام کی طرف نسبت شرعاً جائز بلکہ سنت ہے۔

نیک عمل کا کسی کے نام انتساب جائز ہے

کوئی نیک عمل کر کے کسی کی روح کو ایصالِ ثواب کرنا یا اس کے نام سے منسوب کرنا یہ از روئے شرع جائز اور باعثِ ثواب عمل ہے۔ نذر و نیاز، صدقہ و خیرات اعمال خیر میں سے ہیں اور جیسے ہر عمل خالصتاً اللہ کیلئے ہوتا ہے مگر جس بزرگ، شیخ، دوست یا عزیز کے لئے ایصال ثواب کیا جائے اس کے نام سے منسوب کرنا از روئے شرع جائز اور درست ہے۔ اس حوالے سے چند احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

کسی کی طرف سے نفل نماز ادا کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے بصرہ کی ایک بستی اُبُلّہ سے آئے ہوئے حاجیوں سے فرمایا تھا کہ تم میں سے کوئی شخص مسجد عشّار میں دو یا چار رکعت نفل نماز پڑھ کر میری طرف منسوب کرے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ :، انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ، فَإِذَا رَجُلٌ، فَقَالَ لَنَا :إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا :الْأُبُلَّةُ؟ قُلْنَا :نَعَمْ، قَالَ :مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي

www.waseemziyai.com

فِی مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ، أَوْ أَرْبَعًا، وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِی هُرَيْرَةَ :سَمِعْتُ خَلِيلِی رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ، لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ :هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِی النَّهْرَ.

ترجمہ

ابراہیم بن صالح بن درھم کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے فرمایا: ہم حج کرنے حرم کعبہ گئے تو ایک آدمی نے ہم سے دریافت کیا: کیا تمہارے علاقے میں اُبلّہ نام کی کوئی بستی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہاں۔ اُس نے کہا: تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجدِ عشّار میں میرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھنے کے بعد کہے: ان رکعتوں کا ثواب ابو ہریرہ کے لئے ہے۔ میں نے اپنے خلیل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے ایسے شھیدوں کو اٹھائے گا کہ شہدائے بدر کے سوا کوئی ان کے ساتھ کھڑا نہ ہوگا۔

(سنن أبی داود : أبوداودسلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمروالأزدی السِّجِستانی (۴:۱۱۳)

اس روایت سے دو باتیں ثابت ہوئیں: ایصالِ ثواب کرنا امرِ جائز ہے۔ اپنے نیک عمل کو کسی کی طرف منسوب کرنا بھی جائز ہے۔

علاوہ ازیں اس روایت سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ نفل نماز پڑھ کر ایصال ثواب کرنا ایک جائز عمل ہے۔ اسی وجہ سے بزرگوں کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے نوافل پڑھا کرتے تھے۔

کسی کی طرف سے روزے رکھنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا أَبِی، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِی جَعْفَرٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ، تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِی جَعْفَرٍ

ترجمہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا روایت کرتی ہیں: بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھے۔

(صحیح البخاری : محمد بن إسماعیل أبوعبداللہ البخاری الجعفی (۳:۳۵)

کسی کے نذر کے روزے رکھنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِی حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِی رَمَضَانَ، ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ أُطْعِمَ عَنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ.

ترجمہ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

www.waseemziyai.com

اگر اس (فوت ہونے والے) پر کسی نذر کا پورا کرنا باقی ہو (جو اس نے مانی تھی) تو وہ اس کی طرف سے اس کا ولی پوری کرے۔

(سنن أبي داود : أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (٢:٣١٥)

کسی کی طرف سے فرض روزے رکھنا

وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، فَقَالَ :أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟ قَالَتْ :نَعَمْ، قَالَ :فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ.

ترجمہ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا :

میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ بتاؤ کہ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے عرض کیا : ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ اس نے عرض کیا : میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں۔

(صحیح مسلم : مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (٢:٨٠٤)

کسی کی طرف سے حج ادا کرنا

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ :إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ :نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

ترجمہ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جُہینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکی یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا : ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ بھلا بتاؤ تو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا کرو، کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس سے وفاء کی جائے۔

(صحیح البخاری : محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي (٣:١٨)

اس حدیثِ مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے فوت شدہ عمل کی بعد از وفات ادائیگی کو جائز قرار دیا۔ آپ

www.waseemziyai.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دلیل بھی عطا کردی کہ زندگی میں جس طرح کوئی کسی کی طرف سے قرض کی ادائیگی جیسا عمل کرے تو وہ قرض ادا ہو جاتا ہے تو اسی طرح بعداز وفات بھی اگر کوئی کسی کے لئے نیک عمل مثلاً حج کرے گا تو وہ مرنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

دوسری حدیث شریف

وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ :بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ :إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ :فَقَالَ :وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ :صُومِي عَنْهَا قَالَتْ :إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ :حُجِّي عَنْهَا..وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ترجمہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہوکر عرض کیا : میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہیں ثواب مل گیا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں لوٹا دی ہے۔ اس عورت نے عرض کیا : یارسول اللہ ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (باقی) تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا : ہاں، اس کی طرف سے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا : میری ماں نے حج کبھی نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہاں، اس کی طرف سے حج بھی ادا کرو۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۲:۸۰۵)

والدین کی طرف سے حج کرنا

أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ، نا أَبُو عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ، نا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أنا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ دِينَارٍ، بِالسُّقْيَا أَبُو الْعَوَّامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي الْحَارِثِيَّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ السَّدُوسِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِمَا كُتِبَ لَهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لِلْمَحْجُوجِ عَنْهُمَا أَجْرُ حَجَّةٍ تَامَّةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمَا شَيْءٌ .

ترجمہ

والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرنے کا اجر بیان فرماتے ہوئے تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے حج کیا تو اس کے لئے دوزخ کی آگ سے رہائی لکھ دی جائے گی۔

(شعب الإیمان: أحمد بن الحسین بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۱۰:۳۰۴)

یہ بہت بڑی صلہ رحمی اور خدمت کی انجام دہی ہے کہ اولاد، والدین کی طرف سے حج کا فریضہ ادا کرے، اس کے علاوہ وہ دیگر

www.waseemziyai.com

صدقات وغیرہ بھی والدین کی طرف سے ادا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ذات ہے اس نے اپنے بندوں کی بخشش ومغفرت کے لئے کئی طریقے عطا فرمائے ہیں جن میں میت کی طرف سے حج کرنا اور صدقات وخیرات وغیرہ جیسے اعمالِ صالحہ کرنا شامل ہیں۔

پانی کا کنواں برائے ایصالِ ثواب منسوب کرنا

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ :سَمِعْتُ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ :أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ :سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ.

ترجمہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں ! انہوں نے عرض کیا: تو کونسا صدقہ بہتر رہے گا؟ فرمایا: پانی پلانا۔ پس مدینہ منورہ میں یہ سعد کی پانی کی سبیل ہے۔

(السنن الصغری للنسائی: أبوعبدالرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (۶: ۲۵۵)

یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ .قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ.

ترجمہ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! امّ سعد کا انتقال ہوگیا ہے۔ سو (اس کے ایصالِ ثواب کے لئے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی۔ پس انہوں نے ایک کنواں کھدوا دیا اور کہا: یہ امّ سعد کا کنواں ہے۔

(سنن أبي داود: أبوداود سليمان بن الأشعث السجستاني (۲: ۵۴) دار الكتاب العربي بيروت

کنواں کھدوانے کا حکم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لئے دیا کہ اس وقت مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کی قلت تھی جس کے باعث مسلمانوں کو میٹھا پانی پینے کے لئے دستیاب نہیں تھا۔ وہ مشقت برداشت کرتے ہوئے میلوں کا سفر کرکے چھوٹی چھوٹی مشکیں پانی بھر کے لاتے۔ اس دوران حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے میٹھے پانی کا ایک کنواں خرید کر وقف کر دیا جس سے مسلمانوں کو آسانی ہوگئی۔ اس حدیث میں بھی اسی زمانہ کی طرف اشارہ ہے اور امّ سعد کے ایصالِ ثواب کے لئے وقف کئے گئے کنوئیں کے سبب مسلمانوں کی اس مشکل کو حل کیا گیا۔

یہ بات ذہن نشین رکھنے والی ہے کہ امّ سعد کا انتقال ہو چکنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پانی فراہم کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ جس کے باعث حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں ان کے لئے وقف کر دیا جو فَتِلْكَ سِقَايَةُ

www.waseemziyai.com

سَعْدٍ یاہٰذِہٖ (أی البئر) لِأُمِّ سَعْدٍ (امّ سعد کا کنواں) کے نام سے مشہور ہوگیا۔ واضح رہے کہ اس کنوئیں سمیت تمام پانیوں کا حقیقی مالک اللہ رب العزت کی ذات ہے مگر اسے غیر اللہ سے منسوب کیا جارہا ہے۔ صحابہ کرام و تابعین اپنی روایات میں فرمارہے ہیں کہ وہ امّ سعد کے نام سے مشہور ہوا۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس کنوئیں کا امّ سعد کے نام سے معروف ہونا یا کرنا ان کی وفات کے بعد ہوا۔ کیا اس کنوئیں کو غیر اللہ سے منسوب کرنے کے باعث صحابہ کرام اور تابعین (معاذ اللہ) مشرکین ہوگئے؟ اور (نعوذ باللہ من ذالک) کیا اس میں سے پانی پینا حرام ہوگیا؟ جیسا کہ معترضین نکتہ چینی کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں ! نہ ہی کسی صحابی اور تابعی نے شرک کیا اور نہ ہی اس کا پانی حرام ہوا بلکہ وہ ایسا طیب و پاکیزہ تھا جس طرح کا آج میسر نہیں۔

ان احادیثِ مبارکہ سے ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور سنتِ مطہرہ سے یہ درس ملتا ہے کہ وہ مسلمان جن کے والدین، بزرگ، عزیز و اقارب اور دوست احباب وفات پا چکے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ بعد از وصال ان کو یاد رکھیں اور ان کی اخروی زندگی بہتر بنانے کا ساماں فراہم کریں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری ایصالِ ثواب کی صورت میں ہی نبھائی جاسکتی ہے۔

یہ بات ذہن میں مستحضر رہے کہ نذر اور ایصالِ ثواب دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ نذر اور نیاز صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جب کہ ایصالِ ثواب کسی بزرگ اور عام مسلمانوں کے لئے جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ عرفِ عام میں کسی بزرگ کے نام نذر و نیاز منسوب کرنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ ہم اپنا یہ عمل تحفۃً اور ہدیۃً ان کے ثواب کے لئے اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

نذر میں شرک کا وقوع کب ہوتا ہے؟

نذر میں شرک تب ہوگا جب اس کا حق باری تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے ثابت کیا جائے جیسا کہ کفار و مشرکین اپنے بتوں اور معبودانِ باطلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اپنے کھیتوں اور فصلوں کی پیداوار کا حصہ اسی طرح مقرر کرتے تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے اموال اور فصلوں میں زکوٰۃ و عشر کے حصے مقرر فرمانے کا حکم دیا ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے

﴿وَجَعَلُواْ لِلّهِ مِمِّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُواْ هَـذَا لِلّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَـذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلاَ يَصِلُ إِلَى اللّهِ وَمَا كَانَ لِلّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَآئِهِمْ سَاء مَا يَحْكُمُونَ﴾ سورة الانعام : (۱۳۶)

ترجمہ : انہوں نے اللہ کے لئے انہی (چیزوں) میں سے ایک حصہ مقرر کرلیا ہے جنہیں اس نے کھیتی اور مویشیوں میں سے پیدا فرمایا ہے پھر اپنے گمانِ (باطل) سے کہتے ہیں کہ یہ (حصہ) اللہ کے لئے ہے اور یہ ہمارے (خود ساختہ) شریکوں کے لئے ہے۔ پھر جو (حصہ) ان کے شریکوں کے لئے ہے سو وہ اللہ تک نہیں پہنچتا اور جو (حصہ) اللہ کے لئے ہے تو وہ ان کے شریکوں تک پہنچ جاتا ہے (وہ) کیا ہی برا فیصلہ کررہے ہیں۔

یاد رہے کہ مشرکین کا یہ عمل (شرک فی النذر) بتوں اور اپنے جھوٹے خداؤں کے لئے ہوتا تھا لیکن اگر یہی عمل بتوں کی بجائے کسی

www.waseemziyai.com

بزرگ ہستی کے لئے اسی عقیدے کے ساتھ روا رکھا جائے تبھی یہ عمل شرک ہوگا ورنہ نہیں بلکہ اس کے برعکس جب نذر اللہ کی مانی جائے مگر اس کا ثواب انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو پہنچایا جائے تو یہ ہرگز شرک نہیں کیونکہ اس سے مقصود اللہ رب العزت کی بخشش و عطا کا حصول ہے وہ اپنے بندوں پر انتہائی شفیق و مہربان ہے اس کے عفو و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا اور وہ اپنی مخلوق کے لئے رحیم و کریم ہے۔ ربّ کائنات تو معمولی سے معمولی قربانی کو بھی رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ ایک دانہ کے بدلے میں سات سو دانے عطا فرماتا ہے۔ جب ایک عمل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نذر کر کے اس کا ثواب کسی کو پہنچایا جائے تو وہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی عطا کرے گا اور اسے بھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیثِ مبارکہ میں جابجا ایصالِ ثواب کی تلقین فرمائی۔

مطلقاً تقرب الی الغیر شرک نہیں ہے

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ کفر و شرک کا مدار عبادت کے اعتقاد پر ہے۔ اس کے بغیر عقیدۃً و عملاً شرک واقع نہیں ہو سکتا اگر عملِ ذبح فی نفسہ تقرب الی الغیر کی نیت سے ہو تو یہ عبادت بن جائے گا اور داخلِ شرک ہوگا۔ اس اعتقاد کی نہ اجازت ہے اور نہ کوئی کلمہ گو مسلمان اس عقیدے کا حامل ہے۔

ائمہ حدیث و تفسیر کی آراء سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ذبیحہ کی حرمت کا بنیادی سبب اُس تقرب کو قرار دیا گیا ہے جو تقرب بذریعہ عبادت ہو جبکہ مطلق تقرب الی الغیر شرک نہیں۔ اگر مطلقاً تقرب الی الغیر کو شرک کہا جائے تو پھر تمام ذوی القربیٰ اللہ تعالیٰ کے شریک قرار پاتے ہیں۔ ان کو ذوی القربیٰ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان سے قرابت کا تعلق ہوتا ہے اور ہر شخص کو اس قرابت کے برقرار رکھنے کا حکم ہے۔ مطلق تقرب الی الغیر کو شرک سمجھ لیا جائے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے تمام احکام باطل اور ساقط قرار پائیں گے جن میں مودت فی القربیٰ کے لئے ترغیبات وارد ہوئی ہیں نیز وہ آیات جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقرباء سے محبت و مودت کا حکم موجود ہے مثلاً ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى .﴾ (سورۃ الشوریٰ، ۲۳)

ترجمہ

فرما دیجئے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں)۔

اِس لئے ماننا پڑے گا کہ مطلقاً تقرب الی الغیر شرک نہیں بلکہ ایسا تقرب شرک ہے جو بطور عبادت ہو۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے اُمت نے مسلمانوں سے متعلق ایسے معاملات میں بدگمانی سے منع کیا ہے۔

صاحبِ درالمختار فرماتے ہیں

إنا لا نسیء الظنّ بالمسلم أنه یتقرب إلی الآدمی بهذا النحر .(حصکفی، الدر المختار (۶: ۳۱۰)

ترجمہ: ہم کسی مسلمان کے بارے میں ہرگز یہ بدگمانی نہیں کرتے کہ وہ اِس فعل ذبح کے ذریعہ کسی شخص کا تقرب (بطورِ عبادت) چاہتا ہے۔

www.waseemziyai.com

علامہ ابنِ عابدین الشامی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ حصکفی کی اسی عبارت (انہ یتقرب الی الآدمی) کی شرح کرتے ہوئے تقرب کو بطورعبادت تصریحاً کفر بیان کیا ہے :

أی علی وجه العبادة لأنه المكفر وهذا بعيد من حال المسلم(ابن عابدين، ردالمحتار على الدر المختار (٦:٠ ١ ٣)

ترجمہ : یعنی (کسی بھی انسان کا تقرب جو) بطورعبادت ہو (وہ کفر ہوتا ہے) کیونکہ وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے اور یہ مسلمان کے حال سے بہت بعید ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ جولوگ مطلقاً تقرب الی اللہ کے لئے وسیلہ اور ذریعہ کی بھی نفی ثابت کرتے ہیں وہ درست نہیں کیونکہ کفار اپنے ان بتوں کو فقط تقرب الی اللہ کا ذریعہ نہیں مانتے تھے بلکہ ان کے آگے سربسجود ہوتے، انہیں معبود سمجھ کر ان کی پوجا بھی کرتے اور ان کے لئے جانوروں کا نذرانہ بھی عبادت کی نیت سے پیش کرتے جیسا کہ آیتِ کریمہ کے الفاظ

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَيهم﴾

اُن کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنادیں۔ سے عیاں ہے۔ (الزمر:٣)

اس کے برعکس کوئی ادنیٰ مؤمن بھی انبیاء اور اولیاء کو معبود سمجھتے ہوئے انہیں وسیلہ اور ذریعہ نہیں بناتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنیٰ ترین غلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبد اور عابد ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے نہ کے معبود ہونے کا۔ یہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جو ایک مؤمن و کافر، توحید پرست و بت پرست اور موحد و مشرک کے درمیان واضح حدِ فاصل قائم کرتا ہے۔ اسی نکتۂ آغاز سے دو راہیں نکلتی ہیں ایک صراط الی اللہ اور دخول فی الجنۃ کا باعث بنتی ہے اور دوسری طریق الی الشیطان اور دخول فی النار کا سبب قرار پاتی ہے۔ ان دو بالکل ہی مختلف راہوں پر چلنے والوں کو ایک ہی راہ کا مسافر سمجھنا ہرگز درست نہیں۔ کفار کے اس خودساختہ تصور اور باطل نظریے کا قرآن نے بطلان فرمادیا ہے کہ اگر وہ اصنام واوثان کو محض سفارشی سمجھتے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف قربت و نزدیکی کا ذریعہ گردانتے تو پھر معبودِ حقیقی پر اپنے بتوں کو ترجیح نہ دیتے اور نہ اپنے بتوں کی گالی کا بدلہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی ارفع واعلیٰ شان میں دشنام طرازی سے لیتے اگر کفار و مشرکین کو اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی لگاؤ اور پیار تھا تو بندوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منع کیوں کرتے تھے؟

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى، عَبْدًا اِذَا صَلّٰى﴾

ترجمہ: کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (اللہ کے) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ (العلق: ٩:١٠)

اسی طرح اگر کفار و مشرکین اللہ تعالیٰ ہی کو مستقل مؤثر و مدبر اور متصرفِ حقیقی سمجھتے تھے تو انہوں نے یہ کیوں کہا؟

﴿وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ﴾.

اور ہمیں زمانے کے (حالات وواقعات کے) سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا۔ (سورۃ الجاثیۃ :٢٤)

لھٰذا ﴿شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللهِ اور يُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللهِ زُلْفٰى﴾

www.waseemziyai.com

کی بنیاد پر جمہور امت پر شرک کا فتویٰ صادر کرنا جہالت اور زیادتی ہے۔ ان آیات میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کفار و مشرکین اپنے بتوں کو معبود سمجھتے تھے، ان کے لئے عبادت کی نیت سے نذر پیش کرتے تھے۔ چونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء و رسل ہدایت کا وسیلہ و واسطہ اور ذریعہ ہیں اور روزِ قیامت شفیع ہوں گے لہٰذا جب ہم اپنے معبودوں کے لئے شفیع اور قرب جیسے الفاظ استعمال کریں گے تو شاید مسلمان ان کے بارے میں نرم گوشہ اختیار کریں۔ پس قرآن حکیم نے واضح طور پر بتا دیا کہ ایک جائز دلیل کو بنیاد بنا کر کسی بت کو قربت کا ذریعہ سمجھتے ہوئے اُس کی پوجا پاٹ شروع کر دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ کفار کا یہ عمل صراحتاً شرک ہے۔ ان کی اس روشِ بد کا قیاس، ایمان والوں کی انبیاء و اولیاء سے پاکیزہ عقیدت و محبت اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش، شفاعت یا استعانت کا ذریعہ بنانے پر نہیں کیا جا سکتا لہٰذا ایک مؤمن اور کافر کے درمیان اس بنیادی فرق کو اس کے صحیح تناظر میں سمجھنا چاہیے تاکہ ایمان و کفر اور توحید و شرک کے درمیان تمیز اور فاصلہ قائم رہے۔

ذبیحہ کے ذریعے ایصالِ ثواب کا تصور

ہمارے ہاں جو جانور بھی ذبح کئے جاتے ہیں خواہ وہ صدقات و خیرات کی غرض سے ہوں، ولیمہ و عقیقہ کی غرض سے یا عام دعوت و اطعام کی غرض سے، شادی اور اجتماع کا موقع ہو یا عید، عرس اور میلاد کا، کبھی بھی عملِ ذبح جسے اہراق الدم یعنی خون بہانے کا عمل کہتے ہیں تقرّب الی الغیر کی نیت سے نہیں کیا جاتا۔ عملِ ذبح ہمیشہ خالصۃً لوجہ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور عبادۃً للہ یعنی اللہ کی عبادت کے لئے ہوتا ہے اور باسم اللہ یعنی اللہ کے نام پر ہوتا ہے یہی عملِ ذبح اور اِہلال کہلاتا ہے اور یہی عبادت بنتا ہے، اس میں کسی غیر کو شریک کر لیں یا اسے غیر کے تقرب کے لئے مخصوص کر دیں تو شرک ہو جائے گا۔ اگر اس میں توحید اور خالصیت برقرار رہی تو قبل ازاں یا بعد ازاں اس کا مقصد و مصرف جو بھی تھا وہ شرک نہیں بن سکتا۔ مثلاً کسی نے جانور اپنی شادی اور ولیمہ کے لئے خریدے تھے، کسی نے احباب اور اقارب کی دعوت اور مہمانداری کے لئے، کسی نے اپنے بیٹے کے عقیقہ کے لئے، کسی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طعامِ میلاد کے لئے اور کسی نے اولیاء و صالحین کے ختم اور عرس کے لئے تو ان میں سے کوئی سبب بھی مانعِ توحید اور باعثِ شرک نہیں ہے۔ جس نے بھی اطعامِ طعام یعنی کھانا کھلانے میں اعتقادِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکھا، اسے بھی ثواب حاصل ہوگا اور جس نے صدقہ و خیرات کا رکھا اسے بھی ثواب حاصل ہوگا، اب یہ اس کی مرضی ہے چاہے ثواب اپنے لئے رکھے یا اولیاء و صالحین کے لئے ہدیہ و تحفہ کر دے یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے لئے اس ثواب کے ہدیہ و تحفہ کرنے کو ایصالِ ثواب کہتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کی دعا اور درخواست بھی اللہ تعالیٰ ہی سے کی جاتی ہے۔ کہ یا اللہ! اس کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو میری طرف سے ہدیۃً عطا فرما دے۔ اس لئے اس میں شرک کا شائبہ پیدا کرنا سوائے لاعلمی اور جہالت کے کچھ نہیں ہے کیونکہ یہ عمل کثرت کے ساتھ احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ ایصالِ ثواب میں نہ کسی غیر کی عبادت کا شائبہ و امکان ہے، نہ غیر کے لئے ذبحِ مطلق ہے، نہ ذبحِ تقرب ہے اور نہ ذبحِ تعظیم۔ ہاں اگر ایصالِ ثواب میں آرزوئے قرب ہو تو اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ مطلقاً صالحین کی محبت، اُن کا قرب و صحبت اور ان کی زیارت و مجالست، یہ سب کچھ شریعت میں نہ صرف مطلوب اور مستحسن ہے بلکہ احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کا صریح حکم اور فضیلت وارد ہوئی ہے۔

www.waseemziyai.com

جانور کی جان کا نذرانہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے

بعض لوگ اِس باب میں ایک اور مغالطہ پیدا کرتے ہیں کہ ذبح سے مقصود غیر اللہ کو گوشت پہنچانا نہیں ہوتا بلکہ غیر اللہ کو جانور کی جان پیش کرنا ہوتی ہے۔ ایسا کرنا عہدِ جاہلیت کے ساتھ مشابہ ہے کیونکہ کفار و مشرکین بھی اسی طرح بتوں کو جانوروں کی رُوح بھینٹ چڑھاتے تھے، چونکہ مسلمانوں کا ایصالِ ثواب بھی اِسی کے مشابہ ہے لہٰذا یہ شرک ہے؟ یہ ایک لغو اور بے حقیقت اعتراض ہے اور صریحاً غلط فہمی ہے۔

اس لغو سوال کا جواب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یوں دیتے ہیں :

وکنہ ایں مسئلہ آنست کہ جان را برائے غیر جان آفرین نثار کردن درست نیست. و ماکولات و مشروبات ودیگر اموال را نیز اگرچہ از راہِ تقرب لِغیر اللہ دادن حرام و شرک است اما ثواب آن چیزھا را کہ عائد بر دھندہ مے شود از آن غیر ساختن جائز است. زیرا کہ ایشان را مے رسد کہ ثواب عمل خود را بغیر بخشند چنانچہ مے رسد کہ مالِ خود را بغیر خود بدھد و جانِ جانور مملوک آدمی نیست تا او را بکسے تواند بخشید. و نیز دادن مال ازیں جھت مستوجب ثواب است کہ آدمیان بوئے منتفع مے شوند، وچون مردہ ھا بعد از مفارقت ازیں جھان قابل انتفاع بعین مال نماندہ اند طریقِ نفع رسانیدن آنھا در شرع چنین قرار یافت کہ ثواب اموال را بمتسحقان برسانند بآنھا عائد سازند. و جانِ جانور اصلاً قابلِ انتفاع نیست در زندگی پس از مردگی نیز قابل انتفاع نباشد. آرے اضحیہ از طرف مردہ کردن در حدیث صحیح آمدہ است لیکن معینش همیں است کہ دادن جان برائے خدا و ثوابے کہ دارد بآں مردہ بخشیدہ شود نہ آنکہ ذبح برائے مردہ کردہ آید.

ترجمہ

اِس مسئلہ کی اصل حقیقت اور روح یہ ہے کہ جان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کے لئے قربان کرنا درست نہیں ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء اور دوسرے اموال کی نذر بھی اگرچہ تقرباً غیر اللہ کے لئے کرنا حرام اور شرک ہے لیکن اِن اشیاء کے دینے پر ثواب غیر اللہ کو ارسال کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح کہ کسی شخص کے ذاتی عمل کا ثواب بغیر بخشے دوسروں کو نہیں ملتا، اسی طرح ذاتی مال میں سے کسی کو دیئے بغیر کوئی کسی کا مال نہیں پاسکتا تو جانور کی جان کا مالک تو اِنسان بھی نہیں ہے وہ اسے کسی دوسرے کو کیسے دے سکتا ہے؟ نیز مال اس نیت سے دینا کہ کہ لوگ اِس سے نفع حاصل کریں باعثِ ثواب ہوتا ہے اور جب فوت شدہ لوگ مال سے نفع حاصل نہیں کر سکتے تو شریعت نے اُس مال کا ثواب ارسال کرنے کا طریقہ اور ذریعہ مقرر کیا ہے تاکہ مرحومین اُس مال سے نفع حاصل کریں۔ جانور کی جان دینے سے کسی شخص کو حقیقۃً جب حیاتِ دُنیوی میں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا تو مرنے کے بعد کسی شخص کو جانور کی جان دینے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ تاہم فوت شدہ لوگوں کی طرف سے قربانی کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ لیکن اِس کا مطلب یہی ہے کہ جان اللہ جل جلالہ کے لئے دی جائے اور اُس عمل کا ثواب فوت شدہ لوگوں کو پہنچایا جائے۔ نہ یہ کہ ذبح اس فوت شدہ شخص کے لئے کیا جائے۔

(فتاویٰ عزیزی (۱:۵۶)

www.waseemziyai.com

اس فتویٰ سے یہ بات عیاں ہوئی کہ مقربین وصالحین کو ثواب پہنچانے کی غرض سے جو جانور نامزد اور مشہور کیے جاتے ہیں عقلاً، نقلاً وشرعاً حلال ہیں اور یہی صحیح عقیدہ ہے۔ اِس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ باطل ہے۔

نذر اور ایصالِ ثواب کے باہمی تعلق کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مزید واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ونذر اولیاء که برائے قضاء حوائج معمول و مرسوم است. اکثر فقهاء بحقیقت آں پے نبرده اند و آنرا بر نذر خدا قیاس کرده حکم مردود برآورده اند که اگر نذر بالاستقلال برائے آں ولی است باطل و اگر برائے خدا است و ذکر ولی برائے بیان مصرف است صحیح است. لیکن حقیقت ایں نذر آنست که اهداء ثواب اطعام و انفاق و بذل مال بروح میت که امریست مسنون و از روئے احادیث صحیحه ثابت است. مثل ما ورد فی الصحیحین من حال اُم سعد و غیرها دریں نظر مستلزم مے شود. پس حاصل ایں نذر آنست که آں نسبت مثلاً :اهدا ثواب هذا القدر الی روح فلان. و ذکر ولی برائے تعین عمل منذور است نه برائے مصرف و مصرف ایں نذر نزد ایشاں متوسلان آں ولی میباشد از اقارب و خدمه. وهم طریقان وامثال ذالک. وهمین است مقصود نذر کنندگان بلا شبه و حکمه :انه صحیح یجب الوفاء به لانه قربة معتبرة فی الشرع. آرے اگر آں ولی را حلالِ مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کنند ایں عقیده او منجر شرک وفساد مے گردد. و لیکن ایں عقیده چیز دیگر است و نذر چیزے دیگر.

ترجمہ

اولیاء اللہ وصالحین کے لئے جو نذر عوام میں مشہور ومعروف اور معمول بہ ہے اکثر فقہاء اُس کی اصل حقیقت کو نہیں سمجھ سکے اور اُنہوں نے اس کو نذرِ باری تعالیٰ پر قیاس کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ نذر بالاستقلال اُس ولی کے لئے ہو تو باطل ہے اور اگر نذر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور اللہ تعالیٰ کے ولی کا ذکر برائے مصرف کے ہو تو جائز ہے۔ لیکن اِس نذر کی اصل حقیقت یہ ہے کہ کھانے اور مال خرچ کرنے کے ثواب کا میت کو تحفہ بھیجنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت اُمِ سعد رضی اللہ عنہ وغیرھا کے حوالے سے حدیث بیان ہوئی ہے، اس نذر میں بھی اِسی ثواب کا پہنچانا مستلزم ہے۔ لہٰذا اِس نذر کا حاصل و خلاصہ یہ ہے کہ اِس میں یوں نسبت کرتے ہوئے کہا جاتا ہے : میں اِس مقدار کے ثواب کو فلاں رُوح کو ہدیہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ولی کا ذکر نذر کے عمل کو متعین کرنے کے لئے ہوتا ہے نہ کہ برائے مصرف، کیونکہ اُس ولی اللہ کے متوسلین کے نزدیک اس نذر کا مصرف اس کے اقارب وخدام وغیرہ ہوتے ہیں۔ لوگ دونوں طریقوں پر ہیں اور اس کی مثالیں موجود ہیں۔ بلاشبہ نذر ماننے والوں کا یہی مقصود ہوتا ہے اور اِس نذر کا حکم یہ ہے کہ یہ نذر صحیح ہے اور اِس نذر کو پورا کرنا واجب ہے کیونکہ یہ شریعت میں معتبر قربت کی حیثیت ہے۔ البتہ اس ولی کے حقیقی مشکل کشا کا اعتقاد کرنا یا شفیع غالب کا اعتقاد کرنا غلط ہے اور یہ عقیدہ شرک وفساد کی طرف لے جاتا ہے۔ لیکن یہ عقیدہ رکھنا اور چیز ہے جبکہ نذر اور چیز ہے۔ (فتاویٰ عزیزی، (۱:۱۲۱، ۱۲۲)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اِس فتویٰ سے صلحاء واولیاء کے نام کئے گئے جانوروں کی حرمت کی مندرجہ ذیل وجوہ

www.waseemziyai.com

عیاں ہوئیں:

☆......نذر ماننے والا صلحاء و اولیاء کی نذر بقصدِ عبادت کرے تب حرام یا شرک ہوگا ورنہ نہیں۔

☆...... جانوروں کی جانوں اور رُوحوں کو اولیاء اللہ کی بھینٹ چڑھانے کی نیت سے کیا جائے تو شرک ہوگا ورنہ نہیں۔

☆...... نذر ماننے والا صلحاء و اولیاء اللہ کے لئے مستقل بالذات متصرف یا نافع وضار ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے ذبح کرے تو شرک ہوگا ورنہ نہیں۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کوئی بھی صحیح العقیدہ شخص بزرگانِ دین کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر مانے ہوئے جانوروں کے ذبح میں مذکورہ بالا تینوں نیتوں یا عقیدوں میں سے کسی ایک کا بھی قصد نہیں کرتا بلکہ صرف اور صرف ایصالِ ثواب کی خاطر جانوروں کو انبیاء و اولیاء اور صالحین و مرحومین کے لئے منسوب کیا جاتا ہے۔ حقیقتاً اور عبادۃً نذر اللہ تعالیٰ ہی کی ہوتی ہے مگر اِس کا ثواب اولیاء اللہ کو پہنچایا جاتا ہے۔ اِس صورت میں نذر یوں مانی جاتی ہے۔

یا الٰہی اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں نذر مانتا ہوں کہ فلاں جانور تیری رضا کے لئے ذبح کروں گا اور اِس نذر کا ثواب فلاں بزرگ کی رُوح کو پیش کروں گا۔ ایسی نذر ماننا شرعاً ہر اعتبار سے جائز ہے اور اِس کے جواز میں کسی محدث، فقیہ اور مفسر کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

لفظِ نذر کی تین جہات

حقیقت یہ ہے کہ لفظِ نذر کے استعمال کے تین معنی اور تین جہات ہیں:

☆...... ایک بطور عبادت و خیرات یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، اس معنی میں نذر اور نیاز کبھی بھی غیر کی طرف منسوب نہیں کی جاتی۔

☆......دوسری بطور ایصالِ ثواب یہ اولیاء و صالحین اور مرحومین کے لئے ہوتی ہے اس معنی میں نذر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو ہی نہیں سکتی یہ مخلوق اور مرحومین ہی کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے لئے اثبات سراسر ناجائز بلکہ کفر ہے۔

☆...... تیسری بطور اطعامِ طعام اسے لنگر یا کھانا کہا جاسکتا ہے۔ یہ مہمانوں کے لئے ہے یا شرکاء و حاضرین اور فقراء و مساکین کے لئے۔ یہ کھانا فی نفسہ نہ تو اللہ تعالیٰ کو جاتا ہے اور نہ مرحومین کو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیتِ عبادت و تقرب اور بندگی و عاجزی بر بنائے تقویٰ کی جاتی ہے، اولیاء و صالحین اور مرحومین کو ہدیۂ ثواب جاتا ہے اور موجود زندہ افراد کھانے سے مستفید ہوتے ہیں۔

نذر کے ہر معنی کی نسبت اور جہت بھی جدا ہے اور مصرف بھی جدا ہے لہٰذا اس فرق کو سمجھے بغیر جن علماء نے اس پر فتویٰ زنی کی ہے انہوں نے ناجائز طور پر خلطِ مبحث میں مسلمانوں کو اُلجھایا ہے اور امت میں انتشارِ فکری کا باعث بنے ہیں۔

نذر کو اولیاءِ کرام کی طرف مجازاً منسوب کرنا جائز ہے

نذر کو اولیاء کرام کی طرف ظاہراً اور مجازاً منسوب کرنا جائز ہے، اِس سلسلہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بذاتِ خود نقل کردہ دو واقعات درج ذیل ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کے باب میں لکھتے ہیں

www.waseemziyai.com

حضرت ایشان میفرمودند فرهاد بیگ را مشکلے پیش آمد. نذر کرد بار خدایا اگر ایں مشکل بر آمد ایں قدر مبلغ حضرت ایشاں هدیه برم، آن مشکل مندفع شود، و آں نذر از خاطر او رفت. بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک هلاک رسید. بر سبب ایں امر مشرف شدم بدست یکے از خادمان گفته فرستادم که ایں بیماری بسبب عدم وفاءِ نذر است. اگر اسپ خود مے خواهی نذرے را که در فلاں محله التزام نمودۂ. بفرست وے نادم شد وآں نذر فرستاد، هماں ساعت اسپ او شفا یافت.

ترجمہ: شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ فرہاد بیگ کو کوئی مشکل پیش آئی۔ اس نے نذر مانی کہ اے باراللہ! اگر یہ مشکل حل ہوگئی تو میں اِس قدر ہدیہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش کروں گا۔ چنانچہ وہ مشکل حل ہوگئی مگر وہ نذر پوری کرنا بھول گیا۔ اِس کے کچھ عرصہ بعد اُس کا گھوڑا بیمار ہوگیا اور ہلاکت کے قریب آ پہنچا۔ میں اِس بیماری اور ہلاکت کے سبب پر آگاہ ہوا تو ایک خادم کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ یہ بیماری نذر پوری نہ کرنے کے باعث ہے۔ اگر گھوڑے کی خیریت چاہتے ہو تو فلاں نذر جسے فلاں مقام پر مانا تھا پوری کرو۔ وہ اپنے اِس فعل پر شرمندہ ہوا اور نذر ارسال کی، اُسی وقت اُس کا گھوڑا شفایاب ہوگیا۔

(شاہ ولی اللہ، انفاس العارفین: ۵۳)

اِس واقعہ سے یہ امر مترشح ہوا کہ مطلقاً کسی سے نفع وضرر پہنچنے کا عقیدہ رکھنا یا محبۃً اور تعظیماً کسی کا قرب حاصل کرنے کی آرزو رکھنا شرک نہیں ہے اور نہ ہی مطلقاً تقرب لغیر اللہ موجب شرک ہے۔ ساتھ ہی اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ اولیاء اور صلحاء کی طرف نذر کو مجازاً منسوب کیا جاسکتا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

درقصبه ڈاسنه بزیارت مخدوم الله دیا رفته بودند، شب هنگام بود در آں محل فرمودند: مخدوم ضیافت ما میکنند چیزے خورده دید توقف کردند تا آنکه اثر مردم من. قطع شد، و ملال بر یاراں غالب آمد. آنگاه زنے بیاید طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت نذر کرده بودم که اگر زوج من بیاید هماں ساعت ایں طعام پخته با نشینندگان درگاهِ مخدوم الله دیا رسانم. دریں وقت آمد ایفائے نذر کردم.

ترجمہ

(میرے والد شاہ عبدالرحیم) قصبہ ڈاسنہ میں مخدوم اللہ دیا کی زیارت کو گئے۔ رات کے وقت اُس مقام پر انہوں نے کہا کہ مخدوم صاحب ہماری دعوت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کچھ کھا کر جانا۔ (پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ گئے) یہاں تک کہ آدمیوں کی آمد ورفت ختم ہوگئی۔ احباب اُکتا گئے۔ اُس وقت ایک عورت اپنے سر پر چاول اور شیرینی کا تھال لئے ہوئے آئی اور کہا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ جس وقت میرا شوہر آئے گا مخدوم اللہ دیا کی خانقاہ میں بیٹھنے والوں کو کھانا پہنچاؤں گی، وہ اِسی وقت آیا ہے لہٰذا میں نے اپنی نذر پوری کردی ہے۔ (انفاس العارفین: ۴۴)

www.waseemziyai.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے درج بالا دونوں واقعات نقل کر کے اِس امر کی تصریح کی ہے کہ نذر باوجود اس کے کہ تقرب الی اللہ کے لئے ہوتی ہے مگر اسے اولیاء کرام کی طرف ظاہراً اور مجازاً بغیر عبادت کی نیت کئے منسوب کرنا جائز ہے۔

تقرّب لِغَیْرِ اللہ والی نذر حرام ہے

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا جانور جسے غیر اللہ کی نذر کر کے بسم اللہ اللہ اکبر کے کلمات پڑھ کر ذبح کیا گیا ہو تو کیا اس کا ذبح کرنا جائز ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا ذبیحہ ہرگز جائز نہیں ہے۔ آیتِ کریمہ (وَمَآ اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ) میں اُہِلَّ میں رفع الصوت کا مفہوم ہے جبکہ لِغَیْرِ اللّٰہِ میں تقرب لغیر اللہ کا مفہوم ہے۔ چونکہ کفار و مشرکین کا اصل مقصود و منشاء کسی جھوٹے معبود کا تقرب ہوتا تھا اس لیے نام اگرچہ اللہ تعالیٰ کا لے لیا مگر جب نیت غیر اللہ کے تقرب کی ہوئی تو وہ عمل بھی غیر اللہ کے لئے ہوا اور اسی طرح یہ نذر بھی غیر اللہ کے لئے ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ اسی طرح ہر وہ عمل اور صدقہ و خیرات جس میں غیر اللہ کے تقرب (بطور عبادت) کی نیت رکھی جائے، ناجائز ہے۔ جس طرح اگر ظاہراً کوئی حرام فعل صادر ہو جائے اور اس میں نیت سو فیصد درست ہو تو اس کا اعتبار نہیں کیوں کہ فی نفسہ وہ عمل بھی حرام ہے، اسی طرح اگر کسی جانور کو ذبح کرتے وقت نیت تقرب لغیر اللہ کی تھی مگر اس نے ذبح کرتے وقت بظاہر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا جبکہ اس کی نیت خلافِ توحید اور مشرکانہ تھی تو یہ عمل بھی ناجائز اور حرام ہوا کیونکہ عمل کی بنیاد و اساس نیت پر استوار ہوتی ہے۔ اس لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ.

ترجمہ

اعمال کا دارومدار بس نیتوں پر ہے۔

(بخاری، الصحیح، کتاب بدء الوحی، 1:1)

ایصالِ ثواب کی نیت سے کسی کی طرف سے جانور ذبح کرنا جائز عمل ہے بشرطیکہ اس میں تقرب لغیر اللہ نہ ہو۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بھر کم و بیش ہر سال دو قربانیاں دیں۔ ایک قربانی اپنی اور اپنے اہلِ بیت کی طرف سے اور دوسری قربانی اپنی امت کی طرف سے۔ امت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِى حَيْوَةُ حَدَّثَنِى أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِى سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِى سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِى سَوَادٍ فَأُتِىَ بِهِ فَضَحَّى بِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّى الْمُدْيَةَ. ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ. فَفَعَلَتْ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. ثُمَّ ضَحَّى بِهِ -صلى الله عليه وسلم-. اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس قربانی کو قبول فرما۔

(ابوداؤد، السنن، کتاب الضحایا، باب مایستحب من الضحایا (۳:۹۴))

اس حدیثِ مبارکہ میں خود آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملِ مبارک اس بات کا ثبوت مہیا کر رہا ہے کہ محض ایصالِ ثواب کی نیت سے کسی کے نام قربانی منسوب کرنا حرام نہیں۔

ثقہ محدثین و مفسرینِ کرام اور اہلِ لغت کی آراء و تشریحات کی روشنی میں خلاصۃً یہ بات قطعی طور پر بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ فرمانِ باری تعالیٰ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا اطلاق ان بتوں (معبودانِ باطلہ) پر ہوتا ہے جن کی کفار و مشرکین پرستش کرتے اور بوقتِ ذبح اللہ کا نام لینے کی بجائے ان کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے۔ سورۃ البقرۃ اور دیگر سورتوں میں مذکور ان الفاظ کی تفسیر کرتے ہوئے یہی مفہوم رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سمیت تمام مفسرین نے بیان کیا ہے اور کسی ایک محدث و مفسر نے بھی اس سے ایصالِ ثواب کے لئے دیا گیا نذر و نیاز اور دیگر صدقہ و خیرات مراد نہیں لیا۔ لہٰذا جو لوگ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی غلط تعبیر کر کے اس کا اطلاق صدقہ و خیرات اور گیارھویں شریف جیسے معمولات پر کرتے ہیں وہ نہ قرآن حکیم کا صحیح فہم رکھتے ہیں اور نہ انہیں سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی ادراک حاصل ہے۔ اولیاء کرام اور بزرگانِ دین کے ایصالِ ثواب کے لئے کسی جانور کو محض ان کے نام منسوب کر کے اللہ کے نام پر ذبح کرنا ایک جائز اور مشروع عمل ہے۔

اعمالِ صالحہ اور خیرات کے لئے ایام کا تعین

کسی نیک عمل اور صدقہ و خیرات پر مداومت کے لئے انتظاماً کسی ایک تاریخ کا تعین سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدقہ و خیرات تو کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے تاریخ کیوں مقرر کی جائے؟ اس حوالے سے یہ بات ذہن نشین ہو جانی چاہئے کہ تعین دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆......تعینِ شرعی۔

☆......تعینِ انتظامی۔

تعینِ شرعی: نماز پنجگانہ، حج، زکوٰۃ اور روزہ کی بجا آوری کیلئے شریعت نے خاص اوقات اور ایام کا تعین کر دیا ہے۔ ان ایام اور اوقات سے ہٹ کر اگر کوئی عمل کرے گا تو وہ ہرگز قابل قبول نہ ہوگا لہٰذا یہ تعین شرعی ہے۔

تعینِ انتظامی: دوسرا تعین ذاتی اور انتظامی ہے۔ اگر بندۂ مومن اپنی ذاتی سہولت کی خاطر عمل میں مداومت، باقاعدگی اور استقامت پیدا کرنے کے لئے نفلی عبادات اور معمولات کے لئے بعض اوقات اور ایام کا تعین کرے تو یہ بھی جائز ہے اور ایسا کرنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعرات قبرستان میں فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض نوافل کے لئے رات اور دن مقرر

www.waseemziyai.com

فرماتے تھے تاکہ عمل میں مداومت پیدا ہو۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

إِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ وَ إِنْ قَلَّ.

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو بلا ناغہ کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

(مسلم، الصحیح، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله (۴:۲۱۷۱)

احادیثِ مبارکہ سے نفلی اعمال کے لئے دن کے تعیّن کا ثبوت

احادیثِ مبارکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ طیبہ سے نفلی اعمال اور عبادات کے لئے وقت کے تقرر کا تصور موجود ہے۔ اس حوالے سے چند ذیلی عنوانات کے تحت احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

نفلی نماز کے لئے جگہ اور دن کا تعیّن

-حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ.

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا میں تشریف لایا کرتے تھے۔ کبھی پیدل اور کبھی سواری پر اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاری، أبو عبدالله (۲:۶۱)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسجدِ قباء جا کر دو رکعت ادا کرنا نفلی عبادت کے لئے مکان و زمان، جگہ اور دن کے تعیّن کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ نہ تو قرآن میں مسجدِ قباء جا کر ہفتہ کے دن نفل پڑھنے کا حکم تھا اور نہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے واضح طور پر اس کا حکم دیا گیا تھا لیکن پھر بھی اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ سمجھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر اس نیک عمل کے لئے مسجد اور دن کی تخصیص کو برقرار رکھا۔

نفلی روزہ کے لئے پیر اور جمعرات کا تعیّن

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ، عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

ترجمہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالخصوص پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا

www.waseemziyai.com

کرتے تھے۔

(ترمذی، السنن، کتاب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ما جاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس (۳:۱۲۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت کو زندہ کیا اور اس طرح ایام کے تعین کے ساتھ نفلی روزہ کا معمول برقرار رکھا۔

دوسری حدیث شریف

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ فَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلاَهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ.

ترجمہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سے روایت ہے، وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے اونٹ تلاش کرنے وادی القریٰ میں گئے۔ حضرت اسامہ بن زید پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ ان کے مولیٰ نے ان سے دریافت کیا: آپ پیر اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس معمول کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں۔

(ابوداؤد، السنن، کتاب الصوم، باب فی صوم الاثنین والخمیس (۲:۳۰۰)

غور کریں یہ کوئی شرعی تعین نہیں بلکہ کسی عملِ خیر پر مداومت کے لئے ایک ذاتی تعین ہے اور شریعت نے اسے منع بھی نہیں کیا۔

کثرتِ درود وسلام کے لئے جمعۃ المبارک کی تخصیص

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلاَتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَقُولُونَ بَلِيتَ. فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ.

ترجمہ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے بہترین دنوں

www.waseemziyai.com

میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد کیسے آپ کو پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسدِ مبارک تہ خاک ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

(أبو داود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ (۱: ۲۷۵)

دوسری حدیث شریف

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ، تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ، إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

ترجمہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے درود سے فارغ ہونے سے پہلے ہی اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! موت کے بعد بھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں موت کے بعد بھی، بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے مبارک جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی (قبر میں بھی) زندہ ہوتا ہے اور (قبر میں ہی) اسے رزق دیا جاتا ہے۔

(ابن ماجۃ، السنن، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱: ۵۲۴)

سفر کے لئے جمعرات کے دن کی تخصیص

وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ.

ترجمہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

(بخاری، الصحیح، کتاب الجهاد والسیر، باب . . . ومن أحب الخروج یوم الخمیس (۳: ۱۰۷۸)

www.waseemziyai.com

وعظ و نصیحت کے لئے دن کا تعیّن

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وعظ و نصیحت کے لئے جمعرات کا دن مخصوص کر رکھا تھا جیسا کہ اس روایت میں بیان ہوا ہے :

حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔

(بخاری، الصحیح، کتاب العلم، من جعل لأ ہل العلم أیامًا معلومة (۱:۳۹)

ان احادیثِ مبارکہ سے یہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اعمالِ صالحہ اور نفلی عبادات کے لئے جگہ اور دن کا تعیّن کرنا عام معمول تھا۔ اس بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ کوئی خاص دن متعین کر کے ایصالِ ثواب اور گیارھویں شریف کی محافل کرنا شریعت کے عین مطابق ہے اور جائز امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ اسلام کا قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک یہ معمول رہا ہے کہ وہ اپنے فوت شدہ اعزہ واقارب کے لئے صدقہ وخیرات اور دیگر اعمالِ صالحہ کی صورت میں ایصالِ ثواب کرتے رہے ہیں۔

کیا ہر گیارھویں کھانے والا سنی ہے؟

ہمیں ان مخلصین پر تعجب ہوتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے اپنے آپ کو اہل سنت کہنے پر فخر کرنے کے باوجود انہوں نے کبھی بھی اہل سنت و جماعت ہونے کے معانی و مطالب پر غور ہی نہیں کیا۔ اہل سنت و جماعت ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محفل میلاد کریں چاہے عقیدہ جیسا بھی ہو، حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نام پر گیارھویں کھائیں یا کھلائیں، چاہے عمل جیسا بھی ہو، اٹھتے بیٹھتے یارسول اللہ ﷺ کہتے پھریں چاہے کردار جیسا بھی ہو، پیری مریدی کا شغل کرتے پھریں چاہے باطن جیسا بھی ہو، بزرگان دین کے مزارات پر جا کر ماتھے رگڑتے پھریں چاہے اس کا پس منظر جیسا بھی ہو، ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ اہل سنت و جماعت ہونے کا شرعی معنی و مفہوم اکابرین مذہب کی اسلامی دستاویزات جیسا کہ شرح عقائد، شرح مقصد، شرح مواقف، اور فقہ اکبر کے مطابق یہی کچھ ہے کہ اہل سنت و جماعت کہلانے والے کا ظاہر و باطن وقت فکری و عملی اور عقیدہ و عمل فرمان مصطفی ﷺ کے مطابق ہو

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الأَفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ

www.waseemziyai.com

عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بنى إسرائيل حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بنى إسرائيل تفرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا، جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ ان میں کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کریں گے، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے، ایک کے سوا باقی سب دوزخی ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے پر ہوں گے، یعنی اہل سنت و جماعت)

(سنن الترمذی: محمد بن عیسیٰ بن سَوْرۃ بن موسیٰ بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسیٰ (۴:۳۲۳)

اس کے برعکس اگر کوئی شخص خود کو اہل سنت و جماعت مشہور کرتے ہوئے عقیدہ و عمل کے حوالے سے تعلیمات نبوی ﷺ کے خلاف ہو، اہل بیت نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے برعکس ہو تو ساری دنیا مل کر اسے اہل سنت کے نام سے پکارے تب بھی اللہ تعالی کے دین میں اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں اسے ہرگز اہل سنت نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ آجکل اہل سنت ہونے کے اس لفظ کو جتنا سستا کیا گیا ہے جتنا بے وزن اور بے وقعت بنایا گیا ہے اور جتنا بے مقصد بنا کر ہر بدعتی اور بدکردار کے لئے استعمال کیا گیا ہے ماضی میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا، مجھے یہاں پر از روئے تقیہ گیارہویں کھانے والوں سے کوئی تعرض نہیں ہے نہ فاسد اغراض کی تکمیل کے لئے پیری مریدی کا دھندہ کرنے والوں سے کوئی کلام بلکہ میں تو اپنے ان سادہ لوح لوگوں کی سادہ لوحی کا رونا رو رہا ہوں جو ہر چمکنے والی چیز کو سونا سمجھنے والے غافل کی طرح اہل سنت ہونے کے ہر دعوے دار کو افراد خانہ سمجھ کر سر پر بٹھا لیتے ہیں، چاہے اس کا کردار جیسا بھی ہو، گیارہویں کھانے والے کو ہم مذہب اور ہم خیال اور ہم عقیدہ کہہ کر اپنی صفوں میں شامل کر لیتے ہیں، سچے اور جھوٹے کی تمیز کیے بغیر ہر مدعی ولایت کو اولیاء اللہ کے ہم منصب سمجھ کر پیر طریقت اور رہبر شریعت کے القاب سے نوازتے ہیں، چاہے وہ سچے اولیاء اللہ کے کردار کا دشمن ہی کیوں نہ ہو، میں اپنے آستین میں سانپ پالنے والے ان سادہ دلوں کا رونا رونے کے ساتھ ساتھ افراد خانہ کے لباس میں اہل سنت کی چاردیواری میں گھس کر اسے تاراج کرنے والے چوروں سے گلہ نہیں ہے بلکہ میرا شکوہ نظر کرنے والے حقیقی اہل خانہ سے ہے اور ان کی اس سادگی پر افسوس کرتے ہوئے بغرض تبلیغ و نصیحت ان سے سوال کرنا چاہتا ہوں

☆......کیا کوئی بدعقیدہ شخص محض پیری مریدی کا شغل کرنے سے اہل سنت ہوسکتا ہے؟ جب کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں وہ سچا مسلمان ہی نہیں ہے۔

☆......کیا کسی ایسے تقیہ باز شخص کو جو محض دنیوی مفادات کی غرض سے گیارہویں کھانے سے لیکر مزارات اولیاء پر ماتھے رگڑنے جیسے جملہ رسمیات عامیانہ تک پر عمل کرنے والا ہو، اسلام کے بنیادی احکام کے منافی کردار کے حامل ہونے کے باوجود اہل سنت قرار دینے

www.waseemziyai.com

کی اسلام میں گنجائش ہوسکتی ہے؟ جس شخص کا عقیدہ و کردار اسوہ حسنہ سید الانام ﷺ اور تعلیمات اہل بیت نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صراحۃً خلاف ہو، یا وہ دین اسلام کے کسی ضروری مسئلہ کا صراحۃً منکر ہو، یا کسی ایسے منکر کا پیروکار ہو، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسوں کو محفل میلاد اور گیارہویں یا پیری مریدی جیسے کسی بھی عمل سے کوئی ثواب پہنچے یا اس کا یہ عمل قابل قبول ہو، یا خبث باطن کے باوجود وہ اپنے ان اعمال کی بناء پر بخشا جائے، مجھے کامل یقین ہے کہ میرے یہ قابل احترام مخاطبین اگر ماحولیاتی عصبیت سے پاک ہوکر اور فرقہ پرستی کی عینک اتار کر صاف ذہن سے ان سوالات پر غور کریں گے تو ان کا ضمیر ان کو نفی میں ہی جواب دے گا، کیونکہ سلف وصالحین اور سچے اولیاء اللہ کی تعبیر وتشریح کے مطابق قرآن کریم اور حدیث شریف میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے جس سے کوئی شخص کسی بدعقیدہ شخص کی نماز کو قابل قبول کہہ سکے، جب خرابی عقیدہ کی وجہ سے کسی کی نماز قابل قبول نہیں ہوسکتی تو پھر کوئی ماؤف العقل اور پاگل ہی کسی بدعقیدہ کی پیری مریدی کو قابل قبول قرار دے سکتا ہے، یا کسی خبث باطن والے بدکردار والے کی گیارہویں اور میلاد شریف وغیرہ جیسے مذہبی رسمیات اور فروعات کو عنداللہ اور عندالرسول ﷺ قابل پذیرائی کہہ کر اسے اہل سنت میں شمار کرسکتا ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ جائز طریقہ سے محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرنا جب رسول ﷺ کے جذبہ کے مطابق، اس میں شامل ہونا، ان میں تعاون کرنا۔ اسی میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے گیارہویں کا اہتمام کرنا، اس میں شامل ہونا، اس میں حاضرین کی مذہبی اصلاح وتبلیغ کا ذریعہ بنانا یہ سب کچھ فروعی مسائل کے درجہ میں نا صرف جائز ہیں بلکہ مستحبات اور معروفات اور ذرائع خیر کے زمرہ میں شمار ہوتے ہیں، جن کے منکر کو مبتدع کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد کے ساتھ متصادم عقائد وکردار کے حامل لوگوں کو محض ان فروعی باتوں کو اپنانے کی بناء پر اہل سنت قرار دیا جائے، پیری مریدی کرنے کی بناء پر یا قادری چشتی نقشبندی اور سہروردی سلسلوں کے ساتھ نسبت جوڑنے کی بناء پر نقالوں کو قبول کرکے ان کا دفاع کیا جائے اور ان کے ہاتھوں پھیلائی جانے والی گندگی کی ذمہ داری قبول کی جائے اور ان باطل کاروں کو اہل حق کا حصہ بنا کر حقیقتاً اہل سنت کے زوال اور رسوائی کا سامان کیا جائے۔

ہم نے خود کئی مقامات پر دیکھا ہے کہ کئی رافضی لوگ گیارہویں کرتے ہیں اور بقاعدہ چندہ کرتے ہیں اور بڑے بڑے گلے رکھے ہوئے ہیں، ان میں یہی اپنے آپ کو سنی کہنے والے جاہل لوگ چندہ دیتے ہیں، اور نعوذ باللہ ہمارے لاہور میں ہی ایک عامل ہے جو نصرانی ہے اور وہ گیارہویں کرتا ہے اس میں بھی لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اگر کسی کو محض گیارہویں کرنے کی بناء سنی کہا جائے تو پھر ان سب کو سنی کہنا پڑے گا، اور اسی طرح گوہر (گوبر) شاہی بھی گیارہویں کرتے ہیں اور باجماع علماء اہل اسلام وہ کافر ہیں کیا ان کو بھی سنی مان لیا جائے، اور یہی گوہر شاہی تو محفل میلاد بھی کرتے ہیں اور جلوس بھی نکالتے ہیں، تو ان کو بھی سنی مان لیا جائے۔؟

کائنات کا عظیم ترین مذہب اہل سنت وجماعت ہے اور اس میں جتنا جھوٹوں نے ملاوٹ کردی ہے وہ حیران کن ہے، ہر کمینہ اپنے آپکو اہل سنت کہنا شروع کردیتا ہے اور لوگ انکے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔

اور اسی طرح ہمارے گاؤں میں ایک رافضی پیر سنی بن کر آیا جس کو لوگوں نے سرآنکھوں پر بٹھایا، وہ امراء کے گھروں میں زیادہ رہتا تھا، ان کی خواتین سے ٹانگیں دبوانا اور خوبرو عورتوں پر نظر کرم کرنا اس کی عادات میں سے تھا، داڑھی والوں کو دیکھتے ہی وہ

www.waseemziyai.com

کہنا شروع کر دیتا کہ میری طبیعت خراب ہو رہی ہے یہ داڑھی دیکھ کر، اور وہ خود داڑھی منڈا اور بے نمازی تھا، پتہ تب چلا جب سب امراء کو ان کے خاندان سمیت رافضی کر گیا۔

کیا صرف کھانے پینے کا نام گیارہویں ہے؟

آج ہماری ترجیحات یکسر بدل کر رہ گئی ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہے کہ کس چیز پر عمل ضروری ہے اور کسی چیز پر عمل نہ بھی ہوا تو گزارہ ہو جائے گا۔ ہم صرف کھانے پینے کو ہی گیارہویں سمجھتے ہیں اس کے علاوہ کسی نیک کام کو ہم گیارہویں میں شمار نہیں کرتے، درحقیقت گیارہویں شریف نام ہے ایصال ثواب کا، اور جس طرح ہر نیک کام کو ایصال کیا جاسکتا ہے اسی طرح گیارہویں شریف میں بھی کیا سکتا ہے، آج کتنے علاقے ہیں جہاں بڑی بڑی گیارہویں شریف کی محافل تو ہوتی ہیں مگر وہاں کوئی مدرسہ نہیں ہے، کیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے مدرسہ تعمیر کیا جائے تو حضور کی بارگاہ میں ثواب نہیں پہنچے گا، ہمارے علماء اہل سنت سے جب اس کے متعلق سوال کیا گیا کہ گیارہویں شریف کی رقم دینی مدارس پر خرچ کر دی جائے تو اس کا ثواب حضور پیران پیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچ جائے گا تو انہوں نے کیا جواب دیا، سبحان اللہ۔ میرے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ لنگر کھلانے سے ثواب دس گنا تک جبکہ طالب علم کو پیسے دینے سے سات سو گنا تک کی امید ہے، اب آپ خود یہ فتوی مبارکہ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

ہمارے بزرگان دین نے ان چیزوں کو کیوں اپنایا تھا کبھی ہم نے غور کیا۔

اس کے متعلق حضور بحر العلوم فرماتے ہیں

گیارہویں اور میلاد شریف تبلیغ دین کا ذریعہ ہیں۔

آج لوگ گیارہویں کی محفل میں جمع ہوتے ہیں بس کھانا کھایا اور رخصت ہو گئے، ہاں کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں پر الحمد للہ تعالی اب بھی لوگ ایسے موجود ہیں جو بقاعدہ محفل شریف کا مکمل انتظام کرتے ہیں جہاں پر علماء کرام کو دعوت دی جاتی ہے اور بیانات کا سلسلہ ہوتا ہے۔

ایک بار میں باعمل عالم دین حضرت مفتی محمود احمد شائق صاحب حفظہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا: جو چیزیں ہمارے مسلک اہل سنت و جماعت کی تقویت کا باعث تھیں آج لوگوں نے انہیں چیزوں کو ہمارے مسلک کے نقصان کا سبب بنا دیا ہے۔

اگر میں اس بات کو کھولوں تو بات بہت دور چلی جائے گی، لیکن مختصراً عرض یہ ہے کہ آپ خود غور کریں مزارات اولیاء پر اعراس ہوتے تھے، وہاں پر علماء اہل سنت کے بیانات ہوتے اور ان کی وجہ سے لوگ کے عقیدہ وعمل کی درستگی کا سامان ہوتا تھا، لوگ جب مزارات سے واپس جاتے تو دینی وروحانی دولت سے مالا مال ہو کر جاتے تھے، مگر آج غور خود کریں کہ بات کہاں پہنچی ہے؟ انہیں مزارات عالیہ پر زمانے بھر کے گندے کام وہیں ہوتے ہیں، کتے لڑاتے ہیں، لوگوں کی کبڈی وہاں ہی ہوتی ہے، اور یہاں تک زمانے کے بڑے مراسی وہاں بلا کر بے حیائی کا سامان کیا جاتا ہے، کاش یہ معمولات پر اپنے مقصد کی طرف لوٹتے جس کے لئے ان کو ہمارے بزرگوں نے شروع

www.waseemziyai.com

کیا تھا، اور اسی طرح اور بھی بہت سے کام ہیں جو اصلاح طلب ہیں، جس میں علماء کرام کو کردار ادا کرنے کی سخت ضرورت ہے لیکن ایسا ہونا مشکل لگتا ہے کیونکہ ہر شخص تو اپنی پگڑی بچانے کی فکر میں ہے۔

ایک خطاب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان محمد منیب الرحمٰن ہزاروی حفظہ اللہ تعالی نے فرمایا:

کہ یوکے میں گیارہویں شریف کو فرض عین کے درجے میں رکھتے ہیں خود ہی وہ چندے دیتے ہیں خود ہی دیگیں پکاتے ہیں اور خود ہی کھا کر چلے جاتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ یوکے میں ایک بہت بڑی مسجد شریف ہے ان کی انتظامیہ کے پاس چار ملین ڈالر گیارہویں کے نام کا چندہ جمع ہے، چونکہ پیر جاہل ہے اور وہ پیر دینی امور پر پیسے کو خرچ کرنے پر تیار نہیں ہے۔

ایک مشورے کے دوران حضرت مفتی اعظم پاکستان حفظہ اللہ تعالی سے جماعت اہل سنت کے ایک عالم دین نے کہا کہ آپ اگر فتوی دے دیں کہ ایک ماہ کی گیارہویں کے پیسے صرف اور صرف مدرسہ کو دے دیں تو صرف ایک سال میں بہت بڑا ادارہ قائم ہو سکتا ہے، حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں یہ فتوی دیتا ہوں کہ آپ سارے سال کی گیارہویں شریف کے پیسے صرف اور صرف اشاعت علم پر لگائیں اور یہاں غوث الاعظم کے نام سے بہت بڑا ادارہ قائم کرو۔

ترجیحات کا تعین کیسے کیا جائے؟

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی ترجیحات کا تعین قرآنی احکامات وتعلیمات کے مطابق کرتا ہے۔ عموماً انسان کی زندگی میں درست ترجیحات کے تعین کا اہم رول ہوتا ہے چونکہ جو قوم ناقص حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے درست ترجیحات کا تعین نہیں کر پاتی وہ ناکام ونامراد ہو جاتی ہے اور تمام وسائل ترقی مہیا رہنے کے باوجود تنزل وانحطاط کا شکار ہو جاتی ہے تو دوسری طرف جو قوم سنجیدگی سے منصوبہ بندی کرتی ہے، جامع اصلاحات کو اپناتی ہے اور درست ترجیحات کا صحیح تعین کرتی ہے تو ذہنی سکون، قلبی طمانیت، روحانی تسکین اس کا مقدر بن جاتی ہے اور معیارِ زندگی از خود بلند ہو جاتا ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو درست ترجیحات کا تعین کرنا انسانی زندگی کا ایک انتہائی اہم اور دشوار کن مرحلہ ہے جس کو پورا کرنے میں بعض لوگ کامیاب ہوتے ہیں اور بعض لوگ ناکام۔

درست ترجیحات کے تعین کا مدار تجربات اور علمی فہم وفراست پر ہوتا ہے جو کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے تو دوسری جانب جب ارباب علم ودانش اپنی فراست کا استعمال کرتے ہوئے درست ترجیحات کا تعین کرنے کی کوشش وسعی کرتے ہیں تو علم میں موجودہ ابہام وخطاؤں، نفسانی خواہشات، دنیا پرستی اور شیطانی وساوس اس میں مخل ہو جاتے ہیں جس کے سبب درست ترجیحات کے تعین میں انسان علم کے زیور سے آراستہ ہونے کے باوجود بری طرح ناکام ہو جاتا ہے اور بظاہر پسندیدہ چیزوں جیسے شراب وجوا خوری میں چھپے ہوئے شرور وفتن اور بظاہر ناپسندیدہ اشیاء جیسے صدقات وخیرات میں پوشیدہ فوائد ومنفعت کو دیکھنے میں بھی ناکام ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان برائیوں کی طرف آسانی سے مائل اور اچھائیوں سے اعراض کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی لیے انسان کو نماز اور دیگر اچھائیوں کے لیے وقت نکالنا بہت دشوار محسوس ہوتا ہے لیکن اسی انسان کے لیے لہو ولعب میں گھنٹوں ضائع کر دینا بہت آسان لگتا ہے جس کی بین دلیل نوجوان نسل کا مساجد اور دینی محافل سے دوری اختیار کرنا اور واٹس اپ، فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام کا بیجا استعمال کرتے ہوئے گھنٹوں ضائع کر دینا ہے اور اس کا لازمی نتیجہ انسان کی تباہی وبربادی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ انسانی مجہولات کے مقابل انسانی علم کی حقیقت دریا کے مقابل قطرہ کی سی

www.waseemziyai.com

ہے۔ اشیاء میں مخفی خیر وشر کے حقائق سے واقف رب کائنات کا مسلمانوں پر کتنا بڑا کرم اور مہربانی ہے کہ اس نے ترجیحات کی ترتیب و تشکیل میں ہونے والی لغزشوں، کوتاہیوں اور دشواریوں سے بچانے کے لیے ہمیں قرآن مجید جیسی عظیم نعمت سے سرفراز کیا جس نے والآخرۃ خیر وابقی کہہ کر تمام معاملات میں ترجیحات کی بنیاد فراہم کر دی یعنی ہر اس کام کو ترجیح دی جائے جو دنیا و آخرت سنوارنے میں مدد معاون ثابت ہو۔

اگر اس آیت مبارکہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید نے دنیا کی مذمت نہیں کی بلکہ آخرت کو دنیا سے بہتر کہا یعنی دنیا بھی اچھی چیز ہے لیکن اس سے بہتر آخرت ہے۔ چونکہ دنیا تو بے وقعت، موقتی اور فانی ہے جبکہ آخرت بہتر، دائمی اور لافانی ہے۔ اگر دنیا سراسر بری اور ممنوع چیز ہوتی ہے تو قرآن مجید ہمیں یہ دعا تعلیم نہ فرماتا جس میں فرمایا گیا ترجمہ اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی (سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۱) یعنی یہ حقیقی مومن کا شیوہ ہی نہیں کہ وہ دنیوی زندگی کو مکمل فراموش کر دے۔ مومن کے افکار وفہم اس قدر وسیع ہوتے ہیں کہ وہ صرف اخروی زندگی کے بارے میں فکرمند نہیں ہوتا بلکہ وہ دنیوی منافع ومقاصد کے ساتھ اخروی سعادتمندیوں کا بھی خواستگار رہتا ہے۔ اگر مسلمان قرآن مجید کے اس ترجیح پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو انہیں زیر کر سکے یا شکست دے سکے۔

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب تک امت مسلمہ قرآن مجید کی روشنی میں اپنے درست ترجیحات کا تعین کرتی رہی مسلم حکمرانی کا دائرہ حجاز مقدس سے نکل کر یورپ تک پہنچ چکا تھا جو بجا طور پر مسلمانوں کے عروج کا سنہری دور کہلاتا ہے۔ اور جب سے امت مسلمہ تعلیمات اسلامی کو بالائے طاق رکھ کر اپنے نفسانی خواہشات کے مطابق ترجیحات کا تعین کرنے لگی تب سے مسلمانوں کے زوال کا تاریک دور شروع ہوا جو آج تک جاری وساری ہے۔ مسلمانوں کا انفرادی سطح سے لیکر عالمی سطح تک ہر محاذ پر ناکام ہونا، مخالفین اسلام کے ظلم وتشدد کا شکار ہونا، وطن عزیز ملک ہندوستان میں ہجومی تشدد کی وجہ سے ہلاک کیا جانا، بہترین زندگی گزارنے کے مواقع سے محروم کر دیا جانا اس کی بین دلیل ہے۔

مسلمانوں کی اس کسمپرسی کی اہم وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن مجید کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی کی ہے۔ قرآن مجید نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے کا حکم فرمایا لیکن ہم آخرت پر دنیا کو فوقیت دینے لگے ہیں۔ کسی کے گھر میں قرآن خوانی اور قرآن فہمی کی محفل ہوتی ہے تو ہمارے دل میں یہ جذبہ جاگزیں نہیں ہوتا کہ ہم بھی اسی طرح کی محافل کا انعقاد کریں لیکن جب معاشرے میں برائیاں پھیلتی ہیں جیسے تقریب ولیمہ میں پودینہ کے ہار پہنانا وغیرہ تو ہم بھی اس فعل قبیح میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ یہ ایک مثال ہے ورنہ ہماری زندگی کے اکثر معاملات کا یہی حال ہے۔ قرآن مجید نے بالفاظ صریح ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم اعمال خیر اور نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں۔ تعلیمی ادارے، شفاخانے، عدالتیں تجارتی مراکز میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ غیر مسلم اقوام کے پاس حلال وحرام کا تصور نہیں ہے ان کے لیے دنیا ہی جنت ہے اگر وہ اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور دنیا کی خاطر آخرت کو ترک کر رہے ہیں تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن مومن جسے قرآن مجید نے بار بار نیکیوں اور حسنات سے محبت کرنے اور گناہوں اور سیئات سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہو اگر وہ بھی بداعمالیوں کا شکار ہو جائے تو پھر ہم میں اور غیر مسلم میں کیا فرق رہ جائے گا؟

www.waseemziyai.com

اگر آج کا مسلمان دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے ہوئے تعلیمی اداروں، دواخانوں اور عدالتوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق کام کرتے ہوئے پیسہ بٹورنے سے زیادہ انسانی خدمت کو فوقیت دینے لگے تو یقیناً ہمارا یہ اقدام موجودہ دور میں اسلامی تعلیمات کی عملی تصویر پیش کرنے کا سبب بنے گا اور مہنگائی کے بوجھ تلے دبی ہوئی اور سسکتی ہوئی انسانیت کے زخم پر مرہم کا کام کر جائے گا اس طرح لوگ ہماری اس عملی تبدیلی کی وجہ سے اسلام میں جوق در جوق داخل ہوں گے۔ موجودہ دور کے ابتر حالات اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ مومن اپنی قدر و قیمت سمجھیں اور اپنی استعداد اور لیاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے عملی طور پر تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیں جو وقت کی اہم اور سخت ضرورت ہے۔ اگر ہم ان تمام حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے دنیا پرستی ہی کو ترجیح دینے لگیں گے اور مفاد پرستی کی اسی غلط روش کو اختیار کرتے ہوئے خدائی احکامات اور فرامین رسالت مآب ﷺ کو فراموش کرتے رہیں گے تو رب کائنات، ہمیں ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا کہ ہماری دنیا بھی تباہ و تاراج ہو جائے گی اور آخرت بھی (العیاذ باللہ)۔ قرآن مجید بار ہا انسان بالخصوص مسلمانوں اور مومنوں کو متعدد مرتبہ آگ سے بچنے کا حکم فرمایا ہے لیکن ہماری تقاریب میں ہم آتش بازی کرتے ہوئے آگ سے کھیلنے کی نہ صرف جرات کرتے ہیں بلکہ خدائی فرمان کی نافرمانی بھی کرتے ہیں۔ آتشبازی میں نہ صرف آگ سے کھیلنا ہے بلکہ پیسہ کا ضیاع بھی ہے اور صوتی وفضائی آلودگی کا گناہ بھی ہے۔ گویا ہم نکاح اور ولیمہ جیسے مبارک ایام میں آتشبازی کر کے اپنی زندگیوں میں نحوست اور عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ یہ اس لیے ہو رہا ہے کہ چونکہ موجودہ دور میں والدین اپنی اولاد کی اسلامی نہج پر تربیت کرنے میں بری طرح ناکام ہو رہے ہیں اسی کا خمیازہ ہے کہ مسلم معاشرہ تباہی و بربادی کے دور سے گزر رہا ہے۔ موجودہ دور میں جانور کی قیمت و اہمیت ہے لیکن مسلمان کی کوئی حیثیت و وقعت نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں تعلیم کے ساتھ تزکیہ کا ذکر ملتا ہے جو تصفیہ قلب و باطن کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ انسان کی نصف شخصیت عقل و خرد سے اور نصف شخصیت طبعی میلانات وخواہشات سے تشکیل پاتی ہے اسی لیے انسان کو جس قدر تعلیم کی ضرورت ہے اسی طرح وہ تربیت کا بھی محتاج ہے۔ لیکن صد حیف کہ قرآن مجید کو ماننے کا دعوی کرنے کے باوجود مسلم معاشرہ تربیت کی اہمیت وافادیت کو بھلا بیٹھا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں پچھلے کچھ سالوں میں تعلیمی گراف بڑھنے کے باوجود مسلم معاشرے میں برائیاں بھی پھیلی ہیں۔

مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف تعلیم کے ساتھ تربیت کو ترجیح دیں بلکہ سیاسی، معاشی، معاشرتی، اقتصادی، انفرادی، اجتماعی، اخلاقی، روحانی الغرض جملہ معاملات میں قرآنی مزاج کے مطابق ترجیحات کا تعین کریں۔ اگر ہم اب بھی خواب غفلت سے نہیں جاگیں گے تو آنے والے دن مزید ابتر ہو سکتے ہیں۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی ﷺ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طه و یسین ﷺ۔

اہل سنت کی ترجیحات کب بدلیں گی؟

ایک غیرت مند سنی عالم دین لکھتے ہیں:

یہ ایک ایسا عنوان ہے کہ اس پر اگر لکھا جائے تو شاید زندگی ختم ہو جائے لیکن اس موضوع پر کلام مکمل نہ ہو سکے۔ لیکن موجودہ حالات کے تناظر میں اس پر کچھ معروضات پیش کرتا ہوں۔

www.waseemziyai.com

اگر ہم گزشتہ ایک یا ڈیڑھ صدی ہی کی بات کرلیں تو معاملہ بہت کھل کر سامنے آئے گا۔ آج اہل سنت و اہل اسلام جس انداز میں تقسیم و تذلیل سے دوچار ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں۔ ہمارے داخلی انتشار و اختلاف نے ہمیں کمزور و منتشر کیا تو ہمارے اعداء اس سے فائدہ اٹھا کر اتنے ہی مضبوط و متحد ہو گئے۔

ہمارے اعراس اور محافل میں سالانہ بلا مبالغہ اربوں روپے لگائے جاتے ہیں، صرف راولپنڈی کی ایک سالانہ محفل نعت کروڑوں میں پڑتی ہے، مزارات پر سجاوٹ، چادروں کے تحائف، لنگر، ٹرانسپورٹ، ہدیے، نذرانے پیر صاحبان کے فضائی ٹکٹ، ہوٹلز میں قیام، سالانہ متعدد عمرے، حرمین شریفین میں پانچ ستارہ ہوٹلز میں ان کا قیام۔۔۔۔ یہ سب کچھ مستقبل میں ہماری نسل اور اسلام کو ہرگز فائدہ پہنچانے والا نہیں۔

حالات چیخ چیخ کر ہم سے تقاضا کر رہے ہیں کہ ہم قرآن مقدس کے سائنسی پہلو، حدیث شریف میں موجود سیاسی و سماجی، معاشرتی و فلاحی فرامین کو سامنے لائیں جب کہ ہماری کئی کتب کے عنوانات آج بھی ایک دوسرے کی نقاب کشائی، خنجر بر گردن فلاں وغیرہ وغیرہ ہیں۔

رفع یدین کے جواز و عدم جواز، اونچی آواز میں آمین کہنا یا نہ کہنا، طلاق، حلالہ، "وتر" کی رکعات، تراویح کی رکعات وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔ یہ عنوانات ضروری سہی لیکن اس پر بہت لکھا جا چکا، اکابر کی تحقیقات ہی کو کاپی کر کے اپنے نام کے ساتھ شائع کرنے کی بجائے نئے عنوانات پر کام کیوں نہیں ہو رہا؟ اگر آپ کو میری یہ باتیں بری ہی لگ رہی ہیں تو معروف وھابی نشریاتی اداروں کی مطبوعات کی فہرست کھول کر دیکھ لیجیے، پھر اس کا تقابل سنی مطبوعات سے کیجیے، یقیناً آپ اپنا سر پیٹیں گے۔

ایک شاہ جی کے مرید دوسرے شاہ جی کے خلاف، ایک خانقاہ دوسری خانقاہ کے خلاف، ایک تنظیم دوسری تنظیم کے خلاف سرمایہ، وقت اور دماغ ضائع کر رہی ہے۔ کیا یہی کرنے کے کام تھے؟ جو سرمایہ آپ ان کاموں پر لگا رہے ہیں وہ اہل سنت بچوں کی تعلیم پر کیوں نہیں لگاتے؟

بدمذہبوں کے مدارس میں اساتذہ کی تنخواہیں ہماری نسبت بہت اچھی ہیں، ہمارے اساتذہ آج بھی پانچ سے دس ہزار پر کیوں گزارا کر رہے ہیں؟

ہمارے پاس لاکھوں قاری ہیں لیکن یہ قاری تلاوت کرتے وقت ع اور ح کے علاوہ باقی حروف کے مخارج سے واقف نہیں، ان کا طرز تلاوت اس قدر عجیب ہوتا ہے کہ فہم رکھنے والے سامع کو شرمندگی محسوس ہوتی ہے، جب کہ یہی قاری صاحب نعت سناتے وقت انتہائی سریلے ہو جاتے ہیں۔ کیا تلاوت زیادہ اہم ہے یا نعت خوانی؟ بدمذہبوں کے مدرسے سے پڑھے ہوئے بچے کی قرآت اور تجوید ہم سے اچھی کیوں ہوتی ہے؟

جو کام کرنے والے لوگ ہیں ان کی حوصلہ افزائی کیوں نہیں کی جاتی؟

جدید مسائل اور غیر مسلموں کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لیے مدلل کتب و مواد کیوں پرنٹ نہیں کیا جا رہا؟

ان سب سوالوں کا جواب یہ ہے کہ ہمارے پیروں، مشائخ اور علما کی ترجیحات غلط ہیں، ہم نے دست بوسی کروائی، نذرانے لئے،

www.waseemziyai.com

تعویذ دیے، جن نکالے، موکل قید کیے، جنت کے ٹکٹ بانٹے، دھمال ڈالی، رقص کیا، عمرے کے ٹکٹ دیے لیکن۔۔۔۔۔۔ اپنی قوم کو جامعات و مدارس نہ دیے، تعلیم نہ دی، کسی دوسرے کے ساتھ بیٹھنے کا طریقہ وسلیقہ نہیں بتایا، ہر وہ انسان جو آپ سے اختلاف رکھے اس سے ہاتھ نہیں ملانا۔۔۔۔۔۔ اور پھر ہم یہاں تک پہنچ گئے کہ اب ہمارے سپیکر بند، ہمارے علما فورتھ شیڈول میں، ہماری مساجد پر قبضہ۔۔

میرے معزز قارئین، آپ کو میرے سوالات وتحریر سے اختلاف ہوسکتا ہے لیکن آپ حقائق سے نظر چرا کر مزید ایک جرم کا ارتکاب کریں گے !!!

محرومِ تماشا کو پھر دیدہ بینا دے — دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل — اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دیا یک

اب ہم آتے ہیں اپنے مقصد کی طرف وہ یہ کہ ہم نے صرف اور صرف کھانے پینے کی طرف توجہ دی ہے، ایک طرف حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پر سعودیہ میں مفتیوں نے کتب تحریر کی ہیں کہ وہ صوفی نہ تھے بلکہ وہ سلفی تھے اور عقیدہ وہابیہ رکھتے تھے، مگر ہماری طرف سے جواب ندارد، اور پاکستانی غیر مقلدین نے کتب تحریر کی ہیں کہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ تو غیر مقلد تھے اور وہابی نظریہ رکھتے تھے، صرف یہی باتیں سن کر کے ہمارے بہت سے سنی حنفی غیر مقلد بن گئے ہیں، مگر ہم نے صرف اور صرف گیارہویں شریف ہی کھائی ہے، ان کو جواب دینا کوئی ضروری نہیں سمجھا، اور یوں ہی جماعت المسلمین (غیر مقلدین) کا ایک مولوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی مسلمان ہی نہیں تھے۔ تو بتائیں کیا ہماری طرف سے ان کو جواب دینے کی کوئی کوشش کی گئی ہے، اور اسی طرح الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر مختلف قسم کے اعتراضات بدمذہبوں کی طرف سے ہوتے رہتے ہیں، مگر ہم ہیں کہ ہم نے صرف اور صرف آپ کی خدمت اسی میں سمجھی ہے کہ گیارہویں پکا کر کھالیں اور بس۔

خدا کے لئے اپنی ترجیحات بدلیں اور کوئی ایسا ادارہ ہونا چاہیے جو تصوف اور اہل تصوف پر ہونے والے اعتراضات کا دندان شکن جواب دے، اور خاص ایک ادارہ ایسا ہو جو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی پر تحقیقات کرے اور ان کی زندگی مبارک کے مختلف پہلوؤں پر کام ہونا چاہیے، اور ان کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہی مہیا کرے، کوئی ماہنامہ رسالہ چھپے جس کے ذریعے لوگوں تک آپ رضی اللہ عنہ کے کام پہنچائے جائیں کہ آپ نے زندگی بھر کیسے دین متین کی خدمت کی ہے۔

اب ہم یہاں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا کلام ترجیحات کے تعین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں تاکہ مسئلہ کو سمجھنا آسان ہوجائے۔

ترجیحات کے متعلق الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا فتوی

حضور پُرنور سیّد غوث الثقلین پیر دستگیر محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف مقالہ در ترتیب عبادات فرمود آنجابر ہمچو جاھلے کہ درحفظ سنّت و نفل فرائض راز دست می دھد اقامت قیامت کبریٰ نمود، فقیر غفر اللہ تعالیٰ برخے

www.waseemziyai.com

ازاں سخن کریم مع ترجمہ شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دھلوی رحمة اللّٰہ تعالیٰ علیه نقل کنم باشد که جاھلاں را از خوابِ غفلت بیدار ساز واللّٰہ الھادی مے فرماید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ینبغی للمؤمن ان یشتغل اولا بالفرائض مے باید وسرزد مر مسلمان راکه کار بندو نخست به چیزھائے که فرض و واجب گردانیده است حق تعالیٰ از عبادت که ترک آنھا آثم ومعاقب می گردد فاذا فرغ منھا اشتغل بالسنن چوں به پر دا زد از فرائض مشغول گددبسنتھائے راتب راکه معین ومؤکده شده است همراه فرائض و ترک آں سبب اسائت وعتاب ست ثم یشتغل بالنوافل والفضائل پسترمشغول گردد بعبادت ھائے نافله که زیادت ست برآں و فضیلت دارد وفعل آنھا ثواب ست وبترک آں اثمی واساء تے نے فمالم یفرغ من الفرائض فاشتغال بالسنن حمق ورعونة پس مادام که نه پرداز دازفرائض وتمام نه کند آنھاراپس مشغول شدن بسنتھا نشان جھل و بے خردی وسبک عقلی ست چه ترک انچه لازم و ضروری ست واھتمام به انچه نه ضروری ست از قاعده عقل وخرد دورست چه دفع ضرر اھم است بر عاقل از جلب نفع بلکه به حقیقت نفع دریں صورت منتفی ست بایں قیاس کردن نوافل باترک فرائض نیز نا مقبول وباطل ست چنانچه مے فرمایند فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض پس اگر مشغول گردد بسنتھا ونفلھا پیش از اتیانِ فرائض لم تقبل منه واھین در پذیر فته نه شود از وبلکه خوار کرده شود وگفته اند که اتیانِ نوافل باترک فرائض بداں ماند که یکے ھدیه برد کسے که دام وے دارد وداm ندھد ایں ھرگز قبول نیفتد ونیز گفته اند که ھرکه نوافل نزد وے اھم از فرائض باشد وے مخدوع وممکورست و نیز گفته اند ھلاک مردم دو چیز ست اشتغال نافل باتضییع فرائض و عمل جوارح بے مواطات قلب.

ترجمہ

حضور پُرنور سیّدنا غوث الثقلین پیر دستگیر محی الدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مبارک کتاب فتوح الغیب شریف کے ترتیب عبادات کے مقالہ میں فرماتے ہیں اور ایسے جاہل پر جو سنّت و نفل کی وجہ سے فرائض ترک کر دیتا ہے قیامتِ کبریٰ برپا فرماتے ہیں، فقیر (اللہ تعالیٰ اسے بخش دے) اس مبارک گفتگو سے کچھ حصّہ مع ترجمہ شیخ محقق مولانا عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتا ہے تاکہ جاہل لوگ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت عطا فرمانے والا ہے، حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "مومن کو چاہئے کہ وُہ پہلے فرائض بجالائے" مسلمانوں کو چاہئے کہ وُہ پہلے ان عبادات کو بجالائے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض وواجب کی ہیں جن کے ترک سے وہ گنہگار اور قابلِ گرفت بن جاتے ہیں "جب ان فرائض سے فراغت ہو جائے تو پھر سُنن میں مشغول ہو" جب مسلمان ان فرائض سے فارغ ہو جائے تو پھر ان سُنن میں مشغول ہو جو فرائض کے ہمراہ معین مؤکد ہیں جن کا ترک اساءت اور عتاب کا سبب ہے "پھر نوافل وفضائل میں مشغول ہو" پھر ان نفلی عبادات میں مشغول ہو جو ان فرائض وسُنن سے زائد ہیں اور فضیلت رکھتے ہیں، ان کا بجالانا ثواب، لیکن ان کا ترک گناہ نہیں "جب تک فرائض سے فراغت نہ ہو سُنن میں مشغول ہونا بیوقوفی اور رعونت ہے) تو جب تک فرائض مکمل نہ ہو جائیں سنتوں میں مشغول ہونا جہالت اور بے عقلی ہے کیونکہ ایسی چیز کا ترک کرنا جو لازم وضروری

www.waseemziyai.com

تھی اور ایسی چیز کا اہتمام جو ضروری نہیں تھی عقل وخرد کے قاعدے سے دُور ہے کیونکہ عاقل کے لیے منافع کے حصول سے ضرر کا دُور کرنا اہم وواجب ہوتا ہے بلکہ حقیقۃً اس صورت میں نفع ہے ہی نہیں۔ اسی پر قیاس نوافل ادا کرنا اور فرائض ترک کر دینا بھی نامقبول و باطل ہے جیسا کہ فرمایا" پس اگر سنن ونوافل میں فرائض سے پہلے مشغول ہوگیا "یعنی اگر فرض کی ادائیگی سے پہلے ہی سُنن ونوافل میں مصروف ہوگیا تو" وہ مقبول نہ ہوں گے بلکہ ذلت ورسوائی ہوگی۔ علماء فرماتے ہیں کہ نوافل کا بجالانا اور فرائض کو ترک کر دینا ایسے ہی جیسے کوئی اپنے قرض خواہ کو ہدیہ دے دے مگر اس کا قرض ادا نہ کرے تو یہ ہدیہ ہرگز مقبول نہ ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا کہ جس کے نزدیک نوافل فرائض کی نسبت اہم ہوں وہ دھوکا وفریب زدہ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو چیزیں لوگوں کو ہلاک کر دینے والی ہیں نفلی عبادات میں مشغول ہوکر فرائض کو ضائع کر دینا اور قلب کی موافقت کے بغیر ظاہری اعضاء کا عمل کرنا۔ (فتوح الغیب مع شرح فارسی: مقالہ منشی نولکشور لکھنؤ)

مزید فرماتے ہیں کہ

فمثله كمثل رجل يدعوه الملك الىٰ خدمته پس حال وقصه غريب آں كسے كه ترک مے كند فرائض راباتيان سنن ونوافل همچو حال مردے ست كه مے خواند او را بادشاه بخدمت خود، كنايت ست از اتيانِ فرائض كه پروردگار تعالىٰ كه حامل.و با دشاه على الاطلاق ست بدان خوانده وامر كرده است فلا يأتي اليه پس نمى آيد آں مرد بسوئے بادشاه ويقف بخدمة الامير الذى هو غلام الملك وخادمه مى ايستد در چاكرى يكے از امرائے بادشاه كه غلام بادشاه و چاكر اوست و تحت يده وولايته وزيرِ دست قدرت وتصرف اوست اين مثال اتيان سنن ونوافل ست كه برطريقه رسولِ خدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كه بنده وامير وزيرِ خاص درگاهِ اوست وباستحسان واستحباب علماء كه بندگان و غلامان اويند عمل كردن ست اگر چه همه بحكم حضرت پروردگار تعالىٰ وتشريع اوست، وليكن فرائض را به جهت الزام وايجاب نسبت بجناب ايزدى كنند و سُنن و نوافل را كه نه دران مرتبه اند بخدمتِ رسول و اصحاب و اتباع او صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعليهم اجمعين عن على بن ابى طالب روايت ست، از امير المومنين على كرم الله تعالىٰ وجهه قال قال رسول الله گفت گفت پيغمبرِ خدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان مثل مصلى النوافل بدرستيكه قصه وحال گزارنده نفلها وعليه فريضة وحال آنكه بر ذمّه او فرضى ست كه نه گزارده است آں را كمثل حبلى حملت همچو قصه و حال زنے بار داشتٰ كه تمام شده است مدت حمل او فلمادنى نفاسها اسقطت پس هر گاه نزديک شد وقت زائيدن وے افگند بچه رانا تمام از شكم ووجه تشبيه رنج ديدن و مشقت كشيدن ست بے فائده زيراكه چوں قبول نيفتادنوافل بجهت عدم ادائے فرائض حاصل شد مرآں مصلّے رارنج و مشقت بے فائده چنانچه حاصل شد آں زنِ حامله را كه مدت مديد گزشت و مشقت كشيد و فائده كه حصول ولد ست بر آں مراتب نه گشت فلا هى ذات حمل پس آں زن نه خداوند حمل ست باعتبار انتقائے مقصود كه ولد ست ولا هى ذات ولاد نه خداوند ولادست بجهت اسقاطِ حمل وكذلك المصلى لا يقبل الله نافلة حتى يؤدى الفريضة وهمچنيں مصلّى مذكور درنمى پذير دخدائے تعالىٰ مراد رانمازِ نفل را

www.waseemziyai.com

تا آنکہ بجا آرد فرض را پس نہ فرض باشد اوراو نہ نفل و مثالِ دیگر مصلی نفل را بے ادائے فرائض مثل تاجر است کہ سود می خواہد بے سرمایہ چنانچہ می فرمایند ومثل المصلی کمثل التاجر وحال مصلّی مذکور حال سوداگر ست کہ لایحصل لہ ربحہ حاصل نمی شودمر اور اسود درسودا حتی یا خذا راس مالہ تا آنکہ بگیر د سرمایہ خودرافکذٰلک المصلی بالنوافل لایقبل لہ نافلۃ حتی یؤدی الفریضۃ ہمچنیں حال مشغول شوندہ بہ نوافل پذیر فتہ نمی شود مراور انفل کہ بمنزلہ سوداوست تا آنکہ ادا کند فرض را کہ بمشابہ سرمایہ است اہ مع اختصار فی کلمات الشرح.

ترجمہ

اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت میں بلائے یعنی اس شخص کا حال جو فرائض ترک کر کے سنن ونوافل بجا لائے اس کا حال اس شخص کی طرح ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت میں طلب کرے، اس سے مراد وہ فرائض ہیں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جو علی الاطلاق حاکم و بادشاہ ہے اور وہ اس اعلیٰ طریقے پر بلاتا ہے۔ پس وہ اس کی طرف نہیں آتا، یعنی وہ آدمی بادشاہ کی طرف نہیں آتا، اور وُہ بادشاہ کے ایسے امیر کے پاس کھڑا رہے جیسے اس کا غلام اور خادم ہو) یعنی وُہ ایسے چاکر کے پاس کھڑا رہتا ہے جو بادشاہ کا غلام ہے "اور اس کے قبضہ وولایت میں ہے "وہ اس کے تصرف اور قدرت کے تحت ہے، یہ ان سنن ونوافل کی مثال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جو بارگاہ خداوندی میں امیر اور خصوصی وزیر ہیں) کے طریقہ پر یا علماء کے استحباب پر (جو اللہ تعالیٰ کے غلام اور بندے ہیں) کے طریقہ پر عمل پیرا ہوتا ہے اگر چہ تمام پروردگار کے حکم سے ہی لیکن فرائض کی نسبت الزام وایجاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے اور وہ سنن ونوافل جن کا درجہ یہ نہیں ان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب واتباع کی طرف کر دی جاتی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "نوافل ادا کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو نوافل ادا کرتا ہے حالانکہ اس پر فرائض ہیں، حالانکہ اس کے ذمّہ ایسے فرائض ہیں جنھیں اس نے ادا نہیں کیا" اس حاملہ خاتون کی طرح ہے "جس کی مدتِ حمل مکمل ہوگئی" جب ولادت کا وقت آیا تو اس نے بچّے کو گرادیا) یعنی ناتمام بچّے کو اس نے جننے کے وقت گرادیا۔ وجہ تشبیہ بے فائدہ تکلیف ومشقت اٹھانا ہے کیونکہ جب وُہ نوافل عدمِ ادائیگیِ فرائض مقبول ہی نہیں تو وہ نمازی بے فائدہ مشقت اٹھا رہا ہے جیسے کہ حاملہ خاتون نے کتنی طویل مدت تکلیف اٹھائی مگر اس پر فائدہ بصورتِ اولاد مرتب نہ ہوا "پس اب یہ حاملہ نہیں ہے کیونکہ مقصود فوت ہوگیا" نہ ہی یہ صاحبِ اولاد ہے کیونکہ حمل ساقط ہوگیا" اسی طرح وہ نمازی جب تک فرائض ادا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے نوافل قبول نہیں فرمائیگا: تو جب تک نمازی فرائض بجا نہیں لاتا نہ اس کے نوافل ہوں گے نہ فرائض۔ بے ادا فرائض کے نوافل ادا کرنے والے نمازی کی دوسری مثال یُوں ہے جیسے کوئی تاجر بغیر سرمایہ کے نفع حاصل کرنا چاہے، لہذا فرمایا "نمازی کی مثال تاجر کی طرح ہے" یعنی مذکور مصلّی کا حال سوداگر کی طرح ہے" سے تجارت میں نفع حاصل نہیں ہوتا" یعنی اسے سوداگری میں اس وقت تک نفع نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وُہ اپنا سرمایہ حاصل کرے" جب تک وُہ سرمایہ نہیں لگائے گا اسے نفع کیسے ہوگا" اسی طرح معاملہ ہے نوافل ادا کرنے والے نمازی کا، اس کے نفل ادائیگی فرائض کے بغیر مقبول نہیں ہوسکتے "کیونکہ نفل بمنزلہ نفع کے

www.waseemziyai.com

اور فرض بمنزلہ سرمایہ کے ہیں۔

(فتوح الغیب مع شرح فارسی: مقالہ منشی نولکشور لکھنؤ)

(بحوالہ فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۰:۹ ۱۷))

رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اعمال اور نیکیاں مومن کو بعد موت بھی پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے وہ علم جسے سیکھا گیا اور پھیلایا گیا اور نیک اولاد جو چھوڑ گیا، یا قرآن شریف جس کا کسی کو وارث بنا گیا، یا مسجد شریف یا مسافر خانہ بنا گیا، یا نہر جاری کر گیا، یا خیرات جسے اپنے مال سے اپنی صحت اور اپنی زندگی میں نکال گیا۔

(سنن ابن ماجہ: ابن ماجۃ أبو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم أبیہ یزید (۱:۸۸))

(وَنَشَرَہُ) کے تحت ملا علی قاری کا فرمان

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ

(وَنَشَرَهُ): هُوَ أَعَمُّ مِنَ التَّعْلِيمِ، فَإِنَّهُ يَشْمَلُ التَّأْلِيفَ وَوَقْفَ الْكُتُبِ..

ترجمہ

حدیث پاک میں (نشرہ) کا لفظ عام ہے کہ کسی طرح بھی تعلیم ہو، اور یہ شامل ہے کتابیں لکھنے کو بھی اور کتابیں لکھ کر یا خرید کر وقف کرنے کو بھی، کیونکہ یہ بھی علم کو ہی نشر کرنا ہے۔

(وَرَّثَهُ) کے تحت فرماتے ہیں کہ

أَيْ: تَرَكَهُ لِلْوَرَثَةِ وَلَوْ مِلْكًا وَفِي مَعْنَاهُ: كُتُبُ الْعُلُومِ الشَّرْعِيَّةِ فَيَكُونُ لَهُ ثَوَابُ التَّسَبُّبِ.

ترجمہ

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا قرآن کریم کا کسی کو وارث بنا جائے، اس میں علم شریعت کی کتب بھی شامل ہیں، یہ بھی اس کے لئے ثواب کا سبب ہوں گی۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الھروی القاری (۱:۳۲۶))

اب ہمارے مدارس اور مساجد میں جا کر دیکھیں کہ الماریاں قرآن کریم سے بھری ہوئی ہیں، اور بالکل نئے قرآن

www.waseemziyai.com

کریم لوگ دفن کرنے کے لئے قبرستان میں چھوڑ جاتے ہیں، مگر پھر بھی ہماری عوام کو صرف قرآن کریم ہی لے کر رکھنے کا ثواب معلوم ہے اور بار بار کہا جائے کہ علماء کرام کے پاس کتب نہیں ہیں ان کو کتب لے کر دینے میں بھی اجر و ثواب ہے، وہ ان کو سمجھ نہیں آتا۔

(أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ) کے تحت فرماتے ہیں

(أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ)وفِي مَعْنَاهُ مَدْرَسَةُ الْعُلَمَاءِ وَرِبَاطُ الصُّلَحَاءِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان شریف میں جہاں مسجد شریف بنانے کا حکم ہے اس میں علماء کرام کے لئے مدرسہ بنانا اور صلحاء کے لئے خانقاہ بنانا بھی شامل ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح : علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری (۳۲۶:۱)

حضرت سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد بنانے کے حکم کے تحت مدرسہ اور صلحاء کی خانقاہ کو شامل کیا ہے، اب ہمارے یہاں مساجد اتنی ہیں کہ جن کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلمان بہت نمازی ہیں، مگر جب نماز کا وقت آئے تو اس وقت مسجد کی پہلی صف تک میں بھی جگہ خالی ہوتی ہے، تو اس وقت دل خون کے آنسو روتا ہے۔ مسجد بنانے کا ثواب تو سب کو معلوم ہے مگر مدرسہ بنانے کی طرف کسی کی توجہ نہیں ہوتی، اگر ہماری قوم کو مدرسہ کی بھی اہمیت معلوم ہوتی تو ہمارے علماء کرام کبھی بھی لوگوں کے سامنے چندہ لینے کے لئے ہاتھ نہ پھیلاتے۔

(ومصحفاً ورثہ) کے تحت عبد العزیز بن عبد اللہ لکھتے ہیں

قوله صلى الله عليه وسلم :((ومصحفاً ورثه)هذا أيضاً من الصدقة الجارية، طبع كتاباً أو مصحفاً على نفقته فهو من العلم الذي ينتفع به.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان شریف کہ جو شخص قرآن کریم کسی کو لے کر دے جائے سے مقصود صدقہ جاریہ ہے اور اس میں کوئی شخص کوئی دینی کتاب اپنے خرچ پر طبع کروا گیا یا قرآن کریم اپنے خرچ پر طبع کروا گیا اور اس کی طبع کروائی ہوئی کتاب اور اس کے چھپوائے ہوئے قرآن کریم کو جو لوگ پڑھتے رہیں گے اس کا ثواب اس کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔

(شرح سنن ابن ماجۃ : عبد العزیز بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الراجحی (۹:۱۶)

حضرت سیدنا مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ

کہ یہ چیزیں اسے مرنے کے بعد پہنچتی رہتی ہیں، زبان سے یا قلم سے کہ اپنے کامل شاگرد اور بہترین تصنیفات چھوڑیں جب تک مسلمان ان سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے، اسے ثواب پہنچتا رہے گا، خواہ اولاد کو نیک بنا کر گیا، یا اس کے مرنے کے بعد اولاد نیک ہوگئی دونوں صورتوں میں اسے ثواب ملتا رہے گا، اس طرح کہ اپنے ہاتھ سے قرآن کریم لکھ کر یا خرید کر چھوڑ گیا اسی حکم میں تمام دینی کتب ہیں، مسجد یا مسافر خانہ بنا کر گیا، اپنی کوشش سے یا پیسے سے اپنے ہاتھ سے۔

www.waseemziyai.com

مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح از مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱:۲۰۴)

یہ بھی صدقہ ہے

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبِ الْمَدَنِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص علم کو سیکھے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

(کنز العمال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی (۶:۲۲۱) مؤسسۃ الرسالۃ

(سنن ابن ماجہ: ابن ماجۃ أبو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم أبیہ یزید (۱:۸۹)

کیا کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی دینی تعلیم کا بندوبست کردے تو اس کا اجر اس کو نہ ملے گا اور یہ اس کا اجر اگر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دے تو آپ کو اس کا ثواب نہ پہنچے گا؟۔

علماء اہل سنت وجماعت کی رائے

مجاہدین کی مدد کرنا بھی گیارہویں شریف ہے

سوال

مخزن علوم حقانی وربانی ادام اللہ فیوضھم، تسلیم بعد تعظیم میری اہلیہ عرصہ سے ہر سال حضرت غوث الاعظم کی گیارھویں میں سو من بریانی پکوا کر نیاز دلاتی ہے اور مساکین کو تقسیم کی جاتی ہے کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ یہ رقم امسال شہداء و یتامی عساکر عثمانیہ کی امداد کے لیے بھیجی جائے اور گیارہویں شریف معمولاً قدرے شیرینی یا طعام پر دلادی جائے؟ زیادہ نیاز

الجواب

اگر دونوں باتیں نہ ہوں تو یہی بہتر ہے کہ قدرے نیاز دے کرو ہ تمام قیمت امداد مجاہدین میں بھیج دی جائے اور اس کا ثواب بھی نذر روح اقدس حضرت سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰:۳۲۷) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

دینی طلبہ کی خدمت کرنا بھی گیارہویں شریف ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب بغرض ثواب اپنے جائز روپے سے ماہواری یا سالانہ کھانا پکوا کر فاتحہ حضور پُر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں اور کھانا مساکین وغیر مساکین کو کھلا دیتے ہیں یا تقسیم کردیتے ہیں ایک طالبعلم حنفی قادری سنّی سیّد کہ جس کی تعلیم دینی بوجہ نہ استطاعت ہونے کے اُس کے ولی کے غیر مکمل رہی جاتی ہو اور علومِ دینی حاصل نہ کرنے کی وجہ

www.waseemziyai.com

سے اُس طالب علم آلِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدعقیدہ ہو جانے کا اندیشہ ہو اس صورت میں اگر وہ روپیہ کو جو فاتحہ میں صرف کیا جاتا ہے اگر اس طالب علم کے تعلیم دینی میں بہ نیتِ ثواب فاتحہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف کر دیا جائے تو بدل اُس فاتحہ سالانہ یا ماہواری کا ہو کر باعثِ خوشنودی سردارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگا یا نہیں اور ثواب میں کمی تو نہ ہوگی؟

الجواب

یہ اُس کا نعم البدل ہوگا اور ثواب میں کمی کیا معنی، اُس سے ستر گنا ثواب کی زیادہ اُمید ہے بطور مذکور کھانا پکا کر کھلانے یا بانٹنے میں ایک کے دس ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ ﴿مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ سورۃ الانعام: ۱۶۱)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے جو نیکی بجالاتا ہے اس کے لئے اس کی دس مثل ہیں۔

اور طالبِ علمِ دین کی اعانت میں کم سے کم ایک کے سات سو۔

قال اللہ تعالی ﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ سورۃ البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی ہے: انکی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اگائیں سات بالیاں، ہر بالی میں سو دانے، اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

(وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ مُنْقَطِعُ الْغُزَاةِ) وَقِيلَ الْحَاجُّ وَقِيلَ طَلَبَةُ الْعِلْمِ خُصُوصاً.

ترجمہ

فی سبیل اللہ سے مراد وہ غازی ہیں جن کے پاس خرچہ و اسلحہ نہ ہو، بعض نے کہا حاجی، اور بعض نے کہا اس سے خصوصاً طلبہ علم مراد ہیں۔

(ردالمحتار علی الدر المختار: ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی (۲:۳۴۳)

جبکہ اس میں حفظِ ہدایت ہو، صحیح حدیث ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لان یھدی اللہ بک رجلا خیر لک مما طلعت علیک شمس و غربت.

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ تیری وجہ سے کسی ایک کا ہدایت پا جانا ہر اس شئی سے بہتر ہے جس پر طلوعِ آفتاب ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم.

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر (۵:۲۵۹) دار المعرفۃ بیروت

(فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰:۳۰۵)

www.waseemziyai.com

اب غور کریں سیدی امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا فرماتے ہیں کہ گیارہویں کا لنگر شریف بنا کر لوگوں کے کھلانے کا ثواب سات گنا ہے جبکہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کے پیسوں سے دینی طلبہ کی خدمت کرنے سے سات سو گنا تک ثواب کی امید ہے۔

جو ہر ہر بات پر نیکیوں کا حساب لگاتے ہیں کہ فلاں نیک کام کرنے سے اتنا ثواب ملتا ہے ان کو یہ سمجھ کیوں نہیں آتی کہ زیادہ ثواب کہاں ہے؟

حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کا نظریہ

سوال

اکثر لوگ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ گیارہویں شریف کے نام کا جمع کرتے ہیں، یعنی اگر ایک روپیہ خرچ کیا تو ایک پیسہ یا دو علی ھذا القیاس گیارہویں شریف کے نام پر جمع کرتے ہیں، اور ربیع الثانی شریف میں فاتحہ کرتے ہیں، اگر اس رقم سے کوئی دوسرا کار خیر انجام دے دیا جائے، مثلاً کسی بھوکے غریب کو کھانا کھلا دیا جائے، یا کسی غریب رشتہ دار کو کپڑا پہنا دیا جائے، یا کسی غریب عزیز ہمسائے کی لڑکی کی شادی میں براتیوں کو کھانا دے دیا جائے یا لڑکی کو کپڑا پہنا دیا جائے، آیا کہ یہ کار خیر اس گیارہویں شریف کے نام کی رقم سے انجام دینا جائز ہیں یا نہیں؟ زید نے کہا کہ میں نے یہ جانور مرغ یا بکری وغیرہ بیچ کر اس رقم سے فاتحہ کروں گا، اس کو مذکورہ بالا باتوں کا اختیار ہے یا نہیں؟ وہ بجائے فاتحہ کے کوئی دوسرا کام انجام دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

گیارہویں شریف کی نیاز ایصال ثواب کے لئے ہے، اور یہ کام بھی ثواب کے ہیں، اور ان کاموں میں صرف کرے اور اس کا ثواب حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو نذر کرے اور بہتر یہ ہے کہ حسب دستور فاتحہ بھی پڑھے، کہ قرآن کریم اور درود شریف پڑھنے کا ثواب بھی ملے، اس کو بھی حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نذر کرے، مرغ یا بکری کی قیمت بھی ان امور خیر میں صرف کر کے ثواب پہنچائے۔

(فتاویٰ امجدیہ از مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱:۳۴۳) مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی پاکستان

گیارہویں شریف کا مقصد کیا ہے؟

دوسرا فتویٰ

یہاں پر ہر ماہ مسلمانوں کی گیارہویں شریف پر بطور نیاز کھانا پکتا ہے، اور نیاز کا ہر دکان پر مقررہ چندہ تسلیم کیا گیا ہے، اور کھانے میں تمام اہل تجارت ہندی مسلمان جمع ہوتے ہیں، ہندوستان کی طرح اس ملک میں (افریقہ) مساکین اور فقراء نہیں ہیں، اگر اس کھانے کو موقوف کر کے اکٹھا کیا جائے تو سالانہ ایک معقول رقم بن جاتی ہے، اس رقم کو دوسرے ضروری اسلامی کاموں میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟ جو یہاں کی ملکی حالت کے پیش نظر لازمی ہیں، جو اس ملک کے اصلی افریقی مسلمان ہیں اور نماز روزہ بھی اکثر ادا کرتے ہیں، لیکن تعلیم سے بالکل ناواقف ہیں، اور اس ملک کے عیسائی بڑے زور شور سے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہیں، جنگلات میں جگہ جگہ عیسائی

www.waseemziyai.com

کنیسا قائم کردئے ہیں اور جنگلی افریقیوں کو عیسائی مذہب میں داخل کرتے ہیں، حالانکہ اسلام بھی اپنی خوبیوں کی وجہ سے آہستہ آہستہ پھیلتا رہا ہے، لیکن ان ہمارے غریب مسلم افریقیوں کے مذہبی تعلیم کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، نہ وہ مذہبی فرائض مکمل طور سمجھتے ہیں اور نہ ہی ادا کرتے ہیں، اب ان لوگوں کی تعلیم وتربیت اور تبلیغ واشاعت اسلام کے لئے ایک مدرسہ کی اشد ضرورت محسوس ہورہی ہے، اور فی الحال ہندی بیوپاری عمارت مدرسہ اور معلم اور مدرس کا خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، کیونکہ تجارت کا حال بہت خراب ہے، ایسی صورت میں گیارہویں کا کھانا موقوف کرکے اس کی رقم مذکورہ کارخیر میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اور اسی طرح زید نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نیاز مانی ہو اور کھانا کھلانے کی نیت بھی تو کیا زید بغیر کھانا پکائے قیمت نیاز ادا کرسکتا ہے، اس کا استعمال تعلیم واشاعت میں ہوسکتا ہے اور موسومہ فنڈ میں قیمت دینے پر مقبولیت حاصل ہوگی یا نہیں؟

الجواب

گیارہویں شریف کی نیاز ایصال ثواب کے لئے ہے کہ شیرینی یا کھانے پر سورت فاتحہ یا قل شریف پڑھ کر اور درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور نذر کرتے ہیں۔ یہ نذر کچھ کھانے اور شیرینی کے ساتھ ہی خاص نہیں کہ اس کے سوا ہونہ سکے، بلکہ وہ رقم کسی دوسرے کارخیر میں صرف کی جائے اور اس کا ثواب نذر کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے، کہ مذہب اہل سنت میں ہر عمل خیر کا ثواب احیاء واموات کو پہنچایا جاسکتا ہے، اس کی وجہ سے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی، بلکہ اور زیادتی ہوجاتی ہے۔

اور جب کہ مدرسہ کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سرمایہ فراہم نہیں ہوسکتا تو رقم مدرسہ میں صرف کی جائے، اور اس ثواب کو حضور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے حضور نذر کریں، یونہی فقراء اور مساکین کے علاج یا مسلمان میت لاوارث تجہیز وتکفین میں صرف کرسکتے ہیں یا تبلیغ واشاعت اسلام میں اس رقم سے امداد کرسکتے ہیں اور جب یہ کام حضور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے کیا تو گیارہویں کا مقصد حاصل ہوگیا، اور دیتے وقت درود شریف اور فاتحہ وقل شریف وغیرہ پڑھ کر حسب دستور ایصال ثواب کرلیں تو زیادہ بہتر ہے، اس رقم سے جو کارخیر کیا جائے اسے حضور سیدنا الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردیا جائے، مثلاً مدرسہ قادریہ یا نذر قادری تاکہ لوگوں کو معلوم بھی ہو کہ یہ شئی حضور سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے ہے اور علاوہ اس رقم کثیر کے جو اس نام سے جمع ہوتی ہے اگر حسب استطاعت دو چار آنہ یا کم وبیش کی حسب دستور فاتحہ ہوجایا کرے تو نہایت ہی انسب (زیادہ مناسب) ہے کیونکہ اس میں وہابیت کی بیخ کنی بھی ہے اور عوام یہ نہ سمجھیں کہ گیارہویں بند ہوگئی اور بڑی رقم امور مذکورہ بالا میں صرف ہو۔

(فتاوی امجدیہ از مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱: ۳۴۵) ملتقطا)

حضور شرف ملت عبدالحکیم شرف قادری فرماتے ہیں

کیا یہ المیہ نہیں ہے کہ ہم صرف سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات بیان کرتے ہیں، ہم نے ان کی شخصیت پر کرامات کا اتنا دبیز غلاف چڑھا رکھا ہے کہ ہمیں آپ کی عبادت وریاضت، اتباع شریعت، حق گوئی اور بے باکی، دینی وروحانی اور علمی

www.waseemziyai.com

خدمات کی طرف توجہ کرنے اور بیان کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا، ہم نے صرف تبرکات کے کھانے اور کھلانے کی طرف توجہ مبذول کر رکھی ہے، ہمیں غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مزار کا ایک ٹکڑا مل جائے تو ہم اسے کافی سمجھنے لگ جاتے ہیں، ہم کیوں نہیں سوچتے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے علماء کرام تیار کئے، اور اولیاء اور مصلحین کی جماعتیں تیار کیں، اور آپ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین تیار کئے، جبکہ آج ہم جہاد کا نام لینے تک گھبراتے ہیں۔

(ماہنامہ العاقب اپریل ۲۰۱۰) مطبوعہ لاہور

خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عمل

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میری کوشش ہوتی ہے کہ گیارہویں شریف کا نذرانہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی فرزند کو دوں۔

اسی ضمن میں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ آستانہ پاک اور دار العلوم کے طلبہ میں سے سادات کرام کو گیارہ گیارہ یا اکیس اکیس روپے بطور نذر گیارہویں شریف دیا کرتے تھے۔

(قمر منور ص ۳۲۶) مطبوعہ سیال شریف خانقاہ پنجاب پاکستان)

کیا گیارہویں صرف کھانے کا نام ہے؟

جناب قبلہ پیر سید خورشید شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالی سے جب فقیر کی ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: کراچی میں ایک مولانا صاحب نے دو تین ہفتے اعلان کیا کہ کتب کی ضرورت ہے اہل خیر حضرات تعاون کریں، تو کسی نے ایک روپیہ نہیں دیا، کچھ دنوں کے بعد اعلان کیا گیا کہ گیارہویں شریف کے لئے چندہ دیں تو چالیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔

حضور سیدنا خواجہ عالم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

بھوکے اور درویش کو کھانا کھلانا ثواب کا کام ہے، مروجہ ختموں کا کھانا بالعموم رؤساء اور بڑے لوگوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے، محض ختم کا کھانا رکھنے سے ثواب کی روح پیدا نہیں ہوتی، مستحقین اگر میسر آجائیں تو ضرورتمند کو کھانا کھلائیں، جب گنجائش ہو تو ایصال ثواب کے لئے کھانا کھلائیں، اللہ تعالی اجر عطا فرمائے گا، بہتر یہ ہے کہ تیجا، دسواں اور چالیسواں وغیرہ تقریبات پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لگائیں اور تاریخ مقرر کر کے قرآن خوانی کروائیں، جن میں طلبہ اور علماء کرام شامل ہوں، پھر علماء اور طلبہ اور مساکین جو میسر آسکیں ان کو اچھا کھانا کھلائیں، باقی رقم کسی مسجد شریف یا کسی مدرسہ یا کسی کار خیر میں ثواب کی نیت سے دے دیں۔ ہمارے نزدیک یہی بہتر اور شائستہ طریقہ ہے۔

(ارمغان طریقت از مفتی محمد علیم الدین نقشبندی: ۴۸) مطبوعہ خانقاہ سلطانیہ جہلم پاکستان)

حضرت مفتی علیم الدین نقشبندی لکھتے ہیں کہ

گیارہویں شریف کی نیاز اکثر پکا کر تقسیم کی جاتی ہے، حضرت سیدنا خواجہ عالم محمد صادق صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے تھے کہ اس سے بہتر ہے کہ یہ رقم کسی مسجد شریف یا کسی مکتب پر صرف کی جائے، یا دینی مدارس کے طلبہ کی تعلیمی

www.waseemziyai.com

ضروریات پر خرچ کیا جائے، اس طرح یہ صدقہ جاریہ ایصال ثواب کا ذریعہ ہو جائے گا۔

(ذکر صادق از مفتی محمد علیم الدین نقشبندی: ۶۸) مطبوعہ خانقاہ سلطانیہ جہلم پاکستان

سنی کا پیسہ کہاں خرچ ہوتا ہے؟

حضرت مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اہل سنت کے دکھ کو یوں بیان کرتے ہیں

اھل سنت بھر قوالی وعرس — دیوبندی بھر تصنیفات ودرس

خرچ سنی برقبور وخانقاہ — خرچ نجدی برعلوم ودرس گاہ

ترجمہ

اہل سنت تو قوالی وعرس کے لئے ہیں، دیوبندی درس اور کتابوں کے لکھنے کے لئے، سنی کا پیسہ قبروں اور خانقاہوں پر خرچ ہوتا ہے جبکہ نجدیوں کا پیسہ علوم اور مدارس کی ترویج کے لئے خرچ ہوتا ہے۔

امیر اہل سنت کی سوچ کو سلام

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت امیر اہل سنت مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے امت کو یہ درد دیا ہے کہ وہ اپنی محافل میں (جن میں میلاد کی محافل اور قل خوانی وچہلم وغیرہ شامل ہیں) کھانے کے ساتھ ساتھ رسائل اور کتب دینیہ بھی تقسیم کریں، بہت جگہوں پر دیکھا ہے کہ لوگ ایسی محافل پر اس طرح کا لنگر بھی تقسیم کرنے لگے ہیں، اور کئی مقامات پر تو یہ بھی دیکھا ہے کہ ہمارے اہل سنت شادی کے موقع پر بھی رسائل وکتب تقسیم کرتے ہیں۔ اللہ الحمد علی ذالک

میلاد اور گیارہویں ایسے منائیں

حضرت مولانا عون محمد سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ایک لمحہ کے لئے سوچئے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی بعثت مبارکہ کے بعد فقط ۲۳ سال کے عرصہ میں دنیا کا نقشہ بدل کے رکھ دیا جبکہ آج ہماری زندگی کے سالہا سال گزر چکے ہیں مگر روئے زمین پر اسلام عروج کی بجائے زوال کی طرف جا رہا ہے، ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سچے اور آخری دین کے لئے کیا کیا ہے، جس دین کی خاطر رسول اللہ ﷺ نے اپنا خون مبارک بھی پیش کر دیا اس کے لئے ہم نے اپنا پسینہ بھی نہیں بہایا، جس دین کی خاطر رسول اللہ ﷺ نے اپنا کل مال صرف کر دیا اس کے لئے ہم نے اپنے چند روپے بھی خرچ نہ کئے، جس دین کی خاطر رسول اللہ ﷺ نے اپنا وطن تک چھوڑ دیا اس کے لئے ہم نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا، جس دین کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ۲۷ غزوات میں شرکت کی ہم نے اس کے دفاع میں ایک لفظ بھی نہ بولا، آخر یہ کیسی بے حسی اور بے ضمیری ہے؟، اور یہ کیسی روگردانی ہے؟ اٹھئے اور اس ربیع الاول کو اس طریقہ سے منایئے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک ہم سے راضی ہو جائے اور اسلام کا نام سر بلند ہو جائے۔ آمین۔

عید میلاد النبی ﷺ منانے کا وہی طریقہ بہتر ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کی سنتیں زندہ ہوں اور خلق خدا کی دعائیں حاصل ہوں۔ ہم ذیل میں میلاد شریف منانے کے چند طریق لکھ رہے ہیں اگر ان سب پر عمل کرنا ممکن ہو تو زہے نصیب ورنہ جتنے پر عمل فرما سکیں ان پر ٹک کر کریں اور فوراً سے بیشتر عمل کرنے کی نیت کر لیں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

www.waseemziyai.com

☆......پانچ وقت کی نماز پڑھنے کا آغاز فرمائیے اور گزشتہ فوت شدہ نمازوں کی قضا کیجئے۔

☆......اگر زکوۃ، عشر آپ کے ذمہ ہو تو اس کی فوری ادائیگی کا بندوبست کریں۔

☆......طلبہ و طالبات کے لئے مدرسہ کا آغاز کریں ورنہ کسی سنی مدرسہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں جو دین متین کی صحیح طور پر خدمت کر رہا ہو۔

☆......مولانا کوکب نورانی کی سی ڈی ''آخر اختلاف کیوں'' خود بھی سنئے اور دوستوں کو سنایئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بطور تحفہ پیش کیجئے۔ ☆......کتب دینیہ خود بھی خرید کر پڑھیں اور دوسرے دوستوں کو بھی ان کا تحفہ دیں۔ ☆......اپنے گھر میں خواتین کی محفل میلاد منعقد کریں اور اس میں کسی مستند سنی عالمہ کی تقریر کروائیں۔ ☆......کسی ایک غریب مریض کا اپنے خرچ پر علاج کروائیں۔ ☆......کسی غریب گھرانے کو ایک ماہ کا غلہ مہیا کریں۔ ☆......اگر آپ نے ایک مٹھی داڑھی شریف نہیں رکھی تو ابھی سے نیت کریں اور مسلمان بہنیں ابھی سے شرعی پردہ کی نیت کر لیں۔

☆......اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک بیٹے اور ایک بیٹی کو عالم دین بنانے کا عزم فرمالیں۔ ☆......اپنے گھر کی چھت اور چار دیواری پر ایک عدد سبز جھنڈا لگائیں۔ ☆......پورا مہینہ ہر روز کم از کم ایک سو مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درود شریف کا نذرانہ بھیجیں۔ ☆......میلاد شریف کی محفل شریف وقت کی پابندی کے ساتھ اس سجائیں کہ ایک قاری باعمل تلاوت قرآن کریم کے لئے، اور ایک نعت باعمل نعت خوان سے پڑھوائیں اور ایک باعمل سنی صحیح العقیدہ مستند عالم دین سے خطاب کروائیں، درود و سلام اور دعائے خیر کر کے محفل ڈیڑھ سے دو گھنٹے میں ختم کر دیں۔ ☆......بارہ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور بالضرور شرکت فرمائیں ☆......روزانہ رات کو سوتے ہوئے صرف دس منٹ اپنے دین و مسلک اور موت و آخرت کے متعلق سوچ و بچار کریں، ☆......اپنے ہاں میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں سالانہ چار دروس کا بندوبست کریں جو تین ماہ کے وقفہ سے ہوں، جس میں درس قرآن، درس حدیث، درس فقہ اور درس سیرت ہونا چاہیے۔

(رسائل میلاد محبوب ﷺ از صلاح الدین سعیدی: ۱۶) مطبوعہ مکتبہ فیضان ختم نبوت لاہور پاکستان

خدارا دین وسنیت پہ رحم کھایئے

عوامی جلسہ اور اخراجات: ☆۴ کلر اشتہار ۲۰۰۰۰ ☆ چھوٹے بڑے فلیکس ۳۰۰۰۰ ☆ سپیشل دعوت نامہ ۵۰۰۰ ☆ ساؤنڈ ۱۰۰۰۰ ☆ لائٹنگ ۱۵۰۰۰ ☆ سٹیج تیاری ۸۰۰۰ ☆ نقیب ۱۵۰۰۰، سٹیج کم وبیش ۱۰۰۰۰۔ ☆ تلاوت والا ۱۰۰۰، سٹیج کم وبیش ۸۰۰۰، ☆ نعت خواں ۲۰۰۰ ۵، سٹیج کم وبیش ۱۵۰۰۰ ☆ نعت خواں ۳۰۰۰۰ سٹیج کم وبیش ۲۰۰۰۰ علاوہ ریٹرن ٹکٹ کے ☆ نعت خواں ۵۰۰۰۰، سٹیج کم وبیش ۳۰۰۰۰ علاوہ ریٹرن ٹکٹ کے ☆ عوامی خطیب ۴۰۰۰ ۵ سٹیج کم وبیش ۳۰۰۰۰، ☆ سٹیج مہمانوں کا سپیشل کھانا ۲۰۰۰۰، ☆ عوامی لنگر ۷۰۰۰۰،

☆ تخمینا ساڑھے ۴ لاکھ روپے۔

ایسی محافل کے ذمہ داران سے دردمندانہ اپیل ھے کہ اگر تو آپ کا مقصد ''دکھلاوا'' اور ''واہ واہ'' کا حصول ھے تو جو چاہو سو کرو، اور اگر آپ واقعی للّٰہیت کے لیے اپنا پیسہ پانی کی طرح بہارہے ھیں تو آپ کے پیسے کے اس سے بہتر اور مصرف بھی ھیں،

www.waseemziyai.com

عرض یہ کرنا تھا کہ آپ ضرور کروایں ایسی محفلیں لیکن ۴ لاکھ کی بجائے ۲ لاکھ لگالیں باقی اپنے علاقے کے کسی سنی تعلیمی ادارے یا سر گرم سنی تنظیم کو پیش کر دیں یا اپنے بزرگوں کا غیر مطبوعہ لٹریچر چھپوادیں یا کسی عالم دین کو اس کی ضرورت کی کتب لے دیں یا اپنے دور کے کسی محقق عالم کی کتب شائع کروادیں یا مدارس میں پڑھنے والے غریب طلباء کا خرچہ اٹھالیں اپنے مدارس کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں یہ اسلام کے قلعے ھیں وقت کے معمار مجاھد، مقرر، محقق مناظر قائد دانشور سکالر وغیرہ قابل فخر لوگ یہیں سے تیار ھوتے ھیں ان عوامی اور چسکا سٹیجوں سے نہیں خدارا دین وسنیت پہ رحم کھائیے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)
www.waseemziyai.com

ماخذ و مراجع

ردالمحتار علی الدر المختار : ابن عابدین، محمد أمین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی دار الفکر - بیروت

الجامع الصغیر مع فیض القدیر لامام عبد الرؤف المناوی دار المعرفۃ بیروت

فتاوی امجدیہ از مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی پاکستان

ماہنامہ العاقب اپریل ۲۰۱۰) مطبوعہ لاہور

قمر منور مطبوعہ سیال شریف خانقاہ پنجاب پاکستان)

ارمغان طریقت از مفتی محمد علیم الدین نقشبندی: مطبوعہ خانقاہ سلطانیہ جہلم پاکستان

ذکر صادق از مفتی محمد علیم الدین نقشبندی: مطبوعہ خانقاہ سلطانیہ جہلم پاکستان

رسائل میلاد محبوب ﷺ از صلاح الدین سعیدی: مطبوعہ مکتبہ فیضان ختم نبوت لاہور پاکستان

شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبو الفلاح دار ابن کثیر، دمشق بیروت

تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی دار الکتاب العربی، بیروت

حصن حصین: از امام محمد بن محمد بن علی بن یوسف جزری دار القلم بیروت لبنان

المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج دار التراث

بہجۃ المحافل وبغیۃ الأماثل فی تلخیص المعجزات والسیر والشمائل: یحیی بن أبی بکر بن محمد بن یحیی العامری الحرضی دار صادر بیروت

إحیاء علوم الدین: أبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی دار المعرفۃ بیروت

روح البیان: إسماعیل حقی بن مصطفی الإستانبولی الحنفی الخلوتی المولی أبو الفداء دار الفکر بیروت

کیمائے سعادت رکن دوم از امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: مطبوعہ گنجینہ ایران

جمع الوسائل فی شرح الشمائل: محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری المطبعۃ الشرفیۃ مصر

الشخصیات استوقفتنی از امام محمد سعید رمضان البوطی شہید: دمشق شام

الشیخ عبد القادر الجیلانی از دکتور عبد الرزاق الکیلانی: حزب القادریۃ لاہور پاکستان

زبدۃ الاسرار شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی:

الشیخ عبد القادر الجیلانی از استاد محمد عینی:

شاہ جیلان: علامہ عبد النبی کوکب:

حدائق بخشش: از امام احمد رضا بریلوی مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی :شہاب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی الآ لوسی دارالکتب العلمیۃ -بیروت
مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی مؤسسۃ الرسالۃ
ماہنامہ تبیان الاسلام
الانتباہ لشاہ ولی اللہ تعالی علیہ محدث دہلوی: از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: مطبوعہ ادارہ اسلامیات کراچی پاکستان
القول الجلیلی از شاہ ولی اللہ: از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: مطبوعہ ادارہ اسلامیات کراچی پاکستان
ہمعات: از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: مطبوعہ ادارہ اسلامیات کراچی پاکستان
فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: مطبوعہ ادارہ اسلامیات کراچی پاکستان
انفاس العارفین: از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ ادارہ اسلامیات کراچی پاکستان
مجلہ النظامیہ جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری لاہور پاکستان
ماہنامہ العاقب جامع مسجد رحمۃ العالمین لاہور پاکستان
(شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، امام عبدالحی بن احمد الحنبلی، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
مرقاۃ ملا علی قاری
فتاویٰ افریقہ از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
انوار شمسیہ خانقاہ عالیہ سیال شریف سرگودھا
انتخاب مناقب سلیمانی
قصیدہ غوثیہ از سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مطبوعہ لاہور پاکستان
شرح قصیدہ غوثیہ از سید قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ :ابن تغری بردی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
سفینۃ الاولیاء مصنف داراشکوہ مطبوعہ لاہور پاکستان
سرّ الاسرار از سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مطبوعہ دمشق شام
نور الہدیٰ کلاں از سیدنا سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالی علیہ
گلستان سعدی از شیخ مصلح الدین شیرازی مطبوعہ لاہور پاکستان
زیل الطبقات الحنابلہ ابن رجب الحنبلی دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
ماہنامہ منہاج القرآن لاہور پاکستان
جلاء الخواطر از سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مطبوعہ دمشق شام
البدایہ والنہایہ ابن کثیر، مطبوعہ بیروت، لبنان)

www.waseemziyai.com

سیرت غوث الثقلین از مولانا ضیاء اللہ قادری مطبوعہ قادریہ کتب خانہ سیالکوٹ
فتوح الغیب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور پاکستان
(تذکرہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ، طالب ہاشمی: مطبوعہ لاہور پاکستان
سفرِ محبت، محمد محبّ اللہ نوری مکتبہ فقیہ اعظم پبلیشنز بصیر پور پاکستان
نفحات الانس، فارسی از علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
سفینۃ الاولیاء،
لطائف الغرائب للشیخ امیر محمد الحسینی)
شمائم امدادیہ مطبوعہ مکتبہ تالیفات اشرفیہ ملتان پاکستان
مقاصد الاسلام حضرت شیخ الاسلام عارف باللہ امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ
(جامع کرامات الاولیاء للعلامۃ یوسف بن اسماعیل النبہانی مطبوعہ لاہور پاکستان
مکتوبات امام ربانی از امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی مطبوعہ دہلی انڈیا
نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار از شیخ مومن بن حسن مومن مطبوعہ تفہیم البخاری پبلیکیشنز فیصل آباد پاکستان
مقاصد الاسلام، حصہ ہشتم
کتاب صراط مستقیم (اردو) شاہ اسماعیل دہلوی مطبوعہ سعید اینڈ سنز کراچی
الامن والعلی لامام احمد رضا خان فاضل بریلوی: مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور پاکستان
کتاب کلمات طیبات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
مجلّہ نقیب ملت اگست ۲۰۱۷ء) کراچی لاہور)۔
خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری: مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور پاکستان
ہٰذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی، د۔ جمال الدین الکیلانی، مرکز الاعلام العالمی، بنغلادش، دکا
ماجد عرسان کیلانی، نشاط طریقۃ القادریہ
مراۃ الجنان
سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار
(الطبقات الکبریٰ، منہم عبدالقادر جیلانی، ج، ص، وبہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم از امام عبدالوہاب الشعرانی
مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
ماہنامہ دختران اسلام: مفتی : عبدالقیوم ہزاروی تاریخ اشاعات: ۲، ۷، ۲۰۱۲)
السنن الصغریٰ للنسائی : أبو عبدالرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی : مکتب المطبوعات الإسلامیۃ - حلب

www.waseemziyai.com

ملفوظات عزیزی، فارسی، مطبوعہ میرٹھ، یوپی بھارت
تعلیماتِ قرآن وحدیث 'میں موضوعات آغاز کردہ از شہباز حسین رضوی, ۵فروری۲۰۱۴)
فتح الباری لابن رجب زین الدین أبی الفرج عبدالرحمٰن ابن شہاب الدین البغدادی ثم الدمشقی الشہیر بابن رجب دار النشر
دار ابن الجوزی -السعودیۃ
حسن المقصد فی عمل المولد: از امام مولانا عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی مطبوعہ
(اخبار الاخیار، از : محدث شاہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ: مطبوعہ النوریۃ الرضویہ لاہور پاکستان
وجیز الصراط: از ملاجیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تفسیرات احمدیہ از ملاجیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان
تفسیر عزیزی، از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مطبوعہ دہلی انڈیا
اسلامی عقائد , مولانا شہزاد قادری ترابی زاویہ پبلشرز لاہور پاکستان
مومن کے ماہ وسال از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ادارہ اسلامیات کراچی پاکستان
مقالات کاظمی از حضور غزالی زمان مولانا سید احمد سعید کاظمی مطبوعہ ملتان پاکستان
تاج العروس لابن ابی المنظور الافریقی: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
السنن الکبریٰ: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی دار الکتب العلمیۃ، بیروت -لبنات
شعب الإیمان: أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع
بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیۃ ببومبای بالہند
التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: أبو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی وزارۃ عموم
الأوقاف والشؤون الإسلامیۃ -المغرب
تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس :لعبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما دار الکتب العلمیۃ -لبنان
تفسیر عبدالرزاق : أبو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی دار الکتب العلمیۃ -بیروت.
جامع البیان فی تأویل القرآن : محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبری مؤسسۃ الرسالۃ
فتح القدیر: محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ الشوکانی الیمنی دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب -دمشق، بیروت
تفسیر القرآن العظیم : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی دار طیبۃ للنشر والتوزیع
معالم التنزیل فی تفسیر القرآن: محیی السنۃ، أبو محمد الحسین بن مسعود البغوی دار طیبۃ للنشر والتوزیع
زاد المسیر فی علم التفسیر : جمال الدین أبو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی دار الکتاب العربی -بیروت
الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل : أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشری جار اللہ دار الکتاب العربی -بیروت

www.waseemziyai.com

أنوار التنزيل وأسرار التأويل : ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازي البيضاوي دار إحياء التراث العربي - بيروت

تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل: أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي (دار الكلم الطيب، بيروت

الدر المنثور : عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي دار الفكر - بيروت

الجامع لأحكام القرآن: أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي دار الكتب العلمية بيروت لبنان

التفسير الكبير : أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري: دار إحياء التراث العربي - بيروت

صحيح البخاري : محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي: دار طوق النجاة

سنن الترمذي: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (دار الغرب الإسلامي - بيروت

صحيح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري دار إحياء التراث العربي - بيروت

المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية : أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني دار العاصمة، دار الغيث - السعودية

حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني دار الكتاب العربي - بيروت

السنن الصغرى للنسائي : أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب

سنن أبي داود: أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني دار الكتاب العربي بيروت

حصکفی ، الدر المختار مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

فتاویٰ عزیزی از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ادارہ اسلامیات کراچی

(انفاس العارفین: از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ ادارہ اسلامیات کراچی

سنن الترمذي: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى دار الغرب الإسلامي - بيروت

(فتوح الغیب مع شرح فارسی: از شاہ عبد الحق محدث دہلوی مقالہ منشی نولکشور لکھنؤ)

سنن ابن ماجه : ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري دار الفكر، بيروت - لبنان

شرح سنن ابن ماجة : عبد العزيز بن عبد الله بن عبد الرحمن الراجحي مصدر الكتاب : دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية

مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح از مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ مکتبہ نعیمی لاہور پاکستان

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان القادري الشاذلي الهندي مؤسسة الرسالة

فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

الجوہر المنظم لامام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:۶۲) المطبعۃ الخیریۃ مصر

www.waseemziyai.com

الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس دار الفکر بیروت لبنان
تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج لامام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المکتبۃ التجاری الکبری مصر
الرحمۃ فی الطب والحکمۃ لامام جلال الدین السیوطی مکتبہ نور القرآن کانسی روڈ کوئٹہ بلوچستان پاکستان
الحاوی للفتاوی: عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت لبنان
ماہنامہ ضیائے حرم جنوری مکتوبات مولانا علامہ فقیر اللہ شکار پوری
تذکرہ اکابر اہل سنت از علامہ عبد الحکیم شرف قادری مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور
حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص ۹۹)
تذکرہ قادریہ ص ۴ مطبوعہ لاہور

www.waseemziyai.com

اجماع العلماء فی حرمۃ تصویر وتمثیل الانبیاء علیھم السلام

دی مسیح فلم اور ایمان کا زوال

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)
www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

الصوفیاء یجاھدون فی سبیل اللہ

صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی

اور

موجودہ خانقاہی نظام

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات
کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

حدیث چین

محدثین کی نظر میں

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات
کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

www.waseemziyai.com

بارگاہِ نبوی کی طرف منہ کرکے دعا کرنا کیسا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کی طرف سفر کرنا

مزاراتِ اولیاء کی طرف سفر

دربارِ نبوی کے خدّام

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

www.waseemziyai.com

تقـــــاریظ

حضرت العلامہ مولانا بدر الاسلام صاحب صدیقی مجددی حفظہ اللہ تعالی

مولانا ضیاء احمد قادری رضوی کی کتاب ''حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' دیکھ کر خوشی اور پڑھ کر دل باغ باغ ہوا، اس کام کی بہت اشد ضرورت تھی، اور اسے بہت پہلے ہونا چاہئے تھا تا کہ الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی حیات مبارک سے واقف ہو کر آپ کی گیارہویں شریف کو محض اکل وشرب کا نام نہ دیا جاتا، اس کتاب کو پڑھنے سے فکری، اعتقادی اور عملی اصلاح ہوتی۔

فضیلۃ الشیخ سید صابر حسین شاہ صاحب بخاری قادری

مولانا مفتی ضیاء احمد قادری رضوی نے ''حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' کے عنوان سے لکھنا شروع کیا اور اسے لکھتے ہی چلے گئے اور آپ کی وسعت مطالعہ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے حسن عقیدت کا یہ عالم ہے کہ مواد اتنا جمع ہو گیا کہ اس کو سمیٹنا مشکل ہو گیا، بہت سی جلدوں میں یہ اہم کام ترتیب دیا جا رہا ہے، کتاب کا حسن ترتیب، انتخاب، عنوانات فاضل مصنف کی علمی، ادبی اور تحقیقی کاوشوں کا مظہر ہے، انتساب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے والدین کریمین کے نام ہے، جن کے حسن تربیت سے ہمیں غوث الثقلین الشیخ سید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ جیسی نابغہ روزگار ہستی ملی الحمد للہ۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مختار احمد درانی مدظلہ العالی

فقیر نے اس کتاب مذکور کو متعدد مقامات سے دیکھنے کا شرف پایا، ماشاء اللہ فاضل محترم نے نہایت محنت شاقہ فرما کر حضور سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی نہایت تفصیل سے بیان فرمائی ہے

علامہ وقت مولانا محمد اطہر علی ہاشمی صاحب حفظہ اللہ تعالی

آپ کی ہر کتاب واقعی ایک تحقیقی مقالہ ہے اسے کسی یونیورسٹی لیول پر پیش کیا جاتا تو باقاعدہ اس کی ڈگری ملتی، حضرت قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی کی نئی تصنیف لطیف کتاب مستطاب ''حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' جو کہ پی ایچ ڈی مقالہ کے برابر تحقیق ہے، لفظ لفظ تحقیق شدہ اور حرف حرف محبت بھرا اور سطر سطر ادب واحترام اور دربار غوثیہ کے فیوض وبرکات سے بھرپور ہے۔

شیخ الحدیث حضور پیر سید سفیان علی شاہ صاحب

سجادہ نشین درگاہ واحدیہ کراچی

محترم جناب مفتی ضیاء احمد صاحب دامت فیوضہم کی تالیف بعنوان ''حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' کی مفصل فہرست نظر سے گذری، ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔ موجودہ زمانہ میں ہم نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ کو فقط باب کرامات تک محدود کر دیا ہے اور حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی اصل تجدیدی، روحانی، علمی، عملی اور احیائے دین کیلئے پیش کی گئیں خدمات کو نظر انداز کر دیا ہے۔

حضور قبلہ مفتی محمود حسین شائق صاحب حفظہ اللہ تعالی

مجاہد اسلام مفتی ضیاء احمد قادری رضوی، بہت محنتی آدمی ہیں، حضور سیدنا شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی کے ایک ایک پہلو کو آپ نے ضخیم کتاب کی کئی مجلدات میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی، اس کتاب کو غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی سوانح حیات الدائرۃ المعارف اور انسائکلو پیڈیا کہنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالی مولانا کو مزید توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

پیر سید ظفر علی شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالی

علامہ مولانا مفتی ضیاء احمد قادری کی کتاب ''حضور غوث کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' کا چیدہ چیدہ مطالعہ کیا ہے، موضوع پر طویل بحث اور حوالے ہیں، جو ان کی کتابوں سے وابستگی کا پتہ دیتی ہیں۔

محترم قبلہ مجاہد ختم نبوت میاں نذیر اختر صاحب (ریٹائرڈ جسٹس)

مولف کتاب مفتی ضیاء احمد قادری رضوی نے وسیع مطالعہ کے بعد اور کمال محنت سے کتاب میں انتہائی قیمتی مضامین جمع کئے ہیں۔

یہ کتاب قارئین کو دیگر بہت سی کتب اور رسالوں سے مستغنی کرنے والی ہے، اسے غوث پاک کی مشہور تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' کی طرح غنیۃ القارئین کہنا مناسب ہے، مولف کتاب کی کاوش لائق صد ستائش ہے، مجھے امید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ تصوف میں دلچسپی رکھنے والے طلبہ وصالحین، علماء کرام، مشائخ عظام اور عامۃ الناس کیلئے انتہائی مفید ہوگا، موجودہ دور کے فتنوں اور گمراہیوں کی تاریکی میں یہ کتاب ایک مینارہ نور ثابت ہوگی۔ میری دعا ہے کہ یہ کتاب محض لائبریریوں اور الماریوں کی زینت نہ بنے بلکہ قارئین کے ذہن وخرد اور قلوب میں جاگزیں ہو اور وہ اس کے مطالعہ سے دنیا وآخرت کی بھلائیاں سمیٹ سکیں۔

حضرت علامہ مولانا پروفیسر مفتی محمد انوار حنفی حفظہ اللہ تعالی

اللہ تعالی نے اسلام کو تا قیامت قائم رکھنا ہے اور اس کی حفاظت کے لئے ایسے ایسے رجال پیدا فرمانے ہیں جنہوں نے گلشن اسلام کی آبیاری کر کے اس گلشن کو تر وتازہ وسلامت رکھنا ہے ایسے رجال میں محقق اہل سنت، محدث العصر، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی ذات ستودہ صفات جنہوں نے اپنی تحریر وتقریر کے ساتھ امت میں اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی کی ہے، اس سلسلے میں آپ کی خصوصی توجہ خانقاہی نظام ہے، اس سلسلہ میں آپ نے مختلف تصانیف فرمائی ہیں، یہ تصنیف ''حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' بھی لاجواب تصنیف ہے۔

www.waseemziyai.com